عظمتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے عظیم علمی شاہکار

شانِ خدا جل جلالہ
بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

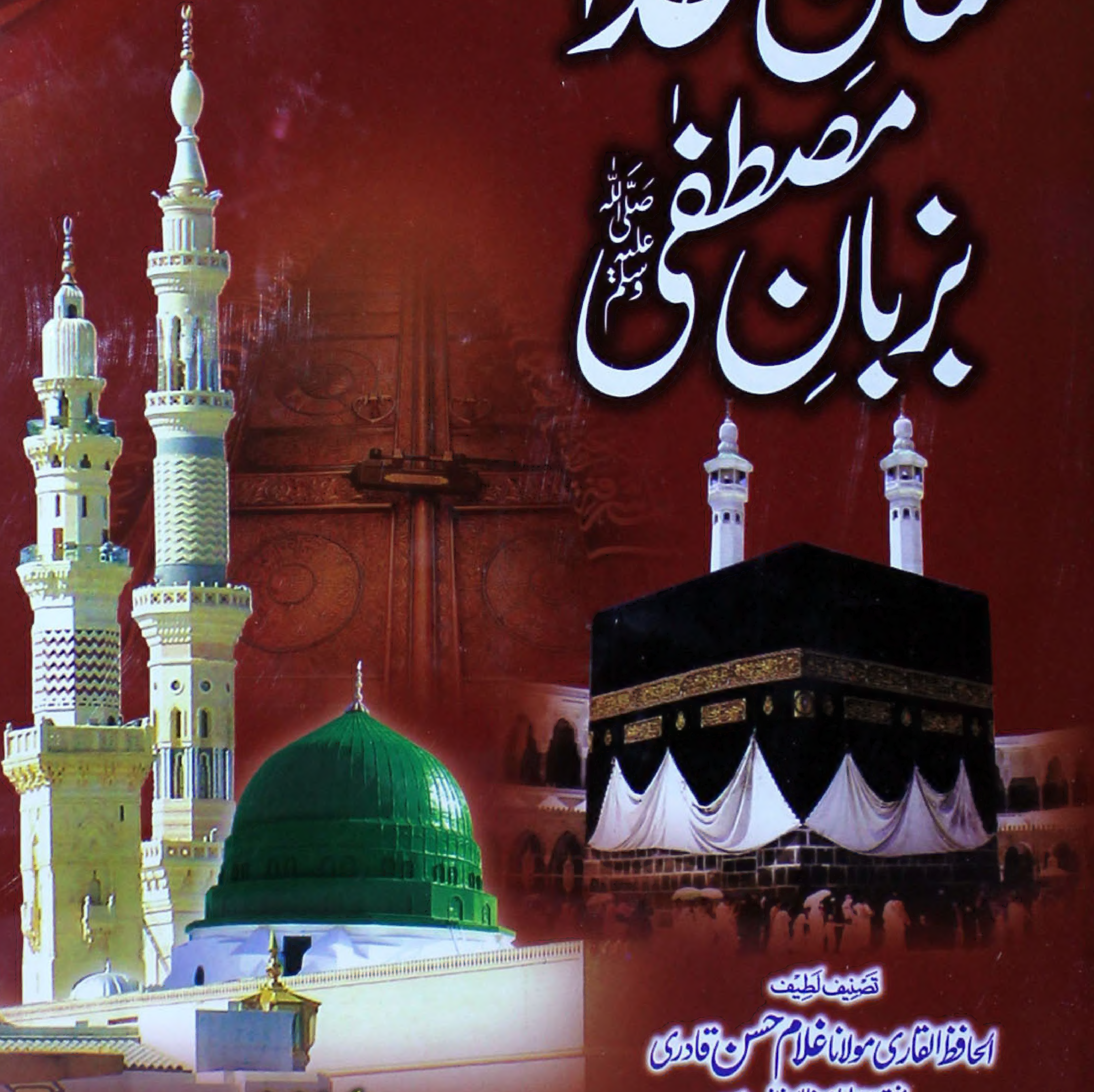

تصنیفِ لطیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی، دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

عظمت باری تعالیٰ
کے حوالے سے عظیم علمی شاہ کار

شانِ خدا جل جلالہ
بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جلد دوم

تصنیف لطیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	شانِ خدا (جل وعلا) بزبانِ مصطفیٰ (ﷺ) جلد دوم
مؤلف	....	الحافظ القاری مفتی غلام حسن قادری مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور
پروف ریڈنگ	....	پیر طریقت الحاج قاری محمد اصغر نورانی
صفحات	....	712
تعداد	....	1100
بفرمائش	....	بنت لیاقت نور فاطمہ عطاری ' بنت حسن نثار فاطمہ
خصوصی دعا	....	پیر سیّد انوار الحسن کاشف گیلانی (وڑچھ شریف ' خوشاب)
کمپوزنگ	....	عبد السلام ' قمر الزمان
اشاعت	....	اکتوبر 2012ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	800 روپے (جلد دوم)

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر
اردو بازار
لاہور

فہرست (جلد دوم)

مضامین	صفحہ
باب نمبر۴	۱۵

ذکرِ خد (جلا وعلا) بزبانِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)

مضامین	صفحہ
شبِ معراج مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام حمد الٰہی بجالاتے ہیں	۱۵
کون آقا: شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود	۱۶
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام	۱۸
آمدم بر سرِ حمدِ باری تعالیٰ عزاسمہ	۱۹
حمد بے حد مر خدائے پاک را	۲۲
اصل تعریف اللہ ہی کی ہے	۲۳
آیت کا نزول ہوا اور تین سو ساٹھ بت گر گئے	۲۴
کلمہ توحید پر ایک حدیث بے مثل سند کے ساتھ	۲۵
کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پاس رب کا عہد ہے	۲۶
ایک نیکی کے ملیں ڈھیروں ثواب	۲۷
یہ الفاظ پڑھنے والوں پہ قبر و حشر میں وحشت نہ ہوگی	۲۸
لا الٰہ الا اللہ کی برکت	۲۹
چابی کے دندانوں کا ہونا بھی ضروری ہے	۳۰
جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ آئے گا	۳۰
اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو	۳۱
قبر و حشر کی وحشت کا علاج	۳۲
دروازہ بند کر کے عطا کیا جانے والا وظیفہ	۳۲
ایک شبہ اور اس کا ازالہ	۳۳
قلب کی اقسام	۳۴
قلبِ قاس	۳۴
قلبِ ناس	۳۴
قلبِ مشتاق	۳۴
قلبِ وجدانی	۳۵
ذکر کا معنی کیا ہے؟	۳۵
موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں عرض	۳۶
دس لاکھ نیکیاں، دس لاکھ گناہ معاف دس لاکھ درجے بلند	۳۷
کاغذ کا ایک پرزہ ننانوے رجسٹروں پہ بھاری ہو جائے گا	۳۸
فضائل ذکر الٰہی اور فرمانِ نبوی	۴۰
میرے بندے نے سچ کہا	۴۲
فرشتوں کو مجالس ذکر کی تلاش	۴۳
یاد او سرمایۂ ایماں بود	۴۴
حمد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خود جزا دے گا	۴۵
شیطانی حملوں سے کیسے بچا جائے؟	۴۵
کلمہ طیبہ کی تصدیق کرنے کی فضیلت	۴۷
ذاکرین کے فضائل	۴۸
دل کی صفائی ذکر اللہ سے	۴۹
ذاکر کو معیت باری تعالیٰ نصیب ہوتی ہے	۵۰
تحمید و تسبیح میزان کو بھر دیتے ہیں	۵۱
کم خرچ بالا نشیں	۵۳
بیٹھتے اُٹھتے ذکر خدا میں مشغول رہو	۵۵
گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں پہ مہر	۵۶
کلام الامام امام الکلام	۵۷
تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر	۵۹
جو یہ کلمات کہے اسے آگ نہ جلائے گی	۶۰
مجالس ذکر کی فضیلت	۶۱
قوت و طاقت کا خزانہ	۶۲
مجلس ذکر پر اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات	۶۳
ذکر کرنیوالوں پر رحمت کے فرشتوں کا ہجوم	۶۴

مضامین صفحہ

یاداوکن یاداوکن یاداو ۶۵
کثرت سے ذکر کرنے والے ۶۷
ذکر سے محروم لوگ ۶۸
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام ۶۹
غازی و مجاہد سے بھی افضل کون؟ ۷۰
ذکر خدا کے فوائد کثیرہ ۷۳
ذکر الٰہی سے انابت حاصل ہوتی ہے ۷۴
ذکر کے کلمات خود ذاکر کا ذکر کرنے لگتے ہیں ۷۵
ذکر تمام بیہودگیوں سے بچالیتا ہے ۷۶
ذکر خدا تمام عبادات سے افضل بھی ہے اور آسان بھی ۷۷
ذکر الٰہی سے ہمیشہ خدا یاد رہتا ہے ۷۸
بیدار مغز سویا ہوا ذاکر غافل تہجد گذار سے بہتر ہے ۸۰
ذکر الٰہی سے قلب میں حیات اور آخرت کی تمام منازل میں روشنی ملتی ہے ۸۱
نورِ خدا کی جلوہ گری ۸۲
ذکر خدا سے فاقہ قلبی کا انسداد ہوتا ہے ۸۲
ذکر الٰہی کی چار خوبیاں ۸۳
ذکر خدا سے دل بیدار رہتا ہے ۸۴
ذکر سے قرب و معیت خداوندی نصیب ہوتی ہے ۸۴
ایک ضروری وضاحت ۸۵
ذکر خدا صدقہ و جہاد سے بھی افضل ہے ۸۶
جو ذکر کو بھول گیا وہ خدا کے شکر کو بھول گیا ۸۷
ذاکر تمام متقیوں سے معزز ہے ۸۷
ذکر سے قساوت قلبی کا علاج ۸۷
ذکر الٰہی حُب الٰہی کی اصل ہے ۸۸
ذکر خدا اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دُعاؤں کا موجب ہے ۸۹
تمام احکام اقامت ذکر کے لئے مشروع ہوئے ۹۰
کثرت ذکر افضل الاعمال ہے ۹۲
ذکر الٰہی تمام نفلی عبادات کا کام بھی دیتا ہے ۹۳
ذکر خدا اطاعت الٰہی کا سب سے بڑا معاون ہے ۹۴
ذکر سے تمام خطرے دور ہو جاتے ہیں ۹۴
ذکر کرنے والے مقابلہ جیت گئے ۹۵
اھتروا کی لفظی تحقیق ۹۶
ذکر انسان اور دوزخ کے درمیان دیوار بن جائے گا ۹۷
ذاکر پر دشت و جبل کا فخر و مباہات ۹۷
ذکر الٰہی کی لذت تمام لذات سے بہتر ہے ۹۸
ذکر الٰہی کے شغل سے زبان فضول کلامی سے بند ہو جاتی ہے ۹۹
ذکر کے بے شمار فوائد پہ مشتمل حدیث ۱۰۰
ذاکر اللہ کی حفاظت میں ہے ۱۰۱
شیطان پہ قابو کیسے پایا جائے؟ ۱۰۳
ہر چیز سے حفاظت کا ذکر ۱۰۴
ذکر الٰہی کی وجہ سے شیطان بے بس ہو جاتا ہے ۱۰۵
ان کلمات سے شیطان چیخ اُٹھا ۱۰۶
ذکر کی اقسام اور ان کے احکام ۱۰۷
خدا بندے سے خود پوچھے...... ۱۰۸
ذکر الٰہی قیام عالم کا سبب ہے ۱۰۹
ذکر دعا سے بھی افضل ہے لہٰذا......... ۱۱۰
حضور علیہ السلام اپنی دعا کا آغاز ذکر سے ہوتا ۱۱۱
ذکر قبولیت دُعا کا باعث ہے ۱۱۲
دیگر انبیاء کرام علیہ السلام کی دعائیں بھی حمد و ثنا سے شروع ہوتی ہیں ۱۱۳
ذکر الٰہی دعا سے اور تلاوت قرآن ذکر سے افضل ہے ۱۱۴
حفظ مراتب کا خیال ضروری ہے ۱۱۵
تسبیح زیادہ مفید ہے یا استغفار؟ ۱۱۵
جماع و قضائے حاجت کے وقت ذکر کرنا ۱۱۶
احادیث مبارکہ ۱۱۸
نماز کی انتظار میں بیٹھنے والے ۱۱۹
(مولانا حسن رضا خان بریلوی) ۱۲۰
اے فرشتو! دیکھو میرے بندوں کی طرف ۱۲۰
سونا چاندی صدقہ کرنے سے ذکرِ خدا افضل ہے ۱۲۱

مضامین	صفحہ
اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کا جلیس ہوتا ہے	۱۲۲
ذکر کرنے والوں کی دعا کے ساتھ فرشتے آمین کہتے ہیں	۱۲۳
ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوسکتا	۱۲۴
ذاکرین کو قیامت کے دن رحمٰن کی دائیں جانب جگہ ملے گی	۱۲۵
بروزِ قیامت ذاکرین کے چہرے پُرنور ہوں گے	۱۲۷
انبیاء جن پہ رشک کریں گے	۱۲۷
نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم	۱۲۹
نور کے منبروں پہ جلوہ گری	۱۳۰
اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے	۱۳۱
ذکرِ الٰہی علامتِ ایمان	۱۳۳
حضرت داؤد علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی	۱۳۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو	۱۳۵
اہلِ ذکر کے گھر جگمگا جاتے ہیں	۱۳۶
قابلِ فخر خطہ زمین	۱۳۸
اللہ کا سب سے بڑا احسان	۱۳۹
ذکر کرنے والے پر جنت واجب ہوجاتی ہے	۱۳۹
ذکر کرنے والا رب کے سایہ رحمت میں ہوگا	۱۴۰
اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل	۱۴۱
فرائض کی حفاظت اور ذکر کی تلقین	۱۴۲
اپنے مال سے اپنے بھائی کی خیر خواہی کرنا	۱۴۳
افضل ایمان کس کا ہے؟	۱۴۳
ذکر دلوں کی شفاء ہے	۱۴۴
سو غلاموں کو آزاد کرنا بہت بڑا کام ہے لیکن......	۱۴۵
اے فرشتو! اس کو دوزخ سے نکال لو	۱۴۶
ذکرِ خدا، شیطان سے بچالیتا ہے	۱۴۷
شیطان کا رزق	۱۴۸
قبر میں نور کے جلوے	۱۴۹
ہمارے آقا علیہ السلام کی دعائیں، التجائیں، یادیں اور فریادیں	۱۴۹
وضاحت	۱۵۰
بنام شاہد نازک خیالاں	۱۵۰
خدا ہے کہ نہیں ہے؟	۱۵۲
پانی کی نعمت	۱۵۳
پانی کی اہمیت اور مصنوعی بارش	۱۵۴
روشنی کی نعمت	۱۵۵
ہوا کی نعمت	۱۵۵
تفسیری و سائنسی نکتہ توحید	۱۵۷
اسی آیت کی تفسیر میں ایک اور سائنسی نکتہ	۱۵۸
وجودِ باری تعالیٰ پر استدلات کا سلسلہ	۱۶۰
استدلالاتِ عقلیہ	۱۶۰
امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عجیب استدلال	۱۶۱
پیداوار کا سلسلہ	۱۶۲
تخلیقِ انسانی اور اسرارِ پنہانی	۱۶۳
مقامِ غور ہے	۱۶۴
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حیران کن استدلال	۱۶۶
شیر مادر سے استدلال	۱۶۶
جو غذا ہم کھاتے ہیں	۱۶۸
صحت و مرض، حیات و مرگ	۱۶۸
جو پانی ہم پیتے ہیں	۱۶۹
اللہ تعالیٰ نظر کیوں نہیں آتا	۱۷۱
امام جعفر صادق اور ایک دہریہ	۱۷۲
ایک عقلمند دیہاتی کا استدلال	۱۷۲
حضرت امام ابوحنیفہ کا ایک مناظرانہ استدلال	۱۷۳
ایک لطیفہ	۱۷۴
ایک حاضر جواب بڑھیا کا استدلال	۱۷۴
بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں نجات کون دیتا ہے؟	۱۷۵
انسان کا وجود گواہی دے رہا ہے	۱۷۶
دو متضاد چیزیں	۱۷۷
کشتیوں اور جہازوں سے استدلال	۱۷۷
آسمانی بادلوں سے استدلال	۱۷۸

مضامین	صفحہ
حاصل کلام اور خلاصہ بیان	۱۷۹
وجودِ باری تعالیٰ پہ دلائل کا تجزیہ	۱۸۰
ذاتِ مصطفیٰ دلیلِ وجودِ باری تعالیٰ	۱۸۱
سائنس نے انسان کو کہاں پہنچایا اور خدا نے اسے کیا سے کیا بنایا	۱۸۲
لفظ اللہ میں توحید کا جلوہ	۱۸۳
معمولی جانور اور چیونٹی سے ہاتھی تک کی مثال	۱۸۳
ذکرِ الٰہی پر ایک تقریر	۱۸۴
ذکر بالجہر کا جواز واستحباب	۱۸۵
ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو	۱۸۶
ذکر سے روکنا	۱۸۸
ذکر بالجہر کی فضیلت	۱۸۹
ہر عضو کا جداگانہ ذکر	۱۸۹
ہر کوئی ہر حال میں ذکرِ الٰہی بجالاتا ہے	۱۹۰
تم جس حال میں اسے یاد کرو گے اللہ اسی کے مطابق تمہیں یاد کرے گا	۱۹۱
ذکر نہ کرنے کا نقصان	۱۹۱
جانور بھی ذکرِ الٰہی بجالاتے ہیں	۱۹۲
ایک حدیث سے چھ نکات	۱۹۳
ایک حدیث اور چار نکات	۱۹۴
دور و نزدیک سے حلقہائے ذکر میں آنا	۱۹۶
اہل ذکر پہ حضور علیہ السلام کی نوازشات	۱۹۶
حدیث سے ذکر بالجہر پہ خوبصورت استدلال	۱۹۷
ذکرِ الٰہی کرنے سے پہاڑ، آسمان اور زمین بھی خوش ہوتے ہیں	۱۹۸
ذکر بالجہر پہ مزید حوالہ جات	۱۹۹
عباراتِ فقہاء اور ذکر بالجہر	۲۰۰
صاحب فتاویٰ شامی کے استاد اور ذکر بالجہر	۲۰۰
فتاویٰ بزازیہ اور ذکر بالجہر	۲۰۱
مفسرینِ کرام اور ذکر بالجہر	۲۰۱
تفسیر صاوی کا حوالہ	۲۰۲
تفسیر روح المعانی کا حوالہ	۲۰۳
بزرگانِ دین اور ذکر بالجہر	۲۰۴
مخالفین اور ذکر بالجہر (بعد الصلوٰۃ)	۲۰۵
''حکیم الامت اور مجدد الملت'' کا فتویٰ	۲۰۶
گنگوہی صاحب کا فتویٰ	۲۰۸
مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ	۲۰۹
تبلیغی نصاب وصراطِ مستقیم	۲۱۰
علیٰ سبیل التنزل	۲۱۱
مانعین کے لیے وعید شدید	۲۱۲
ذکر بالجہر کے فوائد	۲۱۳
کلمہ طیبہ کے فضائل	۲۱۵
جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا	۲۱۶
چابی کے دندانے	۲۱۷
اعتراف حقیقت	۲۱۸
تصویر کا دوسرا رخ (ایک جائزہ)	۲۱۹
خدائی شان کے رنگ اور جلوے	۲۲۰
نمازوں کے بعد کے اذکار	۲۲۱
دعا و استغفار	۲۲۳
دعائے نور	۲۲۴
حضور علیہ السلام کی دعا سے میں نے نور دیکھ لیا	۲۲۴
دعا میں تین مرتبہ یارب کہا جائے	۲۲۵
اے فلاں فلاں کے معبود میری دعا قبول فرما	۲۲۷
ستر فرشتوں کا بندے کی دعا کے ساتھ آمین کہنا	۲۲۸
سارے انسانوں کے قلوب کا حال	۲۲۹
استقامت، ہدایت اور عزیمت کا سوال	۲۳۰
ابن خطاب کو صحیح بات کہنے کی توفیق ملی	۲۳۲
ہم بھی تقریباً اس طرح کی دعا کرتے ہیں	۲۳۳
مولائے کائنات فرماتے ہیں	۲۳۴
حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا	۲۳۴
ہلکی پھلکی نماز اور اس میں طویل دعا	۲۳۵

مضامین صفحہ
مغفرت، وسعت رزق اور علم نافع کی مقبول دعائیں ۲۳۷
تعلیم اُمت کے لئے دعائیں ۲۳۸
اے اللہ اپنی ملاقات کا دن بہترین کر دے ۲۳۹
ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال ۲۴۰
جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا کرو ۲۴۱
فرض نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں کیے جانے والے اذکار ۲۴۲
مال خرچ کرنے سے بڑھ کر ثواب ۲۴۳
تسبیح فاطمہ ؓ کا ذکر احادیث میں ۲۴۴
کون ہے جو دن میں پچیس سو گناہ کرتا ہے ۲۴۵
اے ام مالک یہ برکت ہے ۲۴۷
اپنی لخت جگر کو خدمت گذار دینے کی بجائے وظیفہ عطا فرما دیا ۲۴۸
باب مدینۃ العلم رضی اللہ عنہ ۲۴۹
دیگر اذکار و وظائف ۲۵۱
اللہ بہت بڑا ہے ۲۵۲
اے اللہ! غم و حزن دور کر دے ۲۵۳
تمام رسولوں پہ سلامتی ہو علیہم الصلوٰۃ والسلام ۲۵۳
حضور علیہ السلام کی شفاعت اس کے لئے حلال ہو گئی ۲۵۵
ایک نہایت ہی اہم نکتہ ۲۵۶
اجر و ثواب کے طالب اور قرب کے متلاشی ۲۵۷
اللہ عزوجل اور موسیٰ علیہ السلام کا سوال و جواب ۲۵۸
ذکر کے بارے میں اہل ذکر کے اقوال ۲۵۹
مردہ دلوں کی زندگی ۲۶۹
اے بندے تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا ۲۶۱
زباں اور دل کا ذکر ۲۶۲
غفلت و معصیت کی بجلی ذاکر پر نہیں گرتی ۲۶۳
مجلس ذکر کی برکات ۲۶۵
باب نمبر ۵ ۲۶۶

شانِ خدا (جل وعلا) **باستغفار المصطفیٰ** (علیہ التحیۃ والثناء)

مجلس کے گناہوں کا کفارہ ۲۶۷
میں دن میں سو بار سے زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں ۲۶۸

مضامین صفحہ
پانچ چیزوں سے خدا کی پناہ ۲۶۹
دل پہ پردے سے کیا مراد ہے؟ ۲۷۰
میرے آقا دو عالم کی خبر رکھتے ہیں ۲۷۰
اگر تم گناہ نہ کرو...... ۲۷۳
برے کاموں اور بری خواہشوں سے اللہ کی پناہ ۲۷۴
بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے؟ ۲۷۶
چاند کے شر کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ ۲۷۶
اے اللہ میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے معاف کر دے ۲۷۷
اگر میں یہ وظیفہ نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے ۲۷۸
بھریا اس کا چاہیے جس کا تو ڑ چڑھے ۲۷۹
ما ایم پُر گناہ تو دریائے رحمتی ۲۸۰
جب دلوں پہ سیاہی چھا جاتی ہے ۲۸۱
مجھے اپنی عزت و جلالت اور بلندیٔ درجات کی قسم ۲۸۲
علم نبوت کے بارے میں ایک منطقی نکتہ ۲۸۳
ہجرت، توبہ، رحمت ۲۸۵
گناہ گار بخشا گیا، نیکو کار پکڑا گیا ۲۸۷
کون ہے وہ جس کی لغزشیں نہ ہوں! ۲۸۷
جو مجھ سے ڈرے گا میں اسے بخش دوں گا ۲۸۸
میت کا قبر میں حال ۲۸۹
ایک دن میں سو بار توبہ ۲۹۰
خوف حق جن کے رگ و پے میں سما جاتا ہے ۲۹۱
اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کتنی پیاری ہے ۲۹۲
اخلاص کا ایمان پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے ۲۹۳
برائی کے بعد نیکی کرنے کی مثال ۲۹۴
ہمارے آقا علیہ السلام کی آہ و بکا ۲۹۶
عرش پہ دھومیں مچیں وہ طیب و طاہر ملا ۲۹۷
یہ سب جنتی ہیں ۲۹۸
اللہ سبحانہ وتعالیٰ ۲۹۹
آثار المستغفرین بالاسحار در بارۂ استغفار ۲۹۹
داؤد علیہ السلام کی طرف وحی الٰہی ۳۰۱

مضامین	صفحہ
وہ تھے کس منزل میں اور تو کون سی منزل میں ہے	۳۰۲
حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ؟	۳۰۳
ایک رقت انگیز دعا	۳۰۴
باب نمبر ۶	۳۰۶

عظمت کبریا (جل وعلا) باورا دالمصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)

مضامین	صفحہ
عند الصبح والمساء	۳۰۶
جامع کلمات کی پناہ	۳۰۷
ہدایت، شکر، قلب سلیم اور ثابت قدمی کی دعا	۳۰۸
جو شخص دن کا آغاز نیکی سے کرتا ہے	۳۰۹
ہر خیر کا سوال اور ہر شر سے پناہ	۳۱۰
شہادت کی موت اور فرشتوں کا درود	۳۱۱
صحت ایمان اور اخلاق حسنہ کی دعا	۳۱۳۱۱
حدیث کی صحت پہ یقین کامل	۳۱۲
مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے بلاواسطہ آقا علیہ السلام سے سنی ہو	۳۱۳
بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے	۳۱۴
حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت	۳۱۶
تمام معاملات میں احسن انجام کی دعا	۳۱۶
یا اللہ! ہمیں ہدایت والے بنا دے	۳۱۸
ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح وشام کی	۳۱۹
اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں	۳۱۹
زندگی با اصول اچھی ہے	۳۲۰
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں	۳۲۱
فطرت (اسلام) پہ موت نصیب ہو	۳۲۲
حضور علیہ السلام یہ کلمات سکھایا کرتے تھے	۳۲۳
صدیق اکبر رسول اعظم سے سوال کرتے ہیں	۳۲۴
پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں	۳۲۵
یہ ہے وہ جو حضور ﷺ نے اپنے رب سے مانگا	۳۲۷
اگر دن رات کا کوئی وظیفہ چھوٹ جائے تو......	۳۲۸
شیطان سے حفاظت کے لئے	۳۲۹
اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے	۳۳۱
کون سی دعا افضل ہے؟	۳۳۲
لاتعداد گناہوں کی مغفرت	۳۳۳
آیت الکرسی کی برکت	۳۳۴
جس نے یہ پڑھا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا	۳۳۵
اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما	۳۳۶
اے اللہ! تیرے لئے ہی میں نے اپنا پہلو رکھا	۳۳۷
اللہ تعالیٰ کے مکمل و اکمل کلمات طیبات	۳۳۷
جس اللہ نے مجھے بہت زیادہ دیا	۳۳۳۳۹
بے خوابی کا وظیفہ	۳۳۹
مصطفیٰ کا سلام آتا ہے۔ ﷺ	۳۴۰
میں چاہتا ہوں کہ سنت کی پیروی کروں	۳۴۱
سارے دن کی سلامتی کی دعا	۳۴۳
ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں	۳۴۳۴۳
شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا	۳۴۴
یہ زمیں آسمان باقی ہے	۳۴۵
شدید غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟	۳۴۵
کھانے پینے کی دعائیں	۳۴۶
حمد اس کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا	۳۴۷
تیری تعریف ہے اس پر جو تو نے ہمیں عطا فرمایا	۳۴۸
تیری شان مولیٰ حمید اغنیا	۳۵۰
شیطانی وسوسوں کا علاج	۳۵۱
نماز کے شیطان سے نجات کا وظیفہ	۳۵۲
اللہ اکبر کبیرا	۳۵۳
ہائے میرے دل کو کیا ہو گیا ہے	۳۵۴
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود	۳۵۵
علماء کا فرمان	۳۵۶
سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں	۳۵۸
برے انجام سے اللہ کی پناہ	۳۵۹
ہر بلندی پہ اللہ کی بڑائی	۳۵۹

مضامین	صفحہ
جو تیرے نام کی تسبیح کیا کرتے ہیں	۳۶۱
اعمال وایمان پر مخلوق کو گواہ بنالینا چاہیے	۳۶۲
میں نے وہی کیا ہے جو حضور علیہ السلام کو کرتے دیکھا ہے	۳۶۴
کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا	۳۶۶
ہر شر سے بچاؤ کے لئے	۳۶۷
اچھے بُرے خواب دیکھنے پر کیا پڑھا جائے	۳۶۸
اپنے پیارے سے خواب بیان کیا جائے	۳۶۹
بُرا خواب نقصان نہ پہنچائے	۳۶۹
خواب تین قسم کے ہیں	۳۷۰
رنج وغم اور مصائب وآلام میں کیا پڑھا جائے؟	۳۷۲
اپنے اوپر لازم کرلو	۳۷۳
حضرت یونس علیہ السلام کی دعا	۳۷۳
مصیبت کے وقت کی دعا	۳۷۴
مشکل حل ہوگی، شہادت کا درجہ نصیب ہوگا	۳۷۵
اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنادے	۳۷۷
تیرا غم دور ہوگا اور گناہ معاف	۳۷۸
اللہ تعالیٰ تیرے دنیا وآخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوگا	۳۸۰
درود شریف گناہوں کو اس سے زیادہ مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو بجھاتا ہے	۳۸۱
اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو	۳۸۲
فرشتوں کے وسیلہ سے دعا	۳۸۳
آزمائش سے بچنے کی دعا	۳۸۵
ادائیگی قرض کے لئے	۳۸۶
قحط مال، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کے اذکار اور دعائیں	۳۸۶
اے اللہ تو غنی ہے اور ہم فقیر	۳۸۷
اے اللہ! اپنی رحمت کو پھیلادے اور مردہ شہروں کو زندہ فرما	۳۸۹
خیر کا سوال اور شر سے پناہ	۳۹۰
یہ وعید شدید ہے	۳۹۲
تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا تاکہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے	۳۹۳
گھر میں آتے جاتے وقت حضور علیہ السلام کون سے کلمات ادا فرماتے	۳۹۵
شیطان کا اس پہ بس نہیں چل سکتا	۳۹۶
بیت الخلاء میں آتے جاتے وقت کون سے کلمات پڑھے جائیں	۳۹۸
نیا لباس پہن کر اللہ کی شان بیان کرنا، بزبان مصطفیٰ ﷺ	۴۰۰
پہلے پچھلے گناہ معاف	۴۰۲
نیا چاند دیکھنے کی دعا	۴۰۴
تعریف اس خدا کی جو ایک مہینے کو لے گیا اور دوسرے کو لے آیا	۴۰۴
نئے مہینے کی خیر وفتح، نصرت ونور کا سوال	۴۰۵
امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور رضائے رحمٰن کا سوال	۴۰۶
اے اللہ اس مہینے کو ہمارے لئے بابرکت بنادے	۴۰۸
اللہ تعالیٰ سے ہدایت، عافیت ورزق وغیرہ کا سوال	۴۰۸
کلام الٰہی سے شفا کا حصول	۴۰۹
مٹی اور لعاب سے شفا	۴۱۱
درد والی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر دم کرنا	۴۱۲
بابرکت کلمات کے ساتھ اپنے آپ کو دم کرنا	۴۱۲
جبریل علیہ السلام کا حضور علیہ السلام کو دم کرنا	۴۱۳
حاسدوں کے حسد سے بچنے کا دم	۴۱۴
عرش عظیم کے رب سے شفا کا سوال کرنا	۴۱۵
شفایابی یقینی ہے	۴۱۶
التعویذات	۴۱۷
اس کو تعویذ دو	۴۱۷
ایک تعویذ مبارک جو حضور علیہ السلام کو پہنایا گیا	۴۱۸
آشوب چشم کا دم	۴۱۹
بچھو پر خدا کی لعنت ہو......	۴۲۰
دم کرنے پہ معاوضہ لینا	۴۲۱
اس میں کوئی حرج نہیں	۴۲۲
سانپ وغیرہ سے بچاؤ کا عمل	۴۲۴
حضور علیہ السلام کا حسنین کریمین کو دم فرمانا	۴۲۴

مضامین — صفحہ

حضور علیہ السلام نے دم فرمایا تو مریض بالکل تندرست ہو گیا — ۴۲۵
بیمار کی تیمارداری کے وقت شانِ خدا کے کلمات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ — ۴۲۷
یا اللہ اس کو عافیت و شفا عطا فرما — ۴۲۸
بندشِ بول کا دم — ۴۲۹
مر جائے تو شہید بچ جائے تو گناہ معاف — ۴۳۰
میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت شانِ خدا بزبان مصطفیٰ کے کلمات — ۴۳۲
نماز جنازہ کی دعا — ۴۳۳
کاش یہ میت میں ہوتا! — ۴۳۴
اسے اپنے مردوں پہ پڑھا کرو — ۴۳۵
نماز جنازہ کی ایک اور دعا — ۴۳۶
قبرستان جانے کی دعا — ۴۳۷
جامع، ماثورہ دعاؤں اور اذکار میں شان خدا بزبان مصطفیٰ ﷺ — ۴۳۸
نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے — ۴۳۹
حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا — ۴۴۰
جب زباں اعتراف کرتی ہے — ۴۴۱
اے اللہ مجھے اپنی محبت کا رزق عطا فرما — ۴۴۲
دو نفع بخش کلمات — ۴۴۳
میرے لئے ہر چیز روشن ہو گئی — ۴۴۵
میں نے اس دعا کو کبھی نہیں چھوڑا — ۴۴۶
ہر حال میں اللہ کا شکر ہے — ۴۴۷
اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا دے — ۴۴۸
اس نے یہ دعا مانگی تو اللہ نے اسے شفا دیدی — ۴۴۸
اللہ کی پناہ اس علم سے جو نفع نہ دے — ۴۴۹
اسے بخش دیا گیا — ۴۵۰
جو مانگا وہ ضرور عطا ہو گا — ۴۵۱
مکمل خیر کا سوال — ۴۵۲
بازار کے خسارے سے کیسے بچا جائے؟ — ۴۵۳
ذکر، شکر اور حسن عبادت پہ استعانت کی دعا — ۴۵۴
اس حدیث کو یاد کر لو — ۴۵۴

مضامین — صفحہ

آگ سے نجات کا سوال — ۴۵۵
اپنی دعا میں یوں کہا کرو...... — ۴۵۶
تمام موذی امراض سے خدا کی پناہ — ۴۵۷
جس کے غم زیادہ ہو جائیں — ۴۵۸
اے عبداللہ! مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا — ۴۵۸
اچھی آزمائش کا سوال — ۴۵۹
مجلس کا آخری کلام یہ ہونا چاہئے — ۴۵۹
پاک ہے وہ ذات — ۴۶۰
اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما — ۴۶۲
مختلف اوراد و وظائف مختلف کتب کے حوالوں سے — ۴۶۴
عبادت کی برکات — ۴۷۲
عظمت کبریا (جل وعلا) بفرمان مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء — ۴۷۳
اسے بتا دو کہ اللہ بھی اس سے محبت فرماتا ہے — ۴۷۵
ایمان کس کا مکمل ہے — ۴۷۶
میری یاد سے ان کی یاد اور ان کی یاد سے میری یاد آ جاتی ہے — ۴۷۷
اس کو دیکھو! اللہ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے — ۴۷۸
[illegible] وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں — ۴۷۸
حب الٰہی کے بارے میں اہل محبت کی باتیں — ۴۷۹
محبت الٰہی کا حصول دس چیزوں سے ممکن ہے — ۴۸۰
اللہ کو دوست بنا لے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا — ۴۸۱
رائی برابر محبت الٰہی...... — ۴۸۲
جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا — ۴۸۴
اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے — ۴۸۴
کیا تمہیں کچھ اور چاہئے؟ — ۴۸۶
جنت کا بازار — ۴۸۷
اللہ کی محبت واجب ہو گئی — ۴۸۸
جن پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے — ۴۹۰
اللہ تعالیٰ محب اور محبوب کو جمع کر دے گا — ۴۹۱
اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کے اقوال زریں — ۴۹۲
عارف باللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی چیز دکھائی ہی نہیں دیتی — ۴۹۳

مضامین	صفحہ
دنیاوآخرت کاشرف حاصل کرنے والے	۴۹۴
حمد ہے اس ذات کو......	۴۹۵
ایک رقت انگیز دعا	۴۹۶
ہائے افسوس ان پر	۴۹۷
جلوے شانِ الٰہی کے زبانِ مصطفوی سے	۴۹۸
رحم مادر میں انسانی تخلیق کے ارتقائی مراحل میں شانِ خداوندی	۵۰۰
تقدیر معلق ومبرم	۵۰۱
کہاں ہیں معرفت واحسان والے؟	۵۰۲
کہاں ہیں جبّارین ومتکبّرین؟	۵۰۳
تیرے یہاں کمی نہیں' اہل ایمان سے پہلا کلام اور حسن ظن	۵۰۴
حسن ظن کے بارے میں احادیث	۵۰۵
حسن ظن کے بارے میں پاکانِ امت کی آراء	۵۰۶
جو یہ گمان کرے کہ اللہ اسے نہیں بخشے گا	۵۰۷
تکبر صرف خدا ہی کو زیبا ہے	۵۰۸
میرے افکار میں الفاظ میں اشعار میں تو	۵۱۰
فرشتوں پہ جلال باری تعالیٰ کا غلبہ	۵۱۱
ادھر دیدار رب ہوگا' ادھر صورت محمد کی (ﷺ)	۵۱۱
حسنیٰ اور زیادہ کیا ہے؟	۵۱۳
اللہ کا سلام کیا ہوگا؟	۵۱۴
اللہ تعالیٰ ضحک فرماتا ہے	۵۱۵
اللہ تعالیٰ تین کاموں سے خوش ہوتا ہے	۵۱۵
اللہ تعالیٰ کی بندے کے ساتھ سرگوشی	۵۱۷
ذاتِ مصطفیٰ کے لئے خدا تعالیٰ کی جلوہ گری۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۱۸
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو ہر آواز کو سنتا ہے	۵۱۹
حضور علیہ السلام کے دل میں رب کی بات پہچانے کا جذبہ	۵۱۹
اللہ تعالیٰ کی پانچ شانیں	۵۲۰
ہر لمحہ اللہ کی نرالی شان	۵۲۱
حضرت جابر کے باپ کے ساتھ رب کا معاملہ	۵۲۲
پھر اس کے اوپر بڑی برکت وشان والا اللہ ہے	۵۲۴
مخلصین پہ اللہ تعالیٰ کی عنایات۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۲۴
جس کام سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو	۵۲۶
حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم	۵۲۷
مخلصین کے اقوال وآثار	۵۲۸
صادق کون ہے؟	۵۲۹
مخلَص اور مخلِص میں فرق	۵۳۱
متوکلین پہ خدا کی شان بندہ نوازی کا بیان، بزبانِ مصطفےٰ ﷺ	۵۳۳
ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں	۵۳۴
توکل کے ذریعے شرک کا خاتمہ	۵۳۶
قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے	۵۳۷
متوکلین کا اپنا بیان	۵۳۸
یہ زمانہ جنہیں نظروں سے گرا دیتا ہے	۵۳۹
توکل کے تین درجے	۵۴۰
توکل حضور علیہ السلام کا حال ہے	۵۴۲
سلام ہو تم پر اے گروہ اولیاء اللہ وفقراء الی اللہ تعالیٰ	۵۴۳
تم میں محمدی کون ہے؟	۵۴۵
حضرت بایزید سے باسٹھ (۶۲) سوالات	۵۴۵
۶۲ سوالات کے جوابات	۵۴۷
ایک تفسیری وضاحت	۵۴۸
دو تفسیری وضاحتیں	۵۴۹
شانِ نزول	۵۵۰
عصائے کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	۵۵۰
قرآن پاک میں پانچ نمازوں کا ذکر	۵۵۲
جنت کی چابی	۵۵۲
حمد خدا جل وعلا بحوالہ وصال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۵۵۳
تو جو چاہے تو ہوتی ہے پوری غرض ومراد	۵۵۴
مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ	۵۵۶
وحدانیت خدا بزبانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۵۵۷
زاہدوں پہ انعامات الٰہیہ کا بیان: بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۵۹
خدا بھی محبت کرے گا اور خدائی بھی	۵۶۰
یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی	۵۶۱

مضامین	صفحہ
کس چیز کا حساب؟	۵۶۲
زہد فی الدنیا کے بارے میں زاہدوں کے بیانات	۵۶۴
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حال	۵۶۵
قریب ہے کہ چہرے کا گوشت گر جائے	۵۶۷
قرآن والوں کے لئے	۵۶۸
زُہد کا مدعی کون ہو سکتا ہے؟	۵۶۹
ولایت کی مہک کون پا سکتا ہے؟	۵۷۰
زاہد، دین دار اور قناعت کرنے والا	۵۷۱
ایک سخی کا حال	۵۷۲
اللہ کو ایک ماننے والے سب آخر کار جنت میں جائیں گے	۵۷۴
حقیقی بادشاہ و مولیٰ اللہ تعالیٰ ہی ہے	۵۷۶
حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہی ہے	۵۷۷
احادیث مبارکہ بلفظ اللہ در شان باری تعالیٰ عزّ اسمہ	۵۷۸
حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے	۵۷۹
احادیث قدسیہ عن تنزیہہ باری تعالیٰ عم نوالہ	۵۸۰
اللہ تعالیٰ حکیم و علیم بھی ہے اور مالک الملک بھی	۵۸۲
اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو موحد پیدا فرمایا	۵۸۲
ایک علمی بحث	۵۸۴
اللہ تعالیٰ وسیلہ بننے سے پاک ہے	۵۸۸
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق	۵۸۹
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں	۵۹۰
دل کا حال خدا ہی جانتا ہے	۵۹۱
کھول بخشش کا باب یا تواب	۵۹۲
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں	۵۹۳
مسلک محبت اہل سنت اہل جنت	۵۹۴
غیر خدا کی عبادت حرام و کفر ہے۔	۵۹۴
تمہارا رب (پروردگار) بھی ایک تمہارا اب (باپ) بھی ایک	۵۹۶
ایک تجزیہ۔ کیا یہ شرک ہے؟	۵۹۷
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی مشترک صفات	۵۹۸
حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں	۶۰۱
تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم	۶۰۱
اعضائے حبیب ﷺ کا قرآن میں تذکرہ	۶۰۲
ہست قرآں حالہائے مصطفیٰ ﷺ	۶۰۳
عمر مبارک کا تذکرہ	۶۰۴
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	۶۰۵
قرآنِ پاک میں کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ	۶۰۶
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے	۶۰۷
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے	۶۰۹
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بَری	۶۱۰
میں تو محمد ہوں: ﷺ	۶۱۱
محمد کا ثانی جہاں میں نہیں ہے	۶۱۳
محمد ہمارے بڑی شان والے	۶۱۴
الفضل ماشہدت بہ الاعداء	۶۱۴
عیسائیوں کو دعوتِ انصاف	۶۱۵
نبی کریم ﷺ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں	۶۱۷
1-سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر (ﷺ)	۶۱۷
2-شعاع نور، مظہر اتم، مینار ہدایت (ﷺ)	۶۱۷
3-پیکر شرافت (ﷺ)	۶۱۷
4-مصلح اعظم (ﷺ)	۶۱۸
5-دنیا کے بہترین استاد (ﷺ)	۶۱۸
6-قابل عزت ہستی	۶۱۸
7-سب سے سچی زندگی	۶۱۸
8-حضرت عیسیٰ سے افضل (ﷺ)	۶۱۸
9-معلم خلق خدا (ﷺ)	۶۱۸
عظیم الشان مصلح (ﷺ)	۶۱۹
11-اعلیٰ اخلاق کے پاکیزہ معلم (ﷺ)	۶۱۹
12-جلیل القدر پیشوا (ﷺ)	۶۱۹
13-عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام کے بانی (ﷺ)	۶۱۹
14-تاجدار شرف و فضیلت (ﷺ)	۶۱۹
15-انسانی معیار اخلاق کو بلند کرنے والے (ﷺ)	۶۲۰

مضامین صفحہ

16-موجودہ مصائب کے نجات دہندہ (ﷺ) ۶۲۰
17-خدا کے سچے نبی (ﷺ) ۶۲۰
18-پیکرِ استقلال (ﷺ) ۶۲۰
19-روشن چراغ اور صاحب خلق عظیم (ﷺ) ۶۲۰
20-معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی (ﷺ) ۶۲۱
21-تعلیماتِ جمہوریت کا سرچشمہ (ﷺ) ۶۲۱
22-جلال اور بزرگی کے مستحکم ستون (ﷺ) ۶۲۱
23-رحمت عالم من الرحمٰن (ﷺ) ۶۲۱
24-ہادیانِ مذاہب کے سرتاج (ﷺ) ۶۲۱
25-بہترین اوصاف کے حامل (ﷺ) ۶۲۲
26-خاک عرب کے ذرہ ذرہ کو ڈائنامیٹ بنانے والے (ﷺ) ۶۲۲
27-محسنِ انسانیت (ﷺ) ۶۲۲
28-وحدت کی لڑی میں پرونے والے مہاپرش (ﷺ) ۶۲۲
29-پاکیزہ خاطر برہمچاری (ﷺ) ۶۲۲
30-رہبران بنی نوع انسان میں ممتاز (ﷺ) ۶۲۳
31-عظیم شخصیت اور مجسمۂ استقلال (ﷺ) ۶۲۳
32-یتیموں کے مربی (ﷺ) ۶۲۳
33-عورتوں کے محسن (ﷺ) ۶۲۳
34-خداداد عطیہ اور اس کا نور (ﷺ) ۶۲۳
35-خوش شکل، فہیم اور غرباء پرور (ﷺ) ۶۲۴
36-داغ دھبوں سے پاک نورانی چہرہ والے (ﷺ) ۶۲۴
37-دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت والے (ﷺ) ۶۲۴
38-پیغمبر مساوات واخوت (ﷺ) ۶۲۵
39-روئے زمین کے عظیم انسان (ﷺ) ۶۲۵
40-بلند مرتبہ سیاسی مدبر (ﷺ) ۶۲۵
41-اعلیٰ صفات کے مالک (ﷺ) ۶۲۵
42-جمعیۃ الاقوام کے بانی (ﷺ) ۶۲۵
43-صادق عظیم (ﷺ) ۶۲۶
44-پاکیزہ فاتح (ﷺ) ۶۲۶
45-محبوب ترین شخصیت (ﷺ) ۶۲۶
46-بہت ہی بڑے کریکٹر کے مالک (ﷺ) ۶۲۶
47-شیرین گفتار محسن انسانیت (ﷺ) ۶۲۶
48-فخر عالم (ﷺ) ۶۲۶
49-پکے راست باز اور سچے ریفارمر (ﷺ) ۶۲۷
50-جانوروں کے لئے بھی باعث رحمت ۶۲۷
51-اولوالعزم، خلیق اور معاملہ فہم (ﷺ) ۶۲۷
52-مقدس ذات اور سچے رسول (ﷺ) ۶۲۷
53-پرنور وحدانیت کی بشارت (ﷺ) ۶۲۷
54-اوصاف حسنہ کے مجسم (ﷺ) ۶۲۷
55-گمراہوں کے بہترین ہادی (ﷺ) ۶۲۸
56-فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار (ﷺ) ۶۲۸
57-سردار اعظم اور حیرت انگیز معلم (ﷺ) ۶۲۸
58-قوم، حکومت اور مذہب کے بانی (ﷺ) ۶۲۸
59-ایک عظیم شعلۂ نور (ﷺ) ۶۲۹
60-مشیت الٰہی کے مبلغ (ﷺ) ۶۲۹
61-پامال ذرّوں کو درخشاں ستارے بنانے والے ۶۲۹
62-سچے امین اور پاکباز (ﷺ) ۶۲۹
63-عالم انسانیت کے استاذ (ﷺ) ۶۲۹
64-مردہ عربوں کو اشرف ترین بنانے والے (ﷺ) ۶۲۹
65-بہترین سیاسی قانون دان (ﷺ) ۶۳۰
66-بہت بڑے حکیم و موحد (ﷺ) ۶۳۰
67-ضعیف ومحتاج کے لئے رحمت (ﷺ) ۶۳۰
68-صراطِ مستقیم پر ڈالنے والے (ﷺ) ۶۳۰
69-صائب الرائے اور بے مثال مفکر (ﷺ) ۶۳۰
70-عقل میں یگانۂ روزگار (ﷺ) ۶۳۰
71-نہایت خوش طینت اور فیاض (ﷺ) ۶۳۰
72-بہادر، غیور اور حق پرست (ﷺ) ۶۳۱
73-ایشیا کے لئے قابل فخر (ﷺ) ۶۳۱

مضامین صفحہ

74- تاریخ عالم کے انقلابی (ﷺ) ۶۳۱
75- قدر و منزلت کے لائق (ﷺ) ۶۳۱
76- عظیم مذہبی قائد اور غیور جرنل (ﷺ) ۶۳۱
77- عظیم ترین عاقل و عادل (ﷺ) ۶۳۱
78- بت شکن نبی (ﷺ) ۶۳۲
79- سب سے اکمل اور افضل (ﷺ) ۶۳۲
80- منتشر کو متحد کرنے والے (ﷺ) ۶۳۲
81- نور ہدایت (ﷺ) ۶۳۲
82- طبیب حاذق اور اعلیٰ مقنن (ﷺ) ۶۳۲
83- جلیل القدر اور عظیم الشان رسول (ﷺ) ۶۳۲
84- ذلت و ہلاکت کے گڑھے سے نکالنے والے (ﷺ) ۶۳۳
85- قبیلے اور وطنیت کے بت شکن (ﷺ) ۶۳۳
86- پوپ اور قیصر سے طاقت ور (ﷺ) ۶۳۳
87- انسانی ترقی کے رہنما (ﷺ) ۶۳۳
88- متحدہ اقوام کے سردار (ﷺ) ۶۳۳
89- مہا سندر من موہن (ﷺ) ۶۳۴
90- دنیا کے بہت بڑے محسن (ﷺ) ۶۳۴
91- امن عالم کے ستون (ﷺ) ۶۳۴
92- سچی زبان کی تاثیر والے (ﷺ) ۶۳۴
93- پیکر شرم و حیاء اور محمودہ محامد محاسن (ﷺ) ۶۳۴
94- زندہ جاوید تعلیمات کے معلم (ﷺ) ۶۳۵
95- غیر فانی فلسفی ۶۳۵
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا ۶۳۵
تم پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ۶۳۷
ایک ضروری وضاحت ۶۳۹
رموز حوالہ جات ۶۴۰
بے شک اللہ تعالیٰ ''بزبان مصطفیٰ ﷺ'' ۶۴۲
اللّٰھم (اے میرے اللہ) بزبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ۶۴۶
یقیں دانم دریں عالم کہ لامعبود الا ہو ۶۴۹
الحمد للہ اولہ والحمد للہ اخرہ ۶۷۰
لفظ اللہ کی تفسیر ۶۷۲
عقائد اہلسنّت (توحید باری تعالیٰ) ۶۷۴
شرک اور اس کی حقیقت ۶۷۶
نبوت وولایت ۶۷۷
حقیقت مصطفیٰ ۶۷۸
علم خالق وعلم مخلوق ۶۷۹
ملک واختیار ۶۷۹
عقیدۂ حیات النبی ﷺ ۶۸۰
معذرت مصطفیٰ ﷺ ۶۸۱
ایمان بالغیب ۶۸۲
صحابہ کرام اہل بیت عظام ۶۸۲
ذات وصفات میں یکتا ذات ۶۸۴
الانواع فی علم التوحید ۶۸۵
نغمات توحید و رسالت ۶۹۲
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو ۶۹۴
پیارا پیارا اسی کا ہے نام اَللّٰہُ ۶۹۵
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو ۶۹۵
الا اللہ، الا اللہ ۶۹۸
لا الہ الا اللہ ۶۹۸
لا موجود الا اللہ ۶۹۹
امنا برسول اللہ ۷۰۲
امنا برسول اللہ ۷۰۳
کہو **لا الہ الا اللہ** ۷۰۴
اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو ۷۰۶
بارہ ربیع الاول آیا کیسا کرم کریم ۷۰۷
ہر دم از ما صد درود و صد سلام ۷۰۷
دعائے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۷۰۹
فریاد ہے تجھ سے اے میرے پروردگار: اختتامی دعا ۷۱۰

باب نمبر ۴

ذکرِ خد (جلاوعلا) بزبانِ مصطفیٰ (علیہ التحیہ والثناء)

ہے ذکر تیرا گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ مصروفِ ثنا ہیں سرو دمن سبحان اللہ سبحان اللہ
غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیاء پھولوں کی مہک بلبل کی نوا قائم ہے تجھی سے حسنِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا دیکھے کوئے وسعت تیری ہو کیسے بیان عظمت تیری عاجز ہے نظر قاصر ہے دھن سبحان اللہ سبحان اللہ
مطلوب بھی تو مقصود بھی تو مسجود بھی تو معبود بھی تو تو روح صبا تو جان چمن سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر نقش تیری قدرت کا نشان ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں ہر بزم میں تو موضوع سخن سبحان اللہ سبحان اللہ
مٹی کو زبان دیکر اس کو اعجاز بیاں دینے والے اعظم کو بھی دے توفیق سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

شبِ معراج مسجد اقصیٰ میں انبیاءِ کرام حمد الٰہی بجالاتے ہیں

معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں انبیاءِ کرام علیہم السلام نے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے اپنے خطبوں میں جو اپنی شان کا اظہار فرمایا اور آخر میں نبی کریم ﷺ نے اپنے اوپر اپنے رب کی نوازشات کا ذکر کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: اے نبیو! امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پر فضیلت لے گئے ہیں۔

السلام اے حسن کے ماہ تمام السلام اے سارے نبیوں کے امام

ہر نبی علیہ السلام نے اپنے خطبہ کا آغاز حمد خدا جل وعلا سے کیا! آپ بھی ان میں سے بعض نبیوں کی زبان سے نکلنے والا حمد یہ الفاظ سے اپنی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشیے۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ان الفاظ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

الحمد للہ الذی خلقنی بیدہ واسجدلی ملائکتہ وجعل الانبیآء من ذریتی

”سب تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے میرے لئے سجدہ کرایا اور نبیوں کو میری ذریّت سے بنایا۔“

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے اس خطبے کے بعد پھر حضرت نوح علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد للہ الذی اجاب دعوتی فنجانی من الغرق بالسفینۃ وفضلنی بالنبوۃ۔

”سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے میری دعا سنی اور کشتی کے ذریعہ مجھے غرق ہونے سے نجات دی اور مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا۔“

☆ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد لله الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکاً عظیما و اصطفانی برسالته و انقذنی من النار وجعلها علی بردًا و سلاماً ۔

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ مجھے چن لیا اور مجھے آگ سے بچایا اور اس آگ کو مجھ پر ٹھنڈا کر دیا۔''

☆ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام اٹھے اور آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذی کلمنی تکلیما و اصطفانی برسالته و انزل علی التورات ۔

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھ سے کلام فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ مجھے چن لیا اور مجھ پر تورات نازل فرمائی۔''

☆ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اٹھے اور آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذی انزل علی الزبور و لین لی الحدید ۔

''سب تعرف اس اللہ کے لئے جس نے مجھ پر زبور نازل فرمائی اور میرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔''

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد لله الذی سخر لی الریاح و الجن و الانس و علمنی منطق الطیر و اعطانی ملکاً لا ینبغی لا حد من بعدی

''سب تعریف اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہوا، جنوں اور انسانوں کو میرے لئے مسخر کر دیا اور مجھے پرندوں کی بولیوں کا علم دے دیا اور ایک بے مثل ملک مجھے عطا فرما دیا۔''

☆ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد لله الذی علمنی التوراة و الانجیل و جعلنی ابرئ الاکمه و الابرص و احی الموتی باذنه

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے تورات و انجیل سکھائی اور مجھے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینے والا اور مردوں کو اپنے اذن سے زندہ کر دینے والا بنایا۔''

☆ جب یہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے خطبات ارشاد فرما چکے تو سب سے آخر ہمارے حضور امام الانبیاء و خاتم النبیین حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اٹھے

کون آقا: شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود

محمد سے صفت پوچھو خدا کی خدا سے پوچھیے شان محمد (ﷺ)

اللھم صل علی نور محمد فی الانوار وصل علی روح (روح مبارک پر) **محمد فی الارواح وصل علی جسد** (جسم اطہر پر) **محمد فی الاجساد وصل علی راس** (سر مبارک پر) **محمد فی الرءوس وصل علیٰ وجه**

(چہرہ مبارک پر) محمد فی الوجوہ وصل علٰی جبین محمد الاجبن وصل علٰی جبھۃ (پیشانی مبارک پر) محمد فی الجباہ وصل علٰی عین (آنکھ مبارک پر) محمد فی العیون وصل علٰی حاجب (ابرو مبارک پر) محمد فی الحواجب وصل علٰی جفن (پلک مبارک پر) محمد فی الاجفان وصل علٰی انف (ناک مبارک پر) محمد فی الانوف وصل علٰی خد (رُخسار مبارک پر) محمد فی الخدود وصل علٰی صدغ (کنپٹی مبارک پر) محمد فی الاصداع وصل علٰی اذن (کان مبارک پر) محمد فی الاذان وصل علٰی فم (منہ مبارک پر) محمد فی الافواہ وصل علٰی شفۃ (ہونٹ مبارک پر) محمد فی الشفاہ وصل علٰی سن (دانت مبارک پر) محمد فی الاسنان وصل علٰی لسان (زبان مبارک پر) محمد فی الالسنۃ وصل علٰی ذقن (ٹھوڑی مبارک پر) محمد فی الاذقان وصل علٰی عنق (گردن مبارک پر) محمد فی الاعناق وصل علی صدر (سینہ مبارک پر) محمد فی الصدور وصل علٰی قلب (دل مبارک پر) محمد فی القلوب وصل علٰی ید (ہاتھ مبارک پر) محمد فی الایدی وصل علٰی کف محمد فی الاکف وصل علٰی اصبع (اُنگلی مبارک پر) محمد فی الاصابع وصل علٰی زند (گٹ مبارک پر) محمد فی الازناد وصل علٰی ذراع (کہنی سے درمیانی اُنگلی تک کے حصے پر) محمد فی الاذرع وصل علی مرفق (کہنی مبارک پر) محمد فی المرافق وصل علٰی عضد (بازو مبارک پر) محمد فی الاعضاد وصل علٰی ابط (بغل مبارک پر) محمد فی الاباط وصل علٰی منکب (کندھے مبارک پر) محمد فی المناکب وصل علٰی کتف (شانہ مبارک پر) محمد فی الاکتاف وصل علی ترقوۃ (ہنسلی کی ہڈی مبارک پر) محمد فی التراقی وصل علی کبد (جگر مبارک پر) محمد فی الاکباد وصل علٰی ظھر (کمر مبارک پر) محمد فی الظھور وصل علٰی فخذ (ران مبارک پر) محمد فی الافخذ وصل علٰی رکبۃ (گھٹنے مبارک پر) محمد فی الرکب وصل علی ساق (پنڈلی مبارک پر) محمد فی السوق وصل علی کعب (ٹخنے مبارک پر) محمد فی الکعوب وصل علی عقب (ایڑی مبارک پر) محمد فی الاعقاب وصل علٰی قدم (قدم مبارک پر) محمد فی الاقدام وصل علٰی شعر (بال مبارک پر) محمد فی الشعور وصل علی لحم (گوشت مبارک پر) محمد فی اللحوم وصل علٰی عرق (پسینہ مبارک پر) محمد فی العروق وصل علٰی دم (خون مبارک پر) محمد فی الدماء وصل علی عظم (ہڈی مبارک پر) محمد فی العظام وصل علی جلد (کھال مبارک پر) محمد فی الجلود وصل علی لون (رنگ مبارک پر) محمد فی الالوان وصل علی قامۃ محمد فی القامات وبارك وسلم علیه وعلٰی اله واصحابه وازواجه (آپ کی بیویوں پر) وذریاته (اولاد پر) افضل صلاۃ واکمل برکۃ واز کی سلام بعدد کل معلوم لك وعلینا معھم کلما ذکرك وایاہ الذاکرون وغفل عن ذکرك وذکرہ الغافلون۔

اور ارشاد فرمایا:

کلکم اثنی علٰی ربه وانا اُثنی علٰی ربی

”آپ سب تو اپنے رب کی حمد وثنا بیان کر چکے اب میں اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔“

پھر آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعلمین و کافة للناس بشیرا ونذیرًا وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شیء وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس . وجعل امتی امة وسطا وجعل امتی هم الاولون والاخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری . وجعلنی فاتحا وخاتما وسمانی رؤفا رحیما .

”سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر تمام انسانوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا اور جس نے مجھ پر قرآن مجید، فرقان حمید نازل فرمایا ایسا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور جس نے میری امت کو بہترین امت اور امت وسطی بنایا اور جس نے میرے غلاموں کو (جنت میں داخل ہونے میں) اول اور (دنیا میں آنے میں) سب امتوں سے آخر بنایا اور جس نے میرے لئے میرے سینے کو کھول دیا اور مجھ سے میرا بار اٹھا لیا اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند فرما دیا اور مجھے (سلسلہ انبیاء کا) فاتح اور خاتم بنا دیا اور میرا نام رؤف رحیم رکھا۔“

(مسند البزار ج ۱ ص ۱۴۱ رقم حدیث ۵۵، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۶۹)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں   وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے یہ جامع کلمات سن کر ہر نبی علیہ السلام یہ پکار اُٹھا ہوگا کہ

نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمد (ﷺ)

نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

سلام اے تاجدار عرش مسند یا رسول اللہ   سلام اے سرور کل یا محمد یا رسول اللہ
سلام اے ظِلِّ ذات امجد یا رسول اللہ   سلام اے حامد ومحمود واحمد یا رسول اللہ
سلام اے صاحب خلق عظیم ورحمت عالم   سلام اے حامل اوصاف بیحد یا رسول اللہ
سلام اے رحمت للعلمین اے نور یزدانی   سلام اے راز دار ذات سرمد یا رسول اللہ
سلامی کے لئے امت در رحمت پہ حاضر ہے   کرم ہے آپ کا امت پہ بیحد یا رسول اللہ
سلام اپنے غلاموں کا سدا سرکار سنتے ہیں   بلا کر پیار سے نزدیک مرقد یا رسول اللہ
سلامی کو ہزاروں امتی روضہ پہ حاضر ہیں   زمیں بولی ہزاروں کا ہے مقصد یا رسول اللہ
سلام اپنے ضیائے مدح خواں کا پیار سے سنیے   حریم ناز سے ہو کر بر آمد یا رسول اللہ

(مولانا ضیاء القادری)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ رسول اعظم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

ماذا يقول المادحون وما عسى   ان يجمع الكتاب من معنا كا
الله لوان البحار مدا دهم   و الشعب اقلام جعلن لم الكا
لم يقدر الثقلان يجمع نزره   ابد وما استطاعم اله ادراكا

(قصیدۂ نعمان بن ثابت ص ۲۵۔۲۶)

آپ ﷺ کے حسن و جمال کے بارے تعریف کرنے والے کیا کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لکھنے والے (کاغذ کے) دفتروں میں آپ کی حقیقت لکھ سکیں۔

اللہ کی قسم! اگر تمام سمندر روشنی اور تمام درختوں کی قلمیں بن جائیں اور انہیں (آپ ﷺ کی تعریف) میں لگا دیا جائے۔ پھر جن و انس تا قیامت بھی لکھتے رہیں تو آپ کے اوصاف کا قلیل حصہ میں نہ لکھ سکیں گے اور نہ ہی ان اوصاف کا ادراک کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

لا يمكن الثناء كما كان حقه   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آمدم برسر حمد باری تعالیٰ عزاسمہ

امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد رئیس المتکلمین والمتقلمین مولانا شاہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء میں اپنی قلم کو جنبش دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

حمد بے حد اس واجب الوجود و قادر مطلق کو شایاں ہے جس نے تمام ممکنات کو تشریف وجود سے مشرف فرمایا اور چھ دن میں ساتوں آسمان اور زمین کو بنایا عجائب حکمت وغرائب صنعت اُس کی ادراک عقول سے برتر اور احاطۂ وہم وخیال سے باہر۔

چناں آفریدی زمین و زماں   ہماں گردشِ انجم و آسماں
کہ چندا نکہ اندیشہ گردد بلند   سرِ خود برون نیاورد زیں کمند

ظاہر ترین موجودات محسوسات ہیں اور اظہر محسوسات جسم، تمام متکلمین اور حکماء اُس کی ماہیت میں حیران ہیں اور قریب ترین مخلوقات آدمی سے ہستی اُس کی ہے، اُنا کہتا ہے اور نہیں جانتا کہ حقیقت میری کیا ہے۔

؎ تنت زندہ بجان و جہاں نہانی   تو از جاں زندۂ و جاں راندانی

ہر مصنوع صنعتِ صانع باکمال پر بلسانِ حال شاہد ہے۔ اپنی پیدائش میں تامل کر کہ ایک قطرۂ ناچیز کو تخم تیری آفرینش کا کیا اور ایک مادہ سے پوست اور گوشت، رگ اور استخواں، ہاتھ، پاؤں، سر، سینہ، پیٹ، پیٹھ، آنکھ، لب، زبان، تاک، کان اس ہیئت وشکل سے بنائے کہ بہتر اُن سے ممکن نہیں۔ زمین دیکھ کس قدر فراخ ہے اگر تمام عمر چلے اُس کی سیر نہ کر سکے آسمان سے مینہ اُتارا اور اُس سے ہر قسم کے غلے اور طرح طرح کے میوے تیرے کھانے کے واسطے پیدا کئے اور انواع انواع پھول اور رنگ رنگ کے شگوفے نئی نئی صورت کے بنائے۔ دریا کو دیکھ تمام زمین کو محیط ہے اور جس قدر کہ دریا زمین سے لطیف و بہتر ہے اُسی قدر عجائب اُس کے عجائب زمین سے زیادہ تر ہیں۔

هر آنچه آفریدا و باسباب نیست   بدریا فتن عقل را تاب نیست
خرد دانش آموز تعلیم اوست   دل از داغدارانِ تسلیم اوست
پُر از حکمت و حکم او شد جہاں   بحکم آشکارا بحکمت نہاں

نظامیؔ

سکوؔن نقطۂ خاک اور حرکت واضطرابِ ہوا سرسری نہیں۔ نسیمِ سحر کس کی تلاش میں کوچہ بکوچہ دوراں ہے اور دریا کس کی طلب میں بے سروپا رواں ہے۔ درخت کس کے حکم سے جادۂ استقامت پر سیدھا کھڑا ہے کہ آرہ سر پر چلتا ہے مگر اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا اور پہاڑ کس کے ہجر میں تنگ دل ہے کہ دیوانوں کے مانند دام ودَد سے مانوس ہے اور آدمیوں سے جدا ہے۔ نَے شب وروز کسے حکایت کرتی ہے اور کس کی جدائی سے شکایت۔ پھول نے کیا دیکھا کہ شگفتہ وخنداں ہے۔ بلبل نے کیا سُنا کہ رات دن نالاں ہے۔ آگ آتش کدہ میں اُس کی سوزِ محبت میں جلتی ہے اور پوجنے والوں کو خبر نہیں اور بُت بت خانے میں مدہوش ہیں مگر بُت پرست اُن کے حال سے واقف نہیں۔ آسمان زمین عرش وکرسی کے ملائکہ اعلیٰ علیین سے تحت الثریٰ تک اُس کی تسبیح اور تہلیل میں مشغول۔

ہمہ نقش ایں گنبد زر نگار   گواہ اند بر صنع پروردگار
اگر گوہر آمد و گرچہ خسے ست   برون و درونش حکایت بسے ست
تو گر گفت ایشاں ندانی خموش   کہ گفتند لیکن نداری تو گوش

ہر چیز میں بے شمار عجائب وغرائب ہیں۔ مگر عجیب تر یہ ہے کہ آدمی اچھی صورت کاغذ یا دیوار پر منقش دیکھ کر اُس کے نقاش پر ہزار آفریں اور تحسین کرتا ہے اور اپنی شکل وصورت کو نہیں دیکھتا کہ نقاشِ ازل نے ایک قطرۂ آب پر کیسے کیسے نقشِ بدیع کھینچے ہیں اور کس کس طرح کی قوتیں اُس کے ظاہر وباطن میں پیدا کی ہیں۔

چہ دولت کہ در بند کارِ تو نیست   چہ مقصود کاں در کنارِ تو نیست   (نظامی)

نسیم لطف اُس کی جس طرف گزرتی ہے ایک لحہ میں پُرعیب کو ہنرور اور ناقص کو کامل کرتی ہے۔ خاک بیچارہ کوہ ودشت میں آوارہ پھرتی ہے۔ ناگاہ خلافت زمین کی اُس کی عنایت ہوتی ہے۔ مقربین ملاء اعلیٰ تسبیح وتقدیس میں سات لاکھ برس سے مشغول ہیں بکمال حیرت عرض کرتے ہیں: نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۔ الٰہی ہم مدت سے تیری عبادت کرتے ہیں یہ مایۂ فساد و خونریزی اس کام کی کب لیاقت رکھتی ہے؟ ارشاد ہوتا ہے: انی اعلم مالا تعلمون ۔ یعنی تم اس کے فساد اور خونریزی پر نظر رکھتے ہو اور ہماری رحمت وعنایت کو نہیں دیکھتے۔ ہم اس سے ایک پاک مخلوق پیدا کریں گے اور اس کو تمام عالم سے برگزیدہ فرمائیں گے

ہست مارا بسے زعالمِ پاک   رازہائے نہفتہ در دلِ خاک

عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں بت پوجتے تھے اُس کے نزدیک امیر المومنین تھے اور فضیل بن عیاض جب راہ مارتے تھے اُس کے علم میں راہبر تھے۔ حبیب نجار ایک بت تراش تھے سعادت ازلی نے اُن کی دستگیری فرمائی۔ قوم اُن کو قتل کرتی تھی اور وہ کہتے تھے: یٰلیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین ۔ جادوگر فرعون کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ

کرنے آئے ایک جھلک نورِ توحید کی ان پر چمک گئی بے اختیار پکارنے لگے واللہ خیر وابقٰی فرعون کہتا تھا تمہیں سولی دونگا اور تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹوں گا وہ کہتے تھے لا ضیر انا الٰی ربنا منقلبون۔ کچھ پرواہ نہیں ہم اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ سولی نہیں وسیلۂ حصول مطلوب اور نردبان بام محبوب ہے۔ الغرض جس طرف دریائے رحمت اُس کا جوش مارتا ہے ہزاراں ہزار دفتر معصیت ایک قطرہ سے دھل جاتے ہیں یکا یک رسول قبول یہ مژدۂ جانفزا سنا جاتا ہے: الحبیب یقرئك السلام ویقول ان لی معك کلامًا اور برقِ غضب اس کی جس پر گرتی ہے ہزار برس کی اطاعت اور ریاضت کو ایک دم میں جلا کر خاک کرتی ہے۔ معلم ملکوت کو ایک آن میں شیطان اور ملعون کرتی ہے اور بلعم باعور کو ایک لمحہ میں مردود و مقہور۔ اے عزیز جان ہزاروں طالبوں کی اُس کی غیوری سے برباد ہے اور لاکھوں دل سوختہ دریائے لاابالی میں غرق۔ عارف و عالم ندائے ان اللہ لغنی عن العالمین سے اپنے کام میں حیران اور پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے شب و روز خائف و ترساں کس کی مجال ہے کہ خلاف اس کے دم مارے اور اُس کے کام میں چون و چرا زبان پر لائے لا یسال عما یفعل اس کی شان ہے اور غناء حقیقی اُس کی ذات کو شایاں اگر ایک جہان کو آتشِ قہر سے جلا کر برباد کرے اصلاً گردِ ظلم کی اُس کے دامنِ عدل پر نہ بیٹھے اور جو سب گنہگاروں کو آبِ رحمت سے دھو کر پاک کر دے اور اُس کی جباری اور عظمت میں ہرگز نقصان نہ آئے۔ اے عزیز جبکہ صفات اُس کے احاطۂ وہم و خیال سے منزہ بلکہ ادراک عقول سے برتر ہیں تو معرفت اُس کی ذات کی کسے حاصل ہو سکے۔ مصرع۔ قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا -ایک عالم اُس کی طلب میں سرگرداں ہے اور ایک جہان اُس کی تلاش میں سراسیمہ و حیران۔ کوئی مشرق و مغرب میں تگاپو کرتا ہے اور کوئی جنوب و شمال میں جستجو مگر دامنِ دولت اُس کا کسی کے ہاتھ نہیں آتا۔

ے طالباں چوں حلقہ بر در ماندہ اند   زانکہ نزدیکت کسے را راہ نیست

موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت ارنی کہا حکم ہوا لن ترانی ۔ ایک تجلی اس کی چمکی اور جمال پروردگار دیکھا مگر پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ فلما تجلٰی ربه للجبل جعله دكًا وخر موسٰی صعقًا۔ ہاں سیّد انس و جان محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ ظرف عالی عنایت ہوا کہ مکہ سے قاب قوسین تک سفر کیا اور جمال پروردگار دیکھا مگر کسی بات میں اصلاً فرق نہ ہوا

ے موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات   تو عین ذات می نگری در تبسمی

اے عزیز! یہ مقام سیّد انام کے لئے مخصوص ہے جو بات وزیر اعظم کو حاصل ہوتی ہے ہر کسی کو نہیں ملتی اور جو اسرار محبوب پر ظاہر ہوتے ہیں اوروں پر نہیں کھلتے۔ وہ جناب عنقائے قاف قدس ہیں اور شہباز آشیان انس بلبل بوستاں وما ینطق عن الھوی طوطی شکر خائے۔ سبحان الذی اسرٰی شاہین بلند پرواز انا سید ولد اٰدم عندلیب خوش آواز باغ وعلمك ما لم تكن تعلم ندیم خلوت کدۂ قاب قوسین او ادنٰی مقیم عشرت کدۂ ولقد راٰہ نزلة اخرٰی ۔ مہمان خوان یطعمنی ویسقین ۔ مرید صاحب اخلاص واعبد ربك حتٰی یاتیك الیقین ۔

چابک   قدم   بسیط   افلاک   ولا   گہر   محیط   لولاک

خاکی و براوجِ عرش منزل   اُمی و کتاب خانہ در دِل

(انوارِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ)

حمد بے حد مر خدائے پاک را

حمد نے حد مر خدائے پاک را   آنکہ ایماں داد مشت خاک را
آنکہ در آدم دمید او روح را   داد از طوفاں نجات او نوح را
آنکہ فرماں کرد قہرش بادرا   تا سزائے کرد قوم عاد را
آنکہ لطف خویش را اظہار کرد   با خلیلش نار را گلزار کرد
آں خدا وندے کہ ہنگام سحر   کرد قوم لوط را زیر وزبر
سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ   پشّہ کارش کفایت ساختہ
آنکہ اعدا را بدریا درکشید   ناقہ را از سنگ خار ابرکشید
چوں عنایت قادر قیوم کرد   در کف داؤد آہن موم کرد
با سلیماں داد ملک وسروری   شد مطیع خاتمش دیو وپری
از تن صابر بہ کرماں قوت داد   ہم ز یونس لقمۂ باحوت داد
آں یکے را ارّہ برسرمیکشد   دیگرے را تاج برسری نہد
اوست سلطاں ہر چہ خواہدآں کند   عالمے را در دمے ویراں کند
ہست سلطانی مسلم مر اورا   نیست کس را زہرۂ چوں وچرا
آں یکے را گنج ونعمت مید ہد   دیگرے را رنج وزحمت مید ہد
آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد   دیگرے در حسرت ناں جاں دہد
آں یکے برتخت باصد عزو ناز   دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
آں یکے پوشیدہ سنجاب وسمور   دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
آں یکے بربستر کمخواب ونخ   دیگرے برخاک خواری بستہ تخ
طرفۃ العینے جہاں برہم زند   کس نمی آرد کہ آنجادم زند
آنکہ با مرغ ہوا ماہی دہد   بندگاں را دولت وشاہی دہد
بے پدر فرزند پیدا او کند   طفل را در مہد گویا اوکند
مردۂ صد سالہ را حی مے کند   ایں بجز حق دیگرے کے می کند
صانعے کزطین سلاطین می کند   نجم را رجم شیاطیں می کند

از زمین خشک رو یاند گیاہ   آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
ہیچ کس در ملک او انباز نے   قول اور لحن نے آواز نے

اصل تعریف اللہ ہی کی ہے

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس کی حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ ہی گناہوں کو بخشتا ہے اور وہی ہی عیبوں کو چھپاتا ہے۔ وہ ہی دکھوں کو دور کرتا ہے اور وہی شکستہ دلوں کو جوڑتا ہے۔ وہ اپنی نظیر اور مشابہ سے بلند تر ہے۔ شکوک وشبہات سے پاک ہے۔ وہ اللہ عزوجل ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ "**محمود**" ہے کہ سختیوں اور تکالیف پر صرف اسی کی حمد کی جاتی ہے۔ وہ "**مشکور**" ہے کہ خوش حالی اور تنگ دستی ہر حال میں اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ وہ ہی حقیقی "**کریم**" ہے کہ حقیقی جودوکرم سے صرف وہی پہچانا جاتا ہے۔ وہ "**رحیم**" اور محبوبِ اعظم ہے کہ رکوع وسجود صرف اس کے لئے ہیں۔ وہ ہی "**قدیم الذات**" اور "**بدیع الصفات**" (یعنی بے مثل صفات والا) ہے کہ دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے اسی کو پکارا جاتا ہے: "**و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو** ؕ (پ ۷، الانعام: ۱۷) اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔"

اے بندو! تمہارا ہر معاملہ اسی کی طرف لوٹتا ہے، تمہارا رزق اسی کے ذمہ ہے، وہ تمہیں کافی ہے اور وہی تمہارا پروردگار ہے: "**ذلکم اللہ ربکم** ۚ **لا الہ الا ہو** ۚ (پ ۷، الانعام: ۱۰۲) یہ ہے اللہ تمہارا رب اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔"...... پتھریلی زمینوں کی چمک اللہ عزوجل کی عظمت کو بیان کررہی ہیں اور اس کی یکتائی پر نشانیاں قائم ہیں: "**و الٰھکم الہ واحد** ۚ **لا الہ الا ہو** (پ ۲، البقرہ: ۱۶۳) اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"...... سرکش اور گمراہ لوگ اللہ عزوجل کے وجود کا انکار کیونکر کرتے ہیں؟ حالانکہ وہ زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل کی وحدانیت کو کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے یا کیسے اس کی یکتائی کا انکار کیا جاسکتا؟ جبکہ وہ فرمارہا ہے: "**شھد اللہ انہ لا الہ الا ہو** (پ ۳، ال عمران: ٦) وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔"...... وہی عیبوں کو چھپانے والا اور کمزوروں پر رحم فرمانے والا اور "**وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ہو** ؕ (پ ۷، الانعام: ۵۹) اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہ جانتا ہے۔"...... تو وہ کیوں اس کی بخشش نہ فرمائے جو اس کی بارگاہ میں رجوع لائے۔ اس لئے کہ اس کی یہ شان ہے: "**غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب** ۙ **ذی الطول** ؕ **لا الہ الا ہو** ؕ (پ ۲۴، المؤمن: ۳) گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنیوالا سخت عذاب کرنے والا بڑے انعام والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"...... تو اے اللہ عزوجل کو ایک ماننے والے! باری تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کی تلوار سے اُن لوگوں کی گردنیں اڑادے جو اس کو مخلوق جیسا بتاتے ہیں اور خود کو ان باتوں سے بچا جو وہ بکتے ہیں اور "**فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو** ؕ (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۹) **پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔**"...... اللہ عزوجل کے اولیاء ہر وقت اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہیں، وہ کسی وقت اس کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں نہ اس کے ذکر میں سستی کرتے ہیں جبکہ کفار کو یہ دشوار ہے (جبھی تو ایمان نہیں لاتے): "**فتعلی اللہ الملک**

الحق ج لا اله الا هو ج (پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۶) تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے۔"......تو اے بندے! تیرا دھوکے باز دشمن شیطان تجھے دھوکا نہ دے دے، اور تُو کسی کفر پر ڈٹ نہ جانا اور دنیا کی زیادہ طلبی میں پڑ کر فخر و تکبر میں مبتلا نہ ہو جانا اور: "ولا تدع مع الله الها اٰخر م لا اله الا هو قف (پ۲۰، القصص: ۸۸) اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔" یہ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

آیت کا نزول ہوا اور تین سو ساٹھ بت گر گئے

ذرے ذرے سے نمودار ہے قدرت تیری
ماورئ اذہان سے یا رب وسعت تیری
آتا نہیں نظر مگر موجود ہر جگہ
چشمِ بینا کو ہے دید کی دعوت تیری
ظلمتِ شب پھاڑ کر پیدا کرے نوری سحر
ہے سحر میں دیدنی یا رب جلوت تیری
مومن و منکر کی رازق ہے الٰہی تیری ذات
نسلِ آدم کے لئے بے حد عنایت تیری
خوب ہے ارشاد یہ لاتقنطوا ترا
کاش ساجد پہ بھی ہو روزِ حشر رحمت تیری
حق تیری ثناؤں کے بھلا کیسے ادا ہوں
بن مصطفیٰ ہے کون جو یا رب کرے مدحت تیری

شهد الله انه لا اله الا هو لا والملئكة واولوا العلم قائما م بالقسط ط لا اله الا هو العزيز الحكيم ○ ان الدين عند الله الاسلام قف (پ۳، ال عمران: ۱۸، ۱۹)

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، عزت والا حکمت والا۔ بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (360) بت تھے، جب مذکورہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو تمام بت سجدہ ریز ہو گئے۔" (تفسیر القرطبی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۱۸، ج۲، الجزء الرابع، ص ۳۴)

حضرت سیدنا ابن کیسان علیہ الرحمۃ سے منقول ہے: "اللہ عزوجل نے اپنی عجیب تدبیر، پختہ صناعت اور محکم امور سے خود اپنے لئے اپنی مخلوق کے سامنے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(تفسیر زاد المسیر لابن الجوزی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۱۸، ج ۱، ص ۳۱۱)

حضرت سیدنا غالب قطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ میں نے تجارت کی غرض سے کوفہ میں حضرت سیدنا اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ ایک رات جب میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا تو وہ رات کو تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے: "**شهد الله انه لا اله الا هو لا والملئكة واولوا العلم قائما م بالقسط ط لا اله الا هو العزيز الحكيم ○ ان الدين عند الله الاسلام قف**" تو کہنے لگے: "میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ عزوجل نے گواہی دی، اور اس گواہی کو اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں، یہ اللہ عزوجل کے پاس میری امانت ہے۔ پھر انہوں نے اس آیتِ طیبہ کو کئی بار دہرایا۔ میں نے دل میں سوچا کہ ضرور اس کے متعلق انہوں نے کچھ سن رکھا ہے۔ چنانچہ، میں نے ان کے ساتھ مل کر نماز ادا کی اور رخصت ہوتے وقت

عرض کی: ”میں نے آپ کو یہ آیت مبارکہ بار بار پڑھتے سنا ہے، کیا آپ نے اس کے متعلق کوئی (فضیلت) سنی ہے؟“ تو انہوں نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کی قسم! میں ایک سال تک نہیں بتاؤں گا۔“

چنانچہ، میں نے ان کے دروازے پر وہ دن لکھ دیا اور سال گزرنے کی انتظار کرنے لگا، سال گزرنے پر میں نے عرض کی: ”اے ابو محمد! سال گزر چکا ہے۔“ تو ارشاد فرمایا: ”مجھے حضرت سیدنا ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کر کے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن اس آیتِ مبارکہ کو پڑھنے والا لایا جائے گا تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میرے اس بندے کا میرے پاس عہد ہے اور میں سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے کا حق دار ہوں، (اے فرشتو!) میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔“ (المعجم الکبیر الحدیث ۱۰۴۵۳، ج ۱۰، ص ۱۹۹)

منقول ہے: ”جس نے سوتے وقت مذکورہ آیتِ مبارکہ پڑھی اللہ عزوجل اس سے ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جو تا قیامت اس (پڑھنے والے) کے لئے استغفار کرتا رہے گا۔“ (تفسیر القرطبی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۱۸، ج ۲، الجزء الرابع، ص ۳۴)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ عزوجل کے اس فرمان عالیشان ”غافر الذنب و قابل التوب (پ ۲۴، المؤمن: ۳)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”اللہ عزوجل اس کے گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے جو اس کی وحدانیّت کی گواہی دے۔“

اور ”شدید العقاب ۱ (پ ۲۴، غافر: ۳)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اس شخص کو سخت عذاب دینے والا ہے جو اس کی وحدانیت پر ایمان نہ لائے۔“

کلمہ توحید پر ایک حدیث بے مثل سند کے ساتھ

قال الامام علی رضا حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب رضی الله عنهم قال: حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: حدثنی جبرئیل قال: سمعت رب العزة یقول: لا اله الا الله حصنی، فمن قال دخل حصنی، ومن دخل حصنی امن من عذابی .

”سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ (اپنے والد ماجد) علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔“ (الصواعق المحرقه لا بن حجر المکی، حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹۲۱/۳)

اس حدیث پاک کی سند کے بارے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو زرعہ رازی۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ

بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑ گڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی روتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے امام مذکور سے حضور ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کیے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **لو قرات هذا الاسناد علی مجنون لبرا من جنته .**

یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اس کے سر کے نیچے رکھ دیں اور کھیتی کی حفاظت کے لئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں اور رگیں ٹپکنے اور تجاری دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کے لئے داہنی ران پر باندھیں اور دشواریٔ ولادت کے لئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کے لئے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسویین میں سے ہیں، تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ ان کے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شیٔ کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں۔ کتابت میں، تو ان دو شق اخیر میں۔ وجود دائم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔ **الاسم عین المسمی**۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ **المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمی**۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشہ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے، تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعہ تبرک و توسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال و بحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ و ﷺ اور اللہ و محبوب و اولیاء کے سلسلہ کرام و کرامت میں انسلاک کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعہ توسل چاہئے۔ (فتاوی رضویہ ۴/۱۲۷)

کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پاس رب کا عہد ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **لا يملكون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا** ۝ (پ ۱۶، مریم:۸۷)

لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے۔

مفسرِ قرآن، حضرت سیدنا ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ الرحمۃ، اس آیت کے تحت عہد کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

''حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ''رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ علیہم الرضوان سے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ صبح وشام رب عزوجل کے پاس ایک عہد لو؟'' عرض کی: ''وہ کس طرح؟'' فرمایا: ''صبح وشام یہ کہو!

"اللهم فاطر السموت والارض عالم الغيب والشهادة انى اعهد اليك فى هذه الحيوة بانى اشهد ان لا اله الا انت لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك فلا تكلى الى نفسى فانك ان تكلنى الىٰ نفسى تباعدنى من الخير وتقربنى الى الشرو انى لا اثق الا برحمتك فا جعل لى عندك عهدا توفنيه يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد"

(اے اللہ عزوجل! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے پوشیدہ وظاہر کو جاننے والے! میں تیرے پاس اس زندگی میں ایک عہد رکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت (سیدنا) محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر، کیونکہ اگر تُو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو وہ مجھے بھلائی سے دور اور برائی کے قریب کر دے گا۔ میں تیری رحمت کے علاوہ کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا، میرے اس اقرار کو بطور عہد نامہ محفوظ فرما اور قیامت کے دن مجھے پورا بدلہ عطا فرما۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔) جو یہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس پر مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کا اللہ عزوجل کے پاس عہد ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوگا اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔''

(تفسیر قرطبی، سورۃ مریم، تحت الآیۃ:۸۷، ج۶، ص۶۳)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''عہد یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۴۸۱، ج۶، ص ۴۸۱، راوی ابن عمر، الاسماء والصفات للبیهقی، باب ما جاء فی فضل الکلمة، الحدیث ۲۰۵، ج۱، ص۲۱۹)

فرمان باری تعالیٰ ہے: **و الزمهم كلمة التقوى** (پ۲۶، الفتح:۲۶) ترجمہ: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ''**كلمة التقوى**'' سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔''

(المستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة الفتح، باب كلمة التقوى، الخ الحديث ۳۷۶۹، ج۳، ص ۲۶۱)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''**اليه يصعد الكلم الطيب** (پ۲۲، فاطر:۱۰) اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام۔'' ''**الكلم الطيب**'' سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

ایک نیکی کے ملیں ڈھیروں ثواب

من جآء بالحسنة فله عشر امثالها ج (پ۸، الانعام:۱۶۰) جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔

یہاں ''**الحسنه**'' سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

صدرالافاضل، سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:

''یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد ونہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے۔ ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔ اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے۔ یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا، یہ عدل ہے۔''

بعض علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کلمہ طیبہ ایک مضبوط زرہ اور محفوظ قلعہ ہے۔ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا وہ ہر قسم کی برائی سے حفاظت میں ہوگیا۔ اس لئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: **لا الٰہ الا اللہ** کے ذکر سے اپنے رب عزوجل کی عظمت وبزرگی بیان کرو کیونکہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''**لا الٰــــہ الا اللہ** میرا قلعہ ہے، تو جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلاۃ، باب ثالث، بیان تفصیل ما...... الخ، ج ۱، ص ۲۳۷)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اگر گنہگاروں کو معلوم ہوجائے کہ **لا الٰــــہ الا اللہ** میں کیا اجر ہے تو اس کا ذکر کثرت سے کریں۔ دن رات میں چوبیس (۲۴) گھنٹے ہیں، اور **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے حروف بھی چوبیس ہیں، ہر حرف ایک گھنٹے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

منقول ہے: ''جب بندہ دن یا رات کے کسی لمحے میں کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں جو خطائیں اور گناہ ہوتے ہیں وہ مٹ جاتے ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لے لیتی ہیں۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۳۵۹۹، ج ۳، ص ۲۷۲)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل بات جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے کہی وہ **لا الٰــــہ الا اللہ** کہنا ہے۔''

(الموطا للامام مالک، کتاب القرآن، باب ما جاء فی الدعاء، الحدیث ۵۰۹، ج ۱، ص ۲۰۳)

حضور ﷺ کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ''مجھے لوگوں سے جہاد کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آئیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس...... الخ، الحدیث ۲۱، ج ۲۸۴)

یہ الفاظ پڑھنے والوں پہ قبر وحشر میں وحشت نہ ہوگی

کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے   کون جانے کہاں کہاں تو ہے
لاکھ پردوں میں بھی نمود تیری   یہ بھی ظاہر ہے بے نشان تو ہے
سو خطاؤں پہ بھی معافی ہے   کس قدر ہم پہ مہربان تو ہے
کیا ٹھکانہ ہے ''رحمتوں'' کا تیری   بحر عرفاں وبے کراں تو ہے
تو درخشاں ہے مہر وانجم میں   تابش روح وکہکشاں تو ہے
اک تیری ذات لائقِ سجدہ   ایک معبود دو جہاں تو ہے
حمد میں تیری کیا کہے نیرؔ   لائق بزم دو جہاں تو ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنے والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہوگی اور نہ قبروں سے زندہ اٹھنے میں اور نہ ہی قیامت میں۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں، جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے قبروں سے نکلیں گے اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ کہیں گے: "الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن، انا ربنا لغفور شکور سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور فرمایا، بے شک ہمارا رب بخشنے والا، قبول کرنے والا ہے۔"

(تاریخ بغداد، الرقم ۵۳۸۰ عبد الرحمن بن واقد، ج ۱۰، ص ۲۶۴، احیاء علوم الدین، کتاب الاذکار والدعوات، باب اول، فضیلۃ التھلیل، ج ۱، ص ۳۹۴، المعجم الاوسط، الحدیث ۹۴۷۸، ج ۶، ص ۴۸۰)

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "کون سا عمل سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا: مرتے وقت تیری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر ہو۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، الحدیث ۸۱۵، ج ۲، ص ۹۳)

اللہ کے پیارے حبیب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: "کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو میرے قریب کر دو، بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔"

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الیاء، الحدیث ۸۱۱۵، ج ۲، ص ۳۶۰)

معزز قارئین: مؤمنین سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور حاضر ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کی پیدائش سے پہلے ہی اپنی محبت اور اپنا فرمانبردار ہونا ان کے لئے مقدر فرما دیا تھا تو وہ وہبی (عطائی) ولایت سے اللہ عزوجل کے ولی بن گئے۔ یقیناً آیاتِ طیبات میں ان کی مدح فرمائی گئی ہے۔" چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یحبھم ویحبونہ (پ ۶، المائدۃ: ۵۴) وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

لا الہ الا اللہ کی برکت

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلھا قول لا الہ الا اللہ وادنا ھا اماطۃ الا ذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان

ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کا اقرار ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے (متفق علیہ وھذا لفظ مسلم۔ بخاری شریف، کتاب الایمان، باب امور الایمان ۱/۱۲، نمبر ۹)

یہ کلمہ نبی سے ملاتا ہے وحدت کا جام پلاتا ہے
کیوں پڑھنے سے شرماتا ہے پڑھو لا الہ الا اللہ

حضور نبی پاک، صاحب لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتا

ہے۔" (الموسوعة لامام ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث ۲/۳، ج۵، ص۳۰۳)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

(سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث ۳۱۱۶، ص۱۴۵۸)

حضرت سیدنا صنابحی ؒ فرماتے ہیں: "میں حضرت سیدنا عبادہ بن صامت ؓ کی حالتِ نزع میں ان کے پاس حاضر تھا۔ (ان کی حالت دیکھ کر) میں رونے لگا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "چپ ہوجایئے، آپ کیوں روتے ہیں؟ اللہ عزوجل کی قسم! اگر مجھ سے گواہی طلب کی گئی تو میں آپ کے حق میں گواہی دوں گا، اگر مجھ سے شفاعت کا کہا گیا تو میں آپ کی شفاعت کروں گا، اگر مجھ سے ہوسکا تو آپ کو ہر قسم کا نفع پہنچاؤں گا۔" پھر ارشاد فرمایا: "قسم بخدا عزوجل! میں نے حضور رحمت عالم ﷺ سے سنی ہوئی تمام احادیث، جن میں آپ کے لئے بھلائی تھی، آپ کو بیان کردی ہیں مگر ایک حدیث بیان نہیں کی، وہ آج بیان کردیتا ہوں اور اسے میں نے اپنے دل میں محفوظ رکھا ہے (پھر ارشاد فرمایا) میں نے تاجدار رسالت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: "جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اس کا رسول ہوں تو اللہ عزوجل اس پر دوزخ کی آگ حرام فرمادیتا ہے۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبادة بن الصامت، الحدیث ۲۲۷۷۴، ج۸، ص۴۰۲)

چابی کے دندانوں کا ہونا بھی ضروری ہے

حضرت وہب بن منبہ ؓ سے پوچھا گیا! کیا یہ حق نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی چابی ہے؟ (پوچھنے والے کا مطلب یہ تھا کہ پھر باقی کسی چیز کی کیا ضرورت ہے: جیسے آج کل کے نام نہاد قلندر کہتے ہیں) فرمایا:

و لکن لیس مفتاح الاوله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والالم یفتح لك

(رواه البخاری فی ترجمة الباب ۳/۱۰۹)

ہاں ہاں: لیکن وہ کون سی چابی ہے جس کے دندانے نہ ہوں، اگر تو دندانوں والی چابی لائے گا تو تیرے لئے (جنت کا دروازہ) کھلے گا ورنہ نہیں۔ تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ آئے گا

☆ عن اسامة بن زید بن حارثة رضی الله عنهما قال: بعثنا رسول الله صلى الله علیه وسلم الی الحرقة من جهینة، فصبحنا القوم، فهزمناهم، ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم، فلما غشینا قال: لا اله الا الله. فکف عنه الانصاری، وطعنته برمحی حتی قتلته. قال: فلما قدمنا، بلغ ذلك النبی صلى الله علیه وسلم فقال لی: یا اسامة! اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله؟ قال: قلت: یا رسول الله؟ انما کان متعوذا، قال: فقال: اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله؟ قال: فما زال یکررها علی حتی تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذلك الیوم.

و فی روایة: فدعاه فسأله، فقال: لم قتلته؟ قال: یا رسول الله! اوجع فی المسلمین، وقتل فلانا وفلانا، وسمی له نفرا ۔ وانی حملت علیه، فلما رای السیف، قال: لا اله الا الله ۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اقتلته؟ قال: نعم: قال : فکیف تضنع بلا اله الا الله اذا جاء ت یوم القیامة؟ قال: یا رسول الله! استغفرلی ۔ قال: و کیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاء ت یوم القیامة؟ قال: فجعل لا یزیده علی ان یقول: کیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاء ت یوم القیامة؟

”حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لئے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: لا الٰہ الا اللہ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے) کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ پھر فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے اِسلام نہ لایا ہوتا۔“

”ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو تکلیف دی، چند صحابہ کرام کا نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے۔ میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا: لا الٰہ الا اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے قتل کر دیا؟ عرض کی: جی حضور! فرمایا: جب روزِ قیامت لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جب روزِ قیامت لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ حضور ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے کہ جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟“

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: بعث النبی صلی الله علیه وسلم اسامة بن زید الی الحرقات من جهینة، ۱۵۵۵/۴، الرقم: ۴۰۲۱، وفی کتاب: الدیات، باب: قول الله تعالیٰ: ومن احیاها، (المائدة: ۳۲)، ۲۵۱۹/۶، الرقم: ۶۴۷۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: تحریم قتل الکافر بعد ان قال: لا اله الا الله، ۹۷/۱، الرقم: ۹۴-۹۷، وابن مندة فی الایمان، ۲۰۸/۱، ۲۱۰، الرقم: ۲۳-۶۵)

اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو

حضرت سیدنا ابوالاسود دؤلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ”میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سفید کپڑا تھا پھر دوسری بار حاضر ہوا تو بھی آپ ﷺ آرام فرما

رہے تھے۔ تیسری بار حاضر ہوا تو آپ ﷺ بیدار تھے۔ میں بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی لا الٰــہ الا اللہ کہے، پھر اسی حالت پر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے عرض کی: ''اگرچہ وہ زانی اور چور ہو'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگرچہ وہ زانی اور چور ہو۔'' میں نے پھر عرض کی: ''اگرچہ وہ زانی اور چور ہو۔'' ارشاد فرمایا: ''اگرچہ وہ زانی اور چور ہو۔'' چوتھی بار پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: (اگرچہ) ''ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔'' (سرکار ﷺ نے یہ کلمہ از راہِ محبت فرمایا)۔ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ اس حال میں وہاں سے نکلے کہ آپ کہہ رہے تھے: (اگرچہ) ابوذر کی ناک آلود ہو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات......الخ، الحدیث ۹۴، ص ۲۹۴)

قبر وحشر کی وحشت کا علاج

☆ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ صلی الله علیه وسلم: لیس علی اهل لا الٰه الا الله وحشة فی قبورهم ولا منشرهم وكانی انظر الی اهل لا اله الا الله وهم ینفضون التراب عن رؤوسهم ویقولون. (الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن)

و فی روية: لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة عن الموت ولا عند القبر.

''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لا الٰـہ الا اللہ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہوگی اور نہ ہی محشر میں۔ گویا میں لا الٰــہ الا اللہ (کا ورد کرنے) والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ (قبروں سے اٹھتے ہوئے) اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔''

ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ''لا الٰہ الا اللہ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔'' (اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۱۸۱/۹، ۱۷۱، الرقم: ۹۴۷۸، ۹۴۴۵، والبیهقی فی شعب الایمان، ۱۱۱/۱، الرقم: ۱۰۰، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۲۶۹/۲، الرقم: ۲۳۵۹)

دروازہ بند کر کے عطا کیا جانے والا وظیفہ

عن یعلی بن شداد قال: حدثنی ابی شداد بن اوس وعبادة بن الصامت حاضر یصدقه قال: کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فقال: هل فیکم غریب یعنی اهل الکتاب، قلنا: لا، یا رسول الله، فامر بغلق الباب وقال: ارفعوا ایدیکم وقولوا: لا اله الا الله. فرفعنا ایدینا ساعة ثم وضع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده ثم قال (الحمد لله، اللهم بعثتنی بهذه الکلمة وامرتنی بها ووعدتنی علیها الجنة، والك لا تخلف المیعاد) ثم قال: الا ابشروا فان الله عزوجل قد غفر لکم

''حضرت یعلی بن شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ

میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر مذہب آدمی ہے؟ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کوئی اہلِ کتاب ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے ہاتھ اُٹھاؤ اور کہو: "لا الٰہ الا اللہ" ہم نے پل بھر کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے کر لئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا اور اس کا مجھے حکم دیا اور تو نے اس کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا پھر فرمایا: لوگو! تمہیں بشارت ہو اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے۔"

(اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۲۴، الرقم: ۱۷۱۶۲، والبزار فی المسند، ۸/۴۰۸، الرقم: ۳۴۸۳، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۷/۲۸۹، الرقم: ۷۱۶۳)

درد تسکین میں نہیں ڈھلتا — کوئی طوفان غم میں نہیں ٹلتا
آستان حضور سے ہٹ کر — آرزو کا دیا نہیں جلتا

جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اُن کے دل خدا کے ذکر سے مطمئن ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس کی آیات میں غور و فکر کرتے ہیں تو انہیں اللہ کی قدرت کے کمال کی پہچان حاصل ہو جاتی ہے۔ دلوں کو راحت و فرحت نہ سیر گاہوں سے میسر ہوتی ہے نہ موسم کی تبدیلیوں سے، نہ قیمتی گاڑیوں سے نہ کوٹھیوں بنگلوں سے نہ کھیل کود سے نہ اپنی مرضی و منشا کی زندگی گزارنے سے۔

اگر دلوں کا چین و قرار تلاش کرنا ہے تو پھر خدا کو شب و روز یاد کرو۔ آیئے قرآن حکیم میں اللہ کے اس ارشاد گرامی کو پڑھتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب O** "سن لو اللہ کی یاد سے ہی (ایمان والوں کے) دل اطمینان و سکون پاتے ہیں۔" (سورۃ الرعد آیت نمبر ۲۸)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر یوں اعتراض کیا جائے کہ سورۃ انفال میں اللہ کا ارشاد ہے **انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم** (انفال: ۲) "مومن ہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں" اور سورۃ الرعد میں فرمانِ خداوندی ہے، **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب O** "سن لو اللہ کی یاد سے ہی (ایمان والوں کے) دل اطمینان و سکون پاتے ہیں۔" تو تعارض واقع ہوا؟ اس تعارض و اشکال کو ہم مختلف وجوہ سے زائل کرتے ہیں۔

(۱) ایمان والے جب قرآن مجید میں سزا و وعید کی آیات پڑھتے ہیں، تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور جب اجر و ثواب والی آیات پڑھتے ہیں تو دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔

(۲) اہل ایمان جب ایمانی کیفیت کی تحری کرتے ہیں، تو دل مطمئن ہو جاتے ہیں اور جب اپنی عبادات کی کیفیات پر نظر کرتے ہیں تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ عبادات کامل تر نہیں ہوتیں۔

(۳) جس وقت ایمان والے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات رحمت اور مغفرت میں غور وخوض کرتے ہیں تو دل اطمینان پاتے ہیں اور جب صفات قہر وغضب میں غور وفکر کرتے ہیں تو دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔

(۴) جب ایمان والے اپنے گناہوں کی طرف دیکھتے ہیں تو دل میں خوف آ جاتا ہے اور جب اللہ کی مغفرت کی وسعت اور رحمت خداوندی پر نظر ڈالتے ہیں تو خوش و مطمئن ہوتے ہیں۔ (تبیان القرآن جلد ۶ ص ۹۵)

امام ابوالشیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس وقت اس آیت کریمہ کا نزول ہوا تو رسول خدا ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ (جن کے دل مطمئن ہیں) صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے اس کے رسول سے اور میرے صحابہ سے محبت رکھتے ہیں۔

امام ابن مردویہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے، اس کے رسول سے میرے اہل بیت سے اور مسلمانوں سے سچی محبت رکھتے ہیں خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب سنو اللہ کے ذکر کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ (الدر المنثور جلد ۴، ص ۲۴۶)

قلب کی اقسام:

قلب کی چار قسمیں ہیں:

(۱) قلب قاس (کھوٹا دل)
(۲) قلب ناس (بھولنے والا دل)
(۳) قلب مشتاق
(۴) قلب وجدانی

قلب قاس:

یعنی کھوٹا دل، یہ کافروں اور منافقوں کو ملا اور یہ لوگ صرف دنیا اور اس کی خواہشات سے خوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا رضوا ابا لحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بھا۔ یہ لوگ دنیا پر خوش اور اسی سے مطمئن ہیں۔

قلب ناس:

یعنی بھولنے والا دل۔ یہ دل مسلمان گنہگار کو نصیب ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فنسی ولم نجد لہ عزما وہ بھولا اور ہم نے اس کا عزم نہ پایا۔ اس کا اطمینان بصورت توبہ اور اللہ کی طرف رجوع سے ہوتا ہے اس لئے فرمایا فتاب وھدی پس اس کی توبہ قبول کر کے اس کو ہدایت دی۔

قلب مشتاق:

یہ دل مومن مطیع کو نصیب ہوا اور اس کو خدا کے ذکر کرنے سے سکون ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ۔

قلب وجدانی:

یہ قلب حضرات انبیائے کرام اور خواص اولیاء کو نصیب ہوتا ہے۔ ان کا سکون وسرور، چین وقرار ذات الٰہی اور اس کی صفات لا متناہی سے ہے جس طرح حضرت خلیل علیہ السلام نے عرض کی کیف تحی الموتیٰ اللہ کریم تو مردے کس طرح زندہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولم تؤمن کیا تمہیں ایمان نہیں۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے عرض کی بلی ولکن یطمئن قلبی ایمان ہے لیکن تو جب خود مجھے احیاء الموتی (مردے کو زندہ کرنے) کی کیفیت دکھائے گا اور صفت محی (زندہ کرنے والا) کی تجلی میرے دل پر ڈالے گا تو میں مطمئن ہو کر تیری ذات کے واسطہ سے محی الموتی (مردوں کو زندہ کرنے والا) ہو جاؤں گا۔ (روح البیان ۱۳، ص ۶۴۵)

یہی وجہ ہے کہ جب کسی خاص بندے کے دل پر خداوند قدوس تجلی ڈالتا ہے تو اس سے اس کا دل مطمئن ہو جاتا ہے دل کے شیشے سے نور اطمینان اس کے نفس پر منعکس ہوتا ہے اور پھر اس کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے اسی برکت سے جذبات عنایۃ یعنی ارجعی الی ربک (اپنے رب کی طرف لوٹ کر آ) کے خطاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱۳، ص ۶۴۶)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جوان جو قریب المرگ تھا، رسول خدا ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا تجھے اپنے دل کی کیفیت کیا محسوس ہوتی ہے عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی خوف ہے اس وقت احمد مصطفےٰ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ایسے موقع پر جس بندے کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ضرور اسے اس کی امید ومنشاء کے مطابق عطا فرماتا ہے اور جس سے وہ خوف کرتا ہے اس سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

تیرے ہی لطف وکرم سے ہر طرف ہے بہار خالق تو کائنات کا، رازق تو کردگار
تیرا علم ہے بیکراں ہر چیز پہ محیط سینوں کے خاص راز بھی تجھ پہ ہیں آشکار
تیری عنایتوں سے زینت چمن کی ہے تیری نگارشات سے ہمیں دعوتِ دیدار
فی احسن تقویم پہ پیدا کیا انسان ساجد کے فہم سے وراء تیرے ہیں سارے کار

ذکر کا معنی کیا ہے؟

ذکر کا معنی ہے یاد' تو جس چیز سے رب تعالیٰ کی یاد آ جائے وہی ذکر اللہ ہے خیال رہے کہ سب سے پہلے ذکر اللہ، چہرہ مصطفیٰ ﷺ ہے پھر قرآن مجید پھر حدیث پاک پھر نماز پھر روزہ پھر ذکر واذکار تحمید وتسبیح پھر مراقبہ پھر مکاشفہ۔ جس عبادت میں رب تعالیٰ یاد نہ آئے وہ عبادت بھی ذکر اللہ نہیں۔ مجالس اولیاء وعلماء وصالحین، زاہدین، عاشقین بھی ذکر اللہ ہیں۔

یاد رہے! اطمینان کامل دل ودماغ کی آٹھ حالتوں کا نام ہے۔

(۱) اللہ پر مکمل بھروسہ (۲) دنیا سے بے پرواہی
(۳) وسواس شیطانی سے نجات (۴) عبادات میں لذت
(۵) اولیاء اللہ سے محبت (۶) پریشانیوں، الجھنوں سے دوری

(۷) دامن مصطفیٰ ﷺ کا قرب (۸) اطمینان رب کی طرف سے اور بے اطمینانی شیطان کی طرف سے سمجھے۔

اگلی آیت کریمہ میں اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا:

الذین امنوا وعملو الصلحت طوبیٰ لھم وحسن ماٰب○

وہ لوگ جو سچے پکے مسلمان بن گئے اور اپنی ساری زندگی میں نیکیوں والے ہی عمل کیے ان کے لئے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام ہے۔

طوبیٰ ایک درخت ہے جو آقا کریم ﷺ کے جنتی گھر میں اگا ہوا ہے اس کی شاخیں قدرت الٰہیہ سے جنت کے ہر گھر میں پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر کوئی تیز رفتار گھوڑا اس کے سایہ میں ایک طرف سے دوڑے تو سو (۱۰۰) سال تک بھی دوسرے کنارے نہ پہنچ سکے دنیا وآخرت کے تمام پھول، پھل تمام خوشبوئیں تمام رنگ اس میں موجود ہیں اس کی جڑ سے کافور اور سبیل اور تمام نہریں (دودھ، شہد کی) جاری ہیں اس کو رب تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اُگایا اور اپنی روح پھونکی' اس میں جنتی کی ہر خواہش کی نعمت موجود ہوگی زیور کپڑے بھی اس کا پھل، انگور کا ایک دانہ مٹکے کے برابر ہے دنیا کا کوئی درخت اور جنت کا کوئی درخت اس کے مشابہ نہیں ہے۔

(تفسیر نعیمی پ ۱۳، سورۃ الرعد ۳۲۹)

نہیں ممکن بیاں لفظوں میں ہو تیری ثنا مولا
ہے تو واحد احد یکتا دو عالم کا خدا مولا
تیری رحمت سے بہرہ ور ہوا ہر ایک دنیا میں
تیرا جاری وساری ہے کرم صبح ومساِ مولا
تجھے ہم بھول بھی جائیں نہ تو بھولے مگر ہم کو
کوئی ایسا نہیں جس پہ نہ ہو تیری عطا مولا
جہاں والوں کو جب سارے سہارے چھوڑ جاتے ہیں
تو پھر اس وقت کام آئے تیرا اِک آسرا مولا
مجھے گرمیٔ محشر سے بچانا در گزر کرنا
ہے ناصؔر کی تیرے دربار میں یہ التجا مولا

موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں عرض:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

''یا رب ما الشکر الذی ینبغی لك اے اللہ کون سا شکر ہے جو تیری شان کے لائق ہے؟'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ ''لا یزال لسانك رطبا من ذکر۔ یہ کہ تیری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''

(اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، ۷/۷۳، ۳۴۲۸۸، وابن المبارك فی کتاب الزھد، ۲۸۰، وابن ابی الدنیا فی الشکر ۱۸، الرقم: ۳۹ والبیهقی فی شعب الایمان، ۴/۱۰۳، الرقم: ۴۴۲۸)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

علیکم بذکر الله فانه شفاء وایاکم وذکر الناس فانه داء ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ شفا ہے اور لوگوں کے ذکر سے بچو کیونکہ یہ بیماری ہے (اخرجه احمد بن حنبل فی الزھد: ۱۷۹)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ ۔ افضل ذکر **لا الہ الا اللہ** ہے اور بہترین دعا **الحمد للہ** ہے (ترمذی ۵/۴۲۲، ۳۳۸۳)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ **سبحان اللہ وبحمدہ** پڑھتا ہے **حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر** ۔ اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(بخاری، ۵/۳۳۵، ۲۰۴۲، ۶۰۴۲، مسلم ۴/۲۰۷۱، رقم: ۲۶۹۱)

ہر وقت دِل میں رہے یادِ الٰہی   یہ شہر ہمیشہ رہے آباد الٰہی
مغلوب نہ ہو جاؤں کہیں نفس کے ہاتھوں   ہر حال میں درکار ہے امداد الٰہی
دل میں ہے تیرے دین کی خدمت کی تمنا   مقصود نہیں مسندِ ارشاد الٰہی
بس لاج سرِ حشر گناہ گار کی رکھنا   ہو جائے نہ محنت کہیں برباد الٰہی
ہر شعر سے مطلوب فقط تیری رضا ہو   مٹ جائے دلوں سے ہوسِ داد الٰہی
آباء کو مرے بخش دے اے بخشنے والے   قائم رہے دیں پر مری اولاد الٰہی

دس لاکھ نیکیاں، دس لاکھ گناہ معاف دس لاکھ درجے بلند

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو بازار میں داخل ہوا اور بلند آواز سے یہ کلمات کہے: ''**لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی دائم لا یموت بیدہ الخیر والیه المصیر وهو علی کل شیءٍ قدیر** تو اللہ عزوجل اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجات بلند فرما دیتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق، الحدیث ۳۴۲۸، ص ۲۰۰۵)

جب حضرت سیدنا قتیبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پاک سنی تو روزانہ اپنی سواری پر سوار ہو کر بازار جاتے اور یہ حدیث پاک بیان کر کے لوٹ آتے، اس وقت آپ رضی اللہ عنہ وہاں کے امیر تھے۔

(الاحادیث المختارۃ، مسند عمر فاروق رضی اللہ عنہ، الحدیث ۱۸۷، ج ۱، ص ۲۹۷)

دیکھو! ان اہلِ توحید و رسالت کا کردار! شرم و حیا ان کو اللہ عزوجل کا ذکر پھیلانے سے نہ روکتی تھی اور یہ لوگ تمام مخلوق کے سامنے اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**فاذکرونی اذکرکم** (پ ۲، البقرہ: ۱۵۲) تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔''

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے روزانہ سو بار **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر** کہا تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے،

اس کے لئے سونیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف ہوں گے، اس دن شام تک شیطان سے حفاظت ہوگی اور اس سے افضل کسی کا عمل نہ ہوگا مگر اسی شخص کا جو اس سے زیادہ عمل کرے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التہلیل، الحدیث ۶۴۰۳، ص۵۳۸)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے دس بار **لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك و له الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر** کہا وہ ایسا ہے جیسے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے چار جانوں کو آزاد کیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التہلیل، الحدیث ۶۴۰۴، ۵۳۸)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنے مُردوں کو **لا الٰہ الا اللہ** کی تلقین کرو اور انہیں جنت کی بشارت دو کیونکہ دانا اور باخبر مرد وعورت اس کلمہ کو سن کر خوش ہوتے ہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموت..... الخ، الحدیث ۹۱۶، ص ۸۲۱، موسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب خوف من اللہ، الحدیث ۱۶۹، ج۵، ص۴۴۶)

اے مسلمان بھائیو! اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔ دیکھو تو سہی! کلمۂ اخلاص **لا الٰہ الا اللہ** کتنا عظیم الشان ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک اس کا مقام بلند ہے۔ اس کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ اجرِ کثیر پاؤ، اس سے ثواب کامل اور اجر وافر ملتا ہے۔ مؤمن، کافر سے ممتاز ہو جاتا ہے اور جو بندہ مؤذن کی آواز کو سنے اور جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح کہے اور جب مؤذن کہے، **لا الٰہ الا اللہ** تو وہ بھی **لا الٰہ الا اللہ** کہے اور پھر تبرکاً اپنے چہرے اور داڑھی پر ہاتھ پھیر لے تو اللہ عزوجل اس کے ہر اس بال کے عوض جس کو اس کے ہاتھ نے چھوا ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ (الروض)

ایک صحابیِ رسول ﷺ کا فرمان ہے: "جس نے **لا الٰہ الا اللہ** کی تعظیم کی خاطر اسے بلند آواز سے کہا اللہ عزوجل اس کے چار ہزار گناہ معاف فرما دے گا۔" اور یہ بھی منقول ہے: "اگر اس کے چار ہزار گناہ نہ ہوں تو اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے گناہ معاف فرما دے گا۔" (فردوس الاخبار للدیلمی، باب المیم، الحدیث ۵۵۱۱، ج۲، ص ۲۳۳)

کاغذ کا ایک پرزہ ننانوے رجسٹروں پہ بھاری ہو جائے گا

"قیامت کے دن ایک شخص کو میزان پر لایا جائے گا اور اس کے نامۂ اعمال کے (۹۹) رجسٹر نکالے جائیں گے جن میں سے ہر رجسٹر پر اس کے گناہ درج ہوں گے اور وہ رجسٹر تا حد نگاہ وسیع ہوں گے، ان کو میزان میں رکھا جائے گا پھر اُنگلی کے پورے جتنا کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی لکھی ہوگی۔ جب اس ٹکڑے کو ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ گناہوں پر غالب آ جائے گا اور اللہ عزوجل محض اس کلمہ **لا الٰہ الا اللہ** کی برکت سے اس کو معاف فرما کر جنت میں لے جانے کا حکم فرما دے گا۔" (تفسیر الطبری، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ ۸، الحدیث ۱۴۴۴۱، ج۵، ص ۴۴۴، فردوس الاخبار للدیلمی، باب الباء، الحدیث ۸۴۷۲، ج ۲، ص ۴۹۸)

تفصیلی واقعہ ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر کتب کے حوالے سے ملاحظہ ہو۔

☆ **عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :**

ان الله سيخلص رجلا من امتى على رء وس الخلائق يوم القيامة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول: اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون؟ فيقول: لا، يا رب، فيقول: افلك عذر؟ فيقول: لا، يا رب، فيقول: بلى، ان لك عندنا حسنة فانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها: اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فيقول: احضر وزنك۔ فيقول: يا رب، ما هذه البطاقة مع هذه السجلات؟ فقال: انك لا تظلم۔ قال: فتوضع السجلات فی كفة والبطاقة فی كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة، فلايثقل مع اسم الله شیء۔

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اُس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے (وہی نظر آئے گا)، پھر فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! نہیں، (کوئی عذر نہیں ہے۔) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔“

(اخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الايمان، باب: ما جاء فيمن يموت وهو يشهدان لا اله الا الله، ۲۴/۵، الرقم: ۲۶۳۹، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ۱۴۳۷/۲، الرقم: ۴۳۰۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲۱۳/۲، الرقم: ۶۹۹۴، وابن حبان فی الصحيح، ۴۶۱/۱، الرقم: ۲۲۵، والحاكم فی المستدرك ۴۶/۱، الرقم: ۹)

ہے خوار وزبوں سرور کونین کی امت فریاد ہے فریاد الٰہی
تو ارض وسماوات کا خالق ہے خدایا یہ دشت وجبل ہیں تیری ایجاد الٰہی
تخلیق تو تو نے ہی کیے ہیں یہ عناصر انسان تو ہے مجموعہ اضداد الٰہی
کھاتے ہیں ترا رزق سبھی کافر ومسلم تو مالکِ کل اجود اجواد الٰہی
حق تیری عبادت کا ادا ہو نہیں سکتا جتنی بھی عبادت کرے شہزاد الٰہی

(محمد شہزاد احمد مجددی)

فضائل ذکرِ الٰہی اور فرمانِ نبوی

یا رب تیری وہ فیض رسا ہے درگاہ   پھرتا نہیں محروم کوئی حاجت خواہ
غیروں سے کروں عرض تیرے ہوتے   لاحول ولا قوۃ الا باللہ

عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان النبى صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے جمیع اوقات میں ذکرِ الٰہی فرماتے تھے۔ (الجامع اللترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة، ۱۷۴/۲، الصحیح لمسلم، ۱۳۹۰، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة، ۱۶۲/۱، السنن لا بی داؤد، باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طهارة ۴/۱، السنن لابن ماجه، ۲۶/۱، المسند لا حمد بن حنبل، ۱۳۹/۳، السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۱، الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۳/۲، اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۷/۲، کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۸۰، ۶۵/۷ ۔ شرح السنة للبغوی، ۴۴/۲، التفسیر للقرطبی، ۳۱۰/۴، المسند لابی عوانة ۲۱۷/۱)

☆ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله ملائكة يطوفون فى الطرق يلتمسون اهل الذكر، فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا، هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا، قال: فيسئلهم ربهم، وهو اعلم منهم، ما يقول عبدى؟ قال: تقول: يسبحونك ويكبر ونك ويحمدونك ويمجدونك، قال فيقول: هل راونى؟ قال: فيقولون: لا والله ! ماراوك، قال: فيقول: كيف لو راونى؟ قال: يقولون: لو راوك كانوا اشدلك عبادة واشدلك تمجيدا واكثرلك تسبيحا، قال: يقول: فما يسئلون؟ قالوا: يسئلونك الجنة، قال: يقول: وهل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يا رب اما رأوها، قال: يقول: فكيف لو انهم راوها؟ قال: يقولون: لو انهم رأوها، كانوا اشد عليها حرصا واشد له طلبا واعظم فيها رغبة، قال: فمما يتعو ذون قال: يقولون: من النار، قال: يقول: وهل راوها؟ قال: يقولون: لا والله يا رب ! ما راوها، قال: يقول فكيف لو راوها؟ قال: فيقولون: لو راوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة، قال: فيقول: فانى اشهد كم انى قد غفرت لهم، قال: يقول: ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء لا يشقى جليسهم ۔

(الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ، ۹۴۸/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں؛ جب کسی جماعت کو ذکرِ خدا میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے

ساتھیوں کو ندا کرتے ہیں کہ ادھر آ ؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی، بڑائی، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور بہت زیادہ پاکی بولیں۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا! فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے۔ وہ ان ذاکرین و سامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔

ہے رب کو بقا اور سب کو فنا   سبحان اللہ سبحان اللہ
کرتے ہیں دو عالم اس کی ثنا   سبحان اللہ سبحان اللہ
مالک ہے وہی خالق ہے وہی   رحمان وہی رازق ہے وہی
ہر ایک کا ہے وہ عقدہ کشا   سبحان اللہ سبحان اللہ
مقصودِ رسل مطلوبِ اُمم   مسجودِ عرب معبودِ عجم
روشن ہیں اُسی سے ہر دوسرا   سبحان اللہ سبحان اللہ
نبیوں کی ولا ولیوں کی صدا   حوروں کی ادا غلماں کی دُعا
از تحتِ ثریٰ تا عرشِ علیٰ   سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ نورِ زمن وہ حسنِ چمن   ہر بزم کا وہ موضوعِ سخن
ہر رنگ میں ہے وہ جلوہ نما   سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ شام وسحر وہ شمس و قمر   ہر سنگ و شجر ہر برگ و ثمر
ہر چیز ہے محوِ ذکرِ خدا   سبحان اللہ سبحان اللہ

عظمت اس کی ہو کیسے بیاں　　عاجز ہے قلم، قاصر ہے زباں
نقوی ہے سراپا جرم و خطا
سبحان اللہ سبحان اللہ

میرے بندے نے سچ کہا

☆ **عن ابی هريرة و ابی سعيد رضی الله عنهما انهما شهدا علی رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا قال العبد لا اله الا الله والله اكبر قال يقول الله عزوجل صدق عبدی لا اله الا انا وانا اكبر واذا قال العبد لا اله الا الله وحده قال صدق عبدی لا اله الا انا وحدی واذا قال لا اله الا الله لا لاشريك له قال صدق عبدی لا اله الا انا ولاشريك لی واذا قال لا اله الا الله له الملك وله الحمد قال صدق عبدی لا اله الا انا لی الملك ولی الحمد واذا قال لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله قال صدق عبدی لا اله الا انا ولا حول ولا قوة الا بی ۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ”لا الٰه الا الله والله اكبر“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا کہ میرے علاوہ عبادت کے لائق کوئی نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ ”لا الٰه الا الله وحده“ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا میں اکیلے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور جب بندہ ”لا الٰه الا الله وحده لا شريك له“ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نہ میرا کوئی شریک ہے اور جب بندہ ”لا الٰه الا الله له الملك وله الحمد“ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میرے لئے بادشاہت ہے اور میرے لئے سب تعریفیں ہیں اور جب بندہ ”لا الٰه الا الله ولا حول ولاقوة الا بالله“ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گناہ سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت میری توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

قال ابو اسحق ثم قال الاغر شيئا لم افهمه قال فقلت لابی جعفر ما قال فقال من رزقهن عند موته لم تمسه النار

ابو اسحاق راوی حدیث کہتے ہیں اس کے بعد اغر (ان کے استاد) نے کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے ابو جعفر (ان کے ساتھی) سے پوچھا کہ استاد صاحب نے کیا کہا؟ کہا، وہ بتا رہے تھے کہ جس آدمی کو موت کے وقت یہ تمام کلمے نصیب ہو جائیں اسے آگ نہیں چھو سکتی۔

(ابن ماجه، كتاب الادب: باب فضل لا الٰه الا الله (۳۷۹۴) شیخ ناصر الدین البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحيح ابن ماجة، ۳۰۶۱)

یاد رہے: موت کے وقت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے یہ سکھایا ہے کہ فوت ہونے والے کو حاضرین مجلس کلمہ ''لا الــٰـہ الا اللہ'' کی تلقین کریں اور جس کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ہے رب جہاں زیرِ فرمان تیرا — زمانہ ہے ممنونِ احسان تیرا
تو اب بھی ہے موجود جیسے تھا پہلے — کرم ہے عوالم پہ ہر آن تیرا
تو ہے وحدہ لاشریک دو عالم — ازل سے ابد تک ہے فیضان تیرا
تو ہر شے کا خالق تو ہر شے پہ قادر — ہے مضبوط ہر عہد و پیمان تیرا

فرشتوں کو مجالس ذکر کی تلاش

عن ابی هريرة رضـی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله تبارك وتعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالسَ الذكر، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا باجنحتهم حتى ملؤ مابينهم وبين السماء الدنيا، فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الى السماء قال: فسالهم الله عزوجل وهو اعلم بهم من اين جئتم، فيقولون جئنا من عبادك فى الارض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسئلونك، قال: وما ذا يسئلوننى؟ قالوا: يسئلونك جنتك، قال: وهل رأوا جنتى ؟ قالو؛ لا اى رب! قال: فكيف لو رأوا جنتى؟ قالوا: ويستجيرونك، قال: ومما يستجيرونى، قالوا: من نارك يا رب! قال: وهل رأوانارى؟ قالوا: لا، . قال: فكيف لو رأوانارى، قالوا: ويستغفرونك، قال: فيقول: قد غفرت لهم واعطيتهم ما سئالوا، واجرتهم مما استجاروا، قال: يقولون: رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم، قال فيقول: وله غفرت، هم القوم لا يشقٰى بهم جليسهم .

(صحيح مسلم باب فضل مجالس الذكر، ۳/۳۴۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس مل جاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہنچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا

حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہو ان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کر دی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے ان کو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔

تو ہر نقص و ہر عیب سے ہے مبرا
مداوائے ہر غم ہے قرآن تیرا
تیری ذات ہے ماورا بیش و کم سے
نہ حدِ تعین نہ جثمان تیرا
ترے فرش والے تیرے عرش والے
ہیں کرتے سدا ذکر و اعلان تیرا
زمیں آسماں میں کہاں تیری منزل
دلِ مردِ مومن ہے ایوان تیرا
یہی آرزو ہے خدایا یہ نقوی
رہے مانتا دل سے فرمان تیرا

یادِ اُو سرمایۂ ایماں بود

عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول: من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

(التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۵/۲، اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۷۵/۴، فتح الباری للعسقلانی، ۱۴۷/۱۱، التمہید لابن عبد البر، ۴۶/۶ جامع ترمذی)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جسے میری یاد مجھ سے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

تو خالق دونوں جہانوں کا ہے
محافظ تو ہفت آسمانوں کا ہے
تعین سے ہے ماورا تیری ذات
تو خالق مکانوں زمانوں کا ہے
عرب کی زباں میں نزول کتاب
یہ اعزاز ہم بے زبانوں کا ہے
ہمیں خیر امت بنایا گیا
یہ صدقہ نبی کے گھرانوں کا ہے
تو ہی جن وانسان کا معبود ہے
تو رازق بھی سارے جہانوں کا ہے
اماں میں ہیں تیری طیور و شجر
نہ غم ان کو اب آشیانوں کا ہے
گواہی تو سجدوں کی دیگی جبیں
اثر اب بھی اس پر نشانوں کا ہے

حمد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خود جزا دے گا

”عن عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو غلام وعليه ثوبان معصفران قال فحدثنا عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثهم ان عبدا من عباد الله قال يا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك ولعظيم سلطانك فعضلت بالملكين فلم يدريا كيف يكتبانها فصعدا الى السماء وقالا يا ربنا ان عبدك قد قال مقالة لا ندرى كيف نكتبها قال الله عز وجل وهو اعلم بما قال عبده ماذا قال عبدى قالا يا رب انه قال يا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك فقال الله عزوجل لهما اكتباها كما قال عبدى حتى يلقاني فاجزيه به ۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے انہیں بیان کیا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ”یا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك“ کہتا ہے پس یہ کلمہ دو فرشتوں (کراماً کاتبین) پر مشکل گزرتا ہی وہ نہیں جان پاتے کہ اسے کیسے لکھیں؟ (یعنی اس کا کتنا ثواب لکھیں) وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور کہتے ہیں:

اے ہمارے پروردگار بے شک تیرے بندے نے یہ کلمہ کہا ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے (حالانکہ وہ اپنے بندے کی بات کو زیادہ جانتا ہے) میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں ہمارے پروردگار اس نے کہا ہے ”یا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك“ اللہ تعالیٰ دونوں فرشتوں سے فرماتا ہے اس کو ویسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا میں خود اس کی جزاء اسے دوں گا۔

(ابن ماجة، کتاب الادب: باب فضل الحامدین(۳۸۰۱) ابن ماجه(۸۲۹)

تری دسترس سے نہ باہر کوئی — تجھے علم سب لا مکانوں کا ہے
مجھے دین ودنیا کی دولت ملے — تو مختار کل سب خزانوں کا ہے
تو کشتی کو میری کنارے لگا — سہارا تو ہی بادبانوں کا ہے
ترے ابر رحمت کے سب منتظر — بھروسہ کے شامیانوں کا ہے
ہے محرم تو ہی اپنے رازوں کا بھی — تو آقا بھی سب راز دانوں کا ہے
تری حمد لکھنا تو اعزاز ہے — ضیا بھی تو شاعر ترانوں کا ہے

(ضیاء الحق قاسمی)

شیطانی حملوں سے کیسے بچا جائے؟

عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الشيطان واضع

خطمه على قلب ابن آدم، فان ذكر الله خنس، وان نسى التقم قلبه، فذلك الوسواس الخناس ۔

(مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/۱۴۹، جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۳۲، كنز العمال للمتقى، ۱۷۸۲، ۱/۴۱۸، المطالب العالية لابن حجر، ۳۳۸۴، الدر المنثور للسيوطى، ۶/۴۲۰، اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۲۹۸، التفسير لابن كثير، ۸/۵۸۸، التفسير للقرطبى، ۲۰/۲۶۲، البداية والنهاية لابن كثير، ۱/۶۰، الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۰۰، المغنى للعراقى، ۳/۲۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اسکا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔

☆ **عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: افضل الذكر لا اله الا الله، وافضل الدعاء الحمد لله ۔**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: **لا الٰہ الا اللہ**، اذکارالٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمدللہ، بہتر دعا ہے۔ (الجامع للترمذى، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابه، ۲/۱۷۴، السنن لابن ماجه، باب فضل الحامدين، ۲/۲۷۸، المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۲۸، المستدرك للحاكم، ۱/۴۹۸، الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۱۵، التفسير للبغوى، ۴/۱۹۰، فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/۲۰۷، اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۲۵، الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۱، كنز العمال للمتقى، ۱۷۴۸، ۱/۴۱۴، التمهيد لابن عبد البر، ۶/۴۳، الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۷۹)

دوائے کرب و بلا، لا الٰہ الا اللہ　　نوائے لطف و عطا لا الٰہ الا اللہ
کنشت ہو کہ کلیسا یا دیر ہو کہ حرم　　وہی ہے جلوہ نما لا الٰہ الا اللہ
وہی ہے سارے زمانے کا خالق و رازق　　کریم سب سے بڑا لا الٰہ الا اللہ
رہے ہے اور رہے گی اسے حیات و بقا　　فقط وہی ہے سدا لا الٰہ الا اللہ
ولائے اہل ولا ہے اُسی کی الفت سے　　سخائے اہل سخا لا الٰہ الا اللہ
اسی کے حکم سے قائم ہے بزمِ حسنِ جہاں　　وجود ارض و سما لا الٰہ الا اللہ
اسی کا رزق ہے تسکین روح کا باعث　　چراغ ذہن رسا لا الٰہ الا اللہ
اسی کے اسمِ گرامی کا لوگو ورد کرو　　رہو اُسی کے گدا لا الٰہ الا اللہ

وہی ہے منزل نقوؔی، سکونِ قلب و نظر
مرادِ اہل دعا، لا الٰہ الا اللہ

کلمہ طیبہ کی تصدیق کرنے کی فضیلت

عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال: يا معاذ بن جبل! قال: لبيك يا رسول وسعد يك! قال: يا معاذ! قال: لبيك يا رسول الله وسعديك! قال: يا معاذ! قال: لبيك يا رسول الله وسعديك ثلثا! قال: ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدق من قلبه الاحرمه الله على النار قال: يا رسول الله! افلا اخبر به الناس فيستبشرون؟ قال: اذا يتكلوا، واخبر بها معاذ عند موته تأثماً ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور ﷺ نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کرلینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ حدیث بیان فرمادی۔ (الجامع الصحیح للبخاری، کتاب العلم، ۱/۲۴، الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۴۶)

واسطہ تیرے کرم کا اے کریم　　رحم کر بندوں پہ اپنے اے رحیم
مصطفیٰ محبوب مطلق کے لئے　　یا خدا عصیاں ہمارے بخش دے
کر ہمیں صدیق کا صدقہ عطا　　مرحمت فرما ہمیں صدق وصفا
اور عمر فاروق عادل کے لئے　　عدل کی توفیق یا رب ہم کو دے
بہر عثمان صاحب حلم وحیا　　یا الٰہی ہم کو دے شرم وحیا
ازپئے حضرت علی المرتضیٰ　　ہم پہ ہو فیضان باب علم کا
ازپئے حسنین مردانِ رضا　　کوئی غم ہم کو نہ ہو دارین کا
از طفیل فاطمہ خیر النساء　　خیر کی توفیق ہم کو دے خدا
جملہ اصحاب پیمبر کے لئے　　اتباع مصطفیٰ کا شوق دے
یا الٰہی بہر اولاد رسول　　یہ دعا ہم عاصیوں کی کر قبول

(محمد یونس مالیگ)

ذاکرین کے فضائل

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله عزوجل یقول : وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملاخیر منهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کرے گا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔

(الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله یحذرکم الله، ۱۱۰۱/۲، الصحیح لمسلم، باب الحث ذکر الله تعالیٰ، ۳۴۱/۲، الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲۰۰/۲)

☆ **عن معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله عزوجل یقول: لا یذکرنی فی ملأ الاذکرته فی الرفیق الاعلیٰ ۔** (الترغیب والترہیب للمنذری، ۳۹۴/۲)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر میں رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔

☆ **عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما من قوم اجتمعوا یذکرون الله عزوجل لا یریدون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیئاتکم حسنات ۔**

(المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۲/۳، مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۶/۱۰، اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۵، الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۵/۲، کنزالعمال للمتقی، ۱۸۸۹، ۴۳۸/۱، الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۱/۱، المغنی للعراقی، ۲۹۷/۱، حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۸/۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے۔

☆ **عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما من شیء انجا من عذاب الله من ذکر الله، فاذا رایتم ذلك فافزعوا الی ذکر الله ۔** (الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۱۷۳/۲، السنن لابن ماجه، باب فضل الذکر، ۲۷۷/۲، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۹/۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔

☆ **عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما**

عـمـل آدمـي عـمـلا انـجاله من عذاب الله من ذكر الله، قيل: ولا الجهاد في سبيل الله، قال ولا الجهاد في سبيل الله، الا ان تضرب سيفه حتى ينقطع .

(المعجم الاوسط للطبرانی ۲/۳، الجامع الصغیر للسیوطی ۴۸۵/۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: جہاد بھی نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔

دل عمل کی صدا ' لا الٰہ الا اللہ   رُخ کرم کی ضیاء ' لا الٰہ الا اللہ
کریمِ عدم و وجود و علم غیب و شہود   رحیم ارض و سما ' لا الٰہ الا اللہ
وہی ہے ظاہر و باطن' وہی ہے وارثِ کل   جہاں کا عقدہ کشا ' لا الٰہ الا اللہ
وہی ہے سارے زمانے کا اوّل و آخر   نصیرِ شاہ و گدا ' لا الٰہ الا اللہ

دل کی صفائی ذکر اللہ سے

عـن عبـد الله بـن عـمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ن لكل شيء صـقالة، وان صقالة القلب ذكر الله، وما من شيء انجا من عذاب الله من ذكر الله تعالىٰ قال: ولا الجهاد في سبيل الله، قال: ولو ان يضرب بسيفه حتى ينقطع .

(کنز العمال للمتقی ۱۷۷۷، ۲۱۸/۱، الجامع الصغیر للسیوطی ۱۴۶/۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ذكر الله الغداة والعشي اعظم من حطم السيوف في سبيل الله واعطاء المال سحا

(ابو نعیم حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱، ۲۳۵)

ایک صبح اور ایک شام ذکر خدا میں گذارنا اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تلواروں کے توڑنے اور مال کے اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے سے بہت بہتر ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لـو ان رجـليـن يـحمل احدهما على الجياد في سبيل الله والاخر يذكر الله لكان افضل او اعظم اجرا (ابن ابی شیبة، المصنف ۶:۵۸، رقم: ۲۹۴۶۲، الدر المنثور للسیوطی، ۱:۱۵۰)

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لو ان رجلا بات یحمل علی الجیاد فی سبیل اللہ وبات رجل یتلوا کتاب اللہ لکان ذاکر اللہ افضلھما (المصنف لابن ابی شیبة، ۶: ۱۳۴، رقم: ۳۰۰۸۹)

اگر دو میں سے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے رات گھوڑے پر گذارے اور دوسرا اللہ کا ذکر وتلاوت کرتا رہے تو ان میں سے ذکر کرنے والا زیادہ افضل ہے۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لیذکرون اللہ قوما فی الدنیا علی الفرش الممھدة یدخلھم الدرجات العلی ۔

دنیا میں کئی لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل فرمائے گا (الصحیح لابن حبان، ۲: ۱۲۳، رقم: ۳۹۸)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان الذین لا تزال السنتھم رطبة من ذکر اللہ یدخلون الجنة وھم یضحکون

جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔

(الترغیب والترھیب للمنذری، ۲: ۲۵۶ رقم: ۲۳۰۲)

وہی توردِ مقدس ہے سارے عالم کا ۔۔۔ سکونِ اہلِ وفا ' لا الہ الا اللہ
اسی کا نور درخشاں ہے ذرّے ذرّے ہیں ۔۔۔ اُسی کو سجدہ روا ' لا الہ الا اللہ
اسی کی بو سے مہکتا ہے زندگی کا چمن ۔۔۔ صفائے راہِ صفا ' لا الہ الا اللہ
اُسی کے فضل سے ہم کو ہوئی میسر ہے ۔۔۔ رہِ رضا و لقا ' لا الہ الا اللہ

درِ رسولِ خدا کا غلام ہے نقوی
فقیرِ آلِ عبا ' لا الہ الا اللہ

ذاکر کو معیت باری تعالیٰ نصیب ہوتی ہے

عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یقول: انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ ۔

(السنن لابن ماجہ، باب فضل الذکر، ۲/۲۷۷، المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۴۰، المستدرک للحاکم، ۱/۴۹۶، تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/۱۳۸، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹، الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۹، التفسیر للقرطبی، ۲/۱۷۲، کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳، ۱/۴۱۵، جمع الجوامع للسیوطی، ۵۳۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے

ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔

☆ **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کلمتان حبیبتان الی الرحمن، خفیفتان علی اللسان، ثقیلتان فی المیزان، سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ **سبحان اللہ وبحمدہ۔ سبحان اللہ العظیم** (الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ ونضع الموازین القسط، ۲/۱۱۲۹، الصحیح لمسلم، ذکر، ۳۰، باب فضل التہلیل والتسبیح، ۲/۳۳۳، الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۸۵، السنن لابن ماجہ، باب فضل التسبیح، ۲/۲۷۸، المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۲، شرح السنۃ للبغوی، ۵/۳۲، اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۱۵، الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۲۰، المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۰/۲۸۹، کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۱/۳۶۲، الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۷، التفسیر للبغوی، ۵/۲۰۵، التفسیر للقرطبی، ۱/۶۷، التفسیر لابن کثیر، ۸/۲۹)

یا حی یا قیوم تو کشاف مکتوم
ہر چیز کا تو مسجود یا اللہ، یا معبود
لا ریب ہے تو رحمٰن لا ریب ترا قرآن
تو لاحد لا محدود یا اللہ، یا معبود
تو شاہد، تو مشہود نہ والد، نہ مولود
ہر اک پہ تیرا جود یا اللہ، یا معبود
تو منعم، تو سلطان تو محسن، تو حنان
ہر دور کا تو محمود یا اللہ، یا معبود
تو دافع ہر خناس تو ماحی سب وسواس
ہے ذکر تیرا مسعود یا اللہ، یا معبود

تحمید و تسبیح میزان کو بھر دیتے ہیں

☆ **عن ابی مالک الحارث بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "الطہور شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملان او تملأ ما بین السماء والارض، والصلوٰۃ نور والصدقۃ برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقہا او موبقہا۔**

(رواہ مسلم، ج ۱ صفحہ ۸۵۹، کتاب الطبیات رقم الحدیث ۳۳۲)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین و آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے اور صبر ضیاء (روشنی) ہے اور قرآن پاک تمہارے موافق دلیل ہوگا یا مخالف اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے پھر یا تو اس (اپنے جسم) کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے یا اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حضور ﷺ کا ایک خطبہ ہے جس میں آپ ﷺ نے دین کے بہت سے حقائق کو بیان فرمایا ہے۔ اس کا پہلا جزو طہارت کے متعلق ہے اسی لئے اس حدیث کو محدثین نے کتاب الطہارت میں نقل کیا ہے۔ اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ نماز، تلاوت قرآن اور طواف کعبہ جیسی عبادات کے لئے لازمی ہے بلکہ قرآن و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجائے خود بھی دین کا ایک اہم شعبہ اور بذات خود بھی مطلوب ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”**ویحب المطھرین**“ اور (اللہ تعالیٰ) پاک وصاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے (البقرہ)۔ اس سے معلوم ہوا کہ طہارت کا مقام کیا ہے؟ طہارت نصف ایمان ہے اس پر بحث کرتے ہوئے حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اس حدیث (صفائی نصف ایمان ہے) کا ایک معنی یہ ہے کہ طہارت کا اجر بڑھ کر نصف ایمان تک پہنچ جاتا ہے، اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ ایمان لانے سے پہلے کے گناہ ایمان لانے سے مٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح وضو سے پہلے کے گناہ وضو سے مٹ جاتے ہیں لیکن ایمان کے بغیر وضو نہیں ہوتا اس لئے فرمایا طہور نصف ایمان ہے۔ تیسرا معنی یہ ہے ایمان سے مراد نماز ہے جیسا کہ اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ”**وما کان اللہ لیضیع ایمانکم**“

ترجمہ: اللہ عزوجل کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

اور چونکہ صحت نماز کے لئے طہارت شرط ہے اس لئے طہارت نماز کے لئے بمنزلہ جز ہے۔ اس لئے فرمایا طہور نصف ایمان ہے یعنی نماز کا جزء ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تصدیق بالقلب اور اطاعت ظاہرہ دونوں ایمان کا جزء ہوں اور طہارت نماز کو متضمن ہے جو اطاعت ظاہرہ ہے۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ طہور نصف ایمان ہے۔

حدیث بالا میں مزید یہ فرمایا کہ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد اللہ آسمان اور زمین یا ان کے درمیان کو بھر دیتے۔ ان اذکار کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آتا ہے

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا ”**سبحان اللہ العظیم وبحمدہ**“ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو دفعہ ”**سبحان اللہ وبحمدہ**“ پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں (مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء) ان مذکورہ احادیث سے بھی ”**سبحان اللہ**“ اور ”**الحمد للہ**“ کے فضائل و برکات معلوم ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں اذکار زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں۔

قران وسنت سے یہ ثابت ہے کہ اعمال کا وزن کیا جاتا ہے اور اعمال کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ اگر سبحان اللہ اور الحمد للہ کے ثواب کو مجسم کیا جائے تو ان کی جسامت آسمان اور زمین کو بھر دے گی اور ان کے ثواب کے زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سبحان اللہ کا کلمہ اللہ عزوجل کے منزہ ہونے اور ہر نقص اور عیب سے بری ہونے کے معنی پر مشتمل ہے اور الحمد للہ کا کلمہ اللہ عزوجل کی طرف مفتقر ہونے، اس کی حمد وثناء اور اس کا شکر بجالانے پر مشتمل ہے۔

تو سامع کل دعوات   تو قاضی الحاجات
تو عالم کا مقصود   یا اللہ ' یا معبود
ہوں دریا کے قطرات   یا صحرا کے ذرّات
تو ہر جا ہے موجود   یا اللہ ' یا معبود
تو بخش دے وہ تدبیر   ہر قلب ہو پُر تنویر
ہر وحشت ہو مفقود   یا اللہ ' یا معبود
تو ناصر ' تو غفار   تو راحم ' تو ستار
ہو نقوؔی کی بہبود
یا اللہ ' یا معبود

کم خرچ بالانشیں

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال: الا اخبرک بماھو ایسر علیک من ھذا او افضل، فقال: سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق، واللہ اکبر، مثل ذلک، ولا الہ الا اللہ مثل ذلک، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ ان کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ **سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق، واللہ اکبر، مثل ذلک، ولا الہ الا اللہ مثل ذلک، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ۔** (الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۹۴/۲، السنن لا بن ماجه باب فضل التسبیح، ۲۷۸/۲، المستدرک للحاکم، ۵۱۳/۱، شرح السنۃ للبغوی، ۶۲/۵، کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۱۹۲/۳، الصحیح لا بن حبان، ۲۳۳۰)

☆ ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے جبکہ وہ تمام فجر پڑھ کر اپنی مسجد (بیت) میں بیٹھی (ذکر واذکار میں) مصروف تھیں، دوپہر کے وقت حضور ﷺ پھر تشریف لاتے تو وہ اسی حال میں تھیں حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں اگر یہ کلمات تمہارے سارے دن کے وظائف کے ساتھ تولے جائیں تو بھاری ہو جائیں (اور وہ یہ ہیں) **سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ)**۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے "**لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر**"، تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے، دن بھر شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لا سکے گا مگر وہ جس نے اس سے زائد پڑھا ہوگا (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے اس پہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

یا ایھا الناس اربعوا انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا وھو معکم والذی تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ ۔

اے لوگو اپنی جانوں پہ نرمی کرو تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے تم تو سمیع وبصیر کو پکار رہے ہو جو تم میں ہر ایک کی سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے پیچھے تھا اور اپنے دل میں **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھ رہا تھا، حضور علیہ السلام نے فرمایا **الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ**، کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں عرض کی ضرور یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: (وہ خزانہ یہی ہے) **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ) ایک روایت میں ہے **یقول اللہ تعالیٰ اسلم عبدی واستسلم** اللہ فرماتا ہے میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا (رواہ البیھقی فی دعوات الکبیر، مشکوٰۃ)

☆ **عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل قال لموسی علیہ الصلوٰۃ والسلام: یا موسیٰ! لو ان السموات السبع وعامرھن غیری والارضین السبع فی کفۃ ولا الٰہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الٰہ الا اللہ ۔**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان میں رہنے والے فرشتے اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگی۔ (رواہ فی شرح السنۃ، مشکوٰۃ باب ثواب التسبیح

والتحميد والتهليل والتكبير، المستدرك للحاكم، ۱/۱۱۳، اتحاف السادة، للزبيدى، ۱۱/۵، المغنى للعراقى ۱/۲۹۸، كشف الخفا للعجلونى، ۲/۲۴۵)

خدایا یہ عالم ہے مہمان تیرا ہے موجود ہر اک جگہ خوان تیرا
زمین و زماں میں مکین و مکاں میں ہے جاری ہمیشہ سے فیضان تیرا
عبادت کے لائق ہے اک ذات تیری ہے ہر کام بے مثل و ذیشان تیرا
نہ ہو گا نہ ہے کوئی تیرا مقابل اکیلا ہے تو حق ہے قرآن تیرا
تو خالق تو رازق تو مالک تو صادق کیا ذرّے ذرّے نے اعلان تیرا

بیٹھتے اُٹھتے ذکرِ خدا میں مشغول رہو

عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات: سبحانك اللهم ربنا وبحمدك لا اله الا انت، اغفرلى وتب على، فان كان اتى خيرا كان كالطابع عليه، وان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس. (الترغيب والترهيب، ۲/۴۱۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو ہرگز وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، **سبحانك اللهم ربنا وبحمدك لا اله الا انت، اغفرلى وتب على،** پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما' پھر اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو بیکار تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

☆ **عن ابى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس، سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك.**

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ **سبحانك اللهم وبحمدك، اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك،** الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (السنن لابى داؤد، باب فى كفارة المجلس، ۲/۶۶۷، الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۱۱، كنز العمال للمتقى، ۱۸۴۷۷، ۷/۱۵۲)

☆ **عن رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس**

مجلسا يقول في آخره اذا اراد ان ينهض من المجلس، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا الٰه الا انت، استغفرك واتوب اليك، عملت سوء وظلمت نفسي فاغفرلي، انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ (الترغيب والترهيب، ۲/۴۱۲)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے ۔ **سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا الٰه الا انت، استغفرك واتوب اليك، عملت سوء وظلمت نفسي فاغفرلي، انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔**

☆ عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من جلس مجلسا كثر فيه لغطة فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا الٰه الا انت، استغفرك واتوب اليك، الا غفرله ما كان في مجلسه ذلك ۔

(الجامع للترمذي ابواب الدعوات، السنن لابي داؤد، باب في كفارة المجلس ۲/۱۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے ۔ **سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا الٰه الا انت، استغفرك واتوب اليك،** تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ عن جبير بن مطعم رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال: سبحان الله وبحمده، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا الٰه الا انت، استغفرك واتوب اليك فقالها في مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه، ومن قالها في مجلس لغو كان كفارة له ۔

(الترغيب والترهيب للمنذري ۲/۴۱۱)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا کی مجلس میں "**سبحان الله وبحمده، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا الٰه الا انت، استغفرك واتوب اليك**" ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کے لئے مہر ہو گئے اور اگر مجلس لغو بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔

تو مشکل کشا ہے تو حاجت روا ہے   جہاں پر ہے اکرام و احسان تیرا
تیری نعمتیں سب ہیں اعلیٰ سے اعلیٰ   مگر سب سے اعلیٰ ہے عرفان تیرا
زمانے کی ہر ایک شیٔ میں ہے دیکھا   نگاہ بصیرت نے عنوان تیرا
تو ممدوح عالم ہے میرے خدایا   نہیں صرف مجھ کو ہی ارمان تیرا

گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں پہ مہر

☆ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالىٰ عنهما انه قال: كلمات لا يتكلم بهن احد

فی مجلس حق او مجلس باطل عند قیامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه، ولا يقولهن فی مجلس خير ومجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم علی الصحيفة، سبحانك اللهم وبحمدك لا الا انت، استغفرك واتوب اليك . (السنن لابی داؤد باب فی کفارۃ المجلس ۲/۶۶۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ **سبحانك اللهم وبحمدك لا الله الا انت، استغفرك واتوب اليك .**

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گذرے تو اس پر اپنی لاٹھی مبارک ماری، درخت کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا جو شخص یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھے اس کے گناہ بھی اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ کلمات یہ ہیں۔

الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر (ترمذی، مشكوة)

☆ حضرت مکحول جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھے حضور علیہ السلام نے فرمایا **لا حول ولا قوة الا بالله** کثرت کے ساتھ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے، حضرت مکحول کہتے ہیں جو ساتھ یہ الفاظ بھی ملا لے گا **ولا منجأ من الله الا اليه**' تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر مصیبتوں کے دروازے بند کر دے گا جن میں سے ادنیٰ مصیبت غریبی ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ) حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

روگاںؔ وچوں روک اولڑا جس دا نام غریبی   کنڈ وَلا کے لنگ جاندے نیں رشتے دار قریبی

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا **لا حول ولا قوة الا بالله** ۔ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے جن میں کم درجے کی بیماری غم ہے۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ "**سبحان الله**" کا کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے، **الحمد لله** کلمہ شکر ہے **لا اله الا الله** ۔ کلمۂ اخلاص ہے، **الله اكبر** آسمان و زمین کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے اور جب بندہ **لا حول ولا قوة الا بالله** پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اسلم واستسلم** ۔ میرا بندہ میرا مطیع ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا

(رواہ رزین، مشکوٰۃ)

محبوب کا صدقہ ہمیں انمول دیا ہے   دروازۂ فردوس بریں کھول دیا ہے
خالق نے گناہ گاروں سیہ کاروں کے بدلے   رحمت کا خزینہ ہی سبھی تول دیا ہے

کلام الامام امام الکلام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ان احادیث کے تحت یوں رقمطراز ہیں:

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح، اور حاکم نے برشرط مسلم صحیح، اور منذری نے جید الاسناد کہا، حضور پرنور سید عالم ﷺ عام ارشاد وہدایت قولی وفعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا تو وہ نیکی قیامت تک سر بمہر محفوظ رہے گی، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا‘ تو لفظ ومعنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ ”مجلس“ سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔ تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرة فی الشرط تعم، وفی الجزاء تخص کھی فی النفی والاثبات .

شرح جامع صغیر میں ہے۔

انہ نکرة فی موضع الشرط، وموضع الشرط نفی والنکرة فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں۔

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذاعام فی الصور علی ما ھو حال اسماء الشروط .

تو قطعاً تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ ونگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر واعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری واہم اور بلاشبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل واعلی تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا مؤکد تر ہوا، یا رب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس ﷺ نے فرما دیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسہ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ وشہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ نے بنفس نفیس جلسہ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن ابی الدنیا وحاکم وبیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم، میں ہے۔

خدایا یہ کیا کم ہے احسان تیرا تو رحمٰن میرا میں انسان تیرا
تو اوّل تو آخر تو ظاہر تو باطن مہکتا ہے مہکے گا بستان تیرا
ازل سے ابد تک ہے تیری حکومت ہے آدم بھی تیرا تو شیطان تیرا
کتابیں صحیفے تیرے بے بہا ہیں مگر سب سے بڑھ کر ہے قرآن تیرا
زمانے میں ہے کون سی چیز ایسی نہیں ہے جسے شوق و ارمان تیرا

☆ **عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلیٰ تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال: ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم وبحمدك، استغفرك واتوب الیك ۔ (الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المؤمنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائیں گے اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ **سبحانك اللهم وبحمدك، استغفرك واتوب الیك۔** الٰہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

تسبیح وتہلیل وتحمید وتکبیر

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

سبحان اللہ آدھی میزان ہے **الحمد للہ** اسے بھر دے گی، **لا الٰہ الا اللہ** کے لئے رب سے کوئی آڑ نہیں یہاں تک کہ سیدھا اس تک پہنچتا ہے (ترمذی، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بندہ جب بھی خلوص دل سے **لا الٰہ الا اللہ** پڑھتا ہے تو یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے (ایضاً)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: معراج کی رات میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

یا محمد اقرء امتك منی السلام واخبرهم ان الجنة طیبة التربة عذبة الماء وانها قیعان وان غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ۔ (ترمذی ۔ مشکوٰة)

اے پیارے محمد ﷺ اپنی امت کو میرا سلام دینا اور انہیں کہنا کہ جنت کی زمین بہت زرخیز ہے، وہاں کا پانی بہت میٹھا ہے جنت میں سفید (خالی) زمین بہت ہے وہاں کے درخت یہ کلمات ہیں۔ **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ۔** یعنی ان الفاظ کا وظیفہ کر کے جنت میں اپنے لئے درخت لگاتے رہو۔

☆ حضرت میسیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ مہاجر عورتوں میں سے ہیں فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانهن مسؤلات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة (ترمذی، ابوداؤد)۔

اے عورتو! اپنے اوپر لازم کر لو تسبیح وتہلیل اور رب کی پاکی بولنے کو اور انگلیوں پہ گنا کرو (پڑھائی کو) کیونکہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا، انہیں بولنے کی طاقت دی جائے گی، کبھی غفلت نہ کرنا ورنہ رحمت سے دور کر دی جاؤ گی۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (بدوی، اعرابی) حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بولا

علمنی کلاما اقوله ۔ حضور! مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں پڑھا کروں۔ فرمایا یہ پڑھا کر **لا اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله رب العالمين لا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم** اس نے عرض کی یہ تو میرے رب (کی تعریف) کے لئے ہیں، میرے لئے کیا ہے فرمایا تیرے لئے یہ کلمات ہیں **اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی وعافنی (شك الراوی فی عافنی (مسلم)**

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

افضل کلمات چار ہیں۔ (۱) **سبحان الله**، (۲) **الحمد لله**، (۳) **لا اله الا الله**، (۴) **الله اكبر**، ایک روایت میں **احب الكلام الى الله** فرمایا گیا مزید فرمایا **لا يضرك بايتهن بدأت** ۔ جس سے چاہے شروع کرلے مضر نہیں

(رواه مسلم، مشكوة باب التسبيح والتحميد......)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہی کلمات کے بارے میں روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ **کلمات** کہنا مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پہ سورج طلوع ہوتا ہے (ایضا)

☆ انہی کلمات کے بارے فرمایا جو صبح وشام پڑھے تو قیامت کے دن کوئی شخص بھی اس سے بہتر عمل نہ لا سکے گا مگر وہ جس نے یہی پڑھا ہوگا یا اس سے زائد...... (ایضاً)

دو عالم کی ہر چیز فانی ہے لیکن   ہے باقی فقط نام و فرمان تیرا
جہاں کے قیاس وگماں سے ہے باہر   تری ذات کی حمد ' عرفان تیرا
نہ دنیا نہ عقبیٰ کی ہے کچھ ضرورت   عطا ہو مجھے صرف رضوان تیرا
ہے تحریر میری میں تنویر تیری   یہ دیوانِ نقوی ہے فیضان تیرا

جو یہ کلمات کہے اسے آگ نہ جلائے گی

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، جو یہ کہتا ہے **لا اله الا الله والله اكبر** ' تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے **لا اله الا الا انا وانا اكبر** اور جب کوئی یہ کہتا ہے **لا اله الا الله وحده لا شريك له** تو اللہ تعالیٰ (اس کی تصدیق میں) فرماتا ہے **لا اله الا انا وحدی لا شريك لی** اور جب کوئی یہ کہتا ہے **لا اله الا الله له الملك وله الحمد** تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **لا اله الا انا لی الملك ولی الحمد** اور جب بندہ یہ کہتا ہے **لا اله الا الله لا حول ولا قوة الا بالله** ۔ اللہ فرماتا ہے **لا اله الا انا لا حول ولا قوة الا بی** اور جو یہ کلمات مرض الموت میں کہے گا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح وشام سو مرتبہ **سبحان الله**، سو مرتبہ **الحمد لله**، سو مرتبہ **لا اله الا الله**، سو مرتبہ **الله اكبر**، پڑھے تو اس کو سو حج، سو گھوڑے فی سبیل اللہ خیرات کرنے، سو غلام اولاد اسماعیل میں سے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور یہ کہ اس دن اس سے زیادہ نیکیاں کرنے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جو یہی عمل اس قدر یا

اس سے زائد کرے۔ مفہوم حدیث (ترمذی مشکوٰۃ)

خدایا ہے محفوظ قرآن تیرا
محمد ہے بے مثل انسان تیرا
تری ذاتِ اقدس تھی اک کنزِ مخفی
کیا ہے محمد نے اعلان تیرا
نہیں ہے جو مشتاقِ حسنِ محمد
نہیں ہے وہ میرا ہے فرمان تیرا
زمانہ تیری حمد کرتا ہے لیکن
محمد ہے محمود و تبیان تیرا
محمد ہے ختم نبوت کا حامل
نہیں ان سا کوئی بھی جانان تیرا
وسیلہ ہے آدم کا حضرت محمد
ہوا لامکاں میں جو مہمان تیرا
ہے آدم کا طالب ہی طالب خدا کا
نہ رکھتا تھا شیطان عرفان تیرا
دعا ہے خدایا کہ جاری ہو جلدی
زمانے میں قانونِ قرآن تیرا
تو کر متحد امتِ مسلمہ کو!
خزاں سے رہے دور بستان تیرا
کرم کر الٰہی، کرم کر، کرم کر!
یہ بندہ بہت ہے پریشان تیرا
یہی التجا ہے خدایا یہ نقوی
رہے دو جہاں میں مسلمان تیرا

مجالس ذکر کی فضیلت

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا، قالوا: یا رسول اللہ! وما ریاض الجنة؟ قال: حلق الذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقہ ذکر۔

(الجامع للترمذی، دعوات، ۸۲، ابواب الدعوات، ۱۸۹/۲، المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۰/۳، حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۲۶۸/٦، المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۱۱، السنن الکبریٰ للبیهقی، ۳۲۲/۱، اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۱، تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۹۰/۳، الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱، الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۲/۱، مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲٦/۱، لسان المیزان لا بن حجر، ۲۳۹/۵)

ابن ابی دنیا وغیرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے جن کا ترجمہ یہ ہے: پھر فرمایا صبح وشام اگلے پچھلے پہر ذکر کیا کرو کیونکہ جو جاننا چاہتا ہو کہ خدا کے ہاں ذاکر کی کیا منزلت ہے وہ خود ذاکر بن کر معلوم کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عمل کی بہت قدر فرماتا ہے۔

☆ **عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة۔**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔** (المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۷/۲، مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۸/۱۰، الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱، الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰۵/۲، کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳، ۴۲۰/۱)

☆ **عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة: سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم، فقیل: ومن اهل الکرم؟ یا رسول اللہ! قال: اهل مجالس الذکر فی المساجد**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔ (المسند لاحمد بن حنبل، ۶۸/۳، الکامل لابن عدی، کنز العمال للمتقی ۱۹۳۱، ۴۴۷/۱)

قوت وطاقت کا خزانہ

حافظ ابن قیم الجوزی نے اپنے استاذ وشیخ ابن تیمیہ کو ایک اثر ذکر کرتے سُنا تھا کہ فرشتوں کو جب عرش الٰہی اٹھانے کا حکم ملا تو کہنے لگے خدایا ہم تیرا عرش کیسے اٹھا سکتے ہیں؟ جبکہ اس پر تیری عظمت وجلال کا بھاری بھرکم بوجھ موجود ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا پڑھو **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** تو انہوں نے پڑھتے ہی عرش الٰہی اٹھالیا'' بعدازاں بعینہ یہ اثر مجھے مل گیا کہ ابن ابی الدنیا نے یہی اثر لیث بن سعد از معاویہ بن صالح سے ذکر فرمایا: مجھے معاویہ بن صالح نے کہا ہمارے اساتذہ نے بیان فرمایا کہ روایت پہنچی ہے کہ عرش الٰہی جب پانی پر تھا تو اللہ عزوجل نے سب سے پہلے حاملین عرش کو پیدا کیا انہوں نے دریافت کیا پروردگار! تو نے ہمیں کس لئے پیدا کیا؟ ارشاد ہوا اپنی تخت برداری کے لئے' کہنے لگے خدایا تیرا عرش اُٹھانے کی کس کو طاقت؟ حالانکہ اس پر تیری عظمت وجلال اور تیرا رعب ووقار موجود ہے اللہ عزوجل نے فرمایا پڑھو **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھتے ہی انہوں نے فوراً عرش الٰہی کو اُٹھالیا،

اور بڑے بڑے مشکل معاملات کو طے کرنے تکلیفیں سہ جانے، شاہی درباروں تک رسائی اور بڑے بڑے بادشاہوں سے نہ جھجکنے میں بلکہ ہولناک اور خطرناک سے خطرناک حالتوں سے صحیح سالم نکل جانے میں اس کلمہ بابرکت کی عجیب وغریب تاثیر دیکھی ہے، بلکہ اس میں فقروفاقہ اور افلاس دور کرنے کی قوت وتاثیر بھی موجود ہے۔

چنانچہ ابن ابی الدنیا بواسطہ لیث بن سعد عن معاویہ بن صالح عن اسعد بن رواعہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھے وہ کبھی مفلس نہیں ہوگا۔

حبیب بن سلمہ کی جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی یا کوئی قلعہ فتح کرنا ہوتا تو **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھنے کو بہت پسند فرماتے تھے ایک دفعہ آپ کوئی رومی قلعہ فتح کرنے گئے ہی تھے کہ دشمن کو شکست فاش ہوئی دیگر مسلمانوں نے بھی زور سے **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** اور نعرۂ تکبیر کہا تو فوراً قلعہ بھی زمین پر دھڑام سے آگرا۔

ابن ابی الدنیا اپنی کتاب میں حکیم بن محمد اخنسی سے ذکر کرتے ہیں کہ مجھے حدیث ملی ہے کہ جنتی قصور ومحلات کی تعمیر ذکر سے ہوتی ہے جب ذکر کرنا بند کردیں تو تعمیر بھی بند ہوجاتی ہے پوچھا جائے تو فرشتے کہتے ہیں رسد وسامان لائیے۔

ابن ابی الدنیا نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو سات دفعہ پڑھے **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم** اس کے لئے جنت میں ایک برج تیار کیا جاتا ہے اور جس طرح جنت کے محلات ذکر سے تیار ہوتے ہیں اسی طرح جنت کے باغ اور پودے بھی ذکر سے بنتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث روایت فرمائی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بہشت میں بہت بہت درخت لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! بہشت کے درخت کیا ہیں فرمایا **ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ**۔

(الوابل الصیب من الکلم الطیب)

رہے وردِ زباں، اللہ ہی اللہ — پڑھے قلبِ تپاں، اللہ ہی اللہ
مٹے نفسِ زبوں کی ہر سیاہی — کہے روحِ رواں، اللہ ہی اللہ
رہے پیشِ نظر جلوہ اسی کا — مرا مقصودِ جاں اللہ ہی اللہ
ہے فانی سب جہاں لیکن ہے باقی — یہاں بھی اور وہاں اللہ ہی اللہ

مجلس ذکر پر اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات

عن معاویة بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال: ما اجلسکم ههنا، قالوا: جلسنا نذکر اللہ، قال: اتانی جبرئیل فاخبرنی: ان اللہ عزوجل یباهی بکم الملائکة.

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن صحابہ کرام کے حلقہ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔

(الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/۳۴۶، الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/۱۷۴، المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۹۲)

☆ **عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان عبد اللہ ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحابه یقول: تعال! نؤمن بربنا ساعة، فقال: ذات یوم لرجل: فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال: یا رسول اللہ! الا تریٰ، الی ابن رواحة، یرغب عن ایمانك الی الایمان ساعة، فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم: یرحم اللہ ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملائکة علیهم السلام.**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جن کے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔

(المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۲۶۵، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۱، الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۰۳)

☆ **عن عمر و بن عسبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عن یمین الرحمن و کلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شھداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین یغبطھم النبیون والشھداء بمقعدھم وقربھم من اللہ وعزوجل قیل: یا رسول اللہ! من ھم؟ قال: ھم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون اطائب الکلام کما ینتقی اکل التمر اطائبہ۔**

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لے گی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۴۷)

حمد ہر حامد برائے کبریا   حاکم و معبود ہرارض و سما
جامع اوصاف در صورت جمیل   لا شریک ولا عدیل ولا مثیل
سجدہ گاہ انبیاء و مرسلیں   جلوہ گاہِ کائنات عالمیں
در صفات خویش کنزِ ہر کمال   دررہِ اسماء حسنیٰ بے مثال

ذکر کرنیوالوں پر رحمت کے فرشتوں کا ہجوم

عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیہ تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون: زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینھم وھم ناشروا اجنحتھم (الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۳۴۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر

ہواس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔

☆ **عنْ ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما بين قوم يذكرون الله الا حفت بهمْ الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكر هم الله فيمن عنده** ۔ (الجامع للترمذی باب ماجاء فی القوم يجلسون، ۲/۱۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اس حدیث کے ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف (۲/۶۷۵) میں فرماتے ہیں۔

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا: **فرسول الله صلی الله علیه وسلم رأس الصالحين** ۔

تو رسول اللہ ﷺ تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہٰذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔

ذاتِ پاکش درد و عالم بے نظیر   مالکِ ہر دور و رحمٰن و خبیر
ماہتاب و آفتابِ آسماں   از جمالش نور دارند بے گماں
ہست او موجود در جملہ جہاں   ہادی و مطلوب و مقصودِ زماں
ہیچ کس را نیست راہِ دم زدن   در حضورِ کبریائے ذوالمنن
خالقِ کل رازق کل رب کل   رہنمائے رہنمایانِ سبل
کل شيء هالك فرمانِ حق   از کتابش یاد دارم ایں سبق
نقویؔ مسکین چہ میگوید ثنا   ذاتِ پاکش از خیالا تم ورا

یاد او کن یاد او کن یاد او

☆ **عن ابی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اكثروا ذكر الله حتى يقول المنافقون: انكم مراؤن** ۔

(كنز العمال ۱۷۵۴، ۱/۴۱۴، الجامع الصغير ۱/۸۶)

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی

کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریا کار ہیں۔

☆ **عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذکرو الله ذکرا یقول المنافقون: انکم تراؤن ۔**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریا کار ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۹/۱۲، الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۱/۱)

☆ **عن عبد الله بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔** (الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۱۷۳/۲، المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۸/۴، السنن الکبری للبیهقی، ۳۷۱/۳، المستدرك للحاکم، ۴۹۵/۱، الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹۴/۲، حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵۱/۹، التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۱۶/۱، اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵، کنز العمال، للمتقی، ۱۸۴۱، ۴۲۷/۱، الامالی للشجری، ۲۵۵/۱، الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۹/۱)

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں زبان تر رہے۔

☆ **عن ام انس رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اکثری من ذکر الله، فانك لا تاتین بشیء احب الیه من کثرة ذکره ۔** (الدر المنثور للسیوطی ۲۰۵/۵، الجامع الکبیر ۷۵۷/۲)

حضرت ام انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے گی جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

☆ **عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من لم یکثر ذکر الله فقد بریٔ من الایمان ۔** (الدر المنثور ۵، ۲۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہو گیا۔

☆ **عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذکروا الله عند کل شجر وحجر ۔** (السنن الکبری للبیهقی ۳۲۸/۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کر دی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سواذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا

ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔
جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ۲/ ۶۷۷)

اے خالق ارض وسما ارحم لنا ارحم لنا اے مالک ہر دوسرا ارحم لنا ارحم لنا
ہے اول و آخر تو ہی اور باطن وظاہر تو ہی اے عقل انساں سے ورا ارحم لنا ارحم لنا
تو کل بھی تھا، ہے آج بھی، تو ہے رہے گا تا ابد قائم قدیم و دائماً ارحم لنا ارحم لنا
شمس وقمر شجر وحجر جن وبشر شام وسحر سجدے میں کرتے ہیں دعا ارحم لنا ارحم لنا
ہو گل کی بو، کوئل کی کو یا نغمگی آبجو ہر شے میں ہے جلوہ ترا ارحم لنا ارحم لنا
اے حامی بے چارگاں اے چارہ ساز بیکساں اے غمزدوں کے آسرا ارحم لنا ارحم لنا
عابد کے حال زار پر یا رب نگاہ لطف کر باچشم نم ہے التجا ارحم لنا ارحم لنا

کثرت سے ذکر کرنے والے

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنوں بتائیں۔ (المسند لا بن حنبل، ۶۸/۳، المستدرک للحاکم ۴۹۹/۱، کنز العمال، ۴۱۴/۱)

گر تو خواہی زیستن با آبرو ذکر او کن ذکر او کن ذکر او
ہر گدا را ذکر او سلطاں کند ذکر او بس زیور ایماں بود
ہر کہ دیوانہ بود درذکر حق زیر پائش عرش وکرسی نہ طبق

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مکہ کے ایک راستے پہ تشریف لے جا رہے تھے جب جمدان (پہاڑ جو کہ مدینہ شریف کے قریب پڑتا ہے یہاں سے پیدل مدینے پاک ایک رات کی مسافت ہے) کے پاس سے گذرے تو فرمایا: سبق المفردون۔ الگ رہنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی وما المفردون یا رسول اللہ۔ حضور! الگ رہنے والے کون لوگ ہیں؟ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات۔ فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ)

☆ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ پہاڑ روزانہ ایک دوسرے سے نام بنام پوچھتے ہیں کہ کیا تجھ پہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ذاکر گذرا، اگر کوئی پہاڑ کہتا ہے ہاں گذرا ہے تو سب اس کو مبارک دیتے ہیں، عوارف المعارف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے زمیں کے حصوں کے بارے میں بھی ایسا ہی مروی ہے کہ روزانہ صبح وشام زمین کے بعض حصے بعض دوسروں سے یہی سوال کرتے ہیں کہ کیا

تجھ پہ کوئی اللہ کا ذاکر گذرا یا بیٹھا ہے اگر کوئی حصہ ہاں میں جواب دے تو دوسرے حصے کہتے ہیں تو ہم سے افضل ہے۔

(مراۃ بحوالہ مرقات)

☆ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے **مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر مثل الحی والمیت** ۔ جو اللہ کا ذکر کرے وہ زندہ کی طرح ہے اور جو نہ کرے وہ مردہ کی طرح ہے۔ (مشکوٰۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

پوشیدہ ہے ہر شیء میں مگر جلوہ گزیں ہے　　ظاہر ہے کسی نے بھی مگر دیکھا نہیں ہے
میں ڈھونڈتا پھرتا ہوں تجھے دشت وجبل میں　　تو جبکہ رگِ جاں سے بھی کچھ اور قریں ہے
انجم وقمر نغمہ وگل میں نہ ہو کیوں حسن　　خود خالق کونین جمیل اور حسیں ہے
کوہ طور کے جلوے ہوں کہ انوار حرا ہوں　　ہر سمت ہویدا ترا ہی عکس مبیں ہے
گو تحت ثریٰ سے بھی کوئی اس کو پکارے　　فریاد وہی سنتا ہے جو عرش نشیں ہے
پلتے ہیں ترے در پہ سبھی کافر ومشرک　　یا رب ترے الطاف کی تو حد ہی نہیں ہے
ہے دونوں جہاں میں تو ہی عابد کا سہارا　　خم تیری ہی چوکھٹ پہ سدا اس کی جبیں ہے

ذکر سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قعد مقعد الم یذکر الله فیه کانت علیه من الله ترة ومن اضطجع مضطجعالم یذکر الله فیه کانت علیه من الله ترة ۔ (رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل……)

جو کسی مجلس میں بیٹھے یا کسی خوابگاہ میں لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے حسرت وندامت ہوگی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ما من قوم یقومون من مجلس لا یذکرون الله فیه الا قاموا عن مثل جیفة حمار وکان علیهم حسرة ۔ (رواہ احمد وابو داؤد، مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل)

جو قوم کسی جگہ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جائے تو وہ مجلس ان کے لئے مردار گدھے کی طرح ہے اور ان پہ حسرت وندامت ہوگی۔

☆ انہی سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ماجلس قوم مجلسا لم یذکر الله فیه ولم یصلوا علی نبیهم الا کان علیهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل)

نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ تو اللہ کا ذکر کرے اور نہ اپنے نبی علیہ السلام پہ درود بھیجے مگر یہ مجلس ان کے لئے حسرت وندامت ہوگی اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے چاہے تو بخش دے۔

تیرے غم میں جو نہ گذرے بیکار زندگی ہے　　تجھے یاد کرتے رہنا یہی شان بندگی ہے
اے مرے کریم مجھ پر بھی کرم نوازیاں ہوں　　کہ ترے کرم کا چرچا گھر گھر، گلی گلی ہے
عرب وعجم کے والی میں نہ جاؤں در سے خالی　　ترے در پہ جو بھی آیا اسے ہر خوشی ملی ہے
تیرے رخ پہ کیا سجے ہیں یہ تجلیوں کے سہرے　　جو ہے رونق دو عالم ترا حسن سرمدی ہے
شب غم کے گیسوؤں نے مجھ پر کیا تھا سایہ　　تیرا نام لب پہ آیا تو میری شام غم ٹلی ہے
دامن سجا کے جائیں اشکوں کے موتیوں سے　　دربار مصطفیٰ میں جس جس کی حاضری ہے
ہیں یہ نام مصطفیٰ کی سبھی عزتیں نیازی　　ورنہ تیرے جہاں میں اچھوں کی کیا کمی ہے

(عبدالستار نیازی)

حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

کل کلام ابن ادم علیه لا له الا امر بمعروف او نهی عن منکر او ذکر الله .

(رواه الترمذی، وابن ماجه، مشکوٰة)

انسان کا ہر کلام اس پہ وبال ہے، مفید نہیں سوائے اس کے کہ اچھی بات کا حکم دے یا برائی سے روکے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله فان کثرة الکلام بغیر ذکر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسی (رواه الترمذی، مشکوٰة)

اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ بغیر ذکر خدا کے زیادہ باتیں دل کی سختی ہیں اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سفر میں تھے کہ یہ آیت اتری **والذین یکنزون الذهب......** (التوبه) جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں...... بعض صحابہ کرام نے عرض کی کاش ہمیں پتہ چل جاتا کہ کون سا مال سب سے اچھا ہے پھر ہم وہی جمع کرتے (یہ سن کر) حضور علیہ السلام نے فرمایا: **افضله لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجة مؤمنة تعینه علی ایمانه .**

بہترین مال ذاکر زبان، شاکر دل اور مومنہ بیوی ہے جو ایمان پر اس کی مدد کرے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے پہ گذرے تو ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کس لئے یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہو کہ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا! اللہ کی قسم ہمیں کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، فرمایا میں نے تم پہ کسی تہمت کی بنا پہ قسم نہیں لی، (تم جانتے ہو) میں

حضور علیہ السلام کے بہت قریب تھا، پھر آپ ﷺ سے احادیث بھی کم روایات کیں' ایک مرتبہ حضور علیہ السلام (اسی طرح کے) ایک حلقے پر گذرے تو انہیں فرمایا ما اجلسکم ھھنا، تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کی جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا الاسلام ومن بہ علینا ۔ ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پہ اس کا شکر کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور (اپنے نبی علیہ السلام کو بھیج کر) ہم پہ احسان کیا فرمایا: قسم سے کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے عرض کی قسم سے کہتے ہیں فرمایا تم پہ تہمت کی بنا پر قسم نہیں لے رہا بلکہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پہ فخر ومباہات فرما رہا ہے (رواہ مسلم، مشکوٰۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: حضور احکام شریعت بہت ہو گئے ہیں، مجھے تو کوئی ایسی بات بتا دیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں، فرمایا: لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ۔ ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (ترمذی ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

الٰہی الٰہی الٰہی اِلٰہ میں ہوں اپنے اعمال بد سے تباہ
الٰہی میں عاجز ہوں بندہ ترا گناہوں سے ہے حال بد تر مرا
الٰہی سراپا ہوا میں گناہ ہوئی مجھ سے گم آہ نیکی کی راہ
الٰہی مجھے ہے یہ شرمندگی کہ بن آئی مجھ سے نہ کچھ بندگی
میں شرمندہ ہوں اپنی اس عقل سے کہ غافل رہا جو رہِ وصل سے
خرد وہ کہ جوئندۂ یار ہو بجز یار آنکھوں میں سب خار ہو
خرد وہ کہ خوش تجھ کو رکھے مدام رہے حکم میں تیرے وہ صبح وشام
کیا عمر بھر میں ترے بر خلاف بھلا اس سے زیادہ ہو کیا ظلم صاف
رہا میں سدا بحر غفلت میں غرق نہ سمجھا کبھی نیک اور بد میں فرق
الٰہی مری عمر دشمن نے لی رہی شہوت اور حرص باقی وہی
ہوئی حرص زیادہ ہوا میں تمام نہ افسوس کوئی کیا نیک کام
الٰہی میں نے کی گرچہ کوشش بڑی دلے ساری تدبیر اُلٹی پڑی
الٰہی میں بھٹکا بہت در بدر ترے در پہ آخر پڑا آن کر
کہاں جاؤں تیرے سوا کون ہے کروں جس سے جا التجا کون ہے

(حاجی امداداللہ مہاجر مکی)

غازی ومجاہد سے بھی افضل کون؟

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا ای العباد افضل وارفع درجۃ عند اللہ یوم

القیامة بندوں میں سے کون ہے جو اللہ کے نزدیک افضل اور قیامت کے دن بلند درجے والا ہے؟ فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا مرد اور عورت۔ عرض کیا گیا حضور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (کہاں گیا) فرمایا **لو ضرب بسیفه فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما فان الذاکر افضل منه درجه** اگر غازی، کفار و مشرکین پہ اتنی تلوار چلائے کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خود خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے ایک درجہ افضل ہے یا درجہ میں افضل ہے۔ (احمد ترمذی، مشکوۃ)

☆ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان پہنچا

ذاکر الله فی الغافلین کا لمقاتل خلف الفارین و ذاکر الله فی الغافلین کغصن اخصر فی شجر یابس۔

غافلوں میں ذاکر ایسے ہے جیسے جہاد سے بھاگنے والوں میں مجاہد اور غافلوں میں ذاکر ایسے ہے جیسے خشک درخت میں ہری شاخ ایک روایت میں ہے **مثل الشجرة الخضراء فی وسط الشجر** ۔ جیسے (خشک) درختوں میں سرسبز درخت۔

و ذاکر الله فی الغافلین مثل مصباح فی بیت مظلم

اور غافلوں میں ذاکر ایسے ہے جیسے اندھیرے گھر میں روشن چراغ۔

و ذاکر الله فی الغافلین یریه الله مقعده من الجنة وهو حی

غافلوں میں ذکر کرنے والے کو اس کی زندگی میں ہی اسکا جنت والا گھر اللہ تعالیٰ دکھادے گا

و ذاکر الله فی الغافلین یغفر بعدد کل فصیح واعجم والفصیح بنوا دم والاعجم البهائم ۔

(رواه رزین، مشکوة)

اور غافلوں میں ذاکر کی تمام فصحاء اور اعاجم کے برابر بخشش ہو جاتی ہے یعنی انسانوں اور جانوروں کے برابر۔

یہی حدیث بعض کتب میں مندرجہ ذیل الفاظ کے اضافے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے اس میں اضافی الفاظ یہ ہیں

و ذاکر الله فی الغافلین ینظر الله الیه نظرة لا یعذبه بعدها ابدا ۔ وذاکر الله فی السوق له بکل شعرة نور یوم القیامة ۔

غافلوں میں رہ کر ذکر خدا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور بازار میں ذکر الٰہی کرنے والے کے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور رہے گا۔

(بیهقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۲، رقم ۵۶۷، ابن المبارك، الزهد ۱: ۱۲۲، رقم ۳۵۷)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ما عمل العبد عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله ۔ (رواه مالك ۔ مشكوة)

بندے نے ذکرِ الٰہی سے بڑا کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ بچانے والا ہو۔

☆ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ جس وقت میرا رب میرا ذکر کرتا ہے، لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: **ان الله يقول فاذكرونى اذكر كم** ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ **فاذا ذكرت ذكرنى** ۔ پس جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں تو میرا رب اس وقت میرا ذکر فرما رہا ہوتا ہے۔

(بیھقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۶، رقم: ۵۵۱، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۵۲، رقم ۲۲۸۸)

☆ **عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: علامة حب الله حب ذكر الله، وعلامة بغض الله بغض ذكر الله ۔**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔''

(بیھقی، شعب الایمان، ۱: ۳۶۷، رقم: ۴۰۹، ۴۱۰، دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۵۴، رقم: ۴۱۴۱، ھندی، کنز العمال، ۱: ۴۱۷، ۴۱۸، رقم: ۱۷۷۶)

نہ مڑ مڑ جگ تے آنا ایں   کجھ کھونا ایں کجھ پانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
نت سوں سوں رات گزاریں توں   اس غفلت مار مکانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
بن یاد خدا وند باری دا   کیہہ تیرا کھانا دانہ ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
چھڈ جھگڑا دنیا فانی دا   کیہ اینویں مغز کھپانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
چھڈ چغلی جھوٹ تے چوری نوں   جے اپنا آپ چھڑانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
جا پہنچے وقت مسیتی توں   ایہہ دھروں حکم ربانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
کر پوجا رب دی ہر ویلے   جے اپنا لیکھ جگانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

رکھ تقویٰ حق تعالیٰ دا جس رحمت نال بچانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

ذکرِ خدا کے فوائدِ کثیرہ

ذکرِ الٰہی کے علماء نے سو سے زیادہ فوائد بیان کئے ہیں، ان میں سے کچھ کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ وہ فوائد جو مختصر الفاظ میں بیان کیے جاسکتے ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں یاد رہے! ان تمام فوائد میں سے ایک ایک فائدہ یا تو قرآن پاک کی کسی آیت سے حاصل ہے یا کسی نہ کسی حدیث سے مستناد ہے ان آیات و احادیث کو بیان کرنے سے چونکہ سلسلہ بہت طویل ہوجائے گا لہٰذا صرف فائدہ کا ذکر کرنے پہ اکتفا کیا جائے گا۔ مگر چند مقامات پہ ماخذ کا ذکر بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ

☆ ذکرِ الٰہی شیطان کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

☆ ذکرِ الٰہی خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا باعث ہوتا ہے۔

☆ دل کے تمام غم و فکر و قلبی پریشانیوں کو دفع کرتا ہے۔

☆ دل میں فرح و سرور انبساط اور عیش و خوشی پیدا کرتا ہے۔

☆ دل اور بدن کو طاقت بخشتا ہے۔

☆ دل کو روشن اور چہرے کو نورانی کرتا ہے۔

☆ کشائش رزق کا موجب ہے۔

☆ ذاکر کو رعب و ہیبت، لذت و حلاوت اور غور و تدبر کا لباس پہناتا ہے۔

☆ اس سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے جو اسلام کی روح۔ آسیائے ملت کا قطب اور سعادت و نجات کا مدار ہے اور اللہ عزوجل نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب بنا دیا ہے اور محبت کا سبب و وسیلہ ذکرِ الٰہی کی مداومت ہے۔ جوں جوں ذکر میں اضافہ ہوگا۔ توں توں محبت الٰہی بڑھتی جائے گی۔ لہٰذا محبت الٰہی کے طالب و خواہشمند کو تمام علائق توڑ کر ذکرِ الٰہی پر ٹوٹ پڑنا چاہیے اور حد سے زیادہ شوق و رغبت اور توجہ و انہماک سے ادا کرنا چاہیئے کیونکہ جس طرح علم درس و مذاکرہ اور تکرار سے بڑھتا ہے اسی طرح کثرت ذکر سے محبت الٰہی بڑھتی ہے جس طرح درس و تکرار کا علم دروازہ ہے اسی طرح ذکرِ الٰہی محبت کا دروازہ محبت کا شارع اعظم اور صراط اقوم (سیدھا راستہ) ہے۔

☆ ذکرِ الٰہی سے محاسبہ نفس کا مادہ پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ ذکر ذاکر کو 'باب الاحسان' یعنی دروازہ احسان کے اندر داخل کر کے دم لیتا ہے۔ جہاں پہنچ کر وہ خدا کی اس طرح عبادت کرتا ہے گویا خدا تعالیٰ کو بچشم خود دیکھ رہا ہے۔ مگر یاد رکھئے! جس طرح کوئی شخص دھرنا مار کر بیٹھ رہنے سے گھر تک نہیں پہنچ سکتا۔ بعینہٖ اس طرح کوئی شخص ذکرِ الٰہی سے غافل بیٹھ کر مقام احسان تک نہیں پہنچ سکتا۔

بسم اللہ پڑھ کے چل قلمیں لکھ کلمے پاک دی گل قلمیں
دس عظمت عشق حقیقی دی ہُن ہو کے سر دے بل قلمیں

کُل عالم دا رب اللہ اے   حق اوّل آخر کلا اے
اے نقوی ظاہر باطن وچہ   ہر پاسے اللہ اللہ اے
رب باقی تے لاثانی اے   ایہہ ساری دنیا فانی اے
اے نقوی حق تعالیٰ دی   کل عالم تے سلطانی اے
اک خالق رازق مولیٰ اے   ایہہ ساری دنیا رولا اے
کر ذکر خدا دا اے نقوی   جو سب توں اعلیٰ اولیٰ اے

ذکرِ الٰہی سے انابت حاصل ہوتی ہے

☆ ذکرِ الٰہی سے انابت حاصل ہوتی ہے، انابت کہتے ہیں رجوع الی اللہ کو تو انسان جب ذکرِ الٰہی کی وجہ سے خدا کی طرف زیادہ رجوع کرے گا' اسی قدر اس کا دل تمام حالات، تمام معاملات اور تمام کاروبار میں خدا تعالیٰ کی جانب پھریگا۔ خدا کی طرف متوجہ ہوگا اور محض خدا تعالیٰ کو ہی اپنا مربی تصور کرے گا حتیٰ کہ صرف ایک خدا ہی اس کا ملجا و ماویٰ اور خدا ہی اس کی جائے پناہ ہوگا۔ خدا ہی ہر مصیبت و پریشانی میں اس کا دستگیر ہوگا اور خدا ہی اس کا مرجع و معاد اور قبلہ و کعبہ دل ہوگا اور نزول مصائب و بلیات کے وقت صرف ایک خدا ہی کو پکارنے کا عادی، بلکہ ماہر و پختہ کار ہو جائے گا۔

☆ ذکرِ الٰہی، تقربِ الٰہی کا موجب ہوتا ہے۔ جس قدر ذکرِ الٰہی میں کوشش ہوگی اسی تناسب سے قرب زیادہ ہوگا اور جس قدر غفلت زیادہ ہوگی اسی قدر بعد ہوگا۔

☆ ذکرِ الٰہی سے انسان پر معرفت کے بڑے بڑے دروازے کھل جاتے ہیں، اور جس قدر زیادہ کرتا ہے اسی قدر معرفت میں بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ معرفتِ الٰہی کا سب سے بڑا عارفِ اعظم بن جاتا ہے۔

☆ ذکرِ الٰہی دل میں خدا تعالیٰ کی ہیبت و عظمت اور عزت و جلال کا سکہ بٹھاتا ہے کیونکہ ذاکر کے دل پر خدا تعالیٰ کا انتہائی غلبہ و استیلا چھا چکا ہوتا ہے اور وہ پوری طرح حضورِ قلب سے خدا کی طرف راجع ہوتا ہے۔ مگر ایک غافل الذکر انسان کی یہ حالت بالکل نہیں ہوتی' کیونکہ اس کے دل پر ہیبتِ الٰہی کا محض معمولی اور باریک سا پردہ ہوتا ہے۔

☆ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے سے اللہ عزوجل آسمانوں میں اس کا تذکرہ کرتا ہے' چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

فاذکرونی اذکرکم تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور ذکر میں اگر یہی ایک وصف (تذکرۂ الٰہی) موجود ہو تو اس کے لئے یہی شرف و فضیلت کافی ہے۔ چہ جائیکہ دیگر اوصاف حسنہ اس میں مرکوز ہوں چنانچہ حضور ﷺ سے حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

من ذکرنی فی نفسی ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر منھم
جو مجھے تنہائی میں یاد کرے میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جو کسی مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس مجلس میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں جو اس مجلس سے بھی بہتر ہے۔

☆ ذکرِ الٰہی حیاتِ قلبی کا موجب ہے، جوں جوں انسان ذکرِ الٰہی کرتا ہے اس کے دل میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں (ابن قیم) نے ابن تیمیہ سے سُنا ہے کہ دل کے لئے ذکر ایسا ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی تو بتلایئے پانی سے جُدا ہونے پر مچھلی پر کیا گذرتی ہے؟

☆ ذکر دل اور روح دونوں کی غذا ہے، انسان کو جب ذکرِ الٰہی کی خوراک نہ ملے تو وہ اس جسم کی طرح بیکار و ناکارہ ہو جاتا ہے جس کی خوراک بند کر لی جائے تو وہ کسی کام کا نہیں رہ جاتا۔

☆ ذکر دل کا زنگ اتار دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر چیز کو زنگ لگ جاتا ہے اور دل کا زنگ غفلت و ہوا اور خواہش نفسانی ہے اور اس کی جلا، ذکرِ الٰہی اور توبہ و استغفار ہے۔

☆ ذکرِ الٰہی تمام گناہوں اور بدیوں کو محو کر دیتا ہے، کیونکہ ذکر تمام نیکیوں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے اور نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

☆ ذکر انسان و خدا تعالیٰ کی باہمی بیگانگی و بے ربطی کو زائل کرتا ہے کیونکہ غافل انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان کسی قسم کا رابطہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جو باہمی رابطہ و تعلقات کو استوار رکھ سکتی ہے۔

خداوندا تو می دانی منم در بحرِ عصیانم   پریشانم پشیمانم ' پشمانم ' پریشانم
منم زندہ نہ مَن مردہ نہ من در وصل و ہجرانم   نہ بیدارم نہ خوابیدہ نہ من در نفع و نقصانم
کدامے مذہبے دارم کدامے مشربے دارم   کدامے منصبے دارم بسے بے ساز و سامانم

ذکر کے کلمات خود ذاکر کا ذکر کرنے لگتے ہیں

☆ ذاکر خدا تعالیٰ کا جن کلمات جلالت اور تسبیحات و تحمیدات سے ذکر کرتا ہے وہی اذکار مصائب و تکلیف کے وقت اس کا ذکر کرنے لگتے ہیں، کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد میں محبوبِ خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان ماتذ کرون من جلال الله عزوجل من التهليل والتكبير والتحميد يتعاطفن حول العرش لهن دوى كدوى النحل يذكر بصاحبهن افلا يحب احدكم ان يكون له ما يذكر به هذا الخ او بمعناه

ہیبت و جلال خداوندی سے جو تم اس کی تہلیل و تکبیر اور تحمید کرتے ہو۔ وہ (کلمات) جا کر عرشِ الٰہی کے گرد گھومنے لگ جاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکالتے ہیں اور اپنے فاعل کو یاد کرتے ہیں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ تمہیں بھی کوئی چیز عرشِ الٰہی کے پاس یاد کرے اور تمہارے تذکرے کرے؟

☆ جب انسان عیش و کشادگی میں ذکرِ الٰہی کرتے کرتے خدا تعالیٰ سے تعارف اور راہ و رسم پیدا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا واقف کار بن جاتا ہے تو اللہ عزوجل تنگی و شدت میں اس کا واقف و مددگار ہوتا ہے اور اس سے جان پہچان رکھتا ہے اور ہر وقت اس کی دستگیری فرماتا ہے۔ چنانچہ اسی مفہوم کی ایک حدیث بھی آئی ہے کہ:

''خدا تعالیٰ کا مطیع و ذکر گذار بندہ جب اللہ عزوجل کو سختی و مصیبت کے وقت پکارتا ہے یا اپنی کسی حاجت کے لئے دست سوال دراز کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں خدایا کسی واقف و معروف شخص کی معروف سی آواز سنائی دیتی ہے، لیکن اللہ عزوجل سے اعراض کنند غافل شخص جب خدا تعالیٰ کو پکارتا اور اس کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں مولا! کسی منکرو ناواقف شخص کی غیر معروف آواز ہے۔''

☆ ذکر خدا عذاب الٰہی سے نجات کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، کا قول ہے اور مرفوعاً حضور ﷺ سے بھی مروی ہے حدیث گذر چکی ہے کہ

ما عمل ادمی انجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ تعالیٰ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اس کے لئے ذکر الٰہی سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات دہندہ ہو۔

☆ ذکر الٰہی کے باعث ذاکر پر اللہ عزوجل کی جانب سے آرام و سکینت نازل ہوتی ہے۔ اسے رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے گرد رحمت الٰہی کے فرشتے پرے کے پرے باندھ کر گھیرا ڈال لیتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔

منم ملا نہ من قاضی منم صوفی نہ من غازی
منم شاعر نہ من حاجی منم اینم نہ من آنم
منم ادنیٰ گدائے تو ہمی خواہم لقائے تو
نمی دانم سوائے تو توئی مقصود ایمانم
گنہ گارم خطا کارم منم ناچار و بیمارم
کرم کن بر دل زارم ترا جویم ترا خوانم

ذکر تمام بیہودگیوں سے بچالیتا ہے

ذکر الٰہی زبان کو چغلی وغیبت جھوٹ و بکواس اور گالی گلوچ سے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے' کیونکہ آخر کلام تو کرنا ہی ہوتا ہے۔ اگر زبان سے ذکر الٰہی اور تبلیغ احکام نہ کرے تو کبھی جائز بات کہے گا اور کبھی ناجائز بلکہ بسا اوقات حرام، فسق و فجور اور بیہودہ بکواسات کہے گا جس سے زبان کو محفوظ رکھنا ازبس ضروری ہے اور وہ محض خدا کا ذکر اذکار کرنے سے ہی محفوظ رہ سکتی ہے اور تجربہ و مشاہدہ دونوں اس پر شاہد ہیں لہٰذا جس نے زبان کو ذکر الٰہی کا عادی بنا دیا، اس نے اپنی زبان کو ہر قسم کے باطل و بیہودہ لغویات اور بکواسات سے محفوظ کر لیا مگر جس کی زبان ذکر الٰہی سے خشک ہو جائے تو ہر لغو و باطل و فحش میں تر رہے گی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

☆ ذکر الٰہی کی مجالس فرشتوں کی مجلسیں ہوتی ہیں اور لغو و باطل اور خالی از ذکر کی مجلسیں شیطانی مجلسیں ہوتی ہیں۔ اب انسان کے سامنے دونوں مجلسیں ہیں جسے بہتر تصور کرتا ہے اسے خود انتخاب کرے' کیونکہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں جس کے ساتھ شامل ہوگا، اسی کے ساتھ ہوگا۔

☆ ذکر سے ذاکر خود بھی سعید و نیک بخت ہو جاتا ہے اور اس کا ہمنشین اور ہم مجلس بھی نیک بخت و نیک اقبال ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ذکر الٰہی جہاں اور جس وقت بھی ہو بابرکت و قابل عزت چیز ہے۔ لیکن غافل و بیہودہ کو اپنی لغویات اور ذکر الٰہی سے غفلت

کے باعث خود بھی بد بخت اور اپنے ہم مجلس کو بھی بد بخت بنا کر رہتا ہے۔

☆ ذکر کی وجہ سے انسان قیامت کے دن حسرت وافسوس سے مامون ومصوٗن رہے گا کیونکہ جو مجلس ذکر الٰہی سے خالی ہو وہ مجلس اہل مجلس پر قیامت کے دن حسرت وہلاکت اور بربادی کا موجب ہوگی۔

☆ خلوت میں خدا کی یاد کر کے رونے سے اس دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا جس دن سخت گرمی اور عدکی دھوپ ہوگی تمام لوگ سورج کی گرمی ودھوپ میں تڑپ رہے ہوں گے اور ذاکر عرش الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں کے نیچے نہایت عیش وآرام کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔

☆ ذاکر کو ذکر الٰہی میں منہمک رہنے کی وجہ سے بارگاہ الٰہی سے وہ وہ انعامات حاصل ہوتے ہیں جو مانگ کر لینے والوں کو بھی حاصل نہیں ہوتے' کیونکہ خلیفہ ثانی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث قدسی میں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قال سبحانہ تعالیٰ من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین ○

جس شخص کو میری یاد سوال ودرخواست کرنے سے روکے رکھے، میں اسے مانگ کر لینے والوں سے زیادہ عنایت کرتا ہوں۔

خرد گم کردم و ہوشم نماند و جانِ من کشتہ   لبم تشنہ سرم تفتہ دلم خستہ و حیرانم
بیا در خانۂ قلبم منم از تو ترا طلبم   رہِ شرقم رہے غربم منم ہرگز نمی دانم
حسابِ روزِ محشر را مرا نقویٰ چہ غم باشد   منم از فضل و احسانش مسلمانم مسلمانم

ذکر خدا تمام عبادات سے افضل بھی ہے اور آسان بھی

ذکر جملہ عبادات سے اعلیٰ وافضل ہونے کے باوجود سب سے سہل وآسان ترین عبادت ہے' کیونکہ زبان کی حرکت جملہ اعضاء وجوارح کی حرکات کی نسبت نہایت خفیف وآسان ترین ہوتی ہے۔ شب وروز جس قدر زبان حرکت کرتی ہے اتنا دیگر اعضاء وجوارح کو حرکت کرنی پڑے تو انہیں انتہائی مشقت ہو اور وہ تھک کر چور ہو جائیں بلکہ اس قدر حرکات تو انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہ زبان ہی کا کام ہے کہ شب وروز اس قدر حرکت کرنے اور ہلنے جلنے سے تھکنے میں نہیں آتی۔

☆ ذکر الٰہی کرنے سے جنت میں پودے اور درخت لگتے ہیں جیسا کہ حدیث گذر چکی کہ معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے کہا:

اے پیارے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام دینا اور کہنا جنت کی زمین بھی نہایت بہترین واعلیٰ ہے اور پانی بھی میٹھا ہے اور بے نمکین ہے۔ مگر ہے وہ صاف اور چٹیل میدان اور اس کے پودے یہ ہیں **سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر** (ترمذی)

ترمذی شریف ہی کی ایک اور حدیث ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قال سبحان اللہ وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ ۔ (حسن صحیح بواسطہ ابی زبیر عن جابر)

جو شخص ایک دفعہ سبحان اللہ کہے۔ اس کے لئے بہشت میں ایک کھجور لگائی جاتی ہے۔

☆ ذکرالٰہی پر وہ وہ انعامات مرتب ہوتے ہیں جو دیگر عبادات پر مرتب نہیں ہوتے جیسا کہ کئی احادیث میں گذر چکا اور چند مندرجہ ذیل ہیں۔

ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

من قال حين يصبح او يمسى (اللهم انى اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وان محمدًا عبدك ورسولك اعتق الله ربعه من النار) ومن قالها مرتين اعتق الله نصفه من النار ومن قالها ثلثاً اعتق الله ثلاثة ارباعه من النار ومن قالها اربعاً اعتقه الله من النار۔

جو شخص صبح یا شام یہ دعا مانگے، کہ خدایا میں تجھ کو تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات کو اس اقرار پر گواہ بناتا ہوں کہ تو خدا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں تو اللہ عزوجل اس کو ایک چوتھائی ۱/۴ جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، دو دفعہ کہے تو نصف آزاد تین مرتبہ کہے تو تین چوتھائی ۳/۴ اور جو چار مرتبہ کہے اسے سو فیصد ہی آزاد کر دیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اسے راضی کر کے چھوڑے۔

رالٰہی سے ہمیشہ خدا یاد رہتا ہے

حد تیری خدائی کی نہ تھی اور نہ ہے   حد جلوہ نمائی کی نہ تھی اور نہ ہے
حد تیری بڑائی کی نہ تھی اور نہ ہے   گھیرا ہوا ہر شے کو ہے وسعت نے تیری

ذکرالٰہی دیا دِخُدا پر مداومت سے انسان خدا کو کبھی نہیں بُھولتا اور خدا تعالیٰ کو بُھول جانا ہی انسان کے لئے اس کی دنیا و آخرت معاش و معاد میں انتہائی شقاوت و بدبختی کا سبب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو بُھلا دینا خود انسان کے نفس و مصالح بُھلا دینے کا موجب ہوتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

ولا تكونوا كالذين نسوا الله فانسهم انفسهم اولئك هم الفسقون (حشر ۵۹۔ ع۳)

ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بُھلا دیا تو خدا نے خود ان سے ان کے نفس بُھلوا دیئے یہی لوگ فاسق و بدکار ہیں۔

اب دیکھئے! جب انسان خود اپنے نفس کو بُھول جائے تو اس کے تمام مصالح و فوائد سے بے رغبت ہو جائے گا اور اسے بھول کر غیروں کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کا خراب و برباد ہونا لابدی امر ہے اس کی مثال بعینہٖ باغ و زراعت اور مال مویشی وغیر کی سی ہے جن کی اصلاح و درستی مالک کی حفاظت و نگرانی پر موقوف ہے اگر ان کی اصلاح و درستی کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کی جا انہیں بُھول کر دوسری چیز میں مشغول ہو جائے اور ان کے فوائد و مصالح کو ضائع و برباد کر دے تو ان کا خراب و برباد ہونا یقینی و لابدی امر ہے۔ ان تمام کا انتظام اس کے قائم مقام ہو کر کوئی دیگر شخص بھی سرانجام دے سکتا ہے، تو کیا اگر اپنے نفس کا خیال ترک کر دے

اسے بھول کر دوسری چیز میں مشغول ہو جائے، اس کی حفاظت ونگرانی ترک کر دے اور اس کی اصلاح سے منہ موڑے تو وہ خراب و برباد اور بد بخت نہیں ہوگا؟ پھر خود ہی بتلایئے کیا آپ اسے خراب و برباد کر کے محروم و نامراد ہونا چاہتے ہیں؟ یہی ایسا شخص ہے جس کے جملہ کاروبار حد سے متجاوز ہونے کی وجہ سے مقام افراط تک پہنچ گئے۔ تمام مصالح ضائع ہوئی اور ہلاکت و بربادی، ناکامی و نامرادی اور خسران کے اسباب وعلائق نے پوری طرح اسے چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان تمام نقصانات سے بچنے کا واحد ذریعہ ہے خدا تعالیٰ کی دوامی یاد، ذکر الٰہی سے والہانہ شیفتگی ووابستگی اور ہر وقت یاد خدا میں رطب اللسان رہنا۔ انسان کو چاہیے کہ یاد اللہ کو اپنی زندگی وحیات کا لازمی جز نہیں بلکہ خود اسی کو حیات وزندگی تصور کرے جس کے سوا انسان کو کچھ چارہ نہیں اور اسے غذا کے قائم مقام سمجھے جس کے فقدان سے جسم کی تباہی و بربادی یقینی ہوتی ہے۔ ہاں شدت پیاس وتلخی کے وقت اسے آب خنک سردیوں اور گرمیوں کا لباس، انتہائی جاڑے اور لوؤں سے بچنے کی جھونپڑی سمجھے۔

بندۂ خدا کے لئے ضروری ہے کہ ذکر الٰہی کو ان تمام چیزوں کے قائم مقام بلکہ ان سے اعظم واعلیٰ خیال کرے، کیونکہ کہاں روح وقلب کی خرابی وہلاکت؟ اور کجا بدن کی خرابی و بربادی؟ بدن کی خرابی وہلاکت یقینی ولابدی سہی مگر بعد از خرابی بسیار پھر بھی قابل اصلاح ہے لیکن روح وقلب کی موت کے بعد تو اس کی اصلاح وفلاح کی امید بھی مفقود اور ناممکن ہے **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

اور ذکر و دوام ذکر میں محض یہی ایک فائدہ جملہ فوائد سے کافی ہے کیونکہ جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے، خدا تعالیٰ دنیا میں اس سے اس کا اپنا نفس بھلا دیگا، اور قیامت کو عذاب جہنم میں ڈال کر فراموش کر دیگا۔ ارشاد باری ہے۔

> **و من اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکاو نحشره یوم القیمة اعمیٰ قال رب لم حشر تنی اعمیٰ وقد کنت بصیرًا قال کذالك اتتك ایاتنا فنسیتها و کذلك الیوم تنسیٰ** (طه۔ ۱۲۴)

جو میرے ذکر سے اعراض کرے اس کے لئے معیشت تنگ ہے اور قیامت کو اسے ہم اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: خدایا! مجھے تو نے نابینا کر کے اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) آنکھوں والا ہوتا تھا۔ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا۔ اسی طرح آج تجھے بھی فراموش کر دیا جائے گا۔

خدا وند بحالِ من کرم کن　　دِلم را جانبِ شاہِ حرم کن
توئی خلاق و رزّاقِ عوالم　　مراد ر دین و دنیا محترم کن
توئی مشکل کشائے ہر دو عالم　　مرا محفوظِ آثام و ندم کن
نمی دارم سوائے تو خدائے　　بجانم فضل و احساں دم بدم کن
ترا خوانم، ترا بینم بہ ہر سو　　مداوائے دلِ درد و الم کن
گنہ گارم ز سرتاپا خطایم　　مرا موصوفِ اخلاق و شیم کن
مرا در دین و دنیا یا الٰہی　　بہ عشقِ عالم لوح و قلم کن

مرا در مرگ و در روز قیامت
بہ دینِ سیّد عرب و عجم کن
بفیضانِ شہِ ختمِ نبوت
بلیاتِ رہِ نقوی عدم کن

بیدار مغز سویا ہوا ذاکر غافل تہجد گذار سے بہتر ہے

وحدت جو عطا کن میں نہاں ہوتی ہے
سو رنگ میں وہ جلوہ فشاں ہوتی ہے
ہر آن نئی شان میں ہو کر تحلیل
انوار کی صورت میں عیاں ہوتی ہے

ذاکر انسان کو ہر وقت (روحانی) سیر کراتا ہے۔ حالانکہ کبھی وہ بستر خواب پر لیٹا ہوتا ہے کبھی کوچہ و بازار میں پھر رہا ہوتا ہے کبھی تندرست کبھی بیمار کبھی نعمتوں میں اور کبھی لذتوں میں ہر حالت میں اسے روحانی سیر کراتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی وقت اور کوئی حالت (روحانی) سیر سے خالی نہیں گذرتی حتیٰ کہ بستر پر سوئے ہوئے غافل تہجد گذار سے کہیں آگے نکل جاتا ہے صبح دیکھو، تو ذاکر بستر خواب پر لیٹے لیٹے منزل طے کر چکا اور قافلہ سے آگے نکل گیا ہوتا ہے۔ لیکن غفلت سے تہجد گذارنے والا شخص بیچارہ جہاں سے چلا تھا وہیں کھڑا نظر آتا ہے، اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت فرما دیتا ہے۔

ایک عابد کے متعلق حکایت ہے کہ وہ اپنے دوست کے ہاں جا کر مہمان ٹھہرے، اور تہجد پڑھتے پڑھتے تمام رات گذاری مگر میزبان بستر پر لیٹے لیٹے صبح اُٹھا۔ عابد صاحب فرمانے لگے، میاں! تیرے سوتے سوتے قافلہ تو دور نکل گیا، میزبان نے کہا اس کی بہادری کیا جو قافلہ کے ساتھ سفر میں ہی رات گذارے اور صبح اٹھ کر قافلہ کے ساتھ ہی چل کھڑا ہو، جوانمرد تو وہ ہے جو رات بستر پر گذارے اور لیٹے لیٹے صبح کو قافلے سے بھی آگے نکل جائے۔

اس حکایت کے دونوں محمل ہو سکتے ہیں، محمل صحیح بھی اور محمل فاسد بھی۔ اگر یہ محمل قرار دیا جائے کہ انسان بستر پر لیٹے لیٹے سو کر پھڑاکے بھی مارتا ہے اور قانت قائم اللیل و تہجد گذار سے بھی ثواب میں بڑھ جائے تو یہ قطعاً غلط اور باطل ہے۔ اس کا محمل تو یہ ہے کہ بستر پر لیٹنے والے کے دل کا کنکشن خدا سے جڑ چکا ہو اور اس کا دل اپنے پروردگار کے ساتھ معلق ہو اور محبت الٰہی کے ولولہ و جوش نے اس کے دل کو فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا ہو اور اس کی یہ حالت ہو چکی ہو کہ وہ قدوسیوں کے مقدس جھمگھٹوں مین عرش الٰہی کا طواف کرتے کرتے اس طرح رات بسر کر دیا کرتا ہو گویا وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بیخبر ہے۔ لیکن سردی یا درد یا تکلیف کے عارضہ سے کسی رات وہ قیام اللیل نہ کر سکے، یا دشمن کے تعاقب میں تہجد نہ پڑھ سکے یا خود اس کے پیچھے پیچھے دشمن آ رہا ہو اور وہ جان کے خطرہ سے بیچارہ چھپتے چھپتے تہجد ادا کر سکے یا دیگر کسی عذر کی بنا پر اس سے قیام اللیل رہ گیا ہو مگر بستر ے پر لیٹ کر بھی وہ اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور جوش و خروش کا اس قدر جذبہ رکھتا ہو جس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے' تو وہ اس شخص سے ہزار درجہ بہتر ہے، جو رات کو تہجد گذارتے تو صبح کر دے مگر اس کے دل کا ایک ایک گوشہ ریا، غرور، تکبر، طلب جاہ اور عزت طلبی کی غلاظت و گندگی سے لبریز ہو چکا ہو یا خود کہیں اور اس کا دل کہیں ہو، تو ایسا شخص یقیناً بستر پر لیٹے لیٹے بھی اس تہجد گذار سے بے شمار مراحل آگے نکل جاتا ہے' کیونکہ عمل کا تعلق بدن سے نہیں دل سے ہوتا ہے تمام تر دارو مدار نیت پر ہے کہ اصل چیز جڑ ہے پتے نہیں' کیونکہ ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جو خوابیدہ عزائم کے لئے ہیجان خیز ہے۔ خاموش و مخفی خواہشات کو بھڑکا دیتی ہے اور مردہ جذباتِ طلب میں نئی روح پھونک دینے والی

چیز ہے۔

ذکرِ الٰہی سے قلب میں حیات اور آخرت کی تمام منازل میں روشنی ملتی ہے

ہر شے میں عیاں کر کے اپنی محبت   دکھلائی بہر طرز نزاکت اپنی
ہر رنگ میں دیدارِ محمد کے لئے   ''ڈالی'' ہے خالق نے لذت اپنی

ذکر ہی ایسی چیز ہے جو ذاکر کے لئے دنیا میں بھی نور، قبر میں بھی نور اور آخرت میں بھی نور کا موجب ہوگا اور پلصراط پر اس کے آگے آگے چلتا جائے گا۔ اصل یہ ہے کہ دلوں میں نور اور قبروں میں روشنی پیدا کرنے کے لئے ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **او من کان میتا فا حیینه وجعلنا له نور ایمشی به فی الناس کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها** (انعام) بتلایئے! جو شخص جہالت کی موت مر چکا تھا ہم نے اسے علم کی روح عطا کر کے زندہ کر دیا اور اسے نورِ شریعت عطا کیا جس کے ذریعے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو ایسے اندھیروں میں گھر چکا ہے جہاں سے کبھی نہ نکل سکے گا۔

یہاں نور والے سے وہ مومن مراد ہے جو ایمان باللہ، محبت و معرفتِ خدا اور ذکرِ الٰہی سے منور ہو چکا ہے اور صاحبِ ظلمات سے وہ شخص مراد ہے جو خدا سے غافل ہو چکا ہے۔ حضور ﷺ کی دعائے نور اس تصور کو سمجھنے کے لئے کافی و وافی ہے، مزید روشنی کے لئے مندرجہ ذیل دعا پہ غور کریں۔

> **اعوذ بنور وجهك الذی اشرقت له الظلمات وصلح علیه امر الدنیا والاخرة ان یحل علی غضبك او ینزل بی سخطك لك العقبیٰ حتی ترضی ولا حول ولا قوة الا بك ۔**
>
> (اے اللہ) میں تیرے غضب سے تیرے چہرۂ انور کے نور کی پناہ لیتا ہوں جس کے سامنے تمام تاریکیاں روشنی میں بدل جاتی ہیں اور جس کے باعث دنیا و آخرت کے تمام معاملات درست ہو جاتے ہیں، گناہ سے باز رہنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق تیری ہے مدد پہ موقوف ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تمہارے رب کے ہاں نہ رات ہے نہ دن بلکہ سب آسمان اللہ کے چہرے کے نور سے روشن ہیں، بعض روایات میں اس اثر کے الفاظ اس طرح ہیں آسمانوں اور زمینوں کی روشنی (رونق) اللہ تعالیٰ کے چہرۂ انور کے نور کے باعث ہی ہے، اسے عثمان دارمی نے ذکر کیا ہے قرآن میں ہے: **واشرقت الارض بنور ربها** ۔ (الزمر: ٦٩) زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی' تو ثابت ہوا کہ بروزِ قیامت ہر طرف خدا ہی کے نور کی جلوہ گری ہوگی نہ کہ شمس و قمر کے نور کی۔

ہے اس کی محفل اس کا ساقی و مینا و جام اس کا   چمن اس کا' بہار اس کی' بہاروں کا نظام اس کا
عناصر کے رگ و پے میں' ہر اک شے اور لاشے میں   مکاں سے لامکاں تک ذرّے ذرّے میں مقام اس کا
نہاں خانوں میں دل کے اور عالم کی زبانوں پر   جہاں دیکھو' جدھر دیکھو وہیں موجود نام اس کا
نگاہِ فلسفہ گم ہے خود کی کو بِنی میں   وگرنہ کس سے پنہاں ہے حدوث اپنا دوام اس کا

نور خدا کی جلوہ گری

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ہمیں خطبہ میں پانچ چیزیں ارشاد فرمائیں، فرمایا:

ان الله لا ينام ولا ينبغى له ان ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع اليه عمل الليل قبل النهار وعمل النهار قبل الليل حجابه النور لو كشفه لا حرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه ثم قرأ ان بورك من فى النار ومن حولها (نمل۲۷۔ ع۱)

اللہ عزوجل سوتا نہیں اور نہ اسے سونا لائق ہے رزق وغیرہ کے ترازو کو وہی اونچا نیچا کرتا ہے اور اسی کی طرف رات کے عمل دن سے پہلے اور دن کے عمل رات سے پہلے چڑھتے رہتے ہیں، اور وہ نور کا حجاب کئے ہوئے ہے اگر اسے اٹھا دے تو اس کے چہرۂ اقدس کے جلال وعظمت کا نور نظر پہنچنے تک تمام چیزوں کو خاکستر کر کے رکھدے پھر استشہاد کے لئے آیت تلاوت فرمائی ان بورك الخ یعنی وہ بابرکت ذات ہے جو آگ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ حجاب بھی خدائے قدوس کے چہرۂ اقدس کے نور سے مستنیر ہوگا اور اگر وہ حجاب نہ ہو تو چہرۂ خداوندی کے انوار تمام دنیا کو جلا کر راکھ کر ڈالیں اور انوارِ الٰہیہ گز دوگز دور نہیں بلکہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں تک باری تعالیٰ وتقدس کی نظر پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ نے جب (عرش معلیٰ سے) کوہ طور پر تجلی فرمائی اور تھوڑا سا حجاب اٹھایا تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین میں دھنس گیا اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی خدائے ذوالجلال وجبروت کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔

چمن کے چہچہے ہوں یا سکوت کوہ و صحرا ہو   مسلسل ذکر جاری ہے فضا میں صبح و شام اس کا
یہ عرش و فرش یہ رنگینیاں پہنائے عالم اس کی   یہ مہرومہ یہ بحروبر، یہ خشک و تر تمام اس کا
ہوا میں ابر و باراں میں، زمیں میں آسمانوں میں   مہک اس کی، چمک اس کی، سکوں اس کا خرام اس کا

ذکر خدا سے فاقہ قلبی کا انسداد ہوتا ہے

دل میں ہر وقت ایک حاجت اور ایک فاقہ موجود ہوتا ہے جس کا انسداد ذکر الٰہی کے سوا کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ جب ذکر اس کا اس طرح شعار بن جائے کہ اصالۃً وہی ذاکر ہو اور زبان محض اس کی تابع ہو تو یہی وہ ذکر ہے جو تکمیل حاجات اور فاقہ کو مٹانے کا موجب ہو سکتا ہے اور جس کے ہوتے ہوئے انسان مال کے بغیر بھی غنی، قبیلہ وکنبہ نہ ہونے کے باوجود معزز اور حکومت کے بغیر بھی بارعب اور مہیب ہوتا ہے، مگر جب ذکر الٰہی سے غفلت کرے تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہو جاتا ہے اور کثرت امور وحادثات کے باوجود فقیر، حکومت کے باوجود ذلیل اور بے شمار رشتہ داروں اور کنبہ وقبیلوں کے باوجود تمام لوگوں کی نظروں میں حقیر وذلیل اور خسیس ہوتا ہے۔

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا   جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر وبیاں تیرا
زمین وآسماں کے ذرے ذرے میں ترے جلوے   نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشان تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے   سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

تیرا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے   کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا
جہانِ رنگ وبو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے   نہ کوئی ہمسفر تیرا ، نہ کوئی کارواں تیرا
تری ذاتِ مُعلیٰ آخری تعریف کے لائق   چمن کا پتہ پتہ روز وشب ہے نغمہ خواں تیرا

ذکر الٰہی کی چار خوبیاں

ذکر میں چار خوبیاں ہیں، متفرق کو جمع کرنا، اور مجتمع کو متفرق، قریب کو بعید اور بعید کو قریب کرنا۔ جمع کی صورت یہ ہے کہ انسان کے پراگندہ دل، پراگندہ ارادہ، پراگندہ محبت، پراگندہ خشوع وتذلل اور پراگندہ متفرق عزائم کو جمع کرنا اور تمام پراگندگیاں رفع کر کے جملہ چیزوں کو درست کر دیتا ہے اور بنظر غور دیکھا جائے تو ان تمام چیزوں کی پراگندگی تشتت وافتراق ہی انسان کے لئے سراسر عذاب ووبال جان ہیا اور دل وفکر وارادہ کی جمعیت میں ہی زندگی وحیات اور جملہ نعمت وانعامات مرکوز ہیں۔

تفرق کی صورت یہ ہے کہ انسان پر غم وتفکرات، ہم واندوہ، کسی کام اور مطلوبہ خواہشات میں ناکامی ونامرادی پر حسرت وافسوس اور جملہ مصائب جس قدر بھی انسان پر جمع ہو جاتے ہیں سب کو متفرق ومنتشر کر دیتا ہے، علیٰ ہذا القیاس جس قدر گناہ وخطا کاریاں، بدکاریاں وبدنامیاں اس پر گھیرا ڈال لیں، سب کو یکدم رفو چکر کر دیتا ہے اور سب ایک ایک کر کے اس سے جھڑ کر مضمحل ومفقود اور لاشے ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی جماعت پر جتنے بھی شیطانی لشکر چڑھ کر جمع ہو آتے ہیں مار مار کر ایک منٹ میں انہیں بھگا دیتا ہے اور یاد رکھئے! ایسے شخص پر شیطانی لشکروں کا حملہ وہجوم لابدی ہے کیونکہ ابلیس ہر وقت اور ہر ساعت فوج در فوج اور لشکر پر لشکر روانہ کرتا رہتا ہے اور ذاکر جتنا خدا تعالیٰ کا زیادہ طالب ہوگا اور عشق الٰہی میں جتنا زیادہ پختہ کار ہوگا، خدائی تعلقات واردات میں جس قدر اس کا گہرا تعلق ہوگا۔ اسی تناسب سے اسے گمراہ کرنے کے لئے زیادہ صاحب شان وشوکت وصاحب قوت وسطوت اور بے شمار وبھاری بھرکم لشکروں کی ضرورت ہوگی اور وہ اس میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ جن کا مقابلہ کرنا جسے ہزیمت دینا اور جسے متفرق ومنتشر کرنا از حد لازم ہے اور یہ کام صرف دوام ذکر سے نکل سکے گا اور اس کا علاج صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں انسان رطب اللسان رہے۔

بعید کو قریب کرنا یہ ہے کہ خدا کی یاد میں شیطان اور انسان کی اپنی خواہشات اور طویل امیدیں جس سے آخرت کو دور اور انسان کی نظر سے اوجھل کر دیتی ہے وہی آخرت خدا تعالیٰ کی یاد میں منہمک ہونے سے بالکل قریب آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ اس لئے وہ ذکر میں اس قدر سرپٹ مشغول ہو جاتا ہے، گویا قیامت بپا ہوگئی اور وہ عین میدان قیامت میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کو بالکل تیار کھڑا ہے۔ یہ حالت طاری ہوتے ہی دنیا خود بخود اس کی نظر میں ذلیل وحقیر دکھائی دینے لگتی ہے اور دل میں آخرت کی عظمت وشان وشوکت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے وہی دنیا جو کل تک قریب نظر آتی تھی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور وہی آخرت جو آج تک دور معلوم ہوتی تھی آنکھوں کے سامنے نقشہ بن کر نمودار ہو جاتی ہے کیونکہ دل میں آخرت قریب ہوگی تو دنیا دور ہوتی جائے گی حتیٰ کہ آخرت ایک مرحلہ قریب ہوگی تو دنیا ایک مرحلہ دور ہوگی اور آخرت کو دل میں قریب تر کرنا ازبس ضروری ولابدی ہے جو صرف اسی صورت قریب ہو سکتی ہے کہ انسان ہر وقت ہر آن ذکر میں رطب اللسان رہے۔

ترا پرچم لہراندا میں تکیا اے ہر پاسے   تو تشبیہاں تو ایں اُچا سوہنا پاک منزہ
شانِ عظیم اے تیری مولیٰ بخشیا پاک حبیب   تیری حمد چتارے دل ایہۂ آکھے پاک درود

ذکرِ خدا سے دل بیدار رہتا ہے

ذکرِ خدا دل کو نیند سے ہوشیار اور خوابِ غفلت سے بیدار کر دیتا ہے اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ دل غفلت کی نیند سو چکا ہو تو اس کی سینکڑوں تجارتیں خراب اور ہزاروں منافع برباد اور سراسر خسارہ ہی خسارہ ہوتا ہے مگر جب نیند سے بیدار اور خوابِ غفلت سے ہشیار ہو کر اسے پتہ چلتا ہے کہ سونے سے میری فلاں تجارتیں خراب ہوئیں اتنے منافع برباد ہو گئے اور الٹا اتنے خسارے لازم آئے تو پہلے سے بھی زیادہ چالاک اور چاق و چوبند ہو کر تلافی مافات کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے بقیہ عمر بھر کے لئے ہشیار و بیدار ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور غفلت و سستی اور نیند کو قریب تک نہیں آنے دیتا اور یہ بیداری و ہوشیاری صرف ذکرِ الٰہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ ذکرِ الٰہی سے غافل رہنا ہی گہری نیند اور خوابِ غفلت کا موجب ہوتی ہے۔

☆ ذکر وہ درخت ہے جس پر احوال و معرفتِ الٰہی کے وہ پھل لگتے ہیں جس پر سالک و عارف لوگ جان دیتے ہیں اور یہ پھل صرف ذکرِ الٰہی کے شجر سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں پھر جس قدر اس درخت کا پیڑ زیادہ ہو گا جڑیں راسخ و مضبوط ہوں گی اسی قدر زیادہ پھلدار ہو گا اور ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے ہر اس مقام کا نتیجہ و ثمرہ حاصل ہوتا ہے' جو توحیدِ خداوندی کے لئے بیداری و ہشیاری کا موجب ہوتا ہے۔

اور ذکر ہی وہ بنیاد ہے جس پر جملہ مقامات کی عمارت اسی طرح کھڑی کی جا سکتی ہے جس طرح کسی بنیاد پر دیوار یا دیوار پر چھت کھڑی کی جا سکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہو تو اپنی منزل طے نہیں کر سکتا اور بیدار کرنے والی چیز صرف ذکرِ الٰہی ایک ایسی چیز ہے جو خوابِ غفلت سے ہوشیار و بیدار کرتی ہے۔ چنانچہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور غفلت ہی دل کی نیند بلکہ اس کے لئے موت کا حکم رکھتی ہے جس کی وجہ سے دل روحانی طور پر بالکل مردہ ہو جاتا ہے۔

مالک تے رحمٰن توں مولیٰ   خالق تے سبحان توں مولیٰ
عزت ذلت دیون والا   رحمت شفقت ونڈن والا
سبھ دیاں راساں موڑن والا   ٹٹے دل نوں جوڑن والا

ذکر سے قرب و معیتِ خداوندی نصیب ہوتی ہے

ذکر اپنے مذکور (خدا تعالیٰ) کے قریب اور مذکور (خدا تعالیٰ) اس کے ساتھ اور اس کی معیت میں ہو جاتا ہے اور یہ معیت معیتِ عملی و احاطہ عامہ نہیں بلکہ معیتِ خاصہ ہے۔ یعنی قرب و ولایت نصرت و محبت اور توفیق و اعانت کے لحاظ سے عزوجل انسان سے دور نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ میں ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا (نحل ۱۶۔ ع ۱۶)	خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔
واللہ مع الصبرین (بقرہ ۳۔ ع ۳۳)	اللہ عزوجل صبر گذاروں کے ساتھ ہے۔

ان اللہ مع المؤمنین (انفال ۸۔ع ۲)   اللہ تعالیٰ ایمانداروں کے ساتھ ہے۔

لا تحزن ان اللہ معنا (توبہ ۹ ۔ ع ۶)   غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

اور ذکر گذار کو اس معیت کا اکثر و وافر حصہ نصیب ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔

انا مع عبدی ما ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ (بخاری شریف عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

جن تک انسان میرے ذکر میں رطب اللسان رہے اور اس کے ہونٹ ہلتے رہیں، میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

جبکہ دوسری حدیث قدسی میں ہے

اھل ذکری اھل مجالستی واھل شکری اھل زیارتی واھل طاعتی اھل کرامتی واھل معصیتی لا اقنطھم من رحمتی ان تابوا فانا حبیبھم فانی احب التوابین واحب المتطھرین فان لم یطبوا فانا طبیبھم ابتلیھم بالمصائب لا طھر ھم من المعائب ۔ (الوابل الصیب من الکلم الطیب)

اہل ذکر میرے ہم مجلس اہل شکر میرے زائرین اہل طاعت میرے اصحاب کرامت ہیں اہل معصیت میرے رحمت پر وردہ ہیں جن کو میں اپنی رحمت سے ناامید نہیں کرتا چاہتا اگر توبہ کریں تو میں ان کا دوست ہوں کیونکہ توبہ کرنے والوں کو میں محبوب سمجھتا ہوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو پسند فرماتا ہوں اور اگر علاج ہی نہ کرائیں تو میں خود ان کا طبیب ہوتا ہوں اور مصائب کے آپریشن سے ان کو عیوب سے پاک صاف کر دیتا ہوں۔

اول وی توں آخر وی توں' توں ایں باطن ظاہر   سبھ تیری امداد دے طالب' توں ایں سبھ دا ناصر
وچ تصرف تیرے سبھ کجھ جو چاہیں اوہ ہووے   تیری یاد اجالے ونڈے جلویاں دا توں مظہر
توں اچا توں سبھ توں اچا توں سبھناں توں عالی   باقی سبھ مخلوق اے تیری توں سبھناں دا والی
توں جبار مشیت تیری جو چاہویں اوہ کردا   توں دنیا دا خالق مالک توں دنیا دا والی
تیریاں ای تعریفاں کردیاں مولا سبھ زباناں   تیری حمد دے نغمے گائے تیرے تسبیح خواناں
شمس قمر تے تارے سارے تیرے حکم تے چلدے   تیرا ای ناں لے کے سائیاں سارے کرن اڑاناں

ایک ضروری وضاحت

جو معیت ذاکر کو نصیب ہوتی ہے اس سے کوئی معیت ہمسری و مشابہت نہیں کر سکتی اور یہ اس معیت سے اخص ہوتی ہے جو ایک محسن و متقی کو عنایت ہوتی ہے بلکہ یہ ایسی معیت ہے جو نہ عبادت سے حاصل ہوتی ہے نہ وصف سے بلکہ ذوق و وجدان سے معلوم ہوتی ہے اور یہی مقام لغزش ہے جہاں انسان کفر کے قریب تر پہنچ جاتا ہے اور جب تک اس معیت کے ساتھ ساتھ بندہ قدیم و حادث، خالق و مخلوق، اور عابد و معبود میں فرق نہ کرے تو اسلام سے خارج اور حلولیہ بن کر یا عیسائیوں سے جا ملتا ہے یا وجودیہ ہو کر قائلین وحدت وجود میں داخل ہوتا ہے جو وجود باری تعالیٰ کو عین موجودات کا وجود سمجھتے ہیں بلکہ ان کے خیال میں نہ کوئی رب ہے نہ بندہ نہ مخلوقات ہے، نہ خدائے برحق بلکہ وہ تو رب کو بندہ اور بندہ کو رب اور مخلوقات کو حق تعالیٰ تصور کرتے ہیں، حالانکہ اللہ عزوجل تو

ان کے بکواسات سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

الغرض مقصود یہ ہے کہ انسان صحیح عقیدہ پر رہے تو فبہا، ورنہ جب ذکر واذکار کا غلبہ وتسلط پوری طرح اس پر مستولی ہو جائے کہ خدا کی یاد بلکہ خود اس کا نفس اس کے دل سے غائب ومخفی ہو جائے اور ہر چیز اس کو خدا نظر آئے تو یقیناً حلول واتحاد جیسے عقائد فاسد میں مبتلا ہو کر وہ شریعت اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور مرتد وملعون ہو کر مرے گا۔

اے خدا ستار تیری ذات ہے میں ہوں عاصی میری کیا اوقات ہے
سر ندامت سے نہیں اُٹھتا مرا شرم بد اعمال پر دن رات ہے

ذکر خدا صدقہ وجہاد سے بھی افضل ہے

ذکر الٰہی، غلام آزاد کرنے، خدا کی راہ میں مال لٹانے، جہاد فی سبیل اللہ کے لئے سواری پیش کرنے اور تلوار لے کر میدان جہاد میں خود اپنے نفس کو پیش کرنے کے برابر ومساوی ہے چنانچہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ۔

”جو شخص روزانہ سو مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمدو هو علي كل شيء قدير** پڑھے اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' سو برائیاں محو کی جاتی ہیں اور صبح سے شام تک اس دن شیطان سے مصؤن ومحفوظ رہتا ہے“ (الحدیث)

ابن ابی الدنیا بواسطہ اعمش از سالم بن ابی الجعد ذکر فرماتے ہیں کہ کسی نے ابو درداء ؓ کو بتایا کہ فلاں شخص نے سو غلام آزاد کیا ہے تو فرمایا کہ سو غلام تو بہت کافی اور افضل ترین صدقہ ہے لیکن اس سے بھی زیادہ افضل ترین ایمان ہے جو انسان کے روز وشب لازم وملزوم رہے اور انسان ہر وقت ذکر الٰہی میں طب اللسان رہے۔

عبداللہ بن مسعود ؓ کا قول ہے کہ ”سونے کے دینار سخاوت کرنے کی بجائے سبحان اللہ پڑھ لینا مجھے زیادہ پسند ہے“۔ ایک دفعہ عبداللہ بن عمرو ؓ اور عبداللہ بن مسعود ؓ فرمانے لگے کہ ”دینار سخاوت کرنے کی بجائے اتنی دفعہ اللہ اکبر کہہ لینا مجھے تو زیادہ پسند لگتا ہے“ تو عبداللہ بن عمرو ؓ نے فرمایا ”راہ چلتے چلتے چند مرتبہ اللہ اکبر کہہ لینا مجھے جہاد میں گھوڑا پیش کرنے سے زیادہ پسند ہے۔“

ابو درداء ؓ کی صحیح الاسناد حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو تمہارے لئے تمام اعمال سے بہتر خدا کے ہاں از حد نفیس وپاکیزہ بلندی درجات کا اعلیٰ ذریعہ، راہ خدا میں سونا چاندی لٹانے سے بھی بہتر، بلکہ اس سے بھی بہتر ہے کہ دشمنان خدا سے لڑتے انہیں مارتے خود بھی جام شہادت نوش کر جاؤ صحابہ کرام نے کہا، یا رسول اللہ! فرمایئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ خدا تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم سند صحیح)

میں گناہوں سے جھکا جاتا ہوں یوں بوجھ مجھ پر میری اپنی ذات ہے
شکر ہو یا رب تیرا کیسے ادا نعمتوں کی مجھ پہ جو برسات ہے
کر عطا انوار اپنی ذات کے قبر کی کالی خدا یا رات ہے

جو ذکر کو بھول گیا وہ خدا کے شکر کو بھول گیا

ذکر ایسا شکر ہے جس نے ذکر بھلا دیا اس نے گویا خدا تعالیٰ کا شکر ترک کر دیا۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت زید بن اسلم سے ذکر فرماتے ہیں کہ

”موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، خدایا! تیرے انعامات تو بے شمار ہیں، اب مجھے زیادہ شکر بجالانے کا طریقہ بھی سکھلا دے، اللہ عزوجل نے جواب دیا مجھے کثرت سے یاد کیجئے کیونکہ آپ کثرت سے میرا ذکر کریں گے تو گویا آپ میرا کثرت سے شکر بجالائے اور مجھے بھلا دیا تو گویا آپ نے میری ناشکری کی“۔

شعب الایمان میں بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قول ذکر فرماتے ہیں کہ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا! مولا! کون سا شکر تیرے مناسب ہے؟ اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی کہ میرے ذکر سے آپ کی زبان ہر وقت تر رہنی چاہئے موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے۔ بعض دفعہ جنبی ہوتا ہوں پاخانہ پیشاب سے استنجا نہیں کیا ہوتا؟ اللہ عزوجل نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر عرض کی: مولا! کیا پڑھا کروں؟ فرمایا یہ پڑھا کیجئے۔ سبحانك وبحمدك وجنبني الاذیٰ وسبحانك فقني الاذیٰ .

خدایا میں تیری حمد وثنا اور تسبیح کہتا ہوں مجھے گندگی سے دور رکھ۔ خدایا تو پاک ہے مجھے بھی گندگی سے نجات دے۔

کر طلب اللہ کی الفت رات دن   اس کی چاہت عزت جذبات ہے
رکھ یقیں تجھ کو خدا دے گا سمیر   تیرے لب پر جو نبی کی نعت ہے

ذاکر تمام متقیوں سے معزز ہے

متقی و پرہیزگاروں میں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق اور معزز وہ شخص ہے جس کی زبان ذکر الٰہی میں ہر وقت تر رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے اوامر و نواہی کا اسے ازحد پاس ہوتا ہے ہر وقت اسے ان کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے اور ذکر اس کی گھٹی و شعار بن چکا ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تقویٰ اس کے لئے دخول جنت اور دوزخ سے نجات کا موجب ہو جاتا ہے اور دخول جنت و نجات دوزخ معمولی چیز نہیں بلکہ بہترین ثواب و اعلیٰ قسم کا اجر ہے اور ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو اٹھا کر خدا تعالیٰ کے قریب و حضور اور بارگاہ الٰہی میں پہنچا دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب ہی سب سے بہترین و اعلیٰ منزلت و مقام ہے۔

خدائے لم یزل ہے وہ خدائے ذوالجلال ہے   وہ باکمال ہے بڑا اسی سے ہر کمال ہے
وہ رفعتوں کا ہے امیں ہر ایک دل میں ہے مکیں   وہ لاشریک وحدہٗ نہ اس کی مثل ہے کہیں
عروج ہے فقط اسے اسی کو ہر کمال ہے   خدائے لم یزل ہے وہ لایزال ہے

ذکر سے قساوت قلبی کا علاج

دل میں قساوت و سختی ہوتی ہے جسے ذکر الٰہی ہی پگھلا کر تحلیل کر سکتا ہے اس لئے انسان کو ذکر الٰہی کی ساتھ اپنی قساوت قلبی

وسخت دلی کا علاج کرنا چاہئے۔

حماد بن زید معلّٰی بن زیاد سے ذکر کرتے ہیں کہ کسی نے امام حسن کو کہا: اے ابا سعید مجھے قساوت قلبی کی شکایت ہے، فرمایا ذکر الٰہی کی (انگیٹھی میں رکھ کر) اسے پگھلایئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل جتنا زیادہ غافل ہوگا اتنا ہی زیادہ سخت اور قاسی ہوتا چلا جائے گا لیکن جب خدا تعالیٰ کی یاد کریگا، تو یہ قساوت وسختی اس طرح پگھلتی جائے گی جس طرح آگ میں شیشہ وتانبا پگھل جاتا ہے۔ غرضیکہ ذکر الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو قساوت قلبی وسنگ دلی کو پگھلا کر رکھ دیتی ہے۔

وہ کیڑے پالتا ہے پتھروں میں اس کی شان ہے　　اور اس کی قدرتوں کو دیکھ کر بشر حیران ہے
سمجھ نہ جس کی آسکے وہ ایسا اک سوال ہے　　خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

☆ ذکر دل کی دوا اور قلب کی شفا ہے اور غفلت سراسر مرض وبیماری ہے، یاد رکھئے ہر دل بیمار ہے اور سب کی دوا وشفا ذکر الٰہی میں موجود ومرکوز ہے۔ امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا ذکر سراسر شفا ہے مگر کسی انسان کا نام جپنا اور ذکر کرنا سراسر مرض وبیماری ہی بیماری ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوعاً مرسلاً ذکر فرماتے ہیں کہ جب دل ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو شفایاب اور تندرست ہو جاتا ہے لیکن ذکر سے جب غافل ہو جاتا ہے تو دوبارہ بیمار اور مریض ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے۔

اذا مرضنا تداوینا بذکرکم　　فنترك الذکر احیانا فننتکس

جب ہم بیمار ہو جاتے ہیں تو تیرا ذکر کر کے علاج کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن جب کبھی ذکر ترک کر دیتے ہیں تو دوبارہ بیمار ہو جاتے ہیں۔

یہ پانیوں پہ کشتیوں کا تیرنا اسی سے ہے　　یہ تیرا میرا چلنا پھرنا بولنا اسی سے ہے
جہاں بھی دیکھ لو اسی کی ذات کا جمال ہے　　خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

ذکر الٰہی حُب الٰہی کی اصل ہے

ذکر محبت الٰہی کا اصل اور راس الموالات ہے اور غفلت اللہ تعالیٰ کی دشمنی کی اصل اور راس العداوت ہے تو انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے اس مقام ومنزلت تک پہنچ جاتا ہے کہ خود اللہ عزوجل بھی اس سے دوستی وموالات اور محبت کرنے لگ جاتا ہے اور ذکر الٰہی سے غفلت وسستی کرتے کرتے اس حد تک جا پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا دشمن ومغضوب اور درگاہ الٰہی سے بالکل راندہ جاتا ہے۔ امام اوزاعی حسان بن عطیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

اللہ عزوجل سے انسان کی ہر دشمنی ہیچ ہوتی ہے مگر ذکر الٰہی سے کراہت کرنے یا خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ذاکر کو بُرا سمجھنے سے کوئی دشمنی بڑھ کر نہیں، دیکھئے! اس دشمنی وعداوت کا اصل سبب ذکر الٰہی سے غفلت کرنا ہے اور انسان خدا کی یاد سے غافل رہ کر نہ خود پسند کرتا ہے کہ ذکر الٰہی بجالائے اور نہ ہی اور کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا اچھا لگتا ہے، تو اس وقت اللہ عزوجل کا پکا دشمن بن جاتا ہے جیسا کہ ذاکر ذکر کرتے خدا تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

کوئی پہر کی چاہ میں جہاں سے گزر گیا کسی کا گوہرِ مراد سے پیالہ بھر گیا
کہیں خوشی کی بارشیں کہیں فقط ملال ہے خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

☆ کوئی چیز ایسی نہیں جو ذکر الٰہی کے برابر انعامات خداوندی کے حصول یا عذاب وغضب الٰہی کے دفاع کا موجب ہو سکے کیونکہ ذکر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو چاروں طرف سے کھینچ کر جمع کر دینے کا باعث اور غضب خداوندی کو دفع کرنے کا موجب ہے۔

ارشاد باری ہے: **ان اللہ یدافع عن الذین امنوا** (حج ۲۲۔ع ۵) خدا تعالیٰ ایمانداروں سے اپنا غصہ وغضب دفع کرتا ہے۔

غرضیکہ ایمانداروں میں ذکر الٰہی کے باعث جس قدر قوت ایمانی ہوگی جتنا ایمان کامل ہوگا، جس قدر مادہ ایمانی قوی ومضبوط ہوگا اتنا ہی خدا تعالیٰ اس سے غضب الٰہی کو دور سے دور رکھے گا چونکہ اصول ہے کہ کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا اسی اصول کی بنا پر جو خدا تعالیٰ کو یاد رکھے گا خدا اس کو یاد رکھے گا اور جو خدا کو بھلائے گا خدا اس کو بھلا دے گا یعنی چھوڑ دے گا' ارشاد الٰہی ہے:

لئن شکرتم لا زیدنکم (ابراہیم ۱۴۔ع ۲) شکر کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا۔

اور ذکر ہر قسم کے شکر سے اعلیٰ ترین شکر ہے اور شکر ازدیاد نعمت کا موجب اور مزید نعمت کا باعث ہے۔

سلف صالحین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی یاد سے غفلت کرنا کتنی بدترین قباحت ہے جو نیکی واحسان میں تجھ سے کبھی غافل نہیں رہتا۔

شجر میں وہ حجر میں وہ شمس اور قمر میں وہ ساعتوں میں ہے وہی مرے دل ونظر میں وہ
میں زاہد اس سے پھر سکون میری کہاں مجال ہے خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

ذکر خدا اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دُعاؤں کا موجب ہے

ذکر کی وجہ سے ذاکر پر خدا تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی صلوات اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور غور کیجئے کہ جس کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے دُعا کریں اور خود خدا تعالیٰ رحمت نازل فرمائے تو یقیناً وہ فلاح یاب اور کامیاب وفائز المرام ہوگا۔ ارشاد باری ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرًا کثیرًا وسبحوہ بکرۃ واصیلاً ○ ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین رحیما○

ایماندارو! کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو وہی تم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں ظلمات سے نکال کر روشنی میں پہنچائے اور وہ مومنوں پر نہایت ہی مہربان ہے۔

تو یہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ کی رحمت وصلوات ہے جس کا اتنا اثر ہے کہ انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں پہنچانے کا باعث ہے اور جب خود خدا تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی رحمت وصلوات انسان پر نازل ہوں اور اندھیروں سے نکال کر نور اور روشنی میں پہنچا دیں' تو پھر خود ہی بتلایئے کہ وہ کون سی خیر وبرکت ہے جو انسان کو حاصل نہیں ہوئی؟ اور کون سی بُرائی وشرارت ہے جو انسان سے دور نہیں ہوئی؟ افسوس صد افسوس ان لوگوں پر جو خدا تعالیٰ سے غافل رہ کر اس کے کروڑہا انعامات واحسانات سے محروم وبدنصیب رہ گئے **وباللہ التوفیق**

☆ ذکر الٰہی پر مداومت کرنے والا شخص خوشی کے مارے خنداں خنداں اور ہنستے ہنسے جنت میں داخل ہوگا۔ جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے ابی درداء رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

''جن کی زبان ذکر الٰہی میں ہر وقت تر رہتی ہے وہ ہنستے ہنستے اور خنداں خنداں جنت میں داخل ہوں گے''۔

جو نقش الیکے نیں توں سبھے سوہنے   سبحان تری شان لئی آکھاں ' لکھاں
ہر چیز ای مولا دی عطا اے نجمی   اوہ جہات سج پاوے تے میں سوچاں' لکھاں

بھاندا اے جو تینوں کریں ویسا مینوں   دل داغ محبت تھیں سجا دے مولا
بخشش دا طلبگار آں تیتھوں سائیاں   پا فضل دا مینہ حرف وفا دے مولا
دل پاک محبت دی ردا دے طالب   ایہناں نوں توں عشقے دی نوا دے مولا

توں سبھناں دا رب ایں سچا' تیریاں سبھ انواراں   تیرے بن معبود نہ کوئی ' تیری حمد چتاراں
توں رحمٰن سداون والا ' توں اللہ توں کلا   تیری ذات اے اُچی' پچی رکھے وچ حصاراں

تمام احکام اقامت ذکر کے لئے مشروع ہوئے

تمام اعمال اقامۃ لذکراللہ یعنی ذکر الٰہی کو قائم ودائم اور ہمیشہ کے لئے باقی رکھنے کی غرض سے مشروع کئے گئے ہیں تو گویا جملہ اعمال کے اجراء ومشروعیت کا اصل مقصد ذکر الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

اقم الصلوٰۃ لدلوك الشمس (بنی اسرائیل ۱۔ ع۹) سورج ڈھلتے نماز پڑھئے۔

و نضع الموازین القسط الیوم القیمۃ (انبیاء ۲۱۔ ع۴) قیامت کے روز ہم انصاف کا ترازو (میدان میں) لگائیں گے۔

مذکورہ بالا آیت سے ظرفیت کا معنی بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ مگر اس تفسیر پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ لازم ظرفیہ کے بعد اسم ظرف واسمائے زمان آنا چاہئیں اور ذکر ظرف نہیں بلکہ مصدر ہے اس کا یہ جواب دیا جائے کہ یہاں ظرف زماں محذوف سمجھا جائے یعنی عندوقت ذکری (مجھے یاد کرتے وقت) اور یہ احتمالی معنی ہے لیکن مناسب یہ ہے کہ لام تعلیلیہ بنایا جائے یعنی **اقم الصلوٰۃ لاجل ذکری** (مجھے یاد کرنے کی وجہ سے نماز قائم کیجئے) اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اقامت نماز اس وقت ہو جب خدا انسان کو یاد کرے' تو معلوم ہوا کہ انسان کے ذکر کرنے سے پہلے خداوند تعالیٰ انسان کو یاد کرتا ہے جب ہی تو ذکر الٰہی کا القاء والہام ہوتا ہے۔ لہٰذا تینوں معنی درست ہیں۔

اتل ما اوحی الیك من الکتاب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکرو لذکر اللہ اکبر (عنکبوت ۲۹۔ ع۵)

اس کتاب کی تلاوت کیجئے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے کیونکہ نماز فحش و بد کاموں سے روک دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ذکر یقیناً ہر چیز سے بہت بڑا ہے۔

بعض اس کا معنی یہ کرتے ہیں کہ تم نماز میں خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہو اور جو اسے یاد کرے خدا اس کو یاد کرتا ہے۔ تمہارے اللہ اللہ کرنے کی نسبت خود اللہ عزوجل کا تمہیں یاد کرنا کہیں بڑھ چڑھ کر ہے، اور یہ تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سلمان رضی اللہ عنہ، ابی درداء رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابن ابی الدنیا عطیہ سے بواسطہ فضیل بن مرزوق ذکر کرتے ہیں کہ ولذکر اللہ اکبر۔ فاذکرونی اذکرکم کی تفسیر ہے تو معلوم ہوا کہ ہمارے ذکر الٰہی بجالانے کی نسبت خدا تعالیٰ کا ہمیں یاد کرنا ہر ذکر سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ابن زید اور قتادہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں خدا کا ذکر کرنا تمام چیزوں کے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔

سلمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل جملہ اعمال سے افضل ہے فرمایا آپ نے قرآن نہیں پڑھا؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ولذکر اللہ اکبر ابی درداء رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث بھی اس کی شہادت میں پیش کی جاسکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں تمام اعمال سے بہتر و پاکیزہ اور سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی بہترین عمل نہ بتلاؤں؟ الخ

ابوالعباس (امام ابن تیمیہ) کہا کرتے تھے،

آیت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ نماز کے دو بڑے مقصد ہیں جو دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں اول یہ کہ نماز فحش اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکنے کا موجب ہے اور وہ ذکر الٰہی پر مشتمل ہے دوم یہ کہ اس کے اندر ذکر جیسی اعلیٰ چیز موجود ہے جو نہی عن الفحشاء والمنکر سے بھی اعلیٰ ہے۔

اور ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے کہ آپ سے دریافت فرمایا گیا کون سا عمل تمام اعمال سے افضل ہے؟ فرمایا خدا تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

سنن میں بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طواف بیت اللہ سعی بین الصفا والمروہ منی کے جمرات کو کنکر مارنا سب ذکر الٰہی کے قائم و دائم رکھنے کی غرض سے کیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ حسن صحیح)

میریاں حرف ثناواں نوں اوہ موتیاں دیوچ ڈھالے
میریاں پاک خیالاں نوں اوہ ہر دم پیا اُجالے
اوہدی یاد ای چین دلاں لئی ہر اِک رُتے دیندی
اوہدے ناں نیں سوہنے سارے اوہدے پاک حوالے

اوہدی رحمت دی سبھ تے چھاں اے
اوہ ای سبھناں نوں زندگی دیوے
جہنوں چاہوے گدا بنا دیوے
جہنوں چاہوے اوہ قیصری دیوے

توں رحمٰن رحیم ایں مولا تیرا نام ودود حمد ثناواں تیرے لئی سبھ توں ساڈا محمود
توں قیوم توں حامد' واحد توں والی توں رب جو تیرا انکاری مولا ! ہوندا اوہ مردود

ہر شے تیری حمد چتارے' ہر تھاں تیرا جلوہ توں ظاہر ایں ہر پاسے ای' ہر تھاں تیرا ڈیرا
حسن ترے نے ڈھکیا ہویا سارا چار چفیرا اکھ جو منظر تکدی ڈٹھی اوہ اے تیرا پردہ
ساز ازل تے ناں تیرا اے' تار نفس وچ توں ایں تیریاں گلاں ہر پاسے نیں' ہر اک لب تے نغمہ

کثرت ذکر افضل الاعمال ہے

دنیا میں طرح طرح کے عمل اور قسم قسم کے عامل ہیں (کوئی روزہ دار ہے تو کوئی حاجی، کوئی صدقہ دیتا ہے تو کوئی دیگر عمل کرتا ہے لیکن) سب سے اعلیٰ و افضل عمل اس شخص کا عمل ہے جس میں ذکر الٰہی کا اکثر و بیشتر حصہ موجود ہو لہٰذا سب سے اعلیٰ روزہ دار وہ ہے جو روزہ میں خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے بجالائے سب سے بڑا سخی و متصدق وہ ہے جو کثرت سے خدا کا ذکر کرے سب سے بڑا حاجی وہ ہے جو (اپنے حج میں) اللہ عزوجل کا ذکر بڑھ چڑھ کر ادا کرے علیٰ ہذا القیاس دیگر اعمال کو سمجھ لیجئے۔ اس کے متعلق ابن ابی الدنیا نے ایک مرسل حدیث بیان فرمائی ہے کہ

آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا، اہل مسجد میں سے کون شخص زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے۔ پھر سوال کیا گیا کون سا جنازہ بہتر ہے؟ فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے پھر پوچھا گیا مجاہدین میں سے کون سا مجاہد بہتر ہے؟ فرمایا جو خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے بجالائے پھر دریافت کیا گیا حاجیوں میں سے کون سا حاجی (عبادت گذار) بہتر ہے؟ فرمایا جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے پھر دریافت کیا گیا کہ تمام انسانوں یا عابدوں میں سے کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے۔

ابو بکر کا قول ہے ذکر گذار لوگ تمام خیر و برکت لوٹ لے گئے۔ عبید بن عمیر فرماتے ہیں

رات کی مشقت سے اگر تنگ آ گئے ہو مال خرچ کرنے سے بخیل و شوم بن گئے ہو اور دشمن کے ساتھ جنگ کرنے سے بزدل ہو گئے ہو تو کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرو، اور خدا تعالیٰ کی یاد کرو۔

لا شریک لاریب ہے خدا ہی کی ذات ''لاشریک'' میں آئے نظر مجھے اچھی ہی بات
پڑھ کر اسے اک گیان حاصل ہوتا ہے عرفان ملتا ہے اور ملتی ہے نجات
درس محبت الٰہی باہم اس میں تو چھڑا دے اُلفت منات اور لات
نکتہ اک بتاتی ہے یہ بھی سب کو خدا کے بعد ہے بس محمد ﷺ کی ذات
اسے پڑھنے سننے والوں کی اے یوسف دور ہوں آفات روشن رہے ہر رات

ذکرِالٰہی تمام نفلی عبادات کا کام بھی دیتا ہے

ذکرِالٰہی پر دوام و مداومت تمام تطوعات و نفلی عبادت کی نائب اوران کی نیابت کا کام دے جاتی ہے خواہ وہ تطوعات بدنی ہوں یا مالی یا بدنی بھی ہوں اور مالی بھی، جیسے نفلی حج اوراس کا ثبوت حدیث ابی ہریرہ میں بالصراحت موجود ہے کہ ’’فقراء مہاجرین آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ مالدار تو بڑے بڑے عالی درجات اور ابدی نعمتیں حاصل کر گئے ہماری طرح وہ نمازیں بھی پڑھ لیتے ہیں روزے رکھ لیتے ہیں لیکن چونکہ ان کے پاس زائد مال بھی موجود ہوتا ہے اس لئے وہ حج بھی کرتے ہیں اور عمرہ بھی کرلیا کرتے ہیں اور ہم ویسے کے ویسے اُن کے پیچھے رہ جاتے ہیں اور مقابلہ نہیں کر سکتے، حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی صورت نہ بتلاؤں؟ کہ جو تم سے فوقیت لے گئے ہیں ان کے مساوی اور دوسروں پر فائق ہو جاؤ اور تم سے وہی شخص فائق وافضل ہو سکے جو تمہاری طرح اس عمل کو کرنے لگ جائے فقراء نے کہا ہاں: یارسول اللہ! ضرور بتلایئے، حضور ﷺ نے فرمایا ہر نماز کے بعد **سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر** پڑھا کرو۔ (متفق علیہ)

دیکھئے! آنحضرت ﷺ نے اس فوت شدہ حج وعمرہ اور جہاد کے عوض انہیں ذکر کی تلقین فرمائی اور بتلایا کہ ذکر کرنے سے وہ ان سے فائق ہو جائیں گے، لیکن جب مالداروں کو پتہ چلا تو وہ بھی ذکر کرنے لگ گئے اور صدقات وعبادات کے ساتھ ساتھ پھر مالی لحاظ سے فائق رہے اور خیرات مال کے ساتھ ذکر کر کے دونوں فضیلتیں حاصل کر گئے لہٰذا دوبارہ فقراء کو مطالبہ کرنا پڑا اور آنحضرت ﷺ کے ہاں شکایت لے کر پہنچے کہ وہ بھی ذکر کرنے لگ گئے اور مالی لحاظ سے بھی ہم پر فائق رہے جو کہ ہمارے اختیار سے باہر ہے اب کیا کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! ’’پھر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کر دیتا ہے۔‘‘

عبداللہ بن بسر ؓ کی حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! اسلام کے اکثر عادات وسنن اور احکام وشرائع کا پتہ چل گیا ہے۔ اب کوئی ایسی جامع چیز ارشاد فرمایئے جو میرے لئے کافی ووافی ہو حضور ﷺ نے فرمایا: ذکرِالٰہی کر اپنے پر لازم کرلو کہنے لگا: یارسول اللہ! یہ مجھے کافی ہے؟ فرمایا کافی بلکہ زائد ہے۔

دیکھئے ناصح اعظم ﷺ نے اسے ایسا ذریعہ بتلایا جو شرائع اسلام پر ہر وقت اسے برانگیختہ وشائق رکھے ہر دم اسے ان کی حرص وطمع دامنگیر رہے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ انہیں جمع کرنے کی سعی وکوشش میں منہمک رہے کیونکہ جب ذکرِالٰہی کو وہ اپنا شعار بنالے گا تو اسے ذکر سے بھی محبت ہوگی اور ذکر محبوب رکھنے والے مسبب الاسباب سے بھی کیونکہ اللہ عزوجل کو تقرب الٰہی کے بعد شرائع اسلام سے زیادہ کوئی چیز محبوب تر نہیں تو آنحضرت ﷺ نے اسے ایسی چیز بتلا دی جس سے وہ شرائع اسلام کو بخوبی ادا کر سکے اور اس پر تمام سنن واحکام وشرائع کا ادا کرنا بالکل سہل وآسان ہو جائے اوراس کا نام ہے ’’ذکرِالٰہی‘‘

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون ؟ — کون دریاؤں کی موجوں سے اُٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد ساز گار؟ — خاک یہ کس کی ہے کس کا ہے یہ نور آفتاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟ — موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب

ذکر خدا اطاعت الٰہی کا سب سے بڑا معاون ہے

ذکر عبادات پر سب سے بڑا معاون ہے کیونکہ ذکر کی تاثیر سے انسان کو اطاعات خداوندی سے انس ومحبت ہو جاتی ہے اور بالکل سہل وآسان معلوم ہوتی ہیں طبیعت میں کچھ کوفت نہیں ہوتی بلکہ انہیں ادا کرنے میں اسے اس قدر حظ وسرور اور لذت حاصل ہوتی ہے' اس قدر خوشی ومسرت ہوتی ہے اور اس قدر آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ نہ اتنی اسے مشقت معلوم ہوتی ہے نہ طبیعت میں گرانی محسوس ہوتی ہے جتنی کہ غافل انسان کو غافل رہ کر تکلیف ومشقت اور گرانی محسوس ہوتی ہے اور تجربہ ومشاہدہ اس کا شاہد ومؤید ہے جس سے خود بخود حقیقت حال منکشف ہو سکتی ہے۔

☆ ذکر الٰہی ہر مشکل کو آسان صعب کو سہل، عسیر کو یسیر اور ثقیل کو خفیف کر دیتا ہے کیونکہ کوئی ایسی مشکل نہیں جو ذکر کی برکت سے آسان نہ ہو، کوئی عسیر نہیں جو یسیر نہ ہو، کوئی مشقت نہیں جو خفیف نہ ہو، کوئی شدت وسختی نہیں جو زائل نہ ہو کوئی مصیبت نہیں جو اس کی برکت سے دور نہ ہو سکے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو شدت وسختی کے بعد کشادگی، تنگی کے بعد آسانی عسر کے بعد یسر اور رنج وغم کے بعد مسرت وفرحت کا موجب ہوتا ہے۔

ہر اوکڑ چوں کڈھ کے اہو پارلے جاندا مینوں　　نھیریاں اندر میرے لئی اُس روشن دیوے بالے

نام اوہدا دوا اے دُکھاں دی　　گیت دیوے تے نغمگی دیوے

رحمت والیاں نظراں پا کے کرنا ایں امداد　　توں نافع توں ساڈا ہادی مالک ہست و بود

تیرا پیار سہارا بھالاں توں شفیق رؤف ایں　　اوہ نہیں ڈگدا کسے دے کولوں جس دی توں لج پالی

ہووے دل چوں دور ہنیرا　　روشن کر دے چار چفیرا

سفنے سچ بناندا اوہو بجھے دیپ جگاندا　　سبحان اللہ جو وی آکھے' ہاسے جھولی پاوے

ذکر سے تمام خطرے دور ہو جاتے ہیں

ذکر تمام خوف وخطرات اور ہولنا کیوں کو دفع کرتا اور تحصیل امن میں عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے کیونکہ سخت سے سخت خوف وخطرات اور ہولناک مصیبتوں میں گھرے ہوئے انسان کے لئے بھی کوئی چیز ذکر سے زیادہ نافع اور فائدہ مند نہیں، ذاکر خدا تعالیٰ جتنا ذکر کرتا ہے اتنا ہی اسے امن حاصل ہوتا ہے اور خطرات زائل ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہی خطرات جو اس کے لئے خوف

موجب ہوتے ہیں امن سے بدل جاتے ہیں مگر اس کے برعکس غافل انسان امن کے باوجود خوفزدہ رہتا ہے حتیٰ کہ وہی امن اس کے لئے خطرات بن جاتے ہیں اور جس میں ادنیٰ سا بھی احسان ہو وہ دونوں کا تجربہ و مشاہدہ کرسکتا ہے واللہ المستعان ۔

ذکر خدا سے جسمانی قوت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اس کی دلیل کے طور پہ یہ واقعہ کافی ہے کہ جب حضور ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی کی مشقت اور دیگر کاروبار کی زیادتی و تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے آپ ﷺ سے خادم و نوکر طلب کیا تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور آپ کے ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ (نوکر کے عوض) رات کو سوتے وقت تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کریں اور فرمایا نوکر کی بجائے یہ کلمے تمہارے لئے بہتر ہیں۔ (بخاری) بعض نے کہا جو خدا تعالیٰ کے ذکر پر مداومت کرے اسے رات کو سوتے ہوئے اتنی قوت حاصل ہو جاتی ہے جو نوکر سے مستغنی کر دیتی ہے۔

ذکر خدا دا شاناں والا ہر دم کر دے رہیے ‏ ذکر خدا دا شاناں والا دل وچہ ٹھنڈاں پاوے
ذکر خدا دا پاک نبی توں ودھ کے کس نے کرنا ‏ ذکر خدا دا پاک نبی دی شان نوں نت ودھاوے
نام اللہ دا قطرے تائیں سُچا لعل بناندا ‏ نام اللہ دا جھڑا سبھ تھیں رحمتاں پیا ورتاوے

ذکر کرنے والے مقابلہ جیت گئے

میدان مقابلہ میں جملہ اعمال آخرت کا مقابلہ ہو رہا ہے جس میں ذکر گذار اور ذاکر لوگ ہی جیت رہے ہیں لیکن فی الحال دنیا کی گرد و غبار آلود زندگی اُن کے غلبہ و جیت کی رویت سے مانع ہے اس دنیوی زندگی کی گرد و غبار رہتے ہی روز روشن کی طرح سب کچھ عیاں ہو جائے گا اور تمام لوگ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیں گے کہ کون شخص تمام اعمال میں سب سے بڑھ کر جملہ اعمال میں جیت گیا ہے۔

ولید بن مسلم فرماتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے عمر نامی غفرہ کے غلام سے سنا کہ قیامت کے روز جب عملوں کے ثواب سے پردہ منکشف ہوگا تو ذکر سے زیادہ کوئی عمل لوگوں کو افضل نہیں دکھائی دیگا' تو اس وقت تمام لوگ افسوس کرنے لگ جائیں گے اور کہیں گے کہ افسوس! ذکر سے زیادہ تو کوئی چیز آسان نہیں تھی اور ہم محروم ہی رہ گئے ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیروا سبق المفردون قالوا وما المفردون؟ قال: الذین اھتروا فی ذکر اللہ تعالیٰ یضع الذکر عنھم اوزارھم .

چلے چلو! مفردون سبقت لے گئے صحابہ نے دریافت کیا مفردون کون ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا! جو ذکر الٰہی میں ہر دم خوش رہتے ہیں اور ذکر ان کی تمام تکلیفیں اور مصیبتیں رفع کر دیتا ہے۔

و فی روایة فیاتون یوم القیامة خفا فا (ترمذی، ۵:۵۷۷، رقم ۳۵۹۶)

پس وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (گناہ کے بوجھ سے) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

سوہنا رب ای ہر ہر شیء چوں اپنا عکس وکھاوے سوہنا رب ای ہر پاسے وسے ظاہری نظر نہ آوے
لکھ واری شکر گزاراں اوہدی قدرت دا میں میری سوچ تے فکر وی اوہدی عظمت دے گن گاوے
ذات اوہدی سبحان تے سوہنی پاک شریکے توں اے جے اوہ چاوے تے اوہ ساڈے پک ارادے ڈھاوے

اهتروا کی لفظی تحقیق

اهتروا بالشي وليه: کسی چیز پر مست ودیوانہ ہوگئے اس سے چمٹ گئے اور اسے اپنا شعار بنالیا۔

حدیث کے بعض الفاظ میں المستهترون بذكر الله اور مستهترون کا معنی ہی شیفتگان ذکر۔ عربی میں کہا جاتا ہے استهتر فلان بكذا یعنی اس پر شیفتہ ہوگیا۔ اس کی ایک دیگر تفسیر یہ ہے کہ اهتروا فی ذكر الله۔ یعنی خداتعالیٰ کا ذکر کرتے کرتے بوڑھے ہوگئے۔ حتیٰ کہ ان کے ہم عمر بھی فوت ہوگئے مگر وہ ابتک ذکرالٰہی میں مشغول ہیں۔ عربی میں کہا جاتا ہے اهتر الرجل فهو مهتر جبکہ انتہائی بڑھاپے کی وجہ سے مخبوط الحواس ہوکر بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جائے بہکی بہکی باتوں کو هتر کہتے ہیں گویا اس نے ذکرالٰہی میں اتنی عمر گذار دی کہ اس کے ہوش وحواس تک قائم نہ رہے نیز باطل کو بھی هتر کہتے ہیں رجل مستهتر یعنی کثیرالاباطیل زیادہ دروغ گو۔

اسی طرح ابن عمر کی حدیث میں ہے اعوذ بالله ان اكون من المستهترين خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ مستهتر (دروغ گو) بنوں۔

غرضیکہ اس کی حقیقت لفظی یہ ہے کہ استهتار کسی چیز سے محبت کی وجہ سے اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع کرلینا خواہ حق ہو یا باطل۔ لیکن اس کا اکثر استعمال باطل میں ہی ہوتا ہے حتیٰ کہ جب کہا جائے فلان مستهتر تو اس سے صرف باطل کا معنی ہی سمجھا جاتا ہے البتہ جب کسی شے سے مقید کردیا جائے تو اس وقت تقییدی معنی مراد ہوگا جیسے هو مستهتر وقد استهتر فی ذكر الله یعنی ذکرالٰہی پر شیفتہ ہوکر مجنونانہ وار پلٹ پڑا اس معنی کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں۔

اكثر واذكر الله حتے يقال مجنون

خدا کا اتنا زیادہ ذکر کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگ جائیں۔

المصباح المنیر میں ہے استهتر یعنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ کیا کچھ کررہا ہے۔ فائق میں زمخشری فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اعوذ بالله ان اكون من المستهترين میں مستهتر بننے سے پناہ مانگتا ہوں مستهترین کمینہ فضول لوگوں کو کہتے ہیں جنہیں کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ کسی نے انہیں کیا کہا یا وہ لوگوں سے کیا بکواس بکتے ہیں اور اس حدیث کو ترمذی وحاکم نے بہ لفظ ذیل روایت کیا ہے کہ سبق المفردون المستهترون فی ذكر الله يطيع الذكر عنهم اثقالهم فياتون يوم القيمة خفافا ذکرالٰہی کے شیفتہ مفردون سبقت لے گئے جن کے تمام بوجھ کو ذکرالٰہی دور کردے گا تو قیامت کے دن وہ ہلکے پھلکے حاضر ہوں گے اس کی سند صحیح ہے۔

تو باقی ایں ربا، ایتھے ہور تے ہر شیء فانی تو یکتا ایں ذات اچ اپنی کوئی نیں تیرا ثانی

نور تیرے تے ڈھکیا ہویا سارا چار چفیرا ذات تیری ای کر دی پئی اے سبھناں دی نگرانی

ذکر انسان اور دوزخ کے درمیان دیوار بن جائے گا

ذکر انسان اور جہنم کے درمیان دیوار بن جاتا ہے جب وہ کسی دوزخی راستے پر چلنا چاہتا ہے تو ذکر الٰہی رستے میں دیوار بن کر حائل ہو جاتا ہے۔ ذکر دائمی اور کامل ہو گا تو وہ دیوار بھی محکم و مضبوط اور پختہ ہو گی۔ جس میں سے گذرنے کا کوئی راستہ نہ ہو گا' ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہو کر رہے گا۔

عبدالعزیز بن ابی داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنگل میں رہتا تھا اس نے ایک مسجد بنائی اور اس کے محراب میں سات پتھر لگائے۔ جب نماز پڑھنے لگتا تو پتھروں سے مخاطب ہو کر کہتا میں تمہیں اپنے عقیدہ پر گواہ بناتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اتفاقا وہ بیمار ہو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اسے دوزخ میں چلے جانے کا حکم ملا وہ کہتا ہے کہ میں نے پتھروں میں سے ایک پتھر کو جسے خوب جانتا ہوں دیکھا کہ دوزخ کے منہ پر پھیل کر آ گیا اور دوزخ کا ایک دروازہ بند کر دیا حتیٰ کہ اسی طرح تمام پتھروں نے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دئے۔

☆ فرشتے ذاکر کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں جیسا کہ تائب کے لئے دعاء مغفرت فرماتے ہیں چنانچہ حسین معلم بواسطہ عبداللہ بن بریدہ از عامر شعبی عبداللہ بن عمرو بن وقاص کا قول روایت کرتے ہیں کہ مجھے اللہ عزوجل کی نازل کردہ کتاب (قرآن حکیم) میں غور و استنباط سے معلوم ہوا کہ انسان جب الحمد لله کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین جب پورا الحمد لله رب العلمین کہتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اللهم اغفر لعبدك (خدایا اپنے بندے کے گناہ معاف کر دے) جب کہتا ہے سبحان الله فرشتے کہتے ہیں وبحمده اور جب پورا سبحان الله وبحمده کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللهم اغفر لعبدك جب وہ کہتا ہے لا اله الا الله فرشتے کہتے ہیں والله اكبر اور جب پورا لا اله الا الله والله اكبر پڑھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللهم اغفر لعبدك خدایا اپنے بندے کو بخش دے۔

عرضہ کردم دو جہاں بر دل کا فتادہ بجز از عشق تو باقی ہمہ فانی دانست
شود مست وحدت زجام الست ہرکو چو حافظ می صاف خورد

ذاکر پر دشت و جبل کا فخر و مباہات

دشت و جبل پہاڑ اور وادیاں ذاکر کی وجہ سے فخر و مباہات کرتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ فلاں ذاکر نے ہم پر ذکر الٰہی کیا ہے۔

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو نام لے کر دریافت کرتا ہے کہ آج تجھ پر کوئی ذاکر نہیں گذرا؟ اگر وہ جواب دے کہ ہاں گذرا ہے تو اسے بیحد خوشی ہوتی ہے۔''

حضرت عون عبداللہ فرماتے ہیں، بعض میدان دوسرے میدانوں کو آواز دے کر پوچھتے ہیں کہ میرے پڑوسی آج تم میں سے کسی پر کوئی ذاکر تو نہیں گذرا؟ تو جواب میں کئی ہاں کہتے ہیں اور بعض نفی میں جواب دیتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اعمش مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ بعض پہاڑ بھی دوسرے کو نام لے کر بلاتے ہیں کہ او فلاں آج تجھ پر کوئی ذاکر نہیں گذرا؟ بعض اثبات میں جواب

دیتے ہیں اور بعض نفی میں۔

☆ کثرت ذکر نفاق سے نجات کا موجب ہوتا ہے کیونکہ منافق اللہ عزوجل کو بہت کم یاد کیا کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

ولا یذکرون اللہ الا قلیلًا (نساء۴، ع۲۱) وہ (منافق) اللہ عزوجل کا بہت کم ذکر کرتے ہیں

حضرت کعب فرماتے ہیں جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہیاور واللہ اعلم شائد اللہ عزوجل نے اسی لئے سورۂ منافقون کو اپنے قول:

یایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولاد کم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون۔

ایماندارو تمہیں تمہارے مال واولاد ذکر الٰہی سے غافل نہ کر دیں، جو ایسا کرے گا تو یقیناً وہی لوگ خسارہ میں رہیں گے۔ (سورہ منافقون۶۴، ع۲) سے ختم فرمایا ہے کیونکہ اس میں منافقین کے فتنہ سے ڈرایا گیا ہے کہ وہ ذکر الٰہی سے غفلت کی وجہ سے گندگی نفاق میں پھنس گئیاور بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے خارجیوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا وہ منافق ہیں جو خدا تعالیٰ کو کم یاد کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا ذکر کم کرنا نفاق کی علامت ہےاور کثرت سے ذکر کرنا نفاق سے امن کا موجب ہوتا ہےاور خدا اللہ عزوجل اس سے کہیں منزہ و برتر ہے کہ ایک ذکر گذار کو نفاق میں مبتلا کر دے۔ بلکہ یہ تو ذکر الٰہی سے دل کی غفلت کا خمیازہ ہے جو اسے بھگتنا پڑتا ہے۔

تیری ذات کمالاں والی تیری وڈی قدرت سبھے پاک زوالاں توں ایں تیری اُچی طاقت
سبھناں دا مقصود اے مولا ! تیرا پاک سہارا سبھناں دا معبود وی توں ایں ایہ وے تیری عظمت
سبھ نوں شاناں بخشن والی شان اے اعلیٰ تیری تیرے لئی سبھ حمد ثناواں تیرے لئی ہر مدحت
وچ دلاں ایہ نور دے دیوے خوب جگاویں ربا دتے سانوں سوہنے سوہنے لفظ جہڑے قرآنی

ذکر الٰہی کی لذت تمام لذات سے بہتر ہے

صرف ذکر میں ایک ایسی لذت وچاشنی ہوتی ہے جس کی نظیر مشکل ہے، انسان کو سارے ثواب کی بجائے محض وہی لذت وسرور حاصل ہو جائے جو ایک ذکر گذار کو حاصل ہوتا ہے وہ تمام نعمتیں مل جائیں جو اس کے دل کو حاصل ہوتی ہیں تو اتنا ہی کافی ووافی ہے اسی لئے مجالس ذکر کو ریاض الجنۃ جنت کے باغ کہا گیا ہے۔

مالک بن دینار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کوئی لذت ذکر کی ہمسری نہیں کر سکتی کیونکہ کوئی عمل ایسا نہیں جو ذکر سے زیادہ خفیف وآسان ذکر سے زیادہ لذت دار ذکر سے زیادہ خوش کن اور ذکر کے برابر سرور قلب کا باعث ہو۔

ذکر دنیا میں بھی چہرے کی رونق تروتازگی اور بشاشت اور آخرت میں بھی نور وضیا کا موجب ہوتا ہے لہٰذا خدا تعالیٰ کے ذکر گذار بندے دنیا میں بھی تمام لوگوں سے زیادہ تروتازہ اور بارونق چہرہ ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ ان کو نور ملے

گا۔

ایک مرسل حدیث ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ **لا الـٰه الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد یحی ویمیت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر** ۔ کہے وہ خدا تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ چمکتا ہوا ہوگا۔

☆ ہر مقام و ہر جگہ سفر میں، حضر میں، اندر باہر، گھر میں، جنگل میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا انسان کے خود اپنے لئے قیامت کے دن زیادہ سے زیادہ گواہان و شاہد بنانے کا باعث ہے کیونکہ زمین کا ہر قطعہ ہر ٹکڑا گھر باہر، جنگل، پہاڑ ذاکر کے لئے قیامت کو گواہی دے گا ارشاد باری ہے۔

اذا زلزلت الارض زلزالها واخرجت الارض اثقالها وقال الانسان ما لها یومئذ تحدث اخبارها بان ربك اوحیٰ لها (زلزال)

جب زمین سخت ہلائی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی تمام چیزیں نکال باہر کرے گی اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوگیا؟ تو اس دن وہ اپنی سب باتیں بتادے گی کیونکہ اللہ عزوجل اسے سب کچھ بتادینے کا حکم صادر فرمائے گا۔

ترمذی نے اپنی جامع میں بواسطہ سعید مقبری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے یہ آیت **یومئذ تحدث اخبارها** تلاوت فرماکر صحابہ سے فرمایا کہ جانتے ہو اخبارہا زمین کا خبریں بتلانا کیا مطلب ہے؟ صحابہ نے عرض کی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ پتہ ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کا خبریں بتلانا یہ ہے کسی انسان خواہ غلام ہو یا آزاد جس نے بھی اس پر کوئی عمل نیک و بد کیا ہوگا وہ اس پر گواہی دے گی کہے گی فلاں نے فلاں روز مجھ پر یہ کیا وہ کیا ایسا کیا ویسا کیا یہ روایت حسن صحیح ہے۔

اور زمین کے ہر قطعہ میں کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کے بے شمار گواہ ہوں گے جنہیں دیکھ دیکھ کر لوگ رشک کریں گے کہ کاش ہمارے بھی اتنے گواہ ہوتے۔

ـہ ہر دم تیرا ذکر الاواں تیرا شکر گزاراں   چارے پاسے کھلری ویکھاں تیرے نور دی چادر
نور حیرت در شب اندیشۂ اوصاف تو   بس ہمایوں مرغ عقل از آشیاں انداختہ
من کہ باشم عقل کل راک ناوک انداز ادب   مرغ اوصاف تو از اوج بیاں انداختہ
مست ذوق عرفیم کز نغمۂ توحید تو   لذت آوارہ ذر کام جہاں انداختہ

ذکر الٰہی کے شغل سے زبان فضول کلامی سے بند ہوجاتی ہے

ذکر الٰہی کا شغل اسے تمام فضول و باطل اشغال مثلاً چغلی و غیبت لوگوں کی مدح و مذمت وغیرہ سب اشغال سے پھیر دیتا ہے کیونکہ عموماً زبان خاموش تو رہتی نہیں ذکر الٰہی کرتی ہے یا بسا اوقات لغویات اور فضول بکواسات بکتی رہتی ہے ان دونوں میں سے ایک نہ ایک بات تو ضرور ہوتی ہے ذکر نہ کرے گی تو فضول واہیات بک دے گی کیونکہ اسے حق میں مشغول نہ کرے گا تو باطل میں لگا

دے گا اسی طرح دل اپنے خالق سے لو نہیں لگائے گا تو کسی مخلوق کے دام محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ ایک نہ ایک امر یقینی ہے۔ لہٰذا دونوں میں سے خود ہی سمجھ کر ایک خصلت اختیار کر لینی چاہیے اور ہر مقامات میں سے ایک مقام کو قبول کر لینا چاہیے۔

ذکر سے شیطانوں میں گھرے ہوئے شخص کو نجات ملتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ شیاطین اِکے دُکے انسان کو شکاریوں کی طرح چاروں طرف سے گھیر لیتے اس کے گرد جمع ہو ہو جاتے ہیں اور اسے جانی دشمنوں کی طرح نظریں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے گھورتے ڈراتے دھمکاتے ہیں اور اس کے قدیمی وازلی دیرینہ اور جانی دشمن چلے آتے ہیں تو آپ خود ہی خیال کر لیجئے کہ جو کوئی تن تنہا خشم آلود اور کمین گاہوں میں چھپے ہوئے پرانے دشمنوں کے نرغہ میں پھنس جائے وہ چاروں طرف سے اس کے گرد جمع ہو کر محاصرہ کر لیں اور جتنی شرارت وتکلیف اور دھول دھپا کسی سے بن آئے وہ خوب اس کی تواضع کریں کوئی تھپڑ لگائے تو کوئی مکہ رسید کرے کوئی ڈنڈے سے خبر لے تو اس بیچارے پر کیا گذرے گی؟ لہٰذا ان شیطانوں کا بندوبست کرنا اور انہیں منتشر کرنا از حد ضروری ہے جس کا علاج صرف ذکر الٰہی ہے اور کوئی نہیں۔

سبھناں دیاں سنناایں توں جہڑے کرن دعاواں　　اوہناں تائیں کدے نہ موڑیں جہڑے ہون سوالی
تیرا ذکر الاپے اتھے پتا پتا ڈالی
توں سبھناں دا رب ایں سچا تیریاں سبھ انواراں　　تیرے بن معبود نہ کوئی تیرا ذکر چتاراں

ذکر کے بے شمار فوائد پہ مشتمل حدیث

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بواسطہ سعید بن مسیب مروی ہے کہ

مدینہ منورہ میں ہم صفہ میں قیام فرما تھے، ایک روز رسول خدا ﷺ ہمارے ہاں تشریف فرما ہوئے اور وہیں کھڑے ہو کر فرمانے لگے آج میں نے عجیب وغریب خواب دیکھا ہے میرے ایک امتی کے ہاں جان لینے کے لئے ملک الموت آیا تو اس کی بر الوالدین یعنی والدین کے ساتھ سلوک واحسان اور نیکی سامنے آ گئی اور فرشتے کو اس سے پیچھے ہٹا دیا پھر میں نے اپنا ایک اور امتی دیکھا جو عذاب قبر میں مبتلا ہو چکا تھا تو وضو آیا اور اسے عذاب سے بچا لیا پھر میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جسے بہت سے شیطاطین نے تکہ بوٹی کرنے کے لئے گھیر رکھا تھا تو ذکر الٰہی آیا اور تمام شیطانوں کو بھگا دیا پھر مجھے اپنا ایک امتی نظر آیا جسے ملائکۃ العذاب نے گھیر رکھا تھا تو اس کی نماز آئی اور ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔ پھر ایک امتی دکھائی دیا جو آگ کے شعلوں میں جل رہا تھا اور بروایت دیگر پیاس سے ہانپ رہا تھا جب بھی حوض کے قریب جاتا پیچھے ڈھکیل دیا جاتا تو ماہ رمضان کے روزے آئے اور پلا کر اسے سیر کرد پھر ایک امتی نظر آیا اور کچھ لڑکوں کی ٹولیاں بیٹھی دکھائی دیں جن کے پاس بھی وہ جاتا ہے اسے بیٹھنے نہ دیتے اور دور چھوڑ آتے تو اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے (حضور ﷺ کے) پاس بٹھا دیا۔ پھر ایک امتی کو دیکھا جس کے آگے بھی اندھیرا پیچھے بھی اندھیرا دائیں بھی اندھیرا بائیں بھی اوپر بھی اندھیرا نیچے بھی اور وہ حیران کہ کدھر جائے؟ اور کہاں جائے؟ تو اس کے حج وعمر آئے اور اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا پھر ایک امتی نظر آیا جو ہاتھ کے ساتھ آگ کے شعلوں اور چنگاریوں سے بچا کرتا ہے تو اس کا صدقہ وخیرات آئے اور آگ کے سامنے پردہ بن کر حائل ہو گئے پھر ایک امتی کو دیکھا جو مومنوں سے بات چیت

کرتا ہے مگر وہ اس سے نہ بولتے ہیں نہ کلام کرتے ہیں تو صلہ رحمی آئی اور کہنے لگی معشر المؤمنین۔ مومنوں کی جماعت یہ تو بڑا صلہ رحمی کرنے والا آدمی تھا تم اس سے کیوں نہیں بولتے تو اسی وقت تمام مومن اس سے کلام کرنے لگے اور وہ بھی ان سے باتیں کرنے لگا انہوں نے مصافحے کئے اور اس نے بھی۔ پھر ایک امتی نظر آیا جو دوزخ کے فرشتوں اور داروغہ کے اڈے چڑھ گیا اور انہوں نے اسے گھیر لیا تو اس کی امر بالمعروف ونہی عن المنکر آئی اور ان کے ہاتھوں سے چھین کر ملائکہ رحمت یعنی رحمت کے فرشتوں میں جا چھوڑا پھر ایک امتی کو دیکھا گھٹنوں کے بل گرا پڑا تھا اور اس کے اور خدا تعالیٰ کے درمیان حجاب اور پردہ تھا تو اس کا حسن خلق آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچا دیا پھر ایک امتی نظر آیا جسے اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں ملا تھا تو اسکا خوف خدا آیا اور اعمالنامہ پکڑ کر دائیں ہاتھ میں دیدیا پھر ایک امتی کو دیکھا جس کے اعمال کا تول کم ہو گیا تو فوت شدہ بچے آئے اور اس کے تول کو بھاری کر دیا پھر ایک امتی نظر آیا جو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا تھا اس کی رجاء من اللہ یعنی خدا تعالیٰ سے وابستہ امیدیں آئیں اور اس سے بچا کر چل دیں پھر ایک امتی پر نظر پڑی جو جہنم میں گر رہا تھا یا گر گیا تھا کہ اس کے خوف خدا سے نکلے ہوئے آنسو آئے اور اسے بچا لیا پھر ایک امتی کو دیکھا جو پل صراط پر کھڑا اس طرح کانپ رہا تھا جیسے تیز وتند ہوائیں کھجور کی ٹہنی کو حرکت دیتی ہیں تو اس کا حسن الظن باللہ یعنی خدا سے اس کا نیک ظن آیا اور اس کی کپکپی دور کر کے چلا گیا۔ پھر ایک اُمتی نظر آیا جو پل صراط پر بیچارہ کبھی سرینوں پر گھسٹتا ہے کبھی گھٹنوں اور پیٹ کے بل لڑھکتا ہے اور کبھی اٹک جاتا ہے تو اس کی نماز آئی اور اُٹھا کر پاؤں کے بل کھڑا کر دیا اور اس طرح بچا لیا پھر ایک اُمتی جنت کے دروازے پر پہنچا نظر آیا اور جنت کے دروازے بند تو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت وگواہی آئی اور اس نے دروازے کھول کر اسے جنت کے اندر داخل کر دیا۔

یہ حدیث حافظ ابوموسیٰ مدینی نے منجیات ومہلکات کے متعلق اپنی تصنیف کردہ کتاب الترغیب فی الخصال المنجیہ والترھیب من خلال المردیہ میں جس کی آپ نے شرح بھی لکھی ہے، روایت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث از حد حسن صحیح ہے جسے عمرو بن ازدعلی بن زید بن جدعان اور ابوجبلہ بلال نے سعید بن میتب سے روایت فرمایا ہے۔

حافظ ابن قیم الجوزی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ (میرے شیخ واستانہ) ابن تیمیہ اس حدیث کی بڑی عظمت وشان بیان کرتے ہیں اور اسے بڑی اہمیت دیا کرتے تھے اور مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ وہ کہا کرتے اس کی صحت پہ شواہد موجود ہیں

(الوابل الصیب من الکلم الطیب)

اک صورت بے صورت وانگوں رہندی سامنے میرے   اک نغمہ میں لیکاں ڈھاواں جیہدے نقش خیالی
تیرا کھوج کیہ لانا فکراں ' توں فکراں توں اُچا   اکھ دے سانویں اکھ دے اوہلے ہر اک تیرا لشکر
سارے منظر سارے مظہر مولا تیری شان   لکھ کروڑاں اکھاں ویکھن ایہ گنتی محدود

ذاکر اللہ کی حفاظت میں ہے

آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ اللہ عزوجل نے تمہیں اپنا ذکر بجالانے کا حکم دیا۔ ذاکر کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آگے آگے بھاگا جا رہا ہو اور دشمن بھی اس کے پیچھے پیچھے تعاقب میں سرپٹ دوڑا آ رہا ہو اور دوڑے دوڑے وہ ایک مضبوط و پختہ

قلعہ میں داخل ہو کر خود کو محفوظ کر لے بعینہٖ اسی طرح انسان شیطان سے محفوظ نہیں رہ سکتا جب تک وہ اپنے کو ذکر الٰہی کے پختہ و مضبوط قلعے میں محفوظ نہ کر لے۔

ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے: **بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله ۔**

اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت توفیق الٰہی پر موقوف ہے

تو اسے کہا جاتا ہے تو نے راہِ راست پا لیا۔ اپنے کو مامون و مصؤن کر لیا اور تمام تکالیف و مصائب سے خود کو محفوظ کر لیا اور اس سے شیطان دور کھڑا ہو کر دوسرے شیطان کو طعن دیتا ہے کہ واہ تجھ سے ایک آدمی بھی نہ ورغلایا گیا اور تجھ سے بچ گیا اور اس نے خود کو محفوظ کر لیا' یہ حدیث ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کی اور حسن کہا۔

اس سے قبل آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ذکر ہو چکا ہے کہ جو روزانہ دن میں سو۱۰۰ مرتبہ **لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ۔** پڑھے تو یہ کلمات شام تک اسے شیطانی شرارت سے محفوظ رکھتے ہیں۔

سفیان بواسطہ ابی الزبیر عن عبداللہ بن ضمرہ کعب سے ذکر کرتے ہیں کہ جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے پڑھے **بسم الله** فرشتہ جواب دیتا ہے **هديت** تجھے صحیح راستہ مل گیا، جب کہتا ہے **توكلت على الله** فرشتہ کہتا ہے **كفيت** تو کفایت کیا گیا جب کہتا ہے **لا حول ولا قوة الا بالله** فرشتہ جواب دیتا ہے **حفظت** تو نے اپنے کو محفوظ کر لیا تو شیطان دوسرے شیطانوں سے کہتا ہے چلو میاں! یہاں تمہاری دال نہیں گلتی تم اسے کیسے گمراہ کر سکتے ہو جو ہر چیز سے کفایت کر لیا گیا' رہنمائی کر دیا گیا اور محفوظ ہو گیا۔"

ابو خلاد مصری فرماتے ہیں جو اسلام میں داخل ہوا وہ قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو مسجد میں داخل ہوا وہ اندرونی قلعہ میں داخل ہوا اور جو مسجد کے اندر ذکر الٰہی کے حلقہ میں داخل ہو گیا وہ اندرونی قلعہ کی اندرونی کوٹھری میں داخل ہو کر محفوظ تر ہو گیا۔

حافظ ابوموسیٰ نے اپنی کتاب بواسطہ ابی عمران جونی از انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرمائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
جو شخص بستر پر لیٹتے وقت بسم اللہ سمیت پوری فاتحہ پڑھے وہ جن وانس بلکہ ہر شے کی شرارت سے مامون و مصؤن ہو جاتا ہے۔

نور ترے دا ہر تھاں گھیرا   تیرے ول اے سبھ دا پھیرا
بن تیرے موجود اے کہڑا   مالک تے معبود اے کہڑا
ذات تری اے فہم توں بالا   سوچاں سمجھاں توں اے اعلیٰ
توں ای چانن ہر تھاں کھلدا   توں جانو ایں ہر اک گل دا
پھلاں تائیں خشبو دیندا   اکھیاں تائیں اتھرو دیندا
بدلاں نوں توں پیا اُڈاندا   جتھے چاہیں مینہ ورساندا
رب توں سبھ دا والی مولیٰ   تیری ہستی عالی مولیٰ

شیطان پہ قابو کیسے پایا جائے؟

صحیح بخاری میں بواسطہ ابن سیرین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ رمضان (صدقہ فطر) کے مال کا مجھے محافظ بنایا کہ اس کی نگرانی وحفاظت رکھوں تو کوئی آیا اور جھولی بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا تو کہنے لگا اس دفعہ جانے دیجئے پھر نہیں آؤں گا، آخر اسی طرح دوبارہ آیا اور منت سماجت کر کے چھوٹ گیا، تیسری دفعہ پھر پکڑا گیا تو کہنے لگا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تیرے لئے نہایت مفید و نافع ہوں گے جب آپ بستر پر تشریف لے جائیں تو شروع سے آخر تک پوری آیت الکرسی تلاوت فرمایئے، اللہ عزوجل کی طرف سے ایک محافظ تمام رات آپ کی حفاظت کرے گا اور صبح تک کوئی شیطان آپ کے قریب تک نہیں بھٹک سکے گا،" تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کو آنحضرت ﷺ سے ماجرا بیان کیا اور اس کے بیان کردہ آیت الکرسی اور اس کے اثر کو بھی پیش کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا، تھا تو وہ جھوٹا مگر یہ بات سچ کہی"۔ (مختصراً)

حافظ ابوموسیٰ بواسطہ ابی الزبیر جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب انسان بستر پر جاتا ہے تو جلدی سے اس کے پاس ایک فرشتہ اور شیطان پہنچ جاتا ہے فرشتہ کہتا ہے (اس دن کی بیداری کو) خیر ونیکی کے ساتھ ختم کر اور شیطان کہتا ہے شرارت وبرائی سے ختم کر، اگر وہ ذکر الٰہی کرتے سو جائے تو فرشتہ شیطان کو بھگا کر ساری رات اس کی حفاظت کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو جلدی سے فرشتہ وشیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے۔ خیر ونیکی کے ساتھ کھولئے (یعنی دُعاونیکی کہتے اُٹھتے) اور شیطان کہتا ہے شرارت وبرائی سے، تو اگر وہ یہ پڑھے

الحمد لله الذی احیا نفسی بعد موتها ولم یمتها فی منامها الحمد لله الذی یمسك التی قضیٰ علیها الموت ویرسل الاخری الیٰ اجل مسمی ۔ الحمد لله الذی یمسك السموت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده ۔ الحمد لله الذی یمسك السمآء ان تقع علی الارض الا باذنه

تمام تعریفات خدا کو سزاوار ہیں جس نے مجھے مار کر زندہ کر دیا اور سوتے میں بالکل ہی نہیں کر دیا سب تعریفوں کے لائق وہی خدا ہے جو ان جانوں کو تو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک رہا کر دیتا ہے۔ تمام تعریفات کا سزاوار خدا تعالیٰ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑیں اگر (بالفرض) موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا تمام حمد وثنا خدا کے لئے ہے جو آسمانوں کو زمین پر گرانے سے تھامے ہوئے ہے مگر یہ کہ اسی کا حکم ہو جائے۔ تو فرشتہ شیطان کو بھگا کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

صحیحین میں بواسطہ سالم بن ابی الجعد از کریب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو اپنی بیوی سے جماع کے وقت یہ پڑھے: **اللهم جنبنا الشطین وجنب الشیطن ما رزقنا**

خدایا ہمیں اور ہماری اولاد کو شرِ شیطانی سے محفوظ رکھ اور بچہ پیدا ہو تو اسے شیطان کبھی تکلیف نہیں دے سکے گا۔

توں سپیاں دے مونہہ نوں مولا! موتیاں دے نال بھردا   توں ای جھولی سکھنی رکھیں توں ای بخشیں کا ناں
اوہدی رات وچ ٹریے تے بس اوہدی راہ وچ چلیے   اوہدیاں حمداں جیسے ہر دم لکھیے اسیں مقالے

ہر چیز سے حفاظت کا ذکر

حافظ ابوموسیٰ امام حسن بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص مندرجہ ذیل آیات تلاوت کرے میں اس کو ضمانت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل اسے ہر شیطان سرکش، ہر کاٹ کھانیوالے درندے اور ہر چور ڈاکو سے محفوظ رکھے گا۔ آیات یہ ہیں، آیۃ الکرسی سورۂ اعراف کی ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض سے لے کر تین آیتیں، صافات کی دس آیات سورہ رحمٰن کی یمعشر الجن والانس سے لے کر تین آیات اور سورۂ حشر کی لو انزلنا ھذا سے آخر سورت تک تین آیات۔

راوی کہتے ہیں، ایک دفعہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اپنے پہلو میں کوئی چیز محسوس ہوئی اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے کہا، گھبرایئے نہیں میں تو محض لوجہ اللہ آپ کے ہاں آیا ہوں کہ آپ عروہ کے پاس جا کر ان سے کہیں کہ مجھے وہ تعوذ سکھا دیجئے جس سے ابلیس الاابلیس اور شیطانوں کا شیطان بھاگ جائے۔ فرمایا پڑھیے۔

امنت باللہ العلی العظیم وحدہ وکفرت بالجبت والطاغوت واعتصمت بالعروہ الوتقی لا انقصام لھا واللہ سمیع علیم حسبی وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ المنتھیٰ

میں خدائے واحد بلند و برتر پر ایمان لایا اور بتوں اور شیطانوں کے حکم سے انکار کیا اور عروۃ الوثقی یعنی مضبوط شریعت کو پنجہ مار لیا جو ٹوٹنے کی نہیں اور اللہ عزوجل سمیع و علیم وہی مجھے کافی ہے اور جو اسے بلائے اس کی دعا قبول کرتا ہے اور خدا کے در سے کچھ منتہی نہیں۔

بشر بن منصور علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ کچھ رات گذرے ایک شخص چٹیل میدان کی طرف نکلا اور کہتا ہے کہ میں نے ایک دھما کہ سنا کہ ایک تخت لا کر رکھ دیا گیا کوئی آیا اور اس پر بیٹھ گیا اور جلدی سے اس کے پاس اس کے تمام لشکر فوج در فوج جمع ہو گئے۔ پھر وہ چلانے لگا کہ کوئی ہے؟ جو عروہ بن زبیر کو میرے قابو میں لا دے اور گرفتار کر لائے، تو کسی نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ وہ دیر تک چیختا چلاتا رہا، تو ایک نے کہا اس کام کو میں پورا کرتا ہوں۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے اس نے مدینہ منورہ کا رُخ کیا اور جلدی واپس چلا آیا کہنے لگا عروہ پر کسی کا داؤ نہیں چل سکتا تو صاحب تخت نے کہا اُف ہے تم پر پھر اس نے کہا وہ تو صبح و شام چند کلمات پڑھا کرتا ہے اس لئے ہماری مجال نہیں کہ اس پر قابو پا سکیں وہ آدمی کہتا ہے کہ صبح ہوتے ہی میں نے بیوی سے زادِ رہ لیکر مدینہ شریف کا رُخ کیا اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا پتہ پوچھا کسی نے مجھے بتایا تو میں پہنچتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ عروہ رضی اللہ عنہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ صبح و شام کچھ کلمے پڑھا کرتے ہیں، تو آپ نے کچھ نہ بتایا پھر میں نے وہ گذشتہ واقعہ بھی سنایا اور جو کلمات میں نے سنے تھے وہ واقعہ بھی بتلایا تو آپ نے فرمایا کہ اور تو مجھے کچھ پتہ نہیں ہاں یہ کلمات صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرتا ہوں **امنت باللہ العلی العظیم وحدہ**

ابوموسیٰ مسلم بطین سے ذکر کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے کہا: ایک شیطان خبیث آپ سے مکرو

فریب کرتا اور ایذا دینا چاہتا ہے۔ اس لئے جب بستر پر تشریف لے جائیں تو یہ کلمات پڑھ لیا کریں۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ینزل من السمآء وما یعرج فیھا ومن شر ما ذرء من الارض وما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر طوارق اللیل والنھار ولا طارق یطرق بخیر یا رحمن

میں خدا تعالیٰ کے کلمات تامہ کی جن سے نیک و بد کو گذرنے کی مجال نہیں' ان چیزوں کے شر سے پناہ لیتا ہوں جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں یا آسمان کی طرف چڑھتی ہیں یا جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں یا اس سے نکلتی ہیں نیز لیل و نہار کے فتنوں اور رات کو نازل ہونے والے مصائب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خدایا مجھے ان سے محفوظ رکھ۔

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ شیطان اذان سے بھاگ جاتا ہے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت سہل بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے مجھے قبیلہ بنی حارثہ کی طرف بھیجا میرے ساتھ ایک غلام یا دیگر کوئی دوست تھا' کسی نے دیوار کے پار اس کو آواز دی اُس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو کچھ نہ پایا میں نے اپنے باپ کو یہ واقعہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہوتا تو میں تمہیں جانے ہی نہ دیتا جب ایسی کوئی آواز سنو تو اذان دیا کرو کیونکہ میں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا حدیث بیان فرمایا کرتے تے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان دی جائے تو شیطان گوز مارتے ہوئے اتنا دور بھاگ جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سُنائی دے، الخ

مالک تے رحمٰن توں مولا   خالق تے سبحان توں مولا
تیرا لطف عوامی ڈٹھا   تیرا جام دوامی ڈٹھا
بن تیرے موجود اے کیہڑا   مالک تے معبود اے کیہڑا

ذکر الٰہی کی وجہ سے شیطان بے بس ہو جاتا ہے

حافظ ابو موسیٰ بواسطہ ابی رجاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار پڑھا کرو کیونکہ شیطان کہتا ہے میں نے گناہ کروا کر ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار پڑھ کر ہلاک و برباد کر دیا یہ صورت دیکھ کر میں نے خواہشات کی رغبت دلا کر اس چال سے انہیں ہلاک کیا۔ لہٰذا خواہشات میں پھنسے پھنسے وہ خود کو ہدایت یافتہ خیال کرتے ہوئے توبہ و استغفار بھی بھول جاتے ہیں۔

نیز ابراہیم بن حکم، حکم کے واسطہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسافر ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس سے گذرا اور اس کے پاس شیاطین کو کھڑے دیکھ کر ٹھہر گیا تو ایک شیطان نے دوسرے شیطان سے کہا کہ سوتے سوتے ہی جا کر اس کا دل بگاڑ دیجئے، جب وہ گیا تو قریب جا کر واپس چلا آیا اور کہنے لگا کہ یہ آیت پڑھ کر سویا ہے اس لئے ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تو اس کی تحقیق کرنے دوسرا گیا اور واپس آ کر کہا کہ تو نے ٹھیک کہا پھر وہ چلے گئے اور مسافر نے اسے بیدار کر کے ماجرا سنایا اور آیت دریافت کی تو اس نے یہ آیت بتائی۔

ان ربکم الله الذی خلق السموت والارض فی سته ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النهار یطلبه حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العلمین. (اعراف ۷۔ ع ۷)

تمہارا پروردگار وہ خدائے قدوس ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوگیا (اپنی شان کے لائق) وہ رات کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدل دیتا ہے اور دن اس کے پیچھے تیزی سے چلا آتا ہے اور چاند سورج اور ستاروں کو اپنے حکم سے مسخر کر دیا۔ خبردار! خلق و امر یعنی پیدا کرنا و حکم کرنا صرف خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور خدا رب العالمین بابرکت ہے۔

ابونضر ہاشم بن قاسم فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں کچھ اچنبھا سا واقعہ دیکھا کرتا ایک دن میرے کان میں آواز آئی کہ یہاں ہمارے پڑوس سے دور چلے جائیں! تو مجھے بڑی کوفت ہوئی کہ کہاں جائیں آخر میں نے کوفہ میں ابن ادریس اور محاربی اور ابی اسامہ کی طرف یہ ماجرہ لکھ بھیجا، محاربی نے میری طرف لکھا کہ مدینہ شریف میں ایک کنواں خشک ہو جایا کرتا تھا۔ اتفاقاً وہاں ایک قافلہ آنکلا تو وہاں کے باشندوں نے اسکا شکوہ کیا تو انہوں نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر یہ کلام پڑھ کر دم کیا اور کنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں سے آگ نکلی اور کنارہ کے قریب نکل کر بجھ گئی ابونضر فرماتے ہیں کہ پھر میں نے پانی کا چھوٹا برتن منگوا کر اس میں وہی کلمات پڑھ کر دم کیا اور مکان کے تمام گوشوں میں چھڑکا تو وہ چیخ اُٹھے کہا: ابونضر! تو نے تو ہمیں جلا دیا' اب ہم جاتے ہیں اور ابھی نکلتے ہیں کلمات یہ ہیں:

ان کلمات سے شیطان چیخ اُٹھا

بسم الله امسینا بالله الذی لیس منه شیء ممتنع وبعزة الله التی لا ترام ولا تضام بسلطان الله المنیع تحجب وباسمآئه الحسحیٰ کلها عائذ من الا بالسة ومن شر شیاطین الانس والجن ومن شر کل معلن ومسر من شر ما یخرج باللیل ویکمن بالنهار ویکمن باللیل ویخرج بالنهار ومن شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ابلیس وجنوده ومن شر کل دابة انت اخذبنا صیتها ان ربی علی صراط مستقیم اعوذ بالله بما استعاذ به موسیٰ وعیسی وابراهیم الذی وفی من شر ما خلق وذر وبرأ ومن شر ابلیس وجنوده ومن شر ما یبقیٰ اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم ○ والصافات صفًا ○ فالزاجرات زجرًا ○ فالتالیات ذکرا ○ ان الهکم لواحد ○ رب السموت والارض وما بینهما ورب المشارق ○ انا زینا السمآء الدنیا بزینة ن الکواکب ○ وحفظا من کل شیطان ما رد ○ لا یسمعون الی الملاء الا علی ویقذفون من کل جانب ○ دحورا ولهم عذاب واصب ○ الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ○ (صافات: ع ۱)

اس خدا کا نام لے کر ہم نے شام کی جس کے قبضۂ قدرت سے کوئی چیز نہیں نکل سکتی' اللہ عزوجل کے اس غلبہ وعزت

کے ساتھ شام کی جس کا لشکروں سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور خدا تعالیٰ کے سخت و شدید تسلط و غلبہ میں ہم اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں اور اللہ عزوجل کے جملہ اسماء حسنیٰ کی اعانت و امداد سے ہم تمام ابلیسوں اور شیطان انسانوں اور جنوں کی شرارت اور ہر ظاہر و مخفی چیزوں کے شر اور ان چیزوں کے شر سے جو رات کو نکل آتی ہیں اور دن کو چھپ جاتی ہیں اور خدا کی اس مخلوق کے شر سے جو روئے زمین پر پھیل گئی ہیں اور ابلیس اور اس کے لشکروں کی شرارت اور ہر چلنے والی چیز جس کو تو نے پیشانی کے بالوں سے پکڑ رکھا ہے تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں یقیناً میرا رب صحیح راستے پر ہے میں نے ان کلمات کے ساتھ جن کے ساتھ موسیٰ و عیسیٰ اور اس ابراہیم علیہم السلام نے جس نے خدا کے جملہ کلمات کو پورا کو دکھایا پناہ طلب کی اور خدا سے ان چیزوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جو اس نے پیدا کر کے روئے زمین میں پھیلا دیں اور ابلیس اور اس کے لشکروں اور باقی ماندہ تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خدائے سمیع و علیم کے ساتھ شیطان مردود کے شر سے پناہ مانگتا ہے خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں ان جماعتوں کی قسم جو (عبادت خدا میں) صفیں باندھے رہتی ہیں پھر ان جماعتوں کی قسم جو (اللہ کے حکم سے خوب) ڈانٹتی ہیں پھر ان جماعتوں کی قسم جو قرآن کی تلاوت کرتی ہیں بیشک تمہارا معبود ایک ہے وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں اور مشرقوں کا رب ہے ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے لئے بنایا وہ عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے دھتکار دیئے جاتے ہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے، ہاں جو شیطان اچک کر بھاگے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارا لگ جاتا ہے۔

اس کا بھی حضور ﷺ کے اس ارشاد سے تعلق ہے جو آنحضرت ﷺ نے آدمی کو بتلایا تھا کہ ذکر الٰہی سے انسان اپنے کو شیطان سے محفوظ کر لیتا ہے۔ (الوابل الصیب من الکلم الطیب لا بن قیم الجوزی)

تُوں باقی ایں ربا اتھے ہور تے ہر شے فانی   تُوں یکتا ایں ذات اچ اپنی کوئی نہیں تیرا ثانی
تیرے جلوے ہر تھاں ڈٹھے تیری رحمت وانگوں   دھرتی اُتے انبراں اُتے تیری ای تابانی
تُوں دائرہ گرداب وی تُوں ایں تُوں دریا تُوں ساحل   تُوں مانجھی ایں تُوں ایں کشتی تُوں ایں بحر روانی

ذکر کی اقسام اور ان کے احکام

ذکر کی دو قسمیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا ذکر کرنا، (۲) اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو یاد رکھنا۔ ذکر کی قسم اوّل یعنی اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا ذکر اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اللہ کی شان کے نامناسب الفاظ سے اس کی پاکی بیان کرنا یہ بھی دو قسم پر ہے۔ اوّل یہ کہ ذاکر کا خود انکے ذریعے اللہ کی حمد و ثنا کا آغاز کرنا اور یہ قسم احادیث میں مذکور ہے جیسے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ وبحمدہ اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر وغیرہ

تو ذکر کی سب سے اعلیٰ و افضل وہ قسم ہے جو تمام ثنا و تعریفات خداوندی کی جامع اور اعم ہو، مثلاً سبحان اللہ عدد خلقہ

صرف سبحان اللہ سے افضل ہے، ایسے ہی حمد الٰہی الحمد للہ عدد ما خلق فی السمآء وعدد ما خلق فی الارض وما خلق بینهما وعدد ما هو خلق صرف الحمد للہ کہنے سے کئی درجہ افضل ہیاور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے احکام بیان کرنا۔

مثلاً آپ یہ تبلیغ کریں کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کی تمام حرکات وسکنات اور دُعا وپکار سنتا ہے اس پر کوئی ایسا وقت بھی مخفی نہیں جس میں وہ کچھ نہ کرتا ہو اور لوگوں پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحیم وشفیق ومہربان ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اور وہ اپنے بندے کی توبہ سے اس قدر خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص جنگل میں دانہ پانی لدے اونٹ گم ہونے کے بعد مل جانے پر خوش ہوتا ہے وغیر ذلک۔

اسی مفہوم کی حدیث بخاری ومسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے الفاظ یہ ہیں اللہ افرح بتوبة عبده من احدکم سقط علیٰ بغیره وقد اضله بارض فلاة بیابان جنگل میں اونٹ گم ہونے کے بعد مل جانے سے جس قدر آدمی خوش ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

اور اس کی سب سے اعلیٰ وافضل قسم یہ ہے کہ انسان اپنی وضع کردہ حمد وثنا نہیں بلکہ بلاتحریف وتعطیل اور تمثیل وتشبیہ اللہ عزوجل کی وہی ماثورہ ثنا وتعریف بیان کرے جو اس نے خود اپنے لئے تجویز فرمائیں ہیں یا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اور خود ان الفاظ سے حمد وثنا کی ہے۔

پھر یہ قسم بھی آگے تین اقسام میں منقسم ہے، حمد، ثنا اور مجد وبزرگی اللہ عزوجل کی حمد یہ ہے کہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی خاص طور پر محض صفات کمالیہ ہی نہ بیان کرے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی محبت ورضا کو بھی شامل رکھے کیونکہ نہ محب ساکت حامد ہوتا ہے اور نہ بے محبت ثنا کرنے والا شخص حامد ہو سکتا ہے جب تک کہ ثنا وتعریف کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عشق ومحبت کا عنصر نہ ملایا جائے، پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ثنا کنندہ شخص کسی ایک کو لگا تار ذکر کرتا چلا جائے تو یہ ثناء ہوگی اگر صفات جلال وعظمت وکبریائی اور صفات ملک وحکومت کے ساتھ اللہ عزوجل کی مدح سرائی کرے تو یہ مجد ہوگی۔

اور یہ تینوں اقسام اللہ عزوجل نے سورہ فاتحہ کے آغاز میں جمع فرمادی ہیں کہ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: حمدنی عبدی یعنی میرے بندے نے میری حمد کہی، جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اثنیٰ علی عبدی میرے بندے نے میری ثنا کہی جب کہتا ہے مالك یوم الدین اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے میری مجد وبزرگی بیان کی۔

میریاں حرف ثناواں نوں اوہ موتیاں دے وچ ڈھالے میریاں پاک خیالاں نوں اوہ ہر دم پیا اُجالے
مینوں دوے سلیقے اوہ پیا منگن دے ہر ویلے کراں دعاواں جیہڑیاں وی میں اوہ اوہناں نوں پالے
ہر اوکڑ چوں کڈھ کے اوہو پار لے جاندا مینوں نھیریاں اندر میرے لئی اوس روشن دیوے بالے

خدا بندے سے خود پوچھے......

بخاری ومسلم میں بروایت ابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے ابتدائی الفاظ یوں ہیں قسمت الصلوٰة بینی وبین عبد

ولعبدی ما سال فاذا الخ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے، اسے ملے گا۔

اللہ عزوجل کے اوامر و نواہی کی یاد رکھنا بھی ذکر ہے اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔

اوّل:۔ یہ کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا کہ اللہ عزوجل نے فلاں کام کا حکم دیا اور فلاں سے منع فرمایا ہے۔ فلاں کو پسند فرمایا ہے، فلاں سے غصہ اور فلاں کام سے راضی ہوتا ہے۔

دوم:۔ دوسروں کو وعظ کے ساتھ ساتھ خود بھی عمل کرنا اس کے اوامر کو بجا لانے اس کے نواہی سے دور بھاگنا' تو اوامر نواہی کا صرف وعظ کر دینا اور چیز ہے اور اس پر عامل ہونا چیزے دیگر۔ جب ذاکر میں یہ دونوں اوصاف جمع ہو جائیں تو اس کا مرتبہ و مقام ذکر و اذکار سے اعلیٰ و افضل اور بلند تر ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ اس قسم کا ذکر فقہ اکبر اور دوسرے اذکار افضل الذکر ہیں بشرطیکہ نیت صحیحہ سے کیے جائیں۔

اللہ عزوجل کی آیات انعام و احسانات اور بندوں پر اس کے نازل شدہ فضل و اکرام کا تذکرہ کرنا بھی ذکر الٰہی کی قسم ہے اور یہ بھی ذکر کے جملہ اقسام میں بزرگ ترین ذکر ہے۔

بہرصورت ذکر کی یہ پانچ قسمیں ہوئیں۔ کبھی دل اور زبان دونوں سے ہوتا ہے یہ افضل الذکر ہے۔ کبھی صرف دل سے ہوتا ہے یہ دوسرا درجہ ہے۔ کبھی صرف زبان سے ہوتا ہے، یہ تیسرے نمبر پر ہے' تو معلوم ہوا کہ افضل ذکر وہ ہے جس پر دل اور زبان دونوں متفق ہیں۔

رہا صرف دل یا صرف زبان کا ذکر تو اول الذکر ثانی سے افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ قلبی ذکر سے معرفت حاصل ہوتی ہے، جذبات عشق و محبت بھڑک اٹھتے ہیں، شرم و حیا اور خوف الٰہی کا تسلط و غلبہ چھا جاتا ہے۔ خشیت الٰہی و مراقبہ کی تڑپ پیدا ہوتی ہے طاعات و عبادات میں خدا کی فرمانبرداری سے تقصیر و چشم پوشی کرنے سے رُک جاتا ہے اور گناہوں بدکاریوں اور نافرمانیوں سے رکنے کا باعث ہوتا ہے لیکن قلبی تعلق کے بغیر صرف زبان سے ذکر کرنے میں مذکورہ بالا چیزوں سے کوئی بھی حاصل نہیں ہوتی۔ بفرض محال کچھ نتیجہ برآمد ہو تو معمولی و کم زور اور ناپائیدار ہوگا۔

؎ تیری ذات کمالاں والی تیری وڈی قدرت — سبھے پاک روالاں توں ایں تیری اچی قدرت
؎ توں باقی ایں ربا اتھے ہورتے ہر شیء فانی — توں یکتا ایں ذات اچ اپنی کوئی نئیں تیرا ثانی
؎ توں ایں پاک شریکے توں تیری ذات قہار — اپنے خوف تے ڈر وچ رکھیں مینوں توں ستار

ذکر الٰہی قیام عالم کا سبب ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **لا تقوم الساعة علی احدیقول اللہ اللہ ۔**

(وفی روایة) لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ ۔

اللہ اللہ کہنے والے کسی شخص پہ قیامت نہ آئے گی (یعنی جب قیامت آئے گی تو دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا یا

یوں کہہ لو کہ قیامت اس وقت آئے گی جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا)۔ (مسلم شریف، ۱/۱۳۱، ۱۴۸)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الا انبئکم بخیرا اعمالکم واز کاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من ان تلقوا عدو کم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم۔

کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہترین اور پاکیزہ تر ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند تر ہے، تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے افضل و اعلیٰ ہے اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے اس حال میں کہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ ضرور بتائیں۔ فرمایا ذکر اللہ تعالیٰ۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے (ترمذی، ۶، ۵/۴۵۹، ۳۳۷۷)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ان اخر کلام فارقت علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلت ای الاعمال احب الی اللہ قال ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ۔

میں نے حضور علیہ السلام سے جدا ہوتے ہوتے جو آخری بات سنی وہ یہ تھی کہ میں نے عرض کی حضور: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ فرمایا یہ کہ جب تو فوت ہو تو تیری زبان ذکر سے تر ہو۔

(ابن حبان، ۳/۹۹، ۸۱۸، معجم کبیر للطبرانی، ۲۰/۱۰۶، ۲۰۸)

تُوں اُچا تُوں سبھ توں اُچا تُوں سبھناں توں عالی ‏ باقی سبھ مخلوق اے تیری' تُوں سبھناں دا والی
اوہدی رحمت دی سبھ تے چھایا اے ‏ اوہ ای سبھناں نوں زندگی دیوے
تو رحمان رحیم ایں مولا! تیرا نام ودود ‏ حمد ثناواں تیرے لئی سبھ' تُوں ساڈا معبود
تیرے ناں دی تسبی پڑھدے' بھردے پیار اڈاری ‏ جگنو تے پروانے اُڈدے' ویکھاں ایدھر اودھر

ذکر دعا سے بھی افضل ہے لہٰذا..........

ذکر دعا سے افضل ہے' کیونکہ اللہ عزوجل کی اس کے اوصاف جمیلہ اس کے انعامات و اسماء مبارکہ کے ساتھ ثنا و تعریف کرنا ذکر کہلاتا ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں انسان کا اپنی حاجات پیش کرنا دعا کہلاتا ہے تو کہاں ذکر؟ اور کہاں دعا؟ کوسوں کا فرق ہے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے، جو میرا ذکر کرتے کرتے اپنی کوئی حاجت و درخواست پیش نہ کر سکے اور میرا ذکر اسے اپنی ضروریات پیش کرنے سے مشغول کر دے میں اسے مانگ کر لینے والوں سے بھی زیادہ عنایت کرتا ہوں۔

اسی لئے دعا میں یہی طریقہ مستحب اور پسندیدہ ہے کہ جب دعا کرنا ہو تو انسان دعا سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا سے آغاز کرے بعد ازاں اپنی حاجت و ضروریات کی درخواست پیش کرے چنانچہ حضرت فضالہ بن عبید کی حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا جو نہ تو دعا سے پہلے حمد و ثنا کرتا ہے اور نہ ہی درود شریف پڑھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے

صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس نے دعا میں جلدی کی، پھر اُسے بلایا اور کہا جب نماز پڑھو تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا سے آغاز کرو پھر (آخر میں) آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھو بعد ازاں جو دعا کرنا ہو اور کچھ مانگنا ہو اس کی دُعا و درخواست کرو۔ صحیح حاکم، احمد، ترمذی، ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

؎ساڈے اتے کرم کمایا سانوں عزت بخشی سوہنا پاک نبی ﷺ توں گھلیا' بخشی سوہنی نعت
؎حمد ثنا تے نعت نبی ﷺ دی' دولت جھولی پائی سانوں توں قرآن سکھا کے کیتا روشن رستہ
؎حرفِ تسکین دلِ زخم جاں کی دوا حمدِ ربِ علیٰ نعتِ خیر الوریٰ رحمتوں کی جلو میں ارم کی ہوا حمدِ ربِ علیٰ نعتِ خیر الوریٰ
حمد اس کی جو جہاں کا ہے پروردگار بھی نعت اس کی جو حاصل لیل و نہار بھی
جس کا نہیں شریک وہ رب غفور ہے جس کی نہیں مثال وہ ذات حضور ہے

حضور علیہ السلام اپنی دعا کا آغاز ذکر سے ہوتا

دیکھئے! آنحضرت ﷺ نے دعائے کرب ومصیبت کو حمد وثنا کے ان الفاظ سے آغاز فرمایا ہے،

لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموت ورب الارض ورب العرش الکریم

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم وحلیم ہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔

علیٰ ہذا القیاس حضرت بریدہ اسلمی کی وہ حدیث جو اصحاب سنن اور ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں روایت فرمائی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سُنا

اللھم انی اسئلك بانی اشھد انك انت اللہ لا الٰہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔

خدایا میں تجھ سے اس بات کو وسیلہ بنا کر سوال کرتا ہوں کہ میں تیرے خدا ہونے کی شہادت دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو واحد و بے نیاز ذات ہے جس کا نہ فرزند ہے نہ والد اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا ہے۔

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ عزوجل کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ درخواست کی ہے جس کے ذریعہ دُعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔

حافظ منذری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوالحسن مقدسی نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں کوئی طعن نہیں اور اس مسئلہ میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں۔

ابوداؤد ونسائی میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول خدا ﷺ کے ہاں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور دعا کی۔

اللھم انی اسئلك بان لك الحمد لا الٰہ الا انت المنان بدیع السموت والارض یا ذاالجلال

والاکرام یا حی یا قیوم

خدایا میں تجھ سے ان کلمات کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ تمام حمد وثنا تیرے لئے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو منان یعنی احسان کنندہ اور آسمانوں اور زمین کو از سر نو پیدا کنندہ ہے۔ اے بزرگی وجلال کے مالک اے زندہ وقائم رہنے والے خدا۔

(یہ ابوعیاش زرقی زید بن صامت میں جیسا کہ اسے حافظ امام احمد نے روایت کیا ہے اسی طرح اسے ابن ماجہ وابن حبان ن
روایت کیا ہے)

حضور ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ عزوجل کو اس کے ایسے اسم اعظم سے پکارا ہے جس سے دُعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا
اور سوال کیا جائے تو پورا کرتا ہے۔

دیکھئے! آنحضرت نے دو چیزیں بیان فرمائیں ایک یہ کہ دعا سے پہلے حمد وثنا اور ذکر کیا جائے تو دُعا قبول ہوتی ہے دوم یہ کہ
اسم اعظم ہے۔

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انسان کے جملہ مطالبات کی کامیابی کا سب سے بہترین اور اعلیٰ ذریعہ ہے۔

واجب الاحترام ہے اللہ ایک ہی لا کلام ہے اللہ
روح ہوئی ہے مطمئن جس سے اہل ایماں وہ نام ہے اللہ

ذکر قبولیت دُعا کا باعث ہے

پھر فوائد ذکر وثناء میں سے یہ علیحدہ فائدہ ہے کہ ذکر دُعا کو مقبول ومستجاب کر دیتا ہے تو جس دُعا سے پہلے ذکر الٰہی وثناء خداو
موجود ہو اس دُعا سے پہلے قبول ہوتی ہے جو حمد وثنا سے خالی ہو، پھر اس کے ساتھ انسان اپنی غربت ومسکینی فقر واحتیاج اور اظ
واعتراف حقیقت کو بھی شامل کرلے تو بالاہتمام قبول ہوتی ہے کیونکہ اس نے اپنے مدعو ومسؤل یعنی خدا تعالیٰ کے ہاں اس کی صفا
کمالیہ اور اس کے فضل واحسان کو وسیلہ بنا کر پیش کرتے ہوئے درخواست کی ہے بلکہ اپنی شدت احتیاج وضرورت اور فقر ومسکین
صراحۃً واضح کر دیا ہے تو یہ سائل کے سوال کا مقتضا تھا اور وہ اجابت مسؤل کا، جب دعا میں سائل ومسؤل ہر دو کے مقتضیات صر
پیش کر دئے گئے تو اثر وقبولیت کے لحاظ سے زیادہ موثر اور معرفت وعبودیت کے لحاظ سے بیحد اکمل وکامل تر ہوں گے۔

آپ اس مثال میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے انعام واکرام وغیرہ کا طالب ہو تو اس کے جود وکرم اور نیکی وبھ
کا توسل کرتے ہوئے ساتھ ہی اپنی حاجت وضرورت اور فقر ومسکینی کو بھی (پورے خشوع وتضرع کے ساتھ) بیان کرے، تو م
کے دل کو بیحد نرم کرنے کا موجب ہوگی اور حاجت روائی کا اقرب ترین ذریعہ ہوگی جب اس کی ثنا وتعریف کرتے ہوئے کہے گ
آپ کے جود وسخا کی دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے اور آپ کا فضل واحسان کالشمس فی النہار ہو چکا ہے اور بندہ اس قدر عاجز ومحتا
گیا ہے کہ پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے وغیرہ، تو اس شخص کی نسبت اس کی دُعا بالاہتمام مقبول ومستجاب ہوگی جو سامنے ہوتے ہی کہہ
کہ مجھے فلاں چیز دیدے۔

مالک ہے وہی جہانِ کاخ و کو کا   محتاج ہے دل بھی عرش کی خوشبو کا
سامان نجات کر رہا ہوں ساگر   ہر روز اب تو ورد ھے اللہ ہو کا

دیگر انبیاء کرام علیہ السلام کی دعائیں بھی حمد وثنا سے شروع ہوتی ہیں

جب آپ کو یہ بخوبی معلوم ہو گیا تو اب مذکورہ ذیل تینوں پیغمبروں کی دُعاؤں میں غور کیجئے' ہر ایک نے حمد وثنا کے ساتھ اللہ عزوجل کے جود وسخا ومہربانی اور اپنے فقر واحتیاج اور مسکینی کے اظہار کے ساتھ دُعا فرمائی ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی دُعا کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ○ (قصص ۲۸۔ ع ۳)

خدایا! میں تیری نازل کردہ خیر وبھلائی کا فقیر ومحتاج ہوں۔

علیٰ ہذا القیاس دعا ذی النون یونس علیہ السلام کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دُعا پڑھے اس کی تمام مصیبتیں رفع ہو جائیں گی۔

ترمذی میں ہے جو مسلمان کسی کام کے لئے بھی یونس علیہ السلام کی وہ دُعا مانگے جو آپ نے شکم ماہی میں تلاوت فرمائی تھی تو اللہ عزوجل اس کی درخواست ودعا قبول فرماتا ہے وہ یہ ہے لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین (اسے ترمذی، امام احمد، حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے از سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اور یہی حال آنحضرت ﷺ کی فرمودہ عام دعاؤں کا ہے۔ جن میں دُعا کو حمد وثنا سے شروع کیا گیا ہے علی قائلہا افضل الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ہے:

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ○ (اعراف ۷۔ ع ۲)

پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے' اگر تو مغفرت نہ فرمائے اور رحمت نہ کرے تو ہم خسارہ والوں سے ہو جائیں گے۔

☆ صحیحین میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! مجھے کوئی دُعا سکھلایئے جو نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا پڑھئے:۔

اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرًا وانہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم

خدایا! میں نے اپنے نفس پر بہت مظالم ڈھائے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں لہٰذا مجھ پر اپنی خاص مغفرت ورحمت فرما تو ہی غفور ورحیم ہے۔

دیکھئے! حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس عظیم الشان وبزرگ تر دعا میں کتنی چیزوں کو جمع فرما دیا ہے اس میں اپنی حالت کا اعتراف بھی موجود ہے خدا کے فضل واحسان اور جود وسخا کا وسیلہ بھی بارگاہ الٰہی میں پیش کیا گیا ہے اور مغفرت ذنوب کے لئے صرف اللہ عزوجل کی ذات بابرکات کو ہی مخصوص ومنفرد فرمایا ہے۔ پھر ہر دو امور سے توسل کرنے کے بعد اپنی حاجت کی درخواست فرمائی

ہے۔

لطف رب غفور حاصل کر قلب میں اس کا نور حاصل کر
کر طلب اس کی رحمتیں اس سے اور کیف و سرور حاصل کر
تو اگر چاہے امن سے رہنا التفات حضور حاصل کر

ذکر الٰہی دعا سے اور تلاوت قرآن ذکر سے افضل ہے

یہ اس صورت میں ہے کہ ہر دو کو علیحدہ علیحدہ بنظر مجرد دیکھا جائے لیکن بعض دفعہ کسی عارضہ سے مفضول فاضل سے اولیٰ واعلیٰ بلکہ بعینہٖ فاضل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مفضول کو ادنیٰ تصور کرتے ہوئے فاضل کو اختیار کرنے کے لئے مفضول کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً رکوع و سجود میں تلاوت قرآن کی نسبت تسبیح کہنا افضل ہے بلکہ اس وقت تلاوت قرآن حرام یا مکروہ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (مرض وفات) میں پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز کے لئے صفیں باندھے کھڑے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگو! مبشرات نبوت میں سے اب صرف رؤیائے صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں الا وانی نھیت ان اقرء القران راکعا او ساجدًا خبردار رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنا منع ہے رکوع میں اللہ عزوجل کی عظمت و کبریائی بیان کرو اور سجدہ میں دُعا کی کوشش کیا کرو کیونکہ ایسی صورت قبولیت کی زیادہ سزاوار ہے (احمد، مسلم، نسائی، ابوداؤد)

علیٰ ہذا القیاس تسبیح وتحمید اپنے اپنے موقع ومحل میں تلاوت قرآن سے افضل ہے۔ اسی طرح تشہد اور ہر دو سجدوں کے درمیان رب اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی پڑھنا قرآت قرآن سے افضل ہے علیٰ ہذا القیاس سلام پھیرنے کے بعد معاً تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر کہنا تلاوت قرآن سے افضل ہے اسی طرح اذان کا جواب دینا اور موذن کی طرح وہی کلمات کہنا قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔ اگرچہ قرآن حکیم کو دیگر تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت و فوقیت ہے جیسے خالق برتر کو مخلوقات پر مگر ہر مقام اور موقع ومحل کے لئے خاص کلمات مخصوص اور خاص خاص اذکار مناسب و مختص ہیں جنکو چھوڑ کر کسی دیگر کو ان کی جگہ پڑھنے سے وہ راز و حکمت خلل پذیر ہو جاتی ہے جس کے لئے اللہ عزوجل نے ان خاص کلمات کو مخصوص جگہ کے لئے معین فرمایا ہے اور وہ مطلوبہ مقصد فوت ہو جاتا ہے جس کے لئے علیم وحکیم نے انہیں اس مقام کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح اذکار مقیدہ وموقتہ اور قرآت مطلقہ سے اور قرأت مطلقہ اذکار مطلقہ سے افضل ہیں۔ الا یہ کہ دیگر کوئی عارضہ پیش آجائے کہ قرات قرآن کی بجائے ذکر و دعا ہی اس مقام ومحل کے لئے مناسب تر ہو۔

مثلاً ایک گنہگار آدمی اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے۔ اس لئے اسے توبہ واستغفار کی ضرورت ہوتی ہے یا کسی شیطان وشریر آدمیوں اور جنات کی شرارت وتکلیف کے خطرہ وخوف سے دُعا اور ذکر و اذکار کی ضرورت محسوس کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ بچاؤ کی تدبیر کرتے ہوئے خود کو محفوظ کر سکے۔

علیٰ ہذا القیاس بعض دفعہ ایسی ضرورت پڑتی ہے کہ اس کو نظر انداز کر کے قرات قرآن میں مشغول ہونے سے دل پوری طرح

حاضر نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات اکتاجاتا ہے۔ مگر سوال و درخواست اور دُعا و اذکار کا ادنیٰ سا خیال بھی اس وقت حضور دل اور جمع قلبی کا موجب ہوتا ہے۔ متفکر و پریشان حال اور تکلیفوں کا مارا ہوا غمزدہ انسان انتہائی عاجزی و تضرع کے ساتھ دعا کرتا ہے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ ارحم الراحمین میں بار بار گڑگڑاتا ہے اور دل کاٹ کاٹ کر کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیتا ہے اور اس پر ایک عجیب ہی کیفیت سی طاری ہوئی ہوتی ہے اور یہی حالت اس کے لئے اس وقت مفید و نافع تر ہوتی ہے۔ اگرچہ اجر و ثواب کے لحاظ سے قرات قرآن اور ذکر و اذکار دونوں فی نفسہ افضل و اعلیٰ ہیں۔

ذکر اللہ کا جو گھر میں ہے　　روشنی دیر سے نظر میں ہے
پار تو ہی اسے لگائے گا　　جو سفینہ مرا بھنور میں ہے

حفظ مراتب کا خیال ضروری ہے

اور یہ باب از حد فائدہ مند ہے مگر اس میں دو چیزوں کی بیحد ضرورت ہے۔ اول فقہ نفس (یعنی اپنی طبیعت و مذاق سے پوری واقفیت) دوم کسی چیز کی ذاتی اور عارضی فضیلت کہ کون سی چیز بذاتہ افضل ہے اور کون سی کسی عارضہ کی وجہ سے تا کہ وہ حق بقدر رسید کے اصول پر عملدر آمد کر سکے اور ہر چیز کو اس کے مناسب موقع و محل میں رکھ سکے' کیونکہ جو کام آنکھ دے سکتی ہے وہ ٹانگ نہیں دے سکتی۔ جہاں پانی کام دیتا ہے وہاں گوشت اور شوربہ کام نہیں آ سکتا۔ بہر صورت حفظ مراتب میں کامل حکمت و دانشمندی کی ضرورت ہے۔ جس پر اوامر و نواہی کا نظام چل رہا ہے۔

اسی طرح بعض اوقات کپڑوں کے لئے سجی و صابون فائدہ مند ہوتے ہیں اور کبھی تجمیر و عرق گلاب اور خوشبو لگانا۔

تسبیح زیادہ مفید ہے یا استغفار؟

کسی عالم دین سے دریافت کیا گیا کہ انسان کے لئے تسبیح زیادہ فائدہ مند ہے یا استغفار زیادہ مفید ہے؟ اس نے جواب دیا کپڑا صاف ستھرا ہو تو عرق گلاب اور بخورات مفید تر ہیں لیکن اگر میلا کچیلا ہو تو گرم پانی اور صابون بہتر ہوتا ہے علماء فرماتے ہیں بخورات و عرق گلاب اور خوشبویات کیا؟ جب کہ کپڑے ہر وقت میل کچیل سے غلیظ اور گندے ہی رہتے ہوں، تو پھر؟

اسی طرح سورۂ اخلاص کو لے لیجئے وہ تہائی قرآن کے برابر ہے اس کے باوجود آیات میراث خلع و طلاق و عدت کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، بلکہ یہی آیات اپنے مناسب موقع و محل اور ضرورت و احتیاج کے لحاظ سے سورۂ اخلاص کی تلاوت سے کہیں زیادہ فائدہ مند ہیں۔

پھر چونکہ نماز قرات قرآن اور ذکر اور دعا تینوں چیزوں پر مشتمل اور اجزاء عبودیت کی بالکل وجوہ جامع ہے اور ان تمام قرات و اذکار اور اجزاء عبودیت کے ساتھ ساتھ مزید براں تمام اعضا و ارکان کی عبودیت و عبادت کی بھی جامع ہونے کی بنا پر انفراداً انفراداً قراءت قرآن اور ذکر و دُعا ہر ایک سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس لئے یہ از حد نافع و فائدہ مند اصل ہے جو انسان پر مراتب اعمال کی معرفت کے دروازے کھول دیتا ہے، اور خوبی یہ ہے کہ یہ اصل انسان پر روز روشن کی طرح واضح کر دیتا ہے کہ فلاں عمل کا موقع و محل فلاں ہے اور فلاں عمل فلاں وقت میں موزوں ہے تا کہ انسان فاضل کو چھوڑ کر مفضول میں لگ کر شیطان کو نہ خوش کرتا پھرے۔ یا

فاضل میں اتنا منہمک ہو جائے کہ مفضول کو بالکل ہی نظر انداز کرے حالانکہ اس کے لئے وہی وقت موزوں تر ہو اور وہ اسی وہم وگمان میں مفضول کو چھوڑ کر فاضل کے پیچھے پڑ جائے کہ اس میں اجر وثواب زیادہ ہے اور اس میں کم اور اس کا خیال تک ترک کر دے۔ بہرصورت یہ چیز مراتب اعمال ومقاصد اعمال کی واقفیت ہر عمل وفعل کو اپنے اپنے مناسب موقع ومحل میں بجالانے کی دانش وفقاہت یا اہم واولیٰ اور افضل چیز کی تقویت کی واقفیت از حد محتاج ہے تاکہ انسان فوت شدہ کی تلافی کرے اور دوبارہ نقصان نہ کر بیٹھے کیونکہ اگر مفضول کو چھوڑ دے گا تو اس کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا مفضول کو بجالانا بھی از حد ضروری ہے اس کی مثال یہ ہے کہ انسان قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہو اور کوئی شخص آ کر سلام کہے یا چھینک مارے تو قراءت کو ترک کر کے سلام اور چھینک کا جواب دے لے۔ اگرچہ یہ مفضول ہے اور قراءت قرآن فاضل' کیونکہ اس میں اسے کوئی دقت نہیں کہ مفضول کو بھی ادا کر لے اور دوبارہ فاضل کو بھی پہلے کی طرح لگاتار کرتا چلا جائے بخلاف اس کے کہ وہ قرأت کرتا رہے اور سلام وچھینک کا جواب دینے کی مصلحت فوت کر بیٹھے اسی طرح باقی اعمال کا حال ہے۔

ذکر پروردگارم لازم ہے
بخدا بار بار لازم ہے
ہم ہیں بندے خدا ہے ایک اپنا
حمد اس کی ہے کار نیک اپنا

جماع وقضائے حاجت کے وقت ذکر کرنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہر وقت خدا تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور کسی حالت کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنخضرت ﷺ جنابت وطہارت ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ رہی پیشاب پاخانے کی حالت تو اس وقت آنخضرت کو کوئی دیکھتا ہی نہیں ہوتا تھا کہ واقعہ بتا سکے۔ (یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت دل میں ذکر خدا کی جلوہ گری مراد ہو) البتہ آنجناب نے اپنی امت کو پاخانہ پیشاب سے قبل وبعد کی دعائیں سکھائیں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر از حد اہم چیز ہے اور قضاء حاجت سے قبل وبعد بھی انسان کو ذکر سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ علیٰ ہذا القیاس جماع کے وقت بھی ذکر مشروع فرمایا کہ یوں کہنا چاہئے۔ **بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطن وجنب الشیطان ما رزقنا** بسم اللہ، خدایا! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان سے علیحدہ ومحفوظ رکھنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اپنی بیوی سے ارادۂ صحبت کے وقت جو شخص مذکورہ دُعا پڑھے تو اس سے جو اولاد ملے گی اسے شیطان تکلیف نہیں دیگا۔ اسے بخاری ومسلم، احمد اور اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا ہے۔

رہی عین قضاء حاجت وجماع کی حالت تو بلاشبہ اس وقت بھی دل میں ذکر الٰہی مکروہ نہیں' کیونکہ دل کو ذکر الٰہی کے سوا تو کوئی چارۂ کار ہی نہیں اور تمام دنیا سے محبوب ترین خدا کی یاد سے دل پھیر لینا اس کے لئے ناممکن ہے اور وہ اگر دل کو خدا فراموشی کی تکلیف دے تو یہ تکلیف بالمحال ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے۔ شعر

یراد من القلب نسیانکم لنا
وتابَی الطباع علی الناقل

دل سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہم تمہیں بھول جائیں گے
مگر طبیعت نقل کرنے والے پر انکار کرتی ہے

البتہ اس خاص حالت میں زبان سے کچھ کہنا نہ آنحضرت ﷺ نے جائز فرمایا ہے، اور نہ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی سے منقول ہے اور عبداللہ بن ابی الہذیل فرماتے ہیں۔ کہ پاخانہ پیشاب کے سوا ہر حالت بلکہ کوچہ و بازار میں بھی خدا کا ذکر کرنا خدا تعالیٰ کو محبوب تر ہے۔ رہی قضاء حاجت و جماع کی حالت تو ایسی حالت میں اسے اتنا کافی ہے کہ حیا و مراقبہ اور خوف خدا کو اپنا شعار بنائے اور انعامات و احسانات الٰہی کو دلنشین رکھے یہی طریقہ اس وقت کا سب سے اعلیٰ ذکر ہے' کیونکہ ہر حالت کے لئے اس کا ذکر اس کے مناسب حال ہوتا ہے اور اس مخصوص حالت کے لائق و مناسب یہی طریقہ ہے کہ انسان خدا کی ہیبت و جلال اور شان و شوکت کا خوف اور اللہ عزوجل سے شرم و حیا کی چادر اوڑھ لے اور اس دشمن جان و موذی چیز (پاخانہ پیشاب) کے اخراج پر جو اندر ہی رُک کر قولنج بن جائے تو ہلاکت نفس و وبال جان بن جائے۔ خدا تعالیٰ کے انعام و احسانات کو مت بھولے کیونکہ جس طرح غذا کھانا نعمت ہے اسی طرح اس مادہ فاسد کا خروج و دفعیہ بھی یقیناً خدا کا انعام ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ قضاء حاجت سے نکلتے وقت شکم پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے یہ بھی خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ کاش لوگوں کو اس کی قدر ہو سلف صالحین میں سے ایک بزرگ یہ کہا کرتے تھے۔

الحمد لله الذى اذاقنى لذته وابقى فى منفعته واذهب عنى مضرته ۔

اللہ عزوجل کا شکر جس نے طعام کھلا کر ذائقہ و لذت سے حظ اندوز فرمایا' اس کے منافع کو بدن میں رکھا اور نقصانات کو رفع کر دیا۔

علیٰ ہذا القیاس حالت جماع میں یہی ذکر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ نعمت کبھی نہ بھولے کیونکہ دنیوی نعمتوں میں سے یہ نعمت سب سے اعلیٰ ہے' تو جب اپنے نفس پر خدا تعالیٰ کے یہ انعامات و احسانات یاد کرے گا فوراً اس کے دل سے شکر الٰہی کے جذبات بھڑک اٹھیں گے اور آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا، معاذ! خدا کی قسم مجھے آپ بہت پیارے لگتے ہیں، چند کلمے سکھاتا ہوں، ہر نماز کے بعد ضرور پڑھنا اور خبردار! ناغہ مت کرنا، اور بھول نہ جانا، فرمایا پڑھا کرو،

اللهم اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك (ابو داؤد، نسائی)

خدایا اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری اعانت و دستگیری فرما۔

اس دعا میں آنحضرت ﷺ نے ذکر و شکر دونوں کو جمع فرمایا جیسا کہ اللہ عزوجل نے آیت: **فاذكرونى اذكركم واشكروالى ولا تكفرون** (بقرہ۲۔ع۱۸)

تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا' میرا شکر بجالاؤ اور ناشکری مت کرو۔

میں جمع کر دیا ہے' تو معلوم ہوا کہ ذکر اور شکر سعادت اور نیک بختی اور فلاح و نجات کے جامع اور سرچشمہ ہیں۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے   اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں   دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
اذان تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور   جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

احادیث مبارکہ

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممهدة یدخلهم الدرجات العلیٰ ۔

کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پہ اللہ کا ذکر کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل فرمائے گا (الصحیح لابن حبان ۲/۱۲۴، ۳۹۸، مسند ابویعلی، ۲/۳۵۹، ۱۱۱۰)

☆ حضرت ام انس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اهجری المعاصی فانها افضل الهجره وحافظی علی الفرائض فانها افضل الجهاد واکثری ذکر اللہ فانك لا تاتین اللہ بشئی احب الیه من کثرة ذکره ۔

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط والمعجم الکبیر)

گناہوں کو چھوڑ دے یہ سب سے افضل ہجرت ہے، فرائض پر کاربابند ہو جا یہ افضل جہاد ہے، اللہ کا ذکر زیادہ کر کیونکہ تو اللہ کی بارگاہ میں کثرت ذکر سے زیادہ پسندیدہ کوعمل نہیں لاسکتی۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من عجز منکم عن اللیل ان یکابده وبخل بالمال ان ینفقه وجبن عن العدو ان یجاهده فلیکثر ذکر اللہ ۔ (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر)

تم میں سے جو کوئی پوری رات (عبادت کی) مشقت سے عاجز رہے دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے، دشمن کے خلاف جہاد میں بزدل ہے تو اسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

☆ حضرت ابوالمخارق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک بندے کے پاس سے گذرا جو عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے کیا یہ کوئی فرشتہ یا نبی ہے؟ جواب ملا نہیں۔ میں نے کہا پھر یہ کون ہے؟ جواب ملا

هذا ارجل کافی الدنیا لسانه رطبا من ذکر اللہ وقلبه معلقا بالمساجد ولم یستسب لوالدیه قط ۔

یہ وہ بندہ ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مساجد میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دی (الترغیب والترهیب، ۲/۲۵۳، ۲۲۹۲)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر ربه مثل الحی والمیت

اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے (بخاری ۵: ۲۳۵۳، رقم ۶۰۴۴)

☆ مسلم شریف کی روایت میں ہے

مثل البيت الذى يذكر الله فيه والبيت الذى لا يذكر فيه مثل الحى والميت

اس گھر کی مثال جس میں ذکرِ خدا کیا جاتا ہے اور جس میں نہیں کیا جاتا' زندہ اور مردہ کی سی ہے (۱:۵۳۹۱، رقم ۷۷۹)

دردِ دل مجھ کو عطا کر یا رب — دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہوں کی — نام رحمٰن ہے ترا یا رب
تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں — دامنِ مصطفیٰ دیا یا رب
دے کے لیتے نہیں کریم کبھی — جو دیا جس کو دے دیا یا رب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تیری رضا یا رب

نماز کی انتظار میں بیٹھنے والے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول الله قبل ان يثوب العشاء فقال ابشروا ابشروا هذا ربكم تبارك وتعالىٰ قد فتح بابا من ابواب السماء يباهى بكم الملائكة يقول انظروا الى عبادى قضوا فريضة وهم ينتظرون اخرى .

(المسند بزار حديث نمبر ۳۳۶۵)

کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جسے جانا تھا وہ چلا گیا اور جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وقتِ عشاء سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ! خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ دیکھو! یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

☆ **عن ابى ايوب: ان نوفا وعبد الله بن عمرو يعنى ابن العاص اجتمعا فقال نوف: لو ان السماوات والارض وما فيها وضع فى كفة الميزان ووضعت لا اله الا الله فى الكفة الاخرى لرجحت بهن ولو ان السماوات والارض وما فيهن كن طبقا من حديد فقال رجل لا اله الا الله لخرقتهن حتى تنتهى الى الله عزوجل فقال عبد الله بن عمرو صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب فعقب من عقب ورجع من رجع فجاء صلى الله عليه وسلم وقد كاد يحسر ثيابه عن ركبتيه فقال ابشروا معشر المسلمين هذا ربكم قد فتح بابا من ابواب السماء بياهى بكم الملائكة يقول هولاء عبادى قضوا فزيضة وهم ينتظرون اخرى .**

(مسند احمد بن حنبل ۲:۱۸۶، حديث ۶۷۵۰)

”حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نوف اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اکٹھے ہوئے، حضرت

نوف نے کہا: اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا الٰہ الا اللہ رکھ دیا جائے تو دوسرا پلڑا ان سب سے بھاری ہو جائے گا اور اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے یہ سب لوہے کے طبق ہوتے اور بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا تو یہ ان سب کو پھاڑ کر اللہ تک پہنچ جاتا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پس جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے جانا تھا وہ چلا گیا۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کا کپڑا ذرا اونچا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا اب مسلمانوں کی جماعت خوش ہو جائے، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کی انتظار میں ہیں۔"

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ   اِس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات   بات بگڑی ہوئی بنا یا رب
مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا   شاد رکھ شاد دائما یا رب
اِس نکمے سے کام لے ایسے   یہ نکما ہو کام کا یا رب
کر دے فضل ونعم سے مالا مال   ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

اے فرشتو! دیکھو میرے بندوں کی طرف

☆ **عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يباهي باهل عرفات اهل السماء فيقول لهم انظروا الى عبادی جاء ونی شعثا غبرا۔** (صحیح ابن خزیمہ، ۴:۲۶۳ رقم، ۲۸۳۹)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ آسمان والوں کے سامنے عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو کہ وہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود بالوں کے ساتھ (یعنی عاشقانہ اور مجنونانہ روپ میں) آئے ہیں۔"

☆ **عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا كان يوم عرفة ان الله ينزل الى السماء فيباهي بهم الملائكة فيقول انظروا الى عبادی اتونی شعثا غبرا ضاحين من كل فج عميق اشهد كم انی قد غفرت لهم فتقول له الملائكة ای رب فيهم فلان يزهو وفلان قال يقول الله قد غفرت لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فما من يوم اكثر عتيقا من النار من يوم عرفة۔** (ایضاً ...... رقم ۲۸۴۰)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ والے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا

ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو ذرا دیکھو کہ میری طرف پراگندہ حال اور غبار آلود بال لئے ہوئے صبح کے وقت مختلف گہری گھاٹیوں سے آئی ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں: باری تعالیٰ! ان میں تو فلاں فلاں متکبر شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی (ان عاشقوں کے صدقے میں) بخش دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس دن اتنے زیادہ لوگ آگ سے آزاد کیے جاتے ہوں۔''

ترا نور ہی جلوہ گر کو بہ کو ہے　　ہر اک شے سے ظاہر تو ہی ہو بہو ہے
گل و یاسمن میں سمن نسترن میں　　گل خشک وتر میں تری ہی تو بُو ہے
ہے نکہت سے تیری معطر دو عالم　　مہک تیری پھیلی ہوئی سُو بسُو ہے
بہت کچھ ترانے سُنے ہر طرح کے　　جو دیکھا تو تیری ہی جستجو ہے
حجاب تمنا اُٹھا جب کہ دل سے　　جدھر ہم نے دیکھا اُدھر تو ہی تُو ہے
نہ اِک محوِ دیدار دیدار ہی ہے　　ہر اِک جا میں مولیٰ تری گفتگو ہے

سید دیدار علی شاہ

سونا چاندی صدقہ کرنے سے ذکرِ خدا افضل ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ہم سے پوچھا

الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم

کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے اور تمہارے دشمن کے مقابلہ میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے اس حال میں کہ تم دشمن کو قتل کر دو یا وہ تمہیں۔

قالوا بلیٰ قال ذکر اللہ ۔ عرض کی، حضور ہمیں ضرور بتائیں۔ فرمایا وہ عمل ذکر خدا ہے (مسند احمد بن حنبل، ۵: ۱۹۵، رقم: ۲۱۷۵)

☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان الذکر فی سبیل اللہ یضعف فوق النفقة بسبع مائة ضعف (مسند احمد بن حنبل، ۳: ۴۳۸)

بے شک ذکر الٰہی انفاق فی سبیل اللہ پہ سات سو گناہ فضیلت رکھتا ہے

انہی سے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان الصلوۃ والصیام والذکر یضاعف علی النفقه فی سبیل اللہ بسع مائة ضعف

(المستدرك للحاكم، ۲: ۸۸ رقم ۲۴۱۵)

بے شک نماز اور روزے اور اللہ کے ذکر کا اجر انفاق فی سبیل اللہ پہ سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

لو ان رجلا فی حجره دراهم يقسمها واخر يذكر الله كان الذاكر لله افضل

(المعجم الاوسط للطبرانی ۶:۱۱۶، ۵۹۲۹)

ایک آدمی دامن بھر کر دراہم تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا ذکر خدا میں مصروف ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

کیونکہ **الذكر خير من الصدقه ۔ عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم (المسند الفردوس للديلمی، ۳:۲۱۴، ۴۶۱۶)** ذکر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

ہر طرح کی تجھے ثنا یا رب! حمد بے حد و بے ریا یا رب!
سب جہانوں کا پالنے والا کون ہے کون تجھ سوا یا رب!
تُو ہی رحمان ہے رحیم ہے تُو کوئی ثانی نہیں تیرا یا رب!
تُو ہی مالک جزا کے دن کا ہے ہے ترے ہاتھ فیصلہ یا رب!
ہم کو توفیق دے عبادت کی پُوجیں ہم تجھ کو ہی سدا یا رب!
مانگیں ہم تجھ سے ہی مدد ہر دم اور چاہیں تری رضا یا رب!

اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کا جلیس ہوتا ہے

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی **ای رب اقريب انت فانا جيك ام بعيد فانا ديك**، اے اللہ! تو قریب ہے تاکہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا دور ہے کہ تجھے پکاروں، اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ **یا موسیٰ انا جليس من ذكرنی** ۔ اے موسیٰ! میں اپنا ذکر کرنے والوں کے ساتھ ہی ہوتا ہوں **(المصنف لابن ابی شيبة، ۱:۱۰۸، ۱۲۲۴، الجامع الصغير للسيوطی ۱:۳۰۴، مسند احمد، الزهد، ۱:۵۷، ۱۱۱، بيهقی فی شعب الايمان ۶۸۰)**

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب میں فرمایا میں تیرے پیچھے ہوں، آگے ہوں دائیں ہوں بائیں ہوں اے موسیٰ میں اپنے بندے کا ہم نشین ہوں جب وہ مجھے یاد کرے **وانا معه اذا دعانی** اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ **(الفردوس بماثور الخطاب للديلمی، ۳:۱۹۲، ۴۵۳۳)**

سیدھے رستے پہ تو چلا ہم کو دل پہ قبضہ ہو بس ترا یا رب!
اُن کے رستے پہ جو ہیں خاص ترے جن پہ انعام ہے ترا یا رب!
یعنی کل انبیاء و صدیقین اور شہیدوں کا راستہ یا رب!
اور تیرے جو نیک بندے ہیں اُن کے رستے پہ تُو چلا یا رب!
غیر اُن کے جو ہیں غضب میں ترے راہ سے اُن کی لے بچا یا رب!

اور جتنے ہیں راہ سے بھٹکے ہوئے ہم کو اُن سب سے رکھ جُدا یا رب!
ایسا ہی کر الٰہی! ایسا ہی کر لے مقبول التجا یا رب!

ذکر کرنے والوں کی دعا کے ساتھ فرشتے آمین کہتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ گھومنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ **فاذا دعا القوم امنوا علی دعائھم** ۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پہ آمین کہتے ہیں۔ **فاذا صلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا معھم**۔ جب وہ حضور علیہ السلام پہ درود بھیجتے ہیں تو فرشتے بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ذکر سے فارغ ہو جاتے ہیں پھر بعض فرشتے بعض کو کہتے ہیں **طوبیٰ لھم لا یرجعون الا مغفور الھم**۔ انہیں مبارک ہو یہ تو سارے ہی بخشے گئے۔ (کنز العمال، ۱: ۴۳۴، رقم ۱۸۷۶)

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس قدر جمع ہو جاتے ہیں **حتی یبلغوا العرش** ۔ تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔

(مسند احمد، ۲: ۳۵۸، ۳۵۹)

جس حدیث میں مجالس ذکر کو **ریاض الجنۃ** یعنی جنت کی کھیتیاں قرار دیا گیا اس میں یہ الفاظ بھی ایک روایت کے اندر ملتے ہیں کہ فرشتے ان مجلسوں میں شامل ہوتے ہیں لہٰذا تم دن رات اللہ کا ذکر کرو، جو شخص اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ دیکھنا چاہتا ہے تو وہ دیکھ لے اس کا کس قدر مرتبہ ہے **فان اللہ ینزل العبد منہ حیث انزلہ من نفسہ** بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پہ رکھتا ہے جہاں بندہ اسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔ (المستدرك للحاكم، ۱: ۶۷۱، ۶۷۲، رقم ۱۸۲۰) یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

جن احادیث میں جمعہ کے دن فرشتوں کی آمد کا تذکرہ ہے ان میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ جب امام (خطبہ و نماز کے لئے) نکلتا ہے تو فرشتے ذکر سنتے ہیں۔ **فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر** (بخاری، ۱: ۳۰۱، ۸۴۱)

☆ جن کا دیکھنا ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے انہیں بہترین لوگ قرار دیا **خیارکم الذین اذارأوا ذکر اللہ**

(ابن ماجہ ۲، ۱۳۷۹، رقم ۴۱۰۹ ۔ مسند احمد، ۶: ۴۵۹ رقم ۲۷۶۴۰)

ایک روایت میں ہے **ان من الناس مفاتیح لذکر اللہ اذا رؤوا ذکر اللہ** ۔ بعض لوگ ذکر خدا کی چابیاں ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہے۔ (المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰: ۲۰۵ رقم ۱۰۴۷۶) انہی لوگوں کو حضور علیہ السلام نے اپنی امت کے اولیاء اللہ قرار دیا (مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸) **سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اولیاء اللہ فقال الذین اذارأوا ذکر اللہ ۔ عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ۔**

اولیاء اللہ کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جن کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے۔

المدد اے خدا، سب کے حاجت روا، آج ایمان کی جان خطرے میں ہے
رہزن دین بننے لگے رہنما، حق پرستوں کا ایمان خطرے میں ہے

آہ کشمیر، قبرص، فلسطین میں، یا ارٹی ٹیریا، روس اور چین میں
حق کی خاطر مسلمان کھولیں زباں، جسم خطرے میں ہے جان خطرے میں ہے
عہد انگریز کی سب سے لعنت بڑی، تھا جو وکٹوریہ نے بنایا نبی
اُس کے اب پیروکار اِس قدر ہو گئے، جس سے نظم گلستان خطرے میں ہے
ناچ گانے غضب آج محبوب ہیں، آہ اُم الخبائث کے مشروب ہیں
ہو رہی ہیں امیروں میں خرمستیاں، دور حاضر کا انسان خطرے میں ہے
رہزنوں کا ہوا گرم بازار ہے، رہنماؤں سے اب قوم بیزار ہے
غیرت دین وایمان کا بیوپار ہے، آج سچا مسلمان خطرے میں ہے

ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوسکتا

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: مر النبی صلی الله علیه وسلم بعبد الله بن رواحة الانصاری، وهو یذکر اصحابه، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اما انکم الملا الذین امرنی الله ان اصبر نفسی معکم ثم تلا هذه الآیة: (واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی) الی قوله: (و کان امره فرطا) اما انه ما جلس عدتکم الا جلس معهم عدتهم من الملائکة، ان سبحوا الله سبحوه، وان حمدوا الله حمدوه، وان کبروا الله کبروه، ثم یصعدون الی الرب، وهو اعلم منهم، فیقولون: یا ربنا عبادك سبحوك فسبحنا، وکبروك فکبرنا، وحمدوك فحمدنا، فیقول ربنا: یا ملائکتی! اشهدکم انی قد غفرت لهم۔ فیقولون: فیهم فلان وفلان الخطاء، فیقول: هم القوم لا یشقی علی جلیسهم۔

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ تم وہ جماعت ہو جس کے ساتھ مجھے ٹھہرے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ ''اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کریں جو صبح وشام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں'' سے لے کر ''اور اُس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔'' تک تلاوت فرمائی۔ (پھر فرمایا:) تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ (اجتماعی ذکر کے لئے) بیٹھتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں تو یہ بھی ان ہی کی طرح تسبیح کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں، پھر وہ اللہ رب العزت کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت اپنے بندوں کے احوال کو زیادہ جانتا ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم

نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں خطا کار بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں رہ سکتا (اس لئے تم گواہ رہو کہ میں نے ان گنہگاروں کو بھی بخش دیا ہے)۔"

(طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۲۲۷، ۲۲۸، رقم: ۱۰۷۴۔ ضبی، کتاب الدعا: ۲۸۳، رقم: ۱۰۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۵: ۱۱۸۔ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (۵: ۱۱۷، ۱۱۸) میں انہی الفاظ کے ساتھ عمر بن ذر سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ منذری نے "الترغیب والترھیب (۲: ۲۶۰، ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۳)" میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے "المعجم الصغیر" میں بیان کیا ہے۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۵: ۳۸۱، ۳۸۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۲۸: ۸۸)

کیسے تفسیر و تفہیم کے نام سے، کیسے فکر و تدبر نما دام سے
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے، جن سے مفہوم قرآن خطرے میں ہے
مصطفیٰ کے فرامین وردِ زباں، مصطفیٰ کی اُنہیں سے کریں کسرِ شاں
کس غضب کی ہیں یہ شوخیاں الاماں، تیرے پیارے کا فرمان خطرے میں ہے
اہل اسلام کو منتشر کر دیا، اب تو ہر فرد ہے ایک فقہ جُدا
دشمنانِ نبی بن گئے اولیاء، آج سچوں کی پہچان خطرے میں ہے
ہم نے مانا کہ بے شک خطا کار ہیں، مالکِ دو جہاں! ہم گنہگار ہیں
اُمتی ہیں مگر تیرے محبوب کے، اُمت شاہِ ذیشان خطرے میں ہے
بہرِ شاہِ اُمم ہو نگاہِ کرم، پھر ترقی کرے قوم یہ دم بدم
شان و شوکت سے اختر بھی چمکے ترا، ذوالمنن! وہ پریشان خطرے میں ہے

ذاکرین کو قیامت کے دن رحمٰن کی دائیں جانب جگہ ملے گی

عن عمرو بن عبسة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بانبياء ولا شهداء، يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبيون والشهداء بمقعدهم وقربهم من الله عزوجل، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك و آلك وسلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون اطايب الكلام كما ينتقى آكل التمر الطايبه.

"حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کی دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں اطراف ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور

سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ عزوجل سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجالس میں جمع ہوا کرتے تھے اور اللہ کے ذکر کے لئے خوبصورت الفاظ کا اِس طرح انتخاب کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔" (ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ منذری نے "الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)" میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ہندی نے "کنز العمال (۱۰: ۲۲۸، رقم ۲۹۳۲۶)" میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۸)

☆ **عن ابن سابط، قال : انبئت ان عن يمين الرحمن، وكلتا يديه يمين، قوم على منابر من نور، وجوههم نور، عليهم ثياب خضر تغشى ابصار الناظرين، ليسوا بانبياء ولا شهداء، قوم تحابوا في جلال الله حين عصى الله في الارض.**

"ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ (خدائے) رحمٰن کے دائیں ہاتھ حالانکہ اللہ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں، کچھ لوگ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، اُن کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ سبز لباس زیبِ تن کئے ہوئے ہوں گے، وہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیا دیں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی جب زمین پر اس کی نافرمانی ہو رہی تھی۔" (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۰۹۵۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۴۸۳۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۴)

دُعاؤں میں اثر دے یا الٰہی مرادیں پُوری کر دے یا الٰہی
دلوں کو سیر کر دے یا الٰہی محبت اپنی بھر دے یا الٰہی
گرفتار مصیبت ہیں مسلمان اُنہیں آزاد کر دے یا الٰہی
تصدق میں محمد مصطفےٰ کے عنایت ہم پہ کر دے یا الٰہی
پئے صدیق اکبر رحم فرما دلوں میں نور بھر دے یا الٰہی
مٹا دے رنج و غم صدقہ عمر کا منور قلب کر دے یا الٰہی
پئے عثمان، بھرن رحمت کی برسا جہاں سر سبز کر دے یا الٰہی
بڑھا دے قوتیں حیدر کا صدقہ وہ دل دے وہ جگر دے یا الٰہی
طفیل غوثِ اعظم، قطب عالم نگاہِ مہر کر دے یا الٰہی
معین الدین اجمیری کا صدقہ مصیبت دور کر دے یا الٰہی
نظام الدین والملت کا صدقہ اُنہیں کا مست کر دے یا الٰہی
(منور بدایونی)

بروز قیامت ذاکرین کے چہرے پُر نور ہوں گے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اُٹھائے گا جن کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ موتیوں کے منبروں پہ جلوہ گر ہوں گے لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے۔ نہ وہ انبیاء ہوں گے نہ ہی شہداء، حضرت ابو درداء کہتے ہیں (یہ بات سُن کر) ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل کھڑا ہو کر عرض گذار ہوا یا رسول اللہ! ان لوگوں کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرمایئے۔ تا کہ ہم انہیں معلوم کرلیں، آپ نے فرمایا **هم المتحابون فی الله من قبائل شیء وبلا دشتی یجتمعون علی ذکر الله یذکرونه** ۔ یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد ۱۰:۷۷)، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اس طرح ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تا کہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“ (ابن حبان ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، ۵۷۳)

پھنسی ہے بحرِ غم میں اپنی کشتی   یہ بیڑا پار کر دے یا الٰہی
مسلماں جو ابھی تک سو رہے ہیں   اُنہیں بیدار کر دے یا الٰہی
غریبوں کو عطا کر مال و دولت   غنی منگتا کو کر دے یا الٰہی
جو در در مارے مارے پھر رہے ہیں   اُنہیں رہنے کو گھر دے یا الٰہی
درِ دولت پہ کچھ بھوکے پڑے ہیں   اب اُن کے پیٹ بھر دے یا الٰہی
جو کوسوں دور اپنوں سے پڑے ہیں   تو واپس اُن کو کر دے یا الٰہی
فرائض سے جو غافل ہیں مسلماں   نمازی اُن کو کر دے یا الٰہی
اُڑا لے جائیں جو طیبہ میں یا رب   مجھے وہ بال و پر دے یا الٰہی
کریما! سُن مناجات منور   اِسے مقبول کر دے یا الٰہی

انبیاء جن پہ رشک کریں گے

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے دلوں کو پاک اور منور کیا ستاروں کو روشنی دی، ہواؤں کو مسخر کیا، بادلوں کو پھیلایا، پھر ان کو برسا دیا، باغات میں بارش بھیج کر درختوں کو زندگی بخشی، پھلوں کو پیدا کیا۔ اس نے عبادات کے دنوں کو دیگر تمام اوقات پر فضیلت دی، خیرات و برکات کے حصول کو آسان فرما دیا اور ماہِ رمضان کے تمام مہینوں پر شرف بخشا اور اس کی راتوں کو

فضیلت عطا فرمائی اور اس مہینے کو شبِ قدر کے ذریعے ممتاز فرما دیا جو ہزار مہینوں (یعنی تراسی سال اور چار ماہ) سے بہتر ہے۔

☆ عن عمر الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان من عباد اللہ لا ناسا ما ہم بانبیاء ولا شہداء یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ بمکانہم من اللہ، قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! تخبرنا من ہم؟ قال: ہم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینہم، ولا اموال یتعاطونہا، فو اللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور، لا یخافون اذا خاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس۔ وقرا ہذہ الآیۃ: (الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون) (سنن ابی داؤد، ۳: ۲۸۸، ۳۵۲۷)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے اللہ کی طرف سے ملنے والے مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کی چہرے پُرنور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے۔ انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔''

عقبیٰ کی مسرت دے نہ دولت دنیا دے   اس بے کس و بے حسن کو اعجاز مسیحا دے
شورش کے زمانے میں اک جوش سراپا دے   یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
ظلمت کے مکینوں کو فانوس تجلا دے   تنویر کے جویا کو پھر نور کی دنیا دے
پھر کور بصیرت کو تُو شوقِ تماشا دے   محروم تماشا کو تو دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
ہر عشق کے روگی کو ہر طالب درماں کو   ہر بیکس و غمگیں کو ہر دیدۂ گریاں کو
ہر سوختہ قسمت کو ہر بے سرو ساماں کو   اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشان کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے
ذلت سے چھڑا ہم کو عزت کو دوبالا کر   پستی میں پڑے ہیں ہم اب ہمیں اُونچا کر
اس دور مصائب میں اب ہم کو نہ رسوا کر   رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر
خود داریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے

ہر ایک سے آپس میں اندازِ اخوت ہو نفرت نہ کبھی آئے پیدا نہ عداوت ہو
پھر دل کی لطافت میں پیدا نہ کدورت ہو بے لوث محبت دے بیباک صداقت دے
سینوں میں اُجالا کر دل صورت مینا دے
خالی ہے محبت سے سینہ گل خنداں کا یہ درد مرا یارب محتاج ہے درماں کا
کوئی بھی نہیں پُرساں اب حال پریشان کا میں بلبل نالاں ہوں اس اُجڑے گلستان کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

(تضمین بر مناجات اقبال از مولانا شفیق القادری)

نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم

عن ابی مالك الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه، قال: كنت عند النبی صلی الله علیه وسلم، فنزلت هذه الآیة: (لا تسالوا عن اشیاء ان تبدلكم تسؤكم) قال: فنحن نساله اذ قال: ان لله عبادا لیسوا بانبیاء ولاشهداء یغبطهم النبیون والشهداء بقربهم ومقعدهم من الله عزوجل یوم القیامة. قال: وفی ناحیة القوم اعرابی، فقام فجثا علی ركبتبه ورمی بیدیه، ثم قال: حدثنا یا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرایت وجه النبی صلی الله علیه وسلم ینتشر، فقال النبی صلی الله علیه وسلم: عباد من عباد الله من بلدان شتی وقبائل من شعوب ارحام القبائل لم یكن بینهم ارحام یتواصلون بها لله لا دنیا، یتباذلون بها یتاحابون بروح الله عزوجل، یجعل الله وجوههم نورا، یجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالیٰ، یفزع الناس ولا یفزعون ویخاف الناس ولا یخافون.

(طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۲۹۰، رقم: ۳۴۳۳۔ احمد بن حنبل نے ''المسند (۵:۳۴۳)'' میں طویل حدیث روایت کی ہے۔ احمد بن حنبل نے ''المسند (۵:۳۴۱)'' میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت ہیثمی نے ''مجمع الزوائد (۱۰:۲۷۶)'' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ہیثمی نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ہیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت ''مجمع الزوائد (۱۰:۲۷۷)'' میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۴۸۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱:۲۰۱، ۲۰۲۔ حارث المسند، ۲:۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۴:۸۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶:۲۸۷، ۲۸۸، رقم: ۹۰۰۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴:۱۳، رقم: ۴۵۸۵)

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یارسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے

لئے دنیا کے لئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کر دے گا، ان کے لئے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔“

وہ اُمت جس کو خود خیر الامم تُو نے بنایا ہے ٭ وہ اُمت جس کا رتبہ تُو نے دنیا سے بڑھایا ہے
یقیناً ہے ترے خیر البشر محبوب کی اُمت ٭ اسے خود انتم الاعلون کہ کر تُو نے دی عزت
یہ اُمت آہ یہ اُمت جہاں بھر میں پریشاں ہے ٭ جفائے دشمنانِ حق سے وقف یاس وحرماں ہے
تری شانِ کریمی سے کنارہ کر لیا جب سے ٭ مسلمانوں کی نظریں پھر گئیں کچھ دین ومذہب سے
ترے محبوب کی اُمت زمانہ بھر میں رُسوا ہے ٭ ہے غافل دینِ حق سے مغربی فیشن پہ شیدا ہے
مسلماں دور بابِ مصطفےٰ سے ہوتے جاتے ہیں ٭ زخود محروم تیری ہر عطا سے ہوتے جاتے ہیں
قلوب اہلِ ایماں پھیر دے تقلیدِ مغرب سے ٭ الٰہی کر عطا مسلم کو رغبت اپنے مذہب سے
ہدایت نیک دے اللہ ان ایماں فروشوں کو ٭ بنا سچا مسلمان خود نما گیسو بدوشوں کو
الٰہی! غیرتِ اسلام کو مسلم میں قائم رکھ ٭ جہاں میں شوکت وشانِ مسلمانی کو دائم رکھ

نور کے منبروں پہ جلوہ گری

عن ابی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل: والله! انی لا حبك لغیر دنیا ارجو ان اصیبها منك، ولا قرابة بینی وبینك، قال: فلای شئ؟ قلت: لله۔ قال: فجذب حبوتی، ثم قال: ابشر ان كنت صادقا، فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: المتحابون فی الله فی ظل العرش یوم لا ظل الا ظله، یغبطهم بمكانهم النبیون والشهداء۔ ثم قال: فخرجت فاتیت عبادة بن الصامت، فحدثته بحدیث معاذ، فقال عبادة بن الصامت، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، یقول عن ربه تبارك وتعالیٰ: حقت محبتی علی المتحابین فی، وحقت محبتی علی المتناصحین فی، وحقت محبتی علی المتزاورین فی، وحقت محبتی علی المتباذلین فی، وهم علی منابر من نور، یغبطهم النبیون والصّدیقون بمكانهم۔

(ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۵، رقم: ۳۴۱۰۰۔ قرشی، الاخوان: ۵۱، رقم: ۹۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲۔ مقدسی نے ''الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)'' میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن عبد البر، التمہید، ۲۱: ۱۳۱۔ منذری نے ''الترغیب والترہیب (۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۵)'' میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے ''الصحیح'' میں روایت کیا ہے۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۹۳۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳)

''ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی

دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا اللہ کے لئے، پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا: پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ان کے اس مرتبہ پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لئے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے انبیاء وصدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔" (ابن حبان، الصحیح، ۱۴:۱۰۱، رقم: ۶۲۱۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۰، رقم: ۸۶)

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستار ہے ترا یا رب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یا رب
زخم گہرا سا تیغ الفت کا میرے دل کو بھی کر عطا یا رب
یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں یوں گما اس طرح ملا یا رب
بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی میرے دل سے مجھے بھلا یا رب
خاک کر اپنے آستانے کی یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب
میری آنکھیں میرے لئے ترسیں مجھ سے ایسا مجھے چھپا یا رب
دشمنوں کے لئے ہدایت کی تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب
تو حسنؔ کو اٹھا حسن کر کے ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

(ذوقِ نعت: مولانا حسن رضا خان)

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طورِ سینا پہ تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئے

یا رب ای عبادك احب الیك ؟ اے اللہ تجھے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الذی یذکرنی ولا ینسانی ۔ وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرتا رہتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔ (بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۱، رقم ۶۸۱)

ایک روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی سوال کیا ای عبادك اغنی؟ اے اللہ تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الراضی بما اعطیته۔ وہ جو میری عطا پہ راضی ہوگیا۔ عرض کی ای عبادك احکم ؟ تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے؟ فرمایا الذی یحکم علی نفسه بما یحکم علی الناس ۔ وہ جو اپنے لئے وہی فیصلہ کرتا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔ (ایضاً، ۷: ۲۹۱، رقم ۱۰۳۴۸، مصنف ابن ابی شیبہ، ۷: ۷۲، رقم ۳۴۲۸۶)

عرض کی: فای عبادك اعدل؟ تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ عدل کرنے الا کون ہے؟

فرمایا: من ادان نفسه من نفسه جو خود اپنے خلاف بھی فیصلہ کرے۔ (ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۷، رقم ۴۸۹)

عرض کی: ای عبادك اعلم؟ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟

فرمایا: عالم لا یشبع من العلم ۔ جو علم سے کبھی سیر نہ ہو۔ پھر فرمایا: الذی یجمع علم الناس الی علمة ۔ جو اپنے علم میں لوگوں کا علم جمع کرے۔

عرض کیا: فای عبادك اعز؟ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟

فرمایا: الذی اذا قدر غفر ۔ جو غالب آ کر معاف کر دے (الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، ۲: ۳۱۴، رقم ۳۴۱۹)

عرض کی: فای خلقك اعظم ذنبا؟ تیری مخلوق میں سب سے بڑا گناہ گار کون ہے؟

فرمایا الذی یتهمنی ۔ جو مجھ پر تہمت لگاتا ہے۔

عرض کی: وهل یتهمك احد؟ بھلا کوئی تجھ پہ بھی تہمت لگا سکتا ہے،

فرمایا الذی یستخیرنی ثم لا یرضی بقضائی ۔ وہ جو مجھ سے خیر کا طالب ہو کر میرے فیصلے پہ راضی نہ ہو۔

(بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۱، رقم ۶۸۲)

جہانوں کا مالک ہے تو یا الٰہی ہے ارض وسما میں تیر بادشاہی
جدھر دیکھتا ہوں تو ہی تو ہے ہر اک شے سے ملتی ہے تیری گواہی
تری حمد کرتے ہیں دنیا میں سارے ملک جن وانس اور سب مرغ وماہی
تو خالق تو مالک تو رازق ہے سب کا تو ستار وغفار ہے یا الٰہی
تیری قدرتوں کے انوکھے نشان ہیں یہ دن کی تجلی یہ شب کی سیاہی
تری جستجو میں رواں ہیں دواں ہیں یہ دن کے مسافر یہ راتوں کے راہی
اے مولا تیرے نور رحمت کے آگے ہے کافور چشتی کی سب رو سیاہی

(حکیم سلطان احمد فاروقی چشتی)

ذکر الٰہی علامت ایمان

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب میں سے بعض کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

تعالوا نؤمن ساعة تعالوا فلنذكر الله ونزدد ايمانا تعالوا نذكره بطاعته لعله يذكرنا بمغفرته .

آؤ ہم ایک گھڑی مومن بن جائیں یعنی مل کر ذکر خدا کریں اور اپنے ایمان (کی کیفیت) میں اضافہ کرلیں، آؤ ہم اس کا ذکر اس کی اطاعت کے ساتھ کریں ہوسکتا ہے وہ ہمارا ذکر اپنی مغفرت کے ساتھ فرمائے۔

(المصنف لابن ابی شیبہ، ۶: ۱۷۰ رقم ۳۰۴۲۶)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سيعلم اهل الجمع اليوم من اهل الكرم فقيل من اهل الكرم يا رسول الله . قال اهل مجالس الذكر في المساجد .

قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو معلوم ہوگا بزرگی یا سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا: حضور وہ کون ہیں؟ فرمایا: مساجد میں محافل ذکر کا اہتمام کرنے والے (الصحیح لابن حبان، ۳: ۹۸ رقم ۸۱۶)

☆ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

طلبت العبادة في كل شيء فما وجدت شيئا اشفى لصدري ولا افضل من مجالس الذكر فكانوا يحضرون عندها فيذكرون فتذكر معهم .

میں نے ہر چیز میں عبادت تلاش کی لیکن مجالس ذکر سے زیادہ میرے سینے کو شفا دینے والی اور افضل چیز نہ ملی، لوگ ان (ام درداء) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ذکر خدا کرتے اور آپ بھی لوگوں کے ساتھ ذکر کرتیں۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۲۹)

☆ ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔ **اشكو اليك قساوة قلبي .** میں آپ سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: **ادن من مجالس الذكر .** مجالس ذکر کے قریب ہو جا۔ (ایضا: ۴۶)

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تری شان جل جلالہ   تو ملا قریب رگ گلو تری شان جل جلالہ
گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر   دیا غیب سے مجھے آب جو تری شان جل جلالہ
تری آب لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے   تری شان عم نوالہ تری شان جل جلالہ
ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی   ہے کریم تو ہے رحیم تو تری شان جلا جلالہ
ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون و مکاں میں ہے   یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تری شان جلا جلالہ

(اکبر وارثی)

حضرت داؤد علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی

عن عبد الله بن الحرث، قال: اوحى الله الى داؤد ان احبني واحب احبائي وحببني الى عبادي،

قال: یا رب! احبك واحب احبائك، فكيف احببك الى عبادك، قال: اذكرونی لهم فانهم لن يذكر منی الا خيرا ۔ (مصنف لابن ابی شيبه، ۷:۶۸، ۳۴۲۵۴)

''حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کر اور میرے بندوں میں مجھے محبوب بنا۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کروں گا لیکن تجھے تیرے بندوں میں کیسے محبوب بناؤں؟ فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر (کثرت سے) کیا کیوں کہ بیشک میرا ذکر ہی ان کے لئے خیر کا باعث ہوگا۔''

☆ **عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان داؤد علیه السلام قال فیه يخاطب ربه عزوجل: یا رب! ای عبادك احب الیك احبه بحبك ؟ قال: یا داؤد! احب عبادی الی نقی القلب نقی الكفين، لا یاتی الی احد سوء ا ولا یمشی بالنميمة تزول الجبال ولا يزول، واحبنی واحب من يحبنی وحببنی الی عبادی ۔ قال: یا رب! انك لتعلم انی احبك واحب مين يحبك وفكيف احببك الى عبادك؟ قال: ذكرهم بآياتی وبلائی ونعمائی یا داؤد! انه ليس من عبد يعين مظلوما او يمشی معه فی مظلمته الا اثبت قدميه يوم تزل الاقدام ۔**

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مخاطب ہو کر عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے تاکہ میں تجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کروں؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا دل اور دونوں ہتھیلیاں پاک وصاف ہوں، کسی سے برائی کرے نہ کسی کی چغلی کھائے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے، اور میرے بندوں کو میری محبت سکھائے۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیری محبت کیسے سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں میری نشانیاں، میری آفات اور میری نعمتیں (کثرتِ ذکر سے) یاد دلاؤ۔ اے داؤد! میرا جو بندہ بھی مظلوم کی مدد کرے گا یا اس کی دادرسی کے لئے اس کے ساتھ چلے گا میں اُسے اُس دن ضرور ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔'' (بیہقی، شعب الایمان، ۶:۱۱۹، رقم: ۷۶۶۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۱۹۵، رقم: ۴۵۴۳۔ مناوی، الاتحافات السنیہ بالاحادیث القدسیہ: ۱۱۲، ۱۱۳، رقم: ۲۵۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳:۱۲)

ہے ذکر ترا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ مصروفِ ثنا ہیں سرو سمن سبحان اللہ سبحان اللہ
غنچوں کی چٹک شبنم کی صبا، پھولوں کی مہک بلبل کی نوا قائم ہے تجھی سے حسن چمن سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا لکھے کوئی وسعت تری، ہو کیسے بیان عظمت تری عاجز ہے نظر قاصر ہے دہن سبحان اللہ سبحان اللہ

مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مسجود بھی تو معبود بھی تو تو روحِ صبا تو جانِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ!
ہر نقش تری قدررت کا نشاں، ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں ہر بزم میں تو موضوعِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ
مٹی کو زبان دیکر اس کو اعجازِ بیاں دینے والے! اعظم کو بھی دے توفیقِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو

عن ابی هريرة رضى الله تعالٰى عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال : سأل موسى ربه عن ست خصال كان يظن انها له خالصة، والسابعة لم يكن موسى يحبها . قال: يا رب! اى عبادك اتقى؟ قال: الذى يذكر ولا ينسى، قال: فاى عبادك اهدى؟ قال: الذى يتبع الهدى، قال: فاى عبادك احكم؟ قال: الذى يحكم للناس كما يحكم لنفسه؟ قال: فاى عبادك اعلم؟ قال: عالم لا يشبع من العلم، يجمع علم الناس الى علمه، قال: فاى عبادك اعز ؟ قال: الذى اذا قدر غفر . قال: فاى عبادك اغنى؟ قال: الذى يرضى بما يؤتى . فاى عبادك افقر؟ قال: صاحب منقوص . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس الغنى عن ظهر، انما الغنى غنى النفس، واذا اراد الله بعبد خيرا، جعل غناه فى نفسه، وتقاه فى قلبه، واذا اراد الله بعبد شرا، جعل فقره بين عينيه .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ خصائل کے بارے میں سوال کیا: جن کے بارے میں ان کا گمان تھا کہ وہ ان میں بتام وکمال پائے جاتے ہیں اور ساتویں خصلت موسیٰ علیہ السلام کو پسند نہ تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہدایت کی پیروی کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا حاکم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو علم سے سیر نہ ہو اور لوگوں کا علم بھی اپنے علم میں جمع کرے عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کر دے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو جتنا ملے اس پر راضی ہو جائے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا فقیر کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا غنا کم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا (سے مراد) مال کا غنا نہیں بلکہ دل کا غنی ہونا مراد ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں غنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے، اور جب کسی بندے کو اس کے شر کی سزا دینا چاہتا ہے تو اس کا فقر اس کے سامنے کر دیتا ہے (یعنی اس کی آنکھوں میں فقر ہوتا ہے حقیقتاً وہ فقیر نہیں ہوتا)۔ (الصحيح لابن حبان، ۱۴: ۱۰۱، ۶۲۱۷، موارد الظمآن للهيثمى: ۵۰ رقم ۸۶

☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے میں نے سُنا آپ فرماتے ہیں کہ

من اوی الی فراشه طاهرا یذکر الله حتی یدرکه النعاس لم یتقلب ساعة من اللیل سال الله من خیر الدنیا والاخره الا اعطاه ایاه ۔

جو پاکیزگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے بستر پہ جائے تو رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی یہاں تک کہ اسے اونگھ آ گئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کی ہو اور اللہ نے اسے عطا نہ کی ہو۔

(ترمذی شریف، ۵: ۵۴۰ رقم ۳۵۲۶)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

من شغله ذکری عن مسئالتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین (التاریخ الکبیر للبخاری، ٢: ١١٥ رقم ١٨٧٩ ۔ بیهقی، شعب الایمان، ٣، ٤٦٧ رقم: ٤٠٨)

ایک روایت میں ہے **اعطیته فوق ما اعطی للسائلین** ۔ میں اس کو مانگنے والوں سے بڑھ کر دیتا ہوں۔

(المصنف لابن ابی شیبہ ۶: ۳۴، رقم ۲۹۲۷۱)

تجھ سے جو ہر گھڑی ڈرے مولا   کام کیسے برے کرے مولا
تیری رحمت کی بارشیں پل میں   خشک پتے کریں ہرے مولا
تو کہ شہ رگ سے بھی قریب مگر   دور سے بھی کہیں پرے مولا
پا گئے اصل میں سراغ حیات   جو تیری رہ میں کٹ مرے مولا
جو ترے نام پہ کریں ۔ خالی   ان کے دامن رہیں بھرے مولا
جو بھی مجذوب ذاتِ باری ہوا   بات کب غیر کی کرے مولا
مل گئی رمز لا الہ جسے   بھاگ اس کے ہوئے ہرے مولا
جس نے حاجت روا تجھے مانا   دم وہ غیروں کا کیوں بھرے مولا
کچھ بھی تو صابری نہیں ممکن   وہی ممکن ہے جو کرے مولا

(محمد علی صابری)

اہل ذکر کے گھر جگمگا جاتے ہیں

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ان اهل السماء لیرون بیوت اهل الذکر تضینی لهم کما تضئی الکواکب لا هل الارض ۔

آسمان والے اللہ کا ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور للسیوطی، ۱: ۳۶۷)

☆ **عن اسماء بنت یزید رضی الله عنها، قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یبعث الله**

عزوجل يوم القيامة مناديا ينادى: سيعلم اهل الجمع اليوم من اولى بالكرم، اين الذين (لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله) فيقومون فيدخلون الجنة، ثم يرجع المنادى، فيقول: سيلعم اهل الجمع من اولى بالكرم اين الذى (تتجافى جنوبهم عن المضاجع) فيدخلون الجنة، ثم يرجع المنادى، فيقول: سيعلم اهل الجمع من اولى بالكرم، فيقول: اين الحمادون الله على كل شئى، وهم اكثر من الصنفين الاولين فيدخلون الجنة .

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو کھڑا کرے گا جو ندا دے گا: اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ''جنہیں کاروبار اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟'' پس وہ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی لوٹ آئے گا اور کہے گا اہل محشر عنقریب جان جائیں گے کہ آج صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ''جن کے پہلو (اللہ کے ذکر کے باعث) ان کے بستر سے جدا رہتے تھے؟'' وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی واپس آ کر پھر ندا دے گا اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبان سخاوکرم کون ہیں؟ پھر وہ کہے گا: کہاں ہیں ہر حال میں اللہ کا زیادہ سے زیادہ حمد کے ساتھ ذکر کرنے والے اور وہ پہلی دونوں قسموں سے زیادہ ہوں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

(المسند عبد بن حمید، ۱: ۴۵۷)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله لا يريدون بذلك الا وجهه الاناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورالكم قد بدلت سياتكم حسنات .

جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کھڑے ہو جاؤ تمہیں بخش دیا گیا ہے تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل گئے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، ۳: ۱۴۲، رقم ۱۲۴۷۶)

شب غم میں برہنہ سر ہوں دستارِ گر دینا   اجالا ہر طرف کروں وہ خورشید ہنر دینا
بہاروں میں نمو کی سبز کرنیں بانٹنے والے   مرے دامن کو بھی مہکی ہوئی کلیوں سے بھر دینا
بھروسے پر ترے کشتی سمندر میں اتاری ہے   تو ہر موج بلا کو ساحلِ امید کر دینا
مرے بچوں کی آنکھوں میں دھنک کی رم جھم کر   تو ان کے جاگتے خوابوں کی تعبیر سحر دینا
ترے محبوب کی مدحت سرائی میرا نصیب ہو   غریب شہید دل ہوں الفتِ خیر البشر دینا
بہل جاؤں میں اک قطرے سے ناممکن مرے مولا   مجھے ان کی محبت کے ہزاروں بحر وبر دینا
ریاضؔ بے نوا کی ہر خطا سے در گزر کر کے   تو اس کی آخرِ شب کی دعاؤں میں اثر دینا

ایک روایت ہے کہ ایک اعرابی نے سوال کیا لوگوں میں افضل کون ہے سرکار نے فرمایا مبارک ہے وہ جس نے نیک اعمال

کے ساتھ لمبی عمر پائی، ایک اور اعرابی نے کہا کون سا عمل افضل ہے، فرمایا: تیرا دنیا کی محبت سے الگ ہونا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا، اس نے کہا! کیا یہ میرے لئے کافی ہے؟ فرمایا **نعم ویفضل عنك** ۔ ہاں بلکہ زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

(الاحادو المثانی للشیبانی ۳: ۵۱)

مرے بندگی یہی ہے، میری زندگی یہی ہے　　جو اٹھاؤں سر، تو کیسے بھلا تیرے آستاں سے
تیری نعمتوں کے صدقے، تری برکتوں کے قرباں　　تیری رحمتوں کی بارش ہوئی خوب آسماں سے
مری آبرو یہی ہے، مری آرزو یہی ہے　　بھرے میرا ساغر دل، مۓ نور بیکراں سے
ہو مجھے بھی کاش حاصل کبھی سیر کوۓ بطحا　　یہی التجا سدا ہے مری رب دو جہاں سے
یہی سنگ در تو کاوش مرا حاصل جبیں ہے　　جو میں اٹھ کے جاؤں بھی تو کہاں جاؤں آستاں سے

(پروفیسر فیاض احمد کاوش)

قابل فخر خطہ زمین

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ما من بقعة یذکر الله الا استبشرت بذلك الی منتها ها من سبع ارضین وفخرت ما حولها من البقاع وما من عبد یقوم بغلاة من الارض یرید الصلوٰة الا تز خرفت له الارض

زمین کا ہر خطہ جس پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اس ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے اور اپنے ارد گرد کے خطوں پہ فخر کرتا ہے اور جب بھی بندہ بنجر زمین پہ کھڑے ہو کر نماز کا ارادہ کرتا ہے تو زمین فخر کرتی ہے

(المسند ابویعلیٰ، ۷: ۱۴۳، رقم ۴۱۱۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ان الجبل ینادی الجبل باسمه ای فلان هل مربك احد ذاکر الله فاذا قال نعم استبشر ۔

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر پکارتا ہے کیا تیرے پاس سے کوئی اللہ کا ذاکر گزرا ہے، جب وہ ہاں میں جواب دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے،

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اذکر وا الله کل حجیرة وشجیرة لعلها تاتی یوم القیامة تشهدلکم ۔

ہر حجر و شجر کے پاس ذکر خدا کیا کرو تا کہ قیامت کے دن وہ تمہاری حق میں گواہی دے۔

(مسند الشامین للطبرانی، ۱: ۳۸۸ رقم ۶۷۱ ابن حبان، العظمة، ۵: ۱۷۱۳)

یا الٰہی تیری حمد پاک سے آغاز ہے　　ہر گھڑی لمحہ بہ لمحہ سب کا تو دمساز ہے
تو اگر اپنے کرم سے پلک بھر کر دے جدا　　جسم کے ڈھانچے میں پھر یہ سانس نہ آواز ہے
ایک ہی صف میں برابر بارگاہ تیری میں ہیں　　دنیا میں شاہ وگدا محمود خواہ ایاز ہے

سوچ کی معراج اور میرے تخیل کا عروج   سب کرم تیرا ہے بندہ کی کیا پرواز ہے
تیرے ذکر پاک سے خالی ہے جو قلب حزین   مردہ دل ہے اس میں پھر سوز ہے نہ ساز ہے
موت کو بھی فخر ایسی موت پر ہے یوسؔفی   فی سبیل اللہ جو مقتول ہے جانباز ہے

(صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی)

اللہ کا سب سے بڑا احسان

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے

ما من یوم ولیله ولا ساعة الا وللّٰه فیها صدقة یمن بها علی من یشاء من عباده وما من علی عبد بمثل ان یلهمه ذکره

ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پہ چاہتا ہے احسان فرماتا ہے اور کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر کسی احسان سے نہیں نوازا۔ (المسند للبزار، ۹:۳۳۶، رقم ۳۸۹۰)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یا ابن ادم انك اذا ذکرتنی شکرتنی واذا نسیتنی کفرتنی ۔

اے آدم کی اولاد جب تو نے میرا ذکر کیا تو میرا شکر کیا اور جب تو میرے ذکر سے غافل ہوا تو میری ناشکری کی۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، ۷:۲۰۰ رقم ۷۲۶۵)

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا **بنی ان مثل اهل الذکرو الغفلة کمثل النور و الظلمة** ۔ اے بیٹے اہل ذکر اور اہل غفلت کی مثال روشنی اور تاریکی کی سی ہے (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم ۴:۳۸، عن وہب بن منبہ)

حمد ساری جس کو لائق تیری ہی ہستی ہے وہ   رب ہے جو سارے جہاں کا تیری ہی ہستی ہے وہ
دنیا میں رحمٰں ہے تو تیری ہی ہیں سب عطا   اُخریٰ میں جو رحم والا تیری ہی ہستی ہے وہ
ذرے سے شمس وقمر تک ملک میں ہیں سب تری   روز محشر کا جو مالک تیری ہی ہستی ہے وہ
ہم ہیں عابد صرف یا رب تیری ذات پاک کے   جس سے ہم مانگیں مدد تیری ہی ہستی ہے وہ
ان کی راہ راست پہ قائم تو رکھ ہم کو سدا   ان کو نعمت جس نے بخشی تیری ہی ہستی ہے وہ
دور رکھ ان کے اثر سے جن پہ ہے تیرا غضب   بھٹکوں سے جو دے پناہ تیری ہی ہستی ہے وہ
بے نوائے قلب یا رب بخش دے تو سارے خطا   اِستَعِنْ کہتے ہیں جس کو تیری ہی ہستی ہے وہ۔

(مولانا سید محمد علی قادری نورانی

ذکر کرنے والے پر جنت واجب ہو جاتی ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

من صلی صلوٰة الصبح ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس وجبت له الجنة

(مسند ابویعلیٰ، ۳:۶۲ رقم ۱۴۹۵، ۱۴۸۷)

جس نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر ذکر الٰہی میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔

ایک روایت میں جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے کا ذکر پھر سورج طلوع ہونے تک ذکر کرتا رہے پھر دو نفل ادا کرے تو **انقلب با جر حجة و عمرة** ۔ اس کو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(بیهقی شعب الایمان: ۱:۷۰، المعجم الکبیر للطبرانی، ۸:۱۷۸، رقم ۷۷۴۱)

☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا کوئی دعا یا گھڑی کسی دوسری دعا یا گھڑی سے بڑھ کر قرب الٰہی کا باعث ہے؟ فرمایا: **نعم ان اقرب ما یکون الرب من العبد جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلك الساعة فکن** ۔ ہاں بے شک اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے بہت قریب ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت ذکر خدا میں مصروف ہو جا۔

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، جس نے بہت زیادہ مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گیا، جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے کسی نے کہا **مار اینا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنیمة من هذا البعث** ہم نے کسی لشکر کو اتنا جلد واپس لوٹتے اور اتنا زیادہ مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس لشکر سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز تر ہے (ہاں یا رسول اللہ ضرور بتایئے)،

قوم شهد و اصلوة الصبح ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت علیهم الشمس فاولئك اسرع رجعة و افضل غنیمة

یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز ادا کر کے طلوع آفتاب تک ذکر خدا میں مشغول رہتے ہیں۔ (ترمذی، ۵:۵۵۹، رقم ۳۵۶۱)

تیری حمد میں کیا کروں اے خدا   میرا علم کیا ہے میری فکر کیا
مکاں ہے تیرا لا مکاں ہے تیرا   زمین ہے تیری آسماں ہے تیرا
تجھی سے صبا ہے تجھی سے سموم   زمین پر ہیں گل آسماں پر نجوم
ضیاء رخ زندگی تجھ سے ہے   جہاں بھی ہے درخشندگی تجھ سے ہے
تجھی سے ہے سنسار میں رنگ و روپ   تجھی سے ہے سایہ تجھی سے ہے دھوپ
محیط دو عالم ہے قدرت تیری   ہے کثرت کے پردے میں وحدت تیری
تیرے زمزمے آبشاروں میں ہیں   تیری عظمتیں کوہساروں میں ہیں

ذکر کرنے والا رب کے سایہ رحمت میں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان الله يقول يوم القيامة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي .

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میری رحمت کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم شریف، ۲: ۱۹۸۸، رقم ۲۵۶۶)

☆ حضور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) عادل حکمران، (۲) ایسا نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں معلق رہتا ہو، (۴) ایسے دو شخص جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں، اللہ ہی کے لئے اکٹھے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوں (۵) وہ شخص جس کو صاحب منصب و جمال عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جو ایسے چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو (۷) **رجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه .** جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں (بخاری شریف، ۱: ۲۳۴، رقم ۶۲۹)

جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں تیرا جلوہ یا رب عیاں دیکھتا ہوں
نظر میں خبر میں دعا میں اثر میں ہر اک شے میں تجھ کو عیاں دیکھتا ہوں
تو کوہ و دمن میں تو سرو سمن میں تو ہی جلوہ گر ہے جہاں دیکھتا ہوں
مَلک جن و انساں سبھی تیرے ذاکر تیری یاد میں ہر زبان دیکھتا ہوں
تجلی تری ماہ و انجم سے ظاہر! تجھے کہکشاں کہکشاں دیکھتا ہوں
جدھر رنگ و بُو ہے اُدھر تو ہی تو ہے تجھے گلستاں گلستاں دیکھتا ہوں
وہ شہ رگ سے نزدیک تر ہے اے عابد دل اپنا میں اس کا مکاں دیکھتا ہوں

اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا، **اى الجهاد اعظم اجرا؟** کون سا جہاد اجر و ثواب میں سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ **قال اكثرهم الله تبارك وتعالىٰ ذكرا .** فرمایا جس میں ذکر الٰہی زیادہ کیا جائے۔ **قال فاى الصائمين اعظم اجرا .** عرض کی روزہ داروں میں کس کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ **قال اكثرهم الله تبارك وتعالىٰ ذكرا .** فرمایا جس روزہ دار نے ذکر خدا سب سے زیادہ کیا۔ پھر اس نے ہمارے سامنے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا (کہ کس کی نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ثواب زیادہ ہے) تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: **اكثرهم الله تبارك وتعالىٰ ذكرا .** جو (نمازی، حاجی وغیرہ) زیادہ ذکر خدا کرے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا **ذهب الذاكرون بكل خير .** ذکر کرنے والے تو ہر میدان میں نمبر لے گئے۔ حضور علیہ السلام نے سُن کر فرمایا: **اجل .** ہاں کیوں نہیں۔

(مسند احمد، ۳: ۴۳۸، المعجم الكبير للطبراني، ۲۰: ۱۸۶، رقم ۴۰۷)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کا ذکر ہر حال میں جاری رکھو **فلیس عمل احب الی اللہ ولا انجی لعبدہ من ذکرہ اللہ فی الدنیا والاخرہ**' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس عمل سے بڑھ کر کوئی عمل پسند نہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نجات دینے والا نہیں۔ (بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۵، رقم ۵۲۰)

نام ہے تیرا سب سے بڑا   میں بندہ تیرا تو میرا خدا
تو ہے یہاں تو ہے وہاں   تو ہر جگہ ہے سب کچھ تیرا
قدرت کا ہے اپنا نظام   جس سے چلے ہے سلسلہ
خالق بھی تو مالک بھی تو   رازق بھی تو میں تجھ پہ فدا
ہر شے تیری محتاج ہے   سارا جہاں ہے منگتا تیرا
شمس و قمر بادل ہوا   زمیں آسماں سب تیری عطا
چرند پرند رات اور دن   ہر دم کریں سب تیری ثناء
رب غفور تو ہے رحیم   رحمٰن بھی نام ہے تیرا
بیمار پہ بے روزگار پہ   الٰہی تو کر اب نظر عطا
روز حشر جن و بشر   حاضر ہوں گے دربار خدا
روحی بہت گنہگار ہے   بخشش کی ہے کرتا دعا

فرائض کی حفاظت اور ذکر کی تلقین

حضرت ام انس رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دے یہ افضل ہجرت ہے، فرائض کی حفاظت کر یہ بہترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کر **وفانک لا تاتی اللہ بشئی احب الیہ من کثرۃ ذکرہ**، کیونکہ تو کوئی عمل ذکر سے زیادہ محبوب اللہ کی بارگاہ میں پیش نہیں کر سکتی۔ (المعجم الکبیر والاوسط للطبرانی، ۲۵، ۱۲۹، رقم ۳۱۳، ۷، ۲۱، رقم ۶۷۳۵) ایک روایت میں اس جواب سے پہلے حضرت ام انس رضی اللہ عنہا کی حضور علیہ السلام کے لئے دعا کا بھی بہت پیارے الفاظ میں ذکر ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کی **جعلک اللہ فی الرفیق الاعلیٰ من الجنۃ وانا معک** حضور! اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں رفیق اعلیٰ کے مقام پر فائز فرمائے اور میں آپ کے ساتھ ہوں...... **یا رسول اللہ علمنی عملا صالحا اعملہ**۔ حضور! مجھے کوئی ایسا عمل جو میں کروں (تا کہ جنت میں آپ کے ہمراہ رہوں) تب حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا جواب عطا فرمایا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵، ۱۵۰، رقم ۳۵۹)

☆ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا **اشد الاعمال ثلاثۃ**۔ سب سے زیادہ طاقتور عمل تین ہیں۔ (۱) **ذکر اللہ علی کل حال** ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہنا (۲) **الانصاف من نفسک**۔ اپنی طرف سے انصاف کرنا (۳) **المواساۃ فی المال**۔ مال میں لوگوں کو شریک کرنا۔ (منصف ابن ابی شیبہ، ۷، ۸۰۱، رقم ۳۴۳۴۰)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک روایت میں ایک اعطاء الحق من نفسك یعنی دوسروں کا حق از خود ادا کرنا (انصاف من نفسك کی جگہ) بتایا گیا ہے (مفہوم تقریباً ایک ہی ہے)۔

(ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱: ۸۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے مواساة الاخ من مالك کے الفاظ ہیں (التدوین فی اخبار قزوین، ۴: ۷۰)

اپنے مال سے اپنے بھائی کی خیر خواہی کرنا

حضرت مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اذکروا الله ذکرا اکثیرا) کے بارے میں فرماتے ہیں باللسان بالتسبیح والکتبیر والتھلیل والتحمید واذکروه علی کل حال ۔ فرمانِ الٰہی اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ سے مراد یہ ہے کہ ہر حال میں سبحان الله ۔ الله اکبر، لا اله الا الله اور الحمد لله پڑھتے رہو۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم، ۹: رقم ۱۷۷۰۲)

اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے عبادات میں سے جو چیز بھی فرض کی اس کی حد متعین کر دی پھر معذوروں کے عذر کے مطابق انہیں رعایت عطا فرمائی سوائے ذکر کے، نہ اس کے لئے کوئی حد متعین کی ہے اور نہ ہی اس کے چھوڑنے میں کسی کا عذر قبول کیا ہے الا یہ کہ کوئی اپنی عقل ہی کھو بیٹھے لہٰذا اذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم باللیل والنھار فی البر والبحر فی السفر والحضر، فی الغناء والفقر والصحة والسقم والسر والعلانیة وعلی کل حال ۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، رات دن میں، خشکی و تری میں سفر و حضر میں، خوشحالی و فقیری میں، صحت و بیماری میں آہستہ اور بلند آواز سے یعنی ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہو۔ (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۳: ۴۹۶)

کچھ نہ تھا جب تھا تو ہی موجود   جب کچھ نہ ہو گا ہو گا تیرا وجود
مالک الملک لا شریک ہے تو   تو ہی خالق ہے اور تو ہی معبود
تو ہی ہر شیء سے ہو گیا ظاہر   خود ہی شاہد اور خود ہی مشہود
شکر تیرا خدائے عزوجل   عابد ہے تیرے در پہ سر بسجود

افضل ایمان کس کا ہے؟

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خود حضور علیہ السلام سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ان تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك فی ذکر الله ۔

یہ کہ تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اسی کے لئے ہی دشمنی رکھے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں لگی رہے، میں نے عرض کی: حضور اس کے علاوہ؟ فرمایا وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکره لهم ما تکره لنفسك جو کچھ اپنے لئے پسند کرے لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرے اور جو چیز تجھے ناپسند ہو اس کو دوسروں کے لئے بھی ناپسند کر۔ (مسند احمد، ۵: ۲۴۷، رقم ۲۲۱۸۳)

☆ حضرت جلاس بن عمر و سنان بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان لکل ساع غایة وغایة ابن ادم الموت فعلیکم بذکر اللہ فانہ یسھلکم ویرغبکم فی الاخرة ۔

پس ذکرِ الٰہی کرتے رہو کیونکہ وہ تمہارے انجام (موت) کی سختی میں آسانی پیدا کرے گا اور آخرت میں تمہارا مونس وغمخوار ہوگا (البیان والتعریف، حسینی، ۱: ۲۴۵، رقم ۶۴۵)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان لکل شیء صقالة وان صقالة القلوب ذکر اللہ ......

ہر شیء کو چمکانے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والا اللہ کا ذکر ہے۔ (بیھقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۶، رقم ۵۲۲)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عون بن عبد سے بھی یہی مروی ہے۔

(بیھقی، شعب الایمان ۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **من اکثر ذکر اللہ فقد بریٔ من النفاق ۔**

جس نے زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کیا وہ نفاق سے پاک ہوگیا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، ۷: ۸۶، رقم ۶۹۳۱)

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تیری شان جلا جلالہ　　تو ملا قریب رگ گلو تیری شان جلا جلالہ
گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر　　دیا غیب سے مجھے آب جو تیری شاں جلا جلالہ
تری آب لعل وگہر میں ہے ترا نور شمس وقمر میں ہے　　تیری شان عم نوالہ تیری شان جلا جلالہ
ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی　　ہے کریم تو ہے رحیم تو تیری شان جلا جلالہ
ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون ومکاں میں ہے　　یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تیری شان جلا جلالہ
ہے دعائے اکبر ناتواں نہ تھکے قلم نہ رکے زبان　　میں لکھوں پڑھوں یہی باوضو تری شان جلا جلالہ

(حضرت اکبر وارثی رحمۃ اللہ علیہ

ذکر دلوں کی شفاء ہے

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان ذکر اللہ شفاء وان ذکرا لناس داء ۔

بے شک اللہ کا ذکر شفاء ہے اور لوگوں کا ذکر بری بیماری (بیھقی، شعب الایمان ۱: ۷۱۷)

☆ حضرت حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

یا حفصة ایاک وکثرة الکلام فان کثرة الکلام بعد ذکر اللہ تمیت القلب وعلیك بکثرة ذکر اللہ فانہ یحی القلب ۔

اے حفصہ! زیادہ باتیں کرنے سے بچو کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا کثرت کلام دل کی موت ہے اور ذکر خدا زیادہ کرو کیونکہ یہ دل کو زندگی بخشتا ہے۔ (الفردوس بما ثور الخطاب للدیلمی ۵، ۴۳۲)

ایک روایت میں کثرت کلام کو جو ذکر اللہ سے خالی ہو دل کی سختی فرمایا گیا اور مزید فرمایا

وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی .

لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔ (ترمذی: ۴: ۶۰۷، رقم ۲۴۱۱)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **ذکر اللہ شفاء القلوب .**

اللہ کا ذکر دلوں کے لئے شفاء ہے (کشف الخفاء للعجلونی، ۱: ۵۰۵)

اور حضرت عون بن عبداللہ نے فرمایا: **مجالس الذکر شفاء القلوب**

ذکر کی مجلسیں دلوں کے لئے شفاء ہیں۔ (ابو نعیم، حلیہ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۲۴۱)

اے خالق جہاں ہے سارا جہان تیرا　　ساری زمیں تیری! آسمان تیرا
سب نعمتیں جہاں کی تو نے ہمیں عطا کیں　　کیا شکر کر سکیں ہم اے مہربان تیرا
تو صانع جہاں ہے قدرت تیری عیاں ہے　　ہر صنعت اک نشاں ہے او بے نشان تیرا
ہر وقت ذکر تیرا یا رب! کریں نہ کیوں ہم　　دل مطمئن ہو جس سے وہ ہے نشان تیرا
پہچانتے ہیں تجھ کو ہم علم کی بدولت　　اس سے ہے قرب حاصل اے مہربان تیرا
فرشِ زمیں ہے یا رب! راحت کا فرش ہم کو　　رحمت کا سائباں ہے یہ آسمان تیرا
توفیق دے الٰہی! ہم سے ہو تیری طاعت　　یہ سر رہے ہمارا اور آستان تیرا

سو غلاموں کو آزاد کرنا بہت بڑا کام ہے لیکن......

حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضور ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلاموں کو آزاد کیا ہے، آپ نے فرمایا:

ان مائۃ محررۃ فی مال رجل کثیر الا اخبر کم بافضل من ذلک ایمان ملزوم باللیل والنھار ولا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ .

بے شک آدمی کا اپنے مال سے سو غلام آزاد کرنا بہت بڑا کام ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ فضیلت والا کام نہ بتاؤں؟ وہ ہے دن رات ایمان پر قائم رہنا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۶: ۵۹ رقم ۲۹۴۲۴، ۷: ۱۷۰، رقم ۳۵۰۵۷)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے (ابو داؤد شریف، ۳: ۳۲۴، رقم ۳۶۶۷، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

ایک روایت میں ہے (ذکر اللہ) مجھے دنیا کی ہر چیز سے اور اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے

دیة کل رجل منهم اثنا عشرة الفاً ۔ جس میں سے ہر غلام کی دیت بارہ ہزار ہو۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، ۸:۳۸، ۷۹، شعب الایمان ۱:۴۰۹، ۴۱۰ رقم ۵۶۰، ۵۶۲)

خالق ورنگ وبو کا ہے نور وضیاء کا ہے   مالک ہر ایک شاہ وگدا بے نوا کا ہے
پروردگار بس وہی ہر دو سرا کا ہے   ہر اک زباں پہ ذکر اسی کی عطا کا ہے
چرچہ خدائی بھر میں خدا ہی خدا کا ہے
تھا کنزِ مخفی چاہا کہ پہچانا جاؤں میں   حُسن اپنا دیکھنے کو اِک آئینہ لاؤں میں
اپنی تجلیات کا عکس اس میں پاؤں میں   تخلیق کائنات کا نقشہ بناؤں میں
آغاز خلق نورِ حبیبِ خدا کا ہے
آدم کے سر پہ تاج خلافت سجا دیا   اشیا کا علم آپ ہی اس کو سکھا دیا
مسجود قدسیوں کا پھر اس کو بنا دیا   یوں نوریوں پہ خاکی کا رتبہ بڑھا دیا
یا رب کوئی ٹھکانہ بھی تیری عطا کا ہے
لوح وقلم بنائے گئے عرش وکرسی بھی   افلاک اور زمین بھی خاکی بھی نوری بھی
تھے پیکر اخلاق بھی سفاک وشقی بھی   ابلیس بھی تخلیق کیا سارے نبی بھی
اضداد کی یکجائی کرشمہ خدا کا ہے
یا رب تو عطا کر ہمیں اسلاف کی ہمت   اک بار ملے پھر ہمیں ماضی کی سی عظمت
بخشی تھی جو یارب مرے اجداد کو سطوت   دنیا کو دکھا دے وہی اسلام کی شوکت
عابدؔ خلاصہ بس یہ میری التجا کا ہے

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی برہانپوری)

اے فرشتو! اس کو دوزخ سے نکال لو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا۔

اخرجوا من النار من ذکرنی یوما اوخافنی فی مقام

جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا یا کسی ایک جگہ بھی مجھ سے ڈرا (اے فرشتو)! اس کو دوزخ سے نکال لو۔

(ترمذی، ۶:۲۱۲، ۷، رقم ۲۵۹۴)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من ذکر اللہ ففاضت عیناہ من خشیة اللہ حتی یصیب الارض من دموعه لم یعذبه اللہ تعالیٰ یوم القیامة ۔

جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر زمین پہ گر پڑے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔ (المستدرك للحاكم، ۴، ۲۸۹ رقم ۷۶۶۸)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا تیسرا حصہ گذر جاتا تو حضور علیہ السلام فرماتے:

يا ايها الناس اذكروا الله اذكروا الله جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه

اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، خدا کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، اس کے پیچھے آنے والی (آ گئی) موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ (ترمذی، ۴: ۶۳۶، رقم ۲۴۵۷)

اے مرے مطلوب دل مطلوب جاں   اپنے ملنے کا بتا کوئی نشاں
اے مرے محبوب اے میرے حبیب   ہوں غم دوری سے مرنے کے قریب
ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہیں   اس سے بہتر ہے کہ مر جاؤں کہیں
جو نہ دے تو جان کو راہ وصال   جان لے تجھ بن ہے جان مجھ پر وبال
کیونکہ جو جاں واصل جاناں نہیں   جان ہے جان ایک جاں میں جاں نہیں

ذکر خدا، شیطان سے بچا لیتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان الشيطان واضع خطمه على قلب ابن ادم فان ذكر الله خنس وان نسى التقم قلبه ۔

شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پہ رکھا ہوا ہے اگر بندہ اللہ کا ذکر کرلے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر بھول جائے تو شیطان دل کو لقمہ بنالیتا ہے (دل پہ شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے)

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے **ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين** جو ہمارے ذکر کے بغیر زندگی گذارتا ہے ہم اس پہ شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ الزخرف، ۳۶ (مسند ابو یعلی، ۷: ۲۷۸، رقم: ۴۳۰۱)

☆ دوسرا مطلب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:

الشيطان جاثم على قلب ابن اذم فاذا سها غفل وسوس واذا ذكر الله خنس ۔

شیطان ہر وقت بندے کے دل پہ سوار رہتا ہے اگر بندہ (ذکر الٰہی سے) غافل ہو جائے یا بھول جائے تو شیطان وسوسہ ڈال دیتا ہے ورنہ پیچھے ہٹ جاتا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷: ۱۳۵، رقم ۳۴۷۷۴)

☆ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہر آدمی کے دل میں دو گھر ہیں ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسرے میں شیطان جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے ورنہ اپنا منہ اس کے دل پہ رکھ کر وسوسے ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔ (حصن حصین: ۲۹: ۷، المستدرک للحاکم ۲: ۵۹۰ رقم ۳۹۹۱، بیہقی شعب الایمان، ۱: ۴۵۹، ۶۸۶)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا رہتا ہے تو شیطان اس کی گدی پہ تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ دیتے وقت تھپکی لگاتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے سو یارہ، اب اگر بندہ اُٹھ کر ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو بھی کر لے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے **فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان ۔** بندہ ہشاش بشاش، خوش وخرم صبح کرتا ہے ورنہ خبیث النفس سست رہتا ہے۔ (بخاری، ۱، ۳۸۳، رقم ۱۰۹۱، ۳۰۹۶، مسلم، ۱: ۵۳۸، رقم ۷۷۶، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

کب تلک یا رب رہوں تجھ سے جُدا　　جلوہ گر ہو مجھ کو کر مجھ سے جُدا
یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر　　تا کہ دیکھوں تجھ سے تجھ کو اِک نظر
دو جہاں سے کچھ نہیں مجھ کو طلب　　تجھ سے کرتا ہوں دلے تجھ کو طلب

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

شیطان کا رزق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ابلیس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رب، تو نے جو مخلوق بھی پیدا کی ساتھ اس کا رزق بھی پیدا کیا، میرا رزق بھی معین فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کل مالم یذکر اسمی علیہ ۔

ہر وہ چیز تیرا رزق ہے جس پر میرے نام کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ (ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۸: ۱۲۹)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، مشکیزوں کا منہ بند کر دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو' کیونکہ شیطان نہ بند مشک کا منہ کھولتا ہے نہ بند دروازہ اور نہ ہی برتن اور اگر برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو برتن کے عرض پہ لکڑی رکھ کر اللہ کے نام کا ذکر کرو (بسم اللہ شریف پڑھ لو) **فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم'** کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے یعنی ہوتا شیطان ہے مگر چوہے کے روپ میں آ کر نقصان کر جاتا ہے۔ (مسلم شریف، ۳: ۱۵۹۴، رقم، ۲۰۱۲، ابن ماجہ، ۲: ۱۱۲۹، رقم ۳۴۱۰)

روا ہے سجدہ اس ذات کن فکاں کے لئے　　کہ جس کی ذات ہے روزی رساں جہاں کے لئے
زمیں پہ اس نے کھلائے ہیں لالہ ونسریں　　مہ ونجوم بنائے ہیں آسماں کے لئے
ہر اک ذرّے میں جلوہ فشاں ہے نور اسکا　　ہر اک نشان ہے اسی ذات بے نشاں کے لئے
اُسی کے نام سے ہوتی ہیں مشکلیں آساں　　اُسی کا ذکر تسکیں نواز جاں کے لئے
اُسی کی ذات کو زیبا ہے افتخار وغرور　　ہے کبریائی اسی رب لا مکاں کے لئے
تلی ہوئی ہے تباہی پہ گردش دوراں　　الٰہی! ہم پہ کرم فخر مرسلاں کے لئے

(ڈاکٹر محمد عابد نظامی)

قبر میں نور کے جلوے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بندہ جو بلند آواز سے ذکر خدا کیا کرتا تھا، ایک شخص نے اس کے بارے میں کہا لو ان ھذا خفض من صوتہ ۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ آہستہ آواز سے ذکر کرتا' نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا فانہ اواہ۔ یہ (اپنے رب کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والا (مست) ہے، راوی کہتے ہیں جب اس شخص کا وصال ہوا فرای رجل نارا فی قبرہ ۔ ایک شخص نے اس کی قبر میں روشنی دیکھی اور قریب آیا تو دیکھا کہ حضور علیہ السلام وہاں تشریف فرما تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا

ھلموا الی صاحبکم فاذا ھو الرجل الذی کان یرفع صوتہ بالذکر

اپنے ساتھی کی طرف آؤ جو اونچی آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔

(المستدرك للحاكم، ۱:۵۲۲، رقم، ۱۳۶۱، بيهقي، شعب الايمان، ۱:۴۱۸، ۵۸۵)

ایک روایت میں ہے: **رای ناس نارا فی المقبرۃ ۔**

بہت سارے لوگوں نے پورے قبرستان میں روشنی دیکھی۔ (ابو داؤد شريف، ۳:۲۰۱، ۳۱۶۴)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا جس کو "ذوالبجادین" کہا جاتا تھا، انہ اواہ۔ بے شک یہ (ریاکار نہیں ہے بلکہ) آہ وزاری کرنے والا (خدا کی یاد میں مست رہنے والا ہے)

و ذلك انہ کان رجلا کثیر الذکر اللہ فی القرآن ویرفع صوتہ فی الدعاء ۔

کیونکہ وہ شخص تلاوت قرآن کی صورت میں کثرت سے ذکر خدا کرنے والا اور دعا میں آواز کو بلند کرتا تھا

(مسند احمد بن حنبل ۹:۱۵۹)

آ گئے نار جہنم کو بجھانے والے آ گئے خلد بریں تجھ کو بسانے والے
بس زمانے کی یہی بات پسند ہے مجھ کو "تیرا" کہتے گدا مجھ کو زمانے والے

ہمارے آقا علیہ السلام کی دعائیں، التجائیں، یادیں اور فریادیں

ان میں سے ہر موضوع پہ آنے والی احادیث مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کا اظہار ہو رہا ہے لہٰذا کتاب کے موضوع کے مطابق ہی یہ تمام سلسلہ ہے۔ اگرچہ بعض ان میں سے الفاظ کے تفاوت سے پہلے بھی لکھی جا چکیں لیکن وہ کسی اور انداز سے لکھی گئی ہیں اور یہ کسی دوسرے عنوان سے۔ لیکن سب میں شان خدا جل وعلا بزبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جلوہ نمایاں ہے۔ اگرچہ قرآن مجید کی کئی آیات بھی ان موضوعات پہ لکھی جا سکتی ہیں لیکن صرف احادیث کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ موضوع سے انحراف ہو گیا ہے حالانکہ قرآن پاک بھی تو ہمیں زبان رسالت مآب ﷺ سے ملا ہے۔ پھر دعاؤں، التجاؤں، یادوں اور فریادوں سے بھی صرف انہی روایات کو لیا ہے جن میں کسی نہ کسی طرح خدا تعالیٰ کی عظمت وشان کا اظہار ہو رہا ہے۔

کتاب کا حجم بڑھانا مقصود ہوتا تو ہر حدیث کے شروع میں تمہیدی کلمات لکھے جاسکتے تھے۔ پھر حدیث کے بعد اس کی تشریح ہو سکتی تھی پھر تخریج میں بیسوں کتابوں کے حوالے دیے جاسکتے تھے ہم نے یہ سب کچھ ترک کر دیا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ موضوع کے ساتھ موزون مواد کو جمع کیا جاسکے۔

وضاحت

میں نے اپنی کتاب تقریری نکاب میں توحید باری تعالیٰ کے سلسلہ میں کات توحید اور ذکر الٰہی کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ اس کتاب میں شامل کر دیا جائے تا کہ موضوع کو بیان کرنے میں کوئی تشنگی نہ رہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں تاہم کوشش ہوگی کہ تکرار نہ ہو۔

عشق کی آن میں تجھے دیکھا   حُسن کی شان میں تجھے دیکھا
عین عرفان میں تجھے دیکھا   اپنی پہچان میں تجھے دیکھا
خون دل کا بہا کے آنکھوں سے   لعل ومرجان میں تجھے دیکھا
نارِ نمرود میں کھلے کیا گُل   باغ وبستان میں تجھے دیکھا
حضرتِ نوح کی نگاہوں سے   ہم نے طوفان میں تجھے دیکھا
کل شی قدیر ہے تو ہے!   مخفی ہر شان میں تجھے دیکھا
سبز گنبد کی سب بہاریں ہیں   دھان میں پان میں تجھے دیکھا
کہاں محمود کی نظر پہنچی   نورِ ایمان میں تجھے دیکھا
(سید محمود)

بنام شاہد نازک خیالاں

عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذاتِ پاک ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور جس نے امرِ کُن سے کئی ہزار عالم کی تخلیق فرمائی۔ اُسی کی زات وصفات ہر عیب اور نقص سے پاک اور ہر آفت سے منزہ ہے۔ نہ اس کی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات میں بے نظیر ہے اور سب صفاتِ کمالیہ سے متصف ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر محدود اور لا مکان ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی مقام پر یا کسی جگہ میں نہیں پھر بھی ہر مقام اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ ہمیشہ اپنی صفات کے ساتھ قدیم ہے۔ تمام معلومات اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ قادر مطلق ہے اور اس کا ہر حکم حق ہے۔ جو حتمی اور قطعی ہے۔ وہ ہر خیر وشر کا مالک ہے۔ اس کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہے۔ جس کا پورا ہونا ضروری ہے۔ وہ خالقِ کائنات ہے اور بے نیاز ہے۔ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے۔ کوئی عقل اللہ کی کیفیت سے باخبر نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ ابتداء اور انتہا سے بے نیاز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اُس کے قول اور فعل پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ جلال وکبریائی اور عظمت وبرتری اُس کے وصف خاص ہیں۔ اس کی معرفت سے آگاہی میں اقرار عجز ہی نیاز مندی ہے۔ دُوری۔ نزدیکی۔ تاریکی اور روشنی سب اس کے نزدیک برابر ہیں۔ حاضر وناظر ہونا بھی اس کی ذاتی صفات میں سے ہے۔ وہ سمیع علیم اور بصیر ہے دلوں میں جو اچھے یا بُرے خیالات آئیں انہیں بخوبی

جانتا ہے۔ کائنات کی ہر غیر ذی روح چیز بھی اُس کی تسبیح کرتی رہتی ہے۔ جن۔ فرشتے اور انسان کو اُس نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لہٰذا انسان پر اس کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان سے مشفق ماں سے بھی زیادہ محبت ہے۔ اس وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ انسان کا محسنِ عظیم ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ انسان اُس کی فرمانبرداری اور شکر گذاری سے اپنا فرض ادا کرتا رہے۔

کیونکہ کوئی انسان بھی اللہ تعالیٰ کی کیفیت کو سمجھ نہیں سکتا۔ لہٰذا حکم ہے کہ بندہ اُس کی ذاتِ پاک کے متعلق نہ سوچے بلکہ اس کی کائنات اور تخیلات کے متعلق ضرور سوچے۔ جو کہ اعلیٰ درجہ کی عبادت متصور ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ اس کو کائنات کے متعلق غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی حکمت کے علم کے کمال اور قوتِ فاعلیہ کا پتہ چلتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے لہٰذا ظلم خود اُس کی ذات سے ممکن ہی نہیں۔

صدیوں فلاسفہ کی چناں اور چنیں رہی۔ لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ ذات وصفات میں ممکنات سے ممتاز ہے۔ کائنات کا سلسلہ چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے اپنے کاروبار کا الہام عطا کیا ہے۔ ایسا الہام چرند، پرند، حیوانات وحشرات الارض کو بھی دیا گیا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے قوتِ ملکیہ عطا کی ہے۔ جس سے وہ نیک یا بد کی تمیز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان جیسے اعضاء سے پاک ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں جمیع کائنات سے الگ اور ممتاز ہے۔ اس کی قدرتِ کاملہ کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ معدوم سے موجود اور موجود سے معدوم کرسکتا ہے۔ باوجود قادرِ مطلق ہونے کے اپنی نافرمانی پر فوراً عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ کافی ڈھیل دیتا ہے۔

اے خدا قربانِ احسانت شوم   ایں چہ احسان است قربانت شوم

اللہ تعالیٰ کا علم اتنا وسیع اور غیر محدود ہے کہ اس کی حکمت کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا۔ جو علم انبیاء علیہ السلام کو ملا تھا وہ سب عطائی تھا۔ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہاں اس کا محتاج ہے۔ کائنات کی سب چیزیں حادث ہیں۔ یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔ وہ خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے موت دے۔ وہ ہر موجود کو سنتا اور دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے۔ وہ غیب یا شہادت سب کو جانتا ہے۔ جو کچھ انسان دنیا میں کرنے والا تھا۔ ویسا ہی خدا نے اپنے علم ازلی کی وجہ سے لکھ لیا ہے۔ یہ بطور حکم کے نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہی ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جو نیکی کرنے والا تھا۔ اس کے لئے نیکی لکھی گئی اور جو برائی کرنے والا تھا اس کے لئے برائی لکھی گئی۔ لہٰذا اللہ کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو عمل میں مجبور نہیں کر دیا۔ اللہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ دے۔ ذلیل کو عزت دے دے اور عزت والی کو ذلیل کر دے۔ جس کو چاہے راہ راست پر چلائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے جس کو چاہے دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس کے فعل کے لئے غرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے جو کچھ کرتا ہے وہ ہر حالت میں ہماری بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ راضی برضا رہیں۔ معدوم کو موجود کرنے میں اللہ تعالیٰ کو کسی سبب کی ضرورت نہیں۔ بغیر سبب کے سب کچھ کرسکتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ اُس کی رحمت

قواعد کی پابند نہیں۔ وہ چاہے تو سخت گنہگار کو بھی بخش سکتا ہے۔ چونکہ قوتِ ملکیہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیک و بد کی تمیز عطا کر رکھی ہے اور اپنے احکام سے بھی ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ لہٰذا ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ہم دینوی زندگی احکامِ شریعت کے مطابق گزاریں اور ہمیشہ اُس سے مغفرت کی دعائیں مانگتے رہیں اور خاتمہ بالخیر کی بھی دعا ہمیشہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو معاملہ فرمائے عین عدل ہے یا فضل۔ ہم گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اگر وہ ہم پر فضل نہ کرے تو ہماری ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ تمام اشیاء و مخلوق کی ہستی اللہ تعالیٰ کی ہستی سے ہی قائم ہے۔ ہر ذی روح و غیر ذی روح کا پروردگار وہی ہے حق تعالیٰ کے علم کی کوئی حد نہیں یعنی لامتناہی اور غیر محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قیاس مخلوق پر نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنی پیدا کردہ مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے سورۂ فاتحہ جسے اُمّ الکتاب کا نام دیا گیا ہے اور صفاتِ کمالیہ سے متصف ہے یہ مبارک سورت اللہ تعالیٰ نے آدھی اپنی ذاتِ پاک کے لئے اور آدھی انسان کے لئے نازل فرمائی جو اس چیز کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت ہی مہربان ہے اور اپنی نوازشات سے مستفید ہونے کے لئے انسان کو صراط مستقیم کے لئے دعا کا حکم دیا ہے۔

خداوندِ عالم ہے سب سے بڑا   ہے زیبا اُسے کبریائی سدا

سورۂ فاتحہ میں لفظ "مالك يوم الدين" سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ کریمی کی دو مبارک صفات یعنی الرحمن الرحیم بیان فرمائی ہیں لہٰذا مومنوں کو پُر اُمید رہنا چاہیے کہ غفار الذنوب روزِ قیامت اُن پر اپنی رحمت کا استعمال کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر محدود اور لامتناہی ہے اور قواعد کی پابند نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو اپنی گرفت پر روزِ ازل سے ہی غالب کر رکھا ہے۔

خدا ہے کہ نہیں ہے؟

یہ آگ یہ پانی یہ ہوا ہے کہ نہیں ہے   یہ برق یہ باراں یہ گھٹا ہے کہ نہیں ہے
یہ پھول یہ کلیاں یہ صبا ہے کہ نہیں ہے   ہر رنگ میں وہ جلوہ نما ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
یہ چاند یہ سورج یہ ستارے ہیں سفر میں   یہ بحر یہ امواج یہ دھارے ہیں سفر میں
فِطرت کے دلآویز نظارے ہیں سفر میں   اِن کا بھی کوئی راہنما ہے کہ نہیں
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
یہ دانے کے سینے پہ شجر رکھ دیا کس نے   یہ سنگ کے پہلو میں شرر رکھ دیا کس نے
یہ قطرۂ نیساں میں گہر رکھ دیا کس نے   یہ معجزۂ ربّ علی ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
پھیلے ہوئے ہر سمت کمالات ہیں کس کے   یہ لوح و قلم ارض و سموات ہیں کس کے
تا حدِ نظر ثبت نشانات ہیں کس کے   احساس تجھے اس کا ذرا ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

کس ذات کا قبضہ ہے زمیں اور زماں پر ۔۔۔ قدرت ہے کسے موت کے اسرارِ نہاں پر
ہے کس کی نظر زیست کے دریائے رواں پر ۔۔۔ اس ڈور کا بھی کوئی سرا ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
کس ذات کا لہروں کی زباں پر ہے وظیفہ ۔۔۔ کس ذات کی ہیبت کا سمندر ہے صحیفہ
کس ذات نے انساں کو بنایا ہے خلیفہ ۔۔۔ اے کور نظر دیدۂ وا ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
یہ وادیاں یہ کوہ و بیابان ہیں کس کے ۔۔۔ کس کے ہیں یہ گلزار یہ میدان ہیں کس کے
یہ بحر، یہ بر، تابع فرمان ہیں کس کے ۔۔۔ نظروں میں تری ارض و سما ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

یاد رہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی کروڑ ہا حسی نعمتوں میں سے تین نعمتیں ایسی قیمتی ہیں کہ جن کے بغیر کسی ذی روح کا گذارا نہیں اور اتنی عام ہیں کہ ہر ذی روح (خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان، جانور ہو یا کوئی بھی مخلوق، ہر ایک) کو بغیر کسی محنت ومشقت کے حاصل ہیں لیکن ہم ان نعمتوں کی قدر نہیں کرتے کیونکہ مفت میں مل رہی ہیں اور اتنی عام ہیں کہ ہر کسی کو مل رہی ہیں۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل نکات پر غور کر کے اندازہ لگاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کس قدر مہربان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کی حفاظت کے لئے کیسے کیسے اہتمام فرمائے اور انسانوں نے اللہ کی مخلوق کو برباد کرنے کے لئے کیا کیا انتظام کئے۔

پانی کی نعمت:

پانی ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اسی سے ہر شئے (جاندار) کو بنایا گیا۔ (و جعلنا من الماء کل شیءٍ حیّ ۔ القرآن) اسی پانی پر ہی نہ صرف انسان کی زندگی بلکہ بے جان زمین کی زندگی کا دارو مدار بھی ہے۔ (من نزل من السماء ماء فاحیاء به الارض بعد موتها ۔ القرآن)۔

دیکھو فصل زمین سے اُگتی ہے مگر اس کے اگنے کا سبب (پانی) چونکہ آسمان سے اترتا ہے لہٰذا ہمارے رزق کی نسبت آسمان کی طرف کی گئی۔ (و فی السماء رزقکم ۔ القرآن)

پانی چاہے ہم کنویں سے نکالیں، نلکے، دریا یا نہر سے بہر حال اترتا آسمان سے ہی ہے۔ (هو الذی انزل من السماء ماء طهورا ۔ القرآن) جس کو زمین اور پہاڑوں نے انسانی ضرورتوں کے لئے اللہ کے حکم سے ذخیرہ کر لیا ورنہ اگر ہمیں ایک ہی بار ساری زندگی کے لئے پانی دے دیا جاتا تو ہم کہاں سنبھالتے پھرتے اور چونکہ رب کہتے ہی اسے ہیں جو بتدریج اپنی مخلوق کی تربیت فرماتا ہے اس لئے اللہ نے ہمیں ہر شیء ہماری ضرورت کے مطابق مہیا کی ہے اسی طرح اگر ہمیں ساری زندگی کی خوراک ایک ہی بار اکٹھی دے دی جاتی تو ہم اس کو کہاں رکھتے؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضرورتوں کے مطابق ہمیں ہر چیز عطا فرمائی اور ہمیں ہر شئے

زمین سے نکالنے کا سلیقہ سکھا دیا مثلاً پانی کو میں نے امانت کے طور پر تمہارے لئے زمین کے سپرد کر دیا ہے۔ کنویں، نلکے اور ٹیوب ویل کے ذریعے حسب ضرورت نکالتے رہنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قل ارء یتم ان اصبح ماء کم غورا فمن یاتیکم بماء معین ۔ (الملك)

''آپ فرما دیجئے! بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ تمہارے پانی کو (بجائے زمین سے اوپر نکالنے کے زمین کے نیچے) دھنسا دیتا تو کون ہے (اللہ کے سوا) جو تمہیں بہتا پانی عطا کرتا؟''

کاش ذہن و ضمیر پر میرے　　　ہر بھلائی کا بھید ہو یا رب
کاش مجھ کور بخت کا چہرہ　　　حشر کے دن سفید ہو یا رب

(مظفر وارثی)

یاد رکھو! اگر اس پانی کو ہم خود مٹکوں، تالابوں میں ذخیرہ کرتے تو یہ بدبودار ہو جاتا اور استعمال کے قابل نہ رہتا۔ اس پانی کی کیا اہمیت ہے؟ اس بارے میں کسی مسلمان مفکر کا نہیں بلکہ ایک عیسائی مفکر کا تجزیہ ملاحظہ کیجئے۔

پانی کی اہمیت اور مصنوعی بارش:

آج کل خدائی بارش کے مقابلے میں مصنوعی بارش بھی شروع ہو گئی ہے کہ سمندر کو کوئلے کے ذریعے بھاپ بنا کر پھر اسی بھاپ کو بارش بنا کر برسایا جاتا ہے، اگرچہ اسرائیل نے یہ تجربہ کیا مگر ناکام رہا' کیونکہ یہ مصنوعی بارش سینکڑوں بیماریوں کا باعث بنی جبکہ خدائی بارش تو ہزاروں بیماریوں سے شفا کا مژدۂ جانفزاء لے کر اترتی ہے۔ **(وانزلنا من السماء ماء مبارکا ۔ القرآن)**

لیکن یہ مصنوعی بارش باوجودیکہ بیماریوں کا باعث تھی مگر کتنی مہنگی پڑی؟ (انگریز لکھتا ہے کہ) ایک ملک پر صرف دس منٹ کی بارش برسانی ہو (جس سے زمین پوری طرح تر بھی نہیں ہو گی) تو صرف کوئلے کا خرچہ (بغیر نقل و حمل اور مزدوری کے اخراجات کے) نوے کھرب ٹن کوئلہ چاہیے جسکی متوسط قیمت (آج سے کئی سال پہلے) چھ سو تیں کھرب ڈالر ہے (جس کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ) پاک وہند میں جتنا تیں ہزار سال میں کمایا جاتا ہے اس سے بھی زیادہ خرچہ ہو گا یعنی تیں ہزار سال بھوکے مرو، نہ کھاؤ نہ پیو، نہ پہنو، نہ پڑھو پڑھاؤ۔ صرف کماتے ہی رہو اور دس منٹ کی سینکڑوں بیماریوں والی بارش کروا لو۔

سبحان اللہ! یہ اللہ ہی ہے جو پورا پورا مہینہ مفت میں بارش برساتا رہتا ہے اور کبھی کسی نیک بندے کے ہاتھ اُٹھ جاتے ہیں تو ہفتہ ہفتہ بارش ہوتی رہتی ہے جس سے خدا کے مقبول بندے کی قدر و قیمت کا اندازہ بھی آسانی کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے۔

یہ اندازہ بھی ایک انسانی ذہن کا ہے اصل حقیقت پھر بھی خدا ہی جانتا ہے۔ **(قتل الانسان ما اکفره)**

لطیفہ: کہتے ہیں ایک مرتبہ فرعون کو لوگوں نے کہا: تو کہتا ہے **انا ربکم الاعلی**۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں، بارش نہیں ہو رہی ذرا مہربانی کر۔ اس نے شیطانون کو عرض کیا کہ اگر بارش نہ ہوئی تو میری خدائی تو خطرے میں پڑ جائے گی۔ بڑے شیطان نے کہا: تو فکر نہ کر۔ میں نے اگر تجھے اس دعوے پر تیار کیا ہے تو تیرا یہ مطالبہ بھی پورا کر دوں گا۔ چنانچہ شیطان نے تمام ''شطونگڑوں'' کو اکٹھا کیا اور اوپر جا کر سب نے پیشاب کرنا شروع کر دیا اور اس طرح ''بارش'' تو ہو گئی لیکن ہر طرف بدبو ہی بدبو

پھیل گئی۔ لوگ پھر فرعون کے پاس آئے اور کہا: یہ کیا مصیبت ہے؟ اس طرح کی بارش پہلے تو کبھی نہیں دیکھی۔ فرعون نے اپنے آقا (شیطان) کی خدمت میں عرض کیا تو شیطان نے جواب دیا: ''جیسا تو خدا ہے ویسی میں نے بارش کروادی''۔

اِلٰھِیْ لَا یَطِیْبُ اللَّیْلُ اِلَّا بِمُنَاجَاتِكَ   وَلَا یَطِیْبُ النَّھَارُ اِلَّا بِطَاعَتِكَ
وَلَا تَطِیْبُ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِكْرِكَ   وَلَا تَطِیْبُ الْاٰخِرَةُ اِلَّا بِعَفْوِكَ
وَلَا تَطِیْبُ الْجَنَّةُ اِلَّا بِرُؤْیَتِكَ

(یحیٰ بن معاذ رازی)

روشنی کی نعمت:

دوسری بڑی قیمتی اور بڑی عام نعمت جس کی ہم قدر نہیں کرتے روشنی ہے اگر یہ نہ ہو تو نہ کوئی کام ہو سکے (لکھائی پڑھائی، غذا خوراک، چلنا پھرنا الغرض ہر کام دیکھ کر ہی کیا جاتا ہے اور دیکھنا روشنی پر موقوف ہے اندھیرے میں کوئی کیا کام کرے گا بمطابق ''انّاں مارے اَنّھی نوں کسن لگے تھمی نوں'' (اندھا اندھی کو مارے گا تو مُکا ستون کو ہی لگے گا) بہر حال امریکہ کا ایک دن کا بجلی کا خرچہ (آج سے پچیس سال پہلے) چونتیس کروڑ ڈالر تھا، پوری دنیا میں بجلی کا خرچہ کیا ہوگا اس کا اندازہ لگا لو ایک انگریز نے لکھا ہے پوری دنیا میں جو بجلی صرف ہوتی ہے اگر کسی آلے سے اس کو تولا جائے تو کل وزن ۴/۱ چھٹانک بنتا ہے (سوا تولہ) اور سورج کی صرف وہ روشنی جو زمین پہ آتی ہے وہ اس کی کل روشنی کا ۲/۱ سو کروڑواں حصہ ہے (یعنی سورج کی روشنی کے دو سو کروڑ حصے کرو تو صرف ایک حصہ زمین کی طرف آتا ہے) جس کا وزن چار سو اسّی (۴۸۰) مَن ہے۔ جو اللہ نے ہمیں مُفت عطا فرما رکھی ہے اور اس کی قیمت کے بارے میں انگریز نے لکھا ''موجودہ ساری دنیا اگر دس کروڑ گنا ہو جائے تو پھر بھی اس کی قیمت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی ساری بجلی سوا تولہ جس سے لوڈ شیڈنگ نکالو تو باقی ایک تولہ رہ جائے اور اگر مہینے بعد بل ادا نہ کرو تو میٹر کٹ جائے اور اگر ادا کرو تو غریب بندے کے بچے بھوکے مر جائیں۔ لیکن سبحان اللہ! اللہ نے ہم سے بل کیا مانگا ہے؟ لئن شکر تم لا زیدنکم۔ تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو اور میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں دیتا رہوں گا بس یہی اس کا بل ہے یاد رہے کہ سورج زمین سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے۔

جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے   کھیتیاں سر سبز کیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے   یہ سب کچھ ہے تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے
دی زباں حق نے ثنائے مصطفیٰ کے واسطے   دل دیا حُبِّ حبیبِ کبریا کے واسطے

اگر اللہ تعالیٰ بغیر شکر کے ہمیں اتنا کچھ عطا فرما رہا ہے تو شکر ادا کرنے پر ہمیں کیا کیا عطا فرمائے گا' کیونکہ لا زیدنکم۔ میں تین تاکیدیں بھی ہیں شروع میں لام تاکید کا اور نون مشدد (ثقیلہ) میں دو تاکیدیں ہیں۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

ہوا کی نعمت:

ہوا کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ اس طرح لگا لو کہ اگر چند لمحے ہوا میسّر نہ ہو تو ہر ذی روح کی موت واقع ہو جائے کیونکہ

سانس لینا ہی ہوا پر موقوف ہے، ہوا اندر نہ جائے پھر بھی موت، باہر نہ آئے تو پھر بھی موت' تو ہر سانس پر دو نعمتیں ایسی مل رہی ہیں کہ جن پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ اسی لئے فرمایا: **وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها** ۔ جب تم میری نعمتوں کو گن نہیں سکتے تو شکر کیا ادا کرو گے؟ سائنسدانوں کے مطابق ہر انسان کو زندہ رہنے کے لئے چودہ ہزار گیلن ہوا درکار ہے۔ یہی پٹرول والی گیلن اور ہوا پٹرول سے زیادہ مہنگی ہونی چاہیے کیونکہ پٹرول سے صرف چند افراد کی گاڑی چلتی ہے اور ہوا سے ہر جاندار کی زندگی کی گاڑی چلتی ہے زندگی ہوگی تو وہ گاڑی چلے گی۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ گلستان میں کیا خوب فرمایا ہے:

منّت مر خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است وبشکر اندرش مزید نعمت۔ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است وچوں برے آید مفرّح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است اور ہر نعمتے شکرے واجب۔

از دست وزباں کہ بر آید　　کز عہدۂ شکرش بدر آید

اعملوا ال داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور ۔

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش　　عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش　　کس نتواند کہ بجا آورد

بارانِ رحمت بے حسابش ہمہ جا رسیدہ وخوانِ نعمت بے دریغش ہمہ جا کشیدہ۔ پردۂ ناموسِ بندگاں بگناہِ فاحش ندرد وظیفہ روزی بخطائے منکر نبرد۔

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب　　گبرو ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم　　تو کہ با دشمناں نظر داری

فراش باد صبا را گفتہ تا فرش زمردیں بگسترا ند ودایہ ابر بہاری را فرمودہ تا بناتِ نبات را در مہد زمین بہ پرورا ند ودرختاں را بخلعت نوروزی قبائے سبز ورق در بر گرفتہ واطفال شاخ را بقدوم موسم ربیع کلاہِ شگوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہد فائق شدہ وتخم خرمائے بتربیت او نخل باسق گشتہ۔

ابر وباد وماہ وخورشید وفلک درکار اند　　تا تو نانے بکف آری وبغفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ وفرماں بردار　　شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

ترجمہ: اس خدائے بزرگ وبرتر کا احسان ہے (وہی احسان کے لائق ہے) کہ جس کی بندگی نزدیکی کو واجب کرنے والی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اس کی نزدیکی کا سبب ہے اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمت کی زیادتی ہے جو سانس کہ اندر جاتا ہے زندگی کو بڑھانے والا ہے یعنی مددگار ہے اور جب وہ باہر آتا ہے ذات کو یعنی روح کو فرحت بخشنے والا ہے۔ پس ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور اس کی ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہے۔

ترجمہ شعر: کس کے ہاتھ اور زبان سے یہ کام پورا ہو کہ اُس کے شکر کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے یعنی یہ بات ناممکن ہے کہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا جتنا شکر واجب ہے وہ ادا کر سکے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ قرآن مجید میں

فرماتا ہے: اے آلِ داؤد! تم شکر کیا کرو کیونکہ میرے بندوں میں شکر ادا کرنے والے کم ہیں۔

ترجمہ قطعہ ۱: وہی بندہ بہتر ہے جو کہ اپنی کوتاہی کا عذر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں لائے ورنہ اس کی خداوندی کے لائق کوئی شخص بھی شکر نہیں بجا لا سکتا۔

اس کی رحمت کی بارش بے حساب سب کو پہنچتی اور اس کی نعمت کا دستر خوان بے دریغ (بے محروم کیے) سب جگہ بچھا ہوا ہے، بندوں کی عزت کا پردہ بڑے سے بڑے گناہ پر چاک نہیں کرتا، اور مقررہ روزی کسی بڑی سے بڑی خطا پر بھی بند نہیں کرتا۔

ترجمہ قطعہ ۲: اے وہ کریم کہ تو اپنے غیب کے خزانہ سے آگ کی پوجا کرنے والوں اور عیسائیوں (تین خدا ماننے والوں) کو وظیفہ خوار (روزی کھانے والا) رکھتا ہے یعنی برابر مقررہ روزی دیتا رہتا ہے اپنے دوستوں کو کب محروم کرے گا جبکہ تو دشمنوں پر بھی نظرِ کرم رکھتا ہے۔

بادِ صبا کے فرّاش (فرش بچھانے والے) کو حکم ہوا تو اس نے سبز رنگ کی گھاس کا فرش بچھا دیا، ابر بہار کی دایہ یعنی بہار کے بادل کو حکم ہوا تو اس نے گھاس کی بیٹیوں یعنی گھاس کو زمین کے گہوارے میں پالا، درختوں کو موسم بہار آتے ہی نوروز کے قیمتی جوڑے سے خلعت پہنائی اور موسم بہار کی آمد کی خوشی میں شاخوں کے سروں پر غنچوں کی ٹوپیاں رکھیں، مکھیوں کے منہ کا نچوڑا ہوا رس اس کی قدرت سے اعلیٰ درجہ کا شہد بن گیا اور چھوارے کی گٹھلی اس کی تربیت سے تناور درخت ہوگئی۔

ترجمہ قطعہ ۳: ہوا، بادل، چاند، سورج اور آسمان سب تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں تا کہ تو روٹی ہاتھ میں لائے اور اس کو غفلت کے ساتھ نہ کھائے (سب تیرے لئے حیران و سرگردان و پریشان ہیں اور تیری اطاعت کر رہے ہیں) تو پھر یہ انصاف کی بات نہ ہوگی کہ تو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہ کرے۔

معزز حضرات! یہ تو صرف تین نعمتوں کے بارے میں تفصیل تھی اگر اسی طرح ہر نعمت کے متعلق لکھا جائے تو پوری کتاب مرتب ہو جائے، زندگیاں ختم ہو جائیں، قلم لکھ لکھ کر ٹوٹ جائیں اور کہنا پڑے کہ تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

جن کو نیکیاں ملیں تجھ سے
بڑی نعمت وصول کرتے ہیں
کس قدر عقل مند ہیں وہ لوگ
جو نصیحت قبول کرتے ہیں

تفسیری و سائنسی نکتہ توحید:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: و جعل خللها انهرا و جعل لها رواسی و جعل بین البحرین حاجزا ۔ (النمل: ۶۰)

”بھلا زمین کو کس نے بنایا ہے ٹھہرنے کی جگہ اور جاری کر دیں اس کے درمیان نہریں اور بنا دیے زمین کے لئے (پہاڑوں کے) لنگر اور بنا دیے دو سمندروں کے درمیان پردے“۔

مندرجہ بالا آیات کریمہ میں قرار بمعنی مستقر ہے یعنی ٹھہرنے کی جگہ جہاں مخلوق آباد ہے اور اپنی زندگی چین و آرام اور خوشی و مسرّت سے گزار رہی ہے قرار کے ایک لفظ میں آپ جتنا غور کریں گے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی شانِ ربوبیت کے ان گنت

کرشمے آپ کو یہاں سمٹے ہوئے نظر آئیں گے۔ انسانی زندگی کی بقا اور نشو ونما کے لئے زمین میں کن خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے، کون کون سی ایسی چیزیں ہیں جو اگر موجود نہ ہوں تو انسانی زندگی ان رعنائیوں اور مسرتوں سے یکسر خالی ہو جس سے اب اس کا دامن معمور ہے، کون کون سی ایسی چیزیں ہیں کہ اگر ان کا سُراغ نہ لگایا جا سکے تو ایجاد واختراع کی بے پناہ قوتیں جو اس کی فطرت میں مضمر ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے کار پڑی رہیں۔ ان تمام وسائل اور اسباب کی بہم رسانی کے بعد ہی انسانی زندگی کو بقا اور نشو ونما نصیب ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ قرار کے لفظ میں آپ جتنا غور کرتے چلے جائیں گے معارف ومعانی کا ایک لامتناہی سلسلہ آپ کے سامنے بے نقاب ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں میں نیویارک سائنس اکیڈمی پریذیڈنٹ اے۔ سی موریسن کے مضمون کا ایک مختصر اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے آپ پر امن **جعل الارض قرارا** کا مفہوم مزید واضح ہو جائے گا۔

”زمین اپنے محور پر ایک میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر کاٹ رہی ہے۔ اگر اس کی رفتار ایک ہزار میل کی بجائے ایک سو میل ہوتی تو دن اتنے لمبے ہوتے کہ سورج کی تپش تمام کھیتوں کو بُھون کر رکھ دیتی اور راتیں اتنی لمبی اور سرد ہوتیں کہ زندگی کی اگر کچھ رمق سُورج کی تپش سے بچ جاتی تو رات کی سردی اسے منجمد کر کے رکھ دیتی۔ سُورج کا درجہ حرارت بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہے لیکن زمین کو اس سے اتنی مناسب دوری پر رکھ دیا گیا ہے کہ وہاں سُورج کی حرارت اتنی ہی پہنچتی ہے جو حیات بخش ہے اور اگر سورج کا درجۂ حرارت بارہ ہزار ڈگری کی بجائے چھ ہزار ڈگری ہوتا تو کُرۂ زمین برف کے نیچے دب جاتا اور اگر اٹھارہ ہزار ڈگری ہوتا تو ساری زمین اس کی تمازت سے جل کر راکھ ہو جاتی۔ زمین کا جُھکاؤ تئیس درجے کا زاویہ بناتا ہے۔ اسی جُھکاؤ سے ہمارے موجودہ موسم مناسب وقفوں کے بعد باری باری آتے ہیں۔ اگر اس میں یہ جھکاؤ نہ ہوتا تو سمندر سے اُٹھنے والے بخارات جنوب اور شمال میں حرکت کرتے اور اتنی زور سے برف باری ہوتی کہ ساری زمین ڈھک جاتی۔ اگر چاند کی دُوری زمین سے اتنی نہ ہوتی جتنی اب ہے بلکہ صرف پچاس میل ہوتی تو سمندروں میں مدوجزر اس شدت سے آتا کہ پہاڑوں تک کو بھی بہا کر لے جاتا اگر زمین کی سطح موجود سطح سے صرف دس فٹ زیادہ موٹی ہوتی تو یہاں آکسیجن ہی نہ ہوتی اور کوئی جانور زندہ نہ رہتا اور اگر سمندر چند فٹ اور گہرے ہوتے تو ساری کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن صرف ہو جاتی اور رُوئے زمین پر کوئی سبز پتہ نظر نہ آتا۔ اس حکیمانہ نظام پر غور کرنے سے ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کارخانہ ہستی اتفاقاً معرض وجود میں نہیں آ گیا بلکہ ایک حکیم ودانا خالق نے اس کی تخلیق فرمائی ورنہ زندگی کا کوئی امکان نہ تھا۔“ (ضیاء القرآن جلد اول، الانعام:۷۳ کا حاشیہ زیر آیت مندرجہ بالا)

ہیچ ہو میرے سامنے دنیا — اس قدر مجھ کو وسعتیں دے دے
میرا دامن بھی ہو زمیں جتنا — اور زمیں بھر کے رحمتیں دے دے

اسی آیت کی تفسیر میں ایک اور سائنسی نکتہ

مذکورہ آیت کی تفسیر میں ایک دوسرے مفسّر نے جو کچھ لکھا وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

”زمین کا اپنی بے حد وحساب مختلف النوع آبادی کے لئے جائے قرار ہونا بھی کوئی سادہ سی بات نہیں۔ اس کرۂ خاکی کو

جن حکیمانہ مناسبتوں کے ساتھ قائم کیا گیا ہے، ان کی تفصیلات پر آدمی غور کرے تو اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مناسبتیں ایک حکیم و دانا قادرِ مطلق کی تدبیر کے بغیر قائم نہ ہو سکتی تھیں۔ یہ کُرہ فضائے بسیط میں معلّق ہے، کسی چیز پر ٹِکا ہوا نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود اس میں کوئی اضطراب اور اہتزاز نہیں ہے۔ اگر اس میں ذرا سا بھی اہتزاز ہوتا، جس کے خطرناک نتائج کا ہم کبھی زلزلہ آ جانے سے بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں، تو یہاں کوئی آبادی ممکن نہ تھی۔ یہ کرہ باقاعدگی کے ساتھ سورج کے سامنے آتا اور چھپتا ہے جس سے رات اور دن کا اختلاف رونما ہوتا ہے۔ اگر اس کا ایک ہی رُخ ہر وقت سورج کے سامنے رہتا اور دوسرا رُخ ہر وقت چھپا رہتا تو یہاں کوئی آبادی ممکن نہ ہوتی کیونکہ ایک رُخ کو سردی اور بے نوری نباتات اور حیوانات کی پیدائش کے قابل نہ رکھتی اور دوسرے رُخ کو گرمی کی شدّت بے آب و گیاہ اور غیر آباد بنا دیتی۔ اس کرہ پر پانچ سو میل کی بلندی تک ہوا کا ایک کثیف ردّا چڑھا دیا گیا ہے جو شہابوں کی خوفناک بمباری سے اسے بچائے ہوئے ہے۔ ورنہ روزانہ دو کروڑ شہاب، جو ۳۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے زمین کی طرف گرتے ہیں، یہاں وہ تباہی مچاتے کہ کوئی انسان، حیوان یا درخت جیتا نہ رہ سکتا تھا۔ یہی ہوا درجہ حرارت کو قابو میں رکھتی ہے، یہی سمندروں سے بادل اٹھاتی اور زمین کے مختلف حصوں تک آب رسانی کی خدمت انجام دیتی ہے اور یہی انسان اور حیوان اور نباتات کی زندگی کو مطلوبہ گیسیں فراہم کرتی ہے۔ یہ نہ ہوتی تب بھی زمین کسی آبادی کے لئے جائے قرار نہ بن سکتی۔ اس کرے کی سطح سے بالکل متصل وہ معدنیات اور مختلف قسم کے کیمیاوی اجزاء بڑے پیمانے پر فراہم کر دیئے گئے ہیں جو نباتی، حیوانی اور انسانی زندگی کے لئے مطلوب ہیں۔ جس جگہ بھی یہ سرو سامان مفقود ہوتا ہے وہاں کی زمین کسی زندگی کو سہارنے کے لائق نہیں ہوتی۔ اس کُرے پر سمندروں، دریاؤں، جھیلوں، چشموں اور زیرِ زمین سوتوں کی شکل میں پانی کا بڑا عظیم الشان ذخیرہ فراہم کر دیا گیا ہے اور پہاڑوں پر بھی اس کے بڑے بڑے ذخائر کو منجمد کرنے اور پھر پگھلا کر بہانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس تدبیر کے بغیر یہاں کسی زندگی کا امکان نہ تھا۔ پھر اس پانی، ہوا اور تمام اُن اشیاء کو جو زمین پر پائی جاتی ہیں، سمیٹے رکھنے کے لئے اس کُرے میں نہایت ہی مناسب کشش رکھ دی گئی ہے۔ یہ کشش اگر کم ہوتی تو ہوا اور پانی، دونوں کو نہ روک سکتی اور درجہ حرارت اتنا زیادہ ہوتا کہ زندگی یہاں دشوار ہو جاتی۔ یہ کشش اگر زیادہ ہوتی تو ہوا بہت کثیف ہو جاتی، اس کا دباؤ بہت بڑھ جاتا، بخاراتِ آبی کا اُٹھنا مشکل ہوتا اور بارشیں نہ ہو سکتیں، سردی زیادہ ہوتی، زمین کے بہت کم رقبے آبادی کے قابل ہوتے، بلکہ کششِ ثقل بہت زیادہ ہونے کی صورت میں انسان اور حیوانات کی جسامت بہت کم ہوتی اور ان کا وزن اتنا زیادہ ہوتا کہ نقل و حرکت بھی ان کے لئے مشکل ہوتی۔ علاوہ بریں، اس کُرے کو سورج سے ایک خاص فاصلے پر رکھا گیا ہے جو آبادی کے لئے مناسب ترین ہے۔ اگر اس کا فاصلہ زیادہ ہوتا تو سورج سے اس کو حرارت کم ملتی، سردی بہت زیادہ ہوتی، موسم بہت لمبے ہوتے، اور مشکل ہی سے یہ کرہ آبادی کے قابل ہوتا اور اگر فاصلہ کم ہوتا تو اس کے برعکس گرمی کی زیادتی اور دوسری بہت سی چیزیں مل جل کر اسے انسان جیسی مخلوق کی سکونت کے قابل نہ رہنے دیتیں۔

یہ صرف چند وہ مناسبتیں ہیں جن کی بدولت زمین اپنی موجودہ آبادی کے لئے جائے قرار بنی ہے۔ کوئی شخص عقل رکھتا ہو اور ان امور کو نگاہ میں رکھ کر سوچے تو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہ یہ تصور کر سکتا ہے کہ کسی خالق حکیم کی منصوبہ سازی کے بغیر یہ مناسبتیں محض ایک حادثہ کے نتیجے میں خود بخود قائم ہوگئی ہیں، اور نہ یہ گمان کر سکتا ہے کہ اس عظیم الشان تخلیقی منصوبے کو بنانے اور رُوبعمل لانے میں کسی بھی مخلوق کا عمل دخل ہو سکتا ہے۔ (ابوالاعلیٰ مودودی: تفہیم القرآن)

تو کشتی امید ڈبونے نہیں دیتا   مایوس کسی حال میں ہونے نہیں دیتا
سائے میں ترے رحم کے ہے مجھ سا گناہ گار   اے مالک و مختار دانا و خبردار

وجودِ باری تعالیٰ پر استدلات کا سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا فرمایا اور اس کے ذرہ ذرہ میں اپنی ذات اور صفات پر علامات اور نشانیاں رکھیں، پھر انسان کی عقل میں ایسا نور پیدا کیا، جس کی وجہ سے وہ ان نشانیوں میں سے صاحب نشان تک پہنچ سکے۔ معرفت عقل کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی طرف عقلِ انسانی کی رہنمائی کی وجود باری پر ٹھوس شواہد اور ثبوت مہیا کیے۔ آسان، سادہ اور فطری دلیلوں سے انسانی ذہن کو مسخر کیا اور اعجاز آفرین بیان سے انسان کے دل و دماغ کو اس درجہ متاثر کیا کہ وہ بارگاہِ الوہیت کے سامنے تصدیق و تسلیم کے سامنے بے اختیار جھک گیا۔

نبوت اور رسالت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے کتب اور صحائف بھی نازل کیے جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کی معرفت کے علاوہ انسان کی اُخروی سعادت اور اس کی دنیاوی زندگی کے لئے ایک جامع اور مربوط نظام کے اُصول اور قواعد بیان فرمائے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ نہیں چاہتا کہ انسان گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا پھرے اور قدرت کی دی ہوئی صلاحیتوں کو شیطان کی زہرآفرینیوں سے ضائع کردے۔ وہ ہر زاویے اور ہر رُخ سے انسان کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ سُورج کی طلوع و غروب، گردش لیل ونہار، موت و حیات کے حدوث اور تکلیف و راحت کے توارد میں اس نے انسانی ذہن کی سوچ کے دھاروں کا رُخ اپنی ذات کی طرف موڑنے کے لئے ہدایت کا سامان کر رکھا ہے وہ آسمان و زمین کے حقائق و آثار اور بدلتے ہوئے حالات میں غور و فکر کی قوت دیتا ہے تاکہ کسی طور سے انسان کجروی سے باز آئے، اپنے خالق کو پہچانے، اس کی نعمتوں کا اعتراف کرے اور اس کے بے اندازہ لطف و کرم کے احسان سے ممنون ہو کر سجدۂ سپاس بجالائے۔ ہم آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت وحکمت پر چند شواہد پیش کرتے ہیں۔

اپنے در کا مجھے گدا رکھنا   مجھ پہ باب کرم کھلے رکھنا
اے خدا مجھ میں اور شیطان میں   فاصلہ شرق و غرب کا رکھنا

استدلالاتِ عقلیہ:

ہمارے مشاہدات اور تجربات سے یہ امر یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ ہر چیز اپنے وجود میں کسی علت اور سبب کی محتاج ہے

اور اس عالم آب وگل میں کوئی شے بغیر سبب کے ظہور پذیر نہیں ہوتی اور جب ہر ممکن کا ایک سبب ہوتا ہے اور اس سبب کا پھر کوئی سبب ہوتا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس ۔ اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے تو اسباب اور مسببات کا ایک غیر متناہی سلسلہ لازم آئے گا، اور امور غیر متناہی کا سلسلہ عقلاً محال ہے۔ اس لئے لازماً ماننا پڑے گا کہ اسباب کا سلسلہ اخیر میں جا کر کسی ایسے سبب پر ختم ہو جاتا ہے جو اپنے وجود میں کسی اور سبب سے مستغنی ہے اور جب یہ وجود علت اور سبب سے مستغنی ہے تو ضروری ہوا کہ یہ وجود امکان اور احتیاج کے نقص سے پاک ہو کیونکہ ہر ممکن کسی سبب اور علت کا محتاج ہوتا ہے لہٰذا یہ وجود واجب قرار پایا جو بذاتہ موجود ہے اور تمام موجودات عالم کا موجد ہے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اشیاء میں خواص ہوتے ہیں اور بغیر کسی سبب اور علت کے ان اشیاء سے وہ طبعی خواص اور آثار صادر ہوتے ہیں۔ مثلاً پتھر کو اچھالیے تو وہ بغیر کسی سبب اور علت کے اوپر سے نیچے کی طرف چلا آئے گا۔ اس لیے ہوسکتا ہے کہ یہ ساری کائنات اسی طرح بغیر کسی سبب کے اپنے طبعی تقاضوں سے وجود میں آئی ہو۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ آپ ایک درخت کی طرف دیکھیں اس کا تنا بھی لکڑی کا ہے اور جڑیں بھی لکڑی کی ہیں اور تنا اوپر کی طرف جاتا ہے اور جڑیں نیچے کی طرف جاتی ہیں۔ اب اگر لکڑی کی طبیعت کا تقاضا اوپر جانا ہے تو جڑیں نیچے کیوں جاتی ہیں اور اگر اس کا تقاضا نیچے جانا ہے تو تنا اوپر کیوں جاتا ہے؟ معلوم ہوا کہ لکڑی کی اپنی طبیعت کا تقاضا کچھ نہیں ہے بلکہ درخت کی لکڑی پر کسی اور ذات کا تصرف ہے اور اس قادر قیوم نے درخت کی ایک لکڑی کے جس حصہ کو چاہا اوپر اٹھا دیا اور جس حصہ کو چاہا نیچے جھکا دیا۔

مجھے ہی تو نے دیا اختیار لغزش بھی
مجھی پہ اپنی خلافت کا بوجھ بھی ڈالا
اتار کر میرے سینے میں آگہی کے چاند
بصیرتوں کا میرے گرد کھینچ دے ہالا

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عجیب استدلال:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک شہتوت کے درخت کی سامنے کھڑے تھے۔ کسی نے ان سے وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے وجود پر کیا دلیل ہے امام شافعی نے فرمایا: اس شہتوت کے درخت کو دیکھو اس کے پتوں کو اگر بکریاں چریں تو دودھ حاصل ہوتا ہے اور شہد کی مکھی ان پتوں کو چاٹ لے تو شہد بنتا ہے۔ ریشم کا کیڑا ان پتوں کو کھالے تو اس سے ریشم حاصل ہوتا ہے اور اگر ہرن ان کو کھالے تو اُس سے مُشک حاصل ہوتا ہے اور ان چاروں چیزوں کے حقائق اور آثار مختلف ہیں اور شہتوت کے پتوں کا تقاضا ایک ہی ہوسکتا ہے' کیونکہ طبیعت واحدہ کا تقاضا بھی واحد ہوتا ہے پس اگر ان پتوں کی طبیعت کا تقاضا دودھ ہے تو اس سے ریشم، شہد اور مشک کیسے حاصل ہوا اور اگر ان کی طبیعت کا تقاضا ریشم ہے تو ان سے مشک، شہد اور دودھ کس طرح حاصل ہوا؟ معلوم ہوا کہ یہ پتے اپنی ذات میں کسی چیز کا تقاضا نہیں رکھتے۔ اصل میں ان تمام اشیاء کا خالق اور موجد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ ہے وہ چاہے تو اس پتہ کو بکریوں کے منہ میں ڈال کر ان سے دودھ نکال دے اور چاہے تو شہد کی مکھیوں سے ان پتوں کو چُسوا کر ان کو شہد بنا دے اور چاہے تو ہرن کو یہ پتے کھلا کر اس کو مہکتی ہوئی مشک میں تبدیل کر دے اور اگر چاہے تو ان پتوں کو ریشم کے کیڑوں کی خوراک بنا کر اس سے ریشم بنا دے۔ اس کائنات کی حقیقتوں میں سے آپ جس حقیقت پر بھی غور کریں گے یہی منکشف

ہوگا کہ ہر حقیقت کے پیچھے اسی مؤثرِ حقیقی کا دستِ غیب کارفرما ہے اور بظاہر نظر آنے والے سارے اسباب ایک حجاب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔

☆ لیموں کو دیکھئے اس کا چھلکا گرم خشک ہوتا ہے اور اس کا گودا گرم تر ہوتا ہے اور اس کا عرق سرد خشک ہوتا ہے اور لیموں کے یہ تمام مختلف آثار اس کے واحد بیج میں ہوتے ہیں اور اس بیج کی طبیعت کا تقاضا بھی ایک ہونا چاہیے۔ لیکن اس بیج سے جب لیموں کا پھل پک کر سامنے آیا تو اس میں گرم خشک، گرم تر، اور سرد خشک سب قسم کے آثار موجود تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ سلسلہ موجودات طبعی آثار کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ایک زبردست حکیمِ مطلق اور قادرِ قیوم کی قدرت اور حکمت کا نتیجہ ہے کہ وہ چاہے تو گرم خشک بیج سے سرد تر پھل پیدا کر دے اور چاہے تو سرد تر بیج سے گرم خشک پھل کو وجود میں لے آئے۔

کس کی تعمیر و ترقی میں تیرا ہاتھ نہیں لغزشِ پا کا تقاضا تو کوئی بات نہیں
روک لے گرتی فصیلوں کو سنبھالا تیرا
جو بہر حال نہ شاکر ہوں وہ کب ہیں تیرے آزمائش کے طریقے بھی عجب ہیں تیرے
اور اندازِ کرم بھی ہے نرالا تیرا

پیداوار کا سلسلہ:

سلسلہ پیداوار کو دیکھئے ہم ایک دانہ گندم کو زمین میں دبا کر چلے آتے ہیں پھر وہ کون سی طاقت ہے جو اس دانۂ گندم کو پھاڑ کر اس سے باریک کونپل نکالتی ہے اور وہ اس قدر باریک اور نازک ہوتی ہے کہ اگر ہم اس کو ہاتھ میں لے کر مسل ڈالیں تو ختم ہو جائے۔ پھر اس کونپل کو اس قدر سختی اور قوت کون دیتا ہے کہ وہ سخت سے سخت زمین کا سینہ چیر کر زمین کے اندر جا کر اپنی مستحکم جڑیں بنا لیتی ہے۔ پھر شبنم کے قطرے اور نسیمِ سحر کے نرم و نازک جھونکے اس میں بالیدگی پیدا کرتے ہیں۔ سورج کی کرنیں اس میں پختگی لاتی ہیں اور وقتِ مقررہ پر ہونے والی بارشیں اس میں ہریالی پیدا کرتی ہیں۔ چاند کی کرنیں اس میں ذائقہ لاتی ہیں اور سورج کی تیز دھوپ اس فصل کا قوام تیار کر کے اسے مکمل کرتی ہے اور فصل کٹ جانے کے بعد تند و تیز آندھیاں دانہ کو بھوسہ سے الگ کرنے کے لئے اہم رول ادا کرتی ہیں۔

سوچئے زمین و آسمان کی یہ تمام قوتیں اگر ہماری فصلوں میں اپنا اپنا رول ادا نہ کرتیں تو کیا ہم زمین سے ایک دانہ گندم بھی حاصل کر سکتے تھے۔ پھر بیج بونے سے لے کر فصل کی کٹائی تک اس مربوط نظام کو کون چلا رہا ہے۔ کیا کسی بے جان بُت نے یہ نظام وضع کیا ہے یا نظامِ شمسی کے پابند سیارے یہ نظام چلا رہے ہیں اور جب ہم سمجھتے ہیں کہ عناصرِ کائنات میں سے کوئی چیز اس نظام کی واضع اور اس پیداوار کی خالق نہیں ہے اور نہ ہی یہ عقل باور کر سکتی ہے کہ کسی ناظم کے بغیر کوئی نظام عمل میں آ جائے یا کسی مقنن کے بغیر کوئی قانون تشکیل پا جائے یا کسی خالق کے بغیر کوئی مخلوق وجود میں آ جائے تو پھر کیوں نہیں مان لیتے کہ اس کائنات کے ماوراء ایک زبردست حکیم اور قادر و قیوم کی ذات فرمانروا ہے جس کی عجیب و غریب حکمت اور زبردست طاقت سے زرعی پیداوار کا یہ سارا سلسلہ رواں دواں ہے۔ اسی لئے وہ فرماتا ہے۔

افرایتم ما تحرثون ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون لو نشاء لجعلنه حطاما فظلتم تفكهون انا لمغرمون بل نحن محرومون ○ (واقعہ: ۵۶)

’’بھلا بتاؤ تو سہی تم جو کچھ زمین میں بو کر آتے ہو اس کو تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس فصل کو بالکل ملیامیٹ کر دیں اور تم کفِ افسوس مل کر یہ کہتے رہ جاؤ کہ ہم پر اچانک آفت آ پڑی یا ہم بالکل محروم ہو گئے۔‘‘

ایک اور زاویہ سے دیکھئے کہ غلّہ کی مختلف اجناس کا ہر سال ایک معین موسم میں پیدا ہونا اور پھلدار درختوں کی مختلف اقسام کا ہر سال اپنے اپنے موسم میں پھل لانا اور پھولوں سے لدے ہوئے پودوں اور درختوں میں ہمیشہ اپنے مقررہ ایام میں کلیوں کا کھلنا اور پھولوں کا مہکنا اور ہر نوع کے بیج سے اسی نوع کے پھل، پھول اور غلّہ کا پیدا ہونا کیا ان تمام مقررہ اور منضبط امور سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ زرعی پیداوار کا یہ عظیم سلسلہ کوئی امر اتفاقی نہیں ہے اور نہ از خود بغیر کسی صانع کے یہ نظام خود بخود چل رہا ہے اور نہ ہی یہ نظام متعدد شرکاء کی تخلیق کا مرہونِ منت ہے۔ بلکہ اس وسیع زرعی نظام کے پیچھے خلاقِ واحد کا دستِ قدرت کارفرما ہے جو فیاض اور جواد بھی ہے اور حکیم و قدیر بھی۔

اگر کوئی شخص اس کے وجود یا اس کی وحدانیت کا انکار کرتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ پھول ہمیشہ ایک موسم میں کیوں کھلتے ہیں۔ غلہ اور پھلوں کی پیداوار میں ہمیشہ ایک مخصوص موسم اور ماحول کا اعتبار کیوں ہوتا ہے اور گندم کے بیج سے چاول اخروٹ کے بیج سے اناناس کیوں پیدا نہیں ہو جاتا۔ الحاد، شرک اور دہریت کی بنیاد پر کوئی شخص ان سوالوں کا معقول جواب نہیں دے سکتا اور جو شخص اپنی ذہنی توانائیوں کو ضائع نہیں کر چکا اس کو لامحالہ یہ کہنا پڑے گا کہ زرعی پیداوار کے اس مربوط نظام میں تسلسل، انضباط اور باقاعدگی یونہی کوئی امر اتفاقی نہیں ہے۔ نہ متعدد شرکاء کی کوشش کا ثمرہ ہے۔ بلکہ زرعی پیداوار کا یہ وسیع اور پُرحکمت سلسلہ اس خلاقِ واحد کی قدرت، حکمت اور فیاضی کا منہ بولتا شاہکار ہے۔

اے خدائے دو جہاں، اے مالکِ ہر ہست و بود — اے علیم العالمیں، اے قادرِ غیب و شہود
از مکاں تا لامکاں، ہر سو تیرا عکسِ شہود — عالمِ کثرت ہے تیرے حُسنِ یکتا کی نمود

تخلیقِ انسانی اور اسرارِ پنہانی:

جب یہ ظاہر ہو چکا کہ انسان کو عدم سے وجود میں لانے والا خود وہ انسان نہیں ہے۔ نہ اس کے ماں باپ اس کے موجد ہیں، کیونکہ دنیا میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ مرد و زن کے اختلاط کے باوجود اولاد پیدا نہیں ہوتی اور نہ دنیا کے دوسرے انسان اس کے موجد ہیں، کیونکہ مشاہدہ شاہد ہے کہ آج تک کوئی انسان اپنے جیسا دوسرا انسان نہیں بنا سکا اور انسانی مراتب سے نیچے جو حیوانات اور اشجار اور دیگر اجسام کا عالم ہے وہ بھی اس کا موجد نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ عالم تو انسان سے ارذل اور اس کی اغراض کے تابع ہے، اور اسفل، اعلیٰ کا موجد کسی حال میں نہیں ہو سکتا اور انسان کے اوپر چاند سورج اور دیگر سیارگان کا جو عالم ہے وہ بھی اس کا موجد نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ تمام سیارے ایک مقررہ نظام کے تحت گردش کر رہے ہیں اور ان کی گردش کی یہ یکسانیت بتلاتی ہے کہ یہ کسی کے بنائے ہوئے نظامِ عمل کے تابع ہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس عالمِ امکان میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو انسان کے موجد ہونے کی

صالح اور دعویدار ہو تو ضروری ہوا کہ انسان کا موجد جسم اور جسمانیت سے خارج اور امکان اور حدوث کے عیب سے پاک ہو۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس عالمِ اسباب میں انسان کی پیدائش مرد و زن کے اختلاط سے وجود میں آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اور حضرت حوا علیہا السلام کو بغیر عورت کے اور حضرت آدم علیہ السلام کو مرد اور عورت دونوں کے بغیر پیدا کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس نے انسان کی تخلیق کے لئے مرد اور عورت کے اختلاط کو ایک عام سبب ضرور بنایا ہے لیکن اس کی عظیم قدرت ان تمام اسباب سے بالاتر ہے وہ چاہے تو مٹی کے ایک ڈھیر سے حضرت آدم جیسے عظیم الشان نبی کی تخلیق کر دے اور وہ چاہے تو نطفہ کی ایک حقیر بوند سے انسانوں کی پیدائش کا ایک لامتناہی (یعنی لا تقف عند حد۔ جو دراصل متناہی بالفعل ہے) سلسلہ شروع کر دے۔

اب سوچئے کہ نطفہ کی ایک بے جان بوند سے یہ جیتا جاگتا انسان کس طرح وجود میں آ گیا۔ عملی تحقیقات اور سائنس کے روز افزوں تجربات کے باوجود سائنس دان آج تک کسی بے جان مادے سے کسی جاندار شئے کو وجود میں نہیں لا سکے۔ اب تک جو ثابت ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ نطفہ جوہرِ حیات تو ہے لیکن خود زندگی سے خالی ہے۔ پھر جو چیز خود حیات سے عاری ہو وہ ایک صاحبِ حیات کی موجد کیسے ہو سکتی ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ بے جان نطفہ کی یہ بوند اپنے اندر علم و ادراک اور قوت و توانائی کا وہ جوہر رکھتی ہے جس سے وہ ایک مکمل انسان کی صورت گری پر قادر ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا انسان مکمل ہو جانے کے بعد اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اپنے جسم کے بالوں میں سے کسی ایک بال کو ایک سے دوسری جگہ منتقل کر سکے تو جب یہ انسان مکمل اور طاقت ور ہونے کے باوجود اپنے اندر تغیر و تبدل کی قدرت نہیں رکھتا تو جس وقت یہ ایک حقیر نطفہ کی بوند کی شکل میں تھا اس وقت یہ اپنے اندر تغیر اور نشو و نما کی شکستی کیسے رکھ سکتا تھا؟ اس لئے ماننا پڑے گا کہ انسان کی تخلیق اور تصویر و تشکیل میں اسی خلاق واحد کا دستِ قدرت کارفرما ہے۔

عشق کا مقصود و مقصد‘ حسن کا حاصل ہے تو　　دل کی دھڑکن کی طرح‘ احساس میں شامل ہے تو
تو کتابِ جاں کا عنواں‘ تو قلم کی آبرو　　سوچ کی پہنائیوں میں جلوہ فرما تو ہی تو

مقام غور ہے

انسان کی تخلیق اس کے نطفہ میں موجود ایک انتہائی باریک جرثومہ سے ہوتی ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے رحم تک پہنچتا ہے تو یہ جرثومہ عورت کے رحم میں کسی وقت اس نسوانی انڈے سے جا ملتا ہے جو اس جرثومہ کی طرح انتہائی باریک ہوتا ہے پھر ان دونوں کے امتزاج سے ایک باریک خلیہ بن جاتا ہے اور یہی خلیہ حیاتِ انسانی کا نقطۂ آغاز ہے اور اس خلیہ کا وجود میں آ جانا ہی استقرارِ حمل کی علامت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس خلیے کو علقہ یعنی جمے ہوئے خون کی شکل میں لاتا ہے پھر اس علقہ کو تدریجاً مضغہ یعنی گوشت کی ایک بوٹی میں تبدیل کرتا ہے پھر اس گوشت کے ٹکڑے کی صورت گری کی جاتی ہے اور گوشت کے اس لوتھڑے کو انسانی اعضاء کے قالب میں ڈھال دیا جاتا ہے اور اس کو مرد یا عورت کی ساخت عطا کی جاتی ہے۔ استقرارِ حمل کے چار ماہ بعد اس میں روح ڈال دی جاتی ہے پھر عورت کے پیٹ میں اس کو غذا پہنچا کر اس کی جسامت بڑھائی جاتی ہے اور اس کے دماغ میں وہ تمام صلاحیتیں رکھی جاتی ہیں۔ جن کے سبب سے وہ آگے چل کر اپنی زندگی میں تعلیم و تربیت اور ماحول کے زیرِ اثر کسی ڈاکٹر، انجینئر،

سیاست دان، عالم دین، ولی کامل، تاجر یا ایک جاہل مزدور اور بدمعاش غنڈے کی شخصیت میں معاشرے کے اندر ابھرتا ہے۔

انسانی تخلیق کے ان تمام مراحل میں انسان کا صرف اتنا کام ہے کہ وہ اپنے نطفہ کو عورت کے رحم تک پہنچاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے نطفہ سے ایک خاص جرثومہ کو نسوانی بیضہ سے کون ملاتا ہے پھر اس امتزاج کے نتیجہ کو پہلے علقہ پھر مضغہ کی شکل میں کون لاتا ہے۔ پھر اس مضغہ کو الگ الگ انسانی صورتوں کا لباس پہنا کر چار ماہ بعد اس میں روح کون پھونکتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا کس کا کام ہے کہ اس شخص کو سلیم الاعضاء بنانا ہے یا محتاج اور اپاہج پھر اس کے ذہن اور دماغ میں مختلف شعبوں کی الگ الگ صلاحیتوں کو کون رکھتا ہے اور نو ماہ تک ماں کے پیٹ میں اس کو مسلسل غذا اور نشو و نما کا مادہ کون فراہم کرتا ہے کیا یہ تمام کام خود وہ عورت کرتی ہے یا کوئی ڈاکٹر اور حکیم اپنی ادویات سے اس عمل کو جاری رکھتا ہے یا پھر یہ کسی سائنسدان کا شاہکار ہے یا بے جان بُت جو خود سے ہل بھی نہیں سکتے وہ نطفہ کی ایک بوند کو جیتا جاگتا انسان بنا دیتے ہیں پھر آخر یہ کس کا کارنامہ ہے کیا اب بھی عقل یہ فیصلہ نہیں کرتی کہ خدائے واحد کے سوا ان افعال کا اور کوئی خالق نہیں ہے۔

اور اگر اب بھی کوئی شخص ڈھٹائی سے کہہ دے کہ خود بخود محض اتفاق سے یہ عمل ہو رہا ہے تو ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر تخلیقِ انسانی محض ایک اتفاقی حادثہ ہے تو اس میں ابتداءً مرد اور عورت کے اختلاط کی قید کیوں ہے۔ محض ایک مرد یا صرف ایک عورت سے بچہ کیوں نہیں پیدا ہو جاتا اور تمام دنیا میں انسان کی پیدائش کے لئے ایک ہی ضابطہ کیوں مقرر ہے۔ ہمیشہ ایک مکمل بچہ پیدا ہونے کے لئے ایک مخصوص عرصہ کیوں درکار ہوتا ہے۔ لادینی اور دہریت کی بنیاد پر ان سوالوں کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا جا سکتا اس لئے اگر کوئی شخص عقل سے بالکل اندھا اور ہوش و حواس سے قطعاً عاری نہیں ہو چکا تو اسے لازماً کہنا پڑے گا کہ اس عالم کے ماوراء ایک قادر و قاہر ہستی ہے جو خلاق اور جواد ہے۔ جس نے نسلِ انسانی کے ارتقاء کے لئے ایک سبب بنایا اور اس سبب میں اس قدر کشش رکھ دی کہ مرد اپنے شہوانی جذبات سے مغلوب ہو کر اپنا نطفہ عورت کے رحم تک پہنچا دے اور بس!

غور کیجئے جو بچہ پیٹ سے باہر آ کر ہوا کے ایک جھونکے اور دودھ کی چند چسکیوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا وہ مسلسل نو ماہ تک ماں کے پیٹ میں ہوا، پانی اور خارجی غذا کے بغیر کیسے زندہ اور جیتا جاگتا رہا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور اس کی نشو و نما کے لئے ہوا، پانی اور خارجی غذا موثر ہیں یا نہیں اگر ان چیزوں کا اس کی زندگی میں کوئی دخل نہیں تو دنیا میں انسان ان چیزوں کے بغیر کیوں زندہ نہیں رہ سکتا؟ اور اگر یہ چیزیں اس کی حیات اور بقاء میں موثر ہیں تو ان کے بغیر وہ ماں کے پیٹ میں کس طرح زندہ رہ سکا؟ معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق نہ کوئی اتفاقی حادثہ ہے نہ طبیعت اور فطرت کا تقاضا ہے بلکہ وہ خالصۃً اللہ عزوجل کا ساختہ پرداختہ ہے۔ ظاہری اسباب محض حجاب ہیں اور موثر حقیقی وہی خالقِ لم یزل ہے وہ چاہے تو ماں کے پیٹ میں خارجی ہوا اور غذا کے بغیر حیات اور روئیدگی دے دے اور چاہے تو پیٹ کے باہر خارجی ہوا اور غذا سے اس کو نشو و نما عطا کر دے۔ وہ چاہے تو نطفہ کی ایک بوند سے جیتا جاگتا انسان کھڑا کر دے اور چاہے تو محض مٹی اور گارے سے ایک عظیم الشان انسان پیدا کر دے۔

کیا اس عالم رنگ و بُو اور وسیع کائنات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ایسی ہستی ہے جو اپنی قدرت اور حکمت کے ایسے عجیب و غریب مظاہر دکھا سکے اور کیا اس صناع فطرت کے ان عظیم کرشموں کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ یونہی اتفا

ہو رہا ہے اور توالد و تناسل کے اس باقاعدہ، متواتر اور مربوط نظام کے پیچھے کسی قادر و قیوم اور خلاق حقیقی کا ہاتھ کارفرما نہیں ہے۔

ضو فشاں تو دل بہ دل موسم بہ موسم کو بہ کو
وجہ تسکین دلِ انساں ہے تیری آرزو
نور نادیدہ ترا پھر بھی نظر آتا ہے تو
لاکھ منکر ہو کوئی روحوں میں در آتا ہے تو

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حیران کن استدلال:

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ میں شطرنج کے کھیل سے بڑا متعجب ہوتا ہوں کہ یہ کھیل ایک مربع فٹ تختہ کے ۶۴ خانوں میں کھیلا جاتا ہے اور اگر ان خانوں میں لاکھ مرتبہ بھی شطرنج کھیلی جائے تو ہر بار بازی مختلف ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس سے کہیں زیادہ بڑے امر پر تعجب کرتا ہوں کہ انسان کا چہرہ صرف بالشت بھر کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اربہا ارب بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ چہرے پیدا کیے لیکن کوئی چہرہ دوسرے چہرے سے نہیں ملتا۔ کسی کی آنکھ دوسرے کی آنکھ سے، ناک ناک سے، ہونٹ ہونٹ سے اور کان کان سے نہیں ملتے۔

اور میں کہتا ہوں کہ چہرہ تو بہت بڑا ہے انسان کے ہاتھ میں دو ڈھائی انچ کا انگوٹھا ہوتا ہے اور کسی ایک انگوٹھے کی لکیریں دوسرے سے نہیں ملتیں بلکہ ایک ہی انسان کے دائیں انگوٹھے کی لکیریں بائیں انگوٹھے سے نہیں ملتیں۔ فتبارك الله احسن الخالقين ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے سبحان ہے وہ ذات جس نے چربی کی ایک بوٹی سے دکھایا، نرم ہڈی سے سنوایا اور گوشت کے ایک ٹکڑے کو گویا کر دیا۔ جو لوگ انسان کو محض ایک اتفاقی حادثہ سمجھتے ہیں وہ اس بات کی کیا توجیہہ کریں گے کہ انسان کے جسم میں ہر جگہ گوشت ہے۔ پھر بولنے کا خاصہ صرف زبان میں کیوں ہے اور کیوں ضروری ہے کہ دیکھنے کے لئے صرف آنکھیں مخصوص ہیں۔ جسم کے کسی اور حصہ کی چربی بینائی کا آلہ کیوں نہیں بن جاتی۔ اس لئے اگر کوئی شخص محض ہٹ دھرمی پر نہیں اُتر آیا تو اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ انسان کی تخلیق نہ کوئی اتفاقی حادثہ ہے۔ نہ کسی فطری ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے بلکہ وہ مکمل طور پر اس خلاق واحد کی قدرت اور حکمت کا حسین شاہکار ہے۔

تو وہی مسجود خلائق تو ہی معبودِ حیات
تیرے پرتو سے فروزاں ہے جمالِ کائنات
تیرے جلوے کے سوا کس کو میسر ہے ثبات
حرف کے پیکر میں ڈھل سکتے نہیں ترے صفات

شیر مادر سے استدلال:

جب ایک عورت ماں بن جاتی ہے اور اس کی گود میں بچہ کھیلنے لگتا ہے تو اس کے سینے سے دودھ اُتر آتا ہے جو غذا وہ پہلے کھاتی تھی اب بھی وہی غذا کھاتی ہے نہ غذا میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے نہ کھانے والی میں کوئی تبدیلی ہوئی۔ پھر یہ دودھ کہاں سے آ گیا۔ اگر

یہ غذا کا اثر تھا تو کسی اور شخص کے کھانے سے اس کے سینے میں دودھ کیوں نہیں اُترتا اور اگر اس عورت کی خاصیت ہے تو بچہ کی پیدائش سے پہلے اس کے سینے سے دودھ کیوں نہیں نکلا۔ معلوم ہوا کہ یہ اثر نہ غذا کا ہے نہ غذا کھانے والی کا یہ صرف اس قادرِ مطلق کی کارفرمائی ہے جو رنگ برنگ ترکاریوں کو خون کی رنگت دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اس خون کو دودھ کی سفید دھاروں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پھر ہمارے پاس کوئی ایسا خارجی عمل نہیں جس کے ذریعہ ہم ماں کے سینے سے جاری ہونے والے دودھ کو روک سکیں۔ مبدا فیاض کے نزدیک جب تک بچے کو دودھ کی ضرورت ہوتی ہے وہ ماں کے سینہ میں دودھ اتارتا رہتا ہے اور جب ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو دودھ کے جاری ہونے کا یہ سلسلہ اپنے آپ ختم ہو جاتا ہے کیا انسان کے جسمانی نظام میں اللہ کی ذات اور اس کی حکمت اور قدرت کی یہ بہترین نشانیاں نہیں ہیں۔

جانوروں سے جو ہم دودھ حاصل کرتے ہیں یہ اس چارے سے حاصل ہوتا ہے جسے جانور کھاتے ہیں)۔ پھر جب جانوروں کی اوجھڑی میں یہ چارہ پہنچتا ہے تو اوجھڑی میں ہضم اول کا مرتبہ شروع ہوتا ہے۔ اوجھڑی کے اوپر کے حصہ میں خون اور نچلے حصہ میں گوبر اور درمیانی حصہ میں دودھ کا قوام تیار ہوتا ہے اور اس کے قوام کو اللہ تعالیٰ ہضم کے مختلف مراحل سے گزارتا ہوا جانوروں کے تھنوں تک پہنچا دیتا ہے۔ دودھ کے نیچے گندگی اور غلاظت ہے اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا سیال خون دوڑ رہا ہے آخر وہ کون سی حقیقت ہی جو جانوروں کے پیٹ میں تصرف کر کے سرخ رنگ کے سیال خون اور بدبودار گوبر کے درمیان سے صاف سفید شیریں اور خوشبودار دودھ کو اس طرح باہر نکال لیتی ہے کہ نہ گوبر کا کوئی ذرہ اس میں داخل ہوتا ہے اور نہ خون کا کوئی قطرہ اس میں شامل ہوتا ہے۔ کیا یہ صاف اور پاکیزہ دودھ اس خالقِ کائنات کی طرف اشارہ نہیں کرتا جو فرماتا ہے۔

ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہٖ من، بین فرث و دم لبنا خالصا سآئغاً للشاربین○

”ان جانوروں میں تمہارے لئے غور و فکر کا موقع ہے ہم تمہیں گوبر اور خوں کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔“

دودھ کا یہ حصول چارہ کا طبعی خاصہ نہیں ہے ورنہ نر جانور بھی یہی چارہ کھاتے ہیں اور ان سے دودھ کا کوئی قطرہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ یہ مادہ جانور ہی کی طبعی خصوصیت ہے ورنہ ایام حمل میں یا اس سے پہلے بھی وہ دودھ دیتی رہے نہ بچہ کی خصوصیت ہے کیونکہ بچہ کے مر جانے کے بعد بھی وہ ایک مدت معینہ تک دودھ دیتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جانوروں سے دودھ کے حصول کے نظام میں چارہ، جانور اور بچہ کوئی چیز مرکزی کردار ادا نہیں کرتی اس تمام مربوط نظام میں جو دودھ کے حصول کا سبب ہے وہ ایک ذات کارفرما ہے جو عالم کے ذرہ ذرہ میں اپنا تصرف فرما رہی ہے۔

عقل تیرے راز یکتائی کو پا سکتی نہیں — تیری عظمت لفظ و معنیٰ میں سما سکتی نہیں
اے محبت کی تجلی اے محمد کے خدا — اے کہ تیرے نور کا آئینہ ذاتِ مصطفیٰ
تو سوا ہے ما سوا ہے تو وراء سے ماوراء — تو اگر چاہے تو ڈھل جائے اثر میں ہر دعا
ہو نہ جن کا کوئی ان کا مونس و ہمدم ہے تو — کارساز کارفرما ہر زخم کا مرہم ہے تو

جو غذا ہم کھاتے ہیں:

انسان جو غذا کھاتا ہے وہ اس کے معدہ میں چلی جاتی ہے اور وہاں اس کا ہضم اول شروع ہوتا ہے اس غذا کا جو صاف جوہر ہے وہ جگر کی طرف چلا جاتا ہے اور جو کثیف مادہ ہے وہ انتڑیوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر جگر میں ہضم ثانی ہوتا ہے اور صاف جوہر جگر میں جا کر سوداء صفراء پانی اور خون بن جاتا ہے۔ پھر وہاں ان کی تقسیم شروع ہوتی ہے۔ صفراء پتہ کی طرف چلا جاتا ہے اور سوداء تلی کی طرف چلا جاتا ہے اور پانی گردہ کی طرف اور خون رگوں کی طرف چلا جاتا ہے اور وہاں ہضم ثالث کا عمل شروع ہوتا ہے اور حرارت غریزی سے اعضاء بدن کی جو صورت تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ خون ان اعضاء میں پہنچ کر اس کے عوض اس عضو کی نئی صورت مہیا کرتا ہے۔ سوچئے کیا یہ سب یونہی ہو رہا ہے۔ کھانے کے چند نوالوں سے جو خون گوشت اور ہڈیوں کی صورت نشو ونما پا رہی ہے کیا یہ کسی عظیم حکمت اور زبردست قدرت کے زیرِ انتظام نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے جس طرح انسان کے جسم کی ساخت بنائی ہے اس میں متعدد کارآمد اعضاء رکھے ہیں پھر جو غذا ہم پانی اور کھانے کی شکل میں حاصل کرتے ہیں اس کا ایک ایک ذرہ وہ ان تمام اعضاء کو ان کی مخصوص جگہوں پر پہنچاتا ہے اور جس عضو کو جتنی توانائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کو اتنی توانائی فراہم کرتا ہے اور اس طرح تدریجاً انسان کو اس کے طبعی ارتقاء تک پہنچاتا ہے آپ سوچئے کہ انسان کے جسم میں اس سارے نظام کو کون چلا رہا ہے کیا یہ نظام خود بخود چل رہا ہے یہ تو ہو نہیں سکتا، یا کوئی مافوق الفطرت ہستی اس نظام کو چلا رہی ہے پھر وہ ہستی کیا سورج ہے، چاند ہے، پانی ہے، آگ ہے، پتھر ہے، جانور ہے انسان ہے کیا ہے؟ یہ تمام چیزیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے خود کسی کے بنائے ہوئے نظام کے تحت سرگرم عمل ہیں اور اس نظام کی پابند ہیں اور اس کے احکام کی اطاعت پر مجبور ہیں۔ عناصر ہوں یا کواکب زمین کی پہنائیاں ہوں یا افلاک کی بلندیاں یہ سب ایک نپے تلے مقدر اور منضبط نظام کے تحت اپنے اپنے حصہ کا کام انجام دے رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ جس ذات نے ان تمام موجودات کو ایک نظام میں مربوط کیا ہوا ہے وہی ذات انسانی جسم کی ساخت اور اس کی نشو ونما کی خالق اور مربی ہے۔ سورج اور چاند اسی کے حکم سے طلوع ہوتے ہیں۔ دن اور رات کا سلسلہ اسی کے ارادے سے وجود میں آتا ہے۔ سمندروں میں طوفان اسی کے حکم سے اٹھتے ہیں اسی کے حکم سے بارشیں نازل ہوتی ہیں۔ اسی کے اذن سے کھیتیاں ہری بھری ہوتی ہیں وہ نہ چاہے تو بادلوں سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ اترے اور کھیتیاں ویران ہو جائیں اور زمین غلہ کا ایک دانہ بھی نہ اگا سکے اور انسانوں اور حیوانوں کو کھانے پینے کے لئے کوئی چیز نہ مل سکے اور یہ سب بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جائیں۔

تو ہی تنویر ازل ہے تو ہی تقدیر ابد   شان تیری سب سے اعلیٰ شان اللہ الصمد
لمحے لمحے کا وظیفہ قل ھو اللہ احد   المدد اے چارہ ساز غمگساراں المدد
اے خدائے جزو وکل نصرت کا پھر پیغام دے   اس وطن اس قوم اس ملت کا استحکام دے

صحت ومرض، حیات ومرگ:

صحت اور بیماری زندگی اور موت سب اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اگر وہ کسی شخص کو بیمار کرنا چاہے تو ہم ہزار جتن کے

باوجود اس کی صحت واپس نہیں لاسکتے۔ جب کہ اس جیسی بیماری کے ہزاروں مریض معمولی علاج سے شفایاب ہو جاتے ہیں اور اس بیمار کے لئے بڑے سے بڑے ڈاکٹر اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کرنے کے باوجود اس کی صحت کو واپس نہیں لاسکتے اور بالآخر وہ شخص بیماری کے ایام گزارتا ہوا اس عالم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی زندگی کی ایک میعاد مقرر کی ہے اور جب کوئی انسان اپنی زندگی کے سانس پورے کر لیتا ہے تو خواہ وہ بادشاہ ہو یا فقیر، بڑے سے بڑا ڈاکٹر ہو یا ماہر طبیب، سائنسدان ہو یا فلسفی اسے بہرحال اس وقت مرنا ہی پڑتا ہے۔ بڑی سے بڑی کوشش اور اہم سے اہم سائنسی عمل ہزار جتن کے باوجود مدت حیات پوری ہونے کے بعد اسے موت کے چنگل سے نہیں بچا سکتا۔ اگر اس عالمِ اسباب سے کوئی ماوراء ہستی نہیں ہے تو پھر وہ کون سی طاقت ہے جو کسی بیمار کو تندرستی سے اور مرنے والے کو زندگی سے ہم کنار ہونے نہیں دیتی اس نظام کائنات میں تو ہر چیز خود ایک نظام کی پابند ہے وہ کیسے کسی کو صحت اور زندگی سے روک سکتی ہے۔

اس نظامِ کائنات پر غور کیجئے سورج ہر روز ایک مقررہ جہت سے طلوع ہوتا ہے اور ایک مقررہ جہت میں جا کر غروب ہو جاتا ہے۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن، ہر سال اپنے اپنے موسموں میں کھیتیوں کا پروان چڑھان، پھولوں کا اپنے وقت میں کھلنا، تمام روئے زمین میں ایک خاص طریقہ سے انسانوں کا پیدا ہونا اور اس کے بعد ایک وقتِ مقررہ پر انسان کا مر جانا کیا یہ تمام سلسلہ کائنات ایک مقررہ اور مربوط نظام کے تحت جاری نہیں ہے۔ پھر کیا کوئی ہوشمند انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ تمام منصبط اور مربوط نظام بغیر کسی خالق اور ناظم کے خود بخود اپنے آپ عدم سے وجود میں آ گیا ہے۔ (دیکھو کیسی عجیب بات ہے کہ بے جان انڈے سے چوزہ پیدا ہوتا ہے اور پھر تمام عقلاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ہوا کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ لیکن انڈے میں سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ کر دو تو چوزہ نہیں بن سکے گا۔ پھر اس انڈے کو آپ توڑیں تو چوزہ نہیں نکلتا خدا توڑے گا تو چوزہ برآمد ہوگا۔ اس کی روح کس راستے سے گئی ہے۔ معلوم ہوا امر ربی ہے اور اتنا لطیف ہے کہ راستوں کا محتاج نہیں چونکہ روز مرّہ ہوتا ہے اس لئے عادت بن گئی ہے اور عجیب نہیں لگتا۔ ورنہ یہی چوزہ اگر انڈے کی بجائے دیوار سے نکل آئے تو دھوم مچ جائے اخباریں اور ضمیمے چھپ جائیں اور معجزہ قرار دینے لگیں، کیا انڈے سے چوزہ نکلنا دیوار سے نکلنے سے کم حیران کن ہے پھر اسی مرغی کے نیچے بطخ کے انڈے بھی رکھ دو تو ان انڈوں سے بطخ کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں چھلانگ لگا دے گا جبکہ چوزے ایسے نہیں کریں گے یہ شعور چند لمحوں کے چوزوں کو کس نے دیا کہ ہم پانی میں ڈوب جائیں گے اور بطخ کے بچے کو کس نے بتایا کہ تجھے پانی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہی خدا ہے، وہی خدا ہے)

یا خدا تجھ کو رسولِ ہاشمی کا واسطہ
جذبۂ صدیق و فاروق و غنی کا واسطہ
حیدر و زہراء ' وسبطین نبی کا واسطہ
خواجۂ اجمیرؒ داتاؒ سے ولی کا واسطہ
امت اسلامیہ کو یک دل و یک جان کر
ہر مسلماں کے عمل کو تابع قرآن کر

(امید فاضلی)

جو پانی ہم پیتے ہیں:

پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے پانی کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ سمندر کا پانی اس قدر کڑوا ہوتا ہے کہ اس کے چند

گھونٹ بھی حلق سے نیچے نہیں اتارے جا سکتے۔ پھر یہی پانی جب بخارات کی شکل میں طبقہ زمہریریہ تک پہنچتا ہے اور موسلا دھار بادلوں سے ٹھنڈا میٹھا اور شفاف پانی بن کر برستا ہے تو وہ کون ہے جو اس کڑوے پانی میں شکر گھول دیتا ہے۔ دریاؤں سے جو اکثر و بیشتر پانی حاصل ہوتا ہے وہ بھی بادل اور بارش کا فیضان ہوتا ہے اور پہاڑوں کی بلند بانگ چوٹیوں پر جو برف جمی ہوتی ہے وہاں اس برف کو ان چوٹیوں پر کون جماتا ہے کیا پہاڑوں کی چوٹیوں سے برفانی گھاٹیوں تک برف گرنے کا انتظام اور بادلوں کے ذریعہ پانی کی بہم رسانی کا نظام یونہی خود بخود وجود میں آ گیا ہے۔ جب کارپوریشن کا ایک نل بھی ایک مستری اور چند مزدوروں کے بغیر نہیں لگ سکتا تو پانی کی اس قدر عظیم الشان ترسیل کا انتظام کسی ایڈمنسٹریٹر کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ پھر یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہوگی کہ کارپوریشن جو ایک محلّہ کو ٹیکس لے کر پانی فراہم کرے۔ اس کی نظامت کو تو ہم تسلیم کر لیں اور جو ساری دنیا کو بغیر کسی ٹیکس کے پانی مہیا کر رہا ہے اس کے نظام اور اس کی قدرت کا ہم انکار کر دیں جبھی تو وہ فرماتا ہے:

افرائیتم المآء الذی تشربون ا انتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون لو نشاء جعلناہ اجاجا فلولا تشکرون .

''پانی تم نے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو اس قدر کڑوا کر دیں کہ تم پی بھی نہ سکو پھر تم کیوں اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔''

پانی کے حصول کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ زمین کے نیچے گہرائی میں پانی رکھا گیا ہے جس کو ہم ہینڈ پمپ اور ٹیوب ویل سے نکال کر اپنے کام میں لاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس پانی کو زمین کی تہہ میں کس نے رکھا ہے اور اتنے ہزاروں فٹ کی گہرائی میں جا کر رکھ بھی کون سکتا ہے؟ یہ بات تو وہی شخص کہہ سکے گا جو عقل و فہم سے بالکل عاری ہو کہ وہ پانی خود بخود وہاں موجود تھا۔ اس دنیا کے ہزاروں تجربات اور مشاہدات ہمیں بتاتے ہیں کہ یہاں خود بخود کچھ نہیں ہوتا۔ ایک کنستر میں بھی پانی خود بخود جمع نہیں ہوتا۔ زمین کی اتھاہ گہرائی میں ہزاروں مکعب فٹ پانی کس طرح جمع ہو سکتا ہے جن علاقوں میں دریاؤں اور نہروں کا پانی بھی نہیں پہنچ سکتا وہاں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے زمین کے اس پانی کو دریائی پانی کا بدل بنا دیا ہے اور خود فرماتا ہے:

افرایتم ان اصبح ماؤکم غورًا فمن یاتیکم بمآء معین○

''اگر اللہ تعالیٰ زمین کے پانی کو نیچے گہرائی میں دھنسا دے تو بتلاؤ! پھر تمہارے لئے کون پانی لے کر آئے گا۔''

جس جگہ زمین کی گہرائیوں سے پانی نکالنے کی ضرورت تھی وہاں اسے زمین کے اندر گہرائیوں میں رکھا جہاں سخت پہاڑی اور پتھریلی زمینیں ہیں اور زمین کو کھودنا مشکل ہے اس نے وہاں پانی کے چشمے جاری کر دیے۔ کہیں برفانی چوٹیوں اور بادلوں کو لگاتار برسات سے دریاؤں کو رواں دواں کر دیا کہیں کنوؤں اور ندیوں کا انتظام کر دیا غرض جس جگہ پانی کی بہم رسانی کی ضرورت جس طرح پوری ہو سکتی تھی اس طریقہ سے وہاں پانی کو پہنچایا کیا پانی کی یہ حکیمانہ ترسیل کسی جلیل القدر حکیم اور زبردست قادر اور عظیم خالق کے وجود کا تقاضا نہیں کرتی کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ خلق خدا کی ضرورت اور مصلحت کے مطابق ہر جگہ ان کے مقام کے مناسب یہ پانی خود بخود بغیر کسی پہنچانے والے کے پہنچ رہا ہے۔

یا الٰہی بندۂ زار توام   از عمل ہائے بدم شرمندہ ام
بدترین بندگانم اے خدا   کمترین امتانِ مصطفیٰ
از طفیلِ مصطفیٰ و مجتبیٰ   درد و عالم حاجتِ ما کن روا
بہرِ آلِ پاک و اصحاب رسول   عذرِ تقصیراتِ ما را کن قبول
اے خدا ! ایں بندۂ بے چارہ را   سوئے مکہ ہم مدینہ رہ نما
آں چہ خوش وقت وچہ ساعاتِ عجیب   در نظر آید دیارِ آں حبیب
آں مدینہ مسکنِ خیر الوریٰ   مدفنِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
آں چہ خوش وقتی کہ از بہرِ سلام   آئیم بر روضۂ خیر الانام
بادل بریان و چشمِ اشکبار   می کنم عرضِ سلامش بار بار
السلام اے خواجہ صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ   خفتہ اندر روضۂ خیر البشر
گر قبول افتد ز صدہا یک سلام   می شوم اندر دو عالم بامرام
موت خواہم در مدینہ اے خدا   حشر و نشرم با محمد مصطفیٰ
یا الٰہی کن دعائے ایں غلام   مستجاب از برکتِ خیر الانام
رب هب لي من لدنك رحمة   رب زدني من لدنك حكمة

اللہ تعالیٰ نظر کیوں نہیں آتا:

اللہ تعالیٰ کی شان ظاہر بھی ہے باطن بھی صفات کے لحاظ سے ظاہر ہے ذات کے لحاظ سے باطن ہے یا پھر شدّتِ ظہور وعیاں کی وجہ سے ہم سے چھپا ہوا ہے کہ ہماری آنکھیں اس کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں، جس طرح گرمیوں میں شدّتِ تمازت اور کمالِ ظہور کی وجہ سے ہم سورج کو نہیں دیکھ سکتے۔ حالانکہ یہ اس کی ادنیٰ مخلوق ہے لہٰذا اس وجہ سے اس کی ذات کا انکار کرنا حماقت ہے، جس طرح چمگاڈر دن کے وقت سورج کا انکار کرے تو کیا کہا جا سکتا ہے۔ یا پھر انتہائی قرب کے وجہ سے ہم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے کیونکہ دیکھنے کے لئے فاصلے کا ہونا ضروری ہے، آنکھ کی پُتلی نظر کیوں نہیں آتی؟ انتہائی قرب کی وجہ سے اور جو اقرب من حبل الورید ہے وہ ذات کس طرح دکھائی دے، انتہائی قریب شئے جس طرح پُتلی؟ نظر تو آ سکتی ہے لیکن آئینے کے واسطے سے اور خدا کے جلووں کو دیکھنے کے لئے مصطفیٰ علیہ السلام آئینہ ہیں۔ من رانی فقد رای الحق۔

یاد رکھو! ہم اپنی بدعملیوں کی وجہ سے رب سے دور ہو گئے ہیں ورنہ وہ تو فرماتا ہے ''انی قریب'' اور یہ قرب صفاتی ہے اور نظر اس لئے بھی نہیں آتا کہ

ہے شدّتِ ''ظہور'' سے آنکھوں سے رخصتی   بے پردگی حجاب ہے اس بے حجاب کی

یعنی غایت قرب کی وجہ سے وہ ذات ہمیں نظر نہیں آتی۔ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

یار من نزدیک تر از من بمن   ایں عجب تر کہ من ازوے دورم

(حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابوالبرکات کا بیان فرمایا ہوا نکتہ جو کیسٹ سے لکھا گیا ہے)

امام جعفر صادق اور ایک دہریہ:

امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ کی ایک بار ایک دہریہ سے ملاقات ہوئی جو وجودِ باری تعالیٰ کا انکار کرتا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا کبھی تم سمندر میں کشتی میں سوار ہوئے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کبھی طوفان کا سامنا بھی کیا؟ اس نے کہا: ہاں کشتی ٹوٹ پھوٹ گئی، ملاح ڈوب گیا اور لہروں کے تھپیڑے مجھے ساحل تک لے آئے۔ آپ نے فرمایا: پہلے جب تُو کشتی پر بیٹھا تھا تو تیرا اعتماد ملاح پر تھا اور جب کشتی ٹوٹ گئی اور تو ایک تختے کے سہارے بہنے لگا تو تیرا بھروسہ اس تختہ پر تھا اور جب تختہ بھی تیرے ہاتھ سے نکل گیا اور تو محض لہروں کے رحم و کرم پر بہہ رہا تھا اور طوفانی لہریں تجھے غرقاب کر رہی تھیں اس وقت تیرا کیا خیال تھا کہ یہ لہریں تجھے غرق کر دیں گی یا اس وقت بھی تیرے دل میں اُمید کی کوئی ''کرن'' باقی تھی' وہ کہنے لگا میں اس وقت بھی پُر امید تھا کہ شاید سلامتی سے نکل آؤں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جبکہ سارے مادی اور ظاہری سہارے ایک ایک کر کے چھوٹ چکے تھے اس وقت تو نے کس ذات کے ساتھ امید قائم کی ہوئی تھی کہ وہ تجھ کو بچالے۔ دہریہ خاموش رہا آپ نے فرمایا جس وقت کوئی مادی اور ظاہری سہارا نہ رہے اور سلامتی کے اسباب ایک ایک کر کے سارے ختم ہو جائیں اس وقت جس ذات سے امید قائم ہوتی ہے اور بیچارگی کے لامتناہی اندھیروں میں جس ذات سے مدد کی روشنی ملتی ہے وہی تیرا اور سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اسی نے تجھ کو غرق ہونے سے بچالیا اسی کی یہ شان ہے کہ انسان جب چاروں طرف سے مایوسیوں میں گھر جاتا ہے اور اسے امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ عنقریب مصیبتوں اور تکلیفوں میں گھر کر ختم ہو جائے گا تو اچانک وہ غیب سے اس کی سلامتی کے اسباب پیدا کر دیتا ہے اسی لئے اس نے فرمایا ہے:

ھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمته وھو الولی الحمید ۔

''وہ ذات جو لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد اچانک موسلا دھار بارش نازل فرما دیتی ہے اور اپنی رحمت کو عام کر دیتی ہے وہی لوگوں کے کام بنانے والی اور قابلِ ستائش ہے۔''

الٰہی تو ہے خالق دوسرا   تری ذات ہے لائق ہر ثنا
زمین و زماں تیرے محتاج ہیں   مکین و مکاں تیرے محتاج ہیں

ایک عقلمند دیہاتی کا استدلال:

عرب کے ایک دانش منداعرابی کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ وہ ایک مرتبہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صحرائے عرب میں سینکڑوں میل دور چلا گیا۔ ایک جگہ اونٹ سے اُتر کر وہ اپنے دل ہی دل میں فخر کرنے لگا کہ میں صحرائے عرب میں ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ آج تک دنیا کا کوئی انسان اس لق و دق سنسان بیابان میں نہیں پہنچا ہوگا۔ وہ دل ہی دل میں اپنے اس کارنامے کو سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اچانک اس کی نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہے کہ ریت پر اونٹ کی چند مینگنیاں ہیں اور کسی انسان کے قدموں کے نشان لگے

ہوئے ہیں وہ فوراً چونکا اور بول اٹھا کہ افسوس میرا خیال غلط تھا۔ اس مقام پر تو مجھ سے پہلے بھی کوئی شتر سوار آ چکا ہے۔ پھر اس اعرابی کے قلب میں اچانک خدا کی معرفت کا نور چمک اٹھا اور وہ چلا چلا کر زور زور سے یہ اعلان کرنے لگا کہ

البعرة تدل على البعير ○ واثر القدم على المسير ○ فالسمآء ذات ابراج ○ والارض ذات فجاج ○ والبحار ذات امواج ○ كيف لا تدل على العليم الخبير ○

”یعنی جب اونٹ کی مینگنیاں اس بات کا پتا دیتی ہیں کہ اس راستے سے اونٹ گیا ہے اور قدم کا نشان دیکھ کر یہ یقین ہو جاتا ہے کہ کوئی انسان یہاں سے گزرا ہے تو پھر یہ برجوں والا آسمان اور یہ راستوں والی زمین اور یہ موجیں مارنے والے سمندر کیونکر ایک علیم وخبیر ذات کے موجود ہونے پر دلالت نہ کریں گے۔“

جب ہم نے مینگنی کو دیکھ کر اونٹ کو جان لیا۔ نشانِ قدم دیکھ کر انسان کو جان لیا تو ہم آسمانوں اور زمینوں اور سمندروں کو دیکھ کر یقیناً پہچان سکتے ہیں کہ ضرور ان مخلوقات کا کوئی خالق ہے اور یقیناً ان مصنوعات کا کوئی صانع ہے۔ جو طاقت وقدرت والا، علم وحکمت والا، سبوح وقدوس اور حی وقیوم ہے اور اسی کا نام اللہ ہے۔

سماء وارض وشم الجبال　　كذك البحار لهٗ شاهد
وفي كل شيء لهٗ اية　　تدل على انه واحد

یعنی یہ آسمان، یہ زمین، یہ اونچے اونچے پہاڑ، یہ سمندر، غرض تمام چیزیں خدا کے وجود اور اس کی وحدانیت پر گواہ ہیں اور کائناتِ عالم کی ہر ہر چیز میں خدا کے وجود وہستی کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور اہلِ زبان و بے زبان سب ایک زبان ہو کر اعلان کر رہے ہیں کہ خلاقِ عالم، صانعِ خلائق، جو واحدِ حقیقی ومعبودِ حقیقی ہے۔ یقیناً موجود ہے اور اسی کا نام اللہ ہے۔

یہ ہفت آسماں تو نے پیدا کیے　　زمین و زماں تو نے پیدا کیے
ہیں قدرت کے مظہر یہ شجر و حجر　　یہ ارض و سما اور شمس و قمر

حضرت امام ابوحنیفہ کا ایک مناظرانہ استدلال:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ خدا کے منکروں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گھیر لیا اور مطالبہ کیا کہ آپ کسی عقلی دلیل سے خدا کے وجود کو ثابت کیجئے ورنہ ہم آپ کو قتل کر دیں گے۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اچھا! پہلے تم لوگ میری ایک بات سنو! پھر جو تمہارا جی چاہے کر سکتے ہو۔ آپ نے فرمایا: میں نے آج دریا میں ایک ایسی کشتی دیکھی ہے جو مال وسامان سے لدی ہوئی تھی اور طوفان کی موجوں میں سلامنی کے ساتھ چلی جا رہی تھی، اس پر کوئی ملاح نہیں تھا وہ کشتی خود بخود ہر گھاٹ پر ٹھہرتی تھی اور مالکوں کا سامان اُتار دیتی تھی اور پھر طوفان کی موجوں سے بچتی ہوئی آگے چلی جاتی تھی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ منکرینِ خدا کی جماعت شور مچانے لگی غلط، غلط، بالکل غلط! یہ سراسر جھوٹ ہے اور یہ بالکل عقل کے خلاف ہے۔ امام نے فرمایا: کیوں، کیوں؟ کیا غلط بات ہے؟ میری بات کیوں عقل کے خلاف ہے؟ منکرین کہنے لگے: اے امام! ہماری عقل کبھی اس کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ کوئی کشتی بغیر ملاح کے اس طرح طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جائے۔ امام نے مسکرا کر فرمایا کہ سبحان اللہ! جب ایک

کشتی عقل کے نزدیک بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی' تو یہ زمین و آسمان کا سارا نظام بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟ کیا یہ بات تمہاری عقل میں آ سکتی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت امام کی اس نورانی تقریر سے منکریں کے دلوں میں معرفتِ الٰہی کا آفتاب و ماہتاب طلوع ہو گیا۔ سب کے سب رو پڑے اور بولے کہ اے امام! افسوس ہم آج تک غافل و جاہل رہے۔ آپ کی ملاقات ہمارے لئے خضر راہ بن گئی اور آپ کے یہ چند کلمات طیبات ہمارے لئے معرفت الٰہی کا دفتر بن گئے۔ سب کے سب بے اختیار پکار اٹھے کہ اللہ خالق کل شیء وھو الواحد القھار O لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کلمہ حق سے فضائے آسمانی گونجنے لگی اور تمام منکرین مشرف بہ اسلام ہو کر نعمت کونین سے سرفراز اور دولتِ دارین سے مالا مال ہو گئے۔

ہیں جلوے ترے ہر جگہ ہو بہو — ترا ذکر ہے ہر جگہ کو بہ کو
گلستاں کے مرغانِ رنگیں بیاں — سبھی ہیں تیرے ذکر میں تر زباں

ایک لطیفہ:

مجھے اس وقت ایک لطیفہ یاد آ گیا ایک خدا کے منکر مغرور و متکبر نے کسی اللہ والے فقیر سے کہا کہ اگر خدا موجود ہے تو وہ ہم کو نظر کیوں نہیں آتا؟ ہم تو اس وقت تک خدا کو موجود نہیں مانیں گے جب تک ہم خدا کو آنکھ سے نہ دیکھ لیں۔ مستِ مولیٰ فقیر نے ایک پتھر اٹھا کر اس مغرور کے سر پر دے مارا خدا کا منکر پتھر کھا کر درد سے چیخ پڑا اور فقیر کو گھسیٹ کر قاضی کی کچہری میں لے گیا۔ قاضی نے پوچھا: کیوں میاں صاحب! تم نے اس کو پتھر کیوں مارا؟ فقیر بولا: حضور! میرے پتھر مارنے سے انہیں کیا ہو گیا۔ منکر خدا چلا کر بولا: میں درد سے بے چین ہو گیا اور کیا ہوا۔ فقیر نے جواب دیا: میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ تمہارے سر میں درد ہے۔ اگر واقعی درد موجود ہے تو مجھے دکھا دو! میں جب تک آنکھ سے درد کو نہ دیکھ لوں گا ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کروں گا کہ درد موجود ہے۔ پھر فقیر قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ عزت مآب واقعہ یہ ہے کہ اس مغرور نے مجھ سے کہا کہ اگر خدا موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتا؟ میں تو جب تک آنکھ سے نہ دیکھ لوں کبھی نہیں مان سکتا کہ خدا موجود ہے۔ اسی مسئلے کو سمجھانے کے لئے میں نے اس کے سر پر پتھر مارا اگر اس کی سر میں درد موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتا۔ میں تو جب تک درد کو آنکھ سے نہ دیکھ لوں ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا کہ اس کے سر میں درد ہے۔ یہ مجھے اپنا درد دکھا دے تو میں بھی اس کو اپنے خدا کا دیدار کرا دوں گا۔ فقیر کا جواب سن کر منکر خدا حیران رہ گیا۔ قاضی صاحب بھی ہنس کر کہنے لگے کہ واقعی ایسے سر پھروں کا علاج پتھر ہی ہے۔

اے رب العلیٰ خالق بحر و بر — بھروسہ مجھے ہے تیری ذات پر
نگاہیں ہیں لا تقنطوا پر مری — خطا کار پر ہو عنایت تیری

ایک حاضر جواب بڑھیا کا استدلال:

مجھے ایک بڑھیا کی کہانی یاد آ گئی یہ غریب بڑھیا چرخہ کات رہی تھی کہ ایک فلسفی آن پہنچا اور پوچھا کہ اے بڑھیا! تو یہ بتا کیا خدا موجود ہے بڑھیا نے جواب دیا کہ ہاں، ہاں! بے شک خدا موجود ہے۔ فلسفی نے کہا: کوئی دلیل بھی ہے؟ بڑھیا کہنے لگی ہاں، ہاں: یہی میرا چرخہ دلیل ہے کہ خدا موجود ہے کیوں کہ میرا یہ چرخہ جب تک میں اس کو چلاتی رہتی ہوں یہ چلتا رہتا ہے اور جب چھوڑ

دیتی ہوں تو یہ رک جاتا ہے تو جب میرا یہ ننھا سا چرخہ بغیر چلانے والے کے نہیں چل سکتا تو بھلا زمین و آسمان کا اتنا بڑا نظامِ عالم بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟ پھر فلسفی نے سوال کیا کہ اچھا: اے بڑھیا! یہ تو بتا کہ خدا ایک ہے یا دو؟ بڑھیا جذبۂ ایمانی سے تڑپ کر بولی کہ خدا صرف ایک ہے اور اس کی دلیل بھی میرا یہی چرخہ ہے کیونکہ اگر میرے اس چرخہ کو دو عورتیں مل کر چلائیں تو دو حال سے خالی نہیں اگر میں اور وہ دونوں ایک ہی طرف چرخے کو گھمائیں تو چرخے کی رفتار تیز ہو کر میرے دھاگے کو توڑ ڈالے گی اور اگر میں ایک جانب چرخے کو گھماؤں اور وہ دوسری جانب چرخے کو چلائے تو ظاہر ہے کہ چرخہ چلنے کے بجائے ٹوٹ پھوٹ کر لکڑیوں کا ڈھیر بن جائے گا تو اسی طرح اگر اس نظام عالم میں دو خداؤں کا عمل دخل ہوتا تو ہرگز یہ نظام عالم اس خوبی و سلامتی کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا بلکہ سارا نظامِ عالم تہ و بالا ہو کر تمام کائنات برباد ہو جاتی۔

سبحان اللہ مسلمانو! یہ وہ ایمانی عقل ہے جس پر فلاسفروں اور سائنسدانوں کی عقلیں قربان ہیں ایک بے علم چرخہ کاتنے والی بڑھیا نے وجود باری اور توحید الٰہی کے مسائل کو اس طرح حل کر دیا کہ اس طرز استدلال پر ہزاروں اہلِ علم سر دھنتے رہ جائیں۔ یہی وہ مضمون وحکیمانی طرز استدلال ہے جس کو قرآن مجید نے اپنے داعیانہ انداز میں پیش فرمایا: لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ یعنی "اگر زمین و آسمان میں چند خدا ہوتے تو زمین و آسمان دونوں برباد ہو جاتے۔" (علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی۔ ایمانی تقریریں)

الٰہی میں لاچار و نادار ہوں
گناہ گار ہوں اور خطا کار ہوں
کرم کر اے ربّ رحیم و کریم
بحق محمد رؤف و رحیم

بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں نجات کون دیتا ہے؟

جب انسان مصیبتوں کے جنجال میں پھنس جاتا ہے اور اسے نجات کا کوئی راستہ نہیں ملتا اس وقت کٹر سے کٹر کافر بھی اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ جب خشکی اور تری کے سفروں میں لوگ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہو جاتے ہیں اور ایسی شدید صعوبتیں اور ہولناک طوفان پیش آتے ہیں جن سے ذہن پریشان، دل مضطرب اور بدن کا رُواں رُواں خوف سے کانپنے لگتا ہے۔ ایسے ہولناک سفر میں بُت پرست اور ضدی سے ضدی مشرک بھی اپنے بتوں کو بھول جاتا ہے اور بڑے سے بڑا دہریہ بھی اپنے الحاد سے توبہ کر لیتا ہے اور ان تمام لوگوں کو اس وقت اپنے عقیدہ سے تراشتے ہوئے سارے باطل خدا ٹوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس وقت انہیں خدائے واحد کے سوا کسی کے دامن میں پناہ نظر نہیں آتی اور چار و ناچار سب کے سب اسی اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور ہر شخص اس کی رحمت کے سامنے دامن پھیلا دیتا ہے اور رو رو کر کہتا ہے: "اے احکم الحاکمین! اور اے سارے جہان کے رب اگر تو نے اس بار ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دی تو پھر ہم الحاد اور شرک کو چھوڑ کر صرف تیری بندگی بجالائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ ان کو مصیبت کے اس بھنور سے سلامتی کے ساتھ نکال لاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسان کو یکسر فراموش کر کے پھر الحاد اور شرک کے گڑھوں میں جا گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتا ہے:

قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر تدعونہ تضرعاً وخفیۃ لئن انجانا من ھذہ لنکونن من الشاکرین ○ قل اللہ ینجیکم منھا ومن کل کرب ثم انتم تشرکون ○ (الانعام)

''اے رسول آپ فرمایئے وہ کون ہے جو تمہیں جنگلات اور سمندروں کی مصیبتوں سے نجات دیتا ہے جس کو تم آہستہ آہستہ اور گڑ گڑا کر پکارتے ہو کہ اگر وہ اس مرتبہ ہمیں مصیبت کے اس گرداب سے نکال دے تو ہم ضرور اس کا احسان مانیں گے آپ کہیے کہ اللہ تعالیٰ تم کو صرف اس مصیبت سے ہی نہیں ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے لیکن مصائب سے چھٹکارا پانے کے بعد پھر تم اس کا احسان فراموش کر کے شرک کی پستیوں میں جا گرتے ہیں۔''

کرم مجھ پہ ہو مالک کائنات — ہوں آسان سب امتحانِ حیات
بروزِ قیامت اے ربّ جہاں — ترا فضل ہو مجھ پہ سایہ کناں

انسان کا وجود گواہی دے رہا ہے:

مصائب اور پریشانیوں میں گھر جانے کے بعد ہر انسان فطری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق ہوتی ہے۔ **و فی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ۔**

''یقین کرنیوالوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر زمین میں بھی نشانیاں ہیں اور ان کے اپنے نفسوں میں بھی کیا تم غور نہیں کرتے۔''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کے نفس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر شہادات اور دلیلیں موجود ہیں جن پر اس نے کفر
الحاد اور شرک کے پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کی زندگی میں کبھی نہ کبھی کوئی ایسا موقع ضرور آتا ہے۔ جب کسی اچانک حادث
سے شرک اور الحاد کے یہ سارے حجاب اچانک اٹھ جاتے ہیں اور توحید کی شہادت بے نقاب ہو کر آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے اور
وہ بے ساختہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے حضور جھک جاتا ہے۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کی زندگی میں اسی شہادت سے انقلاب آ
جب حضور علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو فتح کر لیا تو عکرمہ نے جدہ کا رخ کیا اور ایک کشتی میں سوار ہو کر حبشہ جانے کا قصد کیا۔ راستہ میں
سخت طوفان آیا اور کشتی طوفانی لہروں میں گھر گئی پہلے پہل تو تمام بُت پرست اپنے اپنے بتوں اور دیوتاؤں کو پکارتے رہے مگر جب
طوفان کی ہولناکیاں بڑھنے لگیں اور مسافروں کو یقین ہو گیا کہ اب کشتی ڈوب جائے گی۔ جب دیوتاؤں کی فریادرسی کا مان جاتا ر
تو سب بے اختیار پکار اٹھے کہ اب سوائے اللہ کے اور کوئی بچانے والا نہیں ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ اس خدائے واحد کے
دروازہ رحمت پر دستک دی جائے پھر سب نے مل کر بیک آواز اس کی رحمت کو پکارا اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنی شروع کر دیں، عکرمہ کی
زندگی میں یہ ایک انقلاب آفریں لمحہ تھا انہوں نے سوچا کہ ان کے تصور کے تراشے ہوئے سارے بُت بے حقیقت ہیں ان کی
بصیرت جاگی اور انہوں نے سوچا جو خدا یہاں ان کی کشتی کو طوفان کے گرداب سے نکال سکتا ہے وہ درحقیقت خشک و تر ہر جگہ ا
بندوں کی فریاد سنتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے اس وقت ان کی آنکھوں کے سامنے سے غفلت اور جہالت کے سارے پردے اٹھ گ
اور دل پر کفر والحاد کے جس قدر حجاب پڑے ہوئے تھے یکلخت دُور ہو گئے اور ان کے نفس میں جو توحید کی شہادت مستور تھی وہ پور
قوت اور توانائی کے ساتھ اُبھری اور انہوں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ اگر یہ کشتی اس طوفان سے نکل گئی تو میں سیدھا محمد ﷺ کے
قدموں میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا اور اس خدائے واحد پر ایمان لاؤں گا جس کی بحر و بر پر حکومت ہے

طوفانوں کے رُخ پھیر سکتا ہے ہر قسم کی مصیبت کو ٹال سکتا ہے اور جس کو اس عظیم کائنات کی لامحدود وسعتیں کہیں بھی کسی بے بس اور لاچار کی فریاد سُننے سے روک نہیں سکتیں۔ چنانچہ سلامتی سے ساحل پر آنے کے بعد انہوں نے اپنا عہد پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان ہوئے اور بقیہ تمام عمر خدمتِ اسلام میں گزار دی۔

تو ہی بے کسوں کا مددگار ہے تو ہی غم کے ماروں کا غمخوار ہے
ہے مخلوق ساجد تو مسجود ہے ہے انسان عابد تو معبود ہے

دو متضاد چیزیں:

رات اور دن میں مکمل تضاد ہے اور دو متضاد چیزیں ہمیشہ فساد کا موجب ہوتی ہیں لیکن قدرت نے رات اور دن کے خوبصورت اور حسین تضاد میں مصالح اور منافع کی تحصیل کے لئے مکمل معاونت رکھی ہے دن بنایا تا کہ اس میں انسان ہو یا حیوان وہ اپنی معیشت کا سامان حاصل کر سکے اور رات پیدا کی تا کہ دن بھر کا تھکا ماندہ انسان ہو یا حیوان وہ رات کی آغوش میں اپنے تھکے ہوئے اعصاب کو آرام پہنچا سکے اور رات میں اس کو ایسی میٹھی اور گہری نیند عطا کی جس کے سبب اس کا تھکا ہوا ذہن سکون حاصل کر سکے۔ فرض کیجئے یہ زمین گول نہ ہوتی اور اس پر ہمیشہ دن کا وجود مسلط رہتا تو کیا انسان کے اعصاب جواب نہ دے جاتے۔ کیا انسان کو آرام اور سکون کا کوئی لمحہ میسّر ہوتا اور اگر زمین خواہ گول ہی ہوتی لیکن سورج نہ ہوتا تو اس کائنات پر ہمیشہ شب تاریک چھائی رہتی پھر کوئی ذی روح کس طرح اپنے لئے سامان معیشت حاصل کرتا۔ کھیتیاں کیسے پروان چڑھتیں اور کوئی جاندار کس طرح زندہ رہتا معلوم ہوا کہ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن اور پھر ان میں کمی اور زیادتی کا تناسب اور تدریجاً اختلاف کسی ازلی اور ابدی قادر اور حکیم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

قل ارئیتم ان جعل اللہ علیکم النہار سرمداً الیٰ یوم القیامۃ من الٰہ غیر اللہ یاتیکم بلیل تسکنون فیہ افلا تبصرون ومن رحمتہ جعل لکم الیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون۔ (۲۸/۷۳)

”آپ فرمایئے! یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک دن قائم رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون رات قائم کر سکتا تھا جس میں تم آرام پاتے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ یہ محض اس کی رحمت ہے جس نے رات اور دن دونوں قائم کئے تا کہ رات میں تم آرام کرو اور دن میں معاش تلاش کرو۔“

جو ہے راہ سیدھی دکھا دے مجھے اسی راہ پر پھر چلا دے مجھے
کہ جو ہے تیرے نیک بندوں کی راہ جو ہے تیرے اخلاص مندوں کی راہ

کشتیوں اور جہازوں سے استدلال:

چھوٹی چھوٹی کشتیوں سے لے کر دیو پیکر جہازوں تک جو دریاؤں اور سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں یہ سب انسانی عقل اور اس کے ہاتھوں کی تراش خراش کا نتیجہ ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ان کی تیاری کے لئے

لکڑی، لوہا اور دوسرے میٹریل کو کس نے پیدا کیا۔ بادبانی کشتیوں کو متحرک رکھنے کے لئے ہوائیں کس نے چلائیں اور خلائی جہازوں کی حرکت کے لئے ایندھن کس نے پیدا کیا۔ لکڑی کی طبیعت میں یہ خاصہ کس نے رکھا کہ وہ ہزاروں ٹن بوجھ اٹھانے کے باوجود بھی سطح سمندر پر تیرتی رہتی ہے۔ لوہا اور لکڑی دونوں جسمیت میں متماثل ہیں پھر ان میں یہ فرق کس نے رکھا ہے کہ لوہا ایک تولہ بھی ہو تو پانی میں ڈوب جاتا ہے اور لکڑی ہزاروں ٹن کی بھی ہو تو سطح آب پر تیرتی رہتی ہے۔ پھر انسانوں کے دلوں میں یہ سکون اور طمانیت کس نے رکھی ہے کہ وہ بحری سفر کے لئے بے خوف و خطر تیار ہو جاتے ہیں پھر ہر علاقہ کو کسی خاص جنس کے ساتھ کس نے خاص کیا جس کی وجہ سے بحری سفر کی ضرورتیں پیش آتی ہیں اور جب غیظ و غضب سے بھرپور طوفانی لہریں اٹھتی ہیں تو ان طوفانوں سے جہازوں کو سلامتی کے ساتھ کون پار لے جاتا ہے اور جب جہاز خطرات سے گھر جاتا ہے تو مسافروں کی نگائیں کس کی طرف اُٹھتی ہیں۔ دعاؤں کے لئے ہاتھ کس کی بارگاہ میں اٹھتے ہیں۔ ہم دن رات ایسے واقعات دیکھتے ہیں لیکن ان واقعات و حوادثات کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا جو ہاتھ کارفرما ہے، اس کی طرف ہمارا ذہن منتقل نہیں ہوتا۔ نقوش اور فطرت کے عجیب و غریب کرشمے شب و روز ہمارے سامنے آتے ہیں۔ لیکن فاطر اور نقاش کی طرف ہماری نظریں نہیں اُٹھتیں۔ صنعت و خلقت کے بہترین نمونے ہر وقت ہمارے پیش نظر رہتے ہیں لیکن صانع اور خالق کی طرف ہم ملتفت نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: **اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہٖ و لتبتغوا من فضلہٖ و لعلکم تشکرون۔** (۱۲/۴۵)

> ”اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تا کہ اس کی قدرت سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس ذریعہ سے ایک دوسرے سے ربط قائم رکھ سکو اور سامانِ معیشت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکو اور اللہ کے اس فضل اور انعام کو دیکھ کر تمہارا دل و دماغ اس کی طرف متوجہ ہو اور تم اس کا شکر ادا کر سکو۔“

کہ جن پہ تیرے خاص انعام ہیں — ترے جن پہ الطاف و اکرام ہیں
تری بارگاہ اے سمیع الدعا — ہے تابش قصوری کی یہ التجا
دکھا دے انہی کی رہِ مستقیم — خدایا تو ئی ہے غفور و رحیم
ہو تابش کو یوں شاد کامی عطا — کہ ہو دولتِ نیک نامی عطا

آسمانی بادلوں سے استدلال:

بادل بخارات کا ایک مجموعہ ہیں جو مختلف مقدار حجم میں فضاء کے اندر تیرتے پھرتے ہیں۔ یہ بخارات عموماً اپنے اندر پانی کو بسا اوقات برف اور اولوں کو اپنے اندر لئے پھرتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ پانی ہو یا برف اور اولے ان کا طبعی تقاضا اوپر سے نیچے گرنا ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ کشش ثقل انہیں نیچے لانا چاہتی ہے پھر وہ کون سی طاقت ہے جو بادلوں کے اندر پانی کو جب تک چاہے روکے رکھتی ہے اور جب چاہے چھوڑ دیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ بارش کے ہونے یا نہ ہونے میں پانی کے طبعی تقاضا کا دخل ہے نہ کشش زمین کا بلکہ ان تمام امور پر کوئی غالب و قاہر ہستی ہے جو جب چاہے بادلوں سے پانی برسا دے اور جب چاہے ان سے پانی روک لے۔ پھر اس کی قدرت کے ساتھ حکمت پر غور کیجئے کہ اگر وہ چاہتا تو تمام فضا پر بادلوں کو مسلط کر دیتا اور ہم سورج کی روشنی کو ترس جاتے اور

لگاتار بارش سے فصلیں برباد ہو جاتیں۔ مکانات منہدم ہو جاتے اور انسان کا روئے زمین پر زندہ رہنا دشوار ہو جاتا اور اگر وہ چاہتا تو سرے سے بادلوں کا وجود نہ ہوتا لوگ تپتی ہوئی دھوپ میں سائے کو ترس جاتے کھیتیاں پروان نہ چڑھتیں اور بعض علاقوں میں پینے تک کے لئے پانی میسر نہ ہوتا پھر وہ بادلوں کو کسی ایک جگہ معلق نہیں رکھتا بلکہ ہواؤں کے ساتھ ان کو رواں دواں رکھتا ہے اور جس وقت اور جس علاقہ میں بارش کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پانی برسا دیتا ہے۔

اب سوچئے انسانوں اور زمینوں کی ضرورت کے مطابق بادلوں کا وجود اور علاقائی ضروریات کے مطابق بادلوں کی آمدورفت کیا یہ سب خود بخود ہے یا کوئی اتفاقی حادثہ ہے۔ بعض زمینوں میں ''پٹ سن'' پان، چاول اور چائے کی کاشت ہوتی ہے جنہیں لگاتار بارشوں کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض زمینوں میں غلّہ کی دوسری اجناس کی کاشت ہوتی ہے جنہیں ایک خاص موسم میں بارش کی ضرورت ہوتی ہے زمینوں کی ان مختلف صلاحیتوں اور مختلف جغرافیائی ضرورتوں کی مناسبت سے کہیں لگاتار اور کہیں ایک خاص وقت میں بارشیں برسانے والا کون ہے ان تمام امور پر غور کیجئے اور پھر سوچئے کہ بارش کا یہ نظام کیا خود بخود چل رہا ہے یا کوئی ''اتفاقی'' حادثہ ہے یا کسی انسان، موہوم دیوتا اور خود تراشیدہ بُت کی کوشش ہے یا اس قادر و قیوم، علام الغیوب اور قدیر و حکیم کی قدرت اور حکمت کا ثمرہ ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کی ضروریات کا متکفل ہے جو ہر علاقہ کی ضروریات کو جانتا ہے اور ہر زمین کی کیفیت، استعداد اور صلاحیت کا علم رکھتا ہے پھر ان تمام انسانوں، علاقوں اور زمینوں کی ضرورت اور صلاحیت کے مطابق بادلوں کے ذریعہ بارش نازل کرنے کا نظام قائم فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هو الذی ارسل الریاح بشراً بین یدی رحمتهٖ وانزلنا من السمآء مآءً طهوراً لنحیی به بلدةً میتاً ونسقیه' مما انعاماً واناسی کثیراً ۔ (۲۵/۴۸ تا ۳۵/۴۹)

''اور اللہ تعالیٰ ہی ایسی ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بارانِ رحمت کی نوید دیتی ہیں اور ہم ہی نے آسمان سے بارش نازل کی تاکہ اس بارش سے ہم خشک اور ویران کھیتوں کو سرسبز اور شاداب کر دیں اور اسی بارش سے اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو پانی پلائیں۔''

نیز فرمایا گیا ہے:

و ارسلنا الریح لواقح فانزلنا من السمآء مآءً فاسقینٰکموه وما انتم لهٗ بخازنین ۔ (۱۵/۲۲)

''اور ہم نے بادلوں سے بارش برسانے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے بادلوں سے پانی اتارا پھر وہ پانی (نہروں اور دریاؤں کی صورت میں جمع کر کے) تم کو پلایا حالانکہ اس پانی کے نازل کرنے اور جمع کرنے میں تمہارا کوئی دخل نہ تھا۔''

آنکھ نے دیکھا ہے جلوہ اس میں گویائی نہیں اور زباں گویا ہے لیکن اس میں بینائی نہیں
ایسی حالت میں بھلا ہو کس طرح تیری ثناء اس میں گویائی نہیں اور اس میں بینائی نہیں

حاصل کلام اور خلاصۂ بیان:

پھولوں کے چھوٹے پودے سے لے کر چنار کے درخت تک نباتات کی بے شمار اقسام ہیں ان میں سبزیاں، پھل اور پھول

سب ہی کچھ ہیں۔ ان کی روئیدگی زمین، پانی، ہوا، آفتاب کی شعاعوں اور چاند کی کرنوں سے ہوتی ہے لیکن کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ان سب کی روئیدگی کے اسباب ایک قسم کے ہونے کے باوجود ان اسباب کے آثار ایک دوسرے سے بالکل نہیں ملتے جو پانی پھولوں کو ملتا ہے وہی سبزیوں کو جو ہوا پھلوں کو تازگی دیتی ہے وہی فصلوں کو اس کے باوجود کوئی پھول دوسرے پھول سے کوئی پھل دوسرے پھل سے کوئی فصل دوسری فصل سے نہیں ملتی۔ آخر ان میں فرق پیدا کرنیوالا کون ہے اور مانا کہ نباتات کی روئیدگی ان اسباب سے ہے لیکن ان اسباب کا خالق کون ہے؟

افلاک کی ان بلندیوں پر جہاں انسان کے وہم کی بھی رسائی نہیں ہے وہاں کروڑوں ستارے کس نے روشن کیے ہیں۔ اگر ایک چراغ سے تیل ختم ہو جائے تو وہ بجھ جاتا ہے۔ شہر کا بجلی گھر فیل ہو جائے تو پورا شہر تاریکی میں ڈوب جاتا ہے تو ان آسمانی روشنیوں کا انتظام کس نے کیا ہوا ہے۔ جن کی روشنی میں آج تک کمی نہیں ہوئی۔

کیکر کے درخت پہ کبھی سیب کیوں نہیں لگتا۔ کبوتر کے انڈے سے کبھی کوا کیوں نہیں نکلتا۔ انسان۔ سے انسان ہی کیوں پیدا ہوتا ہے۔ ذرہ سے لے کر آفتاب تک یہ تمام کائنات نظامِ واحد میں مربوط ہے۔ اس ربط اور نظم وضبط کا خالق کون ہے؟

یہ دن اور رات کا تسلسل، یہ سورج کا طلوع اور غروب، یہ نباتات میں روئیدگی اور جانوروں اور انسانوں کی نسل میں باقاعدگی کا مربوط نظام، یہ نیلگوں فضائیں، یہ تاروں بھری روشن راتیں، یہ گھٹائیں یہ بلند کہسار اور سرسبز وادیاں، یہ ابلتے ہوئے چشمے اور بہتے ہوئے دریا، یہ لہلہاتے ہوئے کھیت اور مہکتے ہوئے باغات کیا یہ سب کے سب خدائے واحد کے موجود ہونے کی شہادت نہیں دیتے کیا اس کائنات کے نظام کی یکسانیت اور وحدت میں اس عظیم خالق کی وحدت نظر نہیں آتی اور ہمیں کہنے دیں کہ جس شخص کو اس حسین کائنات میں خدا کے حسن کا جلوہ نظر نہیں آتا اسے وہ جنت میں بھی نظر نہیں آئے گا۔

(علامہ غلام رسول سعیدی کے توحید باری تعالیٰ پہ بیان کیے ہوئے نکات)

یہی عرض تابش قصوری کی ہے — تمنا فقط قلب نوری کی ہے
الٰہی بحق محمد رسول — گزارش گناہ گار کی ہو قبول
دمِ واپسیں نام تیرا رہے — مری زندگی کا سویرا رہے
میرے لب پہ نغمۂ توحید ہو — تو پھر موت میری بڑی عید ہو
الٰہی بحق شہِ انبیاء — ہو مقبول تابش کی یہ التجا

وجودِ باری تعالیٰ پہ دلائل کا تجزیہ:

بنیادی تصورات یا اصول خواہ ان کا تعلق لغت وزبان سے ہو یا کسی اور شعبہ سے وہاں دلائل کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی مثلاً کوئی لفظ الف کو الف نہ مانے یا اس کے الف ہونے کی دلیل مانگے تو ایسے شخص کو پاگل سمجھ کر معذور مانا جائے گا۔ کوئی پانی کو چائے اور میز کو کرسی کہہ دے تو آپ کسی عقلی دلیل سے اس کو منوائیں گے؟ سوائے اس کے کہ آپ کہیں، انسان جو لفظ جس چیز کے لئے وضع کرتا ہے بغیر دلیل ہی اس کو مانا جائے گا۔

توجب معمولی اشیاء کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں تو خالقِ کائنات جیسی ہستی کو ماننے کے لئے اگرچہ لاکھوں دلائل موجود ہیں لیکن بے دلیل بھی اس ذات کو مانا جائے تو کیا حرج ہے کیونکہ عقل مخلوق کو تو سمجھ سکتی ہے خالق کو کیا سمجھے، جو نہ حواس ظاہری میں آ سکتا ہے اور نہ باطنی میں سما سکتا ہے۔

پانچ سکولوں میں اگر پانچ قسم کی مختلف وردیاں (یونیوفارمز) ہوں تو آپ پرنسپل صاحبان سے کیا پوچھ سکتے ہیں کہ یہ کس قانون کے تحت ہوا اور اس سکول میں وہ وردی اور اس سکول میں یہ وردی کیوں ناجائز ہے؟ اگر پوچھیں گے تو جواب یہی آئے گا کہ اپنا ڈسپلن اور تشخص قائم رکھنے کے لئے۔ مذہب وانبیاء کرام کی ضرورت بھی اسی لئے ہے کہ دنیا کا نظام، ہمارا ایمان اور خدا کا کلام سلامت رہے۔

بدمذہب، بے دین، منکرِ خدا دہریے سے بھی پوچھو کہ ماں، بیٹی اور بہن بھی تو عورت ہے پھر اس سے نکاح کرنے میں کیا رکاوٹ ہے تو وہ کہے گا طبیعت نہیں مانتی، اس سے پوچھو کہ تیری طبیعت میں یہ چیز کس نے ڈالی؟ بس وہی تو اللہ ہے۔

ہرجگہ پہ اتفاق کا ہونا ضروری نہیں کیونکہ انسان کی طبیعت اگر اس چیز کو نہیں مانتی اور جانور ایسا کر گزرتا ہے تو یہ تمیز پیدا کرنیوالی ذات بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اللہ کی ذات وہ؟ ذات ہے جو ذہن میں آتی نہیں، فکر میں سماتی نہیں الفاظ اس کا احاطہ کرنہیں سکتے، طائرِ تخیل وہاں تک پہنچ نہیں سکتا، نہ زمانی ہے نہ مکانی، نہ قابلِ تحلیل ہے نہ لائقِ اشارہ ہے نہ قابل تجزیہ، نہ اس کا حلول ممکن، نہ جہت میں گھرا ہوا نہ مکان میں سمایا ہوا۔ (نسیم عباس رضوی کا بیان کیا ہوا نکتہ)

تثلیث کا پردہ چاک ہوا اصنام سے کعبہ پاک ہوا جب تو نے فضائے عالم میں توحید کا پرچم لہرایا

ذاتِ مصطفیٰ دلیلِ وجودِ باری تعالیٰ:

حضور علیہ السلام نے کفار مکہ کے سامنے وجودِ باری پہ اپنی ذات کو پیش فرمایا:

فقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلون ۔ (یونس)

مطلب یہ تھا کہ جب میں ایسا ہوں کہ تم دشمن ہو کر بھی مجھے صادق وامین کہتے ہو تو میرا بنانے والا کیسا ہوگا؟ وجودِ باری کو نہ مان کر اگر کوئی کسی کو گولی مار کر جان سے مار دے تو اتفاق ہی سمجھنا چاہیے پھر سزا کیسی؟ اس طرح حق اور باطل کا تصور ہی ختم ہو جائے گا اور زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔ حالانکہ باتفاق عقلاء زندگی بے مقصد نہیں ہے' تو جب کسی ایک کی اسی نوے سال کی زندگی بے مقصد نہیں تو اربوں کھربوں زندگیاں کیونکر بے مقصد سمجھی جائیں اور اگر کوئی اپنی زندگی کو بے مقصد مانے پھر کوئی اس کو فضول قسم کی بے مقصد گالی دے تو ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ بے مقصد سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیے۔

بارش ہوتی ہے، بیج بویا جاتا ہے کسان ہل چلاتا ہے، فصل اگتی ہے۔ لنخرج به حبا ونباتا ۔ یہ کتنا مضبوط اور مسلسل سلسلہ ہے کیا یہ سارا بے مقصد ہے۔ افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ تو جب انسان کو اتنا شعور ہے کہ وہ کسی مقصد کے لئے ہے تو کیا یہ شعور عطا کرنے والی ذات پر یہی دلیل کافی نہیں؟

اگر قاتل کو سزا نہ ملے۔ نیکی کرنے والے کو جزا نہ ملے' تو نیکی کرنے والے کو مشقت برداشت کرنے کا فائدہ؟ کیا یہ عدل

وانصاف ہوگا؟ کوئی کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ جھوٹ، ظلم، وعدہ خلافی سے بچنا انسانیت کی خوبی وکمال سمجھتا ہے آخر یہ احساس پیدا کرنیوالی بھی تو کوئی ذات ہے۔ مکافاتِ عمل کو ماننا اور سزا و جزا دینے والی ذات کا انکار کرنا کہاں کا انصاف ہے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصٰلحت سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون ۔ (الجاثیه)

ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصٰلحت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار ۔

(سورۂ ص: ۲۸)

افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقالا یستون ۔ (السجدہ: ۱۸) آیاتِ قرآنی اس تصور کو اجاگر کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اے خدا وندِ عالم مالک کون و مکاں — اے رحم والے کرم والے شفیق دو جہاں
ہے ثناء خواں ذرہ ذرہ از زمین تا آسماں — حمد تیری کر سکے کیا خاک کی چٹکی بیاں
میرے مالک میرے خالق اے میرے پروردگار — جز تیرے کس کو دکھاؤں اپنا قلب داغدار
در پہ تیرے ہاتھ پھیلائے ہوئے آیا ہوں میں — چند آنسو چند آہیں نذر کو لایا ہوں میں
تو بڑا ستار ہے غفار ہے رحمٰن ہے — دہر کا ہر ذرہ تیرے تابع فرمان ہے

سائنس نے انسان کو کہاں پہنچایا اور خدا نے اسے کیا سے کیا بنایا:

سائنس نے انسان کو سوشل اینمل (سماجی حیوان) کہا۔ خدا نے اس کو **انی جاعل فی الارض خلیفه** فرمایا۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ اب انسان کو شترِ بے مہار بن کر سب کچھ کر گذرنے کی بجائے وہی کچھ کرنا چاہیے جو وہ اس کو حکم دے جس کا یہ خلیفہ ہے ہم خدا کے دین کو پرانا کہہ کر اگر ٹھکرا دیں گے تو یہ زمین جس پر ہم رہ رہے ہیں اس کو بھی ہمیں خیر باد کہہ دینا چاہیے، اس شمس وقمر سے بھی استفادہ ترک کر دینا چاہیے۔ (بلکہ اپنا کوئی دادا بھی پندرہ سال کا تلاش کرنا چاہیے)

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصر! خود محبت کر — کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

۱۸۷۲ء کے بنائے ہوئے ہمارے انگریزی قانون میں سینکڑوں تبدیلیاں ہو چکی ہیں جس میں یہ بھی تھا کہ بادشاہ عدالت میں نہیں جا سکتا کیونکہ وہ بادشاہ ہے لہٰذا اس کی غلطی غلطی نہیں ہے اور دینِ اسلام وہ ہے کہ جس میں اللہ کا محبوب اپنا سینہ کھول کر میدانِ جنگ میں اپنے آپ کو چھڑی مارنے کے بدلے میں پیش کر رہا ہے، ثابت ہوا کہ قانون پہ عمل کتابوں سے نہیں آتا ورنہ واشنگٹن کی لائبریری میں اسی لاکھ کتاب آج بھی موجود ہے، قانون پہ عمل کا جذبہ خوفِ خدا سے پیدا ہوتا ہے۔

شیطان رشدی کو بھی یہ بات تسلیم کرنا پڑی اور اس نے اپنی بدنام زمانہ کتاب میں کسی غیر مسلم کا قول درج کیا:

الخالدون مائة اعظمهم محمد (ﷺ)

''سو شخصیات ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ان میں سب سے برتر محمد (ﷺ) کی ذات ہے۔''

نیز یہ بھی لکھا کہ دنیا محمد (ﷺ) کی طرح کے کسی ایسے انسان کی محتاج ہے جو ساری دنیا کے مسائل قہوہ کی پیالی پینے کی دیر میں حل کر سکے۔

تجھ پہ روشن ہے خدا وندا پریشانی میری ۔۔۔ تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے خستہ سامانی میری
بے سہارا ہوں، وفورِ غم سے گھبراتا ہوں میں ۔۔۔ در پہ تیرے آ کے دامن اپنا پھیلاتا ہوں میں
دستگیری چاہتا ہوں بے کسوں کے دستگیر ۔۔۔ خوفِ عصیاں سے پریشاں ہے میرا قلب وضمیر
میں تیرا ناچیز بندہ ہوں، بہت مجبور ہوں ۔۔۔ زندگی کے راستے میں دردِ دل سے چور ہوں
وسوسے دنیا کے ہر لمحہ ستاتے ہیں مجھے ۔۔۔ سیم و زر کے خواب دیوانہ بناتے ہیں مجھے

لفظ اللہ میں توحید کا جلوہ:

دنیا میں اب تک کروڑوں مشرک ہوئے ایک ایک کے بیس بیس معبودانِ باطلہ ہوئے لیکن آج تک کسی کا نام ''اللہ'' نہ ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو اللہ اپنے نام میں شرکت برداشت نہیں کرتا وہ اپنے کام میں بھلا کب شرکت گوارہ کرے گا' لہٰذا کفار کا یہ قول باطل ٹھہرا کہ **ما یقربونا الی اللہ زلفی**۔ کہ یہ بت ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں اور اہل اسلام کا اللہ کے اذن سے شفاعت کا عقیدہ حق ٹھہرا۔ **(الا باذنہ)**

اسی طرح اللہ کا نام اپنے مادے کے اعتبار سے کافروں کی زبان پہ بھی جاری رہا کبھی الوہ کی شکل میں کبھی الٰہ اور کبھی الٰہیہ کے روپ میں تو جس کا نام نہیں بھلایا جا سکتا اس کی ذات کیسے بھلائی جا سکتی ہے؟ اور لفظ الٰہ پر جب الف لام لگا تو اللہ ہوا اور لفظ اللہ میں ہر باطل کی نفی موجود ہے کیونکہ معرف باللام ہونے کی وجہ سے خاص الٰہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

لفظ توحید باب تفعیل سے مصدر ہے یہ لفظ نہ خود اور نہ اس کا کوئی مشتق قرآن میں ہے اور غالباً پورے ذخیرۂ حدیث میں بھی یہ لفظ نہیں ہے لیکن اس کو ماننے والے شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے ہیں۔ گویا توحید کی نعمت عطیہ خدا ہے مگر بوسیلہ مصطفیٰ ہے۔ (ﷺ)

پڑ گیا حُسن محمد کا کچھ ایسا پرتَو ۔۔۔ قبر میں جا کے بھی اس دل کی صفائی نہ گئی
سب کو ہم بھول گئے جوشِ جنوں میں لیکن ۔۔۔ اک تیری یاد تھی جو دل سے بھلائی نہ گئی

علامہ اقبال سے ایک فلاسفر نے سوال کیا کہ آپ اپنے والدین کے عقیدے کی پیروی میں خدا کو ایک مانتے ہیں یا معاشرے اور ماحول سے متاثر ہو کر؟ فرمایا: ان میں سے کوئی وجہ نہیں بلکہ اس وجہ سے خدا کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں کہ ایسی ہستی نے یہ عقیدہ دیا ہے جس کے دشمن بھی اسے صادق و امین کہتے تھے اور جو اتنا سچا ہو اس کی بات مان لینا ہی انسانیت ہے۔

معمولی جانور اور چیونٹی سے ہاتھی تک کی مثال:

جانور گھاس بنولہ وغیرہ کھاتے ہیں تو ایک نالی میں خون بنتا ہے دوسری میں گوبر تیسری میں پیشاب پھر گوبر و پیشاب مکس ہوتے ہیں تو دودھ بنتا ہے۔ **نسقیکم مما فی بطونها من بین فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشربین۔** (النحل) حالانکہ

خون کا رنگ اور ہے گوبر کا اور مگر دودھ سفید۔ کیا سائنس نے آج تک کوئی ایسی مشین تیار کی ہے کہ جس میں ایک طرف خون، گوبر ڈالا جائے تو دوسری طرف سے سفید دودھ برآمد ہو جائے؟ لیکن یہ مشین اللہ نے ہر دودھ دینے والے جانور کے اندر فٹ کر دی ہے۔

☆ اللہ نے ایک چیونٹی کو وہ سب کچھ دیا ہے جو ایک ہاتھی کو دیا ہے اس کے ہاتھ پاؤں انتڑیاں معدہ سب کچھ ہے وہ زبان بھی رکھتی ہے بولتی بھی ہے۔(**قالت نملة یا ایها النحل ادخلوا مسکنکم لا یحطمنکم سلیمٰن وجنوده وهم لا یشعرون . فتبسم صاحکا من قولها . النحل**) پھر اس چیونٹی کو اللہ نے شعور بھی بخشا کہ چلتی چیونٹی کے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی کر دو تو اس کے ساتھ ٹکرانے سے پہلے ہی راستہ بدل لیتی ہے اور اس کا شعور اتنا تیز ہے کہ کوئی میٹھی چیز کتنی ہی دور رکھ دی جائے خواہ وہ ایک ذرّہ ہی ہو تو دیکھ لینا ایک لمحے میں سینکڑوں چیونٹیاں وہاں پہنچ جائیں گی۔ ان حقائق پہ غور کرنے سے ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہتے ہیں ایک لمحہ کائنات میں غور و فکر کرنا کئی سالوں کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ خالی عبادت والا تو گمراہ ہو سکتا ہے لیکن فکر والا یقین کے اس درجے پہ فائز ہوتا ہے کہ گمراہی سے بچا رہتا ہے کیونکہ اللہ کی جو قدرتیں اس نے ملاحظہ کر لی ہیں اب ان سے بڑھ کر کوئی صاحب قدرت ہو تو اس کے ایمان میں کمزوری واقع ہو اور کائنات میں ایسی قدرت والی تو ایک ہی ذات ہے۔ **فتبارك الله احسن الخالقین** ۔ جب کوئی خدا کا منکر اپنے والدین کو مانتا ہے تو اس کو کس نے بتایا کہ یہ تیرے والدین ہیں۔ ثابت ہوا کہ خدا کے منکر کو ہر چیز کا منکر ہونا پڑے گا' کیونکہ خدا کی گواہی دینے والے خدا کے نبی ہیں اور باقی ہر شئے کی گواہی جس درجہ کی بھی ہو گی نبی کی گواہی کے برابر نہیں تو جو نبی کی گواہی نہیں مانتا وہ کسی دوسرے انسان کی گواہی پر کیوں کر اعتبار کر لیتا ہے۔

ذکرِ الٰہی پر ایک تقریر

گر تو خواہی درد وعالم آبرو   یادِ اُو کن یادِ اُو کن یادِ اُو
مومنا! ذکرِ خدا بسیار گو   تا بیابی درد وعالم آبرو
یاد اُو گر مونسِ جانت بود   ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود
یاد اُو سرمایہ ایمان بود   ہر گدا از یاد او سلطان بود
کار ساز ما بفکر کار ما   فکرِ ما در کارِ ما آزار ما

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **فاذکرونی اذکرکم** ۔ ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ اے اللہ ہم تیرا کس طرح ذکر کریں؟ فرمایا:

واذکر اسم ربك وتبتل الیه تبتیلا ۔

''اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور سب سے ٹوٹ کر اسی کا ہو جا۔''

اللہ کے ذاتی نام کا ذکر کرنے سے تمام صفاتی نام کی برکات بھی نصیب ہو جاتی ہیں جب کہ جس صفتی نام کا ذکر کیا جائے گا اس

کے معنی کے مطابق فائدہ حاصل ہوگا۔ مثلاً "یا کریم" کا ذکر کرو تو اللہ تعالیٰ کے کرم کے حقدار ہو جاؤ گے یا غفور کا ذکر کرنے سے اس کی بخشش کے مستحق قرار پاؤ گے۔ جب کسی کو سخی کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تو اپنی سخاوت کا مظاہرہ کر۔

اے اللہ! ہم تیرا کتنا ذکر کریں؟ فرمایا:

یاایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسجوہ بکرۃ واصیلا ۔ (الاحزاب)

"اے ایمان والو! کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔"

آنکھوں میں خواب تیرے ہونٹوں پہ نام تیرا
مولا تیرا کرم ہے میں ہوں غلام تیرا

گن تیرے گا رہے ہیں طائر سروں میں اپنی
بادِ صبا کے جھونکے لائیں پیام تیرا

اک تیری ذات باقی سارا جہاں فانی
رکھتا ہے سر بسجدہ سب کو دوام تیرا

آلامِ زندگی سے دے دے مجھے رہائی
شب کو سحر بنانا' بے شک ہے کام تیرا

رکھیو سدا سلامت' ایمان و جان میرے
میں اُس کا اُمتی ہوں جس پر سلام تیرا

زندہ ہیں نام اُن کے تیری ثنا کے صدقے
ہونٹوں پہ ذکر جن کے تھا صبح و شام تیرا

ازہر کی ہے تمنا لوح و قلم کے مالک
ازبر ہو اُس کو سارا سچا کلام تیرا

ذکر بالجہر کا جواز واستحباب:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم ۔**

"(نماز حالانکہ خود ذکر ہے لیکن فرمایا) نماز سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی میرے ذکر میں مشغول ہو جاؤ چاہے تم کھڑے ہو، بیٹھے ہو یا لیٹے ہو۔"

(الفاء للتعقیب ۔ یعنی سلام پھیرو تو فوراً ذکر میں مشغول ہو جاؤ اور چونکہ نماز افضل عبادت ہے تو اس کے بعد افضل الذکر **لا الہ الا اللہ** کا ورد کرنے میں کیا حرج ہے؟)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بدانکہ جہر بذکر مطلقا بعد از نماز مشروع است وارد شدہ است درروے احادیث۔" (اشعۃ اللمعات ۱/۴۱۸) نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کی کئی احادیث ہیں۔

فتاویٰ خیریہ میں ہے: **والذکرِ فی الملاء لا یکون الا جھرا ۔** (۱۸۱/۲)

"مجلس میں ذکر تو بالجہر ہی ہوگا۔" (الحاوی للفتاویٰ للسیوطی ۱/۵۸۹)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی مجلس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو بلا کر اس مجلس میں لے جاتے ہیں ذکر بھی سنتے ہیں اور ذکر میں آنے والوں کی زیارت بھی کرتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس ذکر کو فرشتے سنتے ہیں (ذکر بالجہر) وہ اس ذکر سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ جس کو وہ نہیں سنتے اور فرماتے ہیں ذکر بالجہر سلسلہ چشتیہ قادریہ اویسیہ کا طریقہ ہے۔

وهمه پیران ما اند . ”اور یہ تمام ہمارے بزرگ ہیں۔“

اگر کوئی سوال کرے کہ ذکر بالجہر میں ریا کاری ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ریا کاری کا تعلق تو نیت کے ساتھ ہے جو اللہ اور بندے کا معاملہ ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص ذکر بالجہر کر رہا تھا' کسی نے کہا یہ ریا کار ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، نہیں **انــــه اواه** ۔ یہ تو آہ وزاری کرنے والا ہے۔ (بیہقی) ورنہ ریا کاری تو ذکر خفی میں بھی ہو سکتی ہے کہ بندہ اس نیت سے تسبیح پھرتا رہے کہ لوگ کہیں بڑا ذاکر ہے۔

صحیح بخاری میں ہے: **ان رفــع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبى صلى الله عــلـيــه وسـلـم** ۔ فرضی اور باجماعت نماز کے بعد بآواز بلند ذکر کرنا حضور ﷺ کے دور اقدس میں بھی تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں چونکہ چھوٹا تھا لہٰذا گھر میں ہوتا تو ذکر بالجہر کی آواز سُن کر معلوم کر لیتا کہ نماز ہو چکی ہے۔ (باب الذکر بعد الصلوٰۃ بخاری شریف صفحہ ۱۱۶)

بعض لوگوں نے یہاں پر یہ کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما چھوٹے تھے لہٰذا ان کی بات کا اعتبار نہیں۔ حالانکہ انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ حدیث بیان کرتے وقت تو چھوٹے نہ تھے، ورنہ پھر ان کی تمام مرویات کا انکار کر دو۔

الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا   مجھے بخش ! ہے نام غفار تیرا
مرض لادوا کی دوا کس سے چاہوں   تو شافی ہے میرا میں بیمار تیرا
کہاں جائے' جب کہ نہ ہو کوئی تجھ بن   کسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا
خبر لیجیو ! میری اس دم الٰہی !   کھلے جب کہ بخشش کا بازار تیرا
نہ ڈر دشمنوں سے رہا مجھ کو جب سے   کہا تو نے میں ہوں مدد گار تیرا
الٰہی ! رہے وقت مرنے کے جاری   بہ تصدیق دل لب پہ اقرار تیرا
نہیں دونوں عالم سے کچھ مجھ کو مطلب   تو مطلوب میں ہوں طلب گار تیرا
نہ ڈر فوج عصیاں سے گرچہ بہت ہے   کہ ہے رحم حق کا مدد گار تیرا

ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما **فاذا قضيتم الصلوٰة فاذكروا الله** کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فـى الـسـفـر والـحـضـر . فى البر والبحر والیل والنهار والغنى والفقر والسقم والصحة والسرو العلانية وعلى كل حال . (تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۰۷، احیاء العلوم صفحہ ۳۰۱)

”سفر وحضر میں، خشکی وتری میں، فقیری ومالداری میں، بیماری وتندرستی میں، آہستہ واونچی آواز میں، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔“

قرآن مجید میں ہے کہ کفار ومشرکین حج کے موقع پر (ممبروں پر بیٹھ کر، محفلیں سجا کر آواز بلند) اپنے بڑوں کا ذکر کرتے تو اللہ

نے فرمایا: **فاذ کروا اللہ کذ کر کم اباء کم او اشد ذکرا ۔**

''اللہ کا ذکر اپنے بڑوں کے ذکر کرنے کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیا کرو۔'' (ظاہر ہے وہ آہستہ یا دل میں تو ان کا ذکر نہیں کیا کرتے تھے)

حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جو آہستہ آواز میں ذکر کر رہے تھے (جب انہوں نے عرض کیا کہ میں علیم بذات الصدور کو سنا رہا ہوں) ذرا اونچی آواز سے ذکر کرنے کا حکم دیا اور حضرت عمر جو بہت اونچی ذکر کر رہے تھے (تا کہ غافل جاگے اور شیطان بھاگے) ذرا آہستہ ذکر کرنے کا حکم دیا۔ **(کما فی الحدیث)**

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ممانعت ہے تو جہر مفرط (حد سے زیادہ اونچی آواز میں ذکر کرنے) کی نہ کہ سرّی ومتوسط کی۔ اسی لئے دونوں (سری وجہری) کی اجازت دیتے ہوئے **ادعوا ربکم تضرعا وخفیة** فرمایا اور مفرط سے **انه لا یحب المعتدین** فرما کر منع کر دیا۔

مولوی اشرف علی تھانوی بیان القرآن ۱/۳۶۴ پہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی کو (جہر مفرط سے بھی) تکلیف نہ ہوتی ہو یا بطور علاج جنگل میں جا کر کرے تو جائز ہے۔ معلوم ہوا کہ متوسط میں اگر تکلیف ہوتی بھی ہو تو کرتا رہے۔

باقی رہی نماز میں خلل کی بات تو وہ کیسی نماز ہے جس میں ذکرِ الٰہی سے خلل آتا ہے، ذکرِ الٰہی تو سولی پہ لٹکے ہوئے کو بھی سکون عطا کر دیتا ہے، اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرو پھر ذکر سے خلل نہیں آئے گا بلکہ مزید ذوق پیدا ہوگا اور پھر ایام تشریق میں بھی تو یہی نماز ہوتی ہے یہی ذکر ہوتا ہے اس وقت خلل کا فتویٰ کیوں یاد نہیں رہتا۔ (پتہ چلا تم نماز نہیں پڑھتے ہوا یکسیڈنٹ کرتے ہو ورنہ) مومن کا کام ذکر سے روکنا تو نہیں بلکہ **انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم** ۔ اہلِ ایمان تو اللہ کا ذکر سن کر کانپ جاتے ہیں اگرچہ نماز **تنھی عن الفحشاء والمنکر** ہے لیکن **ولذکر اللہ اکبر** ہے۔

ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ اللہ کوئی بہرہ ہے۔ (معاذ اللہ) جو اونچی آواز سے ذکر کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کیا امین بالجہر کے وقت اور حج کے موقع پہ جب بآواز بلند **لبیك اللھم لبیك** کہتے ہو تب اللہ بہرہ ہو جاتا ہے (نعوذ باللہ) اور کیا جب اونچی آواز میں رو رو کر اجتماعات میں دعائیں مانگتے ہو تو یہی کہتے ہو نا کہ بھائیو! جب تک بچہ روتا نہیں ماں بھی دودھ نہیں پلاتی لہٰذا جو روئے گا اسی کا نام ہوئے گا۔

کوک فریدا کوک توں راکھا جویں جوار جد تک ٹانڈا نہ ڈگے تو کردا رہ پکار

اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

کوک دلا متاں رب سُن لئی درد منداں دیاں آہیں ہو

دنیاداروں کا ذکر کرنے سے امیری ملتی ہے خدا کا ذکر کرنے سے فقیری ملتی ہے اور کامیابی کا دارومدار امیری پر نہیں فقیری پر ہے، نہ امیر کامیاب نہ وزیر کامیاب، نہ سفیر کامیاب، نہ مشیر کامیاب، کامیاب ہے تو اللہ کی بارگاہ کا فقیر کامیاب ہے۔ **(یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ)** (مولانا اورنگزیب آف راولپنڈی کا بیان کیا ہوا نکتہ)

بادشاہاں دے ناں امیراں دے ۔ دیوے بلدے سدا فقیراں دے

یقین نہ آئے تو دیکھ لو راوی کے اُس پار شاہدرہ میں دنیا کے بادشاہ کا مزار ہے جہاں چڑیا بھی نہیں پر مارتی اگر جاتی ہے تو بیٹھ کرنے کے لئے۔

بر مزار ما غریبے نے چراغ و نے گُلے ۔ نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

اور راوی کے اِس پار بھاٹی گیٹ کے باہر فقیر مگر دین کے بادشاہ کا دربار ہے جہاں دنیا کے بادشاہ آ کر سلامی دے رہے ہیں اور آدھی رات کو جاؤ تو بھی یوں لگتا ہے جیسے سارا لاہور داتا دربار میں آیا ہوا ہے۔

اے آبروئے ملّت بیضا کے پاسبان ۔ لاہور تیرے دم سے عروس البلاد ہے
داتا تیرا دربار ہے رحمت کا خزانہ ۔ قدموں کو تیرے چومنے آتا ہے زمانہ

الغرض! لوہے کو نرم کرنا ہو تو ہتھوڑے کی ضرب لگائی جاتی ہے اور دل کی سختی دور کرنی ہو تو اللہ کے نام کی ضرب لگانا ضروری ہے۔

ہور دوا نہ دل دی کاری کلمہ دل دی کاری ہو ۔ ایہو اوتھے دوئیں جہانیں کلمے میل اتاری ہو

ذکر سے روکنا:

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: قرآن پاک میں مساجد کے اندر ذکر الٰہی سے روکنے والے کو جو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے اور اس کو مساجد کی بربادی کی کوشش قرار دیا گیا ہے۔ **ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعی فی خرابها۔** (البقرہ) منع بدوں اطلاع ممکن نہیں اور اطلاع بدوں جہر متصور نہیں۔ (فتاویٰ امدادیہ ۴/۴۳ مطبع مجتبائی)

یعنی روکے گا تبھی جب اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں ذکر کر رہا ہے اور معلوم تبھی ہوگا جب آواز سے ذکر کیا جائے گا' ذکر سے روکنے والے مندرجہ ذیل آیات قرآنی پر غور فرمائیں۔

۱ ۔ **و من اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیمة اعمیٰ...... و کذٰلك الیوم تنسیٰ ۔** (طٰہ: ۱۲۴-۱۲۶)

۲ ۔ **و من یعرض عن ذکر ربه یسلکه عذابا صعدا ۔** (الجن: ۱۷)

۳ ۔ **و من یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض له شیطانا فهو له قرین ۔** (الزخرف: ۳۶)

۴ ۔ **استحوذ علیهم الشیطٰن فانسٰهم ذکر الله اولٰئك حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن هم الخٰسرون ۔** (المجادلہ: ۱۹)

۵ ۔ **فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله اولٰئك فی ضلٰل مبین ۔** (الزمر: ۲۲)

مساجد صرف نماز کے لئے نہیں اللہ کے ذکر کے لئے بھی بنائی گئی ہیں اور ایسی ہی مسجد کی فضیلت میں فرمایا کہ ایسی مسجد بنانے والا جس میں اللہ کا ذکر ہو (نہ کہ ذکر سے روکا جائے) اللہ تعالیٰ نے اس کا جنت میں محل بنایا ہے۔ **من بنی مسجدا یذکر فیه**

اسم اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنہ ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵۴)

کفارِ مکہ جب قرآن کی آواز سنتے **من انزل** (اللہ) اور ماجاءبہ (حضرت جبریل) کو گالیاں دیتے۔ **وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا لقران والغوفیہ** ۔ شور مچاتے تب اللہ نے فرمایا: **لا تجھر بالقول ولا تخافت بھا وابتغ بین ذلک سبیلا** ۔ عجیب بات ہے وہاں (مکہ میں) وہ قرآن سُن کر شور مچاتے تھے اور یہاں (پاکستان میں) کلمہ کا ذکر سُن کر یہ سیخ پا ہو جاتے ہیں آخر تمہارا آپس میں رشتہ کیا ہے؟ لہٰذا اے ذکر کے متوالے سنیو! کافروں کے شر سے صحابہ کو بچانے کے لئے اللہ نے **وابتغ بین ذلک سبیلا** کا حکم دیا ہے تا کہ ان کا شور شرابا بند ہو، تم بھی ذکر پر شور کرنے والوں کے سامنے یہی راہ اپناؤ تا کہ ان کا بھی خون خرابہ بند ہو۔

قرآن پاک میں منافقین کی یہ صفت بیان فرمائی گئی ہے۔ **ولا یذکرون اللہ الا قلیلا** ۔ کہ وہ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں پس نماز پڑھی، جوتا اُٹھایا (اپنا نہیں تو کسی کا) اور بھاگ گئے۔ (ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہوئے)۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے   پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ

ذکر بالجہر کی فضیلت:

ذکر خفی کی فضیلت صرف ایک وجہ سے ہے کہ اس میں ریا کاری نہیں ہے جبکہ ذکر بالجہر کی فضیلت تقریباً ۷۰ وجوہات کی بنا پر ہے (جن میں سے بعض کا بیان عنقریب آتا ہے) ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا جو بلند آواز سے قرات کیا کرتا تھا کسی نے اس کو ریا کار کہا تو حضور علیہ السلام نے اس کی وفات پر بڑے غم کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔ (یہ ریا کار نہ تھا بلکہ) **انہ کان یحب اللہ ورسولہ** ۔ ''یہ اللہ، رسول سے محبت کرنے والا تھا۔'' (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۳)

عجیب حالت ہے کہ حکمرانوں کی آمد پہ کئی کئی گھنٹے سکول کے بچے سخت گرمی میں بھوکے پیاسے کھڑے رہتے ہیں، ان کی پڑھائی کا نقصان کرنیوالے اور آگے پیچھے کئی کئی گاڑیاں فضول چلانے والے حکمرانوں کو ریا کار نہیں کہا جاتا لیکن مساجد میں حلقے بنا کر بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو ریا کار گردانا جاتا ہے۔ **ساء ما یحکمون** ۔

ہر عضو کا جداگانہ ذکر:

آنکھ کا ذکر خوفِ خدا سے رونا اور آیاتِ قرآنی کی زیارت کرنا ہے۔

ذکر چشم از خوف حق بگریستن   باز در آیات او نگریستن

ہاتھ پاؤں کا ذکر مجبور کی مدد کرنا اور نیکوں کی زیارت کے لئے چل کر جانا ہے۔

یاری ہر عاجز آمد ذکرِ دست   ذکر پا خویشاں زیارت کردن است

کان کا ذکر اللہ تعالیٰ کے احکامات پہ کان دھرنا ہے۔

استماع قول رحماں ذکر گوش   تا توانی روز و شب در ذکر کوش

دل کا ذکر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق پیدا کرنا ہے۔

اشتیاق حق بود ذکر دلت　　کوش . تا ایں ذکر گردد حاصلت

اور زبان کا ذکر یادِ خدا اور تلاوتِ قرآن سے اس کو حرکت دینا ہے۔

خواندن قرآن بود ذکر لساں　　ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں

(پندنامہ: شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے　　تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

ہر کوئی ہر حال میں ذکرِ الٰہی بجالاتا ہے:

تاجر تجارت بھی کرے اور اللہ کا ذکر بھی جاری رکھے، دست بکار دل بیار۔ ہتھ کار وتے دل یار وتے۔ ارشاد ربانی ہے۔ **رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله**۔ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ تجارت ان کو اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ **فاذا قضيت الصلوٰة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون**۔ نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزقِ حلال) تلاش کرو لیکن کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر بھی کرتے رہو تاکہ فلاح پا جاؤ۔ کیونکہ ذکر سے خالی تجارت وہ ہے کہ فرمایا: **يوم لا بيع فيه ولا خلة** اور ذکر والی تجارت وہ ہے کہ **هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم**۔ (الصف) ”جو تمہیں عذاب الیم سے بچالے گی۔“

مجاہد کے لئے حکم ہے کہ **يا ايها الذين امنوا اذا لقيتم فئة فاثبتوا واذكروا الله كثيرًا لعلكم تفلحون**۔ (الانفال) دشمن کے سامنے ڈٹ جاؤ اور کامیابی کے لئے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر جاری رکھو۔

علماء و مبلغین کو فرمایا وعظ و نصیحت بھی کرو لیکن اللہ کا ذکر نہ چھوڑو چنانچہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو حکم ہوا **اذهب الى فرعون انه طغى . اذهب انت واخوك بايتي ولا تنيا في ذكري**۔ فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ نافرمان ہو چکا ہے مگر میرے ذکر میں سستی نہ کرنا کیونکہ میرے ذکر کی برکت سے بڑے سے بڑے فرعون کا مقابلہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ جب کہ میرا ذکر نہ کرنے والا معمولی باتوں سے ڈرتا رہتا ہے۔

اور دیگر اہل ایمان کو فرمایا: **لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله**۔ تمہیں تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔

نفس کے بے رحم چنگل سے چھڑا لے مجھے اے خدا　　تو زمانے کی برائی سے بچا لے اے خدا مجھے
اے خدا مجھ کو تیری نظرِ عنایت چاہیے　　ساری دنیا کے عوض تیری مسرت چاہیے
اے خدا تیری محبت حاصل کونین ہو　　مضطرب دل کو تیری حمد و ثناء سے چین ہو
اے خدا تیری رضا ہو مجھ کو ہر شے سے عزیز　　میرے دل کو اب نہ بھائے تجھ سے زیادہ کوئی چیز
اپنی رحمت سے عطا کر زندگی ایمان کی　　میں غلامی چاہتا ہوں سرورِ ذیشان کی
تیرا عاصی تیرے ذکر و فکر سے دل شاد ہو　　دل میں اس کے تیری الفت کا جہاں آباد ہو

تم جس حال میں اسے یاد کرو گے اللہ اسی کے مطابق تمہیں یاد کرے گا:

فاذكروني على ظهر الارض اذكر كم اذ كنتم في بطن الارض ۔

فاذكروني في الدنيا اذكر كم في الاخرة ۔

فاذكروني بالسؤال اذكر كم بالنوال ۔

فاذكروني بالمعذرة اذكر كم بالمغفرة ۔

تم زمین کے اوپر مجھے یاد کرو میں تمہیں اس وقت یاد کروں گا جب تم زمین کے اندر (قبروں) میں ہو گے۔

تم مجھے دنیا میں یاد کرو، میں تمہیں آخرت میں یاد کروں گا۔

تم مجھے سوال کر کے یاد کرو، میں تمہیں اپنے کرم سے عطا کر کے یاد کروں گا۔

تم مجھے جوانی میں یاد کرو میں تمہیں اس وقت یاد رکھوں گا جب تم بڑھاپے کی وجہ سے لاچار ہو جاؤ گے۔

تم گناہ کر کے مجھے یاد کرتے ہو تو میں عطا کر کے تمہیں یاد کرتا ہوں۔

جو کچھ ٹی وی اسٹیشن پہ ہوتا ہے وہی ہر ٹی وی کی سکرین پر آتا ہے۔ دل اسٹیشن کی طرح ہے اور اعضاء ٹی وی کی سکرین کی مانند ہیں۔ فرمایا: **وذروا ظاهرا لا ثم وباطنه** ۔ (اندر کا ٹی وی اسٹیشن ٹھیک کرو اور) باطنی گناہوں کو چھوڑ دو اور (اعضاء کی سکرین صاف کر کے) ظاہری گناہوں کو بھی چھوڑ دو۔ پھر دیکھو یار کی تصویر دل کی سکرین پہ کیسے آتی ہے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار   جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

(ابو النور سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب آف کوٹلی لوہاراں)

لكل شيء صقالة وصقالة القلب ذكر الله ۔ ہر شیء کو روشن اور مجلّٰی کرنے والی قلعی ہوتی ہے اور دل ذکرِ الٰہی سے روشن ہوتا ہے۔ پھر اللہ اپنے محبوب کو حکم دیتا ہے: **واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم**...... **ولا تعدعينك عنهم** ۔ محبوب میری رضا کی خاطر صبح و شام ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہ اور ان سے اپنی نگاہ عنایت کو نہ ہٹانا۔ معلوم ہوا کہ ذکر کرنے والوں کو ہر وقت حضور کی روحانی صحبت حاصل ہوتی ہے اور حضور ﷺ ان کے پاس حاضر و ناظر رہتے ہیں۔

پروردگارِ عالم تیرا ہی ہے سہارا   تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا
نوح کا سفینہ تو نے طوفان سے بچایا   دنیا میں تو ہمیشہ بندوں کے کام آیا
بہتی ہوئی ندی میں موسیٰ کی راہ بنائی   یعقوب کو دوبارہ شکلِ پسر دکھائی
تو نے ہی مشکلوں میں ایوب کو سنبھالا   یعقوب کو کرب میں تو نے دیا سنبھالا

ذکر نہ کرنے کا نقصان:

فاعرض عمن تولىٰ عن ذكرنا ۔ (النجم) اے حبیب جو ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے آپ اس سے اپنا رخ انور پھیر لیجئے۔ ذکر نہ کرنے والا حضور کی نظر کرم سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کا سکون لٹ جاتا ہے، دنیا و آخرت میں رزق کی تنگی ہو جاتی ہے۔

من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔ قیامت کے دن اندھا کر کے اُٹھایا جائے گا۔ ونحشرہ یوم القیمۃ اعمٰی۔

☆ کسی بزرگ سے پوچھا گیا کیا وجہ ہے کہ ذکر واذکار کی مجلس میں نیند آ جاتی ہے جبکہ سینما میں کئی گھنٹے بھی بیٹھے رہیں تو نیند نہیں آتی۔ فرمایا: فلم ڈرامہ کانٹوں کا بستر ہے اور کانٹوں پر کس کو نیند آتی ہے؟ جبکہ محفل ذکر پھولوں کی سیج ہے اس پر نیند کیوں نہ آئے۔ باقی رہی یہ بات کہ گناہ میں وقتی لذت کیوں ہوتی ہے؟ تو اس لئے کہ دوزخ کو مرغوبات نے اور جنت کو مکروہات نے گھیر رکھا ہے، (حفت النار بالشھوات وحفت الجنۃ بالمکارہ) آج کی لذت چھوڑ دینے والا آخرت میں ہمیشہ کی لذت میں ہوگا اور دنیا کی لذتوں کو آخرت پہ ترجیح دینے والا آخرت کی لذت نہ چکھ سکے گا۔

☆ بوعلی سینا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا جبکہ آپ اسم اللہ کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ بوعلی سینا کے دل میں خیال آیا کہ جب تک پانی پیا نہ جائے خالی پانی پانی کہنے سے پیاس تو نہ بجھے گی اور پیٹ میں درد ہو تو دوائی کھانے سے ہی درد ٹھیک ہوگا نہ کہ دوائی دوائی کہنے سے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بذریعہ کشف قلوب اس کے خیال کو جان لیا اور فرمایا: ”اے خر! تو چہ دانی کہ در اسم ذات چہ برکات اند“ یعنی اے گدھے! تو کیا جانے کہ اللہ کے نام میں کیا برکات ہیں۔ بوعلی سینا یہ سنتے ہی لال پیلا ہو گیا اور غصے سے پسینے میں نہا گیا کہ آپ نے مجھے گدھا کہہ دیا ہے؟ فرمایا: میں نے تو صرف ایک لفظ ہی بولا ہے تو تیری یہ حالت ہو گئی جب ایک جانور (گدھے) کے دو حرفی نام میں اتنا اثر ہے تو نام خدا میں کیوں نہ اثر ہوگا؟

اللہ اللہ کا مزہ مرشد کے میخانے میں ہے　　دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

(پیر محمد عبداللہ جان، مرشد آباد پشاور)

☆ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ایک لمحہ بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ رہتے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے۔ بلکہ آپ کے سونے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ دائیں کروٹ لیٹتے کیونکہ دل بائیں سمت ہوتا ہے تاکہ دائیں کروٹ لیٹنے سے دل لٹکا رہے، غفلت قریب نہ آئے اور ذکرِ الٰہی جاری رہے۔ (عطاء اللہ شاہ بخاری)

یونس کو تو نے مچھلی کے پیٹ سے نکالا　　الیاس پر کرم کا تو نے کیا اُجالا
ہر التجا نے تیری رحمت کو ہے ابھارا　　داتا تیرے کرم کا کوئی نہیں کنارا
پروردگار عالم تیرا ہی ہے سہارا　　تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

جانور بھی ذکر الٰہی بجالاتے ہیں

مرغ صبح اُٹھ کر ”ککڑوں کوں“ نہیں کہتا بلکہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو کر سونے والی مخلوق کو شرم دلاتا ہے کہ میں ایک معمولی مخلوق ہو کر اللہ کا ذکر کر رہا ہوں اور تم اشرف المخلوقات ہو کر غفلت میں سو رہے ہو۔ **اذکروا اللہ ایھا الغافلون** ۔

”اے غافلو! اُٹھ کر اپنے رب کو یاد کرو۔“

کسی کی بے وقوفی ظاہر کرنی ہو تو اس کو بیل کہا جاتا ہے لیکن کیا تجھے معلوم ہے کہ بیل ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

گھوڑے کی تسبیح یہ ہے: **سبحان حافظی** (پاک ہے وہ ذات جو میری حفاظت فرمانے والی ہے) **اذا التقت الابطال۔** جب (لشکروں کے) بہادر آپس میں ٹکراتے ہیں۔ **واشتغلت الرجال بالرحال** اور جب لوگ کجاووں میں مصروف ہوتے ہیں۔ اونٹ کی تسبیح یہ ہے: **حسبی اللہ وکفی باللہ وکیلا۔**

مور کی تسبیح: **الرحمٰن علی العرش استویٰ۔**

مینڈک کی تسبیح: **سبحان المعبود فی البداریٰ والقفاری سبحان الملک الجبار۔**

بلبل کی تسبیح یہ ہے: **سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون۔**

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے دعا کے قبول ہونے کی اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی کہ اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دعا مانگنے کی توفیق بخشی ہے۔

یا رب مجھے دنیا میں ہر کام پہ چمکا دے
ہر منزل مقصد پر آسانی سے پہنچا دے
وہ دولت ایمان دے باطل کو جو شرما دے
وہ نور عطا کر دے عالم کو جو چمکا دے
نالوں میں اثر وہ دے جو عرش کو لرزا دے
وہ سوزِ محبت دے جو قلب کو گرما دے
وہ عشق کی دولت دے جو روح کو تڑپا دے
وہ جذبہ صادق دے منزل پہ جو پہنچا دے

ایک حدیث سے چھ نکات:

صحیح مسلم کی ایک حدیث جو پہلے بیان ہو چکی کہ فرشتے ذکر الٰہی کی مجالس کو تلاش کر کے ڈھانپ لیتے ہیں...... گناہ گار بھی اس مجلس میں آئے تو بخشا جائے کہ **لا یشقی جلیسھم** ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہو سکتا...... (۲/۳۴۴) سے مندرجہ ذیل چھ امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ فرشتے جماعت ذاکرین کو تلاش کرتے ہیں ان فرشتوں کا سوائے اس کام کے اور کوئی کام نہیں ہوتا، معلوم ہوا جمع ہو کر ذکر کرنے کو فضیلت حاصل ہے بنسبت اکیلے ذکر کرنے کے۔ چنانچہ امام نووی اور ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

لا وظیفة لھم الا حلق الذکر وفیہ دلالة علیٰ ان للہ اجتماعاً علی الذکر مزیة ومرتبة۔ (مرقاۃ ۵/۵۶،

ان فرشتوں کا سوائے حلقہ ذکر تلاش کے اور کوئی کام نہیں ہوتا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر کرنے کے لئے جمع ہونے کو شرف وفضیلت حاصل ہے۔

۲۔ جو ذکر جماعت کے ساتھ ہو وہ جہر بھی ہوتا ہے چنانچہ علامہ خیر الدین رملی وجلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہما لکھتے ہیں:

والذکر فی الملاء لا یکون الا جھرا۔ (الحاوی للفتاویٰ ۱/۵۸۹

''جماعت میں جو ذکر ہو وہ جہراً ہوتا ہے۔''

۳۔ اسی حدیث میں ہے:

یسبحونك ویکبرونك ویهللونك ویحمدونك ۔یعنی جماعت کے ساتھ **سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ** اور **الحمد للہ** کہتے تھے یہ فرشتوں کو خبر ہے جو انہوں نے سنا اور یہ سننا جہر پر دلیل ہے کہ آہستہ میں تو کسی دوسرے کو پتہ نہیں، کیا پڑھا ہے کب اور کہاں سے شروع کیا ہے، کب اور کہاں ختم کیا ہے نیز ان کلمات میں جمع والا معنیٰ تب پیدا ہوگا جب اکٹھے ذکر کریں گے۔

۴۔ امام نووی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے۔ **وخف بعضهم بعضا** کے تحت لکھتے ہیں: **ای حث علی الحضور والاستماع**۔ (۳۴۴/۲)

یعنی بعض فرشتے بعض کو مجلس میں حاضر ہونے اور ذکر سننے پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

۵۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ **فیهم فلان عبد خطاء** کے تحت لکھتے ہیں:

ای ما ذکر اللہ قصداً او اخلاصاً والاستماع الذکر ذکر ۔(مرقاۃ: ۵/ ۵۹)

یعنی اس شخص نے اللہ کا ذکر قصداً یا اخلاصاً نہیں کیا ورنہ ذکر کو سننا بھی ذکر ہوتا ہے یہ عبارت فرشتوں کے قول پر پیدا ہونے والے ایک سوال کا جواب ہے فرشتوں نے کہا کہ ذاکرین میں ایک ایسا شخص ہے جو صرف ان کے پاس سے گزرا اور بیٹھ گیا یعنی اس نے ذکر نہیں کیا تو اس عبارت پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ذاکرین کا ذکر سنا اور ذکر سننا بھی ذکر ہوتا ہے تو فرشتوں نے یہ کیسے کہا کہ اس نے ذکر نہیں کیا تو اس سوال کا جواب ملا علی قاری دیتے ہیں کہ اس کا ذکر سننا اخلاصاً اور قصداً نہیں تھا یونہی اتفاقی طور پر بیٹھ گیا۔

ملا علی قاری کے اس کلام سے خوب واضح ہوا کہ حدیث میں جن ذاکرین کا ذکر ہے ان کے ذکر کو فرشتے اور انسان سنتے ہیں اور سننا تب ہی ہوگا جبکہ آواز کے ساتھ ہو۔

۶۔ اس حدیث مبارکہ میں جماعت کے ساتھ ذکر بالجہر کی تلقین اور ترغیب ہے۔

ہر دم اللہ اللہ کر نور سے سینہ روشن کر
ہر دم اللہ اللہ کر ہر دم اللہ اللہ کر
جیئے تو اس کا ہو کر جی مرے تو اس کا ہو کر مر
تیری زباں پر ہو اس کا نام تیرا دل ہو اُس کا گھر
ہر دم اللہ اللہ کر ہر دم اللہ اللہ کر
تیرے قدم ہوں اس کی راہ تیرا سر ہو اُس کا در
ڈر کر بھاگیں سب شیطاں صرف تو اک اللہ سے ڈر
ہر دم اللہ اللہ کر ہر دم اللہ اللہ کر

ایک حدیث اور چار نکات:

ترمذی شریف میں ہے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو خوب چرو (یعنی ذکر کرو) صحابہ کرام نے عرض کیا: جنت کے باغ کیا (کہاں) ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کے حلقے۔''

خدا کا ذکر ہے طاقت ہماری　　مصلّٰی ہے ہمارا تختِ شاہی
ہماری فوج ہے اخلاقِ حسنہ　　ہمارا حصن ہے ترکِ مناہی

معلوم ہوا:

۱۔ ذکرِ الٰہی کیلئے حلقے باندھنا مشروع ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: ودریں حدیث دلیل است برآنکہ تحلیق برائے ذکر مشروع است۔ (اشعۃ اللمعات ۲/۱۸۷)

۲۔ ذکر کے حلقوں میں بیٹھنا مستحب ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

قال النووی واعلم انه لما یستحب الذکر یستحب الجلوس فی حلق اهله. (مرقاۃ ۵/۲۴)

''امام نووی فرماتے ہیں جس طرح ذکر مستحب ہے اسی طرح ذکر والوں کے حلقوں میں بیٹھنا بھی مستحب ہے۔''

۳۔ ذکر بالجہر افضل ہے یہی نووی فرماتے ہیں:

و قد یکون باللسان وقد یکون بالقلب وافضل منهما ما کان بالقلب واللسان. (ایضاً)

''اور یہ ذکر کبھی دل کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی زبان کے ساتھ۔ افضل یہ ہے کہ زبان اور دل دونوں کے ساتھ ہو۔''

۴۔ جماعت والوں کی موافقت کرنی چاہیے۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

وحاصل المعنیٰ اذا مررتم بجماعة یذکرون الله تعالیٰ فاذکروه موافقة لهم فانهم فی ریاض الجنة. (ایضاً)

''حدیث کا حاصل معنی یہ ہے جب تم ایسی جماعت کے پاس سے گزرو جو اللہ کا ذکر کر رہی ہو تو تم بھی ان کی موافقت میں اللہ کا ذکر کرو کیونکہ وہ جنت کے باغ میں ہے۔''

سب دُکھیا اس کو محبوب　　اس کو پیارے دیدۂ تر
اس کو سوالی سے ہے پیار　　مانگ دعائیں شام و سحر
ہر دم اللہ اللہ کر　　ہر دم اللہ اللہ کر
اس کے اذن بغیر شفیع　　نہ کوئی پیر نہ کوئی پیغمبر
مالک یوم الدین ہے وہ　　اس کے ہاتھ میں زیر و زبر
اس عاصی گیلانی کو　　آس ہے اس کی رحمت پر
ہر دم اللہ اللہ کر　　ہر دم اللہ اللہ کر
ہر دم اللہ اللہ کر　　نور سے سینہ روشن کر

دور و نزدیک سے حلقہائے ذکر میں آنا:

مختلف مقامات سے ذکرِ الٰہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت طبرانی شریف میں ہے:

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیبعثن الله اقواماً یوم القیمة فی وجوههم النور علیٰ منابر اللؤلؤِ ویغبطهم الناس لیسوا بانبیاء ولا شهداءِ فقال اعرابی صفهم لنا نعرفهم قال هم المتحابون فی الله من قبائل شتی یستجتمعون علیٰ ذکر الله یذکرونه ۔ (طبرانی بحواله کنز العمال ۱/۴۳۸)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بعض قوموں کا حشر اس طرح اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوگا وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے حالانکہ وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کا حال بیان فرمایئے تاکہ انہیں پہچان لیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف قبائل سے اور مختلف جگہو سے آکر ایک جگہ جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوں۔

اس حدیث مبارکہ کی مزید وضاحت مصنف تبلیغی نصاب کے کلام سے ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

آج خانقاہوں میں بیٹھنے والوں پر ہر طرح الزام ہے کل جب آنکھ کھلے گی اس وقت حقیقت معلوم ہوگی کہ بوریوں بیٹھنے والے کیا کچھ کما کرلے گئے جب وہ ان منبروں اور بالا خانوں پر ہوں گے اور یہ ہنسنے والے گالیاں دینے والے کیا کما کرلے گئے ان خانقاہوں کی اللہ کے ہاں کیا قدر ہے جن پر آج چاروں طرف سے گالیاں پڑتی ہیں۔ یہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے جن [illegible] کی فضیلت ہے۔ (تبلیغی نصاب فضائل ذکر)

قرب کے زینے چڑھتا جا راہِ وفا میں بڑھتا جا
شوق سے ہر دم پڑھتا جا لا الٰہ الا اللہ
تیری نفی تیرا اثبات شیطاں کے منہ پر ہے لات
شیطاں کی ہے یہی سزا لا الٰہ الا اللہ
جھوٹی دنیا سے منہ موڑ رب سے اپنا رشتہ جوڑ
کوئی نہیں ہے اس کے سوا لا الٰہ الا اللہ

اہلِ ذکر پہ حضور علیہ السلام کی نوازشات:

امام طبرانی اور ابن جریر طبری حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

قال نزلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی بعض بیوته واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی فخرج یلتمسهم فوجد قوما یذکرون الله فیهم ثائر الرأس وجاف

الجلد وذو الثوبِ الواحد فلما راٰهم جلس معهم وقال الحمد لله الذی جعل فی امتی من امرنی ان اصبر نفسی معهم ۔ (الحاوی للفتاوی للسیوطی ۱/۳۹۲)

''حضور ﷺ اپنے دولت کدہ میں تشریف فرما تھے جب یہ آیتِ کریمہ (جس کا ترجمہ یہ ہے اپنے آپ کو ان کے ساتھ روکیے جو صبح وشام اللہ کا ذکر کرتے ہیں) نازل ہوئی اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے اور خشک کھالوں والے ہیں اور بعض ایک کپڑے والے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کیے ہیں کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔''

ایک وہی ہے ربّ کی ذات جس کے ہاتھ ہے موت و حیات
کل کا مالک وہ تنہا لا الٰہ الا اللہ
غیروں سے تو مانگ نہ بھیک اس کا نہیں ہے کوئی شریک
سب منگتے ہیں اِک داتا لا الٰہ الا اللہ
جو وہ چاہے سو ہی ہو دکھ میں اُسی کے آگے رو
منت کر دامن پھیلا لا الٰہ الا اللہ

حدیث سے ذکر بالجہر پہ خوبصورت استدلال:

امام حاکم اور بیہقی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اکثروا ذکر الله حتّٰی یقولوا مجنون ۔ (ایضاً)

''اللہ کا ذکر اتنا زیادہ کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔''

ابن شاہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امام بیہقی حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون انکم مراؤن ۔ (ایضاً ۱/۳۹۰)

''اللہ کا ذکر اس قدر کثرت کے ساتھ کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہیں۔''

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ووجه الدلالة من هذا والذی قبله ان ذالك انما یقال عند الجهر دون الاسرار ۔ (ایضاً)

اس حدیث سے اور پہلی حدیث سے بھی ذکر بالجہر پر استدلال کیا جا سکتا ہے کہ مجنون اور ریاکار تب ہی کہا جائے گا جب ذکر بالجہر ہو نہ کہ خفی ہو۔ تبلیغ نصاب میں ان دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ منافقوں یا بیوقوفوں کے ریاکار کہنے سے ایسی بڑی دولت نہ چھوڑنی چاہیے بلکہ اس کثرت سے اور اہتمام سے ذکر کرنا چاہیے کہ لوگ تمہیں پاگل

سمجھ کر تمہارا پیچھا چھوڑ دیں اور مجنوں تب ہی کہا جائے گا جب نہایت ہی زور سے ذکر کیا جائے۔ آہستہ میں یہ بات نہیں ہو سکتی۔

(بحوالہ کنز العمال ۱/۴۳۷)

قارئینِ کرام! اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ذکر بالجہر کرنے پر ریاکار کہنے والا منافق ہے۔ یاد رکھئے کسی کے ریاکار کہنے سے ذکر بالجہر کا چھوڑنا بھی ریا (دکھاوا) ہے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

و ینبغی لا یترك الذکر باللسان مع القلب بالا خلاص خوفا من ان یظن به الریاء وقد نقل عن الفضیل ترك العمل لا جل الناس

”ذکر بالجہر جو خلوص سے ہو اس خوف سے کہ ذکر بالجہر پر ریا کا گمان کیا جائے گا (ترک نہ کیا جائے کیونکہ) کسی عمل کو لوگوں کی وجہ سے چھوڑنا بھی ریا ہے۔“

غور سے سُن تو میرے بھائی شرک ہے دوزخ کی کھائی
دروازہ ہے جنت کا لا الٰہ الا اللہ
گیلانی کیا ڈرنا ہے آخر اِک دن مرنا ہے
کھل کر یہ پیغام سنا لا الہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ذکرِ الٰہی کرنے سے پہاڑ، آسمان اور زمین بھی خوش ہوتے ہیں:

امام بیہقی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ان الجبل ینادی الجبل باسمه یا فلان هل مربك الیوم لله ذاکر فان قال نعم استبشر ۔

(الحاوی للفتاویٰ ۱/۳۹۱)

”ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے، اے فلاں کیا آج تم پر کوئی اللہ کا ذکر کرنیوالا گذرا ہے اگر وہ پہاڑ ہاں میں جواب دے تو یہ دوسرا پہاڑ خوش ہو جاتا ہے۔“

☆ ابن ابی الدنیا حضرت ابو عبید سے روایت کرتے ہیں:

ان المؤمن اذا مات نادت بقاع الارض عبد الله المؤمن مات فتبکی علیه الارض والسماء فیقول الرحمن ما یبکیکما علیٰ عبدی فیقولون ربنا لم یمش فی ناحیة منافط الاو هو یذکرك ۔

(ایضاً)

”جب کوئی بندۂ مومن مر جاتا ہے زمین پکارتی ہے کہ اللہ کا بندہ وفات پا گیا تو زمین اور آسمان دونوں رو پڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان سے رونے کی وجہ پوچھتا ہے تو زمین و آسمان جواب دیتے ہیں۔ اے اللہ! جب بھی یہ بندہ کسی کونے پر گزرتا تو تیرا ذکر کرتا۔“

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ووجه الدلالة من ذالك ان سماع الجبال والارض للذكر لا يكون الا عن الجهر به ۔ (ایضاً)

ان احادیث سے ذکر بالجہر پر یوں استدلال کیا جاتا ہے کہ زمین و آسمان تب ہی ذکر سنیں گے جب ذکر جہراً ہوگا۔

خدا ہم تیرے در پہ آئے ہوئے زمانے کے ہم ہیں ستائے ہوئے
تجھی سے ہیں بس لو لگائے ہوئے کرم ہم پہ کر دے تو رب کریم
کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ

ذکر بالجہر پہ مزید حوالہ جات:

تفسیر روح المعانی میں ہے:

والذی علیه نص الامام النووی فی فتاواه ان الجهر حیث لا محذور شرعا مشروع مندوب الیه بل هو افضل من الاخفاء من مذهب الامام الشافعی وهو ظاهر مذهب الامام احمد واحدی الروایتین عن مالك بنقل الحافظ ابن حجر فی فتح الباری وهو قول قاضی خان فی فتاواه فی ترجمة مسائل کیفیة القراة وقوله فی غسل المیت ویکره رفع الصوت بالذکر فالظاهر انه لمن یمشی مع الجنازة کما هو مذهب الشافعیة لا مطلقا کما تفهمه عبارة البحر الرائق وغیره وهو قول الامامین فی تکبیر عید الفطر کالاضحی وروایة عن الامام ابی حنیفة نفسه رضی الله عنه بل فی مسنده رضی الله عنه ما ظاهر استحباب الجهر بالذکر مطلقا ۔ (۱۴۸/۱۶)

''امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں جس بات پر تصریح کی ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی مانع شرعی نہ ہو تو جہر بالذکر نہ صرف مندوب بلکہ اخفاء سے افضل ہے جس طرح امام شافعی کا مذہب ہے اور یہی امام احمد کا مذہب ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں امام مالک کا یہی قول نقل کیا ہے اور قاضی خان نے بھی اپنے فتاویٰ میں یہی قول کیا ہے البتہ باب غسل المیت میں کہا ہے کہ ذکر بالجہر مکروہ ہے امام قاضی خان کا قول صرف جنازہ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے امام شافعی کا مذہب ہے اور انہوں نے مطلقاً ذکر بالجہر سے منع نہیں کیا جیسے صاحب بحر الرائق نے سمجھا ہے اور عید الفطر کی تکبیرات بھی عید الاضحیٰ کی طرح ہیں یہی امام یوسف اور محمد کا مذہب ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی۔ ایک روایت میں یہی مذہب ہے بلکہ مسند امام اعظم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذکر بالجہر کو مطلقاً مستحب قرار دیتے ہیں۔'' معلوم ہوا کہ:

۱۔ چاروں آئمہ ذکر بالجہر کے قائل ہیں۔
۲۔ امام اعظم مطلقاً ذکر بالجہر کو مستحب قرار دیتے ہیں۔
۳۔ قاضی خان مطلقاً ذکر بالجہر کو مکروہ نہیں کہتے۔
۴۔ امام یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہما عیدین میں جہر بالتکبیر کے قائل ہیں اور امام اعظم کا بھی ایک قول یہی ہے۔

پڑھیں علم دیں ہم بڑے شوق سے کریں محنتیں ہم بڑے ذوق سے
رہیں بچتے ہم جہل کے طوق سے ہمیں دولت علم دے اے علیم
عَلِیْمٌ عَلِیْمٌ عَلِیْمٌ عَلِیْمٌ

عبارات فقہاء اور ذکر بالجہر:

قاضی خان فقہاء احناف میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ طبقہ ثالثہ سے یعنی مجتہد فی المسائل تھے وہ فرماتے ہیں:

ولا بأس بالتسبيح والتهليل وان رفع صوته بذالك . (فتاویٰ قاضی خان)

کلمہ اور تسبیح کو بلند آواز کے ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ فتاویٰ عالمگیری فقہ حنفی کی وہ مستند کتاب ہے جس کو ہندوستان کے تین یا پانچ سو جید علماء کرام نے ملا نظام الدین کی قیادت میں مرتب کیا۔ ان تمام احناف علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ **ان لا يرفع فيه الصوت من غير ذكر الله** (عالمگیری ۳۲۱/۵) مساجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کوئی آواز بلند نہ کی جائے۔

کریں عمر بھر ہم اطاعت تیری رہے دل میں قائم جلالت تیری
ہمہ وقت ہو بس عنایت تیری حفاظت میں رکھ اپنے ہم کو حفیظ
حَفِیْظٌ حَفِیْظٌ حَفِیْظٌ حَفِیْظٌ

صاحب فتاویٰ شامی کے استاد اور ذکر بالجہر:

فاما حلق الذكر والجهر به وانشاد القصائد فقد جاء في الحديث ما اقتضى طلب الجهر نحو وان ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء خير منه رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه رواه احمد بنحوه باسناد صحيح وزاد في اخره قال قتادة واليه اسرع والذكر في ملاء لا يكون الا عن جهر وكذا حلق الذكر وطواف الملائكة بها وما ورد فيها من الاحاديث فان ذالك انما يكون في الجهر بالذكر وهناك احاديث اقتضت طالب الاسرار والجمع بينهما بان ذالك يختلف باختلاف الأشخاص والاحوال كما جمع بين الاحاديث الطالبة للجهر بالقرائة والطالبة للاسرار بها ولا يعارض ذالك خير الذكر الخفي لا نه حيث خيف الرياء او تأذى المسلمين اوالنيام ذكر بعض اهل العلم انه افضل حيث خلا مما ذكر لا نه اكثر عملا ولتعدى فائدته الى السامعين ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط . (الحاوی للفتاوی: ۳۸۹/۱)

''ذکر کے لئے حلقہ باندھنا اور ذکر بالجہر کرنا اور انشاد قصائد پڑھنا بہر حال جائز ہے کیونکہ اس میں وہ احادیث وارد ہیں جو جہر کا اقتضاء کرتی ہیں۔ جیسے بخاری ومسلم، ترمذی ونسائی وابن ماجہ اور احمد نے اسناد صحیح سے روایت کیا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جماعت کے ساتھ ذکر بغیر جہر کے متصور نہیں اسی طرح ذکر کے لئے حلقہ بنانا اور ملائکہ کا اس کے گرد طواف کرنا سوا جہر کے متصور وممکن نہیں، اور سرّ کے بارے میں بھی حدیثیں وارد ہیں اور ان احادیث میں تطبیق اسی طرح ہے کہ سر اور جہر اشخاص اور اوقات کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے جس طرح سر اور جہر کی قراۃ کی حدیثوں میں تطبیق دی گئی ہے اور اس کے معارض وہ حدیث نہیں ہے جس میں ہے کہ بہترین ذکر بالستر ہوتا ہے۔

کیونکہ اس کا محمل یہ ہے کہ جب ریاء کا خوف ہو یا مسلمانوں کو ایذا ہو یا نیند میں خلل ہو اور بعض اہلِ علم نے فرمایا کہ جب ان امور سے خالی ہو تو ذکر بالجہر افضل ہے کیونکہ اس میں عمل زیادہ ہے اور اس کا فائدہ سامعین تک پہنچتا ہے اور ذاکر کے دل کو بیدار کرتا ہے اور اس کے ذہن کو فکر کی طرف راجع کرتا ہے اور سرور کو زیادہ کرتا ہے۔"

خطا کار ہیں اور گناہگار بھی سیاہ کار ہیں اور بدکار بھی
معافی کے ہیں ہم طلب گار بھی تو کر رحم ہم پر کہ تو ہے رحیم
رَحِیْمْ رَحِیْمْ رَحِیْمْ رَحِیْمْ

فتاویٰ بزازیہ اور ذکر بالجہر:

قال فی الفتاویٰ لا یمنع من الجهر بالذکر فی المساجد احترازاً عن دخول تحت قوله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه کذا فی البزازیة ونص الشعرانی فی ذکر الذاکر المذکور والشاکر للمشکور واجمع العلماء سلفا وخلفاً علیٰ استحباب ذکر الله جماعة فی المساجد وغیرها من غیر نکیر الا ان یشوش جهرهم بالذکر علیٰ نائم او مصل او قارئ للقرآن کما فی کتب الفقه۔ (الشیخ احمد طوطاری، طحطاوی شرح مراقی الفلاح صفحه ۱۷۴)

"فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ مساجد میں ذکر سے نہ روکا جائے تاکہ قرآن مجید کی آیت کریمہ (ترجمہ) اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر سے روکے' کے تحت داخل ہونا لازم نہ آئے امام شعرانی نے ذکر الذاکر میں تصریح فرمائی ہے کہ تمام اگلے اور پچھلے علماء کا اس پر اجتماع ہے کہ مساجد میں جماعت کے ساتھ ذکر بالجہر بغیر کسی انکار کے مستحب ہے سوائے اس کے کہ جہر سے کسی کی نیند، نماز اور قرات میں خلل پڑے۔ اسی طرح کتب فقہ میں ہے۔"

مفسرینِ کرام اور ذکر بالجہر:

تفسیر روح البیان میں ہے:

الذکر برفع الصوت جائز بل مستحب اذلم یکن عن ریاء لیغتم الناس باظهار الدین ووصول برکة الذکر الی السامعین فی الدور والبیوت والحوانیت ویوافق الذاکر من سمع صوته

شهدله يوم القيمة كل رطب ويابس سمع صوته (الی) وان كان من العوام فالجهر فی حقه اولیٰ واذا كانو مجمعين على الذكر فالاولیٰ فی حقهم رفع الصوت بالذكر فلكل واحد ثواب ذكر نفسه وسماع ذكر رفقائه. (۱۴۷/۲)

"لہذا آواز سے ذکر کرنا جائز بلکہ مستحب ہے جبکہ ریا سے نہ ہوتا کہ دین کو ظاہر کرنے والے لوگ زیادہ ہوں اور ذکر کی برکت سامعین تک گھروں اور دکانوں میں پہنچ جائے اور جو بھی ذکر کو سنے وہ ذکر کرنے والوں کی موافقت بھی کرتا ہے اور قیامت کے دن ہر تر اور خشک چیز ذاکر کی آواز سننے پر گواہی دے گی۔ اگر ذاکر عوام الناس میں سے ہو تو ذکر بالجہر اس کے حق میں اولیٰ ہے اور اگر لوگ جمع ہوں تو ان کے حق میں بلند آواز سے اور پوری قوت سے ذکر اولیٰ ہے کیونکہ ذکر بالجہر کو پردہ ہٹانے میں زیادہ تاثیر ہے اور ثواب کے لحاظ سے ہر ایک ذکر کرنیوالے کے لئے دو ثواب ہیں۔ ایک ذکر کرنے کا اور دوسرا سننے کا۔"

خطاؤں گناہوں سے کر در گزر   معاصی سے ہم کو بچا عمر بھر
بھٹکتے رہیں اب نہ ہم در بدر   تجھے یہ سب حاصل ہے قدرت قدیر
قَدِیْرٌ قَدِیْرٌ قَدِیْرٌ قَدِیْرٌ
رہیں ہم عمل پیرا قرآن پر   مریں آپ کے حکم و فرمان پر
تو کر سب کا خاتمہ ایمان پر   معاصی ہیں وارث کے بے حد غفور
غَفُوْرٌ غَفُوْرٌ غَفُوْرٌ غَفُوْرٌ

تفسیر صاوی کا حوالہ

و هل الافضل الذكر مع الناس اوالذكر فی خلوة والحق التفصيل وهو ان كان الانسان ينشط وحده ولم يكن مدعوا من الله لهداية الناس فالخلوة فی حقه افضل والافذكره مع الناس افضل اما ينشطه او لتقتدی الناس نسال الله ان يجعلنا من اهل ذكره. (صاوی)

"کیا لوگوں کے ساتھ ذکر کرنا افضل ہے یا خلوت میں ذکر کرنا افضل ہے حق یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اگر اسے خلوت میں سرور آتا ہے اور لوگوں کی ہدایت پر مامور نہ ہو تو خلوت میں ذکر کرنا افضل ہے ورنہ لوگوں کے ساتھ ذکر کرنا افضل ہے تاکہ سرور حاصل ہو اور لوگ اقتداء کریں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے ذاکرین میں سے بنا لے۔"

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "نتيجة الفكر فی الذكر" کے نام سے ذکر بالجہر کے جواز واستحباب پر تقریباً آج سے پانچ سو سال پہلے ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں علامہ سیوطی نے ۱۲۵ احادیث سے ذکر بالجہر کے جواز واستحباب پر استدلال کیا ہے اور ساتھ ساتھ منکرین کو جن آیات سے شبہ ہوتا ہے اس کا جواب بھی دیا ہے میں صرف علامہ سیوطی کے رسالہ سے

ذکر بالجہر کے سوال وجواب کو قارئین کی خدمت میں فائدہ کے لئے لکھ دیتا ہوں۔

سوال: الحمد لله و كفٰى وسلام علىٰ عباده الذين اصطفٰى سالت اكرمك الله عما اعتاده السادة الصوفية من عقد حلق الذكر والجهر به فى المساجد ورفع الصوت بالتهليل وهل ذالك مكروه ام لا۔

الجواب: انه لا كراهة فى شيءٍ من ذالك يختلف با ختلاف الاحوال والاشخاص كما جمع النووى بمثل ذالك بين الاحاديث الواردة باستحباب الجهر بقراة القرآن والاحاديث الواردة با ستحباب الاسرار بهما۔ (جلال الدين سيوطى الحاوى للفتاوىٰ ۱/۳۸۹)

"سوال: حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ آپ سے یہ سوال ہے کہ صوفیاء کرام کا معمول یہ ہے کہ وہ مساجد میں حلقہ بنا کر بلند آواز سے کلمہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں کیا یہ مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: ذکر بالجہر میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے کیونکہ بعض احادیث ذکر بالجہر کا تقاضا کرتی ہیں اور بعض ذکر بالسر کا۔ ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ مختلف احوال اور اشخاص کے لحاظ سے حکم ہوتا ہے جس طرح امام نووی نے قرآن کریم کے سراور جہر پڑھنے کے احکام میں تطبیق فرمائی ہے۔"

جس راہ پہ چلنے سے حاصل ہو ظفر مندی
وہ راہ صداقت کا یا رب مجھے دکھلا دے

تفسیر روح المعانی کا حوالہ:

و اختار بعض المحققين ان المراد دون الجهر البالغ او اللزائد علىٰ قدر الحاجة فيكون الجهر المعتدل والجهر على قدر الحاجة فيكون الجهر المعتدل والجهر بقدر الحاجة داخلا فى المامور به فقد صح ما يزيد علىٰ عشرين حديثا فى انه صلى الله عليه وسلم كثيرا ما كان يجهر بالذكر۔ (۱۴۸/۱۶)

"اور بعض محققین کا مسلک ہے کہ قرآن کریم میں جہر مفرط یا ضرورت سے زائد جہر سے منع کیا گیا ہے پس جہر متوسط اور بقدر ضرورت جہر شرعاً مامور بہ ہوگا' کیونکہ بیس سے زائد احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ ذکر بالجہر کثرت سے کرتے۔"

قال بعض اهل العلم ان الجهر افضل لا نه اكثر عملا لتعدى فائدته الى السامعين۔ ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط۔

"بعض اہل علم نے کہا ہے ذکر بالجہر افضل ہے اور اس کا فائدہ سامعین تک پہنچتا ہے اور ذاکر کے قلب کو بیدار کرتا ہے اور اس کی ہمت فکر کی طرف راجع کرتا ہے اور اس کی سماعت کو ذکر کی طرف پھیرتا ہے اور نیند کو دور کرتا ہے سرور کو زیادہ کرتا ہے۔" (فتاویٰ شامی: ابن عابدین شامی ۱/۶۱۸)

تو وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے
تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے در تیری رحمت کے ہر دم ہیں کھلے
اے ہمارے پالنے والے خدا خوبی دارین کر ہم کو عطا
ہے ہماری بندگی تیرے لیے اور قربانی میری تیرے لیے
میں تیرا عاجز ہوں بندہ تو میرا غمخوار ہے تو ہی مالک تو ہی رازق تو ہی پالنہار ہے

بزرگانِ دین اور ذکر بالجہر:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات ۲/ ۷۸ پر لکھتے ہیں:

دیگر بدانکہ جہر مذکور مشروع است بے شبہ چنانچہ در حدیث آمدہ است کہ **من ذکرنی فی ملاء مقابل من ذکرنی فی نفسہ** ۔ از ادلہ آن است قول حق سبحانہ وتعالیٰ **کذکرکم اباءکم** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میگوید می شناختم من برگشتم مردم را از نماز در عہد رسول اللہ ﷺ مگر بذکر۔

ذکر بالجہر بے شک مشروع ہے جس طرح حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو مجھے جماعت میں یاد کرے (حدیث کا یہ ٹکڑا) مقابل ہے (حدیث شریف کے ان الفاظ کا) جو مجھے نفس (دل) میں یاد کرے۔ ذکر بالجہر کے دلائل میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے (اللہ کو یاد کرو) جس طرح تم اپنے آباؤ اجداد کا تذکرہ کرتے ہو اور ذکر بالجہر کے دلائل میں سے یہ حدیث شریف بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں زمانہ نبوی میں لوگوں کی نماز سے فراغت کو بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے پہچانتا تھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مزید فرماتے ہیں:

بہ تحقیق جہر کردہ است آنحضرت باذکار و ادعیہ در مواطن کثیرہ چنانچہ در حفر خندق و حمل سنگ و خشت برائے مسجد و جز آن ہچنیں آنچہ آمدہ است از سلف صحابہ و من بعد ہم و ہمہ اینہا دلالت دارد بر جواز جہر و اجتماع برائے ذکر۔

''حضور ﷺ نے کثیر مقامات پر ذکر بالجہر کیا ہے جس طرح خندق کھودنے پر مسجد کے لئے پتھر اور اینٹ اٹھانے کے موقع پر اور اس کے علاوہ بھی، اسی طرح صحابہ اور تابعین سے بھی جہر منقول ہے اور یہ تمام دلائل ذکر بالجہر کے جواز اور ذکر کے لئے اجتماع کے جواز پہ دلالت کرتے ہیں۔''

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں: **حقیقت ذکر جہر حق آں است کہ انکار آں سفاہت واضح است:**

و کنا نعرف انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذکر ۔ (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۷۰)

''اور حق یہ ہے کہ ذکر بالجہر سے انکار جہالت ہے (کیونکہ حدیث میں ہے) ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کو ذکر سے پہچانتے تھے۔''

شاہ عبدالعزیز مزید لکھتے ہیں:

ودیگر حقیقت ذکر جہر وحق آں است کہ انکار آں سفاہت واضح است در قرآن ذکر صریح است ما اذن الله لشیءٍ ما اذن یعنی تغنی بالقرآن بجہریۃ ودر تلبیہ حج آمدہ الحج العج والثج ای رفع الصوت بالتلبیہ واراقة الدم و قرآن وافضیلت معروف است وکنا نعرف استقضاء صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم بالذکر وفضل الذکر الذی یسمعه الحفظة بسبعین ضعفاً۔ وبنا طریقہ چشتیہ اویسیہ وقادریہ کہ ہمہ پیرانِ ما اند بر ذکر جہر است۔۔

(حضرت شاہ عبدالعزیز فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۷۰)

”حق یہ ہے کہ ذکر بالجہر سے انکار جہالت ہے کیونکہ تلاوتِ قرآن میں صریح ذکر بالجہر ہے اور اس باب میں اللہ تعالیٰ نے جو اجازت دی ہے وہ کسی باب میں نہیں دی یعنی اس میں تغنی بھی جائز ہے اور تلبیہ اور حج کے بارے میں حدیث وارد الحج والعج والثج کے ساتھ آواز بلند کرنا۔ نیز حدیث میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کو ذکر بالجہر سے پہچانتے تھے اور جس ذکر کو فرشتے سنیں اس کی فضیلت اس ذکر پر ستر درجہ ہے جس کو وہ نہ سنیں اور طریقہ چشتیہ، اویسیہ اور قادریہ کی بناء ذکر بالجہر پر ہے۔ یہ سب ہمارے پیر ہیں۔“

بے کسوں اور بے بسوں کو ہے تیرا ہی آسرا
پار کر بیڑا ہمارا دو جہاں میں اے الہ
ہم تیرے در کے گدا ہیں تو ہمارا بادشاہ
دولتِ دنیا ہو نہ ہو کر دین کی دولت عطا
ہم گناہ گاروں کا پردہ حشر میں رہ جائے گا
ہم غلام اُن کے ہیں جن کی ذات پردہ پوش ہے
صدقہ تیری عزت و اجلال کا
صدقہ پیغمبر اور اُن کی آل کا
بخش دے خطائیں ہماری اور اپنا رحم کر
زندہ رکھ اسلام پر ہو خاتمہ ایمان پر
تیرے عاصی کی ہے ہر دم تجھ سے یہ التجا
معاف کر اس کے گناہ اور نارِ دوزخ سے بچا

مخالفین اور ذکر بالجہر (بعد الصلوٰۃ).

تیسیر الباری شرح بخاری میں علامہ وحید الزمان (غیر مقلد) لکھتے ہیں:

نماز کے بعد جہر کے ساتھ ذکرِ الٰہی بدعت نہیں کیونکہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ فرض نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ذکر جہر کے ساتھ کرنا جاری تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھ کو تو لوگوں کا نماز سے فارغ ہونا اسی ذکر کی آواز سے معلوم ہوتا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پکار کر یعنی جہر کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا بدعت نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے۔

(تیسیر الباری ش

فتاویٰ دیو بند اور علماء دیو بند کے چند فتاویٰ ذکر بالجہر کے متعلق ملاحظہ ہوں۔ فتاویٰ دار العلوم دیو بند ۲/ ۱۶۹ پر مفتی عزیز الرحمٰن سے سوال کیا گیا:

سوال: بعد جماعت فرضوں کے سلام پھیرتے ہی لا اله الا الله بآواز بلند کہنا کیسا ہے؟

جواب: یہ بھی جائز ہے لیکن خفیہ پڑھنا افضل ہے۔

اسی فتاویٰ کے محشی جواز پر مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

و عن المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يقول فی دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله وحده' لا شريك له ۔ (الحدیث)

"مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر فرض نماز کے بعد لا الہ الا اللہ (تا آخر) کا ذکر کرتے تھے۔"

☆ مفتی کفایت اللہ دیوبندی (صدر جمعیت علماء ہند) سے سوال کیا گیا.

سوال: جماعت کے ختم ہوتے ہی کلمہ طیبہ کا ذکر بالجہر کیا کرتے ہیں تین مرتبہ اس طرح **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس طرح نماز کے بعد کلمہ طیبہ کو بلند آواز سے پڑھنے کی رسم درست نہیں مگر اتنی آواز سے کہ کسی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ (کفایت المفتی ۲/۴۸) ایک اور جگہ یہی مفتی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

سوال: زید کہتا ہے ذکر جلی حرام ہے اور عمر کہتا ہے ذکر جلی جائز ہے۔

جواب: ذکر جلی (بالجہر) جائز ہے اور مشائخ صوفیہ کا معمول و متوارث ہے احادیث کثیرہ سے اس کا ثبوت ہوتا ہے جس موقع میں کہ شریعت نے خود ذکر جلی مقرر فرمایا ہے اس کے اندر تو کلام ہی نہیں کر سکتا۔ جیسے اذان، تکبیر، تلبیہ، حج، تکبیر تشریق وغیرہ کہ سب اذکار ہیں اور جہر سے ہی ثابت ہیں ہاں جن مواقع میں کہ شریعت سے ثبوت نہیں وہاں اگر کوئی وجہ عارضی مانع نہ ہو تو نفس حکم یہ ہے کہ جائز ہے اگر کوئی عارضی مانع موجود ہو تو ناجائز ہو جائے گا۔ موانع عارضیہ کی مثال یہ ہے کہ ذاکر کے جہر سے کسی سونے والوں کو تکلیف ہو یا کسی نماز پڑھنے والے کی نماز میں خلل پڑتا ہو یہ ذکر کرنے والا جہر کو ضروری یا لازم سمجھے وغیرہ۔ (کفایت المفتی ۲/۴۸)

میں نور کے تڑکے میں جس وقت اُٹھا سو کر
اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے پائے
آئی تھی صدا پیہم جو مانگنے والا ہو
ہاتھ اپنی عقیدت کے آگے میرے پھیلائے
جو رزق کا طالب ہو میں رزق اُسے دوں گا
جو طالب جنت ہو وہ جنت کی طلب لائے
جس جس کو گناہوں سے بخشش کی تمنا ہو
وہ اپنے گناہوں کی کثرت سے نہ گھبرائے
وہ مائل توبہ ہو میں مائل بخشش ہوں
میں رحم سے بخشوں گا وہ شرم سے پچھتائے
یہ سن کے ہوئے جاری آنکھوں سے میری آنسو
قسمت ہے محبت میں رونا جسے آ جائے
آقائے گدا پرور سائل ہوں تیرے در پر
میں اور تو کیا مانگوں تو ہی مجھے مل جائے

"حکیم الامت اور مجدد الملت" کا فتویٰ

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا علماء و عوامِ دیوبند میں جو مرتبہ و مقام ہے وہ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ ان کے نزدیک حکیم الامت اور مجدد الملت مانے جاتے ہیں' ذکر بالجہر کے بارے میں ان کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

''ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث (ان رفع الصوت بالذكر ... بخاری) سے مشروعیت جہر واضح ولائح ہے۔'' (امداد الفتاویٰ ۴/ ۲۷۱)

ان سے سوال کیا گیا:

سوال: طریقہ شاذلیہ میں ذکر جلی بافراط لوگوں کو لے کر کھڑے ہو کر کرتے ہیں، جائز ہے یا نہیں:

جواب: ذکر دو قسم پر ہے ماثور و غیر ماثور: ماثور وہ ہے جس کو شارع علیہ السلام نے بالجہر یا بالاخفاء معین کر دیا ہے۔ مثل اذان و اقامت و تکبیرات و قرآۃ فی الصلوٰۃ و تشہد و تسبیحات وغیرھا اس کا حکم تو اتفاقاً یہ ہے کہ جس طور پر معین کر دیا اسی طرح چاہیے غیر ماثور دو نوع ہے۔ جہر و خفی۔ خفی بالاتفاق جائز ہے جہر میں دو قول ہے بعض کے نزدیک مشروع بعض کے نزدیک غیر مشروع۔ غیر مشروع کہنے والوں کے دو قول ہیں بعض کے نزدیک حرام اور بعض کے نزدیک مکروہ۔ مشروع کہنے والوں کے تین قول ہیں۔ بعض کے نزدیک جہر افضل ہے بعض کے نزدیک خفی رخصت اور بعض کے نزدیک خفی عزیمت اور افضل، جہر رخصت۔ بعض کے نزدیک دونوں فی نفسہ مساوی لیکن بعض وجوہ سے بعض موقع پر جہر افضل ہے اور بعض مواقع پر اخفاء اولیٰ ہے۔ دلائل قائلین خیرت و کراہت کے یہ ہیں۔

قال الله ادعوا ربكم تضرعاً وخفيةً ۔ (الآية)

وعن ابی موسیٰ اشعری قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی سفر فجعل الناس يجهرون بالتكبير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يايها الناس اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون اصم وغائباً ۔

آیت اور حدیث میں صیغہ امر ہے اور مطلق امر وجوب کیلئے ہے اور ضد واجب حرام یا مکروہ ہوتی ہے علی اختلاف اہل الاصول

فی الدر المختار فی بحث الجهر بالتكبير وعدمه يوم الفطر هكذا: وجه الاول ان رفع الصوت بالذكر بدعة فيقصر على مورد الشرع ۔

دلائل مجوزین کے یہ ہیں:

قال الله تعالىٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعى فی خرابها ۔ (الاية)

اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے روکے اور ان کو ویران کرنے میں کوشش کرے ظاہر ہے کہ منع ذکر بدون اطلاع ذکر ممکن نہیں اور اطلاع بدون جہر غیر متصور ہے۔

وعن عبد الله بن الزبير كان رسول الله تعالىٰ عليه وسلم اذا سلم من الصلوٰة يقول بصوته الاعلىٰ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو علىٰ كل شیءٍ قدير الی آخر الحديث ۔ (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ آخر تک۔

پڑھتے۔

و فی روایة للنسائی عن عبد الرحمن ابن ابزی عن ابیه قال کان یقول اذا سلم سبحان الملك القدوس ثلثاً ویرفع صوته بالثالثة ۔ (مشکوٰة)

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ وتر سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان الملک القدوس پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔

و عن ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علیٰ عهد النبی صلی الله علیه وسلم ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔

ان احادیث سے مشروعیت جہر واضح ولائح ہے پھر علماء اصول کے اختلاف کی وجہ سے کہ حضور ﷺ کے فعل کا ادنیٰ درجہ اباحت یا استحباب اس میں مختلف ہوئے۔ بعض نے ثبوت عن الشارع کو دلیلِ اباحت ٹھہرایا اور بوجہ حدیث **خیر الذکر خفی** خفی کو افضل کہا بعض نے نفس ثبوت عن الشارع کو دلیل استحباب افضلیت ٹھہرایا۔ (امداد الفتاویٰ صفحہ ۱۵۵)

یا رب تو دو جہاں کا پروردگار ہے — تیرے کرم سے گلشنِ کن پر نکھار ہے
رعنائی چمن یہ بہاروں کا بانک پن — تیرے جمال و حُسن کا آئینہ دار ہے
ہر ذرّہ تیری قدرتِ کامل کا شاہکار — قائم تجھی سے گردشِ لیل و نہار ہے
شہ کو گدا کرے تو گدا گر کو بادشاہ — تو بزمِ کائنات میں ذی اختیار ہے
روشن ہیں تیرے نور سے قلب ونظر میرے — اور تیرا ذکر وجہ سکون و قرار ہے
عاصی ہے پُر خطا ہے گناہ گار ہے قمر — بخشش کا تجھ سے حشر میں امیدوار ہے

گنگوہی صاحب کا فتویٰ

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب سے پوچھا گیا:

سوال: ذکر بالجہر مذہب حنفیہ میں جائز ہے یا نہیں مدلل ارقام فرمائیں۔

جواب: ذکر جہر میں حنفیہ کی کتب میں روایات مختلفہ ہیں کسی سے کراہت ثابت ہے غیر محل ثبوت میں اور بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی راجح ہے اور اس کی دلیل طلب کرنا بے سود ہے کیونکہ مجتہدین کے خلاف ہے سو اب کون فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر جواز ک دلیل یہ ہے:

قال الله تعالیٰ اذکر ربك تضرعاً وخیفة ودون الجهر من القول ۔ دون الجهر بھی جہر ہے کہ ادنیٰ در ہے۔

قال علیه السلام اربعوا علیٰ انفسکم الحدیث اور یہ ذکر بھی جہر ہے رفق کو فرمایا گلہ پھاڑنے سے منع کیا ہے مطل

آیات اور حدیث بہت جواز پر دال ہیں۔ دوسری جگہ ہے:

سوال: ذکر جہر افضل ہے یا خفی بادلائل ارقام فرمائیں؟

جواب: دونوں میں فضیلت ہے کسی وجہ سے جہر افضل ہی اور بعض وجہ سے خفی افضل ہے اور دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق ذکر فرمایا ہے۔ اذکر واللہ ذکرًا کثیرًا مطلق کی زد میں جو ہو مامور ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۵۲)

یہ طاقت بجلیوں کو آشیاں کا پاسباں کر دے　　وہ قدرت ہے خزاں کو تو بہارِ جاوداں کر دے
نہیں تیرے سوا کوئی جو بدلے نظمِ عالم کو　　تو چاہے تو ابھی پل میں زمین کو آسماں کر دے
تری جنت کا کیا کہنا وہاں تسنیم و کوثر ہیں　　تو چاہے تو یہاں بھی دودھ کی نہریں رواں کر دے
تو چاہے تو گرا دے پل میں عالی شانِ ہستی کو　　جسے چاہے تو جب چاہے امیرِ کارواں کر دے

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

مفتی محمد شفیع دیوبندی اپنے فتاویٰ امداد المفتین ۲/۲۵۰ پہ

(وہ عبارات لکھنے کے بعد جن کو مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بھی نقل کر چکے ہیں ہم نے طوالت کے خوف سے یہاں ترک کر دی ہیں) لکھتے ہیں: عبارات مرقوم سے معلوم ہوا کہ روایات حدیث ذکر جہر کے متعلق بظاہر متعارض ہیں اور یہی سب علماء اور مشائخ کے اختلاف کا ہوا ہے اور اہل تحقیق نے روایات مختلفہ کی تطبیق اس طرح فرمائی ہے کہ اگر ریاء کا اندیشہ ہو یا سونے والوں کے آرام میں خلل یا نمازیوں کی تشویش کا سبب ہو تو ذکر جہر ممنوع ہے اور روایات منع ایسے ہی مواقع پر محمول ہیں اور جس کسی نے ذکر جہر کو بدعت کہا ہے وہ بھی مطلق نہیں بلکہ خاص قسم کے التزامات کے ساتھ ہو تو وہ بدعت ہے۔ مطلق جہر بالذکر کو بدعت کہنے کے کوئی معنیٰ نہیں۔ جب روایات صحیح میں اس کا جواز اور استحسان ثابت ہے جیسے حدیث: ان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرته فی ملاءٍ خیر منهم ۔ ''جب بندہ مجھے جماعت کے ساتھ یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے اچھی جماعت میں یاد کروں گا۔''

اور جب ذکر جہر ان عوامل ریاء و تشویش مصلّیں و نائمین وغیرہ سے خالی ہو تو وہ جائز ہے اور نصوص جواز اسی صورت پر محمول ہیں رہا افضل وغیر افضل کا سوال سو وہ احوال واشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے کسی کے لئے جہر افضل ہے کسی کے لئے سرّ افضل ہے اور کسی وقت جہر افضل ہے اور کسی وقت سرّ افضل، تعین اس کا عوام کو خود نہیں کرنا چاہیے کسی شیخ کامل سے کرانا چاہیے۔ تقریباً یہی مضمون اس مسئلہ کے متعلق حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے بھی اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے اور حد جہر مفرط اور متوسط کی عرفی امر ہے اس کا کوئی پیمانہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ عرفاً جس کو جہر مفرط سمجھا جائے وہ مفرط ہے جسے متوسط سمجھا جائے وہ متوسط ہے اور مختار ہمارے مشائخ کا یہ ہے کہ جس کے لئے اس کا شیخ جہر کو تجویز کرے اس کو اتنا جہر کرنا چاہیے جس سے قلب پر اثر پہنچ سکے اور دماغ پریشان نہ ہو اس سے زیادہ جہر فضول ہے البتہ کسی وقت غیر اختیاری طور پر جہر میں شدت پیدا ہو جائے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں اور یہ امر ہر حالت میں قابلِ نظر ہے کہ اس کے جہر سے دوسروں کی نماز، تسبیح یا نیند میں خلل بغیر ان کی اجازت کے نہ آئے۔

چٹانیں آب بن جائیں یہ صحرا پھول برسائیں　　مشیت تیری گر چاہے تو پیدا یہ سماں کر دے

کرشمہ تیری قدرت کا الٰہی یوں بھی دیکھا ہے زباں کو گنگ کردے بے زباں کو بازباں کردے
وہ کانٹوں میں وہ پھولوں میں نظر آتا ہے ہر شے میں جو دیکھا ہے تیری نظروں نے حقی وہ بیاں کردے

تبلیغی نصاب وصراطِ مستقیم

تبلیغی نصاب صفحہ ۳۹ فضائل ذکر میں مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں:

بعض لوگ پکار کر ذکر کرنے کو بدعت اور ناجائز بتاتے ہیں یہ خیال حدیث پر نظر کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب نے ایک رسالہ سباحۃ الفکر اسی مسئلہ (یعنی ذکر بالجہر) میں تصنیف فرمایا ہے جس میں تقریباً پچاس حدیثیں ایسی ذکر فرمائی ہیں۔ جن سے جہراً (پکار کر ذکر کرنا) ثابت ہوتا ہے۔

☆ مولوی اسماعیل دہلوی (غیر مقلدین اور مقلدین (دیوبند) کے یکساں امام وپیشوا، ممدوح ومقتداء) صراطِ مستقیم صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں:

اولاً ذکر کرنیوالے کو چاہیے کہ باوضو دوزانو بیٹھے اور اکابرین سلسلہ چشتیہ خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمہما اللہ کے ارواح مقدسہ کو ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ پڑھے پھر ان کے وسیلہ سے دعا مانگے۔ اس کے بعد دوضربی ذکر شروع کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسم جلالت یعنی لفظ (اللہ) کو دس مرتبہ ملا کر پڑھے اور ملانے کے لئے اول اسم جلالت کے آخر پر پیش پڑھے یعنی اللہ اور سینہ کی پوری قوت کے ساتھ پکار لو شدّ ومد سے لفظ اللہ کا ذکر کرے اور پھر اسی طرح پکار کر شدّ ومد سے الا اللہ کا ذکر کرے۔ پھر اسی طرح نفی واثبات یعنی لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرے۔ (ملخصاً)

اشرف علی تھانوی صاحب ایک جگہ ذکر بالجہر کی فضیلت میں لکھتے ہیں:

اپنی نماز میں نہ زیادہ جہر کیجئے اور نہ ہی زیادہ پست آواز رکھیں۔ بلکہ درمیانی آواز رکھیں۔ تفسیر مدارک میں یہاں صلوٰۃ بمعنے دعا ہے ترمذی شریف میں ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک بلند آواز سے پڑھنے والا علی الاعلان صدقہ کرنیوالے کی طرح ہے اور آہستہ پڑھنے والا چھپا کر صدقہ کرنیوالے کی طرح ہے علامہ شامی فرماتے ہیں کہ ذکر بالجہر کے بارے صاحب بزازیہ کا کلام مضطرب ہے ایک جگہ حرام لکھتے ہیں اور دوسری جگہ جائز اور حاشیہ حموی میں امام شعرانی سے منقول ہے:

کہ تمام اگلے پچھلے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ مساجد میں جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر سننا مستحب ہے الّا یہ کہ جہر سے کسی کی نماز، نیند یا قرات میں خلل واقع ہو اور دلائل مانعین کے جواب یہ ہیں آیت: (**ادعوا ربکم تضرعًا وخفیۃ**) کا جواب اول یہ ہے کہ خفیہ مشترک ہے درمیان اعلان واسرار کے چنانچہ منتہی الادب میں ہے۔ خفاہ خفیا پنہاں کردوآشکارا کرد۔ چھپانا اور ظاہر کرنا پس آیت محتمل ہوئی: **و اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال** ۔ ''جب احتمال پیدا ہو جائے استدلال کرنا باطل ہو جاتا ہے۔''

یا الٰہی تو سب کا داتا ہے رزق تجھ سے جہان پاتا ہے

زندہ کرتا ہے مارتا ہے تو — قسمتوں کو سنوارتا ہے تو
چاند سورج بنائے ہیں تو نے — ہر طرف گل کھلائے ہیں تو نے
تیرے دریا ہیں تیری نہریں ہیں — تیری موجیں ہیں تیری لہریں ہیں
تیری رحمت کا فیض جاری ہے — تیرے غصے کا خوف طاری ہے
روز تو انقلاب لاتا ہے — شان اپنی نئی دکھاتا ہے
یاد تیری دلوں کو گرمائے — کیوں نہ حاصل سرور ہو جائے

علی سبیل التنزل

اگر ہم مان بھی لیں کہ خفیہ بمعنی اسرار ہے لیکن بوجہ تعارض ادلہ امر کو اباحت یا استحباب پر حمل کرنا ضروری ہے اور حدیث کا جواب لمعات میں دیا گیا کہ نرمی کے لئے جہر سے منع فرمایا نہ اس وجہ سے کہ جہر نا مشروع ہے اور اقوال بعض فقہاء کے بعض پر حجت نہیں ہوتے۔ یہ خلاصہ ہے اختلاف اقوال کا۔ (اور آخر میں یوں فیصلہ کرتے ہیں)

راقم کی رائے ناقص میں قول مجوزین صحیح ہے اور ان میں مفصلین کا قول راجح معلوم ہوتا ہے کہ سب آیات واحادیث واقوال علماء کے جمع ہوتے ہیں۔ پس بعد ثبوت مشروعیت جہر کسی طور وہیئت کے ساتھ مقید نہیں بلکہ بوجہ اطلاق ادلہ مطلق ہے خواہ منفرد ہو یا مجتمع حلقہ باندھ کر یا صف یا کسی اور صورت میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہر طور سے جائز ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم اللہ کا ذکر نہیں کرتی مگر فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر تنہا کرتا ہے تو اس کا ذکر تنہا کرتا ہوں اور جب وہ جماعت کے ساتھ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ابوداؤد شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میں کسی جماعت کے ساتھ عصر سے غروب آفتاب تک ذکر کروں تو یہ مجھے چار غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور کروٹوں کے بل تفسیرات احمدیہ میں ہے ہمارے زمانہ میں جہر اور اخفاء کے بارے میں کافی اختلاف ہے اور اس بحث میں پڑنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ہر فریق اللہ کو پہنچتا ہے خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ پس ثابت ہوا کہ ذکر جہر ہر طور سے جائز ہے کسی کو کسی طور سے منع نہ کریں۔ یہی ارجح واصح بلکہ اگر عدم مشروعیت کو بھی ترجیح دی جائے تب بھی عوام کو منع نہ کریں چنانچہ مانعین نے خود اس امر کی تصریح کر دی ہے۔ جس طرح درمختار میں منع کرنے کے بعد فرمایا لیکن عوام کو بالکل منع نہ کیا جائے کیونکہ عوام کی نیکی کرنے میں رغبت کم ہوتی ہے۔

سوال: السلام علیکم ورحمة الله اگرچہ ہم ذکر برابر کیے جا رہے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ذکر جہر ارشاد فرمایا ہے یا کیا اور ہم ابھی تک برابر ذکر کیے جا رہے ہیں۔

جواب: ذکر دونوں طرح مفید ہے لیکن جہر اچھا معلوم ہوتا ہے آپ بھی جہر کریں۔ (امداد الفتاویٰ صفحہ ۱۵۵)

سوال: ذکر جلی (جہر) کی حد کیا ہے؟

جواب: ادنیٰ کی حد تو معلوم ہے اصطلاح اوّل پر تحریک لسان اور اصطلاح ثانی پر اسماع نفس خود لیکن اکثر کی کوئی حد نہیں اپنی نشاط پر موقوف ہے۔ (ایضاً ۵/۱۶۰) اس فیصلے سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

۱۔ ذکر بالجہر بوجہ ادلہ مطلق علی الاطلاق مشروع ہے اور کسی قید کے ساتھ مقید نہیں حلقہ باندھ کر صف باندھ کر کھڑے ہو کر سب حالتوں میں جائز ہے۔

۲۔ ارجح اور اصح یہی ہے کہ ذکر بالجہر ہر طرح جائز ہے کسی کو اس سے منع نہیں کرنا چاہیے۔

۳۔ جن فقہاء نے منع کیا ان کا منع کرنا خواص کے لئے ہے عوام کو منع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی فقہاء نے عوام کے حق میں مکروہ کا قول کیا۔

۴۔ ذکر دونوں طرح مفید ہے لیکن جہر اچھا معلوم ہوتا ہے۔

۵۔ جن مخصوص مواقع پر شارع علیہ السلام سے ذکر ثابت ہے اس کے علاوہ ذکر بالجہر میں علماء حنفیہ کا اختلاف ہی لیکن صحیح قول انہیں لوگوں کا ہے جو علی العموم ذکر بالجہر کو جائز کہتے ہیں۔

۶۔ جن فقہاء نے جہر سے منع کیا ہے ان کا منع چیخ و پکار پر محمول ہے۔

۷۔ جب ذکر بالجہر سے کسی کی عبادت یا نیند میں خلل واقع نہ ہو تو جہر مفرط بھی جائز ہے۔

۸۔ جن فقہاء نے جہر سے منع کیا ہے ان کے اقوال حجت نہیں ہو سکتے' کیونکہ دوسرے فقہاء اسے جائز کہتے ہیں اور بعض کے اقوال بعض پر حجت نہیں۔

یا رب! دلِ مستجاب دے دے ——— اس ذرّے کو آفتاب دے دے
ہر سنگ کو سمجھوں حسرتِ دل ——— بے تابیوں کو وہ تاب دے دے
کیا ظرف سے کام تجھ کو مولا! ——— دے دے مجھے بے حساب دے دے
دل خوف زدہ ہے جاگنے سے ——— آنکھوں کو حسین خواب دے دے
کیا چاہتا ہوں تو جانتا ہے ——— پھر اِذن مجھے شتاب دے دے

مانعین کے لیے وعید شدید

تفسیر رح البیان ۲/۳۷۳ پر علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ۔

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام سے روکے۔''

یہ آیت کریمہ مساجد میں ذکر بالجہر سے منع کرنیوالوں کے حق میں واضح وعید ہے تفسیر روح البیان میں ہے:

لمخالفة النصوص القرآنية قال الله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه .

کیونکہ ذکر بالجہر سے روکنا قرآن پاک کی نصوص کی مخالفت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

''اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام سے روکے۔''

فتاویٰ بزازیہ فتاویٰ خیریہ اور طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے۔

ان الذکر بالجهر ولو فی المسجد لا یمنع احترازًا عن الدخول تحت قوله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه .

(فتاویٰ خیریہ ۲/۱۸۱، بزازیہ علی ہامش عالمگیری ۶/ ۳۷۸، طحاوی شرح مراقی الفلاح صفحہ ۱۷۴)

''مسجد میں ذکر بالجہر سے منع نہیں کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی وعید (اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کے گھروں میں اللہ کے نام سے روکے) کے تحت داخل نہ ہو جائے۔'' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ ایک فقیہ عالم بادشاہ روم کی طرف سے امیر حج مقرر ہوئے اور مدینہ منورہ میں شیخ ابراہیم کردی سے ملاقات ہوئی اس عالم نے کہا میں نے اس سفر میں ایک عظیم بدعت لوگوں سے دور کر دی۔ انہوں نے فرمایا: کون سی بدعت؟ کہا: ذکر بالجہر جس کو میں نے شہر بیت المقدس سے موقوف کر دیا۔ آپ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت کی۔ اس نے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام سے روکے۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں: لہٰذا ذکر بالجہر سے انکار جہالت ہے۔'' (فتاویٰ عزیزی صفحہ ۱۷۰)

یا رب تو سب کا والی ہے
یا رب تیری شان نرالی ہے
ہر بندہ محتاج ہے تیرا
ہر بستی پر راج ہے تیرا
کشتی پار لگاتا ہے تو
بگڑے کام بناتا ہے تو
مشکل تو آسان کرتا ہے
دامن خوشیوں سے بھرتا ہے
حکمت ہے ہر کام میں تیرے
برکت ہے ہر نام میں تیرے
تیری عبادت کرنے والے
غیر سے کب ہیں ڈرنے والے
جس نے بھی لو تجھ سے لگائی
اس نے سرور کی دولت پائی

ذکر بالجہر کے فوائد:

۱۔ ذکر بالجہر حضور ﷺ کو پسند تھا جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''ارفع من صوتك شيأً''۔

۲۔ ذکر بالجہر صحابہ کرام کا معمول ہے۔

۳۔ ذکر بالجہر کرنیوالوں کو فرشتے تلاش کرتے ہیں۔

۴۔ ذکر بالجہر کرنیوالوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔

۵۔ ذکر بالجہر کرنیوالوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بدکاروں کو بخش دیتا ہے۔

۶۔ ذکر بالجہر کو لے جانے پر فرشتے مامور ہیں۔

۷۔ ذکر بالجہر سے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

۸۔ ذکر بالجہر کی برکتیں ان تمام جگہوں پر پہنچ جاتی ہیں جہاں تک ذکر کرنیوالے کی آواز جاتی ہے۔

۹۔ ذکر بالجہر کا نفع متعدی ہے کیونکہ سننے والوں کو بھی ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔ ذکر بالجہر سے عام لوگوں کو ذکر کی تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱۔ ذکر نہ کرنیوالوں کو ذکر کا شوق اور اس کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔

۱۲۔ ذکر بالجہر سے ذاکر اونگھ اور نیند اور سستی سے بیدار ہوتا ہے۔

۱۳۔ بدعتی کو بھگانے کے لئے ذکر بالجہر کا وظیفہ بڑا مجرب ہے۔

۱۴۔ ذکر بالجہر سے غلط وسواس اور کیفیات نفسانیہ دفع ہو جاتی ہیں۔

۱۵۔ ذکر بالجہر ذکر خفی پہ ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ذکر بالجہر' علامہ غلام رسول سعیدی)

بولی الا اللہ دی بول   بولی الا اللہ دی بول
اوس ویلے توں کی کریں گا   جدوں کجھ نہ ہویا کول
بولی الا اللہ دی بول

دنیا جان مسافر خانہ   جھوٹے جگ دا جھوٹا باناں
اوڑک پنچھی نے اُڈ جانا   پنجرہ خالی رہ جائے گا
جھوٹا جگ جھوٹے دھندے   جھوٹی دولت جھوٹے بندے
گورکھ دھندے گندے بندے   تکڑی ہتھ گھٹ عملاں والی
نیکی دا دھن تول   بولی الا اللہ دی بول
عمر دی بازی بیتی جاوے   گذریا ویلا ہتھ نہ آوے
غافل بندیا فانی جگ وچ   نیکی دی راہ ٹول
بولی الا اللہ دی بول

نہ جگ تیرا نہ جگ میرا   چار دہاڑے رہن بسیرا
نیکی والے سچے موتی   نہ وچ خاک دے رول
بولی الا اللہ دی بول
سارے دُکھڑے مک جاون گے   غم جندڑی دے ٹٹ جاون گے

گل وچ پاکے پیار دی مالا   جا دیس ماہی دے کول
بولی   الا   اللہ   دی   بول
کالی کملی والا ماہی   سب نبیاں توں اعلیٰ ماہی
اُس ماہی دے در تے چل کے   دل دے دُکھڑے پھول
بولی   الا   اللہ   دی   بول
لا الٰہ دی بین وجا کے   الا اللہ دی الفی پا کے
رسولاں والی جوت جگا کے   گیت سُنا انمول
بولی   الا   اللہ   دی   بول
جس دن وقت اخیر آئے گا   پنجرہ خالی رہ جائے گا
ناداں بندیا مورکھ بندیا   جاگ تے اکھیاں کھول
بولی   الا   اللہ   دی   بول
ویکھے نہ رب ظاہر صورت   او تاں ویکھے دل دی نیت
حشر دہاڑے کھل جانا ایں   ہر بندے دا پول
بولی   الا   اللہ   دی   بول

کلمہ طیبہ کے فضائل:

عن ابی سعیدن الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال موسیٰ علیه السلام یا رب علمنی شیئا اذکرك به فقال یا موسیٰ قل لا اله الا الله فقال یا رب کل عبادك یقول هذا انما ارید شیئاً تخصنی به قال یا موسیٰ لو ان السمٰوات السبع وعامر هن غیری والا رضین السبع وضعن فی کفة ولا اله الا الله فی کفة لمالت بهن لا اله الا الله ۔

(مشکوۃ صفحہ ۲۰۱)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا جس کے ساتھ میں تجھے یاد کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام) لا الٰہ الا اللہ پڑھا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! یہ تو ساری دنیا ہی پڑھتی ہے میرا مطلب تو یہ تھا کہ کوئی خصوصی وظیفہ مجھے بتایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ: (یہ چند الفاظ اتنی فضیلت والے ہیں کہ) اگر ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں مخلوق بستی ہے اور ساتوں زمینیں اور جتنی مخلوق ان میں رہتی ہے ترازو کی ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور لا الٰہ الا اللہ کے الفاظ دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں تو لا الٰہ الا اللہ

والا پلڑا جھک جائے گا۔"

اس کلمے دے راز نیارے نیں — اس ڈبدے بیڑے تارے نیں
سانوں دسیا نبی پیارے نیں — پڑھو لا الٰہ الا اللہ
ایہہ کلمہ عرشوں آیا اے — جبریل امین لیایا اے
نبی پاک نے خود فرمایا اے — کہو لا الٰہ الا اللہ

قولوا لا الٰه الا الله تفلحوا : (بخاری شریف) "لا الٰہ الا اللہ پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے"۔

☆ **الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا الٰه الا الله** ۔ (متفق علیه: مشکوٰة صفحه ۱۲)

"(حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:) ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے (درجے) ہیں اور سب سے افضل واعلیٰ درجہ لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔"

☆ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

سمعت رب العالمين يقول لا الٰه الا الله حصنی امن من عذابی (من قال لا الٰه الا الله) لقنوا موتاكم لا الٰه الا الله ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۲)

میں نے اللہ رب العالمین جل شانہٗ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لا الٰہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے جو کوئی (لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر) میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے امن پا گیا۔ اپنے مردوں کو (بوقتِ وفات مجازاً، بعد الوفات حقیقتاً) لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

یہ کلمہ نبی سے ملاتا ہے — وحدت کا جام پلاتا ہے
تو کیوں پڑھنے سے شرماتا ہے — حق لا الٰہ الا اللہ

جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **من كان اخر كلامه لا الٰه الا الله دخل الجنة** ۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۰)

جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے: **من قال لا الٰه الا الله فدخل الجنة** ۔ (او کما قال النبی صلی الله علیه وسلم)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **ما من عبد قال لا الٰه الا الله ثم مات علیٰ ذلك الا دخل الجنة** ۔ جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے گا وہ (بالآخر) جنت میں داخل ہو جائے گا۔ **قلت وان زنی وان سرق** ۔ میں نے عرض کیا: حضور! اگرچہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔ **قال وان زنی وان سرق** ۔ ہاں اگرچہ بدکاری اور چوری کرتا رہے۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں: میں نے تین بار یہی سوال دہرایا اور آپ (ﷺ) نے تینوں بار یہی جواب ارشاد فرمایا اور

تیسری بار فرمایا: **وان زنی وان سرق علی رغم ابی ذر** ۔ اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (**یستعمل مجازا بمعنی کرہ اوذل**) **وکان ابوذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر** ۔ حضرت ابوذر جب بھی یہ حدیث بیان فرماتے یہ لفظ ضرور کہتے اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ کتاب الایمان فصل اول صفحہ ۱۴)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **مفاتیح الجنة شھادة ان لا الٰہ الا اللہ** ۔ جنت کی چابیاں لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۵)

ہمارے بعض بے عمل اور عبادت چور مسلمان اس طرح کی احادیث پڑھ کر یا سن کر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے تو کیا ضرورت ہے نماز روزے کی، یہ مولوی تو لوگوں کو خواہ مخواہ ڈراتے ہی رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان عقل کے اندھوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے مہربان ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کے نافرمان ہو جائیں؟ جب وہ اتنا مہربان ہے تو ہمیں بھی کچھ نہ کچھ تو حیا کرنی چاہیے اور اس کے کرم سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے جو اتنا مہربان ہو وفا کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کی بارگاہ میں ہمیشہ ہمارا سر جھکا رہے۔ اگر صرف اتنا ہی کافی ہوتا کہ زندگی میں ایک بار لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا جائے تو قرآن نازل کرنے کی اور دیگر احکامات کی کیا ضرورت تھی؟

زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل   دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جیسے بسم اللہ یا الحمد للہ پڑھنے کو کہا جائے تو پوری بسم اللہ شریف اور پوری سورۃ فاتحہ پڑھنا مراد ہوتا ہے اسی طرح لا الٰہ الا اللہ کہنے سے پورا کلمہ اور کلمے کے تمام تقاضے پورے کرنا مراد ہے۔

چابی کے دندانے

چنانچہ اس ذہن کے ایک شخص نے حضرت ذہب بن منبہ سے کہا: **الیس لا الٰہ الا اللہ مفتاح الجنة** ۔ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کے دروازے کی چابی نہیں ہے؟ **قال بلی ولکن لیس مفتاح الا ولہ اسنان** ۔ فرمایا: ہاں! مگر کیا کوئی ایسی چابی ہوتی ہے جس کے دندانے نہ ہوں۔ **فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم تفتح لک** ۔ اگر دندانوں والی چابی لائے گا تو تیرے لیے دروازہ کھل جائے گا ورنہ نہیں۔ (رواہ البخاری فی ترجمۃ الباب ۱/۱۶۵، مشکوٰۃ باب اول فصل سوم)

گویا نماز روزہ بڑے دندانے ہیں اور باقی نیکیاں چھوٹے دندانے ہیں اور چابی کے لئے چھوٹا دندانہ بھی ضروری ہے اور بڑا بھی۔ جب تم اپنی چھوٹی سی دوکان کو اتنا بڑا بلکہ کئی تالے لگاتے ہو تو اللہ کی جنت جس کی گھاس کا ایک تنکا ساری دنیا سے زیادہ قیمتی ہے اس کو کتنا بڑا تالا ہوگا۔ اس لیے مغرور نہ ہو جائے اور عمل کر کے لا الٰہ الا اللہ کی چابی پہ دندانے بنا لے۔

عاقبت کو بھول بیٹھا فکر دنیا کے عوض   موت کا حملہ اچانک بے خبر کیسا لگا
یوں تو تو دنیا میں کرتا ہی رہا لمبے سفر   گھر سے چل کر گور تک چھوٹا سفر کیسا لگا
ہنستے ہنستے تو نے دنیا میں گزاری زندگی   اب نیا زیرِ زمین یہ تنگ گھر کیسا لگا
طاقت و دولت کے بل بوتے پہ تو مغرور تھا   چھن گیا تجھ سے یہ تیرا مال و زر کیسا لگا

دیکھتا تھا تو جھروکوں سے مناظر دل نشیں   قبر کا تاریک گھر بے بام و در کیسا لگا
آگے پیچھے گھوما کرتے تھے تیرے حلقہ بگوش   آخرت کا یہ سفر بے ہمسفر کیسا لگا
دفن کر کے قبر میں سب بے تعلق چل دیئے   جس سے تو مانوس تھا اب وہ بشر کیسا لگا
تو ہنسا کرتا تھا اوروں کو پریشاں دیکھ کر   چل دیا اپنوں کو روتا چھوڑ کر کیسا لگا
اب نہ وہ تکیہ ملائم اور نہ بستر مخملی   جسم پر دو گز کفن مٹی پہ سر کیسا لگا

ہاں یہ بات ہے کہ عبادات کلمہ کی محتاج ہیں کہ کلمہ ہوگا تو عبادات مقبول ورنہ مردود۔

ذرا کلمہ کی شان تو دیکھو کہ چودہ سو سال کے بعد پاکستان کا وجود بھی اگر معرضِ وجود میں آتا ہے تو اس کلمہ والے نعرے کی برکت سے۔ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ

اگر نعرہ نہ ہوتا تو ہزار تحریکیں اور ہزار قائداعظم بھی پاکستان نہ بنا سکتے۔ پاکستان بنا بھی کلمہ کی برکت سے ہے اور بچا بھی کلمہ کی برکت سے ہوا ہے، قوم مسلم کو اسی کلمہ پر اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور اسی کلمہ کے زور سے پوری دنیا پہ اسلام کا جھنڈا لہرایا جاسکتا ہے۔

یہ آب و ہوا، ارض و سما کچھ بھی نہیں ہے   اس قادرِ مطلق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے
کچھ پاس مسیحا کے اگر ہو تو بتاؤ   بخشے نہ شفا وہ تو دوا کچھ بھی نہیں ہے
شامل نہ ہو نور اس کا، تو بے معنی و بے نام   یہ چاند یہ سورج یہ دیا کچھ بھی نہیں ہے
جب سوچ اسے شعلہ ہوئی فکر کی پرواز   یہ فہم یہ ادراک ہے کیا؟ کچھ بھی نہیں ہے

اعتراف حقیقت:

۱۴ اگست ۱۹۸۶ء بروز پیر روزنامہ جنگ لاہور میں ایک خبر چھپی کہ واشنگٹن سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک امریکی سائنسدان نے تحقیق کے ذریعے بتایا ہے کہ مراقبے میں یکسوئی کے ساتھ کلمہ طیبہ کا ورد کرنے سے پٹھوں کا کھچاؤ اور ہائی بلڈ پریشر میں کمی واقع ہوتی ہے، سانس اور دل کی دھڑکن مناسب مقدار پہ آ جاتی ہے، شوگر اور دمے کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور جسم کا مدافعتی نظام طاقتور ہوتا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ مالدار اور فاسق و فاجر لوگ جو ذکر و اذکار کے قریب نہیں آتے وہ زیادہ تر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں بہ نسبت ان کے جو ذکر و اذکار میں مشغول رہتے ہیں اور یہ فوائد تو ایک انگریز کی نظر میں ہیں آئے ذرا اس ذاکر سے بھی کلمہ کے فضائل و فوائد پوچھیں جو ساری عمر ہو ہو کرتے رہے اور آج دنیا انہیں سلطان باہو کے نام سے جانتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

کلمے لکھ کروڑاں تارے، ولی کیتے سے راہیں ہُو   کلمے نال بجھائے دوزخ جتھ اگ بلے از گاہیں ہُو
کلمے نال بہشتیں جانا جتھ نعمت سنجھ صباحیں ہُو   کلمے جیہی نہ نعمت کوئی اندر دوئیں سرائیں ہُو

کلمے نال میں نھاتی دھوتی، کلمے نال ویاہی ہُو   کلمہ میرا پڑھے جنازہ، کلمے گور سہائی ہُو

کلمے نال بہشتیں جانا، کلمہ کرے صفائی ہُو مڑن محال تنھاں نُوں جنھاں صاحب آپ پلائی ہُو

کلمہ طیبہ کی دو ترتیبیں ہیں ایک عروجی ہے یعنی اوپر سے نیچے اس میں خدا کا نام پہلے اور محبوب خدا کا بعد میں اور دوسری ترتیب نزولی ہے یعنی نیچے سے اوپر کو لکھو تو حضور ﷺ کا نام پہلے اور خدا کا بعد میں۔ ہم چونکہ نیچے ہیں اس لیے ہمیں اوپر جانے کے لئے کسی سیڑھی کے وسیلے کی ضرورت ہے اور خدا تک پہنچنے کے لئے مصطفیٰ کے وسیلے کی ضرورت ہے۔

چھت پہ چڑھ سکتا نہیں کوئی بھی زینہ چھوڑ کر رب کو پا سکتا نہیں کوئی مدینہ چھوڑ کر
ویکھو کیڈا کرم کما چھڈیا بے رنگیاں نوں رنگ چڑھا چھڈیا
ساڈا اِکو اجمیر دا پیر ویکھو نوے لکھ نوں کلمہ پڑھا چھڈیا

تصویر کا دوسرا رخ (ایک جائزہ):

نکات توحید میں پہلے نکتے کے اندر اشارہ کیا گیا تھا کہ اللہ نے کائنات کی آبادی کے لئے کس قدر اہتمام فرمایا اور اس نکتے کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اس بات کا جائزہ بھی لینا ضروری ہے کہ انسان نے اللہ کی مخلوق کی بربادی کے لئے کیسے کیسے انتظام کیے۔ بالخصوص وہ لوگ جن کو بزعم خویش اس دور کے اندر اپنا پیشوا سمجھ رکھا ہے یعنی مغربی دنیا نے۔

۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۴ء تک لڑی جانے والی جنگ عظیم میں ہونیوالے نقصانات کا اندازہ ایک جرمن ڈاکٹر (جو نقصان کا اندازہ لگانے والی کمیٹی کا سربراہ تھا) نے رپورٹ لکھی "صرف مقتولین اور بیکار مجروحین (بدتر از مقتولین) کی تعداد چھ کروڑ تھی (جبکہ اس وقت دنیا کی کل آبادی دو سو پچاس کروڑ یعنی اڑھائی ارب تھی) اڑھائی کروڑ انسانوں کو جلاوطن ہونا پڑا، پندرہ کروڑ مکان جل کر راکھ ہو گئے اور مالی نقصان اتنا ہوا کہ اگر کل اولاد آدم کے ہر فرد بالغ و نابالغ کو اڑھائی سو روپے (۴۴ء میں) وظیفہ دیا جاتا تو سو سال تک ان کا گذران ہو جاتا۔

کیا یہ ہمارے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟ ایٹم بم ہو یا میزائیل یہ خطرناک ہتھیار جانوروں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ جانوروں کے تحفظ کے لئے تو باقاعدہ محکمے بنے ہوئے ہیں کہ ان کا شکار بھی منع ہے یہ ساری کوششیں انسانیت کی تباہی کے لئے ہیں۔

پھر خود انہوں نے ہی لکھا کہ امریکہ و روس کی متوقع جنگ پہ (آج سے پچیس سال پہلے تک) جو خرچ ہو چکا وہ ایک پدم چونسٹھ کھرب ہے (اور یہ پچیس سال بھی ملا کر اندازہ خود کر لو) اور ایسے ایسے بم تیار ہو چکے ہیں کہ اگر ایک بم پھینک دیا جائے تو کرۂ ارض کی مخلوق خاک کا ڈھیر ہو جائے۔

امریکہ میں سائنسدانوں کی عالمی کانفرنس میں ایک سائنسدان نے ایک ایسا بم پیش کیا کہ جس کا وزن صرف اڑھائی تولہ (آٹھ اونس) تھا لیکن اس کا نقصان وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، جس کو اس نے دلائل سے ثابت کیا اور منوایا اور یہ خبر اخبارات میں چھپی تو پورے یورپ کی عوام سڑکوں پہ نکل آئی، انہوں نے سائنس کی کتابوں کو جلا کر احتجاج کیا، سب احتجاج کرتے ہوئے کالجوں سے جنگلوں کی طرف بھاگ پڑے۔

ایک ماہر سائنس دان کی رائے کے مطابق اب اگر روس اور امریکہ کی جنگ ہوئی تو مذکورہ جنگ عظیم میں پانچ سال کے

اندر جتنا نقصان ہوا اب صرف ایک گھنٹے میں اس سے کہیں زیادہ نقصان ہوگا۔ کیا یہ انسانیت کے سچے خیر خواہ ہو سکتے ہیں کہ جن کی اپنی (اقوام متحدہ کی) رپورٹ کے مطابق پوری دنیا کی نصف آبادی علاج معالجہ اور بنیادی سہولتوں سے محروم ہے اور یہ دنیا کو تباہ کرنے کے لئے صرف اسلحہ پہ اس قدر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ (مولوی شمس الحق افغانی سابق وزیر بلوچستان کی ایک تقریر سے اقتباس)

وہ راہ سے بھٹکا نہ کبھی، جس نے یہ جانا   سب اس پہ عیاں اس سے چھپا کچھ بھی نہیں ہے
وہ راہ سے بھٹکا نہ کبھی جس نے یہ جانا   سب اس پہ عیاں اس سے چھپا کچھ بھی نہیں ہے
مجھ کو درِ سرکار پہ پہنچا دیا اس نے   کس نے کہا سجدوں کا صلہ کچھ بھی نہیں ہے
حمد اس کی ثنا اس کی بیاں کیجئے اختر   ہستی کا وجود اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

(اختر لکھنوی)

خدائی شان کے رنگ اور جلوے:

۱۹۸۰ء ۲۰ مارچ کے نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی کہ فلبرٹ بنز امریکی قاتل کو سات مرتبہ کمرے میں بند کر کے گیس کے ذریعے مارنے کی کوشش کی گئی مگر وہ ہر بار سانس بند کر کے زندہ بچ نکلتا آخر کار مجبور ہو کر اس کو معاف کر دیا گیا اور رہائی کے چھ ماہ بعد سزا سنانے والے گورنر نے اس کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیا۔ اس کے بعد اس نے سینٹ کا الیکشن لڑا جس میں وہ جیت گیا اور ٹھیک دس سال بعد امریکہ کا صدر بن گیا۔ (و تعز من تشآء)

☆ ۳ مئی ۱۹۸۵ء کے جنگ میگزین میں ایک شخص کے بارے میں لکھا ہوا تھا کہ وہ دو مرتبہ بغداد کا حکمران بنا آخر اس کی بھتیجے نے اس پر فتح پائی اور اس کو جیل بھیج دیا چند سالوں بعد رہا ہوا تو بغداد کی گلیوں میں بھیک مانگ رہا تھا۔ (و تذل من تشآء)

☆ ایک مرتبہ لوگوں نے محمود غزنوی کے محبوب غلام کو دیکھا کہ ہاتھی پر سوار ہے گلے میں پھولوں کے ہار اور بڑی شان وشوکت سے بہت بڑے جلوس میں آ رہا ہے چند ہی دنوں بعد وہی ایاز ہے گلے میں جوتوں کے ہار تھے اور لوگ تالیاں بجا رہے تھے کسی نے یہ دونوں مناظر دیکھ کر پوچھا وہ کیا تھا اور یہ کیا ہے؟ فرمایا ہونا کیا ہے وہ وتعز من تشآء کا اظہار تھا اور یہ وتذل من تشآء کا جلوہ ہے۔ اس دن کوئی اچھی بات منہ سے نکل گئی تھی آج کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ (تفسیر نعیمی پارہ نمبر ۳ صفحہ ۵۷)

حق علی اللہ تعالیٰ لا یرتفع شیء من الدنیا الا وضعہ۔ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جو اپنے آپ کو اونچا جانے اس کو نیچا کر کے چھوڑے اور من تواضع للہ فقد رفعہ اللہ۔ جو اپنے آپ کو نیچا سمجھے گا اللہ اس کو اونچا کر کے چھوڑے گا۔

☆ تفاسیر میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا یا اللہ بڑی عجیب بات ہے کہ تیری شان ہے۔ لاتاخذہ سنۃ ولا نوم۔ نہ تو سوتا ہے نہ تجھے اونگھ آتی ہے۔ میں اس کا نظارہ کرنا چاہتا ہوں اور علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین چاہتا ہوں۔ فرمایا: دو شیشیاں ہاتھوں میں پکڑ لو۔ آپ نے پکڑ لیں، اونگھ آئی تو دونوں گر کر ٹوٹ گئیں۔ فرمایا: تجھے اونگھ آئی تو دو شیشیاں نہ سنبھال سکا میں سو جاؤں تو اتنی بڑی کائنات کون سنبھالے۔ کائنات کا نظام جو چل رہا ہے یہ بذاتِ خود خدا کے ہونے کی خاموش مگر واضح دلیل ہے۔ (تفسیر نعیمی)

یا رب تیری رحمت سے گلہ کچھ بھی نہیں ہے کیا میرے غمِ دل کی دوا کچھ بھی نہیں ہے
جب تک نہ فروزاں ہو تری یاد کی مشعل ظلمت میں ستاروں کی ضیا کچھ بھی نہیں ہے
رسوا سرِ بازار ہیں ہم تیرے فدائی اب اپنی زمانے میں ہوا کچھ بھی نہیں ہے
اللہ کی مرضی پہ اثر کچھ نہیں ہوتا یہ نالۂ شب' آہ رساں کچھ بھی نہیں ہے
اے بخشنے والے تیری بخشش کے مقابل ہم بندوں کی تقصیر و خطا کچھ بھی نہیں ہے
یہ طرفہ تماشا ہے تری بزمِ جہاں میں اب خلق' کرم' مہر وفا کچھ بھی نہیں ہے
جزا اس کے جو اللہ نے تحریر کرایا افسرؔ ترے خامے نے لکھا کچھ بھی نہیں ہے

(افسرؔ ماہ پوری)

روس نے کہا: ہم نے سیارہ چھوڑا ہے جس نے ہمیں فضاؤں سے بھی آگے جا کر بتایا کہ خدا نہیں ہے۔ یہی حال امریکہ کا ہے۔ ہم نے کہا: ہمارا نبی خود دیکھ کر آیا ہے کہ خدا ہے اور ایسا کہ رایت ربی فی احسن صورۃ۔ دنیا کے کئی ممالک ہم نے نہیں دیکھے۔ مگر مانے جاتے ہیں کہ جغرافیہ بتاتا ہے وہ ہیں تو پھر تو جغرافیہ کے بتانے پہ سب کچھ مان رہا ہے اور ہم قرآن وصاحب قرآن کے بتانے پہ خدا کو مان رہے ہیں۔ اپنے آپ کو بحر توحید میں فنا کر لو اگر بقا چاہتے ہو، جب تک انسان پانی میں زندہ رہے ڈوبتا اور غوطے کھاتا رہتا ہے اور جب پانی میں فنا ہو جائے تو پانی اس کو ڈبوتا نہیں ترا دیتا ہے بحرِ توحید میں غرق ہونے والا ہمیشہ کے لئے تر جاتا ہے۔ جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا۔ (صاحبزادہ فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ آلو مہار شریف)

نمازوں کے بعد کے اذکار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ (نماز کا) سلام پھرنے کے بعد **اللھم انت السلام ومنك السلام تبارك یا ذاالجلال والاکرام**۔ پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما رہتے تھے۔

(مسلم شریف، ۱/۴۱۴، رقم: ۵۹۲، ترمذی، ۲/۹۵، ۹۶، رقم: ۲۹۸، ۲۹۹)

حضور علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شی قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد .

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہی ہے اور اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شیء پہ قدرت رکھتا ہے، اے اللہ جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہ دے گی)

بعض روایات میں "قدیر" کے بعد یہ الفاظ ہیں

لا حول ولا قوۃ الا باللہ، لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ له النعمة وله الفضل واله الثناء الحسن لا

الٰـه الا الله مـخـلـصـيـن له الدين ولو كره الكافرون "وقال" كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهلل بهن دبر كل صلوٰة ۔ (اخرجه مسلم فی الصحيح كتاب المساجد، ۱/۴۱۵، الرقم ۵۹۴)

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہتے۔ ''نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اس کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اس کے لئے فضل اور تمام اعلیٰ تعریفیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار گذرے (امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ان کلمات کو حضور ﷺ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے)۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے بیان فرماتے ہیں

''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **سبحان الله** تینتیس مرتبہ **الحمد الله** چونتیس مرتبہ **الله اكبر** یہ ننانوے مرتبہ ہوا اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے **لا الٰـه الا الله وحـده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كـل شيء قدير** ۔ پڑھا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں **(غفرت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر)**'' (مسلم شریف، ۱/۴۱۸، ۵۹۷)

☆ ایک روایت میں جو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''جب تم فرض نماز ادا کر لو تو کیا تم نہیں چاہتے کہ ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ عرض کی یارسول! ہم میں اس کی طاقت نہیں فرمایا ہر نماز کے بعد یہ کلمات (مذکورہ) دس مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ **يكتـب لـه مـن الاجـر كانما اعتق رقبة** ۔ ایک غلام آزاد کرنے کا اجر اس کے لئے لکھ دیا جائے گا۔ (اخرجه القزوینی فی التدوین فی اخبار القزوین ۲/۱۱۸)

حضور ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ (ﷺ) سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے **سبـحـان ربك رب العزة عما يـصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين** ۔ (ایضاً، ابن ماجه فی السنن كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها باب ما يقال بعد التسليم، ۱/۲۹۸، رقم ۹۲۴)

یہ فصلِ گل بھی تری گلستاں بھی تیرا ہے
خزاں بھی تیری ہے دشتِ تپاں بھی تیرا ہے
یہ مہر و ماہ درخشاں یہ انجم و پرویں
یہ کہکشاں بھی ترا آسماں بھی تیرا ہے
محیط عرش سے تا فرش ہیں ترے جلوے
وہ لامکاں بھی ترا یہ مکاں بھی تیرا ہے
یہ گردِ راہ کے ذرّے یہ پُرفشاں لمحے
زمیں تیری ہے یا رب زماں بھی تیرا ہے
یہ تپتی راہ گزر یہ شجر شجر سایہ
یہ دھوپ بھی ہے تری سائباں بھی تیرا ہے
ہزار نغموں سے بہتر تلاوتِ قرآں
یہ حسنِ صوت یہ سحرِ بیاں بھی تیرا ہے
کہاں نہیں تیری آیت ہے بزمِ گیتی میں
یہ آنکھ بھی ہے تری یہ سماں بھی تیرا ہے

یہ بے کنار سمندر یہ کشتی ہستی یہ ناخدا ترا بادباں بھی تیرا ہے
ترے حضور بجز اس کے کیا کہے افسر یہ حمد بھی ہے تری حمد خواں بھی تیرا

(افسر ماہ پوری)

دعا واستغفار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور علیہ السلام نماز سے فارغ ہو کر تین مرتبہ استغفار کرتے اور یہ الفاظ ادا فرماتے **اللھم انت السلام ومنك السلام تبارك ذاالجلال والاکرام**۔ راوی حضرت ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا **کیف الاستغفار**۔ استغفار کیسے کیا کرتے؟ انہوں نے فرمایا: یوں **استغفر الله استغفر الله**۔ (مسلم شریف، ۱/۴۱۴، الرقم: ۵۹۱)

☆ حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات پڑھتے ہوئے سُنا **انت السلام ومنك السلام تباركت یا ذالجلال والاکرام**۔ پھر اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہیں بھی اس طرح کی دعا مانگتے ہوئے سُنا تو وہ شخص ہنس پڑا حضرت ابن عمر نے اس سے ہنسنے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہوں نے بھی وہی کلمات کہے جو آپ نے کہے ہیں فرمایا **کان رسول الله یقول ذلك**۔ حضور علیہ السلام بھی یہ کلمات پڑھتے تھے۔ (اخرجہ النسائی فی السنن الکبریٰ کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ۶/۹۸، ۱۰۱۹۷)

حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **کانوا یحبون وفی روایۃ کانوا یستحبون اذا قضی الرجل الصلوٰۃ ان یقول اللھم انت السلام ...... الخ**۔ صحابہ کرام پسند کرتے یا مستحب جانتے تھے کہ نماز کے بعد ان کلمات کو ادا کیا جائے (**اخرجہ ابویعلی فی المسند، ۸/۱۶۷، الرقم ۴۷۲۰**)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعجبه ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا**۔ حضور علیہ السلام (نماز کے بعد) تین مرتبہ دعا کرنا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔

(**اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الاستغفار، ۲/۸۶، ۱۵۲۴**)

☆ حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ......** فرض نمازوں کے بعد کیے جانے والے کچھ اذکار ہیں جس کا پڑھنے یا کرنیوالا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ ۳۳ مرتبہ **سبحان الله** ۳۳ مرتبہ **الحمد لله** اور ۳۴ مرتبہ **الله اکبر** (مسلم شریف، ۱/۴۱۸، ۵۹۶)

یا رب ترے حبیب کے در کا فقیر محتاج کر کسی کا نہ، اس کے سوا مجھے
منہ رکھ کے جالیوں پر حرم کی میں سو گیا جنت کی، ان جھروکوں سے آئی ہوا مجھے
ستار تیری ذات ہے، صدقہ حبیب کا رسوا نہ کر ذلیل نہ کر اے خدا مجھے
اعضاء نے بھی جواب دیا، اے میرے کریم اس وقت ہے کرم کا ترے، آسرا مجھے

آ پہنچی ہے قریب سواری حضور کی
تھوڑی سی فرصت اور بھی دے اے قضا مجھے

(امیر مینائی)

دعائے نور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز یا سجدوں میں یہ دعا کرتے۔

اللهم اجعل في قلبي نورًا وفي سمعي نورًا وفي بصري نورًا وعن يميني نورًا وعن شمالي نورًا وامامي نورًا وخلفي نورًا وفوقي نورًا وتحتي نورًا واجعل لي نورًا او قال واجعلني نورًا ۔ (متفق عليه واللفظ لمسلم)

''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا یوں کہا مجھے (سرتاپا) نور بنا دے۔

ایک روایت میں ہے **وفي لساني نورا** اور میری زبان میں نور کر دے، اور **امامي** کی جگہ **ومن بين يدي نورًا۔ واجعل في نفسي نورًا واعظم لي نورًا** اور میرے سامنے نور کر دے اور میری جان میں نور کر دے اور میرے لئے نور کو عظیم کر دے

(مسلم، ترمذی، نسائی)

ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے **ونورًا في قبري ۔ ونورًا في شعري ونورًا في بشري ونورًا في لحمي ونورًا في دمي ونورًا في عظامي واعطني نورًا** اور میری قبر میں نور بھر دے اور میرے بالوں میں نور بھر دے اور میرے چہرے یا کھال میں نور بھر دے اور میرے گوشت میں نور بھر دے اور میرے خون میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے اور مجھے نور عطا کر دے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

وفي رواية عن كريب ولحمي نورًا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو انہوں نے دیگر اعضاء کے ساتھ عصبي یعنی پٹھوں کا ذکر بھی فرمایا (بخاری، ۵/ ۲۳۲۷، ۵۹۵۷)

حق نے اپنے نور سے محبوب کو پیدا کیا
اور اس شاہ کار کو پھر مدتوں دیکھا گیا
ہے تیرا اُجالا شام و سحر اے نورِ مجسم سیّدنا
صدیوں کی چھٹی ہے تیرہ شبی سرکارِ دو عالم سیّدنا

حضور علیہ السلام کی دعا سے میں نے نور دیکھ لیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ گھر سے مسجد کی طرف نکلا (دیکھا تو) مسجد میں کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: **هل ترى ما ارى بايدي القوم؟** کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی! حضور آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں: فرمایا: نور۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ نور دکھا دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ آپ (ﷺ) نے دعا فرمائی تو میں نے بھی وہ نور دیکھا پھر آپ نے فرمایا: **یا انس استعجل بنا حتی نشرك القوم۔** اے انس! جلدی کرو تا کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہو جائیں۔ لہٰذا میں آپ (ﷺ) کے ساتھ ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی (ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوکر) دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا لیے۔ (اخرجه البخاری فی التاریخ الکبیر، ۳/ ۲۰۲، الرقم: ۶۹۲، والطبرنی فی کتاب الدعاء، ۱/ ۸۵، الرقم ۲۰۶)

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوق تماشا دے پھر ذوق تماشا دے
محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خُوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے
پیدا دل ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خاکی کو پھر شاہدِ لیلیٰ دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر
خود وادیٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے
بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر دل صورت مینا دے
میں بلبلِ نالاں ہوں اک اُجڑے گلستان کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

دعا میں تین مرتبہ یارب کہا جائے

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، نماز (نفلی) دو دو رکعتیں ہیں، ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ، خشوع و خضوع اور سکون کے ساتھ نماز ادا کر پھر اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح بلند کر کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی طرف رہے اور پھر یوں کہہ۔

اے رب، اے رب، اے رب **ومن لم یفعل ذلك فهو كذا و كذا** اور جس نے (دعا میں) ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے (رواه الترمذی والنسائی واحمد والطبرانی) ایک روایت میں تین مرتبہ یارب کی بجائے دو مرتبہ **اللھم** کے الفاظ ہیں اور آخر میں فرمایا **فمن لم یفعل ذلك فهی خداج۔** جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔

امام ابن خزیمہ ''الصحیح'' میں اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں ''اس حدیث میں دعا کے اندر ہاتھ اُٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے اے اللہ اے اللہ، اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھائے اور انہیں اپنے چہرے کے سامنے رکھے اور یہ کہے اے پروردگار، اے میرے رب اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشہد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ اس بات پہ دلالت ہے کہ رفع یدین، دعا اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھرنے کے (اور نماز مکمل کرنے کے) بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اذا فرغ احدکم من التشهد الاخر فليتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيات والممات ومن شر المسيح الدجال

جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے (۱) دوزخ کے عذاب سے (۲) قبر کے عذاب سے (۳) زندگی اور موت کی آزمائش سے (۴) مسیح دجال کے فتنے سے (اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الجنائز، ۱/۴۶۳، ۱۳۱۱)

اور امام عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد۔ پس امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: **اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت واما اسررت واما اسرفت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت** (اے میرے اللہ وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو گناہ میں نے پیچھے چھوڑے اور جو گناہ میں نے چھپ کر کئے اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کیے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور (تیرے سواء کوئی معبود نہیں) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں دعا فرماتے **اللهم اغفرلی ماقدمت ...... الخ** ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس) ایک ہی ہے اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دُعا کرتے) اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ یہ سلام کے بعد ہے اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کرتے۔"

(فتح الباری، ۱۱/۱۹۸، وقال نحوه الصنعانی فی سبل السلام، ۴/۲۲۳)

یا الٰہی قادر و قیوم تیری ذات ہے
حاجتیں بر لا مری تو قاضی الحاجات ہے
مشکلوں کا حل مجھے دشوار ہے
تو کرم کر دے تو بیڑا پار ہے
مال و زر درکار ہیں یارب نہ حشمت چاہئے
جو محمد کو عطا کی تھی وہ دولت چاہئے
صبر و استغنا کی دولت دے مجھے
مصطفیٰ والی قناعت دے مجھے
زندگی کا مرے دم اللہ نیک انجام ہو
لب پہ تیرا ذکر ہو تیرے نبی کا نام ہو
خاتمہ ہو دین پر ایمان پر
جان دوں اسلام پر قرآن پر
داغ عصیاں کی ندامت کھائے جاتی ہے مجھے
دیکھ کر اعمال اپنے شرم آتی ہے مجھے
سامنے تیرے میں آؤں کس طرح
روسیاہ ہوں منہ دکھاؤں کس طرح
شرم سے گردن جھکی ہے اس لیے سرکار میں
ہاتھ خالی لے کے آیا ہوں ترے دربار میں

زُہد رکھتا ہوں نہ تقویٰ پاس ہے
ہے تو اک تیرے کرم کی آس ہے

اے فلاں فلاں کے معبود میری دعا قبول فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب کوئی بندہ (مومن) ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلا کر یہ کہتا ہے۔

اللھم الٰھی والٰہ ابراھیم واسحاق ویعقوب والٰہ جبریل ومیکائیل واسرافیل اسئالک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنا لنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن ۔

’’اے میرے اللہ، میرے معبود اور ابراہیم، اسحاق، یعقوب علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما‘ کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے وافر حصہ عطا فرما کیونکہ میں گناہ گار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں مسکین ہوں‘‘

الا کان حقا علی اللہ ان لا یرد یدیہ خائبتین

(حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو بندہ ان الفاظ سے دعا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پہ لازم کرلیتا ہے کہ اس بندے کے ہاتھوں کو خالی واپس نہ لوٹائے۔ (اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ / ۵۲ الرقم، ۱۳۹، وابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، ۱۲/۳۸۳، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۸۱، الرقم ۱۹۷۰، والھندی فی کنز العمال، ۲/۱۳۴، الرقم، ۳۴۷۵)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے۔

سبحان الملک القدوس ۔ (اخرجہ النسائی فی السنن الکبری باب ما یقول اذا فرغ من وترہ، ۶/۱۸۴، الرقم ۱۰۵۷۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۴۰۶، الرقم ۱۵۳۹۵، والحاکم فی المستدرک، ۱/۴۰۶، الرقم ۱۰۰۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتانی اللیلۃ ربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ ۔ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللھم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین واذا اردت بعبادک فتنۃ فا قبضنی الیک غیر مفتون ۔

’’آج رات میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے مطابق) نہایت احسن صورت میں آیا اور اس نے مجھے فرمایا اے پیارے محمد! جب نماز ادا کرلو تو یوں دعا مانگا کرو‘‘

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال اپنانے، بُرے اعمال کو چھوڑنے، مساکین کے ساتھ محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ فرمائے تو مجھے آزمائے بغیر ہی اپنے پاس بلالے (اخرجہ الترمذی فی

السنن کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة ص ۳۶۶/۵، ۳۶۸، الرقم ۳۲۳۳، ۳۲۳۵)

یقیں در یقیں یہ نشانِ جبیں ہے — یقیں جس کا جتنا وہ اُتنا حسیں ہے
مناظر تو ہر آنکھ دیکھے ہے لیکن — نگاہِ عقیدت بڑی دور بیں ہے
زماں و مکاں کا تعین کریں کیا — وہ محدود کب ہے کہاں وہ مکیں ہے
سنا تو یقیں کر لیا پھر جو دیکھا — وہ علم الیقیں تھا یہ عین الیقیں ہے
قدم رکھ دیا ہے جہاں پہ نبی نے — زمیں کا وہ ٹکڑا تو خلدِ بریں ہے
کریمی بجز آپ کے میرے آقا — کسی کا نہیں ہے کسی کا نہیں ہے

(آفتاب کریمی)

ستر فرشتوں کا بندے کی دعا کے ساتھ آمین کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس (رکن یمانی) کے ساتھ ستر فرشتے متعین ہیں جو شخص (اس کے پاس) یہ دعا کرے

اللهم انی اسئلك العفو والعافية في الدنيا والاخرة ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار .

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں امن وسلامتی اور بخشش کا سوال کرتا ہوں اے ہمارے پالنے والے ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا'' **قالوا امين** ۔ فرشتے (اس کی اس دعا پہ) امین کہتے ہیں کہ یا اللہ اس کی دعا کو قبول فرما۔ (ابن ماجہ، ۹۸۵/۲، ۲۹۵۷، المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۰۱/۸، ۸۴۰۰)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اکثر یہی دعا فرمایا کرتے **ربنا اتنا في الدنيا ...... وقنا عذاب النار** (بخاری ۲۳۴۷/۵، ۶۰۲۶، مسلم، ۲۰۷/۴، ۲۶۹۰)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے

اللهم اصلح لي ديني الذي هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي اخرتي التي فيها معادي واجعل الحياة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر . (مسلم شریف، ۲۰۸۷/۴، ۲۷۲۰، مجمع الزوائد، ۱۸۱/۱۰)

اے اللہ میرے دین کو درست فرما دے جو میرے معاملہ کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنا دے اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے راحت بنا دے

☆ حضرت عمرو بن میمون اودی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اپنے بیٹوں کو مندرجہ ذیل کلمات کی یوں تعلیم دیتے تھے جیسے استاد اپنے شاگردوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ بے شک حضور علیہ السلام ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے

اللهم انی اعوذبك من الجبن واعوذبك ان اردالیٰ ارذل العمر وا عوذبك من فتنة الدنيا واعوذبك من عذاب القبر

اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے یعنی بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الجهاد والسیر باب ما یتعوذ من الجبن، ۱۰۳۸/۳، الرقم۲۶۶۷، والترمذی فی السنن کتاب الدعوات، ۵۶۲/۵، الرقم ۳۵۶۷، والنسائی فی السنن کتاب الاستعاذہ، ۲۶۷/۸، ۵۴۴۷)

یہ مہر و ماہ ترے ' آسماں بھی تیرا ہے   یہ فصلِ گل بھی تری ' گلستاں بھی تیرا ہے
کہاں ہے میرے ٹھکانے پہ اختیار مرے   یہ گلستاں بھی ترا ' آشیاں بھی تیرا ہے
دھنک کے رنگ بھی بزم کائنات میں ہیں   خدایا تیری زمین آسماں بھی تیرا ہے
یہ بحر و بر یہ جبل اور یہ مسجد و منبر   ترا ہی ذکر بھی ہر سو ' نشاں بھی تیرا ہے
جبیں کے ساتھ جھکاتے ہیں دل بھی اہلِ نظر   سجود بھی ہیں تیرے آستاں بھی تیرا ہے
نماز کیوں نہ پڑھیں ذوق وشوق سے ہم سب   کہ پانچ وقت میں حکمِ اذاں بھی تیرا ہے
رضی کو ناز رہے کیوں نہ تیری بخشش پر   کرم بھی تیرا ' شفیعِ زماں بھی تیرا ہے

(رضی عظیم آبادی)

سارے انسانوں کے قلوب کا حال

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سارے انسانوں کے دل (اللہ تعالیٰ) رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے پھر حضور علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی

اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتك ۔ اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم شریف، ۲۰۴۵/۴، رقم ۲۶۵۴، مسند احمد، ۱۶۸/۲، رقم ۶۵۶۹)

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے ہے کہ حضور علیہ السلام جب بھی آسمان کی طرف سرِ انور اُٹھاتے تو عرض کرتے۔

یا مصرف القلوب ثبت قلبی علیٰ طاعتك ۔ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف

پھیر دے (ایضاً)

ایک روایت میں حضرت ابو ہلال رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوتے اور (مجلس سے) اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو یوں دعا کرتے۔

اللهم ترى قلوبنا من الشرك والكبر والنفاق والرياء والسمعة والريبة والشك فى دينك يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك واجعل ديننا الاسلام القيم . (ایضاً)

اے اللہ تو ہمارے دلوں کو شرک، تکبر، نفاق، ریاء، شہرت، شک وشبہ میں (مبتلا) دیکھتا ہے۔ (ہمیں ان سے بچا) اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پہ ثابت قدم رکھ، ہمارا دین (ہمیشہ) دین قیم اسلام کو ہی بنا۔

ایک روایت جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں ہے کہ حضور علیہ السلام اکثر یہ دعا کرتے **یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك** ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو اب بھی خطرہ ہم پر ہے (کہ ہم دین سے پھر جائیں گے) فرمایا: ہاں، بے شک انسانوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان (اس کے قبضہ قدرت میں) ہیں وہ جس طرف چاہے انہیں پھیر دے۔

ہے عجب ان کی شانِ یکتائی
خود وہ جلوہ ہے خود تماشائی
لب پہ وہ نام جب بھی آیا ہے
خود مہکنے لگی ہے گویائی
انجمن، انجمن چراغ ہے وہ
گل بہ گل اس کی جلوہ آرائی
اس کی اک جنبش نگاہ کے ساتھ
ہر تجلی وجود میں آئی
موج ہستی میں اس سے ٹھہراؤ
انقلاب اس کی اک انگڑائی
اس کے ادنیٰ سے اک اشارے پر
ڈھونڈتی رہ گئی ہے بینائی
حکم سجدے کا اور آدم کو
یہ محمد کی تھی پذیرائی
جب تک اس کا کرم نہ ہو اُمید
خود سے ہوتی نہیں شناسائی

(امید فاضلی)

استقامت، ہدایت اور عزیمت کا سوال

عن شداد بن اوس رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول فى صلاته: اللهم انى اسالك الثبات فى الامر، والعزيمة على الرشد، واسالك شكر نعمتك وحسن عبادتك، واسالك قلبا سليما، ولسانا صادقا واسالك من خير ما تعلم، واعوذبك من شرما تعلم واستغفرك لما تعلم .

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا فرماتے: (**اللهم انى اسالك**

الثبات في الامر، والعزيمة على الرشد، واسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك، واسألك قلبا سليما، ولسانا صادقا واسألك من خير ما تعلم، واعوذبك من شرما تعلم واستغفرك لما تعلم)

اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر ادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔'' (اخرجه الترمذی في السنن، كتاب الدعوات، باب (۲۳) منه، ۴۷۶/۵، الرقم: ۳۴۰۷، والنسائی في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ۵۴/۳، الرقم: ۱۳۰۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۲۵/۴، الرقم: ۱۷۱۷۳، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۴۶/۶، الرقم: ۲۹۳۵۸)

☆ **عن معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال: يا معاذ، انى لا حبك . فقال له معاذ: بابى انت وامى يا رسول الله، وانا، والله، احبك . قال: اوصيك يا معاذ، لا تدعن في دبر كل صلاة ان تقول: اللهم، اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك .**

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بخدا! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: (**اللهم اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك**) (اے اللہ! اپنا شکر اور احسن طریقے سے اپنی عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الصلاة، باب فی الاستغفار، ۸۶/۲، الرقم: ۱۵۲۲، والنسائی فی السنن الکبری، ۳۲/۶، الرقم: ۹۹۳۷، وایضاً فی عمل الیوم واللیلة، ۱۸۷/۱، الرقم: ۱۰۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲۴۴/۵، الرقم ۲۲۱۷۲، والبزار فی المسند، ۱۰۴/۷، الرقم: ۲۶۶۱، وابن حبان فی الصحیح، ۳۶۵/۵، الرقم: ۲۰۲۱، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۶۰/۲۰، الرقم: ۱۱۰ والحاکم فی المستدرک، ۴۰۷/۱، الرقم: ۱۰۱۰)

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا کیسی زمین بنائی کیا آسماں بنایا
پیروں تلے بچھایا کیا خوب فرش خاکی اور سر پہ لاجوردی اک سائباں بنایا
مٹی سے بیل بوٹے کیا خوشنما اگائے پہنا کے سبز خلعت ان کو جواں بنایا
خوش رنگ اور خوشبو گل پھول ہیں کھلائے اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا

میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے   چکھنے سے جن کے مجھ کو شیریں دہاں بنایا
سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی   کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں بنایا
سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی   رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا

ابن خطاب کو صحیح بات کہنے کی توفیق ملی

عن الازرق بن قيس رضي الله تعالٰى عنه قال: صلى بنا امام لنا يكنى ابا رمثة فقال: صليت هذه الصلاة او مثل هذه الصلاة مع النبي صلى الله عليه وسلم قال: وكان ابوبكر وعمر رضي الله عنهما يقومان في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قدشهد التكبيرة الاولى من الصلاة فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى راينا بياض خديه، ثم انفتل كانفتال ابي رمثة يعني نفسه فقال الرجل الذي ادرك معه التكبيرة الاولى من الصلاة يشفع، فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبه فهزه ثم قال: اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلواتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره فقال: اصاب الله بك يا ابن الخطاب .

”حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انہوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ (پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھا لی دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابورمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔“ **(اخرجه ابو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ۱/۲۶۴، الرقم: ۱۰۰۷، والحاكم في المستدرك، ۱/۴۰۳، الرقم: ۹۹۲، والطبراني في المعجم الاوسط، ۲/۳۱۶، الرقم: ۲۰۸۸، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱/۳۹۵، الرقم: ۶۷۵، وايضاً في السنن الكبرى، ۲/۱۹۰، الرقم: ۲۸۶۷)**

ہم کو یا رب ترا سہارا ہے   تو ہی سچا خدا ہمارا ہے
ساتھ دیتا ہے تو مصیبت میں   تو مدد گار ہے حقیقت میں
رزق پہنچا رہا ہے تو سب کو   شان دکھلا رہا ہے تو سب کو

ہر کوئی تیرے گیت گاتا ہے تو ہی سارے جہاں کا داتا ہے
کام ہیں تیرے حکمتوں والے نام ہیں تیرے برکتوں والے
تیرے بس میں ہے کائنات تمام رات دن سے عیاں ہے تیرا نظام
جو تیری یاد کو بساتا ہے وہ ہمیشہ سرور پاتا ہے

(سرور بجنوری)

ہم بھی تقریباً اس طرح کی دعا کرتے ہیں

عن ابی صالح عن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم لرجل: کیف تقول فی الصلاة؟ قال: اتشهد واقول: اللهم انی اسألك الجنة واعوذ بك من النار اما انی لا احسن دندنتك ولا دندنة قال ابن خزیمة: (قال ابوبکر: الدندنة: الکلام الذی لا یفهم معاذ) فقال النبی صلی الله علیه وسلم: حولها ندندن۔

’’حضرت ابو صالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: (اللهم انی اسألك الجنة واعوذ بك من النار) (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔‘‘

(اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاة، باب فی تخفیف الصلاة، ۱/۲۱۰، الرقم: ۷۹۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما یقال بعد التشهد والصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، ۱/۲۹۵، الرقم: ۹۱۰، وایضاً فی کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ۲/۱۲۶۴، الرقم: ۳۸۴۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۴۷۴، الرقم: ۱۵۹۴۳، وابن خزیمة فی الصحیح، ۱/۳۵۸، الرقم: ۷۲۵، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۱۴۹، الرقم: ۸۶۸، والبیهقی فی السنن الصغری، ۱/۲۸۲، الرقم: ۴۶۷، والکنانی فی مصباح الزجاجة، ۱/۱۱۲، الرقم: ۳۳۵)

گونجتے ہیں تیرے نام سے کاخ وکو آسمان وزمین بحر وبر چار سو
شہر ہوں یا کہ بن ہر جگہ تو ہی تو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
دیتے تیرا پتہ دشت وکہسار ہیں خشک وتر سب ہی تیرے آئینہ دار ہیں
بخشتا ہے تو ہی ہر نفس کو نمو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
ہر شجر کو دیا تو نے نو پیرہن مشکبو کر دیئے سب گل ویاسمین
چاک دامن کے تو نے کیے سب رفو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
طائرانِ چمن ہیں تیرے نغمہ خواں ہیں تیرے ذکر سے ہی وہ رطب اللساں

مست رکھتی ہے سب کو تیری جستجو   اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
مہر و مہ سے جہاں کو درخشاں کیا   قمقموں سے فلک پہ چراغاں کیا
روشنی روشنی ہو گئی سو بہ سو   اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

(ضیائیؔ)

ے کائنات فرماتے ہیں

۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلاۃ قال: اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت، وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم المؤخر لا الہ الا انت۔

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا کرتے: (اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت، وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم المؤخر لا الہ الا انت) (اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔''

(اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل اذا اسلم، ۲/۸۳، الرقم: ۱۵۰۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۹۴، ۱۰۲، الرقم: ۷۲۹، ۸۰۳، وابن خزیمۃ فی الصحیح، ۱/۳۵۸، ۳۶۶، الرقم: ۷۲۳-۷۴۳، وابن حبان فی الصحیح، ۵/۲۹۷، الرقم: ۱۹۶۶، ۲۰۲۵، والطیالسی فی المسند، ۱/۲۲، الرقم: ۱۵۲، والبزار فی المسند، ۲/۱۶۸، الرقم: ۵۳۶، والدارقطنی فی السنن، ۱/۲۹۶، الرقم: ۱، والبیھقی فی السنن الکبری، ۲/۳۲، ۱۸۵، الرقم: ۲۱۷۲، ۲۸۴۲)

وہ جس کے حکم سے بہتی ہے چاندی آبشاروں میں   وہی جلوہ فگن ہے رات دن اور چاند تاروں میں
اسی کے حکم سے کانٹے گلوں کے ساتھ بڑھتے ہیں   شجر کی گود میں خاموش، سب پروان چڑھتے ہیں
اسی کے حکم کی تعمیل صبح و شام کرتے ہیں   زمین و آسماں شام و سحر، دم اس کا بھرتے ہیں
وہی سرسبز کر دیتا ہے بے جاں کوہساروں کو   عطا کرتا ہے وہ رنگینیاں دلکش بہاروں کو
وہی خالق ہے صبح و شام کی رنگیں نظاروں کا   محافظ ہے شبِ تاریک میں روشن ستاروں کا
جب اس کے رحم کر کرنیں دلوں کو جگمگاتی ہیں   مسرّت سے غریبوں کی نگاہیں مسکراتی ہیں
یہ فوقانی، دعائیں اس سے عرضِ حال کرتی ہیں   گناہوں کا زبانِ اشک سے اقبال کرتی ہیں

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا

عن ابی مروان ان کعب (الاحبار) رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلف لہ باللہ الذی فلق البحر لموسی

علیه السلام انا لنجد فی التوراة ان داؤد نبی الله علیه السلام کان اذا انصرف من صلاته قال: اللهم، اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة واصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی ، اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك، واعوذ بعفوك من نقمتك واعوذ بك منك لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد. وحدثنی کعب ان صهیبا رضی الله عنه حدثه ان محمدًا صلی الله علیه وسلم کان یقولهن عند انصرافه من صلاته.

’’ابی مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار رضی اللہ عنہ) نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: **(اللهم، اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة واصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی ، اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك، واعوذ بعفوك من نقمتك واعوذ بك منك لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد)** (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا مندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں، تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔‘‘ **(اخرجه النسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء وعن الانصراف من الصلاة، ۳/ ۷۳، الرقم: ۱۳۴۶، وایضاً فی السنن الکبری، ۱/ ۴۰۰، الرقم: ۱۲۶۹، وابن خزیمة فی الصحیح، ۱/ ۳۶۶، الرقم: ۷۴۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/ ۳۳، الرقم: ۷۲۹۸، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۸/ ۲۵، الرقم: ۵۹)**

میرے غم والم کی بھلا کیا بساط ہے　　اس کو تو سوچنا سراپا نشاط ہے
منہ اس سے موڑنا ہے پکڑنا زوال کا　　در اس کا چھوڑنا سبب انحطاط ہے
سرزد نہ ہو بے ادبی اس کی شان میں　　پیش نظر ہر آن رہ احتیاط ہے
ذات وصفاتِ حق کی دلاتا ہے خوب یاد　　روح اور تن کے بیچ میں جو ارتباط ہے
فیضانؔ فکرِ حمد ہے اس درجہ کیف زا　　ہر موئے تن خوشی سے رگِ انبساط ہے

(پروفیسر فیض رسول فیضان)

ہلکی پھلکی نماز اور اس میں طویل دعا

عن عطاء بن السائب عن ابیه قال: صلی بنا عمار بن یاسر رضی الله عنهما صلاة فاوجز فیها

فقال له بعض القوم: لقد خففت او اوجزت (الا يجاز: التخفيف) الصلاة فقال: اما على ذلك فقد دعوت فيها بدعوات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو ابى غير انه كنى عن نفسه فسأله عن الدعاء ثم جاء فاخبر به القوم: اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق احينى ما علمت الحياة خيرًا لى وتوفنى اذا علمت الوفاة خيرًا لى ؛ اللهم واسألك خشيتك فى الغيب والشهادة، واسألك كلمة الحق فى الرضا والغضب، واسألك القصد التوسط فى الامور بلا افراط اوتفريط فى الفقر والغنى، واسألك نعيما لا ينفد (ينتهى) واسألك قرة عين لا ينقطع، واسألك الرضاء بعد القضاء، واسألك برد العيش بعد الموت، واسألك لذة النظر الى وجهك الشوق الى لقائك فى غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة، اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين ۔

''حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: (**اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق احينى ما علمت الحياة خيرًا لى وتوفنى اذا علمت الوفاة خيرًا لى ، اللهم واسألك خشيتك فى الغيب والشهادة، واسألك كلمة الحق فى الرضا والغضب، واسألك القصد التوسط فى الامور بلا افراط اوتفريط فى الفقر والغنى، واسألك نعيما لا ينفد واسألك قرة عين لا ينقطع، واسألك الرضاء بعد القضاء، واسألك برد العيش بعد الموت، واسألك لذة النظر الى وجهك الشوق الى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة، اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين**) '(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے' تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے فقر اور غنا ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضامندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلب گار ہوں اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں

ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔"

(اخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب(٦٢) نوع آخر، ٥٤/٣، الرقم: ١٣٠٥، ١٣٠٦، وايضاً في السنن الكبرى، ٣٨٨/١، الرقم: ١٢٢٩، واحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٤، الرقم: ١٨٣٥١، وابن ابي شيبة في المصنف، ٤٥/٦، الرقم: ٢٩٣٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٤/٥، الرقم: ١٩٧١، والبزار في المسند، ٢٢٨/٤-٢٣٠، الرقم: ١٣٩٢-١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ٧٠٥/١، الرقم: ١٩٢٣، والطبراني في الدعاء، ١٩٩/١، الرقم: ٦٢٤، والشوكاني في نيل الاوطار، ٣٣٣/٢)

تیری مدحت اور میں معذور سر تاپا قصور
میں کہاں سے لاؤں اتنا حوصلہ اتنا شعور

صرف تیرے آسرے پر لب کُشا ہوتا ہوں میں
اِس سعادت کی مجھے توفیق دے ربِّ غفور

غنچہ وگل آئینہ تیرے جمالِ قدس کا
ماہ وانجم سے عیاں تیری تجلی تیرا نور

ہے رواں تیرے اشارے پر نظامِ کائنات
گردشِ افلاک بھی سجدہ کناں تیرے حضور

ذرہ ذرہ خاکداں کا تیری عظمت کا نقیب
بوٹا بوٹا گلستان کا تیری قدرت کا ظہور

سرخُرو ہیں تیری رحمت سے ترے سجدہ گزار
سرنگوں ہے تیرے آگے کفر وباطل کا غرور

مل چکا اقبالؔ کو سب کچھ تیری سرکار سے
بخش دے اِس کی خطائیں بھی میرے ربِّ غفور

(اقبالؔ عظیم)

مغفرت، وسعتِ رزق اور علمِ نافع کی مقبول دعائیں

عن زاذان قال: حدثني رجل من الانصار قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دبر الصلاة: اللهم اغفرلي، وتب علي، انك انت التواب الرحيم. حتى بلغ مائة مرة.

"حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد یہ دعا کرتے ہوئے سنا: (**اللهم اغفرلي، وتب علي، انك انت التواب الرحيم**) (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔" (اخرجه النسائي في السنن، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرا آية الكرسي دبر كل صلاة، ٣١/٦، الرقم: ٩٩٣١)

☆ **عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: اذا صلى الصبح حين يسلم: اللهم، اني اسألك علما نافعا ورزقاً طيبا وعملاً متقبلاً.**

"حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: (**اللهم، اني اسألك علما نافعا ورزقاً طيبا وعملاً متقبلاً**) (اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، رزقِ حلال اور عملِ مقبول کا سوال کرتا ہوں)۔" (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ٢٩٨/١،

الرقم: ۹۲۵، والنسائی فی السنن الکبری، ۳۱/۶، الرقم: ۹۹۳۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲۹۴/۶، الرقم: ۲۶۵۶۴، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۳۳/۶، الرقم: ۲۹۲۶۵)

اے خدا اے مقتدر اے ذوالجلال　　تو بے شک ہے لم یزل لایزال
تیری ہر قدرت ابد آثار ہے　　نور تیرا مطلع انوار ہے
تو جو خود تخلیق پر مائل ہوا　　اشرف المخلوق انساں کو کیا
کہہ کہ ''کُن'' کون ومکان پیدا کیے　　یہ زمین وآسماں پیدا کیے
حضرت آدم کو بخشی زندگی　　تیرے جلووں کی ہوئی تابندگی
خود بنا ڈالی ہے اک ایجاد کی　　نسل انساں سے زمیں آباد کی
آدمیوں کی ہدایت کے لئے　　انبیاء ومرسلین پیدا کیے
سب سے آخری سرورِ دیں مصطفیٰ　　بزمِ ہستی میں ہوئے جلوہ نما
اے خدا تیری رضا کا واسطہ　　تیرے پیارے مصطفیٰ کا واسطہ
اے خدا بہرِ حسن بہرِ حسین　　بحرِ عرفاں امام المشرقین
ربّ الرحماں! سُن ہماری التجا　　اِک حقیقت ہے مناجات ضیاء

(حضرت مولانا ضیاء

تعلیمِ اُمت کے لئے دعائیں

عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ما صلیت خلف نبیکم صلی اللہ علیه وسلم الا سمعته حین ینصرف یقول: اللھم، اغفر لی خطایای وذنوبی کلھا، اللھم وانعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق، انه لا یھدی لصالحھا، ولا یصرف سیئھا الا انت.

''حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: (**اللھم، اغفر لی خطایای وذنوبی کلھا، اللھم وانعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق، انه لا یھدی لصالحھا، ولا یصرف سیئھا الا انت**) اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت واطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال واخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال واخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال واخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔'' (اخرجه الطبرانی فی المعجم الصغیر، ۳۶۵/۱، الرقم: ۶۱۰، وایضاً فی المعجم الاوسط، ۳۶۲/۴، الرقم: ۴۴۴۲، وایضاً فی المعجم الکبیر، ۱۲۵/۴، الرقم: ۳۸۷۵، ۲۲۷/۸، الرقم:

۷۸۹۳، والحاکم في المستدرك، ۳/۵۲۲، الرقم: ۵۹۴۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۱۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۷۵، الرقم: ۱۹۳۵)

☆ **عن ابي امامة رضي الله تعالیٰ عنه قال: ما دنوت من نبيكم صلى الله عليه وسلم في صلاة مكتوبة او تطوع الا سمعته يدعو بهؤلاءِ الكلمات الدعوات لا يزيد فيهن ولا ينقص منهن: اللهم اغفرلي ذنوبي وخطاياي، اللهم انعشني واجبرني واهدني لصالح الاعمال والاخلاق فانه لا يهدي لصالحها ولا يصرف سيئها الا انت .**

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا کرتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ کوئی کمی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:) (**اللهم اغفرلي ذنوبي وخطاياي، اللهم انعشني واجبرني واهدني لصالح الاعمال والاخلاق فانه لا يهدي لصالحها ولا يصرف سيئها الا انت**) اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و راطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال واخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال واخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔“ (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۰۰، ۲۵۱، الرقم: ۷۸۱۱، ۷۹۸۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۷۵، الرقم: ۱۹۳۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۲، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الزبير بن خريق وهو ثقة، والقزويني في التدوين، ۳ ۲۵۲ والمباركفوري في تحفة الاحوذي، ۲/۱۷۰)

اول حمد ثناء الٰہی جو مالک ہر ہر دا اس دا نام چتارن والا ہر میدان نہ ہردا
کام تمام میسر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں رحموں سکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں
حکم اوہدے بن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی جیا جون نگاہ اوہدی وچہ ہر پتہ ہر ڈالی
جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدی نہ ٹالے لکھ کروڑ تکے بریایاں پھر بھی اونویں پالے
واہ واہ صاحب بخش ہارا تک تک ایڈ گناہاں عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا پھیر پناہاں
جے اوہ قہر کماون لگدا کون کوئی جو چھٹدا رحمت اس دی جگ وساوے ہر ایک نعمت لُدا
عیب میرے پر پلا دیندا ہنر کریندا ظاہر جدوں کرم دا واڑا کردا کوئی نہ رہندا باہر

اے اللہ اپنی ملاقات کا دن بہترین کر دے

☆ **عن انس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال: كان مقامي بين كتفي رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا سلم قال: اللهم اجعل خير عمري آخره، اللهم اجعل خواتيم عملي رضوانك .**

اللهم اجعل خير ايامی يوم القاك .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ پس جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو یوں دعا کرتے: (**اللهم اجعل خير عمری آخره، اللهم اجعل خواتيم عملی رضوانك . اللهم اجعل خير ايامی يوم القاك**) اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔“ (**اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۹/۱۵۷، الرقم: ۹۴۱۱، وابن السنی فی عمل اليوم والليلة، ۱/۴۶، الرقم: ۱۲۲، والديلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۸۰، الرقم: ۱۹۶۲، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۰**)

اے مستعانِ خلق ہمارا کوئی نہیں   وردِ زباں ہمارا ہے ایاک نستعین
میں بندگی میں تیرا وفا دار گو نہیں   تیری عنایتوں کا سزا وار گو نہیں
تیرے کرم پہ حق میرا زنہار گو نہیں   کہتا یہی ہوں لائق گفتار گو نہیں
اے مستعانِ خلق ہمارا کوئی نہیں   وردِ زبان ہمارا ہے ایاک نستعین
عاصی ہوں میں تو مغفرتِ عام تیرا کام   بیمار ہوں تو شافعِ امراض تیرا نام
بے چین ہوں تو کہتی ہے خلقت تجھے سلام   جپتا ہوں تیرا نام یہ رٹتا ہوں صبح شام
اے مستعانِ خلق ہمارا کوئی نہیں   وردِ زبان ہمارا ہے ایاک نستعین
صدقہ تیرے رسول علیہ السلام کا   دیتا ہوں غوث وخواجہ واشرف کا واسطہ
چھوٹا تو ہوں مگر وسیلہ میرا بڑا   سید کے حال زار پہ اب رحم ہو ذرا!

(محدث اعظم ہند کچھوچھوی)

ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال

عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه كان يقول اذا فرغ من الصلاة: اللهم انی اسألك من موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك واسألك الغنيمة من كل برو السلامة من كل اثم، اللهم انی اسألك الفوز بالجنة والجواز من النار، اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة الا قضيتها .

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: (**اللهم انی اسألك من موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك واسألك الغنيمة من كل برو السلامة من كل اثم، اللهم انی اسألك الفوز بالجنة والجواز من النار، اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا**

فرجته ولا حاجة الا قضيتها) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اس سے نجات دلا دی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو۔" (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، کتاب الصلوات، باب ماذا یقول الرجل اذا انصرف، ۲۶۹/۱، ۲۷۰، الرقم: ۳۰۹۸. ۳۰۹۹، ۳۱۰۱)

و فی روایة: عن علی رضی الله عنه انه قال حین سلم: لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه .

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: **(لا الـه الا الله ولا نعبد الا اياه)** اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔" (رواہ ابن ابی شیبہ)

☆ **وفی روایة: عن مغیرہ قال : کان ابراهیم رضی الله عنه اذا سلم اقبل علینا بوجهه وهو یقول: لا اله الا الله وحده لا شریك له .**

"حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: **(لا اله الا الله وحده لا شريك له)** اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔" (ایضاً)

ہیں فیضِ رساں دن تو ملے رات اجالے
اے خالقِ کل! ہیں تری سوغات اجالے
میں لاکھ سیاہ کار سہی اے مرے معبود
تو چاہے تو پل میں مرے جذبات اجالے
ظلمت کدۂ دیر پہ احسان ہے تیرا
کرتے ہیں جو آنکھوں کی مدارات اجالے
خورشید درخشاں ہو کہ ہو ماہِ منور
ہر ایک کو دیتی ہے تیری ذات اجالے
دل کو بڑا ارمان ہے کعبے کے سفر کا
کب دیکھئے بخشش مرے حالات اجالے
جب میں نے تری ذات کو موضوع بنایا
کرتے رہے الفاظ کی برسات اجالے
مولا مری تقدیر کر اس در کی گدائی
رہتے ہیں کھڑے باندھے جہاں ہاتھ اجالے
ہے تیرا ثنا خواں سخن تیرہ مقدر
کر بندہ ناچیز کو خیرات اجالے

(سجاد سخن)

جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا کرو

وقد اخرج عبد بن حمید، وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه من طرق عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالیٰ: (فاذا فرغت فانصب) (الم نشرح، ۹۴: ۸) **قال: اذا فرغت من الصلاة فانصب فی الدعاء واسأل الله وا رغب الیه .**

''امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (فاذا فرغت فانصب) کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔'' (اخرجه ابن جرير الطبری فی جامع البيان، ۲۳۶/۳، والسيوطی فی الدر المنثور، ۵۵۱/۸، والبيضاوی فی انوار التنزيل، ۵۰۶/۵، والشوکانی فی فتح القدير، ۴۶۳/۵، وابن الجوزی فی زاد المسير، ۱۶۶/۹، والآلوسی فی روح المعانی، ۱۷۲/۳)

☆ عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه: (فاذا فرغت) من الصلاة (فانصب) الی الدعاء (و الی ربك فارغب) (الم نشرح، ۹۴: ۷-۸) فی المسالة ۔ ذکره السيوطی وقال: اخرجه ابن ابی الدنيا فی الذکر ۔

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (فاذا فرغت) یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں (فانصب) تو دعا میں مشغول ہو جائیں (والی ربك فارغب) اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔'' (اخرجه السيوطی فی الدر المنثور، ۵۵۱/۸، والشوکانی فی فتح القدير ۴۶۳/۵)

☆ و اخرجه عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر عن قتادة: (فاذا فرغت فانصب) (الم نشرح، ۹۴: ۷-۸) قال: اذا فرغت من صلاتك فانصب فی الدعاء ۔ ذکره السيوطی والجصاص ۔

''امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: (فاذا فرغت فانصب) سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔'' (اخرجه السيوطی فی الدر المنثور، ۵۵۲/۸، والنحاس فی الناسخ والمنسوخ)

یا رب غفور تو رحیم ہے تو کریم ہے رزق حلال دینے والا تو ہی تو ہے
تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو ہی تو ہے جس نے گلشن بنائے مہکے مہکے
زمین و آسماں سب بنائے تو نے تو نے ہی جگ کو روشن کیا ہے
ہر ایک تیرے نغمے پڑھتا پڑھاتا ہے ہر اک تیرے نام پہ جھوم جاتا ہے
نہیں کوئی ایسی شخصیت جو تجھ سے بڑی ہو نہیں کوئی چیز جو تجھ سے چھپی ہو

فرض نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں کیے جانے والے اذکار

عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما، عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: خصلتان او خلتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة هما يسير ومن يعمل بهما قليل: يسبح فی دبر كل صلاة عشرًا ويحمد عشرًا ويكبر عشرًا، فذالك خمسون ومائة باللسان والف وخمس مائة فی

الميزان، ويكبر اربعا وثلاثين اذا اخذ مضجعه، ويحمد ثلاثا وثلاثين، ويسبح ثلاثا وثلاثين فذالك مائة باللسان والف في الميزان، فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قالوا: يا رسول الله، كيف هما يسير ومن يعمل بهما قليل؟ قال: يأتي احدكم يعني الشيطان في منامه فينومه قبل ان يقوله وياتيه في صلاته فيذكره حاجة قبل ان يقولها.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندۂ مسلمان ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ، الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھے جبکہ سونے لگے اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے (اسے یہ اذکار بھلا کر) کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔‘‘

(اخرجه ابونعيم في مسند ابي حنيفة، ۱/۱۴۳، والترمذی في السنن، كتاب الدعوات، باب (۲۵) منه، ۵/۴۷۸، الرقم: ۳۴۱۰، وابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب في التسبيح عند النوم، ۴/۳۱۶، الرقم: ۵۰۶۵، وابن ماجه في السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ۱/۲۹۹، الرقم: ۹۲۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۰۳، الرقم: ۱۰۶۴۹، واحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۰۴، الرقم: ۶۹۱۰، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۳۳، الرقم: ۳۱۸۹، وابن حبان في الصحيح، ۵/۳۵۴، الرقم: ۲۰۱۲)

ہر سمت نظر آتے ہیں بس تیرے نظارے — گلشن میں اگر گل ہیں تو گردوں پہ ستارے
قربان میں جاؤں تیری قدرت کے خدایا — تو پل میں لگا دیتا ہے کشتی کو کنارے
امداد کو تو اس کی پہنچ جاتا ہے فوراً — جو شخص مصیبت میں ترا نام پکارے
کہنے کو تو دنیا میں بہت دوست ہیں لیکن — کام آتے نہیں وقت پہ یہ جھوٹے سہارے
بندہ وہی تعریف کے لائق ہے جہاں میں — جو تیری عبادت میں شب و روز گزارے
قرآن کی تعلیم کا ہر گھر میں ہے چرچا — پوشیدہ کسی سے نہیں اب تیرے اشارے

مال خرچ کرنے سے بڑھ کر ثواب

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قالوا: يا رسول الله، ذهب اهل الدثور بالدرجات والنعيم

المقيم قال: كيف ذاك؟ قالوا: صلوا كما صلينا، وجاهدوا كما جاهدنا، وانفقوا من فضول اموالهم، وليست لنا اموال قال: افلا اخبركم بامر تدركون من كان قبلكم، وتسبقون من جاء بعدكم، ولا ياتي احد بمثل ما جئتم به الا من جاء بمثله؟ تسبحون في دبر كل صلاة عشرًا، وتحمدون عشرا، وتكبرون عشرًا.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو اسی طرح ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا ویسے ہی ہم نے بھی جہاد کیا لیکن اُنہوں نے اپنا وافر مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گذرے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر وہی جو تمہاری طرح کا عمل کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) تم اپنی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔“ (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح، ۲۳۵۲/۵، الرقم: ۶۰۴۳، وايضاً في كتاب الايمان والنذور، باب اذا قال: والله لا اتكلم اليوم فصلى اوقرا، او سبح او كبر، او حمد، او هلل، فهو على نيته، ۲۴۵۹/۶، الرقم: ۶۳۰۴، وايضاً في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط، (الانبياء، ۲۱: ۴۷)، ۲۷۴۹/۶، الرقم: ۷۱۲۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ۲۰۷۲/۴، الرقم: ۲۶۹۴، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۶۰)، ۵۱۲/۵، الرقم: ۳۴۶۷)

تو آپ خالق آپ ہی چاہے خطا معاف آخر بشر بشر ہی تو ہے کیوں نہ آئے دل
جو چاہتا ہو یہ کہ خدا سے لگائے دل وہ پیشر حبیب خدا سے لگائے دل

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر احادیث میں

☆ **عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه قال: امرنا ان نسبح دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين ونحمده ثلاثا وثلاثين ونكبره اربعا وثلاثين قال: فراى رجل من الانصار في المنام فقال: امركم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسبحوا في دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين وتحمدوا الله ثلاثا وثلاثين وتكبروا اربعا وثلاثين قال: نعم، قال: فاجعلوا خمسا وعشرين واجعلوا التهليل معهن فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فحدثه فقال: افعلوا.**

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ تحمید (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ تکبیر (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم

صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تہلیل (یعنی لا الٰــہ الا اللہ) کو شامل کو لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کرو۔"

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب منه (۲۵)، ۵/۴۷۹، الرقم: ۳۴۱۳، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبیح، ۳/۷۶، الرقم: ۱۳۵۰، وایضاً فی السنن الکبری، ۱/۴۰۱، الرقم: ۱۲۷۳، وایضاً، ۶/۴۷، الرقم: ۹۹۸۵، واحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۱۸۴، ۱۹۰، الرقم: ۲۱۶۴۰، ۲۱۷۰۲، والدارمی فی السنن، ۱/۳۶۰، الرقم: ۱۳۵۴، وابن خزیمة فی الصحیح، ۱/۳۷۰، الرقم: ۷۵۲، وابن حبان فی الصحیح، ۵/۳۶۰، الرقم: ۲۰۱۷، وابن المبارك فی الزهد، ۱/۴۰۷، الرقم: ۱۱۶۰، والحاکم فی المستدرك، ۱/۳۸۳، الرقم: ۹۲۸، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۵/۱۳۵، الرقم: ۴۸۹۸، وایضا فی الدعاء، ۱/۲۳۲، الرقم: ۷۳۱، والمقدسی فی فضائل الاعمال، ۱/۲۴، الرقم: ۸۴)

هر حال میں رہا ہے ترا اے خدا خیال
اک آن بھی نہ محو ہوا ہے ترا خیال
ہر معصیت سے مجھ کو بچایا ہے روز وشب
تیرا کرم ہی بن کے رہا ہے صدا خیال
یا رب ترے کرم کی کوئی انتہا نہیں
ہم عاصیوں پہ لطف کا ہر دم رکھا خیال
قدرت کے تیری لاکھوں نمونے ہیں چار سو
تخلیق ہو گئی وہ شے جسکا کیا خیال
دشوار موڑ بھی رہ ہستی میں آئے ہیں
رہبر بنا رہا ترے الطاف کا خیال
ماں باپ بھی نہ رکھ سکیں اتنی توجہات
خالق کو اپنے بندوں کا جتنا رہا خیال
عابد کا سر جھکے ترے در پر ہی اے خدا
تیرے سوا نہ آئے کسی غیر کا خیال

(پروفیسر عابد سلطانی برہانپوری)

کون ہے جو دن میں پچیس سو گناہ کرتا ہے

عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال: من قال فی دبر کل صلاة: عشر تسبیحات وعشر تکبیرات وعشر تحمیدات فی خمس صلوات فتلك خمسون ومائة باللسان والف فی المیزان واذا اخذ مضجعه مائة باللسان والف فی المیزان فایکم یصیب فی یوم الفین وخمسمائة سیئة.

"حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ۱۵۰ اور میزان میں ۱۵۰۰ ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر

یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں ۲۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔"

(اخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ۶/۴۶، الرقم: ۹۹۸۲، والطبراني في المعجم الاوسط، ۷/۲۷۵، الرقم: ۷۴۸۵، وابن حبان في طبقات المحدثين باصبهان، ۴/۴۳)

☆ **عن سعيد رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما يمنع احدكم ان يسبح دبر كل صلاة عشرًا ويكبر عشرًا ويحمد عشرًا فذالك في خمس صلوات خمسون ومائة باللسان والف وخمسمائة في الميزان واذا اوى الى فراشه سبح ثلاثا وثلاثين وحمد ثلاثا وثلاثين وكبر اربعا وثلاثين فذالك مائة باللسان والف بالميزان، فايكم يعمل في يوم وليلة الفين وخمسمائة سيئة.**

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ۱۵۰ مرتبہ زبان پر اور میزان پر ایک ہزار کے برابر ہے اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ زبان پر ۱۰۰ مرتبہ اور میزان میں ۱۰۰۰ نیکیوں کے برابر ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ۲۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔"

(اخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ۶/۴۶، الرقم: ۹۹۸۱، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۳/۲۱۶، الرقم: ۷۱۸۴، والذهبي في سير اعلام النبلاء، ۱۱/۵۵۱، والشوكاني في نيل الاوطار، ۲/۳۴۸، والعيني في عمدة القاري، ۶/۱۳۱)

اے رب ارتقائے شب و روز و ماہ و سال — محرومیوں کے عہد پریشاں کو دے زوال
کیونکر کوئی ورق پہ سجائے دھنک کے رنگ — زخموں سے چور چور ہے رعنائی خیال
فریاد سُن! کہ پنجۂ آفات میں ہوں میں — شہ رگ سے بھی قریب ہے تو ربِ ذوالجلال
بنجر زمین جسم کی مانگے گھٹا کا لمس — شاداب ساعتوں سے بھرے آرزو کا تھال
آسودگی اُگا مری آنکھوں میں بھی کبھی — آلام و رنج و درد کے طوفاں سے نکال
خیمہ تنا ہوا ہے ہواؤں کا شہر میں — کیسے کوئی چراغ جلائے شبِ وصال
روئیدگی کا حدِ نظر تک نہیں نشان — اُترے مری زمیں پہ بھی شبنمی سی شال
اے لا شریک و قادر و رحمان و بے نیاز — کیوں تیری ذات ہی سے نہ کرتا رہوں سوال

(ریاض حسین چودھری)

اے ام مالک یہ برکت ہے

عن ام مالك الانصارية جاء ت ام مالك رضی الله عنها بعكة سمن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فعصر ها ثم رفعها اليها فرجعت فاذا هي مملوءة فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: نزل في شي ء يا رسول الله، قال: وما ذاك يا ام مالك، قالت: رددت على هديتي قال: فدعا بلالا فساله عن ذلك فقال: والذی بعثك بالحق، لقد عصرتها حتى استحييت فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هنيئالك يا ام مالك هذه بركة عجل الله ثوابها ثم علمها ان في دبر كل صلاة: سبحان الله عشرًا، والحمد لله عشرًا، والله اكبر عشرًا.

”حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت ام مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ام مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔“ **(اخرجه ابن ابی شيبة فی المصنف، كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالىٰ محمدا صلى الله عليه وسلم، ۳۲۲/۶، الرقم: ۳۱۷۲۰، وابن ابی عاصم فی الاحاد والمثانی، ۱۷۷/۶، الرقم: ۳۴۰۵، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۳۵/۲۵، الرقم: ۳۵۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳۰۹/۸، وايضاً، ۱۰۲/۱۰، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ۱۹۵۶/۴، الرقم: ۴۲۰۶، والعسقلانی فی الاصابة، ۲۹۸/۸، والعينی فی عمدة القاری، ۱۳۱/۶)**

(امام ہیثمی نے فرمایا ہے اس حدیث کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں)

ہے ممکن کن سے پیدا پھر کوئی تازہ جہاں کر دے — تری قدرت تو جب چاہے زمیں کو آسماں کر دے
ہو مسجود ملائک پھر کوئی انگارۂ خاکی — تجھے زیبا ہے پھر تازہ حدیثِ قدسیاں کر دے
بنی نوع انساں میں ہوں بوبکر و علی پیدا — تو رشکِ قدسیاں وصفِ ضمیرِ کن فکاں کر دے

خدایا شانِ خلاقی سے تیری یہ بھی ممکن ہے
فنا کے دشت سے پھر زندگی کو نغمہ خواں کردے
نہ ہوگی خلق میں چوں اور حیراں کی کوئی گنجائش
تری قدرت سرابوں سے اگر دریا رواں کر دے
اشارہ ہو اگر سمومِ گرد کا جھونکا
فضائے دشتِ وصحرا کو بہارِ بے خزاں کر دے
کمی کس چیز کی یارب ہے تیرے کارخانے میں
بس اب اعجاز احمد کو بھی تو معجز بیاں کردے

(پروفیسر اعجاز احمد خاں اعجازؔ)

اپنی لختِ جگر کو خدمت گذار دینے کی بجائے وظیفہ عطا فرما دیا

عن عطاء بن السائب عن ابيه قال: اتى على بن ابى طالب رضى الله عنه عند فاطمة رضى الله عنها فقال: انى اشتكى صدرى مما اجد بالقرب قالت: وانا والله انى اشتكى يدى مما اطحن الرحا فقال لها: ائتى النبى صلى الله عليه وسلم فقد اتاه سبى ائتيه لعله يخدمك خادما فانطلقت الى النبى صلى الله عليه وسلم فاتاهما فقال: انكما جئتمانى لا خدمكما خادما وانى ساخبركما بما هو خير لكما من الخادم فان شئتما اخبرتكما بما هو خير لكما من الخادم: تسبحانه دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين وتحمدانه ثلاثا وثلاثين وتكبرانه اربعا وثلاثين واذا اخذتما مضاجعكما من الليل فتلك مائة قال على رضى الله عنه: فما اعلمنى تركتها بعد قال له ابن الكواءِ: ولا ليلة صفين؟ فقال له على رضى الله عنه: قاتلكم الله يا اهل العراق ولا ليلة الصفين.

’’حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ (یا فرمایا:) اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم سے جنگ کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔‘‘ (اخرجه ابن

ابی شیبة فی المصنف، کتاب الدعاء، باب ما یقال فی دبر الصلوات، ۶/۳۳، الرقم: ۲۹۲۶۳، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۰۳، الرقم: ۱۰۶۵۰، والبزار فی المسند، ۳/۱۰)

ہم قالوا بلٰی دہرانے لگے
حنان بھی ہے منان بھی ہے
ہر روز نرالی شانِ بھی ہے
فرمانِ خدا منقول ہوا
میں ذکر میں جب مشغول ہوا
ہر سمت ہیں جلوے تیرے عیاں
اذکار ترے اے ربِ جہاں
ہے میری دعا یہ مولا سے
یا گرد و نواح طیبہ سے
ہم کرتے رہے ہر روز خطا
ہم قالوا بلی دہرانے لگے

توحید کے نغمے گانے لگے
اللہ مرا رحمٰن بھی ہے
پھر کیسے کوئی جھٹلانے لگے
اُس دن سے مرا معمول ہوا
وہ ذکر مرا فرمانے لگا
کچھ سامنے ظاہر کچھ ہیں نہاں
خلوت کو مری مہکانے لگے
مکہ سے ملے یا اقصیٰ سے
پتھر جو مرے سرہانے لگے
وہ کرتا رہا ہر آن عطا
توحید کے نغمے گانے لگے

باب مدینۃ العلم رضی اللہ عنہ:

یہ روایت قدرے تفصیل کے ساتھ خود حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے جو اس طرح ہے:

☆ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه، انه قال: قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بسبی فقال علی لفاطمة: ائتی اباك فسلیه خادما تقی به العمل، فاتت اباها حین امست، فقال لها: مالك یا بنیة؟ قالت: لا شیء جئت لا سلم علیك وا ستحیت ان تسال شیئا، فلما رجعت قال لها علی: ما فعلت ؟ قالت: لم اسأله شیئا واستحییت منه حتی اذا کانت اللیلة القابلة، قال لها: : ائتی اباك فسلیه خادما تتقین به العمل، فاتت اباها فاستحیت ان تسأله شیئا حتی اذا کانت اللیلة الثالثة مساء خرجنا جمیعا حتی اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، فقال: ما اتی بکما، فقال علی: یا رسول اللہ، شق علینا العمل فاردنا ان تعطینا خادما نتقی به العمل، فقال لهما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: هل ادلکما علی خیر لکما من حمر النعم؟ قال علی: یا رسول اللہ، نعم! قال: تکبیرات وتسبیحات وتحمیدات مائة حین تریدان ان تنا ما فتبیتا علی الفی حسنة ومثلها حین تصبحان فتقومان علی الف حسنة فقال علی: فما فاتتنی منذ سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا لیلة صفین، فانی نسیتها حتی ذکرتها من آخر

اللیل فقلتها .

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ قیدی حضور ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے ایک قیدی مانگ لاؤ۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شام کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا بات ہے؟ آپ نے عرض کیا: کوئی بات نہیں، میں صرف آپ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ لہٰذا حیاء کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا نے کوئی سوال نہ کیا، پھر جب آپ واپس گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا بنا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے کوئی چیز نہیں مانگی، کیونکہ مجھے آپ سے مانگتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ یہاں تک کہ اگلی رات پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ اپنے بابا کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگ لو تاکہ خود کام کاج سے بچ سکو۔ آپ رضی اللہ عنہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، لیکن مارے حیاء کے کچھ نہ مانگا، یہاں تک کہ جب تیسری رات ہوئی شام کے وقت ہم دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کو کیا چیز لائی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر (گھر کا) کام کاج گراں ہو گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک خادم عنایت فرما دیں جس کی وجہ سے ہم کام کی مشقت سے بچ سکیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے لئے ایسی بہترین چیز نہ بتاؤں جو سرخ قیمتی اونٹوں سے بھی بہتر ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سو مرتبہ تکبیرات، تسبیحات اور تحمیدات (یعنی بترتیب ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں۔ اس طرح کل عدد ۱۰۰ بنتے ہیں) پڑھ کر سونا تو تم دو ہزار نیکیوں پر رات بسر کرو گے، اور اسی طرح جب تم صبح کرو، تو دو ہزار نیکیوں پر تم بیدار ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا مجھ سے یہ عمل نہیں چھوٹا سوائے صفین والی رات، پس میں اسے بھول گیا تھا یہاں تک کہ رات کے آخری پہر مجھے یاد آیا تو میں نے یہ عمل کیا۔‘‘

(اخرجه البزار في المسند، ۳/۱۰۷، الرقم: ۸۹۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۰۴، الرقم: ۱۰۶۵۲، وابو نعيم في حلية الاولياء، ۱/۶۹، والطبراني في الدعاء، ۱/۹۱، الرقم: ۲۲۳)

وہی ہوتا ہے جو فرمان خدا دیتا ہے
جو بھی ملتا ہے ہمیں ربّ علیٰ دیتا ہے
کوئی ذی روح بھی رہتا نہیں بھوکا ہرگز
رزق پتھر میں بھی کیڑے کو خدا دیتا ہے
شب نصیبوں کو سحر کا وہ اُجالا بخشے
اور گمراہ کو وہ راہ دِکھا دیتا ہے
وہی دیتا ہے دُعاؤں کو اجابت کا شرف
وہی ہر شخص کو توفیق دعا دیتا ہے
زندگی سے جسے آراستہ کرتا ہے اُسے
موت کی نیند بھی جب چاہے سلا دیتا ہے

(جسٹس محمد الیاس)

دیگر اذکار و وظائف

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرء بالمعوذ تین فی دبر کل صلوۃ .

حضور ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذ تین "قرآن پاک کی آخری دو سورتیں پڑھنے کا حکم دیا"۔

(ترمذی، ۵/۱۷۱، ۲۰۳، ابو داؤد، ۲/۸۶، ۱۵۲۳)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من قرء اية الكرسی فی دبر کل صلوٰة مكتوبه لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت .

(نسائی، ۶/۳۰، ۹۹۲۸)

☆ حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من قرء آية الكرسی فی دبر الصلوٰة المكتوبة كان فی ذمة الله الی الصلوٰة الاخرىٰ .

جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت آنے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۸۳، ۲۷۳۳، وایضاً، ۱/۲۱۴، ۱۶۴)

وفی روية اخرج ابن النجار فی تاريخ بغداد عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : من قرا آية الكرسی فی دبر كل صلاة مكتوبة اعطاه الله قلوب الشاكرين واعمال الصديقين وثواب النبيين وبسط عليه يمينه بالرحمة ولم يمنعه من دخول الجنة الا ان يموت فيدخلها .

"امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اعمال اور انبیاء کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنا دستِ رحمت دراز فرمائے گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔" (اخرجه السيوطی فی الدر المنثور، ۲/۶، وابن عساكر فی تاريخ مدينة دمشق، ۶۱/۱۰۶)

وہ بڑا مہربان خالق ہے — وہ بڑا مہربان رازق ہے
جسم میں جان ڈالتا ہے وہ — ساری دُنیا کو پالتا ہے وہ
آدمی جب اُسے بلاتا ہے — وہ مددگار بن کے آتا ہے
اس کی رحمت کمال کرتی ہے — سب کے دل کو نہال کرتی ہے
جو خدا سے سرور ڈرتا ہے — شاد رہتا ہے عیش کرتا ہے

(سرور بجنوری)

اللہ بہت بڑا ہے

☆ **عن زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت نبى الله صلى الله عليه وسلم يقول وقال سليمان: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى دبر صلاته (اللهم، ربنا ورب كل شيءٍ انا شهيد انك انت الرب وحدك لا شريك لك، اللهم ربنا ورب كل شيءٍ انا شهيد ان محمدًا عبدكِ ورسولك، اللهم ربنا ورب كل شيءٍ انا شهيد ان العباد كلهم اخوة، اللهم ربنا ورب كل شيءٍ اجعلنى مخلصالك واهلى فى كل ساعة فى الدنيا والآخرة يا ذا الجلال والاكرام اسمع واستجب الله اكبر الاكبر اللهم نور السموات والارض (قال سليمان بن داؤد) رب السموات والارض الله اكبر الاكبر حسبى الله ونعم الوكيل، الله اكبر الاكبر)**

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (اور سلمان کی روایت میں ہے کہ) حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا کرتے: اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ کہ رب صرف تو ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لئے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے رب! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔'' **(اخرجه ابو داؤد فى السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا اسلم، ٨٣/٢، الرقم: ١٥٠٨، والنسائى فى السنن الكبرى، باب من قرا آية الكرسى دبر كل صلاة، ٣٠/٦، الرقم: ٩٩٢٩، واحمد بن حنبل فى المسند، ٣٦٩/٤، الرقم: ١٩٣١٢، وابو يعلى فى المسند، ١٧٨/١٣، الرقم: ٧٢١٦، والبيهقى فى شعب الايمان، ٤٣٣/١، الرقم: ٦٢٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣٥٠/١، الرقم: ١٨٣٠، وابن سرايا فى سلاح المؤمن فى الدعاء، ٣٤١/١، الرقم: ٦٢٣، والسيوطى فى الدر المنثور، ١٩٦/٢، والصنعانى فى سبل السلام، ١٩٩/١، والشوكانى فى نيل الاوطار، ٣٥١/٢)**

آتا ہے ہر زباں پہ تیرا نام بار بار یا رب سنوارتا ہے تو ہر کام بار بار
خالق بھی تو ہے مالک و مولا بھی تو ہے کرتا ہے اپنے بندوں پہ انعام بار بار
ہر دورِ ابتلا میں ہدایت کے واسطے نبیوں پہ تیرے آتے تھے پیغام بار بار
یارب تیرے کرم کی حدیں ہیں نہ کچھ شمار دیتا ہے مخلصین کو اکرام بار بار
وہ سر بلند ہے جو تیرے در پہ جھک گیا ملتا رہا ہے تیرا یہ پیغام بار بار

نمرود ہے کہاں کہاں فرعون اور یزید   دکھلایا تو نے باغی کا انجام بار بار
عابدؔ کی آرزو کی تکمیل اے خدا   جی چاہتا ہے باندھوں میں احرام بار بار

(پروفیسر صوفی عابد سلطانی برہانپوری)

اے اللہ! غم وحزن دور کر دے

عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قضی صلاته مسح جبهته بیده الیمنی، ثم یقول: بسم الله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم، اللهم اذهب عنی الهم والحزن.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی مبارک کو چھوتے اور یوں کہتے: **(بسم الله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم، اللهم اذهب عنی الهم والحزن)** (اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم وحزن کو دور فرما دے)۔“ **(اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۳/۲۶، ۲۸۹، الرقم: ۲۴۹۹، ۳۱۷۸، وایضا فی الدعاء، ۱/۲۰۹، الرقم: ۶۵۸، وابو نعیم فی حلیة الاولیاء، ۲/۳۰۱، وایضا فی تاریخ اصبهان، ۲/۶۶، الرقم: ۱۱۰۵، وابن السنی فی عمل الیوم اللیلة، ۱/۱۰۱، الرقم: ۱۱۲، والواسطی فی تاریخ واسط، ۱/۱۳۰، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۰)**

وہم وخیال وفکر سے بالا ترا وجود   تو شوکت یقین ہے تو حاصل سجود
تیری صفات لکھ سکے کیسے مرا قلم   تیرے ہی لفظ کن سے ہے تشکیل ہست وبود
اپنوں پہ ہی تو ہوتا نہیں ہے ترا کرم   اغیار پر بھی دیکھا ہے تیرا ہی لطف وجود
غفار ہے کریم ہے خلاق این وآں   قادر بھی ہے علیم بھی اور راحم وودود
تیرا مقام پایا ہے اس سے بھی ماوراء   ہوتی ہیں ختم جس جگہ افکار کی حدود
تیرا کرم کہ تو نے ہمیں مصطفیٰ دیئے   ان پر اور ان کی آل پر ہر آن ہو درود
امت ترے حبیب کی غفلت میں کھو گئی   اپنے کرم سے توڑ دے طاری ہے جو جمود
گرچہ رضاؔ کی آنکھ سے پنہاں ہے تیری ذات   پائی ہے اپنے قلب میں اس نے تری نمود

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

تمام رسولوں پہ سلامتی ہو علیہم الصلوٰۃ والسلام

عن زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من قال فی دبر كل صلاة: سبحان ربك رب العزة عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد لله رب

العالمین○ (الصافات، ۳۷: ۱۸۱) **ثلاث مرات فقد اکتال بالجریب الاوفی من الاجر .**

''حضرت زید بن ارقم ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد **(سبحان ربك رب العزة عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد للہ رب العالمین ○)** *(آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ○) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے بارہ صاع کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔''*

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۱۱/۵، الرقم: ۵۱۲۴، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۳۳۰/۲، الرقم: ۲۴۷۱، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰۲/۱۰، والهندی فی کنز العمال، ۱۳۵/۲، الرقم: ۳۴۸۲، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۲۶/۴، والسیوطی فی الدر المنثور، ۱۴۱/۷)

و فی روایة: عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: کنا نعرف انقضاء صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم بقوله: سبحان ربك رب العزة عما یصفون ○و سلام علی المرسلین ○و الحمد لله رب العالمین○

''حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا: **(سبحان ربك رب العزة عما یصفون○ وسلام علی المرسلین○ والحمد لله رب العالمین ○)** *(آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب○) کے پڑھنے سے جانتے تھے۔*

(ترمذی، ۹۶/۲، ۳۹۹)

☆ **وفی روایة: عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم غیر مرة یقول فی آخر صلاته عند انصرافه: سبحان رنك رب العزة عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین○ والحمد لله رب العالمین○** (الصافات، ۳۷، ۱۸۱)

''ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: **(سبحان ربك رب العزة عما یصفون○ وسلام علی المرسلین○ والحمد لله رب العالمین○)** *(آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب○)* (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، کتاب الصلوات، باب ماذا یقول الرجل اذا انصرف، ۲۶۹/۱، الرقم: ۳۰۹۷، والعسقلانی فی المطالب العالية، ۲۲۷/۴، الرقم: (۵۳۴)۲)

☆ **عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال دبر**

الصلاة: سبحان الله العظیم وبحمده لا حول ولا قوة الا بالله، قام مغفورا له ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: (**سبحان الله العظیم وبحمده لا حول ولا قوة الا بالله**) (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، اور اسی کی حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تو وہ بخشا ہوا (اپنی مجلس سے) کھڑا ہوگا۔'' (الترغیب والترهیب، ۲/ ۳۰۰، ۲۴۷۲، کنز العمال، ۲/ ۱۳۵، ۳۴۸۳،) (اس حدیث کو ابن سنی نے روایت کیا ہے اور ''تین مرتبہ'' کے لفظ کا اضافہ کیا ہے)

صرف خالق کی رضا کی جستجو کرتے رہو   یعنی ہر لحہ خدا کی گفتگو کرتے رہو
ہو گیا راضی اگر رب پھر تو راضی سب کے سب   تم تو بس حق کی رضا کی آرزو کرتے رہو
دونوں عالم میں فلاح درکار ہے گر آپ کو   مرضیٔ رب پر عمل بس ہو بہو کرتے رہو
دامن اُمید چاک ہونے نہ پائے دوستو!   اور اگر ہو جائے تو اس کو رفو کرتے رہو
کاسۂ دل میں مئے عشقِ الٰہی چاہیے   اس لئے متروک ہر جام وصبو کرتے رہو
یادِ حق سرمایہ ایمان ہے ایقان ہے   رات دن اللہ ہُو اللہ ہو کرتے رہو
عابد اس کی شان ہر شے سے عیاں ہے چارسُو   اپنے احساس آشنائے رنگ وبُو کرتے رہو

(صوفی سید عابد میر قادری سلطانی)

حضور علیہ السلام کی شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی

عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من دعا بهولاء الدعوات فی دبر کل صلاة مکتوبة حلت له الشفاعة منی یوم القیامة: اللهم اعط محمدا نِالوسیلة واجعله فی المصطفین محبته وفی العالمین درجته وفی المقربین ذکر دراه ۔

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں مانگیں، روز قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: (**اللهم اعط محمدا نِالوسیلة واجعله فی المصطفین محبته وفی العالمین درجته وفی المقربین ذکر دراه**) (اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقربین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین)۔''

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/ ۲۳۷، الرقم: ۷۹۲۶، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۲/ ۳۰۰، الرقم: ۲۴۷۳، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۱۲، والهندی فی کنز العمال، ۲/ ۱۳۴، الرقم: ۳۴۷۹، ۳۴۸)

☆ **وقال ابن کثیر: وقال: (وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب○ و من الیل فسبحه وادبار السجود○) (ق، ۵۰: ۳۹-۴۰) ولهذا جاء ت السنة باستحباب التسبیح**

والتحميد والتكبير بعد الصلوات المكتوبات وقال ابن عباس: ما كنا نعرف انقضاء صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بالتكبير ۔

''ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: **(و سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ○ و من اليل فسبحه وادبار السجود ○)** (سو آپ اُن باتوں پر جو وہ کہتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے ○ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی ○) اسی لئے سنت میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔'' **(ذكره ابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ۲۱۸/۱)**

دنیا ساری تیری ہے مولا، ساری دنیا تیری ہے — ہوتا ہے دن رات تماشا، ساری لیلا تیری ہے
سورج تیرا، چاند بھی تیرا، تیرے سارے تارے ہیں — بجلی چمکے، بادل گرجے، سب تیرے ہی اشارے ہیں
سورج نکلا، دن کہلایا، سورج ڈوبا، رات ہوئی — جاڑا آیا، گرمی آئی، گرمی سے برسات ہوئی
مسجد تیری، گرجا تیرا، مندر اور شوالے بھی — تو مالک، ہم سب ہیں بندے، گورے بھی اور کالے بھی
تو نے ہمیں انساں بنایا، اُنس ہمارا کام ہوا — اس دنیا کی نگری میں، ہر سمت ہمارا نام ہوا
مِل جُل کر رہنے کی ہم سب انسانوں کو عادت دی — دنیا کے صدمے بھی مل کر سہ لینے کی طاقت دی
عقل ہمیں کچھ ایسی بخشی، جس سے ہم اپنے کام بنائیں — ہاتھ اور پاؤں دیئے کچھ ایسے جن سے کام کریں سکھ پائیں
تجھ سے دعا ہے، دل میں ہمارے بیر نہ رہنے پائے ذرا — بغض وحسد کی آگ نہ یا رب، سینوں کو گرمائے ذرا
نیّرؔ کو توفیق عطا کر وہ بھی کچھ خدمت کر جائے — وہ بھی فرض اپنا پہچانے پورا اُس کو کر کے دکھائے

ایک نہایت ہی اہم نکتہ

حافظ ابن القیم الجوزی نے ذکر کے موضوع پہ اپنی کتاب **الوابل الصيب من الكلم الطيب** میں لکھا ہے ''آخرت کے لئے عمل کرنے والے لوگ دو قسم کے ہیں بعض تو اجر وثواب کی غرض سے عمل کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو محض خدا تعالیٰ کے ہاں درجہ ومنزلت اور قرب حاصل کرنے کی بنا پر عمل وتعمیل بجالاتے ہیں اس لئے ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے ہاں قرب ومنزلت اور وسیلہ کی طلب میں دوسرے فریق سے بڑھ چڑھ کر کوشش کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کے قرب وجوار کے حصول کی خاطر جان ودھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں دونوں قسم کے لوگوں کا تذکرہ فرمایا:

ان المصدقين والمصدقات واقرضوا الله قرضا حسنا يضاعف لهم ولهم اجر كريم (حدید۵۷۔ ع۲)

صدقہ کرنیوالے مردوں اور عورتوں اور خدا قرض حسنہ دینے والوں کے صدقہ وقرض کو دو چند کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔

یہ پہلا فریق ہے جو اجر وثواب کی غرض سے عمل کرتا ہے۔ پھر فرمایا:

والذین امنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون (حدیث۵۷۔ ع۲)

جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ صدیق ہیں۔

یہ اصحاب قرب و منزلت ہیں۔ پھر فرمایا:

والشہدآء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم (حدیث۵۷۔ ع۲)

اور شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے انہیں اجر بھی ملے گا اور نور بھی عنایت ہوگا۔

اس جملہ میں اختلاف ہے، بعض نے **الذین امنوا باللہ ورسلہ** پر اس کا عطف ڈال کر یہ مطلب لیا ہے کہ اللہ عزوجل مومنین کے متعلق یہ خبر دینا چاہتا ہے کہ یہی صدیق ہیں اور یہی شاہد۔ جو قیامت کو تمام امتوں پر شاہد ہوں گے اور شہادت دیں گے۔ ان کے متعلق یہ خبر دی کہ ان کو اجر و ثواب ملے گا۔ **لھم اجرھم ونور ھم** تو (گویا) اللہ عزوجل نے ان کے متعلق چار چیزوں کی خبر دی ہے جن میں ایک یہ ہے کہ وہ صدیقین و شہداء ہیں اور یہی قرب مرتبت و قرب منزلت ہے۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ عطف نہیں بلکہ **الصدیقون** کے بعد از سر نو ابتداءً شہداء کی حالت بیان فرمائی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب و حضور میں ہوں گے اور انہیں ان کا اجر و ثواب اور نور عنایت ہوگا، تو پہلے نیکو کار و اہل احسان متصدقین کا تذکرہ فرمایا، پھر مومنین کا ذکر فرمایا جن کے دلوں میں ایمان راسخ ہو کر جڑیں مار چکا ہے اور شربت ایمان سے لبالب بھر چکے ہیں لہٰذا یہ لوگ صدیق اور اہل علم و عمل ٹھہرے اور پہلا فریق اہل البر والاحسان یعنی نیکو کار محسنین ہوا لیکن پھر بھی صدیق لوگ محسنین و نیکو کاروں سے صدیقیت میں کامل بلکہ اکمل ہیں ان کے بعد پھر شہداء امت اور ان پر نازل کردہ انعامات کا ذکر فرمایا کہ انہیں رزق ملے گا اور نور حاصل ہوگا کیونکہ جب انہوں نے اپنی جان تک خدا کے راہ میں قربان کر دی تو اللہ عزوجل نے اس کے عوض ان پر یہ انعام فرمایا کہ انہیں زندہ فرما کر رزق عنایت کیا انہیں رزق بھی ملتا ہے اور نور بھی ملے گا۔ یہ تھا سعید و نیک بخت لوگوں کا تذکرہ۔

اس کے بعد شقی و بد بخت لوگوں کا ذکر کیا، فرمایا: **والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحب الجحیم** (حدیث۵۷۔ ع۲) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا وہ دوزخی ہیں۔

اے خدائے لم یزل اے خالقِ ارض وسما   ذات ہے تیری احد ثانی نہیں کوئی تیرا
نور سے تیرے منور ہیں زمین و آسماں   تیری قدرت کی نہیں پائی کسی نے انتہا
تو ہے معبودِ حقیقی ہم سبھوں کا بالیقین   کوئی بھی لائق عبادت کے نہیں تیرے سوا
ذکر کرتے ہیں تیرا جن و بشر شام و سحر   نعمتیں دارین کی کرتا ہے تو سب کو عطا
اے خدا پھر فکرِ محشر کیوں ہو انور کو بھلا   گر کرے تیری عبادت روز و شب صبح و مسا

(حافظ نور محمد انور)

اجر و ثواب کے طالب اور قرب کے متلاشی

غرضیکہ یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ عزوجل نے دو قسم کے لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے اول اصحاب اجور دوم اصحاب منزلت و مراتب اور انہیں چیزوں (اجر و منزلت) کا فرعون نے جادوگروں سے وعدہ کیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ کی صورت میں

انہیں انعام ملے گا، چنانچہ قرآن حکیم میں ہے کہ جادوگروں نے کہا۔

ان لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین قال نعم وانکم لمن المقربین ۔ (اعراف۷ . ع۱۴)

اگر ہم غالب آ جائیں تو کیا کچھ اجر بھی ملے گا تو فرعون نے جواب دیا کیوں نہیں یقیناً مزید براں تمہیں اپنا مقرب بنا لوں گا۔

یعنی تمہیں دونوں چیزیں انعام کروں گا' اجر بھی دوں گا اور اپنی بارگاہ میں قرب منزلت بھی بخشوں گا۔

بہرصورت اعمال کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ہمیں اجر ملے گا مگر عارف لوگ اس لئے عمل کرتے ہیں کہ ہمیں خداتعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور اللہ عزوجل کے ہاں مرتبہ ومنزلت بڑھے اور قلبیہ (اہل دل عارفین) کے اعمال بدنیہ (اہل ظاہر) کے اعمال سے کئی گنا زیادہ ہوتے ہیں اگرچہ بدنیہ (اہل ظاہر) کے اعمال بھی بعض دفعہ اہل دل اور عارف لوگوں کے اعمال سے زیادہ ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ نیتوں میں چھپے خیر و شر کو تولتا ہے   قریب رہتا ہے سازِ نفس میں بولتا ہے
جہاں ہم کو دکھاتا ہے اجلی صبحوں کا   وہی جو آنکھ کٹوری میں نیند گھولتا ہے
یہی جو شام کی دہلیز پر سویرے تک   چراغِ ماہ جلاتا ہے نجوم رولتا ہے
صبیح ہم کو تجسس کی روشنی دے کر   وہ ہم پہ اپنی خدائی کے بھید کھولتا ہے
(صبیح رحمانی)

اللہ عزوجل اور موسیٰ علیہ السلام کا سوال وجواب

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا کہ محمد علیہ الرحمۃ نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے پروردگار! کون آدمی تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ومعزز اور برگزیدہ ہے؟ اللہ عزوجل نے جواب دیا جو ہر وقت میرے ذکر میں رطب اللسان رہے، پھر کہا: زیادہ عالم کون ہے؟ جواب ملا جو اپنے علم کے ساتھ ساتھ دوسروں کا علم بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ پھر عرض کی: زیادہ عادل کون ہے؟ جواب آیا جو شخص خود اپنی ذات پر وہی فیصلہ صادر کرے جو غیروں پر صادر کرتا ہے فیصلہ کرتے ہوئے اپنی یا غیر کسی کی رعایت نہ کرے پھر دریافت کیا زیادہ گنہگار کون ہے؟ فرمایا جو مجھے تہمت لگائے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: مولا! تجھے بھی کوئی متہم کر سکتا ہے؟ فرمایا جو مجھ سے خیر وبرکت طلب کرے مگر میری تقدیر سے منہ چڑھائے۔

☆ نیز بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بیان فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لئے گئے تو دریافت کیا کہ مولا! تجھے کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو مجھے ہر وقت یاد رکھے، اور کسی وقت نہ بھولے۔

☆ کعب فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا میرے مالک تو قریب ہے؟ کہ تجھے آہستہ بلاؤں اور مناجات کروں یا بعید کہ تجھے زور سے بلاؤں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا موسیٰ جو میرا ذکر کرے میں اس کا ہم جلیس وہم مجلس ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مولا! میں تو بعض دفعہ ایسی حالت میں ہوتا ہوں کہ اس وقت تیرا ذکر کرنا بالکل نامناسب ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: وہ کون سی حالت؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: قضاء حاجت یا جنابت کی حالت فرمایا کوئی حرج نہیں ہر حالت میں یاد رکھئے اور خدا کا ذکر بجالایئے۔

عبید بن عمیر نے فرمایا: مومن کے نامۂ اعمال میں صرف سبحان اللہ وبحمدہ کا موجود ہونا روئے زمین کے پہاڑوں

برابر سونا خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

☆ حسن فرماتے ہیں قیامت کے دن منادی آواز دیگا۔ (لوگ کہتے ہیں فلاں اہل کرم اور برگزیدہ لوگ ہیں)، آج دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ کون لوگ اہل کرم و برگزیدہ ہیں؟ پھر آواز دے گا کہاں ہیں وہ لوگ، جو نرم وگرم بستروں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کو خوف و رجا کے ساتھ پکارتے اور دعائیں مانگا کرتے اور خدا کے عطا کردہ مال سے خیرات کیا کرتے تھے جلدی چلے آئیں تو وہ اٹھیں گے اور تمام لوگوں کو پھاندتے کودتے اعلانچی کے ہاں پہنچ جائینگے پھر دوبارہ آواز دیگا! دنیا دیکھ لے گی کہ کرم و بزرگی کے قابل کون ہے؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کے ذکر سے نہ تجارت غافل کر سکتی ہے نہ خرید و فروخت روک سکتی تھی تو وہ سب لوگوں کو پھاندتے منادی کے پاس جا پہنچیں گے اسی طرح ہر ساعت و ہر حالت ہر پہلو و ہر کروٹ پر خدا تعالیٰ کی تعریف وحمد کرنے والوں کو آواز پڑے گی تو وہ پرے کے پرے باندھ کر دوڑے دوڑے منادی کے پاس چلے آئیں گے اور بے شمار تعداد میں آموجود ہوں گے بعد ازاں باقی بچے کھچے لوگوں کو منادی ہوگی اور حساب شروع ہوگا۔

(اس حدیث کے پہلے قطعہ کو جو قیام اللیل میں ہے بیہقی نے حضرت اسما بنت یزید سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور حافظ ابن کثیر نے سورہ سجدہ کی ایک آیت میں اسے ابن ابی حاتم سے ذکر کرتے ہوئے اپنی سند سے اسماء تک پہنچایا ہے۔)

☆ حضرت ابو مسلم خولانی کے ہاں ایک شخص آیا کہنے لگا کوئی وصیت فرمایئے فرمایا ہر جنگل ہر شہر، ہر بستی میں بلکہ ہر شجر و حجر کے پاس بھی خدا تعالیٰ کا ذکر کیجئے، پھر کہا کچھ اور فرمایئے ابو مسلم نے فرمایا خدا کا اس قدر ذکر کیجئے کہ لوگ پاگل کہنے لگ جائیں وہ شخص کہتا ہے۔ ابو مسلم بے حد ذکر کیا کرتے تھے کسی آدمی نے آپ کو ذکر کرتے دیکھا اور لوگوں سے کہنے لگا یہ تمہارا آدمی پاگل و بیوقوف تو نہیں؟ ابو مسلم نے بھی سن لیا اور جواب دیا کہ یہ فعل تو جنون نہیں البتہ یہ ذاکر (ابو مسلم) ضرور مجنون ہی ہے۔

(اخرجه البيهقي في شعب الايمان، ۱/۴۵۵، الرقم: ۶۹۲)

ذکر کے بارے میں اہل ذکر کے اقوال:

☆ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

انیروا بیوتکم بذکر الله کما تنیرون قلوبکم به.

اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روشن کرو جس طرح کہ اس کے ساتھ اپنے دلوں کو روشن کرتے ہو۔

(اخرجه الشعراني في الطبقات الكبرىٰ: ۷۰)

☆ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الغفلة عن الله تعالىٰ اشد من دخول النار

اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے غفلت دوزخ میں داخل ہونے سے بدتر ہے۔ (اخرجه السلمي في الطبقات الصوفية: ۱۵۹)

☆ **سئال سفيان الثوري ذالنون المصري رحمهما الله عن الذكر. فقال الذكر هو غيبة الذاكر عن الذكر**

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: ذکر یہ

ہے کہ ذاکر (معرفت الٰہی میں) اس قدر محو ہو جائے کہ اسے ذکر کی خبر نہ ہو۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۲۲۴)

☆ حضرت ذوالنون المصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

من علامة سخط الله تعالىٰ علی العبد خوفه من الفقر و كان يقول لكل شیء علامة وعلامة طرد العارف عن حضرة الله تعالىٰ انقطاعه عن ذكر الله عزوجل .

بندے پر خدا تعالیٰ کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فقر سے ڈرے آپ فرماتے تھے۔ ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار سے کسی عارف کے مسترد ہونے کی علامت اس کا ذکر الٰہی سے تعلق توڑ لینا ہے۔

(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری ۱۰۷)

دل لہو ہو کے جب تک نہ آنسو بنے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
آنکھ رو رو کے جبتک نہ سجدہ کرے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
جب تلک آپ کی ہو نہ چشم کرم — اور توفیق ایزد نہ ہو ہر قدم
بند رہتے ہیں سب سلسلے جذب کے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
کام آتا نہیں کوئی علم وعمل — بے ثمر یوں ہی رہتی ہے شاخ اہل
ہاتھ آتے نہیں عشق بن یہ صلے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
خالق دو جہاں رب کون ومکاں — اے حبیب خدا سید انس وجاں
شوق گفتار کو اب تو رخصت ملے — .نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں

(منیر الحق کعبی)

مردہ دلوں کی زندگی:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حياة القلوب التی تموت بذكر الحی الذی لايموت

مردہ دلوں کی حیات اسی ہستی کے ذکر سے ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۱۱۹)

☆ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اذا ترك العارف الذكر علی وجه الغفلة نفساً او نفسين قيض الله تعالىٰ له شيطاناً فهو له قرين .

عارف جب غفلت کی وجہ سے ایک یا دو سانسوں کے لئے ذکر چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مسلط فرما دیتا ہے جو کہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔ (اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری ۳۰۶)

☆ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لايكون الرجل من الذاكرين الله كثيرا حتی يذكر الله قائما وقاعدا ومضطجعا .

انسان کا شمار اس وقت تک کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والوں میں نہیں ہوتا جب وہ کھڑے، بیٹھے لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ (اخرجه ابن المبارك فى كتاب الزهد: ۲۸۰ وابو نعيم فى حلية الاولياء، ۳/۲۸۳)

☆ حضرت ابو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

المؤمن يقوى بذكر الله والمنافق يقوى بالاكل

مومن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ قوی ہوتا ہے اور منافق کھانے کے ساتھ قوی ہوتا ہے۔

(اخرجه السلمى فى طبقات الصوفية: ۲۴۰)

☆ محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ذكر اللسان كفارات ودرجات وذكر القلب زلف وقربات

زبان سے ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور بلندی درجات ہے اور دل کا ذکر قرب الٰہی کا سبب ہے۔

(اخرجه السلمى فى طبقات الصوفية: ۲۱۶)

ہر ایک امکاں کا عنواں ہیں ترے رنگ اور تیری خوشبو
بڑے تخلیق ساماں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
ہر اک صورت سے ظاہر ہو رہی ہیں صورتیں کیا کیا
عجب صورت پریشاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
کہاں ہے راز، ہر اک آنکھ روشن کیسے ہوتی ہے
بہر سو نور افشاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
مسلسل پھوٹتی رہتی ہیں شاخیں زندگانی کی
فروغ باغ امکان ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
وگرنہ کچھ ثبوت اپنے بھی ہونے کا نہیں ملتا
جواز اصل ایماں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
زمیں وآسماں میں ہے بپا اک جشن موسیقی
ازل سے زمزمہ خواں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

(روحی کنجاہی)

اے بندے تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مامن يوم الاو الجليل سبحانه ينادى يا عبدى ما انصفتنى اذكرك وتنسانى، وادعوك الى وتذهب الى غيرى، واذهب عنك البلايا وانت معتكف على الخطايا، يا ابن آدم ما ذا تقول غدا اذا جئتنى؟

جو دن گزرتا ہی حق تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا۔ میں تمہیں یاد کرتا ہوں لیکن تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں لیکن تو دوسروں کی طرف جاتا ہے۔ میں تیرے مصائب دور کرتا ہوں مگر تو خطا کاری پر ڈٹا رہتا ہے۔ اے ابن آدم! کل قیامت کو جب تو میرے پاس آئے گا تو اپنی اس غفلت اور کوتاہی پر کیا عذر پیش کرے گا؟ (اخرجه القشيرى فى الرسالة: ۲۲۴)

☆ حضرت محاسبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علامة المحبين كثرة الذكر للمحبوب على طريق الدوام، لا ينقطعون ولا يملون ولا يفترون،

وقد اجمع الحكماء على ان من احب شيا اكثر من ذكره، فذكر المحبوب هو الغالب على قلوب المحبين لا يريدون به بدلاً ولا يبغون عنه حولاً ولو قطعوا عن ذكر محبوبهم لفسد عيشهم وما تلذذ المتلذذون بشئی الذ من ذكر المحبوب ۔

محبت کرنے والوں کی علامت محبوب کا ہمیشہ اور کثرت سے ذکر کرنا ہے۔ کہ نہ وہ اسے منقطع کریں نہ تھکاوٹ محسوس کریں اور نہ اُکتائیں۔ دانا لوگ اس امر پر متفق ہیں کہ جو شخص جس سے محبت کرے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے دلوں پر محبوب کا ذکر ہی غالب ہوتا ہے۔ وہ اس کے بدل یا اس سے پھر جانے کا ارادہ نہیں کرتے۔ اگر وہ محبوب کے ذکر کو چھوڑ دیں تو ان کی زندگی پریشانی کا شکار ہو جائے اور لذت حاصل کرنے والے محبوب کے ذکر سے زیادہ کسی چیز سے لذت حاصل نہیں کرتے۔

(اخرجه الامام القسطلانی فی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ۲/۴۹۵)

کہیں پنہاں کہیں عیاں ہے تو   کون جانے کہاں کہاں ہے تو
گم ازل سے تری تلاش میں ہوں   مجھ کو آواز دے کہاں ہے تو
لاکھ پردوں میں بھی نمود تیری   یہ بھی ظاہر ہے، بے نشاں ہے تو
تو درخشاں مہ ونجوم میں ہے   تابشِ روئے کہکشاں ہے تو
سو خطاؤں پہ بھی معافی ہے   کس قدر ہم پہ مہرباں ہے تو
کیا ٹھکانہ ہے وسعتوں کا تری   بحرِ ذخار وبیکراں ہے تو
اک تری ذات لائقِ سجدہ   ایک معبود دو جہاں ہے تو
ماہ ہو، مہر ہو کہ انجم ہو   ذرے ذرے میں ضوفشاں ہے تو
خود ہی جادۂ نشانِ منزل خود   اور خود میر کارواں ہے تو
حمد میں تیری کیا کہے نیّرؔ   رونقِ بزمِ دو جہاں ہے تو

(سید شریف الدین نیّر)

زباں اور دل کا ذکر

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الذكر على النوعين ذكر اللسان وذكر القلب فذكر اللسان يصل به العبد الى استدامة ذكر القلب والتاثير لذكر القلب فاذا كان العبد ذاكرًا بلسانه وقلبه، فهو الكامل فی وصفه فی حال سلوكه ۔

ذکر کی دو قسمیں ہیں: زبان کا ذکر اور دل کا ذکر۔ زبان کے ذکر کے ذریعے ہی انسان دل کے ذکر کو دائم رکھ سکتا ہے۔ مگر (شخصیت پر) تاثیر دل کے ذکر کی ہوتی ہے۔ لہٰذا جو بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرتا ہو تو اس کی حالت

سلوک اوصافِ کاملہ کی حامل ہے۔ (اخرجه القشيري في الرسالة: ۲۲۱)

☆ حضرت ابوعمران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان رجلا اعتق مائة رقبة في ماله، فذكر ذلك بعض جلساء ابن مسعود له، فدعاله بخير، وقال: الا اخبركم، بافضل من ذلك ايمان ملزوم بالليل والنهار، وان لا يزال لسان احدكم رطبامن ذكر الله .

ایک آدمی نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے، اس کے ہم نشینوں میں کسی نے یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی' تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات نہ بتاؤں دن رات ایمان کو لازم پکڑنا اور یہ کہ تم میں سے ہر ایک کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔ (اخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ۲۸۷)

☆ **سئل ابويزيد البسطامي رحمه الله: ما علامة العارف؟ فقال الا يفترمن ذكره، ولا يمل من حقه، ولا يستانس بغيره .**

حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ عارف کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرے اور اس کے حق سے اُچاٹ نہ ہو اور اس کے علاوہ کسی سے اُنس حاصل نہ کرے۔

(اخرجه السلمي في طبقات الصوفية: ۷۲)

ذات ہے اس کی عظیم اور نام رحمٰن ورحیم ۔۔۔ لطف ہے اس کا فراواں فضل ہے اس کا عمیم
اس نے لفظ کن سے پیدا کی یہ ساری کائنات ۔۔۔ کیا زمین کیا آسمان کیا بحر کیا عرش عظیم
اس کے فیضان کرم سے ہے منور آفتاب ۔۔۔ لطف سے پائی ہے اس کے غنچہ وگل نے شمیم
وہ چمک دیتا ہے ہر شب انجم ومہتاب کو ۔۔۔ وہ چلاتا ہے چمن میں صبحدم باد نسیم
وسعت کون ومکاں بھی تنگ ہے جس کے لئے ۔۔۔ وہ اللہ العالمین ہے دل میں بندوں کے مقیم
ایک ہی وہ ذات ہے بس جس کو ہے سجدہ روا ۔۔۔ جان سکتی ہے مگر اس بات کو عقل سلیم
ہم کو اپنے لطف سے محروم وہ رکھے گا کیوں ۔۔۔ جب کہ اس کی ذات ہے منان ووہاب وکریم
بھیجی اک امی پر اس نے آخری اپنی کتاب ۔۔۔ ہو گیا سلطان عرش وفرش کا در یتیم
آخری پیغامبر کو یہ شرف اس نے دیا ۔۔۔ حکم سے جس کے ہوا ماہ درخشاں بھی دو نیم
مانگتے ہیں سب اسی سے اس کے سب محتاج ہیں ۔۔۔ جھکتے ہیں سب اس کے آگے جاہ وحشمت کے زعیم

(خواجہ عابد نظامی)

غفلت ومعصیت کی بجلی ذاکر پر نہیں گرتی

☆ امام ابوجعفر محمد الباقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ان الصواعق تصيب المؤمن وغير المؤمن ولا تصيب الذاكر الله عزوجل .

(غفلت اور معصیت کی) بجلیاں مومن اور غیر مومن دونوں پر گرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر نہیں

گرتیں۔ (اخرجه الشعرانی فی طبقات الکبری: ۵۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان الرحمة تنزل عند ذکر الصالحین ۔

نیکوکاروں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ (اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۹۱)

☆ حضرت احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لکل شیء عقوبة، وعقوبة العارف انقطاعه عن ذکر ۔

ہر چیز کے لئے سزا ہے اور عارف کی سزا یہ ہے کہ وہ ذکر (الٰہی) سے منقطع ہو جائے۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۳۲۵)

☆ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

صحبة الاشرار تورث سوء الظن بالاخیار وصحبة الاخیار تورث حسن الظن بالاشرار ۔

بروں کی صحبت نیکوں کے ساتھ بدگمانی کا سبب بنتی ہے۔ جبکہ نیکوں کی صحبت بروں کے متعلق اچھا گمان دیتی ہے۔

(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۱۱۱)

☆ حضرت بشر بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بحسبك ان قوما موتی، تحیا القلوب بذکرهم، وان قوما احیاء تقسو القلوب برؤیتهم ۔

تیرے لئے یہی (نصیحت) کافی ہے کہ بعض مردہ لوگوں کے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں اور بعض زندہ (لیکن بے عمل) لوگوں کی رؤیت سے دل سخت ہوتے ہیں۔ (اخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة ۴۶)

☆ حضرت ابوزکریا رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جالسوا الذاکرین فانهم ملازمون باب الملك ۔

ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھو کیونکہ انہوں نے بادشاہ کا دروازہ تھام رکھا ہے۔ (اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۱۲۳)

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جاء فی الانجیل: اذکرنی حین تغضب اذکرك حین اغضب وارض بنصرتی لك، فان نصرتی لك خیر لك من نصرتك لنفسك ۔

انجیل میں مذکور ہے کہ تو مجھے اس وقت یاد رکھ جب تو غصہ میں ہو' میں بھی تجھے اس وقت یاد رکھوں گا جب میں غصہ میں ہوں گا اور میں جو تمہاری مدد کروں اس پر راضی رہ کیونکہ میری مدد کرنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنی مدد آپ کرے۔

(اخرجه القشیری فی الرسالة: ۲۲۵)

کہاں طاقت زباں میں جو کرے حمد وثناء تیری
کہ خالق دو عالم ذات ہے رب العلیٰ تیری
چمن کے غنچہ وگل' سبز وثمر تیرے
چمن تیرا چمن کی پر فضا تیری صبا تیری
تیری رحمت بچا لے گی گنہگاران امت کو
دوزخ سے واپس لائے گی شان عطا تیری

یہ میرے بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
ثناء کرتے ہیں جب سب انبیاء و اولیاء تیری
یہ تیرے پیغمبر کا مدعا کہ تو پوجا گیا ورنہ
پرستش کون کرتا جہاں میں اے خدا تیری
بروز حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہو گا
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت ہے سوا تیری
فضاء دہر میں ہر آن' رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

مجلس ذکر کی برکات

☆ حضرت ابوعلی روذباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من علامة مقت الله للعبد ان يتقلق من مجلس الذكر اذا طال لا نه لواحبه لكان الالف سنة في حضرته كلمح البصر .

بندے پہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یہ ہے کہ مجلس ذکر اگر طویل ہو جائے تو وہ اکتا جائے کیونکہ اگر اللہ اس بندے سے محبت فرماتا ہوتا تو اس کی بارگاہ میں ہزار برس ایک پلک جھپکنے کی طرح ہوتا۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۱۵۹)

☆ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

يا بني اذا كنت في قوم يذكرون الله فبدت لك حاجة فسلم عليهم حين تقوم فانك لا تزال لهم شريكا ما داموا جلوسا . (کتاب الزہد لاحمد بن حنبل: ۲۲۲)

اے میرے بیٹے جب تو ایسے لوگوں میں ہو جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو پھر تمہیں کوئی کام یاد آ جائے تو جاتے وقت انہیں سلام کہا کر بے شک تو اس وقت تک ان کے ساتھ شریک رہے گا جب تک وہ بیٹھے ذکر کرتے رہیں گے۔

☆ حضرت عطاء بن ابی رباح علیہ الرحمہ نے فرمایا:

من جلس مجلس ذكر كفر الله تعالىٰ عنه بذلك المجلس عشر مجالس من مجالس الباطل (الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۲۱)

جو شخص ذکر کی مجلس میں بیٹھے اس مجلس کی برکت سے دس باطل مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جائے گا۔

برکتیں توحید کی جب جزو ایماں ہو گئیں
مشکلات زندگی سب مجھ پہ آساں ہو گئیں
جب سیاہ غم بڑھی مجھ کو مٹانے کے لئے
ہر قدم پر رحمتیں حق کی نمایاں ہو گئیں
خار زار زندگی میں جب ہوا چلنا محال
رحمتیں میرے خدا کی مجھ پہ ارزاں ہو گئیں
یا الہ العالمین! امداد کا ہنگام ہے
سازشیں اغیار کی آفت مسلماں ہو گئیں
رحمت حق کی مجھے حاصل ہے ہر لحہ پناہ
آفتیں جتنی بھی آئیں سب گریزاں ہو گئیں
صحن گلشن میں تھی کانٹوں کی زبان پر تیری حمد
پتیاں غنچوں سے پھوٹیں اور ثنا خواں ہو گئیں
آئی تھیں مجھ پر بھی بخت نارسا کی وحشتیں
تیری رحمت سے مگر یکسر گلستاں ہو گئیں
اپنے عابد پر بھی اے معبود کل لطف و کرم
تلخیاں اب زندگی کی حشر ساماں ہو گئیں

باب نمبر ۵

شانِ خدا (جل وعلا) باستغفار المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)

عن عائشه رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر من قول سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه قالت فقلت يا رسول الله اراك تكثر من قول سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه فقال اخبرني ربي اني سارى علامة في امتي فاذا رايتها اكثرت من قول سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه فقد رايتها (اذا جاء نصر الله والفتح (فتح مكة) ورايت الناس يدخلون في دين الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا) ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ "**سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه**" کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو "**سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه**" کثرت سے پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں (یعنی کیا وجہ ہے)؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ میرے رب عزوجل نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت اور نشانی دیکھوں گا پس جب میں وہ علامت دیکھوں تو "**سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه**" بکثرت پڑھوں چونکہ میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے (اس لئے یہ پڑھتا ہوں)۔ (وہ نشانی یہ ہے) جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ جائے اور فتح نصیب ہو اور تم (اے نبی ﷺ) لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج درفوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک اور روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں "**اللهم اغفرلي**" (اے اللہ! مجھے بخش دے) آپ ﷺ قرآن پر عمل کرتے ہوئے یہ ذکر کرتے تھے)۔ **(مسلم، كتاب الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود (۴۸۴) ابوداؤد (۸۷۷) نسائي في السنن الكبرى (۷۰۹/۱) ابن ماجة (۸۸۹) ابن حبان (۱۹۲۹) بيهقي (۸۶/۲) طبراني اوسط (۳۹۴) شرح السنة)**

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی (بری) مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو بیہودہ باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھ لینے سے ان لغو باتوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا الله انت استغفرك واتوب اليك ۔

یااللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ترمذی، ۵/۴۹۴، ۳۴۳۳، مسند احمد بن حنبل، ۲/۴۹۴، ۱۰۴۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بھی ''اشھد'' کے لفظ کے علاوہ یہی الفاظ تین بار پڑھنا اسی مقصد کے لئے مروی ہیں اور یہ کہ اگر کوئی یہ الفاظ کسی مجلس خیر یا مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتی ہے جیسے کسی تحریر پہ مہر۔ (ابو داؤد شریف، ۴/۲۶۴، ۴۸۵۷)

لازم ہے فنا جب ہر شئے کو کس سے ہو رغبت یااللہ
اک ذات ہے تیری لافانی دے اپنی محبت یااللہ
قربان ہوں تجھ پر جان و دل باشوق وارادت یااللہ
توفیق سے تیری رہ جائے ایمان سلامت یااللہ
عصیاں پہ مجھے اپنے بیحد ہوتی ہے ندامت یااللہ
ہے شان مگر یہ بخشش کی ہوتی ہے جو رحمت یااللہ
رفتار زماں ہے بے ڈھنگی، ہے خوف کا اک عالم طاری
ہو کس پہ بھروسہ ایسے میں لیں کس کی حمایت یااللہ
ہے راہ جو سیدھی ایماں کی تو اپنے کرم سے دکھلا دے
آسان ہو منزل عرفاں کی، کر ہم پہ عنایت یااللہ
حائل ہیں جو پردے غفلت کے اٹھ جائیں دلوں سے لوگوں کے
روشن ہو تجلی سے تیری ہر چشم بصیرت یااللہ
تو چاہے اگر تو ہستی میں مجبور نہ ہوں مقہور نہ ہوں
پائیں نہ کسی سے عالم میں ہم کوئی اذیت یااللہ
ہے صدر حزیں کی دل سے دعا ارباب وفا کی آس بندھا
بھٹکے ہوئے جتنے رہرو ہیں، دے ان کو ہدایت یااللہ

(صدر الدین صدر)

مجلس کے گناہوں کا کفارہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے (انہی الفاظ کے بارے میں فرمایا) مجلس ذکر پہ مہر تصدیق کا کام دیتے ہیں اور بُری مجلس کے بیہودہ کلمات کا کفارہ ہو جاتے ہیں (اخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٢، الرقم: ١٠٢٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٨، الرقم: ١٥٨٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢٠، الرقم: ١٩٧٠)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں صحابہ کرام کے ساتھ ایک مجلس میں یہ (مندرجہ بالا الفاظ اس اضافے کے ساتھ) پڑھے:

عملت سوءً وظلمت نفسي فاغفرلي انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔

(یعنی تعلیم امت کے لئے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ میرا امتی رب کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرے) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے آپ پہ ظلم کیا ہے پس مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

صحابہ کرام کہتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ! **ان هذه الكلمات احدثتهن** ۔ ان کلمات کے ساتھ آپ نے پہلی بار دعا کی ہے: فرمایا: **اجل جاء ني جبريل فقال يا محمد هن كفارات المجلس** ۔ ہاں، میرے

پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ دعا مجلس (کے گناہوں) کا کفارہ ہیں۔ (اخرجه النسائی فی السنن الکبرىٰ ۱۱۳/۶، الرقم: ۱۰۲۶۰، والحاکم فی المستدرک، ۷۲۱/۱، الرقم: ۱۹۷۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی

اللهم انی اعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك

یا اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری اچانک ناراضگی سے اور تیرے غیظ و غضب سے۔ (اخرجه مسلم فی صحیحه ۲۰۹۷/۴ حدیث رقم: ۹۶ ـ ۲۷۳۹، وابو داؤد فی السنن، ۹۱/۲ حدیث رقم: ۱۵۴۵، مشکوۃ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبك من شرما عملت ومن شرما لم اعمل

یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کئے کی برائی سے اور نہ کئے کی برائی سے (اخرجه مسلم فی صحیحه ۲۰۸۵/۴ حدیث رقم ۹۵-۲۷۱۶، وابو داؤد فی السنن ۹۴/۲ حدیث رقم: ۱۵۵۰، واحمد فی المسند، ۱۳۹/۶، مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے:

اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت اللهم انی اعوذ بعزتك لا اله الا انت ان تضلنی انت الحی الذی لا يموت والجن والانس يموتون

یا اللہ! میں تیرا مطیع ہوں تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی بھروسے پر کفار سے جھگڑا کیا یا اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں تیری سوا کوئی معبود نہیں اس سے (پناہ) کہ تو مجھے گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اور تمام جن اور انسان مر جائیں گے (اخرجه البخاری فی صحیحه، ۱۱۶/۱۱، حدیث رقم: ۶۳۱۷، ومسلم ۲۰۸۶/۴ حدیث رقم: ۶۷-۲۷۱۷، مشکوۃ)

ہر شے میں وہی جلوہ نما کیسا لگا ہے   جلووں کی یہ کثرت ہے کہ آئینہ لگا ہے
اللہ کے اسماء کے علاوہ مجھے لوگو!   اک نام محمد کا ہے جو اچھا لگا ہے
جو لفظ بھی فرما دیا سرکار نے میرے   قرآن کے لفظوں کی طرح سچا لگا ہے
ہے دین کی بنیاد یہی کلمۂ طیب   دیتا ہوں گواہی کہ یہی سچا لگا ہے
ایمان و یقیں جس میں نظر آئے کریمی   ہر شخص کے سینے میں وہ آئینہ لگا ہے

میں دن میں سو بار سے زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

و الله انی لا ستغفر الله واتوب اليه فی اليوم اكثر من سبعين مرة . (رواہ البخاری، مشکوۃ باب الاستغفار)

اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اپنے رب سے معافی مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

توبہ استغفار بھی چونکہ نماز روزے کی طرح عبادت ہے اس لئے حضور علیہ السلام اس پر عامل تھے یا یہ عمل ہم گناہ گاروں کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ تو حضور علیہ السلام معصوم ہیں، گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آ سکتا صوفیاء فرماتے ہیں "ہم لوگ تو گناہ کر کے توبہ کرتے ہیں اور عرفاء عبادت کر کے توبہ کرتے ہیں۔"

زاھداں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کے لئے دنیا میں دو امن ہیں ایک نے پردہ فرما لیا اور دوسری قیامت تک ہمارے پاس ہے یعنی نبی پاک ﷺ اور استغفار۔ (مراۃ شرح مشکوۃ)

ذکر ان کا حیات ہے میری اس میں مضمر نجات ہے میری
رفعت ذکر مصطفیٰ کی قسم یہی کل کائنات ہے میری

پانچ چیزوں سے خدا کی پناہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:

(۱) بزدلی، (۲) بخل، (۳) بُری عمر، ارذل العمر (بڑھاپے کی وہ حالت جب اعضاء جواب دے دیں اور انسان اپنی ذمہ داریاں بھی نہ نبھا سکے بلکہ اُلٹا گھر والوں پہ بوجھ بن جائے، (۴) سینوں کے فتنوں (برے عقیدہ اور برے اخلاق حسد، بغض، کینہ وغیرہ یہ تمام اس میں شامل ہیں) (۵) قبر کے عذاب سے (اخرجہ ابوداؤد ۹۲/۲ حدیث ۱۵۴۰، ابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۳، حدیث رقم ۳۸۴۴، مشکوۃ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کہا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبك من الفقر والقلة والذلة واعوذبك من ان اظلم او اظلم ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تنگدستی، کمی (ہر نعمت کی) اور ذلت سے اور اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پہ ظلم کیا جائے۔ (اخرجہ ابوداؤد فی السنن ۹۱/۲ حدیث رقم: ۱۵۴۷، وابن ماجہ ۱۲۶۳/۲ احدیث رقم: ۳۸۴۲۔ مشکوۃ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے:

اللھم انی اعوذبك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں عداوت، منافقت اور بد خلقی سے (اخرجہ ابوداؤد فی السنن ۹۱/۲ حدیث رقم: ۱۵۴۶۔ مشکوۃ)

☆ انہی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبك من الجوع فانه بئس الضجيع واعوذ بك من الخيانه فانها بئست البطانة

اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بری بستر کی ساتھی ہے (عبادت سے روک دیتی ہے) اور خیانت سے تیری پناہ میں آتا ہوں کیونکہ یہ بدترین مشیر کار ہے۔ (ابو داؤد، ۹۱۱/۲، حدیث رقم: ۱۵۴۷، ابن ماجہ

۲/۱۱۱۳، حدیث رقم: ۲۳۵۴، مشکوٰۃ)

وحدت کا رسالت کا اقرار شریعت ہے پابندِ شریعت کی تقدیر میں جنت ہے
محرابِ محبت میں اِک شمعِ عقیدت ہے مجھ کو جو مدینے کی گلیوں سے محبت ہے
اُترا ہے نبی پر جو واللہ کلام اللہ پڑھنا بھی عبادت ہے سننا بھی عبادت ہے
کچھ ہار درودوں کے کچھ ہار سلاموں کے لے جائیں مدینے ہم ہر سال یہ حسرت ہے
دیتے ہیں گواہی بھی ہم دل کی صداقت ہے یہ کلمۂ شہادت کا بخشش کی ضمانت ہے

(آفتاب کرچی

دل پہ پردے سے کیا مراد ہے؟

حضرت اغر المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

انہ لیغان علی قلبی و انی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ (رواہ مسلم، مشکوۃ باب الاستغفار) میرے دل پہ پرد آجاتا ہے اور میں ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ انہی سے ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا **یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ** (ایضاً)

اے لوگوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مرا شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

یغان غین سے ہے بمعنیٰ پردہ، اسی لئے سفید بادل کو غین کہتے ہیں اس پردے کے متعلق شارحین نے بہت خامہ فرسائی ک ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد حضور علیہ السلام کی دنیا میں مشغولیت ہے بعض نے فرمایا کہ اس سے سونا (نیند) مراد ہے، بعض کے خیال میں اس سے مراد اجتہادی خطائیں ہیں مگر حق یہ ہے کہ یہاں غین سے مراد اپنی امت کے گناہوں کو دیکھ کر غم فرماتا ہے او استغفار سے مراد ان گناہ گاروں کے لئے استغفار کرنا ہے۔ حضور علیہ السلام تا قیامت اپنی امت کے سارے حالات پہ مطلع ہیں، ان گناہوں کو دیکھتے ہیں تو دل کو صدمہ ہوتا ہے، اس صدمہ کے جوش میں انہیں دعائیں دیتے ہیں (لمعات، مرقات، اشعہ وغیرہ) اس کی تائید قرآن پاک کی اس آیت سے ہوتی ہے **عزیز علیہ ما عنتم** (التوبہ) اے مسلمانو! تمہاری تکلیفیں ان پہ گراں ہیں۔

آنچہ تو کردی کسے با خود نہ کرد روح پاک مصطفیٰ آمد بدرد

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت علیہ الرحمۃ نے اس موقع کے لئے کہا ہے۔

بد ھنسیں تم ان کی خاطر رات بھر رو رو کر اھو
بد کریں ہر دم برائی تم کہو ان کا بھلا ھو

میرے آقا دو عالم کی خبر رکھتے ہیں

قیام ہند کے دوران ایک دفعہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی صاحب علیہ الرحمۃ کی مولوی اشرف علی تھانوی سے ملاقات ہوگ

تو اثنائے گفتگو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو مخاطب ہو کر فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے **وعلم آدم الاسماء کلها** یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے تو اس آیۃ کریمہ میں الاسماء جمع معرف باللام مفید استغراق ہے اور اس کی تاکید ہے اور اس کا عموم قطعی ہے اور اس کی تخصیص ناممکن ہے اور یہی علم کلی ہے پھر عام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء ﷺ کے لئے علم کلی ماننے کو شرک و کفر کیوں قرار دیا جا رہا ہے۔

مولوی اشرف علی نے اس کا جواب یہ دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صرف اسماء سکھائے گئے تھے اور مسمیات اور ذاتیں نہیں سکھائی گئی تھیں لہٰذا علم مسمیات ثابت نہ ہوا جس سے علم کلی کی نفی ہو گئی۔

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کی یہ تفسیر تو خود قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **ثم عرضهم علی الملائکة فقال انبؤنی باسماء ھو لاء** ۔ یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے مسمیات کو فرشتوں پر پیش کر کے فرمایا کہ ان کے نام بتاؤ۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ آدم علیہ السلام مسمیات کو پہچانتے تھے تب ہی تو ان کے ناموں کے متعلق پوچھا جا رہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ صرف اسماء پیش کیے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ ان کے نام بتاؤ تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ کوئی پوچھے بتاؤ زید کا نام کیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ ایک لغو اور بے معنی بات ہے اور قرآن مجید اس کا متحمل کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب لگے دائیں بائیں دیکھنے اور بغلیں جھانکنے لگے اور ایسے مبہوت ہو گئے کہ شاید ہی زندگی میں انہوں نے اس طرح ندامت محسوس کی ہو۔ ناظرین انصاف فرمائیں کہ ان کے حکیم الامت کا یہ علمی کارنامہ ہے کہ قرآن پاک کے مفاہیم کو سمجھ نہ سکا اور توہمات ابلیسہ میں مبتلا ہو کر حواس کھو بیٹھا۔

☆ اللہ قدوس نے نبی مختار ﷺ کے صدقہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کو وہ جلالت علم اور وجاہت فضل عطا کی تھی کہ مخالف میدان میں آتے ہی جھجک محسوس کرتا تھا۔ موضع ملتان ضلع کیمل پور کے مولوی محمد سعید صاحب جو کہ حضرت قبلہ فقیہ العصر کے شاگرد رشید ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی حسین علی واں بھچروی ہمارے گاؤں میں تقریر کرنے کے لئے آیا تقریر کے دوران اپنی چھڑی حاضرین جلسہ کو دکھا کر کہنے لگا کہ یہ تو کسی کو نفع یا نقصان دے سکتی ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال کے بعد کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے۔ (معاذ اللہ) مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں نے مجلس میں کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب: میں استاذ العلماء فقیہ العصر کو لینے جا رہا ہوں اگر تم میں کچھ حقانیت اور جرات ایمانی ہے تو کل تک ہماری انتظار کرنا میں یہ کہہ کر بندیال آیا اور قبلہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لے کر اپنے آبائی گاؤں ملتان پہنچا جب مولوی حسین علی کو قبلہ استاذ العلماء کی آمد کا علم ہوا تو وہ اپنا بستر بوریا سمیٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ میں تین دن تک یہیں ہوں مولوی حسین علی اور اس کے معتقدین کو لائیں مگر کون ہے جو آپ کی علمی وجاہت کے سامنے دم مارے۔ **ذلك فضل الله یوتیه من یشاء** آپ کے علم کا لوہا اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں۔

☆ مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں ان دنوں حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھ رہا تھا کہ واں بھچراں کے ملک احمد یار صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ فاتحہ خوانی کے لئے حضرت قبلہ فقیہ العصر بھی تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا

بدقسمتی سے اس علاقہ کا ایک مشہور ومعروف دیوبندی مولوی بھی اس فاتحہ خوانی میں آ گیا اور آتے ہی اس نے مسئلہ علم غیب پر بحث شروع کر دی۔ کہنے لگا کہ علم غیب خاصہ خدا ہے جو شخص انبیاء کرام واولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے وہ مشرک ہے۔ اس ن ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت علم میں شریک ٹھہرایا۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ فرما رہے ہیں کہ جو شخص انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم میں شریک ٹھہرایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرو کہ اللہ تعالیٰ کا علم کیسا ہے لہٰذا اگر یہی علم دوسرے کے لئے تسلیم کیا تو شرک لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کا قبل از وقت ایجا علم تھا۔ آپ بیان فرمائیں کہ علم باری تعالیٰ کی کیا کیفیت تھی اور اس میں ۳۶۰ مذہب ہیں ان میں سے کون سے مذہب حق ہیں او کون سے باطل ہیں؟ جب تم نے اللہ تعالیٰ کا علم متعین کر لیا تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ یہ علم اگر غیر اللہ کے لئے مانا گیا تو شرک لازم آ گا اس فاتحہ خوانی میں ہزاروں معززین علاقہ شامل تھے۔ ملک امیر خان صاحب جو کہ مجلس فاتحہ خوانی میں موجود تھے اٹھے اور مولو صاحب سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب تم پر قسم ہوگی اگر تم نے جواب نہ دیا لیکن مولوی صاحب کی بلا جانے کہ اللہ تعالیٰ کو قبل از ایجا مخلوقات کا علم کس طرح ہے اور اس میں کتنے مذہب ہیں۔ **فالحمد علیٰ ذلک حمدًا کثیرًا۔**

☆ آپ علیہ الرحمۃ میاں اکبر علی صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے آپ نے وہاں اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی تو مولوی غلام یٰسین صاحب جو کہ قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم مولانا برکات احمد صاحب ٹونکوی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد تھا لیکن اس وقت دیوبندیت کی طرف قدرے مائل تھا وہ بھی وہیں تقریر میں موجود تھا۔ دوران تقریر مسئل مغیبات خمسہ پر آپ نے کثیر براہین کافیہ اور دلائل شافیہ بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مقبولان رب قدوس ان مغیبات ک جانتے ہیں۔ جب آپ عصر کی نماز کے بعد سیر کے لئے باہر شریف لے گئے تو مولوی غلام یٰسین اور دیگر احباب آپ کے ساتھ تھ دوران سیر مولوی صاحب نے مغیبات خمسہ کے متعلق چند شبہات پیش کئے حضرت قبلہ فقیہ العصر کا تبحر علمی یہ تھا کہ آپ نے وہیں ایک جگہ پر بیٹھ کر دلائل بیان کرنا شروع کر دیئے اور حوالہ کے لئے کتابوں کے نام لئے جاتے۔ مولوی غلام یٰسین صاحب نے چن اعتراض کئے مگر آپ نے جوابات مسکتہ دے کر خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔ پھر آپ سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ جناب می نے یہ کتابیں نہیں دیکھی تھیں المختصر حضرت قبلہ فقیہ العصر نے دلائل دے کر مسئلہ کو ثابت کر دیا اور مولوی غلام یٰسین کو آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرنا پڑا۔

☆ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فرقہ باطلہ دیوبندیہ کا خودساختہ شیخ القرآن مولوی غلام خان خطیب راولپنڈی طالب علم کے بھیس میں حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسائل پوچھنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔ مولوی غلام خان کہنے لگا کہ آج کل اکثر لوگوں کے اعتقاد مشرکین مکہ کی طرح ہو گئے ہیں حضرت قبلہ فقیہ العصر نے پوچھا وہ کیسے؟ تو کہنے لگا کہ مشرکین مکہ بھی بتوں کو سفارشی سمجھ کر غائبانہ طور پر پکارتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ”ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی“ اور آج کل کے بھی عام لوگ انبیاء اور اولیاء کو سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں پر تو نعبدھم ہے یعنی ہم ان کی عبادت کرتے ہیں پکارنے کی یہاں کون سی بات ہے وہ

اپنے بتوں کو معبود سمجھتے تھے آج کون انبیاء اور اولیاء کو معبود سمجھتا ہے۔ جواب میں کہنے لگا کہ مشرکین بتوں کو الٰہ کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو اللہ کہتے تھے۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اس سے پوچھا کہ الٰہ اور اللہ میں کیا فرق ہے؟ تو کہنے لگا ہاں بہت بڑا فرق ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے تو صرف بہائی بھی نہیں آتی۔ اللہ کی اصل الٰہ ہی تو ہے پھر آپ نے فرمایا: الٰہ کون سا صیغہ ہے؟ کبھی مبالغہ کا بتاتا اور کبھی کہتا کہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت داؤ پیچ کھائے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل جائے مگر کوئی صورت نکل نہ سکی اور ان کا خود ساختہ شیخ القرآن خرافات ابلیسہ اور توہمات شیطانیہ کے تاریک راہوں میں بھٹکتا رہا آخر کار راہِ فرار اختیار کیا۔ المختصر بعد میں معلوم ہوا کہ طالب علم کے بہروپ میں آنے والا امت نجدیہ وہابیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن ہے۔

(قرۃ عیون الاقبال فی تذکرۃ فضلاء البندیال)

مرے حضور سا دونوں جہاں میں کوئی نہیں
زمیں پہ کوئی نہیں آسماں میں کوئی نہیں
وہ دستِ قدرتِ مولا کا شاہکارِ حسین
کہ جس کا ثانی مکاں لامکاں میں کوئی نہیں
وہ ایک اسمِ محمد انیسِ جاں ٹھہرا
اس ایک اسم سا نطق و بیاں میں کوئی نہیں
بجز درود و صلوٰۃ و سلام ہر لحظہ
وظیفہ ایسا مرے قلب و جاں میں کوئی نہیں
وہی تو حرفِ یقیں ہیں گماں کی دنیا میں
کہ نقش دوسرا اُن سا گماں میں کوئی نہیں
حلاوت آشنا کرتا ہے جو دل و جاں کو
وہ ذکر اور کسی داستاں میں کوئی نہیں
ہے کون ہمسر سرکارِ دو جہاں نیّر
نہیں ہے بالیقین اس خاکداں میں کوئی نہیں

(ضیا نیر)

اگر تم گناہ نہ کرو......

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

و الذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذهب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون فیغفر لھم ۔ (رواہ مسلم)

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم لائے جو گناہ کریں پھر معافی مانگیں تو اللہ انہیں بخشے۔

اس حدیث کا مقصد لوگوں کو گناہ پر دلیر کرنا نہیں بلکہ توبہ کی طرف مائل کرنا ہے۔ یعنی اے انسانو اگر تم بھی فرشتوں کی طرح سارے معصوم ہوتے تو کوئی قوم ایسی پیدا کی جاتی جو غلطی اور خطاء سے گناہ کر لیا کرتی۔ پھر توبہ کرتی۔ اسے رب تعالیٰ معاف کرتا کیونکہ خلقت رب تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے اور جیسے رب کی صفت رازق ہے ایسے ہی اس کی صفت غفار بھی ہے۔ رازقیت کا ظہور رزق اور مرزق سے ہوتا ہے۔ غفاریت کی جلوہ گری گناہ اور گناہ گار سے ہوتی ہے۔ جو یہ حدیث دیکھ کر گناہ پر دلیر ہو اور پھر گناہ کرے تو کافر ہوا اور یہاں ذکر گناہ کا ہے نہ کہ کفر کا۔ خلاصہ یہ ہے اے گناہ گار! رب کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلکہ توبہ کر لے وہ غفور ورحیم تجھ سے گناہ کا صدور تقاضائے حکمتِ الٰہی ہے۔ تم سے کوئی گناہ نہ ہو یہ ناممکن ہے۔ یہاں لے جانے سے مراد ہلاک کرنا نہیں

ہے۔ بلکہ انہیں آسمانوں تک پہنچا دینا، فرشتوں کے ساتھ رکھنا اور زمین پر دوسری قوم قابل گناہ کو بسانا مُراد ہے۔ (مراۃ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ

بندہ جب اقرار گناہ کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے (متفق علیہ۔ مشکوۃ باب الاستغفار)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئی النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیئی اللیل حتی یطلع الشمس من مغربھا ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوۃ

اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم (اپنی شان کے مطابق) رات کو پھیلاتا ہے تا کہ دن کا گناہ گار توبہ کر لے اور دن کو پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے اور یہ کرم نوازی قائم رہے گی یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکل آئے۔

ایک روایت میں ہے:

من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ ۔ (رواہ مسلم، مشکوۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

جو سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے سے پہلے پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

گرچہ غرقِ بحرِ عصیا نیم ما آیت لا تقنطوا خوانیم ما
کن بشایانِ درت ما را قبول حضرت را گر نشایانیم ما
بر زمینِ عجز بہرِ وصلتت عمر ہا شد جبہہ سایانیم ما
گر نہ باشد لام لطفت دستگیر درخجالت تا ابد مانیم ما
عقل کل عاجز بماندہ در صفات کنہ ذاتت را کجا دانیم ما
مور لنگیم وضعیف ومضطرب چوں نظر افتد سلیمانیم ما
خواجۂ ما رحم برجمع ضعیف بر درت اللہ گویانیم ما
گر نباشی رہنما در وصلِ خویش ہمچناں اعمیٰ وکورانیم ما
مے کنم در یوزۂ وصل ترا شیئاً للہ از گدا یانیم ما
مے کند مہر علی از سوز دل نالہ ہا کہ وصل جویانیم ما

(حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی)

برے کاموں اور بری خواہشوں سے اللہ کی پناہ

☆ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہا کرتے:

اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں بُری عادتوں سے، بڑے کاموں سے اور بُری خواہشوں سے۔

(اخرجه الترمذی فی السنن ۵۷۵/۵، الحدیث رقم ۳۵۹۱)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہا کرتے:

اللهم انی اعوذبك من البرص والجذام والجنون ومن سیئی لاسقام ۔

اے اللہ میں برص سے، کوڑھ سے، دیوانگی اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (ابـــو داؤد، ۹۱۱/۲، حدیث رقم ۱۵۴۷، مشکوۃ)

☆ حضرت شتیر بن شکل بن حمید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی تعویذ سکھایئے جس سے میں تعویذ کروں (اللہ کی پناہ لوں) فرمایا کہو۔

اللهم انی اعوذبك من شر سمعی وشر بصری وشر لسانی وشر قلبی وشر منیی ۔

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور منی کے شر سے (بعض نے کہا منی منیۃ کی جمع بمعنی موت یا امنیۃ کی جمع ہے جس کا معنیٰ تمنا و آرزو ہے۔ یعنی بری موت یا دنیوی آرزوں سے)۔

(ابو داؤد ۹۲/۲ حدیث رقم ۱۵۵۱، مشکوۃ)

☆ حضرت ابوالیسر فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے:

اللهم انی اعوذبك من الهدم واعوذبك من التّردی ومن الغرق والحرق والهرم واعوذبك من ان یتخبطنی الشیطن عند الموت واعوذبك من ان اموت فی سبیلك مدبرًا واعوذبك من ان اموت لدیغاً ۔

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں عمارت کے نیچے دب کر مرنے، ڈوب جانے، بڑھاپے، شیطانی وسوسے موت کے وقت، تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر مرنے اور سانپ کے ڈسنے سے مرنے سے۔ (مفہوم)

(ابوداؤد/۲/۹۲، حدیث رقم:۱۵۵۲، مشکوۃ)

وہ قادر ہے تمام آلام کو آرامِ جاں کر دے
نظر پھیرے تو محرومِ سکونِ آشیاں کر دے
زمانہ اس کی قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھے
نوازش ہو تو سنگِ رہ کو میسر کارواں کر دے
قلم ہے ہاتھ میں بس جستجو حرفِ ثناء کی ہے
مرے معبود دریائے تخیل کو رواں کر دے
نظر آتا نہیں تیری لغت میں حرفِ ناممکن
تو چاہے تو غبارِ دشت کو سیلِ رواں کر دے
اسی کو زیب دیتا ہے وہی مختار و مالک ہے
وہ چاہے تو بس اک پل میں زمیں کو آسماں کر دے
رسولِ پاک کی امت بہت پستی میں ہے یا رب
یہ تیرے نام لیوا ہیں انہیں تو شادماں کر دے
رضی کے پاس ان محدود لفظوں کے سوا کیا ہے
انہیں الفاظِ بے مایہ کو یا رب کہکشاں کر دے

(رضی عظیم آبادی)

بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے؟

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كيف تقولون بفرح رجل انفلتت منه راحلته تجر زمامها بارض قفر ليس بها طعام ولا شراب وعليها له طعام وشراب فطلبها حتى شق عليه ثم مرت بجذع شجرة فتعلق زمامها فوجدها متعلقة به .

تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جسکی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل گئی ایسی سرزمین پہ جہاں نہ کچھ کھانے کو ہو اور نہ ہی پینے کو اور اس اونٹنی پر ہی اس کا کھانے پینے کا سامان ہو وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گذرے اور اس کی نکیل اس درخت کے تنے کے ساتھ اٹک جائے اور وہ شخص اس کو پالے۔ (تو اس شخص کی خوشی و مسرّت کا عالم کیا ہوگا)۔

ہم نے عرض کی یارسول اللہ۔ وہ شخص تو بہت خوش ہوگا، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اما واللہ اشد فرحا بتوبة عبده من الرجل براحلته .

اللہ کی قسم! غور سے سُن لو، اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے (جتنی اس شخص کو ان حالات میں سواری ملنے پہ خوشی ہوگی) (متفق علیه وهذا لفظ مسلم . ٢٠٧٦/٤، ٢٧٠٣)

ایک روایت میں ہے کہ خوشی کی شدت کی وجہ سے وہ بندہ اپنے منہ سے یہ الفاظ نکال دیتا ہے **اللهم انت عبدی وانا ربك** ۔ حالانکہ کہنا چاہتا تھا **اللهم انت ربی وانا عبدك** ۔ (مسلم، مشکوة باب الاستغفار)

یہ کلام انتہائی خوشی بیان فرمانے کے لئے ہے نہ کہ تشبیہ کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ خطا سے پاک ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطاءً منہ سے کلمۂ کفریہ نکل جائے پر بندہ کافر نہیں ہوتا نہ اس سے اس کی بیوی نکاح سے نکلتی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں نہ فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا، لیکن یہ اس وقت ہے کہ اس خطا پہ اطلاع نہ ہو اور اطلاع ہونے پہ فوراً توبہ کرلے، طلاق کا یہ حکم نہیں۔ (مراۃ)

چاند کے شر کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے چاند کو دیکھا اور مجھے فرمایا: اے عائشہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو یہ وہی ہے غائب ہو جانے والا گرہن لگے وقت (**الغاسق اذا وقب**)

(اخرجه الترمذی فی السنن ٤٢١/٥، حدیث رقم ٣٣٦٦، مشکوٰة)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو اس طمع سے جو مہر لگ جانے تک پہنچا دے (کہ انسان کو اچھائی اور برائی کی تمیز ہی نہ رہے) (اخرجه احمد فی المسند ٢٣٢/٥، مشکوٰة)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت خود کہتی ہے **اللھم ادخلہ الجنۃ**۔ اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادے اور جو بندہ تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ عرض کرتی ہے **اللھم اجرہ من النار**۔ اے اللہ اس کو آگ سے پناہ عطا فرما۔

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو ان الفاظ سے استغفار کرتے سُنا

اعوذ باللہ من الکفر والدین

اے اللہ! میں تجھ سے کفر اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔

میں نے عرض کی حضور! آپ کفر کو قرض کے برابر سمجھتے ہیں: فرمایا: ہاں اسی روایت میں ہے:

اللھم انی اعوذبك من الکفر والفقر۔

اے اللہ میں کفر اور تنگدستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں ایک بندے نے کہا حضور کیا یہ (کفر وفقر) برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

(اخرجه النسائي في السنن ۲۶۷/۸، حدیث رقم: ۵۴۸۵، مشکوٰة)

تھا قابلِ امداد مرا حال پریشاں   کر ہی نہ سکا کوئی بھی مشکل مری آساں
کام آئے مصیبت میں مرے "ھادیٔ دوراں"   سرکار کی امداد مجھے یاد رہے گی
دیوانے کی دنیا ہے یہ آباد رہے گی

اے اللہ میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے معاف کر دے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے

رب اذنبت فاغفرہ۔ اے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا ہے اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذہ غفرت لعبدی**۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس گناہ کی وجہ سے پکڑ بھی لیتا ہے چنانچہ اللہ فرماتا ہے "میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا" پھر جتنا اللہ چاہے وہ بندہ گناہ سے بچا رہتا ہے **ثم اذنب ذنبا**۔ پھر گناہ کر لیتا ہے اور وہی عرض کرتا ہے جو گذر چکا اللہ تعالیٰ بھی وہی مندرجہ بالا جواب دیتا ہے پھر اسی طرح تیسری مرتبہ بھی ہوتا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **غفرت لعبدی فلیفعل ماشاء**۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے اب جو چاہے کرتا پھرے۔ (متفق علیه . مشکوة . باب الاستغفار)

یعنی یہ گناہ کرنے کا عادی ہے تو میں بخشنے کا عادی ہوں، جب یہ برائی کرنے سے باز نہیں آتا تو میں اچھائی کرنے سے باز کیوں آؤں، یہ گناہ کرتا رہے گا تو میں بخشتا رہوں گا، یہ فرمان گناہوں کی اجازت دینے کے لئے نہیں بلکہ وسعت مغفرت کے اظہار کے لئے ہے یعنی اس طرح بندہ اگر لاکھوں بار گناہ کر کے توبہ کرے گا تو میں لاکھوں بار بخشوں گا۔ یاد رہے: توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے کہ چلو گناہ میں حرج ہی کیا ہے کل توبہ کر لیں گے یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ بندہ ہر

بار آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتا ہے پھر نفس کی شرارت سے گناہ کر بیٹھتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو جو گناہ کر کے سچی توبہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی امان میں لے لیتا ہے کہ پھر اس سے گناہ ہوتے ہی نہیں پھر فرمایا جاتا ہے کہ جو چاہے کر جس طرح پرندے کے پر کاٹ کر کہا جائے ''جا اڑ تا پھر''۔

نور اپنا مرے پیکر میں سجایا تو نے مجھ کو مسجودِ ملائک بھی بنایا تو نے
مجھ کو ادراک کی نعمت بھی عطا کی لیکن مری سوچوں کو نیا رنگ دکھایا تو نے
اپنے محبوب کی رحمت کے وسیلہ کے طفیل میرے افکار کی کرنوں کو جلایا تو نے
دشت و گلزار کو پھولوں سے مزین کر کے عرش و کرسی کو ستاروں سے سجایا تو نے
اور جو تخلیق کے اظہار کا لمحہ آیا پردۂ راز ' بصد ناز اٹھایا تو نے
ظلمتِ دہر میں کی نور کی مشعل روشن راز ہستی کا بھی مفہوم بتایا تو نے

(ندیم نیازی)

اگر میں یہ وظیفہ نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے

حضرت قعقاع سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں یہ کلمات نہ کہتا ہوتا تو یہودی مجھے (جادو کے زور سے) گدھا بنا دیتے، کہا گیا وہ کلمات کون سے ہیں: فرمایا:

اعوذ بوجه الله العظيم الذى ليس شىء اعظم منه وبكلمات الله التامات التى لا يجاوزهن برو لا فاجر وباسماء الله الحسنىٰ ما عملت منها وما لم اعلم من شرما خلق وذرأ وبرأ .

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی عظمت والی ذات کی جس سے بڑی کوئی ذات نہیں اور اللہ کے پورے کلموں کی جن سے کوئی نیک کار و بدکار آگے نہیں بڑھ سکتا اور اللہ کے اچھے ناموں کی جو مجھے معلوم ہیں اور اور جو معلوم نہیں ان تمام کے شر سے جنہیں رب نے پیدا کیا، پھیلایا اور ٹھیک کیا۔

(اخرجه مالك فى الموطا ۲/ ۹۵۱، حديث رقم: ۱۲، من كتاب السفر .مشكوٰة)

حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ لا الٰہ الا اللہ
اوّل و آخر ہے اللہ ظاہر و باطن ہے اللہ حافظ و ناصر ہے اللہ لا الٰہ الا اللہ
دیکھتے کیا ہو اہل صفا آپہنچے محبوبِ خدا یعنی ہو چکے جلوہ نما لا الٰہ الا اللہ
کون و مکاں میں ہے اللہ دونوں جہاں میں ہے اللہ جسم میں جاں میں ہے اللہ لا الٰہ الا اللہ
اعلیٰ جس کی ذات وہی اعلیٰ جس کی صفات وہی رکھ لی جس نے بات وہی لا الٰہ الا اللہ
حسبی ربی جس نے کہا فیض کے دریا کو پایا گوہر مقصد ہاتھ آیا لا الٰہ الا اللہ
کھل جائیں در جنت کے دوزخ کی سب آگ بجھے دل سے کوئی اک بار کہے لا الٰہ الا اللہ

عرض غلام فقیر ہے اب داخل رحمت ہوں ہم سب ذکر قبول ہو یہ یا رب لا الٰہ الا اللہ

بھریا اس کا جانیے جس کا توڑ چڑھے

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے کہا **و اللہ لا یغفر اللہ لفلان** ۔ اللہ کی قسم! اللہ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **من ذاالذی یتالّٰی علی انی لا اغفر لفلان** یہ کون ہوتا ہے جو قسم اُٹھا کر کہہ رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا **فانی قد عفرت لفلان واحبطت عملك او کما قال** ۔ میں نے فلاں کو تو بخش دیا اور تیرے عمل ضبط کر لیے یا جیسے حضور علیہ السلام نے فرمایا (یہ شک راوی کی طرف سے ہے یعنی حضور علیہ السلام نے الفاظ یہی کہے یا ان کے ساتھ ملتے جلتے کوئی اور تھے مگر مفہوم یہی تھا یہ روایت بالمعنیٰ ہے جو کہ جائز ہے) (رواہ مسلم، مشکوۃ باب الاستغفار)

غور کرو کہ ایک شخص کی شیخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی غیرت کا دریا جوش میں آ گیا اور اللہ نے فاسق کو نیک بننے کی توفیق دے کر بخش دیا اور متکبر زاہد سے نیکی کی توفیق سلب کر لی اور وہ کافر ہو کر مرا، لہٰذا کوئی شخص کسی کے انجام کے متعلق اپنی رائے سے فیصلہ نہ کرے کہ فلاں دوزخی ہے۔

او گنہاریاں عجز کماون قرب حضوری پاون عملاں والیاں ناز وکھاون دور نکالیاں جاون

☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد الانبیاء ﷺ نے ان (مندرجہ ذیل) الفاظ کو سیّد الاستغفار قرار دیا۔

اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علیٰ عھدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شرما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت

”اے اللہ! تو ہی میرا پالنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا ہی بندہ ہوں اور بقدر طاقت تیرے عہد و پیاں پہ قائم ہوں، میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی۔ مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا“

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو یقین قلبی کے ساتھ دن میں یہ کہہ لے پھر اگر اسی دن شام سے پہلے مر جائے گا تو وہ جنتی ہو گا اور جو یقین کے ساتھ رات کو پڑھ لے پھر صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے (رواہ البخاری، مشکوۃ باب الاستغفار)

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندے کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے' کون مردود ہے' بے خبر! کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر' تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی' کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ وگدا' مسند آرائے بزم عطا کون ہے

اولیاء تیرے محتاج اے رب کل' تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری' ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
میرا مالک مری سن رہا ہے فغاں' جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری رہ میں کوئی حائل نہ ہو' نامہ بر کیا بلا ہے' صبا کون ہے
ہے خبر بھی وہی مبتدا بھی وہی' نا خدا بھی وہی ہے' خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما' اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
وہ حقائق ہوں اشیا کے یا خشک وتر' فہم وادراک کی زد میں ہیں سب مگر
ما سوا ایک اس ذات بے رنگ کے' فہم وادراک سے ماوریٰ کون ہے
انبیاء' اولیاء' اہل بیت نبی ﷺ ' تابعین وصحابہ پہ جب آبنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی' تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکر ونظر جانتے ہیں تجھے' کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر اس کو تو فضل باری سمجھ' ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

(نصیر الدین نصیر از گولڑہ شریف)

ما ایم پُر گناہ تو دریائے رحمتی

سبحان اللہ! کیسی پیاری عرض ومعروض ہے یعنی اے اللہ میں اقراری ہوں کہ کانٹے میرے پاس ہیں اور پھول تیرے پاس خطائیں میری طرف سے ہیں اور عطائیں تیری طرف سے بحکم قرآن ظلوم وجھول میں ہوں اور غفور ورحیم تو ہے۔

جس لائق میں تھا وہ میں نے کر لیا اور جو تیری شان کے لائق ہے وہ تو کر بدکاری میں نے کر لی ستاری تو کر، گناہ کاری میں نے کی ہے تو غفاری تو کر دے۔

؎ تیرے اکیلے کے ایک ہی چھنٹے سے ہمارا سب کا بیڑا پار ہو جائے گا
؎ ما ایم پُر گناہ تو دریائے رحمتی آنجا کہ فضل تست چہ باشد گناہِ ما

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال اللہ تعالیٰ من علم انی ذو قدرة علی مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالی مالم یشرك بی شیئا .

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص جان لے کہ میں گناہ بخش دینے پہ قادر ہوں تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں جب تک کہ وہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائے۔(رواہ فی شرح السنة . مشکوة)

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا مگر اے کریم تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

☆ انہی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من لزم الاستغفار جعل اللہ له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا

یحتسب

جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے چھٹکارا، ہر غم سے نجات کا راستہ بنا دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ، مشکوٰۃ باب الاستغفار)

نور افشاں ہے میرا دیدۂ تر تو دیکھو ظلمتوں میں بھی نمایاں ہے سحر تو دیکھو
ان کی الفت ہے تو سب کچھ ہے میرے دامن میں کتنا پیارا ہے میرا زادِ سفر تو دیکھو

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة

توبہ واستغفار کر لینے والا گناہ پہ اڑیل نہیں اگر چہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ (رواہ الترمذی وابو داؤد، مشکوٰۃ)

یعنی قرآن پاک میں جو آتا ہے **ولم یصروا علی ما فعلوا** وہ اپنے گناہوں پہ اصرار نہیں کرتے۔ اصرار سے مراد یہ ہے کہ بار بار گناہ تو کرے مگر توبہ نہ کرے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

کل بنی ادم خطاء وخیر الخطائین التوابون ۔

ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی باب (۴۹) ۴، ۶۵۹، ۲۴۹۹)

جب گروں میں تو کوئی مجھ کو اٹھا دیتا ہے یہ تصور تری ہستی کا پتا دیتا ہے
جان و دل، ہوش و خرد تیری عطائیں مولیٰ سب جہانوں کو ترا حسن جلا دیتا ہے
تیری قدرت کے ہیں ہر سمت سہانے منظر اپنی عظمت پہ گواہی تو بجا دیتا ہے
جب بھی گستاخ کوئی آئے مقابل تیرے نام اس کا تو زمانے سے مٹا دیتا ہے
تو جو چاہے کسی مجبور پہ احساں کرنا فاصلے عمر کے لمحوں پہ اٹھا دیتا ہے
تیرے ہی در کے بھکاری ہیں سبھی شاہ و گدا تیرا ہی عشق ہمیں جوش نیا دیتا ہے
میرے مولیٰ ترے ہر حکم کو ٹالا میں نے پھر بھی تو مجھ کو مری حد سے سوا دیتا ہے
تجھ کو چاہا تو کسی اور کو چاہا نہ گیا تیرا ایقان عجب صبر و رضا دیتا ہے
کیا ہی اعزاز ہے کیا میرا نصیبا یارب اپنا محبوب مجھے راہ نما دیتا ہے
تیری تمجید مرے لب پہ ہو ہر دم جاری دل مہجور ترے در پہ صدا دیتا ہے

(عارف مہجور)

جب دلوں پہ سیاہی چھا جاتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان المؤمن اذا اذنب كانت نكتة سوداء في قلبه فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبه وان زاد زادت حتى تغلف قلبه فذلك الران الذي ذكره الله في كتابه كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون ۔ (المطففین: ۱۴)

بندۂ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ گناہوں میں بڑھتا چلا جائے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ "ران" (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے "ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پہ ان کے عمال کی وجہ سے سیاہی چھا گئی ہے۔

(ترمذی، ۵/ ۴۳۷، ۳۳۳۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر ۔ جب تک بندے کی روح حلق میں پہنچ کر غرغرہ نہیں کرتی اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے (حالت نزع کو غرغرہ کہا گیا ہے اور غرغرے سے پہلے پہلے کی گئی توبہ قبول ہے، یاد رہے کہ اس حالت میں کفر سے توبہ قبول نہیں کیونکہ ایمان کے لئے ضروری ہے یومنون بالغیب اور اب مشاہدہ آ گیا ہے یہی وجہ ہے کہ غرق ہوتے ہوئے فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی، لیکن گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہے، اگر توبہ کا خیال آ جائے اور الفاظ توبہ بن پڑیں۔ اسی لئے مرقات میں ہے کہ یہاں عبد سے مراد کافر ہے قرآن پاک میں ہے:

وليست التوبة للذين يعملون السيات حتى اذا حضر احدهم الموت ...... النساء)

(ترمذی، ۵/ ۵۴۷، ۳۵۳۷)

ہم جہاں بھی آئیں جائیں رب ہمارے ساتھ ہے
خوف کیوں دل میں بٹھائیں رب ہمارے ساتھ ہے
مومنوں مژدہ ملا ہے انتم الاعلون کا
دل کو نہ غمگیں بنائیں رب ہمارے ساتھ ہے
یہ نبی فرما رہے ہیں غار میں صدیق سے
غم کو نہ دل میں بسائیں رب ہمارے ساتھ ہے
جو نبی کا ہو گیا' اللہ اس کا ہو گیا
بخش دیں ساری خطائیں رب ہمارے ساتھ ہے
جن کو آقا مل گئے اللہ ان کو مل گیا
پھر نہ وہ کیوں گنگنائیں رب ہمارے ساتھ ہے
ہو رخ زیبا نظر میں اور زباں پر یا رسول
نزع میں ہم مسکرائیں رب ہمارے ساتھ ہے
جان دیں گے عشق احمد میں جو حافظ دیکھنا
مر کے بھی دیں گے صدائیں رب ہمارے ساتھ ہے

(مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی)

مجھے اپنی عزت وجلالت اور بلندئ درجات کی قسم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان الشیطان قال وعزتك یا رب لا ابرح اغوی عبادك ما دامت ارواحھم فی اجسادھم۔

بے شک شیطان نے عرض کی یارب تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکا تا رہوں گا جب تک ان کی جانیں ان کے جسموں میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و عزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازل اغفرلھم ما استغفرونی۔

مجھے اپنی عزت وجلالت اور بلند درجات کی قسم ہے میں انہیں اس وقت تک بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ باب الاستغفار)

☆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی راہ ہے وہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان اسی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔

یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل

جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی ایسے نفس کو ایمان مفید نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

یہ دروازہ مدینہ منورہ سے جانب مغرب آسمان پہ ہے جب اس کی چوڑائی اتنی ہے تو اونچائی لسبائی کتنی ہوگی خدا ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کی بخشش کے کیسے کیسے انتظام فرما رکھے ہیں۔ یہ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنیٰ پہ ہے، کسی تاویل یا توجیہ کی ضرورت نہیں ہے، آسمان کے دروازے قرآن وحدیث سے ثابت ہیں **وفتحت السماء فکانت ابوابا** (القرآن) **اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء** (بخاری شریف) اس سے علم نبوت کی وسعتوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

مسجودِ گماں تو ہے، معبودِ یقیں تو ہے
اے مظہرِ یکتائی، دنیا ہو کہ دیں تو ہے

کثرت کے مظاہر بھی وحدت میں تری گم ہیں
جلوؤں کا جو محور ہے وہ حسن وحسین تو ہے

سجدوں کی بصیرت سے ادراک ہے رخشندہ
اے جلوۂ نا دیدہ اعزازِ جبیں تو ہے

تیری ہی تجلی سے آئینے دمکتے ہیں
جو چھپ کے ہویدا ہے وہ پردہ نشیں تو ہے

ادراک یہ کہتا ہے، ملنا ترا ناممکن
احساس یہ کہتا ہے مجھ میں کہیں تو ہے

مایوسی ظلمت میں تو اس کا سورج ہے
اُمّید کی بینائی اے عرش نشیں تو ہے

(اُمّید فاضلی)

علم نبوت کے بارے میں ایک منطقی نکتہ

استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق عین المحققین رئیس المدققین حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لے جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا۔ دوران سفر گاڑی میں ہی بحث شروع ہوگئی کہ اگر حضور سید عالم کو کائنات کا علم دائمی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک لازم آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی دائمی ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ شرک لازم نہیں آتا کیونکہ ایک ضرورت ہے اور ایک دوام ہے۔ ان دونوں میں فرق ہے ضرورت کا معنی یہ ہے کہ انفکاک محال اور ناممکن ہو اور دوام کا یہ معنی ہے کہ انفکاک تو نہیں ہوتا عام ازیں انفکاک ممکن ہو یا ناممکن ہو تو اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے علم کا انفکاک ناممکن اور محال ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اگرچہ دائمی ہے لیکن انفکاک ممکن ہے تو اب اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ممکن اور ناممکن نقیضوں جیسا فرق ہے تو مساوات کیسے لازم آئے گا یہ تحقیق سن کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

چونکہ معقولات اور منقولات میں تلازم ہے یعنی معقولات کے بغیر منقولات کا سمجھنا امر دشوار ہے۔ معقولات' منقولات کے لئے بحیثیت موقوف علیہ کے ہیں جو شخص معقولات کے قواعد وضوابط سے ناآشنا ہے وہ اپنے انظار وافکار کو خطاء فی الفکر سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

ضرورۃ اور دوام کی مزید توضیح کے لئے ہم قارئین کی خدمت میں ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی تعریف نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

الضرورية المطلقة بانها التى تحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه ما دام ذات الموضوع موجودة (ضياء النجوم شرح سلم العلوم ص ۱۴۸، مطبوعة شركت عليه)

ضروریہ مطلقہ ایسے قضیہ سے موسوم کیا جاتا ہے کہ اس میں حکم کیا جاتا ہے محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا سلب موضوع سے ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

الدائمه المطلقه ما حكم فيها بدوام النسبة ما دام ذات الموضوع موجودة (ایضاً ص ۱۵۲)

دائمہ مطلقہ ایسے قضیہ کا نام ہے کہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کی نفی موضوع سے ہمیشہ ہو جب تک موضوع کی ذات موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں ضرورت مطلقہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ ذیل کی عبارت سے تصریح ہو رہی ہے۔

فلان الشيخ قال فى الاشارات الضرورة قدتكون على الاطلاق كقولنا الله تعالىٰ حى ۔

شیخ اشارات میں کہتے ہیں کہ ضرورت کبھی مطلقہ ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ حی ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ دوام اور ضرورۃ میں نسبت عموم وخصوص مطلق کی ہے اس نسبت میں مزید وضاحت اس طرح ہے کہ جہاں ضرورت کا تحقق ہوگا وہاں دوام کا بھی ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جہاں دوام کا ہو تو وہاں ضرورت کا بھی ہو الغرض! دوام عام ہے اور ضرورت خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر قضیہ ضروریہ سچا آتا ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے علم پر قضیہ دائمہ سچا آتا ہے۔

(تذکرہ فضلاء بندیال)

یاد رکھو! علم وہی ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت حاصل ہو جو علم ان کی جناب کا گستاخ بنا دے وہ علم نہیں بلکہ

جہل مرکب ہے کیا ابوجہل کو ابوالحکم نہیں کہا جاتا تھا مگر اس کی حکمت ودانائی کس کام آئی؟ آج لوگ اس کے اصل نام وکنیت سے بھی واقف نہیں

علم سے ہے قلب روشن اے عزیز　　علم سے ہے حق وباطل کی تمیز
علم سے راضی خدا ومصطفیٰ　　علم ہے لا ریب گنج بے بہا
علم ہے واللہ فضل ذوالجلال　　علم ہے بے شک متاع لازوال
علم سے تاریک شب پرنور ہے　　علم سے ہر ذرہ شمع طور ہے
علم سے قائم ہے عالم کا نظام　　علم سے بالا ہے انساں کا مقام
علم ہے آرام جاں نور نظر　　علم سے بڑھتی ہے پرواز بشر
علم ہے سرچشمۂ رشد وہدیٰ　　علم معراج کمال ارتقاء
علم دکھلاتا ہے راہِ مستقیم　　علم ہے سرچشمۂ عقل سلیم
علم سے بڑھتا ہے انسان کا وقار　　علم سے حاصل جہاں پر اختیار
علم سے حاصل ہے قرب کبریا　　علم سے بے شک وراثت انبیاء
علم رکھتا ہے گناہوں سے جُدا　　علم سے بنتے ہیں نیک اور پارسا
علم سے ملتا ہے منزل کا نشاں　　علم ہے اسرارِ حق کا راز داں
علم سے خلقِ خدا محکوم ہے　　علم کی کون ومکاں میں دھوم ہے
علم سے بڑھتا ہے ذوقِ بندگی　　علم سے ہے شمس روشن زندگی

(حاجی شمس الحق)

ہجرت، توبہ، رحمت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لا تنقطع الهجره حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبه حتى تطلع الشمس من مغربها . (رواه احمد وابو داؤد والدارمي . مشكوٰة)

ہجرت بند نہ ہوگی حتیٰ کہ توبہ ختم ہو اور توبہ کا سلسلہ ختم نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے۔

ہجرت کا معنیٰ چھوڑنا اور منتقل ہونا ہے یہاں اس سے مراد ہے کفر سے اسلام کی طرف، دارِ شرک سے دار السلام کی طرف، گناہوں سے توبہ کی طرف، غفلت سے بیداری کی طرف اور کفران سے غفران کی طرف آنا یہ ہجرتیں قیامت تک ہوتی رہیں گی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام سے میں نے سُنا کہ آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی

یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان' ان الله یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی ۔

اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پہ ظلم کرلیا، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا اور اس کو کوئی پرواہ نہیں (یعنی اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ تمام لوگوں کے تمام گناہوں کو آن واحد میں بخش دے)۔(رواہ احمد والترمذی، مشکوۃ)

بندۂ خود خواند احمد در رشاد   جملہ عالم را بخواں قل یعباد

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا **ما احب ان لی الدنیا بهذه الایة یعبادی الذین اسرفوا......** مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے اس آیت کے بدلے ساری دنیا مل جائے۔ یعنی ساری دنیا سے بڑھ کر مجھے یہ آیت پسند ہے جس میں فرمایا گیا **لا تقنطوا من رحمة الله**۔ ایک شخص نے عرض کی حضور جو شرک کر بیٹھے؟ حضور علیہ السلام یہ سُن کر خاموش رہے پھر تین مرتبہ فرمایا **الا ومن اشرك** ۔خبردار یقیناً جو شرک کرے۔ یعنی اس کی توبہ بھی قبول ہے۔(رواہ احمد والبیهقی الاخیر فی کتاب البعث والنشور ۔مشکوۃ)

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان العبد المؤمن المفتن التواب .

اللہ تعالیٰ اس مومن کو پسند فرماتا ہے جو فتنوں میں گھر کر توبہ کرے (ایضاً)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا: **ان الله تعالیٰ لیغفر لعبده مالم یقع الحجاب۔** بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو (اس وقت تک) بخشتا ہے کہ حجاب واقع نہ ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ حجاب کیا ہے؟ فرمایا: **ان تموت النفس وهی مشرکة۔** یہ کہ کوئی شخص شرک کرتے ہوئے مرجائے (ایضاً)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

التائب من الذنب کمن لا ذنب له .

گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابن ماجه، ۲/۱۴۱۹، ۴۲۵۰، وقال الهیثمی رجاله رجال الصحیح)

سب کا اللہ سب کا آقا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ   سب کا حامی سب کا داتا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ
تیری شان الحمد سے آگے سارے عالم کا تو رب ہے   تو ہی رحمان سب کا شاہا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ
تیری رحمت سے مایوسی مومن کو کب جائز ہے؟   تو ہی رحیم دار اُخریٰ تو ہی مالک تو ہی مولیٰ
تیری عطا میں مضمر ہے بدلہ ذرے ذرے کا   یوم الدین کا کون ہے داتا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ

(مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی)

گناہ گار بخشا گیا' نیکو کار پکڑا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بنی اسرائیل میں دو آپس میں محبت کرنے والے دوست تھے جن میں سے ایک تو بہت عبادت گذار تھا اور دوسرے کے بارے میں ہے کہ وہ گناہ گار تھا، عبادت گذار جو تھا وہ گناہ گار کو کہتا تھا کہ جن گناہوں میں تو پھنسا ہوا ہے ان کو چھوڑ دے۔ ایک دن عابد نے اس کو بہت بڑے گناہ پہ پایا اور بولا۔ اقصر۔ باز آ جا اس نے جواب میں کہا۔ **خلنی و ربی ابعثت علی رقیبا'** تو مجھے میرے رب کے حوالے کر دے کیا تو مجھ پہ داروغہ مقرر کیا گیا ہے؟ عابد نے کہا: **واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا و لا یدخلک الجنة۔** اللہ کی قسم! اللہ نہ تو تجھے بخشے گا اور نہ ہی جنت میں داخل کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے پاس فرشتہ بھیجا جس نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں۔ جب یہ دونوں رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ نے گناہ گار سے فرمایا **ادخل الجنة برحمتی'** تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور عابد صاحب سے فرمایا **استطیع ان تخطر علی عبدی رحمتی۔** کیا تو میرے بندے پہ میری رحمت کو روک سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں اے اللہ! اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا **اذھبوا بہ الی النار۔** اس کو دوزخ میں پھینک دو۔ (رواہ احمد، مشکوۃ باب الاستغفار)

پیاسی زمیں کے منہ میں مینہ کا چوایا پانی　　اور بادلوں کو تو نے مینہ کا نشاں بنایا
یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی　　قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا
تنکے اُٹھا اُٹھا کے لائیں کہاں کہاں سے　　کس خوبصورتی سے پھر آشیاں بنایا
اونچی اڑیں ہوا میں بچوں کو پَر نہ بھولیں　　ان بے پروں کا اُن کو روزی رساں بنایا
کیا دودھ دینے والی گائیں بنائیں تُو نے　　چڑھنے کو میرے گھوڑا کیا خوش عناں بنایا
رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسر　　ان نعمتوں کا مجھ کو ہے قدر داں بنایا
آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تُو نے　　مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا ۔
ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی　　یہ کارخانہ تو نے کب رائیگاں بنایا

کون ہے وہ جس کی لغزشیں نہ ہوں!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (الا اللمم) کے بارے میں حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ ان

تغفر اللھم تغفر جما و ای عبدلک لا الما ۔

الٰہی تو اگر بخشنے پہ آئے تو بڑے بڑے گناہ بخش دے۔ بھلا گناہ صغیرہ (اللمم) کس بندے نے نہ کئے ہوں گے

(ترمذی، مشکوۃ)

یہ لفظ سورۃ النجم کی اس آیت میں ہے **والذین یجتنبون کبائرا لاثم والفواحش الا اللمم** ۔ یعنی جو لوگ گناہ کبیرہ اور بے حیائیوں سے بچے رہتے ہیں سوائے چھوٹے گناہوں کے۔ علماء فرماتے ہیں جن گناہوں پہ حد شرعی مقرر ہے وہ کبیرہ ہیں اور

جن پہ کوئی وعید نازل ہوئی وہ فاحشہ ہیں اور جن پہ ان دونوں میں سے کچھ وارد نہ ہوا صرف ممانعت ہے وہ لمم یعنی گناہ صغیرہ ہیں۔

(مراۃ)

وہ خدا پاک ہے عالم کو بنانے والا   یہ نبی پاک ہے عالم کو بسانے والا
وہ خدا جس نے نبی پاک کو دولت بخشی   یہ نبی اس کو جہاں بھر میں لٹانے والا
وہ خدا مالکِ محشر ہے جو چاہے بخشے   یہ نبی حشر میں گرتوں کو اٹھانے والا
وہ خدا قادرِ مطلق ہے جو چاہے کر دے   یہ نبی جلوۂ قدرت ہے دکھانے والا
وہ خدا جس نے ہدایت کا بنایا ساحل   یہ نبی ڈوبتے انساں کو بچانے والا
بالیقین روز قیامت میں وہ ماموں ہوگا   اس کی دامن کے تلے خود کو چھپانے والا
اے غلام شہ ذیشاں ہو مبارک تجھ کو   تیرا آقا ہے لگی دل کی بجھانے والا

(غلام مصطفیٰ مجددی، شکرگڑھ)

جو مجھ سے ڈرے گا میں اسے بخش دوں گا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے (سورۃ المدثر کی) آیت **هو اهل التقوىٰ واهل المغفرة** پڑھی اور فرمایا:

قال ربكم انا اهل ان اتقى فمن اتقانى فانا اهل ان اغفر له

تمہارا رب فرماتا ہے کہ "میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے پھر جو مجھ سے ڈرے گا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔" (ترمذی، ابن ماجه، دارمی، مشكوة)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے اس فرمان کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کرتے: رب اغفر وتب على انك انت التواب الغفور.

یارب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما یقیناً تو توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ)

☆ روایت ہے حضرت بلال بن یسار بن زید سے جو کہ حضور علیہ السلام کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے سُنا، جو شخص یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھ لے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی اگرچہ وہ جہاد سے ہی بھاگا ہوا ہو۔

استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه

میں اس سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشكوة)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **ان الله عزوجل ليرفع الدرجة للعبد**

الصالح فی الجنة ۔ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں (اچانک) بلند فرما دیتا ہے، بندہ سوال کرتا ہے **یا رب انی لی هذه** ۔ یہ درجہ میرے لئے کہاں سے آ گیا، (کوئی عمل تو کیا نہیں میں تو سو رہا تھا یہ اچانک درجہ کیسے بلند ہو گیا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **باستغفار ولدك لك** ۔ تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے اس وجہ سے تیرا درجہ بلند ہو گیا ہے (رواہ احمد ۔ مشکوة)

میرا خدا کریم، مرے مصطفیٰ کریم   بالذات وہ کریم ہے، یہ بالعطا کریم
کس قدر پیارے نام ہیں رب کریم کے   وہاب، نور، رب الوریٰ، ذوالعطا، کریم
میرے حبیب پاک ہیں سب سے بڑا کرم   میرا خدائے پاک ہے سب سے بڑا کریم
سرکار پہ خدا کا ہے بے انتہا کرم   بے انتہا کرم سے یہ بے انتہا کریم
وابستہ ہے ظہور کرم ان کی ذات سے   مقصود کن فکاں ہیں مرے مصطفیٰ کریم
جان کرم جہان کرامت حضور ہیں   ہر ہر سخن ستودہ ہے، ہر ہر ادا کریم
عالم تمام دولت سرائے حبیب ہے   اللہ کے کرم سے ہے ہر جا مرا کریم
ہر لحہ یا خدا کہو، ہر لحظہ یا رسول   وہ بھی سدا کریم ہے، یہ بھی سدا کریم
جوش عطا پہ آ گیا اللہ کا کرم   میں نے نبی سے عرض کیا جب بھی یا کریم
جو دور ہے حضور سے خالق سے دور ہے   ان کا گدا جو ہو گیا، وہ ہو گیا کریم
آسی ہوئی وسیلہ شیخ کریم سے   میری دعا کریم، مری التجا کریم

(پروفیسر محمد حسین آسی)

میت کا قبر میں حال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **ما الميت فی القبر الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ او صديق** ۔

میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں، باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے **وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم** ۔ یقیناً زندوں کا تحفہ مردوں کے لیے استغفار ہے (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۔ مشکوة)

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

طوبى لمن وجد فی صحيفته استغفار اكثيرا ۔ (رواہ ابن ماجہ ۔ مشکوة)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو اپنے نامۂ اعمال میں زیادہ استغفار پائے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے:

اللھم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا ساء وا استغفروا .

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو نیکیاں کریں تو خوش ہوں اور گناہ کریں تو معافی مانگیں۔ (رواہ ابن ماجہ . والبیھقی فی الدعوات الکبیر . مشکوۃ)

☆ حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں سنائیں۔ ایک تو رسول ﷺ کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے فرمایا: مؤمن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے، گویا کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے۔ ڈر رہا ہے کہ اس پر گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو اس مکھی کی طرح سمجھتا ہے۔ جو اس کی ناک پر گزرے تو یوں کر دے یعنی اپنے ہاتھ سے اسے اڑا دے۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جانوروں والی ہلاکت کی زمین میں اُترے اس کے ساتھ سواری ہے۔ جس پر اس کا کھانا پانی ہے۔ اس نے سر رکھا کچھ سو گیا۔ جاگا تو اس کی سواری جا چکی تھی' اسے بہت ڈھونڈ رہا تھا حتیٰ کہ جب اس پر دھوپ یا پیاس یا جو اللہ نے چاہا غالب آ گئی تو بولا کہ میں اپنی اس ہی جگہ لوٹ جاؤں جہاں تھا۔ وہاں سو جاؤں حتیٰ کہ مر جاؤں اپنے بازوؤں پر مرنے کے لئے سر رکھ دیا۔ پھر جاگا تو اس کی سواری اس کے پاس تھی جس پر اس کا توشہ پانی تھا۔ اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو یہ سوار' سواری ملنے پر خوش ہوا مسلم نے صرف وہ ہی روایت نقل کی جو رسول اللہ ﷺ تک ابن مسعود سے مرفوع ہے اور بخاری نے ابن مسعود پر موقوف حدیث بھی روایت کی۔ (مشکوۃ باب الاستغفار)

اللہ نے بنایا فلک بھی زمین بھی　　صدقہ حضور کا ہے مکاں بھی مکین بھی
جھکتی ہے جو خلوص سے اللہ کے حضور　　رشکِ جبیں ماہ ہے ایسی جبین بھی
بن کے وہ آئے دہر میں برہان کبریا　　صادق بھی جن کو کہتے تھے اعدا امین بھی
توحید کبریا پہ ہے پکا یقیں جسے　　سمجھے نبی کی دین ہے ایسا یقین بھی
روح القدس بلند ہیں ہر اعتبار سے　　خادم حضور کے بھی ہیں سدرہ نشین بھی
ان سے نہیں ہے پیار تو مردود ہر عمل　　توحید بھی' جہاد بھی' ایمان بھی' دین بھی
حیرت ہے اس کو شرک سمجھتے ہیں کم نظر　　پیارا ہے کیوں خدا کا مجھے نازنین بھی
اللہ نے جس کو کیا مسجود قدسیاں　　اس کے حضور جھک گئے روح الامین بھی
اللہ نے جنہیں کیا مختار دو جہاں　　کیونکر نہ ان سے مانگئے دنیا بھی دین بھی
زینت ہے آل پاک کی واللہ میرا شیخ　　اور آل پاک آسی ہے حبل المتین بھی

(پروفیسر محمد حسین آسی)

ایک دن میں سو بار توبہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الندم توبة (رواہ ابو حنیفة)

بے شک حضور علیہ السلام نے فرمایا: (گناہ پہ) نادم ہونا ہی توبہ ہے (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند، ۱/۳۷۶، وابن حبان فی الصحیح، ۲/۳۷۷، الرقم: ۶۱۲)

☆ حضرت سعید بن ابی بردہ اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضور علیہ السلام تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بھی بیٹھے ہوئے تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا:

ما اصبحت غداة قط الا استغفرت اللہ فیھا مائة مرة

کوئی صبح طلوع نہیں ہوتی مگر میں اس میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۱۷۲، ۳۵۰۷۵، النسائی، سنن کبری، ۶/۱۱۵، ۱۰۲۷۵)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان للقلوب صدا کصدء الحدید وجلاء ھا الاستغفار ۔

لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی پالش استغفار ہے۔

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الصغیر، ۱/۳۰۷، الرقم: ۵۰۹، وفی المعجم الاوسط، ۷/۷۴، الرقم: ۶۸۹۴، والمنذری فی الترغیب والتریب، ۲/۳۱۰ الرقم: ۲۵۰۷)

اگرچہ بینی در جہاں عاقل بسے   سر وحدت را نداند بہ کسے
وز محبت سینہ اش صد چاک گشت   دانہ او را آں کہ قلبش پاک گشت
چوں خیال غیر از دل برکنی   محرم ایں راز بس آنکہ شوی
لیک در اطلاق ایں گفتن خطاست   در تقید ما وتو گفتن رواست
آنچہ گوید عقل بروے کاربند   منطقی وفلسفی در حیرت اند
باش مشتاقش کہ یابی زود تر   بشنواز من اے برادر یک خبر

(حضرت سیدنا معین الدین شاہ)

خوف حق جن کے رگ وپے میں سما جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

للجنة ثمانیة ابواب، سبعة مغلقة رباب مفتوح للتوبه حتی تطلع الشمس من نحوه ۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج اس طرف سے (مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔ (اخرجہ ابویعلی فی المسند، ۸/۴۲۹، الرقم: ۵۰۱۲)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

الجنة اقرب الی احدکم من شراك نعله والنار مثل ذلك ۔ (رواہ البخاری، مشکوۃ)

جنت تم سے تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح آگ بھی۔

یعنی جس طرح کبھی منہ سے نکلی ہوئی بات بندے کو جنت کا حقدار بنا دیتی ہے اس طرح کبھی منہ سے ایسا جملہ نکل جاتا ہے جس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور بندہ دوزخ کا ایندھن بن جاتا ہے۔

ہے میسر اسی انسان کو انساں ہونا　　جس کو آتا ہے در یار پہ قرباں ہونا
زندگی کیا ہے؟ نثارِ رہِ جاناں ہونا　　خواجگی اصل میں ہے بندۂ رحماں ہونا
مٹ جا' مٹ جارہ توحید میں اے بندۂ عشق　　یونہی ممکن ہے ترے درد کا درماں ہونا
بندہ بن یعنی تو رہ اس کی رضا پر راضی　　ہے یہ ہر عقدِ دشوار کا آساں ہونا
خوف حق جن کے رگ و پے میں سما جاتا ہے　　ان کو آتا نہیں غیروں سے ہراساں ہونا
اے خدا تیرا کرم ہے یہ دعا بھی میری　　تیری رحمت ہے ترا تابع فرماں ہونا
حمد باری کا چمکتا ہوا عنواں ٹھہرا　　ہمہ تن محوِ ثنائے شہ ذیشاں ہونا

اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کتنی پیاری ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کچھ قیدی آئے تو قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے چھلک رہی تھی اور وہ ادھر اُدھر بھاگ رہی تھی، جب قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ (چھاتی) سے چمٹا لیتی اور دودھ پلانا شروع کر دیتی، تب ہم سے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اترون هذه طارحة ولدها فی النار ۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ اگر یہ پھینکنے پہ قادر ہو تب بھی نہ پھینکے گی۔ فرمایا: **الله ارحم بعباده من هذه بولدها** ۔ جتنی یہ عورت اپنے بچے پہ مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنی مخلوق پہ مہربان ہے،

میرا اللہ بھی کریم اس کے محمد بھی کریم　　دو کریموں میں گناہ گار کی بن آئی ہے
(جل جلالہ - صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

صحابہ کرام کا یہ سوال کہ **ولا انت یا رسول الله** یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام عمومی احکام میں حضور علیہ السلام کو داخل نہ مانتے تھے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، عرض کیا: آپ کو بھی نہیں یارسول اللہ فرمایا نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مہربانی سے اپنی رحمت میں چھپا لے۔ **فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشیء من الدلجة والقصد القصد تبلغوا** ۔ لہٰذا ٹھیک ٹھیک رہو میانہ رو ہو جاؤ، صبح وشام اور کچھ رات کے اندھیرے میں نیکیاں کر لیا کرو، میانہ رو ہو، پہنچ جاؤ۔ (متفق علیه، مشکوۃ)

آؤ کہ فرض عقیدت ادا کریں   اللہ کے حبیب سے اک التجا کریں
گذری ہے ساری عمر ہماری گناہ میں   مجرم ہیں اور کھڑے ہیں تیری بارگاہ میں

☆ صحیح مسلم کی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

لا یدخل احدامنکم عمله الجنة ولا یجیره من النار ولا انا الا برحمة من الله ۔

تم میں سے کسی کا عمل نہ اس کو جنت میں پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی آگ سے بچا سکے گا اور نہ ہی میرا مگر اللہ کی رحمت سے۔

علماء فرماتے ہیں کہ دخول جنت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور وہاں کے درجات کا حصول اعمال کے وسیلہ سے خواہ خود اپنے عمل ہوں یا اپنے ماں باپ اور اولاد کے، جب حضور علیہ السلام کے اعمال اللہ کے فضل سے جنت میں جانے کا باعث بنے تو ماوشما کس شمار میں ہیں (مراۃ)

اللہ کے سوا بھلا کون آفریں ہے کون   محبوب کبریا سا جہاں میں حسیں ہے کون
اللہ کے وجود پہ سب سے بڑی دلیل   الصادق اور کون ہے اور الامیں ہے کون
اللہ نے بنایا انہیں جان کائنات   کون ومکاں میں ان کے سوا ہر کہیں ہے کون
کافی ہے اے کلیم تمہیں ان کو دیکھ لو   سرکار دیکھ آئے ہیں پردہ نشیں ہے کون
ان کے حضور بیٹھے ہیں سب' فرق ہی نہیں   صحرا نشیں ہے کون تو سدرہ نشیں ہے کون
ایمان دل میں اور ہیں ایمان میں حضور   پردہ بہ پردہ ان کے سوا دلنشین ہے کون
محشر پہ بھی ہے شافع محشر پہ بھی یقیں   پھر پوچھتے ہو لائق خلد بریں ہے کون
اپنا بغیر رحمت عالم نہیں کوئی   اپنا بفضل رحمت عالم نہیں ہے کون
ان سے نہیں ہے پیار تو ایمان بھی نہیں   اصل یقیں وحاصل شرع متیں ہے کون
جو بہترین شیخ کا ہے کم ترین غلام   آسی ترے سوا وہ یہاں کمتریں ہے کون

(پروفیسر محمد حسین آسی)

اخلاص کا ایمان پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اذا اسلم العبد فحسن اسلامه یکفر الله عنه کل سیئة کان زلفها وکان بعد القصاص الحسنة بعشرا مثالها الی سبع مائة ضعف الی اضعاف کثیره والسیئة بمثلها الا ان یتجاوز الله عنها ۔

(رواه البخاری ۔ مشکوة)

جب بندہ مسلمان ہو اور اس کا اسلام اچھا ہو (اخلاص کے ساتھ دل سے مسلمان ہو، منافقت سے کلمہ نہ پڑھے) تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سارے گناہ مٹا دیتا ہے، اس کے بعد قصاص ہوتا رہتا ہے کہ نیکی تو دس گناہ سے سات سو گناہ تک بلکہ بہت زیادہ گنا

تک (مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة۔ سات سو گنا تک) اور گناہ اتنا ہی جتنا کیا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ معافی دے دے (اور اس ایک گناہ کو بھی معاف کر دے)۔

خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ   حبیب خدا اس کا ظل ہو بہو
وہ ہے قادر مطلق ولا یزال   یہ ہے مظہر قدرت بے مثال
عدم کو وہ بخشے لباس وجود   یہ ہے حاصل کائنات شہود
یقیناً وہ ہے خالق دو سرا   تو یہ ہے وجہ تخلیق شاہ ہدیٰ
نبی جلوہ ربّ کون ومکاں   اسی سے منور ہوئے دو جہاں
نبی نائب قادر کن فکاں   جبھی تو ہے کونین کا حکمراں
اسے ساری مخلوق کی ہے خبر   تو اس کی بھی ہے شش جہت پہ نظر
خدا ارحم الراحمین بالیقین   نبی رحمت ارحم الراحمین
خدا ہے رؤف ورحیم وولی   رؤف و رحیم وولی ہے نبی
خدا ہے حکیم وعلیم وخبیر   نبی ہے شہید وسمیع وبصیر
خدا کو پکارا تو مانگا کرم   کرم اس کا ہے تاجدار حرم
خدا کے نبی کو پکارے کوئی   تو مطلوب ہے رحمت اللہ کی
غرض “یا خدا” یا کہو “یا نبی”   تو مقصود ہے دونوں سے ایک ہی
یہ نکتہ ہے برکات توحید سے   مگر شرک سمجھا ہے ناداں اسے
جو ناداں کہے ہے فقط “یا خدا”   وہ ہے مدعی صرف توحید کا
کہا “یا خدا” جس نے اور “یا نبی”   تو ایماں ہے اس کا رسالت پہ بھی
جو ناداں ہے اس کی نہ پروا کرو   مسلمانو! ایماں پہ قائم رہو
کہو صدق سے “یا خدا” “یا نبی”   کہ ظلمت مٹے شرک اور کفر کی
یہ ہے شیخ کی نظر رحمت اثر   کہ آسی ہے ایمان سے بہرہ ور

(پروفیسر محمد حسین آسی)

برائی کے بعد نیکی کرنے کی مثال

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان مثل الذی یعمل السیات ثم یعمل الحسنات کمثل رجل علیه درع ضیقة قد خنقته ثم عمل حسنة فانفکت حلقه ثم عمل اخری فانفکت اخری حتی تخرج الی الارض

اس شخص کی مثال جو پہلے گناہ کرتا ہے پھر نیکی کرنے لگا، اس کی سی ہے جس پر تنگ ذرہ تھی جو اس کا گلا گھونٹ رہی تھی پھر اس نے ایک نیکی کی تو ایک چھلا کھل گیا پھر دوسری کی تو دوسرا چھلا کھل گیا حتیٰ کہ وہ ذرہ زمین پہ گر گئی۔ (**ان الحسنات یذھبن السیات ۔ القرآن**) (رواہ فی شرح السنہ ۔ مشکوۃ باب الاستغفار)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو منبر پہ تشریف فرما ہو کر اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سُنا **ولمن خاف مقام ربہ جنتن** ۔ جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ میں نے عرض کی حضور! **وان زنی وان سرق** ۔ اگرچہ وہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے، حضور ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا **ولمن خاف مقام ربہ جنتن** میں نے پھر یہی عرض کی **وان زنی وان سرق یا رسول اللہ**۔ آپ نے تیسری مرتبہ پھر یہی آیت پڑھی اور میں نے تیسری بار یہی عرض کیا **وان زنی وان سرق**۔ تب آپ نے فرمایا **وان رغم انف ابی الدرداء**۔ اگرچہ ابودرداء کی ناک رگڑ جائے۔ (رواہ احمد)

حضرت عامر الرام سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا، جس پہ کمبل تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پہ کمبل لپٹا تھا۔ عرض گذار ہوا، یارسول اللہ! میں ایک درخت کی جھاڑی پر گذرا تو میں نے اس جھاڑی میں چڑیا کے بچوں کی آواز سنی میں نے انہیں پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں چھپا لیا۔ اتنے میں ان کی ماں آ گئی اور میرے سر پہ چکر لگانے لگی، میں نے اس کے سامنے اس کے بچے کھول دیئے، وہ ان پر گر پڑی میں نے اس کو بھی (بچوں کے ساتھ) کمبل میں لپیٹ لیا وہ سب یہ میرے پاس ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ان سب کو رکھ دو، میں نے رکھ دیا تو ان کی ماں ان کو چمٹی رہی تب حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اتعجبون من ام الافراخ فراخھا والذی بعثنی بالحق اللہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخھا ۔

تم ان چوزوں کی ماں کی اپنے بچوں کے ساتھ اتنی ماتا پر تعجب کرتے ہو، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی بچوں کی ماں اپنے چوزوں پر۔ پھر اس شخص کو فرمایا: انہیں واپس لے جا حتیٰ کہ انہیں وہیں پہ رکھ کر آ جہاں سے پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہی رہی، وہ انہیں واپس لے گیا۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

موج وکف کو بحر سے دوری ہے کب   اصل کو سایہ سے مجبوری ہے کب
یعنی موج اور بحر سایا دراصل   ایک ہیں رکھتے نہیں آپس میں فضل
حمد خلقت کی ہے خالق کی ثنا   کیونکہ ہے مخلوق کی اس سے بناء
حمد کیا اس کی کرے کوئی بشر   عقل اور ادراک کے جلتے ہیں پر
حمد اس کی کیا کسی کی تاب ہے   مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے
ہے حقیقت میں یہی بس حمد یار   یاد تو اس کی کرے لیل ونہار

ہے یہی توحید وتحمید وثنا   اپنی ہستی کو کرے اس میں فنا
ہے یہی تعظیم وحمد کردگار   رو برو اس کے ہو تو بس خوار وزار
ہے یہی تنزیہ و توصیف غفور   وصف اوصاف خود کر اپنی دُور
ہے یہی تشریف وتکریم خدا   حکم پر اس کے کرے جاں کو فدا
ہے یہی تسبیح وتحلیل تمام   محو کر تو دوسرے کا دل سے نام
قول پیغمبر ہے لا احصی ثنا   کر سکے پھر اور کون اس کی ثناء
جتنی موجودات ومخلوقات ہے   سب اسی کی حمد میں دن رات ہے
دیکھتا ہے جس کو تو بے گوش ولب   ظاہر وباطن کرے ہیں حمد ربّ

ہمارے آقا علیہ السلام کی آہ وبکا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک جہاد میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے تو حضور علیہ السلام کا گذر ایک قوم پر ہوا تو آپ (ﷺ) نے ان سے پوچھا! تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کی ہم مسلمان ہیں۔ ان کی ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، جب آگ بھڑک کر اونچی ہوتی تو عورت بچے کو دور ہٹا دیتی، وہ عورت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ **انت رسول اللہ** کیا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: ہاں، اس نے عرض کی **بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین**۔ میرے ماں باپ آپ پہ قربان کیا اللہ تعالیٰ تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں، عرض کی۔ **الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدھا** کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پہ اس سے زیادہ مہربان نہیں جتنی مہربان ماں اپنے بچے پر ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ عرض گذار ہوئی **ان الام لا تلقی ولدھا فی النار**۔ پھر ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی، (اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے وہ اپنی مخلوق کو کیسے آگ میں ڈالے گا)

فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیھا فقال ان اللہ لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ ۔

حضور علیہ السلام نے اپنا سر انور جھکا لیا، بہت روئے پھر سر مبارک اس کی طرف اُٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف سرکش ومتکبر کو ہی عذاب دے گا جو اللہ پہ سرکشی کرے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرے (ابن ماجہ، مشکوۃ)

وہ دل کہ جس میں جلوہ نما ذوالجلال ہے   اُس کی کوئی مثال نہیں، بے مثال ہے
دل میں اگر کسی کے خدا کا خیال ہے   تابندہ اس کا چہرۂ ماضی و حال ہے
پلکوں میں رکھ کے اشکِ ندامت خدا سے مانگ   پورا جو ہو نہ پائے وہ کیسا سوال ہے
نورِ خدا کا عکس، حبیب خدا میں ہے   حجت کی بات ہے، نہ کوئی قیل وقال ہے
رکھو سفر میں دین کے دنیا بھی ساتھ ساتھ   ہر کام میں پسند اسے اعتدال ہے

کیڑے کو رزق سنگ میں اس نے عطا کیا یہ ربّ کائنات کا ادنیٰ کمال ہے
طاہر یہ راز مجھ پہ ازل سے ہے منکشف باہر نکلنا ذات سے اس کی محال ہے

(طاہر سلطانی)

عرش پہ دھومیں مچیں وہ طیب وطاہر ملا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان العبد یلتمس مرضاة الله فلا یزال بذلك فیقول الله عز وجل لجبرئیل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الاوان رحمتی علیه فیقول جبرئیل رحمة الله علی فلان ویقولها حملة العرش ویقولها من حولهم حتی یقولها اهل السموات السبع ثم تهبط له الی الارض ۔ (رواه احمد ۔ مشکوٰة)

بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتا رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے، میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے، آگاہ ہو جا کہ اس پر میری رحمت ہے، پھر حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں فلاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے یہی بات حاملین عرش فرشتے کہتے ہیں، یہی بات ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہی کہنے لگتے ہیں پھر یہ رحمت اس کے لئے زمین پہ اتاردی جاتی ہے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنے وصال مبارک سے پہلے بکثرت یہ کلمات پڑھتے تھے

سبحانك اللهم ربنا وبحمدك استغفرك واتوب الیك

میں نے پوچھا، یارسول اللہ یہ نئے کلمات پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ایک علامت مقرر کر رکھی ہے جب میں امت میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو سورۂ **اذا جاء نصر الله والفتح** پڑھتا ہوں (کیونکہ اس سورت میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے **فسبح بحمدك واستغفره**) (اخرجه مسلم فی الصحیح ۱/۳۵۱، الرقم: ۴۸۴)

☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام (مجلس ختم ہونے کے بعد) اُٹھنے لگتے تو یہ کلمات ادا فرمائے۔

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت

ہم نے عرض کی یارسول اللہ! آپ نے یہ نئے کلمات ادا فرمائے ہیں فرمایا ہاں ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور مجھ سے کہا تھا یہ الفاظ مجالس کا کفارہ ہیں۔ (اخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۱۱۳/۶، الرقم: ۱۰۲)

یوں تو کرتے ہیں فرشتے بھی تیری عبادت آئی انسان کے حصے میں نیابت تیری
تیرا آغاز بھی اب تک نہ کوئی جان سکا کون جانے کہ کہاں تک ہے نہایت تیری
انبیاء ہی نے کرایا ہے تعارف تیرا انبیاء ہی نے بیاں کی ہے روایت تیری
ہو سکا ارض وسما سے نہ تحمل جسکا آخر انساں نے سنبھالی ہے امانت تیری

مست رکھتا ہے سمندر کو تصور تیرا   کون کو وجد میں لاتی ہے حکایت تیری
چاند تارے ہیں تیرے حسن کا مظہر مولا   لالہ وگل سے نمایاں ہے نفاست تیری
تیری تسبیح کے خوگر ہیں پرندے سارے   پتے پتے سے عیاں ہوتی ہے عظمت تیری
قلب کی آنکھ کھلی ہو تو پتا چلتا ہے   تیرا عرفان ہے کیا کیا ہے حقیقت تیری
اپنی تسخیر کی کوشش میں لگا ہے کب سے   چاہتا ہے ترا شہزاد حمایت تیری

(شہزاد مجددی)

یہ سب جنتی ہیں

حضرت امامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقصد ومنهم سابق بالخيرات** کے بارے میں فرمایا **کلهم في الجنة**۔ یہ سب جنتی ہیں۔

(رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور . مشكوة)

یاد رہے: اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کی تین جماعتوں کا ذکر ہے، ظالمین، میانہ رو اور سابقین۔ ظالم وہ ہیں جن کے گناہ نیکیوں پہ غالب ہیں میانہ رو وہ ہیں جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں اور سابقین جن کی نیکیاں گناہوں پہ غالب ہوں یا نیکیوں نے گناہ مٹا دیے ہوں۔ سابقین تو بے حساب جنتی ہیں، میانہ رو (مقتصدین) حساب کے بعد جنتی اور ظالمین یا تو صرف سخت حساب کے بعد جنتی یا کچھ سزا پا کر۔

☆ بیہقی اور ابن مردویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ سابق تو سابق ہیں ہی، مقتصد ناجی ہیں اور ظالم مغفور۔

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں گروہوں کو ''عبادنا'' فرمایا ہے، اپنے فضل وکرم سے اللہ تعالیٰ اپنے سابقین بندوں کے طفیل ہم ظالمین پر رحم فرمائے اور ہمارے گناہ معاف کرے آمین یا **رب العالمين**۔ (مراۃ)

میری حیات اگرچہ ہے جرم وقصور کی   رحمت مگر نظر میں ہے رب غفور کی
میں نے ہجوم غم میں اسے جب بھی دی صدا   امداد مالک دو جہاں نے ضرور کی
محشر کے دن نصیب ہو دیدار کبریا   خواہش نہیں کوئی مجھے حور وقصور کی
اللہ کے مقام کو سمجھے گا کیا کوئی   ممکن نہیں رسائی وہاں تک شعور کی
دیکھے بھی اس سے آگے تو دیکھے کہاں نگاہ   چلمن پڑی ہے تجھ پہ ترے رنگ ونور کی
یا رب تو اس مقام سے بھی ہے ورا جہاں   پرواز ختم ہوتی ہے میرے شعور کی
مجھ پہ ہے اس کی ذات کا کتنا بڑا کرم   بخشی ہے اس نے مجھ کو محبت حضور کی
اس دن بھی مجھ پہ ہوگی تری بارشِ کرم   کیوں فکر ہو کوئی مجھے یومِ نشور کی
یہ لطف مجھ پہ خاص ہے ربِ کریم کا   مجھ کو عطا ہوئی ہے محبت حضور کی

اس کے سوا نہیں ہے کوئی کائنات میں   عابد نظر میں جس کی ہو حالت صدور کی

(ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے جس کو اس کے محبوب علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے:

یا ابن ادم قم الی امش الیك وامش الی اهر ول الیك (بخاری کتاب التوحید ۱۱۰۱/۲)

اے ابنِ آدم! تو میری طرف آنے کے لئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤں گا، تو میری طرف آنے کے لئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لے گی۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی ایک دعا نقل فرماتے ہیں:

اللهم انی اسئلك من خیر خزآئنه بیدیك واعوذبك من كل شر خزائنه بیدیك (المستدرك للحاكم كتاب الدعاء ۷۰۶/۱)

یا اللہ میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے خزانوں میں ہے اور ہر اس برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

وردِ زباں جو اسم رسول وخدا ہوا   کثرت سے اعتماد سے صبح ومسا ہوا
سینے جہانِ حمد میں پھر غلغلہ ہوا   مصروف حمد ہاشمی سا بے نوا ہوا
صدقے میں آں حضور کے کار ہنر ملا   مضمون تازہ حمد کا ہر دم عطا ہوا
یا رب تیری رضا وعنایت کہوں گا میں   ملتا ہے حمد میں جو ہنر بولتا ہوا
دھوئے گئے ہیں عمر گذشتہ کے سب گناہ   اس کے کرم سے ہاشمی بھی پارسا ہوا

(انور جاوید ہاشمی)

آثار المستغفرین بالاسحار دربارۂ استغفار

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

جالسوا التوابین فانهم ارق شیء افندة

کثرت سے توبہ واستغفار کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ ان کے دل نہایت ہی نرم ہوتے ہیں۔

(اخرجه الامام احمد بن حنبل فی الزهد، ۱۷۷)

☆ آپ ہی کا فرمان ہے **جالسوا انفسكم قبل ان تحاسبو او زنوا انفسكم قبل ان توزنوا**۔ اپنے نفوس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور اپنے نفوس کو تولو (تزکیہ کرو) قبل اس کے کہ تمہیں تولا جائے (یعنی جواب دہی کے لئے طلب کیا جائے)۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ما جلست الی احد اکثر استغفارا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر استغفار کرنے والے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔

(اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی الزھد:۱۷۷)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ھل تری الناس ما اکثر ھم ما فیھم خیر الاتقی اوتائب

گناہوں سے توبہ کرنے والا اور متقی انسان لوگوں میں سے بہترین افراد ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء،۱/۱۶۴)

☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من استبطأ رزقه فلیکثر من الاستغفار

جس کا رزق تنگ ہو اسے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۵۱)

☆ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حقیقة التوبة ان تضیق علیك الارض بما رحبت حتی لا یکون لك قرار ثم تضیق علیك نفسك

توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہارے لئے اس قدر تنگ معلوم ہو کہ تمہیں قرار حاصل نہ ہو بلکہ تمہارا نفس بھی تمہارے لئے تنگ ہو جائے۔ (اخرجہ القشیری فی الرسالة: ۹۶)

☆ آپ ہی کا فرمان ہے:

الاستغفار من غیر اقلاع ھو توبة الکاذبین

گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا کذاب لوگوں کی توبہ ہے۔ (اخرجہ القشیری فی الرسالة:۹۵)

☆ **سئل ذوالنون المصری عن التوبة فقال توبة العوام من الذنوب وتوبة الخواص من الغفلة**

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی غفلت سے۔ (اخرجہ القشیری فی الرسالة:۹۵)

نام یا رب ترا نرالا ہے — مرتبہ تیرا سب سے بالا ہے
تو نے پیدا کیے ہیں دونوں جہاں — کیا کرے کوئی تیری حمد بیاں
کھانے پینے کو تو ہی دیتا ہے — کھیتیاں سب کی تو ہی کھیتا ہے
جاؤں قربان تیری قدرت کے — تیری شفقت کے تیری رحمت کے
ذات ہے ذات تیری اے مولا — کوئی ہرگز نہیں شریک ترا
ترے ہر کام میں بھلائی ہے — تیری محتاج سب خدائی ہے
یاد تیری سرور لاتی ہے — دل سے ہر ایک غم مٹاتی ہے

(سرور بجنوری)

داؤد علیہ السلام کی طرف وحی الٰہی

اوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام: لو یعلم المدبرون عنی کیف انتظاری لھم ورفقی بھم وشوقی الیٰ ترک معاصیھم لماتوا شوقاً الی، وانقطعت اوصالھم من محبتی، یا داؤد، ھٰذہ ارادتی فی المدبرین عنی، فکیف ارادتی فی مقبلین الی؟

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر لوگ مجھ سے منہ موڑ لینے والے یہ جان لیں کہ میں ان کی کیسے انتظار کر رہا ہوں اور اُن پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟

(اخرجه القشیری فی الرسالة: ۳۳۲)

☆ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

زلة واحد بعد التوبة اقبح من سبعین قبلھا

توبہ کے بعد کی لغزش توبہ سے پہلے کی ستر لغزشوں سے بدتر ہے۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۹۶)

☆ محمد زقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سالت ابا علی الروذباری عن التوبة، فقال: الاعتراف، والندم والاقلاع۔

میں نے ابوعلی روذباری رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: (گناہوں کا) اعتراف، ندامت اور (گناہوں کا) ترک کرنا (توبہ ہے) (اخرجه السلمی فی الطبقات الصوفیة: ۳۵۷)

☆ حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللھم ارض عنا، فان لم ترض فاعف فان المولی قد یعفو عن عبدہ، وھو غیر راض عنه۔

اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔ (اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۵۳)

الٰہی دے ہمیں توفیق ہم انسان بنیں کچھ ہم میں عالم دین بنیں کچھ حافظ قرآن بنیں
دکھائیں راستہ نیکی کا خود عمل بھی کریں رسول پاک کے منبر کا اک نشان بنیں
کریں طواف حرم کا چلیں مدینے کو ادا ہوں جس سے نمازیں وہی اذان بنیں
عطا ہو حیدری قوت کہ باطل مٹ جائے جہاد ان سے کریں جو کوئی شیطان بنیں
میسر دین کی خدمت کا ایسا جذبہ کر کہ وقت نزع ہم صاحب ایمان بنیں
ازل کی فکر نہ کی ہائے کیا کیا میں نے خطائیں کرتے رہے کس قدر نادان بنیں
گناہ گار خطا وار بد نصیب رئیس ہے منتظر گہ میری مشکلیں آساں بنیں

وہ تجھے کس منزل میں اور تو کون سی منزل میں ہے

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علیك بالا ستغفار وان لم یكن هناك ذنب، واعتبر با ستغفار النبی صلی الله علیه وسلم بعد البشارة والیقین بمغفرة ما تقدم من دنبه وما تأخر هذا فی معصوم لم یقترف ذنبًا قط وتقدس عن ذالك فما ظنك لمن لا یخلو عن العیب والذنب فی وقت من الاوقات

اپنے اوپر استغفار لازم کرو اگرچہ کوئی گناہ نہ ہو اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار سے عبرت حاصل کرو۔ جبکہ آپ کو آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہوں کی بخشش کی بشارت اور یقین حاصل تھا اور یہ اس عظیم معصوم کا معاملہ ہے جس میں کسی گناہ کا کبھی تصوّر تک نہیں اور اس سے ہمیشہ پاک ہیں تو اس کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی عیب اور گناہ سے خالی نہیں **(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الكبری ۳۰۱)**

☆ **سئل البو شنجی رحمة الله عن التوبة، فقال: اذا ذکرت الذنب ثم لم تجد حلاوته عند ذکره فهو التوبة .**

شیخ بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے توبہ کی نسبت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تو گناہ کا ذکر کرے اور تجھے اس کے ذکر سے اس کی مٹھاس محسوس نہ ہو تو یہی توبہ ہے۔ **(اخرجه القشیری فی الرسالة: ۹۶)**

☆ حضرت ابراہیم الاطروش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

كنا قعودا ببغداد مع معروف الكرخی رحمه الله علی نهر الدجلة اذا مربنا قوم احداث فی زورق، یضربون بالدف ویشربون ویلعبون، فقلنا لمعروف: الاتراهم كیف یعصون الله تعالیٰ مهاجرین؟ ادع الله علیهم فرفع یده وقال: الهی كما فرحتهم فی الدنیا ففرحهم فی الآخرة . فقلنا: انما سالناك ان تدعو علیهم، فقال: اذافرحهم فی الآخرة تاب علیهم .

ہم بغداد میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دریائے دجلہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کشتی میں نوعمروں کی ایک ٹولی دف بجاتے شراب پیتے اور کھیلتے ہوئے گزری۔ ہم نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ انہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ علی الاعلان خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بددُعا کیجئے۔ یہ سُن کر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا خدایا جس طرح تو نے دنیا میں انہیں خوش رکھا ہوا ہے، آخرت میں بھی ان کو خوشیاں عطا فرما، لوگوں نے عرض کی، ہم نے آپ کو بددُعا کرنے کو کہا تھا (اور آپ نے ان کے حق میں دُعا فرمادی)؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب اللہ ان کو آخرت میں خوش رکھے گا تو (دنیا میں) ان کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔

(اخرجه القشیری فی الرسالة: ۱۳۷)

میں تیری حمد لکھتا ہوں، عطا حسنِ بیاں کر دے ‏ زمینِ شعر کو مدحت کا یا رب آسماں کر دے
وہ اک سجدہ عطا اے خالقِ کون و مکاں کر دے ‏ جو میری بندگی کو بے نیازِ آستاں کر دے

اگر الفت مری سچ ہے تو دے اجرِ وفا مجھ کو — اگر یہ جھوٹ ہے یارب تو مجھ کو بے نشاں کر دے
کوئی پوچھے ابوذر سے تری بندہ نوازی کو — کرم ہو جائے تو رہزن کو میسر کارواں کر دے
وہی پہلی سی توفیق عمل دے اپنی بندوں کو — الٰہی پھر اذانوں کو مجاہد کی اذاں کر دے
وہی افسانۂ غم مجھ سے جو دنیا نہیں سنتی — جو تو چاہے تو دنیا کہتے کہتے داستاں کر دے
دلوں کو موڑ دینا صرف اس کا کام ہے فرحت — وہ جب چاہے زمانے بھر کو تجھ پر مہرباں کر دے
(فرحت لکھنوی)

حضرت سیّدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ؟

حضرت سیدنا ابوبکر بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں داخل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر میں تشریف فرما تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم قافلے کی صورت میں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں سلام کیا ہم نے بھی جواباً سلام پیش کیا۔ پھر ہمیں دعا دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عزوجل آپ سب کو اسلامی مملکت میں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور دنیا میں ہم سب کو احسان کی نعمت سے نوازے اور آخرت میں ہماری مغفرت فرمائے۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اذان دینی شروع کی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ''اشھدان لا الہ الا اللہ'' پر پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر شدتِ اضطراب سے لرزہ طاری ہو گیا اور ابرو اور داڑھی کے بال کھڑے ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر بے چین ہوئے کہ مجھے خوف ہوا کہ اذان مکمل نہ کر سکیں گے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر جھک گئے کہ قریب تھا کہ گر جاتے۔ (حلیۃ الاولیاء، معروف الکرخی، الحدیث ۱۲۶۸۵، ج ۸، ص ۴۰۴)

حضرت سیدنا قاسم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوسی تھا، ایک رات میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گریہ وزاری کرتے اور درج ذیل اشعار پڑھتے سنا:

ای شیء ترید منی الذنوب — شغفت بی فلیس عنی تغیب
ما یضر الذنوب لو اعتقتنی — رحمۃ لی فقد علانی المشیب

ترجمہ: (۱)......کون سی چیز مجھ سے گناہ کرانا چاہتی ہے، مجھے گناہوں میں مشغول رکھتی ہے اور مجھ سے دور نہیں ہوتی۔
(۲)......اگر تو مجھے رحم فرماتے ہوئے بخش دے تو گناہ مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اب تو مجھ پر بڑھاپا آ چکا ہے۔

(صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من اھل بغداد، الرقم: ۲۶۰ معروف بن الفیرزان الکرخی، ج ۲، ص ۲۱۲)

مصیبت سے یا رب بچانا مجھے — مسرت کا رستہ دکھانا مجھے
میں ناچیز بندہ خطا کار ہوں — تری رحمتوں کا طلب گار ہوں
اگر مجھ پہ ہو جائے رحمت تری — نکل جائے طوفاں سے کشتی مری
نہ حرف آئے عزت پہ میری کبھی — مجھے یوں عزیز اپنا جانیں سبھی
مجھے آسرا تیرا درکار ہے — تو حاجت روا ہے مدد گار ہے
مرے دل کو پیغامِ راحت ملے — ترقی کی مجھ کو بشارت ملے

پریشاں نظر آ رہا ہے سرورؔ　　پریشانیاں کر دے سب اس کی دور

(سرور بجنوری)

☆ شیخ نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

التوبة ان تتوب من کل شیء سوی الله عزوجل .

توبہ یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا ہر چیز سے توبہ کرے (یعنی رجوع کرے)۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۹۵)

☆ شیخ عبداللہ بن علی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

شتان ما بین تائب یتوب من الزلات وتائب یتوب من الغفلات، وتائب یتوب من رؤیة الحسنات .

ان تین شخصوں کی توبہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایک وہ جو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنی غفلتوں سے توبہ کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنی نیکیوں کو دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۹۵)

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی کا قول ہے۔

توبة الکذابین علی اطراف السنتهم، یعنی انهم یقتصرون علی قولهم، استغفر الله .

کذابین کی توبہ ان کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے۔ ان کی مُراد استغفر اللہ کہنے سے ہے۔ (یعنی وہ زبان سے توبہ یا استغفار کہتے رہتے ہیں مگر دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا)۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۹۶)

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قال رجل لرابعة العدویة: انی قد اکثرت من الذنوب والمعاصی، فلو تبت هل یتوب الله علی؟ فقالت: لا بل لو تاب علیك لتبت .

ایک شخص نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا سے کہا: میں نے بہت سے گناہ اور معاصی کیے ہیں۔ اب اگر میں توبہ کروں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے گا؟ انہوں نے فرمایا: اصل معاملہ یوں نہیں اصل بات یہ ہے کہ (پہلے) خدا تجھے معاف کر دے گا تو تب ہی تو توبہ کرے گا۔ (اخرجه القشیری فی الرسالة: ۹۶)

کرم کر دے کرم کر دے مرے مولا کرم کر دے　　مری جھولی بھی اپنی رحمتوں سے اے خدا بھر دے
سیہ کاروں گنہ گاروں پہ ہو جائے کرم یا رب　　ہم عاجز ہیں ترے بندے محبت کی نظر کر دے
ثنا خوانی کروں تیری رہوں جب تک سلامت میں　　تو اپنے ذکر سے مولا مجھے فرصت نہ دم بھر دے
تڑپتا ہی نہ رہ جاؤں جدائی میں خداوندا!　　مجھے بھی رحمۃ للعالمین کے پاس اک گھر دے
تلطف ہو کرم ہو مہربانی اور شفقت ہو　　بلا کر مجھ کو روضے پہ اُٹھا دیجے سبھی پردے

(سجاد مرزا)

ایک رقت انگیز دعا

یا اللہ العلمین عزوجل! سوالی تیرے دروازے پر کھڑے ہیں، گنہگار تیری بارگاہ میں پناہ لئے ہوئے ہیں، حاجت مند اپنی

حاجات پیش کر رہے ہیں، عصیاں شعاروں نے تیرے سامنے عاجزی وانکساری سے اپنے سر جھکا لئے ہیں، کوتاہی کرنے والوں کے پاس عذر پیش کرنے کے لئے دلائل ختم ہو گئے ہیں، سائلین کی کشتی تیرے بحرِ کرم کے ساحل پر کھڑی ہے، سب اس اجازت نامے کی اُمید کئے ہوئے ہیں جو تیری رحمت کے کنارے تک پہنچا دے، انہوں نے اپنے ہاتھ تیرے جود وکرم کی موسلا دھار بارش کی طرف بڑھا دیئے ہیں، خائفین کے دل تیری وعیدوں کے خوف سے بے چین ہیں کہ وہ کیسے جواب دیں گے جبکہ تیرا عفو وکرم تمام بندوں کو شامل ہے، یاالٰہی عزوجل! اگر سائلین کو تیری بارگاہ سے ہی مردود کر دیا گیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر گنہگاروں کو تیرے ہی دروازے سے دھتکار دیا گیا تو ان کا والی کون ہوگا؟ اگر تیری بارگاہ سے دور رہنے والوں کو مایوس کر دیا گیا تو ان کا سہارا کون ہوگا؟ یاالٰہی عزوجل! جب تائبین تیری بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں تو تُو ہی ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

یااللہ عزوجل! عارفین معرفت کے ذریعے تجھ تک پہنچ گئے اور عبادت کی کثرت کرنے والوں کی تیری بارگاہ میں حاضری ہو گئی۔ یااللہ عزوجل! متکبرین تیرے جلال کی ہیبت سے لرزتے ہیں، ظالم وجابر تیرے کمالِ اقتدار سے کانپتے ہیں اور تیرے دیدار کی تڑپ رکھنے والے تیرے جمال کا مشاہدہ کر کے راحت پاتے ہیں۔ یااللہ عزوجل! محبین کے جگر تیری طلب میں پاش پاش ہوئے جاتے ہیں، قیام کرنے والے تیری مناجات کی لذت سے کامیابی کا ہار پہنتے ہیں، باعمل لوگ تیرے ثواب سے نفع مند ہوتے ہیں اور ہر لمحہ تجھے پیشِ نظر رکھنے والے تیرے قرب میں حاضر ہوتے ہیں۔

یااللہ عزوجل! تیری بارگاہ میں گنہگار اپنے گناہوں پر نادِم، نافرمان شرمندہ ہیں، تیری کڑی نگرانی سے حیاء کے مارے سر جھکائے کھڑے ہیں، خطاکار تیری ہیبت سے خاموش ہیں، خائفین تیری عظیم طاقت سے پارہ پارہ ہو رہے ہیں، یااللہ عزوجل! اگر تو صرف عبادت گزاروں پر رحم فرمائے گا تو خوابِ غفلت میں سونے والوں پر رحم کون کرے گا؟ یااللہ عزوجل! اگر تو صرف باعمل بندوں پر ہی نظرِ رحمت فرمائے گا تو کوتاہوں کا کیا بنے گا؟ یااللہ عزوجل! اپنی بارگاہ سے بھٹکے ہوؤں کو اپنی معرفت کے دروازوں کی طرف لوٹا دے اور بھٹکے ہوؤں کے دلوں کو اپنی مہربانی اور لطف وکرم کے انوار سے ہدایت عطا فرما اور اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ان سب کو اپنے سایہ عفو وکرم میں داخل فرما کر ان کو اپنی مغفرت سے نواز دے۔ (آمین یا رب العالمین)

جسے چاہے ہوش میں لائے تو جسے چاہے مست پھرائے تو　　تو ہی ہوش دے تو ہی بے خودی تیری شان جل جلالہ
نہیں راز میرا چھپا ہوا تیری چشم بندہ نواز سے　　جو تیری خوشی وہ میری خوشی تیری شان جل جلالہ
تو ہی موت دے تو ہی زندگی تیری شان جل جلالہ　　ہے تیرا ہی ذکر گلی گلی تیری شان جل جلالہ

○

بابِ نمبر ۶

عظمتِ کبریا (جل وعلا) باورادِ المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) عند الصبح والمساء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب انسان بستر پہ سونے کے لئے جاتا ہے تو شیطان اور فرشتہ جلدی سے اس کی طرف لپکتے ہیں فرشتہ کہتا ہے تو خیر کے ساتھ سوجا، اور شیطان کہتا ہے تو برائی کے ساتھ سو فان ذکر اللہ ثم نام بات الملک یکلوہ۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے (اخرجہ الحاکم فی المستدرک، ۱/۷۳۳، الرقم: ۲۰۱۱، وابو یعلی فی المسند، ۳/۳۶۲، الرقم: ۱۷۹۱)

☆ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو: رب اعنی ولا تعن علی، وانصرنی ولا تنصر علی، وامکرلی ولا تمکر علی، واھدنی ویسر الھدی لی. وانصرنی علی من بغی علی، رب اجعلنی لک شکارا، لک ذکارا، لک رھابا، لک مطو اعا، لک مخبتا، الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی، واغسل حوبتی. واجب دعوتی، وثبت حجتی وسدد لسانی، واھد قلبی، واسلل سخیمۃ صدری.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (ربِّ اعنی ولا تعن علی، وانصرنی ولا تنصر علی، وامکرلی ولا تمکر علی، واھدنی ویسر الھدی لی. وانصرنی علی من بغی علی، رب اجعلنی لک شکارا، لک ذکارا، لک رھابا، لک مطواعا، لک مخبتا، الیک اواھا منیبا رب، تقبل توبتی، واغسل حوبتی. واجب دعوتی، وثبت حجتی وسدد لسانی، واھد قلبی، واسلل سخیمۃ صدری) (اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا، شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا، بہت گریہ وزاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ،

میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی الله علیه وسلم، ۵/۵۵۴، الرقم: ۳۵۵۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب الصلاة، باب ما یقول الرجل اذا سلم، ۲/۸۳، الرقم: ۱۵۱۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم، ۲/۱۲۵۹، بالرقم: ۳۸۳۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۱۵۵، الرقم: ۱۰۴۴۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۲۲۷، الرقم: ۱۹۹۷، والبخاری فی الادب المفرد/ ۲۳۱، ۲۳۲، الرقم: ۶۶۴، ۶۶۵، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۲۷، الرقم: ۹۴۷، والحاکم فی المستدرک ۱/۷۰۱، الرقم: ۱۹۱۰)

میرے ہر کام میں تو کفیل		نام تیرا ہے رب جلیل
مانتا ہوں تجھے بے دلیل		حسبی اللہ نعم الوکیل
حسبی اللہ نعم الوکیل

جامع کلمات کی پناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے تو تمہیں بچھو نہ کاٹتا۔

اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق

''میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (مکمل و جامع کلمات) کی پناہ میں آتا ہوں۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیره، ۴/۲۰۸۱، الرقم: ۲۷۰۹)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو صبح و شام ان کلمات کے پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے۔

اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير . (یہ کلمات صبح کے وقت پڑھنے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے)

اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی، تیری ہی عنایت و مہربانی سے زندہ ہیں اور تجھی پر اعتماد کرتے ہوئے دنیا سے آخرت کی طرف رخت سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

اور جب شام ہو تو یہ کلمات پڑھے جائیں۔

اللهم بك امسينا وبك اصبحنا وبك نحيا وبك نموت واليك النشور .

اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہی ہم نے شام کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی ہے اور تیری ہی عنایت و مہربانی سے زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رخت سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف جمع کئے جائیں گے۔

(ترمذی، ۴/۳۱۷، ۵۰۶۸)

☆ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ الفاظ پڑھتے۔

اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك .

اے اللہ! مجھے اس دن عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے۔(ابو داؤد، ۳/۳۱۰، ۵۰۴۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قعد مقعد الم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة .

جو شخص اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ کی طرف سے اس پہ ندامت وارد ہوگی اور جو بستر پہ لیٹا مگر ذکر خدا نہ کیا تو اللہ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہوگی۔(ابو داؤد، ۴/۲۶۴ رقم: ۴۸۵۶)

مالکِ ارض و سما فرمانِ راحت بھیج دے
آسمانوں سے زمیں پر اپنی برکت بھیج دے
کثرتِ غم میں ذرا سا سکھ ادھوری سی خوشی
آدمی دوزخ میں ہے، تھوڑی سی جنت بھیج دے
اے خدا! بادل ترے قاصد، ہوا تیری سفیر
تو کسی اچھے سے موسم کی بشارت بھیج دے
اپنی صبحوں کو صباحت بخشنے والے کریم!
ہم پہ بھی اپنے اجالوں کی سفارت بھیج دے!
اب نہیں ہو گا، رسولانِ محبت کا ظہور
کبریا اپنے رسولوں کی محبت بھیج دے
زخمِ دل پر ہاتھ رکھ کر زندگی جب مسکرائے
اپنے سارے رنگ، اپنی سب لطافت بھیج دے

(عاصی کرنالی)

ہدایت، شکر، قلب سلیم اور ثابت قدمی کی دعا

عن شداد بن اوس رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا ان نقول: اللهم، انى اسالك الثبات فى الامر، واسالك عزيمة الرشد، واسالك شكر نعمتك، وحسن عبادتك، واسالك لسانا صادقا، وقلبا سليما، واعوذبك من شرما تعلم، واسالك من خير ما تعلم، واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب .

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے کہ ہم یوں کہا کریں: (**اللهم، انى اسالك الثبات فى الامر، واسالك عزيمة الرشد، واسالك شكر نعمتك، وحسن عبادتك، واسالك لسانا صادقا، وقلبا سليما، واعوذبك من شرما تعلم، واسالك من خير ما تعلم، واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب**) (اے اللہ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق، حسنِ عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا

ہوں اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو ہر چھپی بات کا خوب جاننے والا ہے)۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۲۳)، ۵/۴۷۶، الرقم: ۳۴۰۷، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ۳/۵۴، الرقم: ۱۳۰۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۲۵، الرقم: ۱۷۱۴۳، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۴۶، الرقم: ۲۹۳۵۸، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۱۵، الرقم: ۹۳۵)

کہیں غم کے کہیں راحت کے جلوے
بہر سو ہیں تیری قدرت کے جلوے
جدھر اُٹھتی ہیں آنکھیں دیکھتا ہوں
مرے مولا تری رحمت کے جلوے
کہیں کثرت سے وحدت ہے نمایاں
کہیں وحدت میں ہیں کثرت کے جلوے
یہ کوہ و دشت یہ صحرا یہ گلشن
ہیں ان سب میں تری عظمت کے جلوے
یہ گرم و سرد و خشک و تر خدایا
ہیں سب موسم تری حکمت کے جلوے
دھنک کے رنگ یا حسنِ شفق ہو
ہیں مولا سب تری صنعت کے جلوے
سخن کیا سارا عالم دیکھتا ہے
تیری شوکت تری حشمت کے جلوے

(سجاد سخن)

جو شخص دن کا آغاز نیکی سے کرتا ہے

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

من استفتح اول نهاره بخير وختمه بخير قال الله تعالىٰ لملائكته لا تكتبوا عليه ما بين ذلك من الذنوب .

جب کوئی شخص اپنے دن کا آغاز نیکی سے کرتا ہے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اس کے (صبح و شام کے) درمیان والے گناہ نہ لکھو۔ (اخرجه البیهقی فی شعب الایمان ۵/۳۹۱، الرقم: ۷۰۵۲، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۹/۸۲، الرقم: ۶۵)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صبح و شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔

اللهم انی اصبحت منك فی نعمة وعافية وسترفا تمم نعمتك علی وعافيتك وسترك فی الدنيا والاخرة .

اے اللہ میں نے تیری طرف سے نعمت عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، پس تو مجھ پر دنیا و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما۔ **كان حقا على الله تعالىٰ ان يتم عليه** اللہ تعالیٰ اس پر (یہ نعمتیں) ضرور پوری فرماتا

ہے۔ (اخرجہ النسائی فی عمل اللیل والیوم، ۱/۵۲، الرقم ۵۵، والنووی فی الاذکار من کلام سید الابرار، ۷۹)

قدرت نے کیا رنگ جمائے
گلشن گلشن پھول کھلائے
تاروں کی محفل بھی سجائی
اس میں کی خود جلوہ نمائی
سورج چاند کی عظمت دیکھو
ان میں خدا کی حکمت دیکھو
ہم مخلوق ہیں وہ ہے خالق
جو سب دُنیا کا ہے رازق
وہ ہے پالن ہار ہمارا
ہم پر لازم شکر ہے اُس کا
دین کی دولت اُس نے دی ہے
خاص عنایت ہم پہ کی ہے
اس نے ہم کو نور دیا ہے
نور کے ساتھ سُرور دیا ہے

(سرور بجنوری)

ہر خیر کا سوال اور ہر شر سے پناہ

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو: اللھم احفظنی بالاسلام قائما، واحفظنی بالاسلام قاعدا، واحفظنی بالاسلام راقدا، ولا تشمت بی عدوا حاسدًا، واللھم، انی اسالك من کل خیر خزائنہ بیدك، واعوذبك من کل شر خزائنہ بیدك.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: **(اللھم احفظنی بالاسلام قائما، واحفظنی بالاسلام قاعدا، واحفظنی بالاسلام راقدا، ولا تشمت بی عدوا حاسدًا، واللھم، انی اسالك من کل خیر خزائنہ بیدك، واعوذبك من کل شر خزائنہ بیدك)** (اے اللہ! کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) مجھے اسلام پر قائم رکھ، اور میری مصیبت پر میری حاسد دشمن کو خوش نہ کرا اور اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں)۔‘‘ **(اخرجہ الحاکم فی المستدرك، کتاب الدعاء، والتکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۶، الرقم: ۱۹۲۴، وابن حبان عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الصحیح، ۳/۲۱۴، الرقم: ۹۳۴، وابن ابی عاصم فی السنۃ، ۱/۱۶۶، الرقم: ۳۷۷، وابن فضیل فی الدعاء، ۱/۲۴۶، الرقم: ۷۵، والطبرانی فی الدعاء، ۱/۴۲۶، الرقم: ۱۴۴۵)**

☆ **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللھم، انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار**

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: (**اللھم، انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار**) (یااللہ! مجھے جو علم تو نے عطا فرمایا ہے اسے میرے لئے نفع بخش بنا دے اور مجھے (مزید) نفع بخش علم عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہلِ دوزخ کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘ (اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی العفو والعافیۃ، ٥/٥٧٨، الرقم: ٣٥٩٩، وابن ماجہ فی السنن، المقدمۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ١/٩٢، الرقم: ٢٥١، وایضاً فی کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٣)

ذات والا تیری بے نیاز — جس کو چاہے کرے سرفراز
تجھ کو کہتے ہیں بندہ نواز — ملک تیری کثیر و قلیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

شہادت کی موت اور فرشتوں کا درود

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم** ۔ تین مرتبہ اور سورۃ حشر (پارہ نمبر ٢٨) کی آخری آیات طیبات تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔

و کل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شھیدا ۔
اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شخص اس دن مرجائے تو شہید ہوگا۔ **ومن قالھا حین یمسی کان بتلک المنزلہ** اور جو شخص شام کے وقت پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ (ترمذی، ٢٢، ٥/١٥٧، ٢٩٢٢)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ شروع و آخر میں نیکی لکھی ہوئی ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: **اشھدکم انی قد غفرت لعبد ما بین طرفی الصحیفۃ**
گواہ ہو جاؤ میں نے اپنے بندے کے وہ تمام گناہ معاف کر دیے ہیں جو اس صحیفہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہیں۔ (ترمذی، ٩، ٣/٣١٠، ٩٨١)

صحت ایمان اور اخلاق حسنہ کی دعا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی سلمان الخیر قال: ان نبی اللہ علیہ السلام یرید ان یمنحک کلمات تسالھن الرحمٰن ترغب الیہ فیھن وتدعو بھن

بالليل والنهار قال: اللهم انى اسألك صحة ايمان وايمانا فى خلق حسن ونجاحا يتبعه فلاح، يعنى ورحمة منك وعافيه ومغفرة منك ورضوانا ۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو بھلائی کی وصیت کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تجھے ایسے کلمات عطا فرمائے جن کا تو رحمان سے سوال کرے گا، اور ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کی رغبت اختیار کرے گا اور ان کے ذریعے تو دن رات دعا مانگے گا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا (ان الفاظ میں) بیان فرمائی: (**اللهم انى اسألك صحة ايمان وايمانا فى خلق حسن ونجاحا يتبعه فلاح، يعنى ورحمة منك وعافيه ومغفرة منك ورضوانا**) (اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی صحت، اچھے اخلاق میں ایمان اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد فلاح عافیت اور تیری مغفرت اور خوشنودی ہے)۔‘‘ (اخرجه احمد بن حنبل فى المسند، ۲/۳۲۱، الرقم: ۸۲۵۵، والنسائى فى السنن الكبرى، ۲/۹، ۱۴۶، الرقم: ۹۸۴۹، ۱۰۴۰۴، وابن راهويه فى المسند، ۱/۳۳۶، الرقم: ۳۲۷، والطبرانى فى المعجم الاوسط، ۹/۱۳۲، الرقم: ۹۳۳۳، والحاكم فى المستدرك، ۱/۷۰۴، الرقم: ۱۹۱۹)

☆ **عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال: علمنى رسول الله صلى الله عليه وسلم قل: اللهم افتح مسامع قلبى لذكرك، وارزقنى طاعتك، وطاعة رسولك، وعملا بكتابك ۔**

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (یہ) دعا سکھائی۔ (**اللهم، افتح مسامع قلبى لذكرك، وارزقنى طاعتك، وطاعة رسولك، وعملا بكتابك**) (اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما)۔‘‘ (اخرجه الطبرانى فى المعجم الاوسط، ۲/۷۲، الرقم: ۱۲۸۶، وايضاً، ۵/۲۸۹، الرقم: ۵۴۰۱، وايضاً فى الدعاء، ۱/۴۲۸، الرقم: ۱۴۵۱، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱۰/۱۸۲)

تیرے قبضے میں ہے کائنات   تیری تابع حیات و ممات
مجھ کو رہتی ہے فکر نجات   کوئی بن جائے ایسی سبیل

حسبى الله ونعم الوكيل

حدیث کی صحت پہ یقین کامل

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سُنا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو روزانہ صبح و شام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات تین مرتبہ کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔

بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شىء فى الارض ولا فى السمآء وهو السميع العليم ۔

(اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب

سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔)

اس حدیث میں ہے کہ خود حضرت ابان پہ فالج کا حملہ ہوگیا تو ایک شخص ان کی طرف (حیرت سے) دیکھنے لگا (مطلب اس کے دیکھنے کا یہ تھا کہ آپ ہی نے تو یہ دعا روایت کی ہے کہ جس میں ہے یہ دعا پڑھنے والا ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے پھر آپ کو یہ فالج کا اٹیک کیسے ہوگیا۔ آپ نے مومنانہ فراست سے اس کا خیال بھانپ لیا اور فرمایا:

ما تنظر ان الحديث كما حدثتك ولكني لم اقله يومئذ ليمضي الله على قدره .

کیا دیکھتا ہے؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کی ہے لیکن اس (فالج کے حملے کے) دن (میں نے یہ دعا) نہیں پڑھی تھی تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ اپنی تقدیر پوری فرمالے۔ (ترمذی ۴۶۵/۵، ۳۳۸۸، ابوداؤد، ۳۲۳/۴، ۵۰۸۰، ابن ماجہ، ۱۲۷۳/۲، ۳۸۶۹)

نظر کے پردے میں سوزِ نہاں بھی تیرا ہے   مکاں اک اور درونِ مکاں بھی تیرا ہے
یہ بوئے گل بھی تری گلستاں بھی تیرا ہے   جہاں بھی تیرا ہے کارِ جہاں بھی تیرا ہے
میں کیوں نہ چاہوں غمِ دو جہاں کا تجھ سے علاج   دیا ہوا یہ غمِ دو جہاں بھی تیرا ہے
میں ناز کیا کروں اپنے تجودِ پیہم پر   مجھے نصیب مگر آستاں بھی تیرا ہے
یہ دیکھنا ہے کہ اُن میں سے کیا عطا ہو مجھے   دیارِ حزن بھی دارالاماں بھی تیرا ہے
پناہ بھی میری بخشش بھی منحصر تجھ پر   یہاں بھی تیرا سہارا وہاں بھی تیرا ہے
وقار اثاثۂ لفظ و بیاں پہ کرتا ہے ناز   مگر اثاثۂ لفظ و بیاں بھی تیرا ہے

(وقار مانوی)

مجھے ایسی حدیث سُنائیں جو آپ نے بلاواسطہ آقا علیہ السلام سے سنی ہو

حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس سے گذرا (جس کے بارے میں) لوگوں نے کہا۔ **هذا خدم النبي صلى الله عليه وسلم** ۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ ان کی طرف (ذوق وشوق سے) کھڑے ہوئے اور عرض کی: **حدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يتدا وله بينك وبينه الرجال** ۔ مجھے ایسے حدیث سُنایئے جو آپ نے حضور ﷺ سے براہِ رست، بلاواسطہ خود (بہ نفس نفیس) سنی ہو کہ حضور علیہ السلام اور آپ کے درمیان لوگوں کا واسطہ نہ ہو، انہوں نے فرمایا:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول . من قال اذا اصبح وا ذا امسى رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولًا كان حق على الله ان يرضيه .

میں نے خود بہ نفس نفیس نبی اکرم ﷺ سے بغیر کسی واسطے کے سُنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح وشام یہ (مندرجہ بالا) کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پہ لازم کر لیتا ہے کہ اس کو راضی کرے۔ (کلمات کا ترجمہ یہ ہے) میں

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پہ راضی ہوں

(ترمذی، ۵/۴۶۵، ۳۳۸۹)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھتا ہے تو (اللہ تعالیٰ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے (کلمات یہ ہیں)

حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العوش العظیم

مجھے اللہ ہی کافی ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(ابو داؤد، ۴/۳۲۱، ۵۰۸۱)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا استکثرو من الباقیات الصالحات . باقی رہنے والی نیکیاں زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔ عرض کیا گیا حضور اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ (صحیح ابن حبان، ۳/۱۲۱ رقم ۸۴۰، مسند احمد، ۳/۷۵ رقم: ۱۱۷۳۱)

میرا اللہ خدائے برتر ہے   کوئی ثانی نہ اُس کا ہمسر ہے
اُس نے پیدا کیا ہر اک شے کو   ماہ و خورشید بحر یا بر ہے
ہر کسی کو ہے رزق پہنچاتا   چاہے بہتر ہے یا وہ کمتر ہے
انبیاء بھیج کر یہ دی ہے تمیز   کس کو کہتے ہیں خیر کیا شر ہے
اس کے پیشِ نگاہ ہے ہر پل   ہے عیاں کوئی شے کہ مضمر ہے
اب سے انصاف ہر کوئی پائے   ہے وہ مفلس کہ صاحبِ زر ہے
ہے رحیم و کریم وہ ایسا   جس کی رحمت کا ہاتھ سب پر ہے
دو جہاں اُس کے تابع فرماں   احکم الحاکمین ہے وہ داور ہے
بخش دے وہ خطا چھپائے عیب   اس کی بخشش بیاں سے باہر ہے
اس کا وہ ہے نہ جس کا ہو کوئی   وہ تو ہر بے نوا کا یاور ہے
اس نے مجھ پر کرم کی بارش کی   آنکھ جب بھی مری ہوئی تر ہے
تیرا ناصر خدا ہے جب الیاسؔ   تجھ کو اعدا کا کس لئے ڈر ہے

(محمد الیاس)

بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے

عن ام ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنھا قالت: مر بی ذات یوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت: یا رسول اللہ، انی قد کبرت وضعفت او کما قالت . فمرنی بعمل اعملہ وانا جالسۃ . قال:

سبحی اللہ مائة تسبیحة فانها تعدل لك مائة رقبة تعتقینها من ولد اسماعیل واحمدی اللہ مائة تحمیدة تعدل لك مائة فرس مسرجة ملجمة تحملین علیها فی سبیل اللہ وکبرى اللہ مائة تکبیرة فانها تعدل لك مائة بدنة مقلدة متقبلة وهللی اللہ مائة تهلیلة، قال ابن خلف: احسبه قال: تملأ ما بین السماء والارض، ولا یرفع یومئذ لا حد عمل الا ان یاتی بمثل ما اتیت به

”حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔ آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہہ، یہ تیرے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ ایک سو دفعہ الحمد للہ کہہ، یہ تیرے لئے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہوگا جنہیں تو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دے گی اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہہ یہ تیرے لئے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہہ۔ ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آسمان و زمین کے خلاء کو بھر دے گا اور تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔“ (اخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۱۱، الرقم: ۱۰۶۸۰، وفی عمل الیوم واللیلة، ۱/۴۸۶، الرقم: ۸۴۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۳۴۴، الرقم: ۲۶۹۵۶، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۴/۴۱۴، الرقم: ۱۰۰۸)

☆ **عن النعمان بن بشیر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: ان مما تذکرون من جلال اللہ التسبیح والتهلیل والتحمید ینعطفن حول العرش لهن دوی کدوی النحل تذکرُ بصاحبها اما یحب احدکم ان یکون له او لا یزال له من یذکر به.**

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا تسبیح، تہلیل اور تحمید کی صورت میں تم جو ذکر کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سے شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکلتی ہے، وہ اللہ کی بارگاہ میں اپنے ذاکر کا ذکر کرتا رہتا ہے، کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔“ (اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الادب، باب: فضل التسبیح، ۲/۱۲۵۲، الرقم: ۳۸۰۹، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۵۴، الرقم: ۲۹۴۱۵، والبزار فی المسند، ۸/۱۹۹، الرقم: ۳۲۳۶، والحاکم فی المستدرك، ۱/۶۷۸، الرقم: ۱۸۴۱، وابو نعیم فی حلیة الاولیاء، ۴/۲۶۹، والمنذری فی الترغیب والترھیب، ۲/۲۸۱، الرقم: ۲۴۰۶)

مرا خدا رحیم ہے کریم ہے قدیر ہے
اسی کے جود و فضل کی ہر ایک میں لکیر ہے
اگر ہو قسمت رسا اگر ہو بارشِ کرم
غریب اک رئیس ہے فقیر اک امیر ہے

مرے خدا کی ذات پر یقیں وہی نہ لا سکا   جو ملحدانہ سوچ کا منافقت اسیر ہے
نجات کی سبیل ہے اسی کی مدحت و ثنا   حفیظ ہے وکیل ہے غفور ہے بشیر ہے
تری خبر ملی ہمیں ادھر لب رسول سے   ادھر ترے وجود پر گواہ خود ضمیر ہے
امیر اور غریب کا ترے سوا کوئی نہیں   سوال عاجزی فقط عنایتِ کثیر ہے

(انور ظہوری)

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الا اخبر کم بو صية نوح ابنه، کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کی ضرور بتائیں یارسول اللہ! فرمایا: **فقال لا بنه یا بنی انی اوصیك باثنین وانهاك عن اثنین** اے میرے پیارے بیٹے میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں۔

(۱) **او صیك بقول، لا اله الا الله فانها لو وضعت فی كفة ووضعت السماوات والارض فی كفة لرحجت بهن .** میں تمہیں لا الہ الا اللہ کے ذکر کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ کلمہ اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان وزمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں تو ان الفاظ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(۲) **ولو كانت حلقة لقصمتهن حتی تخلص الی الله** اور اگر زمین وآسمان دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ کلمہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ (مسند احمد ۲/۱۶۹، ۶۵۸۳)

دونوں جہاں کا مالک کل بے مثال ہے   اس کا شریک ہو کوئی کس کی مجال ہے
آئینہ گر کی یہ بھی تو حد کمال ہے   رقصاں ہر آئینے میں اُسی کا جمال ہے
جلوہ وہ طور پر ہو یا عرشِ علیٰ پہ ہو   اس کا جلال ہے کہیں اس کا جمال ہے
تخلیقِ آدمی کی ہے شہکار کبریا   ہر ذرّہ حیات عدیم المثال ہے
فانی ہر ایک سے ہے جہانِ حیات کی   اک نام ذوالجلال ہے جو لازوال ہے
لکھی ہے جب سے حمد خدائے کریم کی   رحمت سے اُس کی یہ دل مضطر نہال ہے
احساسِ معصیت سے پشیماں ہوں میں جمیلؔ   ماتھے پہ میرے جو عرقِ انفعال ہے

(جمیل عظیم)

تمام معاملات میں احسن انجام کی دعا

عن بسر بن ارطاة القرشی رضی الله تعالیٰ عنه یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو : اللهم، احسن عاقبتنا فی الامور كلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة .

''حضرت بسر بن ارطاۃ القرشی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (یہ) دعا فرماتے سُنا: (اللهم، احسن عاقبتنا فی الامور كلها واجرنا من خزی الدنيا وعذاب الآخرة) (اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام احسن طریقے سے فرما، اور ہمیں دنیا کی ندامت اور آخرت کے عذاب سے بچا)۔'' (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۸۱، الرقم: ۱۷۶۶۵، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۲۹، الرقم: ۹۴۹، وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی، ۲/۱۳۹، الرقم: ۸۵۹، والحاکم فی المستدرک ۳/۶۸۳، الرقم: ۶۵۰۸، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/۳۳، الرقم: ۱۱۹۸، وایضاً فی الدعاء، ۱/۴۲۴، الرقم: ۱۴۳۶)

☆ عن النواس بن سمعان الكلابی رضی الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول: ما من قلب الابين اصبعين من اصابع الرحمٰن ان شاء اقامه وان شاء ازاغه وكان رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول: يا مثبت القلوب، ثبت قلوبنا على دينك قال: والميزان بيدا لرحمان يرفع اقواماً ويخفض آخرين الى يوم القيامة .

''حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر (شخص کا) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے، خواہ وہ اسے سیدھا رکھے خواہ وہ اسے ٹیڑھا کر دے اور حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (يا مثبت القلوب، ثبت قلوبنا على دينك) (اے دلوں کے قائم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو بھی اپنے دین پر قائم رکھ۔) اور فرمایا: میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ کچھ قوموں کو (ان کے اچھے اعمال کے باعث) عروج عطا فرماتا ہے اور کچھ اقوام کو (ان کے ناپسندیدہ اعمال کے باعث) قیامت تک پست فرماتا رہے گا۔'' (اخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب فیما انکرت الجهمية، ۱/۷۲، الرقم: ۱۹۹، والنسائی فی السنن الکبری، ۴/۴۱۴، الرقم: ۷۷۳۸، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۸۲، الرقم: ۱۷۶۶۷، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۲۲، الرقم: ۹۴۳، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/۴۲، الرقم: ۱۹۶۴۲، والحاکم فی المستدرک، ۴/۳۵۷، الرقم: ۷۹۰۷، والکنانی فی مصباح الزجاجة، ۱/۲۷، الرقم: ۶۹)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو یہ الفاظ پڑھتے ہوئے سُنا: یاذاالجلال والاکرام' تو فرمایا استجيب لك فسل۔ تیری دعا قبول ہوگی اب مانگ لے (جو بھی مانگ سکتا ہے)۔

(ترمذی، ۵/۵۴۱، ۳۵۲۷)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے:

بسم الله تربة ارضنا وريقة بعضنا يشفىٰ سقيمنا باذن ربنا .

اللہ کے نام سے شفا طلب کر رہا ہوں، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا لعاب اللہ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے۔ (بخاری ۵/۲۱۶۸، ۵۴۱۴، مسلم، ۴/۱۷۲۴، ۲۱۹۴)

کر عطا مجھ کو قلب سلیم بخش، زاد رہ مستقیم
سرد ہو جائے نار جحیم بہر نام حبیب وخلیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

یا اللہ! ہمیں ہدایت والے بنا دے

عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنهما قال: کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یدعو: اللهم، بعلمك الغیب، وقدرتك علی الخلق، احینی ما علمت الحیاة خیرا لی، وتوفنی اذا علمت الوفاة خیرا لی، واسألك خشیتك فی الغیب والشهادة وکلمة الاخلاص فی الرضا والغیب، واسألك نعیما لا ینفد، وقرة عین لا تنقطع، واسألك الرضاء بالقضاء، وبرد العیش بعد الموت، ولذة النظر الی وجهك، والشوق الی لقائك، واعوذبك من ضراء مضرة وفتنة مضلة، اللهم، زینا بزینة الایمان واجعلنا هداة مهتدین .

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (اللهم، بعلمك الغیب، وقدرتك علی الخلق، احینی ما علمت الحیاة خیرا لی، وتوفنی اذا علمت الوفاة خیرا لی، واسألك خشیتك فی الغیب والشهادة وکلمة الاخلاص فی الرضا والغیب، واسألك نعیما لا ینفد، وقرة عین لا تنقطع، واسألك الرضاء بالقضاء، وبرد العیش بعد الموت، ولذة النظر الی وجهك، والشوق الی لقائك، واعوذبك من ضراء مضرة وفتنة مضلة، اللهم، زینا بزینة الایمان واجعلنا هداة مهتدین) (اے اللہ! اپنے علم غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے واسطے، مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے، اور مجھے موت عطا کر جب تو جانے کہ موت میرے حق میں بہتر ہے۔ میں حاضر وغیب میں تجھ سے تیری خشیت، رضا وغضب میں کلمۂ اخلاص کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی بھی منقطع نہ ہو اور تیرے فیصلے پر رضا کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد پر سکون زندگی کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر نقصان دہ مصیبت اور ہر گمراہ کن فتنہ سے، اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر اور ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ بنا۔ (اخرجه النسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر، ۳/۵۵، الرقم: ۱۳۰۶، وایضاً فی السنن الکبری، ۱/۳۸۸، الرقم: ۱۲۲۹، وابن حبان فی الصحیح، ۵/۳۰۴، الرقم: ۱۹۷۱، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/۴۴۲، الرقم: ۱۹۶۴۷، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۴۴، الرقم: ۲۹۳۴۶، وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی، ۱/۲۱۰، الرقم: ۲۷۶، والحاکم فی المستدرک، ۱/۷۰۵، الرقم: ۱۹۲۳) .

خلق فانی ہے تو لازوال بے بدل شان جاہ وجلال

چھین لے خواہ اولاد ومال ہے کسے جرات قال وقیل
حسبی اللہ ونعم الوکیل

ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح وشام کی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے:

امسینا وامسی الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم اني اسئلك من خير هذه الليلة وخير ما فيها واعوذبك من شرها وشرما فيها اللهم اني اعوذبك من الكسل والهرم وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر ۔

”ہم نے شام پائی اور اللہ کے ملک نے شام پائی سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اس اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے حمد بھی اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پہ قادر ہے، یا اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور جو اس رات میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس رات کی اور جو اس میں شر ہے اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، الٰہی! میں سستی، بڑھاپے، زیادتی عمر، دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔“

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب حضور ﷺ صبح کرتے **امسینا وامسی** کی جگہ یہ الفاظ پڑھتے **اصبحنا واصبح الملك لله** ۔ ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی...... اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں **رب انی اعوذبك من عذاب في النار وعذاب في القبر** ۔ یا اللہ! آگ میں عذاب اور قبر میں عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ باقی تمام الفاظ وہی ہیں جو شام کی دعا میں گذرے۔ **(رواه مسلم، مشكوة باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام)**

ایک اور روایت میں **سوء الكبر** کے بعد **والكفر** اور تیسری روایت میں **والكبر** یعنی تکبر سے پناہ مانگتا ہوں کے الفاظ ہیں

(رواه ابوداؤد والترمذی ولم يذكر من سوء الكفر)

دن کو منور شب کو فروزاں تو نہ کرے تو کون کرے ہستی کو امکاں در امکاں تو نہ کرے تو کون کرے
مجبوروں پر لطفِ فروزاں تو نہ کرے تو کون کرے بست کشادِ گردشِ دوراں تو نہ کرے تو کون کرے
تزئین وتہذیبِ گلستاں تو نہ کرے تو کون کرے تکرار انعام بہاراں تو نہ کرے تو کون کرے
تنظیمِ سحاب و باد و باراں تو نہ کرے تو کون کرے بے جانوں میں پھر پیدا جاں تو نہ کرے تو کون کرے
جعفر کی بخشش کا ساماں تو نہ کرے تو کون کرے تو منان ہے اس پر احساں تو نہ کرے تو کون کرے

(جعفر بلوچ)

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں

عن زيد بن ارقم رضي الله تعالىٰ عنه قال: لا اقول لكم الا كما كان رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقول، كان يقول: اللهم، انى اعوذبك من العجز والكسل، والجبن والبخل، والهرم وعذاب القبر ۔ اللهم، آت نفسي تقواها، وزكها انت خير من زكاها، انت وليها ومولاها ۔ اللهم، انى اعوذبك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا يستجاب لها ۔

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے صرف وہی کچھ بیان کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا کرتے تھے: (**اللهم، انى اعوذبك من العجز والكسل، والجبن والبخل، والهرم وعذاب القبر ۔ اللهم، آت نفسي تقواها، وزكها انت خير من زكاها، انت وليها ومولاها ۔ اللهم، انى اعوذبك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا يستجاب لها**) (اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اسے پاک فرما دے، تو سب سے بہتر پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو شرفِ قبولیت سے محروم ہو)۔“ (اخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب الذكر والدعاء، والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ۴/۲۰۸۸، الرقم: ۲۷۲۲، والنسائى فى السنن، كتاب الاستعاذه، باب الاستعاذة من العجز، ۸/۲۶۰، الرقم: ۵۴۵۸، وايضاً فى السنن الكبرى، ۴/۴۵۰، الرقم: ۷۸۹۵، واحمد بن حنبل فى المسند، ۴/۳۷۱، الرقم: ۱۹۳۲۷، وايضاً فى الزهد/۲۸۷، وعبد بن حميد فى المسند، ۱/۱۱۴، الرقم: ۲۶۷، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۵/۲۰۱، الرقم: ۵۰۸۵، والبيهقى فى المدخل الى السنن الكبرى، ۱/۳۱۳، الرقم: ۴۸۳)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام رات کو جب اپنے بستر پہ تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسا کے نیچے رکھتے پھر کہتے **اللهم باسمك اموت واحى** ۔ الٰہی! میں تیرے نام کے ساتھ مروں اور جیوں اور جب بیدار ہوتے عرض کرتے۔ **الحمد لله الذى احيا نا بعد ما اماتنا واليه النشور** ۔ اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زند فرمایا اور اس کی طرف اُٹھنا ہے۔ (رواه البخارى ومسلم ۔ مشكوة)

تیری رحمت نے دی جب پناہ ہاتھ آئی حقیقت کی راہ
ہو گئی جب کرم کی نگاہ بن گئے بے خرد بھی عقیل

حسبى الله و نعم الوكيل

زندگی با اصول اچھی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پہ جائے تو اپنے تہبند

داخل پلّو سے بستر جھاڑے، اسے کیا معلوم کہ بستر پہ کیا چیز پڑی ہے پھر یوں کہے۔

باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين .

’’اے اللہ! میں تیرے ہی نام پہ اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیرے ہی نام پہ اُٹھاؤں گا، اگر آج میری جان تو قبض کرے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر واپس بھیجے تو اس کی حفاظت فرمانا اس چیز سے کہ جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔‘‘

ایک روایت میں ہے ’’پھر اپنی داہنی کروٹ پہ لیٹ جاتے اور (مندرجہ بالا دعا) پڑھتے۔‘‘ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ’’پھر اپنے کپڑے کے پلّو سے تین بار بستر کو جھاڑے اور (مندرجہ بالا دعا میں فارحمها کی جگہ) فاغفرلها (پس اے اللہ اسے بخش دے) پڑھے۔‘‘ (مشکوۃ)

نبی اکرم ﷺ اپنی امت پہ کس قدر مہربان ہیں کہ عموماً جو باتیں والدین بھی اپنی اولاد کو کم ہی بتاتے ہیں حضور علیہ السلام نے وہ بھی بتادیں کہ بستر جھاڑ کر سویا کرو، جوتا ایسے پہنو، ایسے اتارو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب امت کے ساتھ رحمت و شفقت کے نظارے ہیں یقیناً کوئی بندہ ان عادی کاموں کو بھی حضور علیہ السلام کا حکم سمجھ کر کرے گا تو ثواب کا حقدار ہو جائے گا۔

خدا سے جو بھی مانگو تم بنام مصطفیٰ مانگو　　ارے او مانگنے والو مدینے کی دعا مانگو
خدائی کے خزانے خود نبی تقسیم کرتے ہیں　　چلو تم بھی نیازی ان سے رحمت کی عطا مانگو

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

عن عبد الله بن عمرو رضي الله تعالٰى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكثر ان يدعو: اللهم، اني اسألك الصحة، والعفة، والامانة، وحسن الخلق، والرضا بالقدر .

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (اللهم، اني اسألك الصحة، والعفة، والامانة، وحسن الخلق، والرضا بالقدر) (اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن خلق اور راضی بہ تقدیر رہنے کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے ’’الادب المفرد‘‘ میں، طبرانی اور بیہقی سے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور دو سندوں میں سے ایک کے بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

(اخرجه البخاري في الادب المفرد، باب من دعا الله ان يحسن خلقه، ۱/۱۱۵، الرقم: ۳۰۷، والطبراني في الدعاء، ۱/۴۱۵، الرقم: ۱۴۰۶، والبيهقي في شعب الايمان، ۶/۳۶۴، الرقم: ۸۵۴۰، واللالكائي في اعتقاد اهل السنة، ۴/۶۵۲، الرقم: ۱۱۸۵، وابن السري في الزهد، ۱/۲۵۶، الرقم: ۴۴۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۵۶،

الرقم: ۱۸۵۲، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۱۲/ ۱۲۱، الرقم: ۶۵۷۱، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق، ۶۵/۵۴، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۷۳)

اک تیرے امر کی ذوالفقار صورت خنجر آب دار
چھپ کے ہر سمت کرتی ہے وار سب زمانہ شہید و قتیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

فطرت (اسلام) پہ موت نصیب ہو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی داہنی کروٹ پہ لیٹتے اور یہ کلمات پڑھتے:

اللهم اسلمت نفسی الیك ووجهت وجهی الیك وفوضت امری الیك والجات ظهری الیك رغبة ورهبة الیك لا ملجاء لا منجأ الا الیك امنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسالت ۔

”الٰہی! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا، تیرے کرم پر ٹیک لگائی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھی سے ڈرتے ہوئے۔ نہ کہیں پناہ ہے نہ رہائی سوائے تیری طرف کے۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پہ ایمان لایا۔“

حضور علیہ السلام نے فرمایا: **من قالهن ثم مات تحت لیلته مات علی الفطرة** ۔ جو یہ کلمات کہہ لے پھر اسی رات مر جائے تو فطرت یعنی ایمان پر مرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو فرمایا اے فلاں! جب تو اپنے بستر پہ جائے تو نماز کا سا وضو کرے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر **اللهم اسلمت نفسی الیك** سے لیکر ارسلت تک پڑھے، اگر اسی رات مر گیا تو فطرت (اسلام) پہ مرے گا اور اگر صبح پائے گا تو بھلائی حاصل کرے گا۔ (متفق علیه، مشکوۃ)

ایک روایت میں ہے کہ اس کلام کو اپنا آخری کلام بناؤ۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب اپنے بستر پہ تشریف لاتے تو اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے

الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی له ولا مووی ۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا، بچایا اور ہمیں پناہ دی کیونکہ بہت وہ ہیں جنہیں نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ کوئی پناہ دینے والا (رواہ مسلم۔ مشکوۃ)

دے رہا ہے جو بے دعا مانگے مانگنے والا اس سے کیا مانگے
تخت مانگے نہ بوریا مانگے بندہ اللہ کی رضا مانگے
جو گنہ گار ہو وہ کیا مانگے رحمت و فضلِ کبریا مانگے

دردِ دل میں ہو عاجزی لب پر　　جب بھی انساں کوئی دعا مانگے
نہ بڑھاؤ کدورتیں اتنی　　شیشۂ دل جو پھر جلا مانگے
یہ خطا کار و بندۂ عاصی　　تیری رحمت کا آسرا مانگے
کہہ دو شوقی! وہ دل میں رہتا ہے　　اس کے ملنے کا جو پتہ مانگے

(وجاہت شوقی)

حضور علیہ السلام یہ کلمات سکھایا کرتے تھے

عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناھن کما یعلمنا التشھد: اللھم الف بین قلوبنا، واصلح ذات بیننا، واھدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الی النور، وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا، وما بطن، وبارک لنا فی اسماعنا، وابصارنا، وقلوبنا، وازواجنا، وذریاتنا، وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھا قابلیھا واتمھا علینا.

”حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اور کلمات بھی سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا (اور وہ کلمات یوں ہیں): **(اللھم الف بین قلوبنا، واصلح ذات بیننا، واھدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الی النور، وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا، وما بطن، وبارک لنا فی اسماعنا، وابصارنا، وقلوبنا، وازواجنا، وذریاتنا، وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھا قابلیھا واتمھا علینا)** (اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح وصفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری وباطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا اس کی ثناء بیان کرنے والا، اس کا اہل بنا اور اسے ہم پر مکمل فرما)۔“ (اخرجہ ابو داؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب التشھد، ۱/۲۵۴، الرقم: ۹۶۹، وابن ابی شیبۃ فی المصنف، ۶/۶۷، الرقم: ۲۹۵۲۴، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۷۷، الرقم: ۹۹۶، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۰/۱۹۱، الرقم: ۱۰۴۲۶، وایضاً فی الدعاء، ۱/۴۲۲، الرقم ۱۴۲۹)

التجا ہے یہ پروردگار　　موت کرتی رہے انتظار
دیکھوں سرکار کو بار بار　　رو برو ہو وہ شکلِ جمیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

صدیق اکبر رسول اعظم سے سوال کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ مرنی بشنی اقوله اذا اصبحت وامسیت ۔ مجھے کوئی ایسے کلمات ارشاد فرمادیں جو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں، فرمایا! یہ پڑھا کرو

اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والارض رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشره ۔

''اے اللہ! اے کلی چھپی چیزوں کے جاننے والے۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے اور اے ہر چیز کے رب، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے نفس اور شیطان کی شرارت وشر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

قله اذا اصبحت واذا امسيت واذا اخذت مضجعك

یہ کلمات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو (ترمذی، ابوداؤد، دارمی، مشکوۃ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام رات کو جب اپنے بستر پہ آرام فرمانے کے لئے تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان پہ سورۃ اخلاص، الفلق، الناس پڑھ کر دم کرتے پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے جسد اقدس پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیر لیتے اور ہاتھ پھیرنے کا آغاز اپنے سر انور، چہرۂ اقدس اور سامنے سے کرتے تھے یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ دہراتے۔ (بخاری شریف، ۱۹۱۶/۴، ۴۷۲۹)

☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''جس نے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کے وقت پڑھیں تو وہ اسے (صبح تک ہر پریشانی سے) کفایت کریں گی۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

ما كنت ارى ان احدا يعقل ينام حتى يقرء هؤلاء الايات من اخر سورة البقره ۔

میں کسی کو اس وقت تک عقل مند ہی نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ان آخری دو آیات کی تلاوت نہ کرے۔ (بخاری، ۱۹۱۴/۴، ۴۷۲۲)

☆ **عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: من تعار (استيقظ من نومه) من الليل فقال: لا اله الا الله، وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، الحمد لله، وسبحان الله، ولا اله الا الله، والله اكبر، ولا حول ولا قوة الا بالله، ثم قال: اللهم، اغفر لي او دعا استجيب له فان توضا وصلى قبلت صلاته ۔**

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو (ڈر کر) اُٹھے تو یوں

کہے: (**لا اله الا الله، وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيءٍ قدير، الحمد لله، وسبحان الله، ولا اله الا الله، والله اكبر، ولا حول ولا قوة الا بالله**) (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔) پھر کہے: (اے اللہ! مجھے بخش دے)۔ یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو قبول ہوگی۔ (اخرجه البخاری فی الصحيح، ابواب التهجد، باب من تعار من الليل فصلى، ۱/۳۸۷، الرقم: ۱۱۰۳، والترمذی فی السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبه من الليل، ۵/۴۸۰، الرقم: ۳۴۱۴)

تیری ثنا کہ خداوند لایزال ہے تو یہی مثال ہے تیری کہ بے مثال ہے تو
تیرا کمال ہی دنیا کے ہر کمال میں ہے یہ شان تیری کہ ہر شان میں کمال ہے تو

پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اس کی تصدیق کتاب اللہ سے لاتا ہوں، کوئی بندہ جب کہتا ہے۔ **سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وتبارك الله** ۔ (پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ برکت والا ہے) ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ لیتا ہے۔ انہیں اپنے پر کے نیچے دبالیتا ہے اور انہیں لیکر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ اس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذر ہوتا ہے وہ فرشتے الفاظ بولنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ الفاظ فرشتہ رحمٰن کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی

اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه (فاطر، ۳۵:۱۰)

پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل کو بلند فرماتا ہے۔ (المستدرك للحاكم، ۲/۴۶۱، ۳۵۸۹، والمعجم الكبير الطبرانی، ۹/۲۳۳، ۹۱۴۴)

☆ **عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جددوا ايمانكم . قيل: يا رسول الله، وكيف نجدد ايماننا؟ قال: اكثروا من قول لا اله الا الله .**

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے تجدید کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا الٰه الا الله" زیادہ سے زیادہ کہو۔" اسے امام احمد بن حنبل نے سندِ حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔" (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۵۹،

الرقم: ۸۲۹۵، والحاکم فی المستدرک، ۲۸۵/۴، الرقم: ۷۶۵۷، وذکرہ المنذری فی الترغیب والترھیب، ۲۶۸/۲، الرقم: ۲۳۵۲)

☆ عن ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اللھم، طھر قلبی من النفاق، وعملی من الریاء، ولسانی من الکذب، وعینی من الخیانة، فانك تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور .

’’حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا: (**اللھم، طھر قلبی من النفاق، وعملی من الریاء، ولسانی من الکذب، وعینی من الخیانة، فانك تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور**) (اے اللہ! میرا دل منافقت سے، میرا عمل ریا کاری سے، میری زبان جھوٹ سے اور میری آنکھیں خیانت سے پاک فرمادے، بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ سب جانتا ہے)۔‘‘

(اخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول، ۲۲۷/۲، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۴۷۸/۱، الرقم: ۱۹۵۳، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۲۶۷/۵، الرقم: ۲۷۵۹، والقزوینی فی التدوین فی اخبار قزوین، ۳۰۱/۲، والمزی فی تھذیب الکمال، ۳۸۶/۳۵، الرقم: ۸۰۱۲، والعسقلانی فی الاصابة، ۳۰۹/۸، الرقم: ۱۲۲۶۳، وایضاً فی تھذیب التھذیب، ۵۰۶/۱۲، الرقم: ۲۹۸۹، والسیوطی فی الدر المنثور، ۲۸۳/۷)

☆ حضور علیہ السلام کی ایک صاحبزادی (چونکہ تمام صاحبزادیاں متفقہ طیبہ طاہرہ ہیں لہٰذا نام نہ لینا صحت حدیث کے لئے مضر نہیں) روایت فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام انہیں یہ کلمات سکھائے کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو۔

سبحان اللہ وبحمدہ ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان وما لم یشالم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شی علماً

’’اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی ہے اور اس کی کی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی قوت نہیں۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوگیا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوسکا، میں جانتا (جانتی ہو) کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پہ قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔‘‘

جو صبح کے وقت یہ کہہ لے گا شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شام کے وقت پڑھے گا صبح تک اس کی حفاظت ہوگی۔

(رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

دل میں دیکھا ہے، قریب رگِ جاں دیکھا ہے اپنی جانب، تجھے ہر دم نگراں دیکھا ہے
جب بھی آتی ہے مؤذن کی صدا کانوں میں میں نے ہر لفظ رگ و پے میں رواں دیکھا ہے
ماورائے عدم و بست، ہے ہستی تیری بے نشانی میں بھی، تیرا ہی نشاں دیکھا ہے
جو ترے واسطے، دشوار سفر پہ نکلا اس نے ہر موڑ پہ، اک دارالاماں دیکھا ہے

کیا بساطِ نگہ شوق، مظفر ہے تری آنکھ والوں نے اسے، خود پہ عیاں دیکھا ہے
(مظفر وارثی)

یہ ہے وہ جو حضور ﷺ نے اپنے رب سے مانگا

عن ام سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا ما سال محمد صلى الله عليه وسلم ربه عزوجل: (اللهم، انى اسألك خير المسالة، وخير الدعاء، وخير النجاح، وخير العمل، وخير الثواب، وخير الحياة، وخير الممات، وثبتني وثقل موازني ، وحقق ايماني ، وارفع درجاتي ، وتقبل صلاتي ، واغفر خطيئتي ، واسألك الدرجات العلى من الجنة .

اللهم، انى اسألك فواتح الخير، وخواتمه وجوامعه، واوله وآخرة، وظاهره وباطنه والدرجات العلى من الجنة . آمين

اللهم، انى اسألك خير ما آتي ، وخير ما افعل، وخير ما اعمل، وخير ما بطن، وخير ما ظهر، والدرجات العلى من الجنة . آمين

اللهم، انى اسألك ان ترفع ذكرى ، وتضع وزرى ، وتصلح امرى ، وتطهر قلبى ، وتحصن فرجي وتنور لى قلبى ، وتغفر لى ذنبى . واسألك الدرجات العلى من الجنة . آمين .

اللهم، انى اسألك ان تبارك لى فى نفسى ، وفى سمعى، وفى بصرى، وفى روحى ، وفى خلقى ، وفى خلقى ، وفى اهلى ، وفى محياى ، وفى مماتى وفى عملى ، فتقبل حسناتى ، واسألك الدرجات العلى من الجنة . آمين)

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے: (اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامرانی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت کی دعا مانگتا ہوں، تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ، میری (نیکیوں کے) ترازو (کا پلہ) بھاری فرما، میرے ایمان کو محکم (مضبوط) فرما، میرے درجات بلند فرما، میری نماز قبول فرما، میری خطائیں معاف فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے (تمام) خیر و خوبی کی ابتداؤں کا، خیر و خوبی کی انتہاؤں کا، جامع خیر و خوبی کا، اوّل و آخر خیر کا اور ظاہر و باطن کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو میں اختیار کروں اور اپنے ہر فعل و عمل کا اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا بھی اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا بھی، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرا (ہر) کام درست فرما، میرا دل

پاک فرما، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے لئے میرے دل کو منور فرما دے، اور میرے لئے میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں، میری آنکھوں، میری روح، میرے جسم، میرے اخلاق، میرے گھربار، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرمادے اور تو میری نیکیوں کو قبول فرمالے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین)۔" (اخرجه الحاکم فی المستدرك، کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر، ۷۰۱/۱، الرقم: ۱۹۱۱، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳۱۶/۲۳، الرقم؛ ۷۱۷، وایضاً فی المعجم الاوسط، ۲۱۳/۶-۲۱۴، الرقم: ۶۲۱۸، وایضاً فی الدعاء، ۴۲۱/۱، الرقم: ۱۴۲۲، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۴۵۴/۱، الرقم: ۱۸۴۳)

لب پہ جاری ہو تیرا کلام — رنگ لائیں سجود وقیام
ہاتھ آئے انوکھا مقام — میں اڑوں صورت جبریل

حسبی اللہ نعم الوکیل

اگر دن رات کا کوئی وظیفہ چھوٹ جائے تو......

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو صبح وشام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات (آیات) پڑھ لے تو جو وظائف دن رات کے وہ نہیں پڑھ سکا انہیں پالے گا یعنی ثواب سے محروم نہ رہے گا گویا کہ اس نے وہ وظائف پڑھ لئے ہیں (مفہوم حدیث' آیات یہ ہیں)۔

فسبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون ۔ وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون ۔ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتها وکذلك تخرجون

اللہ کی پاکی ہے صبح وشام اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مردہ ہوجانے کے بعد اور یوں ہی تم بھی نکالے جاؤ گے۔

(الروم: ۱۷ تا ۱۹، رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

☆ **عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما قال: کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یدعو من اللیل: اللهم لك الحمد، انت رب السماوات والارض، لك الحمد، انت قیم السماوات والارض ومن فیهن، لك الحمد، انت نور السماوات والارض، قولك الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك حق، والجنة حق، والنار حق، والساعة حق، اللهم لك اسلمت، وبك آمنت، وعلیك توکلت، والیك انبت، وبك خاصمت، والیك حاکمت، فاغفرلی ما قدمت وما اخرت، واسررت**

واعلنت، انت الٰهی لا اله لی غیرک.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت یوں دعا کرتے: (**اللهم لك الحمد، انت رب السماوات والارض، لك الحمد، انت قیم السماوات والارض ومن فیهن، لك الحمد، انت نور السماوات والارض، قولك الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك حق، والجنة حق، والنار حق، والساعة حق، اللهم لك اسلمت، وبك آمنت، وعلیك توكلت، والیك انبت، وبك خاصمت، والیك حاكمت، فاغفرلی ما قدمت وما اخرت، واسررت واعلنت، انت الٰهی لا اله لی غیرك**) (اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، (تیری) جنت حق ہے، اور (تیری) دوزخ بھی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوا، اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور تجھی کو حاکم مانا، تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو (گناہ) میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے' تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔" (**اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ: وهو الذی خلق السماوات والارض بالحق، ٦/٢٦٠٩، الرقم: ٦٩٥٠، ومسلم فی الصحیح، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه، ١/٥٣٢، الرقم: (١٩٩) ٧٦٩، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من اللیل الی الصلاة، ٥/٤٨١، الرقم: ٣٤١٨، وقال: هذا حدیث حسن صحیح**)

میرے اعمال ہیں سب خراب کھول دے اپنی رحمت کے باب
سر سے ٹل جائے اب تو عذاب گرد رہتا ہے شیطان رذیل
حسبی الله نعم الوکیل

شیطان سے حفاظت کے لئے

حضرت ابوعیاش (زید بن صامت انصاری) سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبح و شام یہ کلمات کہہ لے تو شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور مزید یہ کہ اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف اور دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ ایک بندے کو خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو اس نے سوال کیا یا رسول اللہ! **ان ابا عیاش بحدث عنك بكذا وكذا**۔ ابوعیاش آپ کی طرف سے اس طرح کی روایت کرتے ہیں۔ **قال صدق ابو عیاش**۔ فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔ کلمات یہ ہیں:

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ کوئی اس کا شریک ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (رواہ ابو داؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ)

☆ حضرت حارث بن مسلم تمیمی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ماجد نے انہیں بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں خفیہ خبر دی کہ جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کسی سے کلام کئے بغیر سات مرتبہ یہ الفاظ پڑھ لیا کرو۔ **اللھم اجرنی من النار** ۔ اے اللہ مجھے آگ سے بچالے۔ پھر اگر اسی رات مر جاؤ گے تو آگ سے سلامتی کے ساتھ گذرنا تمہاری لئے لکھ دیا جائے گا اور اگر صبح کی نماز کے بعد بھی پڑھ لو گے اور پھر اس دن فوت ہو جاؤ گے تو تمہارے لئے آگ سے نجات لکھ دی جائے گی۔

(مفہوم حدیث، رواہ ابو داؤد، مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ صبح و شام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات ضرور پڑھا کرتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

اللهم انى اسئلك العافية فى الدنيا والاخرة اللهم انى اسئلك العفو والعافية فى دينى ودنياى واهلى ومالى اللهم استر عوراتى وامن روعاتى اللهم احفظنى من بين يدى ومن خلفى وعن يمينى وعن شمالى ومن فوقى واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتى

''الٰہی میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور گھر بار اور مال میں معافی اور عافیت مانگتا ہوں۔ الٰہی! میرے عیبوں کو چھپالے اور مجھے خوفوں سے امن دے۔ الٰہی! مجھے آگے پیچھے اور دائیں بائیں اور اوپر سے محفوظ رکھ میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔'' یعنی زمین میں دھنسا کر۔ (رواہ ابو داؤد، مشکوۃ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان (مندرجہ ذیل) کلمات طیبات کے بارے میں ارشا فرمایا کہ جو دن کو پڑھے گا تو شام تک کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو صبح تک کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا (کلمات یہ ہیں)

اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملا نكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدًا عبدك ورسولك ۔

یا اللہ ہم نے سویرا پالیا ہم تجھے اور تیرا عرش اُٹھانے والوں اور دیگر تمام فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تو ہی اللہ ہے تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی ساجھی نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (ترمذی، ابو داؤد)

خدا وند تو اپنے ذکر کو وردِ زباں کر دے
پھر اس کے بعد عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ترجماں کر دے
ہمیں بھی اُن میں شامل کر جنہیں تو نے نوازا ہے
ہمارے دل کو بھی بیگانۂ سود و زیاں کر دے

سکونِ قلب کی دولت سے مالا مال کر مجھ کو　　مری ہستی کو اپنی چاہتوں سے ضو فشاں کر دے
مجھے توفیق دے خیر العمل کی ہر نفس یا رب　　مرے اعمال نامے کی سیاہی رایگاں کر دے
تو رب العالمیں ہے اور تری قدرت میں سب کچھ ہے　　مدینے کے کسی گوشے میں مجھ کو بے نشاں کر دے

(اختر لکھنوی)

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول: اللهم انی اعوذبك من الکسل والهرم، والمأثم والمغرم، ومن فتنة القبر، وعذاب القبر، ومن فتنة النار وعذاب النار، ومن شر فتنة الغنی، واعوذبك من فتنة الفقر، واعوذبك من فتنة المسیح الدجال. اللهم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد، ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس، وباعدبینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: (اللهم انی اعوذبك من الکسل والهرم، والمأثم والمغرم، ومن فتنة القبر، وعذاب القبر، ومن فتنة النار وعذاب النار، ومن شر فتنة الغنی، واعوذبك من فتنة الفقر، واعوذبك من فتنة المسیح الدجال. اللهم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد، ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس، وباعدبینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب) (اے اللہ! میں سستی، کمزوری، گناہ، قرض، قبر کی آزمائش، عذابِ قبر، دوزخ کی آزمائش، عذابِ دوزخ اور امیری کی آزمائش اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں غربت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا، اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے)۔“

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، ۲۳۴۱/۵، الرقم: ۶۰۰۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، ۲۰۷۸/۴، الرقم: ۵۸۹، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، ۵۲۵/۵، الرقم: ۳۴۹۵، وقال: هذا حدیث حسن صحیح، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلی الله علیه وسلم، ۱۲۶۲/۲، الرقم: ۳۸۳۸)

سر جھکانا ہے تیرے حضور　　مغفرت کی طلب ہے ضرور
بخش دے ہر خطا ہر قصور　　حشر میں ہو نہ انور ذلیل

حسبی الله ونعم الوکیل

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انی اعوذ بوجھك الکریم و کلماتك التامات من شرما انت اخذ بنا صیتہ اللھم انت تکشف المغرم والمأثم اللھم لا یھزم جندك ولا یخلف وعدك ولا ینفع ذالجدمنك الجد سبحانك وبحمدك ۔

یا اللہ! میں تیری کریم ذات کی اور تیرے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کی شرارت سے کہ جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے یا اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے، الٰہی تیرا لشکر کبھی شکست نہیں پاتا اور تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا اور تیرے مقابل بختاور کو بخت نفع نہیں دیتا تو پاک ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے (ابو داؤد، مشکوۃ)

☆ **عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: قلت: یا رسول اللہ، ارایت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا؟ قال: قولی : اللھم انك عفو کریم تحب العفو فاعف عنی ۔**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: (**اللھم انك عفو کریم تحب العفو فاعف عنی**) (اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند فرماتا ہے تو مجھے بھی معاف فرما دے)۔‘‘ (اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۸۵)، ۵/۵۳۴، الرقم: ۳۵۱۳، وابن ماجہ فی السنن، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ، ۲/۱۲۶۵، الرقم: ۳۸۵۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۴/۴۰۷، الرقم: ۷۷۱۲، وایضاً، ۶/۲۱۸-۲۱۹)

کون سی دعا افضل ہے؟

عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ، ای الدعاء افضل؟ قال: سل ربك العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ، ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال: یا رسول اللہ، ای الدعاء افضل ؟ فقال لہ مثل ذالك، ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذالك قال: فاذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا واعطیتھا فی الآخرۃ فقد افلحت ۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و عافیت اور بخشش طلب کیا کرو۔ اس شخص نے دوسرے دن پھر حاضر ہو کر (وہی سوال) پوچھا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے پھر بھی وہی جواب عطا فرمایا۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا اور فرمایا: جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دے دی گئی تو تم فلاح پا گئے۔‘‘

☆ **وفی روایۃ: عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ،**

علمنی شیئا اسأله الله عزوجل قال: سل الله العافیة فمکثت ایاما ثم جئت، فقلت: یا رسول الله، علمنی شیئا اسأله الله، فقال لی: یا عباس، یا عم رسول الله، سلوا الله العافیة فی الدنیا والآخرة.

''اور ایک روایت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگا کرو۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۸۵)، ۵/۵۳۴، ۵۳۳، الرقم: ۳۵۱۴، ۳۵۱۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب الدعاء، بالعفو والعافیة، ۲/۱۲۶۵، الرقم: ۳۸۴۸)

پیار کرتا ہے خود خدا ان سے — جو محمد سے پیار کرتے ہیں
نام لیتے ہیں جو محمد کا — ذکر پروردگار کرتے ہیں
جل جلالہٗ — ﷺ

لاتعداد گناہوں کی مغفرت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پہ جاتے وقت یہ (مندرجہ ذیل) کلمات تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔

استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کوئی شخص نہیں جو بستر پر لیٹے اور قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھ لے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے: **فلا یقربه شیء یوذیه حتی یهب متی هب**۔ یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے جب بھی ہو۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ کوئی مسلمان انہیں اختیار نہیں کرتا مگر جنت میں ضرور جائے گا۔ وہ ہیں تو آسان مگر ان پر تھوڑے ہی عمل کرنیوالے ہیں۔

(۱) ہر نماز کے بعد دس بار اللہ کی تسبیح (**سبحان الله**) پڑھے، دس بار حمد (**الحمد لله**) اور دس بار تکبیر (**الله اکبر**) راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نے اپنی مبارک انگلیوں سے سمجھایا کہ یہ زبان سے تو ڈیڑھ سو (ہر نماز کے بعد تیس ہوئے اور پانچ نمازوں میں ڈیڑھ سو) ہوئے مگر میزان (ترازو) میں؟ ڈیڑھ ہزار (**من جاء بالحسنة فله عشر امثالها**) ہیں۔

(۲) جب بستر پہ جائے تو سو مرتبہ تسبیح وتحمید وتکبیر پڑھ یہ زبان پہ تو ایک سو ہیں مگر میزان میں ایک ہزار بتاؤ تم میں سے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہو (اور ہر کلمہ ایک گناہ مٹائے) لوگوں نے عرض کی، ہم ان کلمات کی کیوں پابندی نہ کریں گے، فرمایا: جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس پہنچ کر کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ نمازی کو باز رکھ دیتا ہے تو شاید وہ یہ عمل نہ کر سکے (یعنی جب وہ فرض کام سے روکنے کی کوشش کرتا ہے تو نفلی سے کیوں نہ روکتا ہوگا) اور شیطان اس کی خوابگاہ میں پہنچ کر اسے سلانا شروع کر دیتا ہے حتیٰ ینام۔ یہاں تک کہ بندہ (وظیفہ پڑھے بغیر) سو جاتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ دو خصلتیں یا عادتیں ایسی ہیں جن کی کوئی مسلمان حفاظت نہیں کرتا اس طرح ابوداؤد کی روایت میں اس کلام کے بعد کہ ''میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں'' یہ ہے کہ چونتیس مرتبہ تکبیر کہے، جب اپنا بستر لے اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ مشکوۃ کے اکثر نسخوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی بجائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

خدائے کن فکاں میرا خدا ہے
مکان و لا مکاں سے ماورا ہے
شریک اس کا نہیں کوئی کہیں بھی
وہی تو خالقِ ارض و سما ہے
اُسی کے حکم کے پابند سارے
وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے
بھری دنیا کی ہے جو چیز فانی
فقط اُس ذات کو حاصل بقا ہے
مری کشتی کو ساحل سے لگا دے
خدا وندا! تو میرا نا خدا ہے

(جسٹس محمد الیاس)

آیت الکرسی کی برکت

عن ابی هريره رضی الله تعالىٰ عنه قال: وكلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكاة رمضان، فاتاني آت فجعل يحثو من الطعام، فاخذته فقلت: لا رفعنك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال: اذا اويت الى فراشك فاقرء آية الكرسي، لن يزال عليك من الله حافظ، ولا يقربك شيطان حتى تصبح. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: صدقك وهو كذوب، ذاك شيطان.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس (ایک رات) کوئی (چور) آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا' تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر (طویل) حدیث بیان کی آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس نے بات سچی کی حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے، وہ (چور) شیطان تھا۔''

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۳/۱۱۹۴، الرقم: ۳۱۰۱، وایضا فی کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، ۴/۱۹۱۴، الرقم: ۴۷۲۳، والترمذی فی السنن، کتاب فضائل القرآن، باب: (۳)، ۵/۱۵۸، الرقم: ۲۸۸۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۳۸، الرقم: ۱۰۷۹۵، والبیهقی فی شعب الایمان، ۲/۴۵۷، الرقم: ۲۳۸۸)

☆ **عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من اوی الی فراشه طاهرا یذکر الله حتی یدرکه النعاس لم ینقلب ساعة من اللیل یسأل الله شیئا من خیر الدنیا والآخرة الا اعطاه ایاه**

''حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۹۳) منه، ۵/۵۴۰، الرقم: ۳۵۲۶، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۰۱، الرقم: ۱۰۶۴۱، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۱/۱۱۱، الرقم: ۱۲۶۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/۱۲۴-۱۲۵، الرقم: ۷۵۶۴، ۷۵۶۸، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، ۱/۲۵۸، الرقم: ۷۱۹، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۱/۲۳۱، الرقم: ۸۸۰)

کونین کا مسجود ہے معبود ہے تو ہر شئی تیری شاہد ہے کہ مشہود ہے تو
ہر ایک کے لب پر ہے تیری حمد و ثنا ہر سوز میں ہر ساز میں موجود ہے تو

جس نے یہ پڑھا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا

حضرت عبد اللہ بن غنّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے یہ کلمات صبح و شام پڑھے اس نے اس دن اور رات (میں خدا کی نعمتوں) کا شکر ادا کر دیا۔

اللهم ما اصبح بی من نعمة او با حد من خلقك فمنك وحدك لا شریك لك فلك الحمد ولك الشکر ۔ (ابو داؤد ۔ مشکوة)

یا اللہ! تیری جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق کو ملی وہ صرف تجھ اکیلے کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں تیری ہی حمد اور تیرا ہی شکر ہے۔

سونے والے اللہ اللہ کر کے سو کیا خبر اب جاگنا ہو یا نہ ہو

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب اپنے بستر پہ تشریف لے جاتے تو یہ کلمات ادا فرماتے۔

اللهم رب السموات ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل والقران واعوذبك من شر کل ذی شر انت اخذ بنا صیته انت الاول فلیس قبلك شیء وانت

الاخر فليس بعدك شیء وانت الظاهر فليس فوقك شیء وانت الباطن فليس دونك شیء اقض عنی الدين واغننی من الفقر (رواه ابو داؤد والترمذی، وابن ماجه ورواه مسلم مع اختلاف يسر)

''اے اللہ! اے آسمانوں کے رب اے زمین کے رب، اے ہر چیز کے رب اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر نکالنے والے، اے تورات وانجیل اور قرآن کو اتارنے والے میں ہر اس شریر کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جسکی پیشانی تیری گرفت میں ہے تو ہی اول ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے کہ تیرے پیچھے کچھ نہیں، میرا قرض ادا کر دے اور مجھے تنگدستی سے غنا عطا فرما۔

بے حجابی یہ کہ ہر ذرہ میں جلوہ آشکار
اس پہ یہ پردہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے
اے کہ تیرے حسن کو تشبیہ دوں کس چیز سے
ایک تو ہی دیدہ ہے تیرے سوا نادیدہ ہے

اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما

☆ **عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان اذا استيقظ من الليل قال: لا اله الا انت سبحانك، اللهم استغفرك لذنبی واسألك رحمتك، اللهم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذا هديتنی وهب لی من لدنك رحمة انك انت الوهاب.**

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو یوں کہتے: (**لا اله الا انت سبحانك، اللهم استغفرك لذنبی واسألك رحمتك، اللهم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذا هديتنی وهب لی من لدنك رحمة انك انت الوهاب**) (اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے لغزشوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے)۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، كتاب الادب، باب ما يقول الرجل اذا تعار من الليل، ۳۱۴/۴، الرقم: ۵۰۶۱، والنسائی فی السنن الكبری، ۲۱۶/۶، الرقم: ۱۰۷۰۱، وابن السنی فی عمل اليوم والليلة، ۶۸۲/۱، الرقم: ۷۵۶، وابن ابی الدنيا فی التهجد وقيام الليل، ۳۷۶/۱، الرقم: ۳۲۷، والحاكم فی المستدرك، ۷۲۴/۱، الرقم: ۱۹۸۱، والطبرانی فی الدعاء، ۲۴۴/۱، الرقم: ۷۶۲، والبيهقی فی شعب الايمان، ۴۷۵/۱، الرقم: ۷۵۹، وابن سرايا فی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۲۹۹/۱، الرقم: ۵۴۵، والديلمی فی مسند الفردوس، ۴۵۹/۱، الرقم: ۱۸۶۳)

بے حد ہیں مگر قائل حد بندی ہیں
اللہ کی تکمیل ہنر مندی ہیں
جس ''سمت'' سے سرکار کو دیکھیں انور
آئینہ توحید خداوندی ہیں

اے اللہ! تیرے لئے ہی میں نے اپنا پہلو رکھا

حضرت ابو ازھر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی خوابگاہ پہ جلوہ گر ہوتے تو اپنے رب کی بارگاہ میں یوں عرض گذار ہوتے۔

بسم اللہ وضعت جنبی للہ اللھم اغفرلی ذنبی واخسئا شیطٰنی وفك رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی .

اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ ہی کے لئے میں نے اپنی کروٹ رکھ دی یا اللہ میری گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور (ذلیل) کردے اور میرا رہن (ذات مراد ہے کیونکہ ذات ہی اپنے اعمال میں گروی ہے۔ کل امری بما کسب رھین (القرآن) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کہ میرے نفس کو گروی ہونے سے چھوڑ دے) اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما۔

(ابوداؤد، مشکوۃ)

اس دعا اور اس طرح کی دیگر دعاؤں میں ذنب سے مراد یا تو امت کے گناہ ہیں یا یہ لفظ ہماری تعلیم کے لئے ہے ورنہ حضور علیہ السلام تو سید المعصومین ہیں اس طرح شیطان سے انسانی شیطان یا قرین مراد ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور وہ مسلمان ہوگیا حضور علیہ السلام کی صحبت و دعا کی برکت ہے۔

وہ دیکھنے والوں کو جُدا دیکھ رہا ہے — خالق تو محمد کی ادا دیکھ رہا ہے
محبوب کی نظریں ہیں گناہ گار پہ ناصر — محبوب کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے مکمل و اکمل کلمات طیبات

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون . فانھا لن تضره وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما یلقنھا من بلغ من ولده ومن لم یبلغ منھم کتبھا فی صك ثم علقھا فی عنقه .

”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں (خواب یا کسی اور وجہ سے) ڈر جائے تو یہ کلمات پڑھے: (**اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون**) (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔) تو وہ خواب (یا کوئی اور شے) اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔“

☆ **وفي رواية: عن ابی امامة رضی الله تعالىٰ عنه قال: حدثني خالد بن الوليد رضی الله تعالىٰ عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اهاويل يراها بالليل حالت بينهٗ وبين صلاة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا خالد بن الوليد، لا علمك كلمات تقولهن لا تقولهن ثلاث مرات حتى يذهب الله ذالك عنك قال: بلى، يا رسول الله بابي انت وامي، فانما شكوت ذالك اليك رجاء هذا منك قال: قل: اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون۔ قالت عائشة رضی الله عنها: فلم البث الا ليالي يسيرة حتى جاء خالد بن الوليد فقال: يا رسول الله، بابي انت وامي، والذی بعثك بالحق ما اتممت الكلمات التي علمتني ثلاث مرات حتى اذهب الله عني ما كنت اجدما ابالي لو دخلت على اسد في حبسته بليل.**

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہوئے ان خوفناک چیزوں کے بارے میں بتایا جنہیں وہ رات کے وقت دیکھتے (اور ڈر جاتے) اور جو ان کی تہجد کی نماز کے درمیان میں حائل ہو جاتیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد بن ولید! میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جنہیں تم رات کو تین مرتبہ پڑھا کرو یہاں تک کہ تمہاری وہ کیفیت زائل ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے والدین آپ پر قربان ہوں اور میں نے بھی تو آپ سے علاج کی امید کرتے ہوئے اس چیز کی شکایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: **(اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون)** (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب، اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، اور اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! آپ کے تعلیم کردہ وہ کلمات میں نے تین مرتبہ بھی پورے نہیں کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہ کیفیت دور کر دی جس سے میں دوچار تھا۔ اب مجھے کوئی ڈر نہیں یہاں تک کہ رات کے وقت شیر کی پناہ گاہ میں داخل ہو جاؤں۔''

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات باب (۹۴)، ۵/ ۵۴۱، الرقم: ۳۵۲۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب الطب باب کيف الرقی، ۴/ ۱۲، الرقم: ۳۸۹۲)

نشاں اسی کے ہیں سب اور بے نشاں وہ ہے — چراغ اور اندھیرے کے درمیاں وہ ہے
نمودِ لالہ و گل میں وہی ہے چہرہ نما — شجر شجر پہ لکھا حرفِ داستاں وہ ہے
جبینِ شمس و قمر اس کے نور سے تاباں — سنہری دھوپ ہے وہ حسنِ کہکشاں وہ ہے

اسی کی ذات کے ممنوں خدوخالِ حیات   کہ اور کون ہے صورت گر جہاں وہ ہے
ہر اک افق پہ اُسی کا دوام روشن ہے   جو شے ہے فانی ہے بس ایک جاوداں وہ ہے
اسی کی یاد لہو سے کلام کرتی ہے   ہے جس کے ذکر سے آبادِ شہر جاں وہ ہے
سکوتِ نیم شبی میں پکارتا ہوں اُسے   کہ میں ہوں درد کی دستک درِ اماں وہ ہے
زبانِ اشک سے مانگو دعائیں بخشش کی   بڑا رحیم نہایت ہی مہرباں وہ ہے
اُسی کی مدح میں لوح دے رہے ہیں لفظ صبیح   سخن کا نور وہ لذّتِ بیاں وہ ہے
(صبیح رحمانی)

جس اللہ نے مجھے بہت زیادہ دیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ رات کو جب اپنے نورانی بستر پہ آرام فرما ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

الحمد لله الذی کفانی واوالی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد لله علی کل حال اللهم رب کل شیء وملیکه واله کل شیء اعوذبك من النار .

شکر ہے اس اللہ کا جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھے ٹھکانہ عطا فرمایا اور جس نے مجھ پر احسان پھر فضل کیا اور جس نے مجھے دیا تو بہت زیادہ دیا (**و الذی اعطانی فاجزل**) ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ اے اللہ! اے ہر چیز کے رب اور مالک۔ اے ہر چیز کے معبود میں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (**ابو داؤد . مشکوة**)

اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی چھ نعمتوں کا ذکر ہے جو حضور علیہ السلام کو ساری مخلوق سے وافر و کثیر عطا فرمائی گئیں۔ اس کے لئے ہماری کتاب ''شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ بلفظ انا'' کا مطالعہ فرمائیں۔ **وکان فضل الله علیك عظیما . انا اعطیناك الکوثر .**

اتنے اوصاف ہیں محمد کے   کر نہ پائیں اگر شمار کریں
ان کی توصیف غیر ممکن ہے   بس یہی کہہ کے اختصار کریں

بے خوابی کا وظیفہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ! **ما انام اللیل من الارق**۔ بے خوابی کی وجہ سے رات کو آرام نہیں کر پایا۔ فرمایا: جب تو بستر پہ آئے تو یوں پڑھا کر

اللهم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارًا من شر خلقك کلهم جمیعاً ان یفرط علی احد منهم او ان یبغیٰ عز جارك وجل ثناء ك ولا اله غیرك لا اله الا انت .

اے اللہ! اے سات آسمانوں کے اور جن پہ یہ سایہ فگن ہیں ان کے رب اور اے زمینوں کے اور جنہیں زمینیں اُٹھائے

ہوئے ہیں ان کے رب اور اے شیطانوں کے اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ان کے رب تو اپنی ساری مخلوق کے شر سے میرا سہارا (پناہ) بن جا تا کہ ان میں سے کوئی مجھ پہ ظلم وزیادتی نہ کر سکے۔ تیری پناہ غالب ہے، تیری تعریف عمدہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے۔ (ترمذی . مشکوۃ)

☆ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یوں کہہ لیا کرے۔

اصبحنا واصبح الملك لله رب العلمين اللهم انی اسئلك خیرهذا الیوم فتحه ونصره ونوره ١ وبركته وهداه واعوذبك من شر ما بعده (ابو داؤد . مشكوة)

ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے صبح کی اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، کشادگی، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں اور جو اس دن میں ہے اس کے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا شام کو بھی یہی پڑھے (اصبحنا واصبح کی جگہ امسینا وامسی پڑھے)

نہ وہ فکر ونظر تک ہے نہ وہ وہم وگماں تک ہے   خدا ہی جانتا ہے در حقیقت وہ کہاں تک ہے
اسی کی جلوہ فرمائی زمیں سے آسماں تک ہے   یہاں تک ہے وہاں تک ہے عیاں تک ہے نہاں تک ہے
اگر چشمِ بصیرت ہو تو دیکھے تیری گیرائی   ازل سے تو ابد تک ہے مکاں سے لا مکاں تک ہے
خدا کی ذات کو محدود کرنا نہیں ممکن   یہاں سے وہ وہاں تک ہے وہاں سے وہ وہاں تک ہے
وہی موجِ صبا سے بخشتا ہے خاک کو رفعت   رواں افلاک کو جانب غبارِ کارواں تک ہے
خدایا یہ مرا ایمانِ محکم ہے بہر صورت   خطا میری وہاں تک ہے عطا تیری جہاں تک ہے
کبھی افسر بچشم نم خدا سے مغفرت مانگو   سنا ہے وہ فقط خالق نہیں آرامِ جاں تک ہے

(افسر ماہ پوری)

مصطفیٰ کا سلام آتا ہے۔ ﷺ

عن ابی قرصافة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم من آوی الی فراشه، ثم قرا سورة تبارك ثم قال: اللهم، رب الحل والحرام، ورب البلد الحرام، ورب الركن والمقام، ورب المشعر الحرام، وبحق كل آية انزلتها فی شهر رمضان، بلغ روح محمد صلی الله علیه وسلم منی تحیة وسلاما اربع مرات وكل الله به الملكین، حتی یاتیا محمدًا صلی الله علیه وسلم، فیقولا له ذالك فیقول صلی الله علیه وسلم: وعلی فلان بن فلان منی السلام ورحمة وبركاته .

”حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: جو شخص اپنے بستر پہ جانے کے بعد سورہ تبارک (الملک) پڑھتا ہے اور پھر یوں کہتا ہے: (**اللھم، رب الحل والحرام، ورب البلد الحرام، ورب الرکن والمقام، ورب المشعر الحرام، وبحق کل آیة انزلتھا فی شھر رمضان، بلغ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم منی تحیة وسلاما**) (اے حلال وحرام کے ربّ! اے حرمت والے شہر کے ربّ! اے رکن اور مقام کے ربّ! اور مشعر الحرام کے ربّ! تو ہر اس آیت کے واسطہ سے جسے تو نے شہرِ رمضان میں نازل فرمایا، حضرت محمد ﷺ کی روح مقدسہ کو میری طرف سے سلام بھیج۔) اور وہ اس طرح چار مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں جا کر اسی طرح عرض کریں تو آپ ﷺ بھی (اس کا جواب عنایت) فرماتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو میری طرف سے بھی سلام ہو اور (اسے) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت عطا ہو۔'' (اخرجہ ابن حبان فی طبقات المحدثین باصبھان، ۳/۴۴۴، الرقم: ۴۴۱)

سرور کائنات کے صدقے پیکر باحیات کے صدقے
وجہ کون ومکاں ہے ذات ان کی ذاتِ والا صفات کے صدقے

میں چاہتا ہوں کہ سنت کی پیروی کروں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی: ابا جان! میں سنتا ہوں کہ آپ ہر صبح وشام تین تین مرتبہ یہ پڑھتے ہیں۔

اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الٰہ الا انت۔

''یا اللہ مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرما، الٰہی مجھے میرے کانوں میں عافیت بخش، یا مولا! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے تیری سوا کوئی معبود نہیں۔''

انہوں نے فرمایا! اے بیٹے میں نے حضور علیہ السلام کو ان الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سُنا **فانا احب ان استن سنته**۔ پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سنت کی پیروی کروں۔ (ابو داؤد۔ مشکوٰۃ)

ان عاشقوں کا میں ہوں ادنیٰ نیاز مند جن کو میرے حضور کی ہے ہر ادا پسند

اس روایت کو ایک اور طرح سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

☆ **عن عبد الرحمن بن ابی بکرة انه قال: لا بیه یا ابت، انی اسمعك تدعو کل غداة: اللھم عافنی فی بدنی، اللھم عافنی فی سمعی، اللھم عافنی فی بصری، لا اله الا انت تعیدھا ثلاثا حین تصبح وثلاثا حین تمسی فقال: انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو بھن فانا احب ان استن بسنته قال عباس فیه: وتقول: اللھم انی اعوذ بك من الکفر والفقر، اللھم انی اعوذبك من عذاب القبر لا اله الا انت تعیدھا ثلاثا حین تصبح وثلاثا حین تمسی فتدعو بھن فاحب ان استن بسنته قال: وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: دعوات المکروب: اللھم**

رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت۔

”حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض کیا: ابا جان! میں روزانہ سنتا ہوں کہ آپ صبح کے وقت یوں دعا مانگتے ہیں: (**اللهم عافني في بدني، اللهم عافني في سمعي، اللهم عافني في بصري، لا اله الا انت**) (اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ، اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ، اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ انہوں نے فرمایا: (بیٹا!) میں نے ان الفاظ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہوں اور امام عباس بن عبدالعظیم نے یہ الفاظ بیان کئے: (**اللهم انی اعوذ بك من الكفر والفقر، اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر لا اله الا انت**) (اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) آپ ﷺ صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے، لہٰذا میں اتباع سنت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: (**اللهم رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت**) (اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔“ **(اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا اصبح، ۴/۳۲۴، الرقم: ۵۰۹۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۴۷، الرقم: ۱۰۴۰۷، وايضاً في عمل اليوم والليلة، ۱/۱۴۶، الرقم: ۲۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۶۵، الرقم: ۶۹، واحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲، الرقم: ۲۰۴۴۶، والبخاري في الادب المفرد (۲۴۳، الرقم: ۷۰۱، وابن ابي شيبة في المصنف، ۶/۲۴، الرقم: ۲۹۱۸۴، والطيالسي في المسند، ۱/۱۱۷، الرقم: ۸۶۸، والطبراني في الدعاء، ۱/۱۲۹، الرقم: ۳۴۵)**

نوائے صبح گاہی' موجۂ صوتِ اذاں تو ہے — سکوتِ زندگانی میں رحیل کارواں تو ہے
تو بے شک لم یزل ہے خالق کون و مکاں تو ہے — زمان بے زماں تو ہے نشان بے نشاں تو ہے
کوئی سرگوشیاں کرتا ہے مولا میرے کانوں میں — فقیروں کی صدا تو ہے' غریبوں کی فغاں تو ہے
ازل سے تا ابد رحمت ہے تیری سارے عالم پر — انیس مدبراں تو ہے' رفیق بے کساں تو ہے
رگِ جاں سے بھی تو نزدیک تر ہے اے خدا لیکن — نہ جانے کیوں ورائے سرحدِ فہم و گماں تو ہے
کبھی محسوس ہوتا ہے ہمیں آشوب ہستی میں — کہ جیسے آدمی کے واسطے جائے اماں تو ہے
ترے دربار میں مولا کہے تو کیا کہے افسر — سبھی سے آشنا تو ہے' سبھی کا راز داں تو ہے

(افسر ماہ پوری)

سارے دن کی سلامتی کی دعا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کلمات ادا فرماتے:

اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله والكبرياء والعظمة لله والخلق والامر والليل والنهار وما سكن فيهما لله اللهم اجعل اول هذ النهار صلاحاً واوسطه نجا حاً واخره فلاحا يا ارحم الراحمين . (ذكره النووى فى كتاب الاذكار برواية السنى . مشكوة)

ہم نے اور اللہ کے ملک نے سویرا پایا اللہ ہی کے لئے حمد اور بڑائی وعظمت ہے اور خلق، حکم اور رات دن اور جو ان میں ہیں سب اللہ کے لئے ہے، یا اللہ! اس دن کا اول حصہ درستی بنا اور درمیان والا حصہ کامیابی بنا اور آخری حصہ چھٹکارا بنا اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ صبح کرتے تو یہ کلمات ادا فرماتے:

اصبحنا علىٰ فطرة الاسلام وكلمة الاخلاص وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ملة ابينا ابراهيم حنيفاً وما كان من المشركين .

ہم نے صبح کی فطرت اسلام کلمۂ اخلاص، اپنے نبی ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پہ جو ہر برائی سے دور تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔ (دارمی . مشكوة)

مرا مولا کریم کتنا ہے　　کیا بتاؤں عظیم کتنا ہے
اس کے ایک ایک کام میں حکمت　　کون جانے حکیم کتنا ہے
وہ گداؤں کو بادشاہ کرے　　مہربان و کریم کتنا ہے
بے سہاروں کو گرنے والوں کو　　تھام لے وہ حلیم کتنا ہے
بخشے الیاسؔ کو عجب تو نہیں　　وہ غفور الرحیم کتنا ہے

(جسٹس محمد الیاس)

ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

عن ابى سعيد نِ الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من خرج من بيته الى الصلاة، فقال: اللهم، انى اسالك بحق السائلين عليك، واسالك بحق ممشاى هذا، فانى لم اخرج اشرًا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة، وخرجت اتقاء سخطك، وابتغاء مرضاتك، فاسألك ان تعيدنى من النار، وان تغفر لى ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت، اقبل الله عليه بوجهه، واستغفر له سبعون الف ملك .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر

سے نکلے اور یہ دعا مانگے: (اللھم، انی اسألك بحق السائلین علیك، واسألك بحق ممشای ھذا، فانی لم اخرج اشرًا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعة، وخرجت اتقاء سخطك، وابتغاء مرضاتك، فاسألك ان تعیذنی من النار، وان تغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت) (اے اللہ! میں تجھ سے تیری سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔"

(اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلاة، ۱/۲۵۶، الرقم: ۷۷۸، احمد بن حنبل فی المسند، ۳/۲۱، الرقم: ۱۱۱۷۲، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۲۵، رقم: ۲۹۲۰۲، وابن الجعد فی المسند، ۱/۲۹۹، الرقم: ۲۰۳۱)

ہر شیء پہ قادر ذات تیری سبحان اللہ سبحان اللہ تخلیق ہے کائنات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا حور وملائک جن وبشر کیا ارض وسما کیا نخل وحجر کرتے ہیں ثنا دن رات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب احد، اللہ صمد یہ ہے شان کی حد کہ تو ہے بے حد بے مثل صفات وذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو (ستر کھولنے سے پہلے) یہ کلمات پڑھ لیا کرے اگر اس صحبت کے نتیجہ میں اولاد ہوگی تو شیطان ہرگز اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (کلمات یہ ہے)

بسم الله اللهم جنبنا الشیطن وجنب الشیطن ما رزقتنا

اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو ہمیں (اولاد کا) رزق عطا فرمائے۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سخت تکلیف میں یہ کلمات پڑھتے تھے

لا اله الا الله العظیم الحکیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ عظمت والا حلم والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ (ایضا)

یہ آرزو ہے میری کہ جب تک یہ جاں رہے
حمد خدائے پاک ہی وردِ زباں رہے!
جائے گا تو جہاں بھی اُسی کی ہے سلطنت
مخلوق کا حصار سوا آسماں رہے
فرعون دیکھ مر گیا، نمرود مٹ گیا
جھوٹے خدا تھے جتنے یہاں بے نشاں رہے
حافظ ہے تو حفیظ ہے تو کار ساز ہے
تیری عنایتوں سے ہی امن واماں رہے
فرعون کے محل میں کی موسیٰ کی پرورش
گر حکم ہو ترا تو عدو پاسباں رہے
باغِ جہاں میں پھولؔ یہ کرتا ہے التجا
قسمت میں اس کی خلد کا ہی گلستاں رہے

یہ زمیں آسمان باقی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ید اللہ ملای لا یغیظها نفقه سخاء اللیل والنهار افرایتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانه لم یغض ما فی یده وکان عرشه علی الماء وبیده المیزان یخفض ویرفع (بخاری شریف ۔ ۲/۶۷۷)

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے، اس کے دن رات خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا جب سے زمین وآسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا ہی اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہ آئی اور اس وقت اس کا عرش پانی پہ تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اُٹھائے۔

☆ ایک روایت جو کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں یوں ہے **یدا اللہ یبسطان** ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہیں (مسلم شریف ۔ ۲/۳۴۶)

تیری جانب جو دھیان باقی ہے
اس لئے تو جہاں باقی ہے
تیری یادوں کے فیض سے مولا
قلب پہ اطمنان باقی ہے
اور ہر چیز کے لئے ہے فنا
ایک تیری ہی شان باقی ہے
جو تیرے رنگ سے ہوئے رنگیں
ان کا نام ونشان باقی ہے
دم بھروں میں تیری اطاعت کا
جب تلک تن میں جان باقی ہے
بخش دے گا گناہ گار کو تو
یہ یقیں یہ گمان باقی ہے
مٹ گئے نام بادشاہوں کے
ذکر تیرا ہر آن باقی ہے
جانے شہزادؔ کس ادا کے طفیل
یہ زمیں آسمان باقی ہے

شدید غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہا جبکہ ہم حضور علیہ السلام کے پاس ہی بیٹھے تھے، ایک شخص دوسرے کو گالم گلوچ کر رہا تھا اور (شدید غصے) کی وجہ سے اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا۔

حضور علیہ السلام نے (ہم سے) فرمایا: **انی لا علم کلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد** بے شک میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ اگر یہ پڑھ لے تو اس کی یہ (غصہ والی) حالت جاتی رہے (اور وہ دعا یہ ہے)

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم میں مردو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

لوگوں نے اس شخص کو جا کر کہا: تو سنتا نہیں کہ حضور علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں **قال انی لست بمجنون**۔ اس نے کہا میں کوئی دیوانہ نہیں ہوں۔ (ایضا) ہو سکتا ہے یہ شخص کوئی بدوی نو مسلم ہو جو اسلامی تہذیب وتمدن سے ناآشنا ہو کیونکہ صحابہ کرام تو حضور علیہ السلام کے حکم پہ مر مٹنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے یہ معاذ تھے، اگر معاذ بن جبل ہوں تو یہ واقعہ یا ان کے اسلام میں آنے سے پہلے کا ہے یا پھر نو مسلم ہونے کی حالت کا مطلب یہ تھا کہ **اعوذ بالله** تو دیوانے پہ پڑھی جاتی ہے میں کوئی دیوانہ تو نہیں۔

☆ پیچھے حدیث گذر چکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مرغ کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کا حکم دیا اور وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور گدھے کی آواز سُن کر تعوذ پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (متفق علیہ مشکوۃ)

مانگ جو کچھ مانگتا ہے خالقِ غفار سے تیری حاجت روا ہو گی اسی دربار سے
اس کے در کو چھوڑ کر جاتا ہے کیوں غیروں کے پاس فضل کی امید رکھ تو اپنے پالنہار سے
تیرے ظاہر اور باطن سب سے واقف ہے خدا ہے عبث کچھ بھی چھپانا واقف الاسرار سے
ہو عمل پیرا سدا انور خدا کے حکم پر عاقبت میں تا نہ ہو محروم تو دیدار سے

(نور محمد حافظ

کھانے پینے کی دعائیں

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں لڑکپن میں حضور ﷺ کے زیر کفالت تھا (کھانا کھانے کے دوران) میر ہاتھ پیالے میں گھومتا رہتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا:

يا غلام سم الله و كل بيمينك و كل مما يليك .

اے بچے! بسم اللہ شریف پڑھ دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔ (حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کی نصیحت پہ ایسا عمل کیا کہ) **فما زالت تلك طعمتي بعد** ۔ وہ دن گیا اور یہ آیا میں ہمیشہ اسی (حضور علیہ السلام کے بتائے ہوئے) طریقہ پہ کھانا کھاتا ہوں۔ (بخاری، ۲۰۵۶/۵ رقم: ۵۰۶۱، ۵۰۶۳، مسلم، ۱۵۹۹/۳، ۲۰۲۲، ابن ماجہ ۱۰۸۷/۲ رقم: ۳۲۶۷)

☆ **عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من اكل طعاما فقال: الحمد لله الذی اطعمنی هذا ورزقنيه من غير حول منی ولا قوة، غفر له ما تقدم من ذنبه .**

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی:

(الحمد لله الذی اطعمنی هذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة) تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، ۵/۵۰۸، الرقم: ۳۴۵۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب: (۱)، ۴/۴۲، الرقم: ۴۰۲۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، ۲/۱۰۹۳، الرقم: ۳۲۸۵)

☆ **عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا اکل احدکم طعاما فلیقل: بسم الله فان نسی فی اوله فلیقل: بسم الله فی اوله وآخره۔ وبهذا الاسناد عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان النبی صلی الله علیه وسلم یاکل طعاما فی ستة من اصحابه، فجاء اعرابی فاکله بلقمتین، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اما انه لو سمع لکفاکم۔**

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: **(بسم الله فی اوله وآخره)** (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی) اور اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو لقموں میں وہ سارا کھانا کھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کو کافی ہوتا۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی التسمیة علی الطعام، ۴/۲۸۸، الرقم: ۱۸۵۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ۳/۳۴۷، الرقم: ۳۷۶۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة عند الطعام، ۲/۱۰۸۶، الرقم: ۳۲۶۴)

جہڑا اللہ اللہ کردا اے   اوہ کدے نہ بازی ہردا اے
ہر ویلے دعاواں سن دا اے   جہڑا خالق مالک ہر دا اے
جہڑا ڈر دا اے اس مولا توں   کسے کولوں مول نہ ڈردا اے
اوہدے ناں وچ ایسی مستی اے   جد بو لئے سینہ ٹھردا اے
گھر بار اوہ سب نوں دیندا اے   جہڑا خود محتاج نہ گھر دا اے
جد ناصر رب نوں یاد کراں   میرا ہر اک "کارن" سردا اے

حمد اس کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا

عن ابی سعید رضی الله تعالٰی عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اکل او شرب قال: الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین۔

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی چیز تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو (اُس کے بعد) یہ کلمات ادا فرماتے: (الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین) (تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔“

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، ۵/۵۰۸، الرقم: ۳۴۵۷، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم، ۳/۳۶۶، الرقم: ۳۸۵۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، ۲/۱۰۹۲، الرقم: ۳۲۸۳، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۷۹، الرقم: ۱۰۱۲۰)

☆ **عن امية بن مخشی رضی الله تعالیٰ عنه وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم جالسا ورجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامه الا لقمة، فلما رفعها الی فیه قال: بسم الله اوله وآخره، فضحك النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما زال الشیطان یاکل معه، فلما ذکر اسم الله عزوجل استقاء ما فی بطنه.**

”صحابیِ رسول ﷺ حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو (اسے بسم اللہ پڑھنا یاد آ گیا) اس نے کہا: (بسم الله اوله وآخره) (میں کھانے کا آغاز و اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے کرتا ہوں) تو حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھا رہا تھا لیکن (یاد آ جانے پر) جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کر دی۔“

(اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ۳/۳۴۷، الرقم: ۳۷۶۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۴/۱۷۴، الرقم: ۶۷۵۸، وایضاً، ۶/۷۸، الرقم: ۱۰۱۱۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۳۳۶، الرقم: ۱۸۹۸۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/۱۲۱، الرقم: ۷۰۸۹، والبخاری فی التاریخ الکبیر، ۲/۶، الرقم: ۱۵۱۴)

بشر سے ہو بیان کیسے کہ کیا معلوم ہوتا ہے   منور جس سے عالم ہے خدا معلوم ہوتا ہے
وہی ہے قادر مطلق مگر نظروں سے پوشیدہ   وہ سب کے دل میں ہے سب سے جدا معلوم ہوتا ہے
وہی ہے رحمت ”ہر دو جہاں“ سب کے لئے یکساں   وہ ہر مشکل کے وقت مشکل کشا معلوم ہوتا ہے
بشر کیا چیز ہے جن وملائک سب کا خالق ہے   اسی کی حمد ہے جو مرحبا معلوم ہوتا ہے
صفات اس کی بیاں کیسے ہو کس سے ہو یہ ناممکن   جو ہے مختار کل بے حد بھلا معلوم ہوتا ہے
میسر ہو رئیس اس کی جبیں سائی ہمیں ہر دم   جو سب کا بادشاہ، حاجت روا معلوم ہوتا ہے

تیری تعریف ہے اس پر جو تو نے ہمیں عطا فرمایا

عن عبد الرحمٰن بن جبیر انه حدثه رجل خدم رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمان سنین انه

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرب الیہ طعامہ یقول: بسم اللہ، واذا فرغ من طعامہ قال: اللھم، اطعمت واسقیت واغنیت واقنیت وھدیت واحییت فلک الحمد علی ما اعطیت۔

’’حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی جنہوں نے آٹھ سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی بتایا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یوں کہتے: (**اللھم، اطعمت واسقیت واغنیت واقنیت وھدیت واحییت فلک الحمد علی ما اعطیت**) (اے اللہ! تو نے کھلایا، تو نے پلایا، تو نے بے نیاز کیا اور تو نے مالا مال کیا، تو نے ہدایت دی، اور تو نے زندہ کیا، سو جو کچھ تو نے عطا کیا اس پر تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں)۔‘‘ (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند، ٤/٦٢، الرقم: ١٦٦٤٢، وایضاً، ٥/٣٧٥، الرقم: ٢٣٢٣٣، والنسائی فی السنن الکبری، کتاب الدعاء بعد الاکل، باب: (٥) نوع آخر، ٤/٢٠٢، الرقم: ٦٨٩٨، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، ١/٤١٦، الرقم: ٤٦٥)

☆ **عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال: (الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ، ربنا)**

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنا دستر خوان اُٹھاتے (یعنی جب کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے: (**الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ، ربنا**) (اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں کثرت سے پاکیزہ، وہ بابرکت (ذات) ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو)۔‘‘

☆ **وفی روایۃ عنہ: قال: الحمد للہ الذی کفانا وأروانا، غیر مکفی ولا مکفور وقال مرۃ: الحمد للہ ربنا، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا۔**

’’اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں: (**الحمد للہ الذی کفانا وأروانا، غیر مکفی ولا مکفور**) (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی: (**الحمد للہ ربنا، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا**) (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جو ہمارا رب ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریفیں جو کبھی ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر کبھی نہ رکنے والی تعریفیں اور نہ ایسی تعریفیں جن کی حاجت نہ رہے)۔‘‘ (اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الاطعمۃ، باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ، ٥/٢٠٧٨، الرقم: ٥١٤٢-٥١٤٣، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام،

۵۰۷/۵، الرقم: ۳۴۵۶، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم، ۳۶۶/۳، الرقم: ۳۸۴۹)

یا رب میری زندگی کو شعور ایسا عطا ہو　　سر تیری ''اطاعت'' کے سبب میرا جھکا ہو
حق بات کے کہنے میں یہ تاثیر دے مولا　　نکلے جو زباں سے تو اثر دل پہ کیا ہو
یہ دل کی تمنا ہے حرم پاک کے اندر　　ان ساری نمازوں کی قضا جا کے ادا ہو
لگ جائے میرے جسم میں گھن عشق نبی کا　　وہ درد اُٹھے دل میں کہ جسکی نہ دوا ہو
دیدار محمد کے میسّر جو شرف ہو　　یہ جان وجگر سب انہیں قدموں پہ فدا ہو
انساں سے عظمت کا بیاں کیسے ہو اس کی　　جو نبیوں کا سردار اور محبوب خدا ہو
طٰہٰ کہیں یٰسین کی سورہ میں نمایاں　　القاب جسے خالق اکبر نے دیا ہو
کیا اس کو جلائے گی رئیس نار جہنم　　احکام خداوندی میں جو مر کے مٹا ہو

تیری شان مولیٰ حمیدًا غنیًا

عن عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال: نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی قال: فقربنا الیه طعاما ورطبة فاکل منها...... ثم اتی بشراب فشربه ثم ناوله الذی عن یمینه قال: فقال ابی، واخذ بلجام دابته: ادع الله لنا فقال: اللهم بارك لهم فی ما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم.

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس (مہمان بن کر) تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا، پنیر اور برنی کھجور کا حلوہ پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا...... پھر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر (آپ ﷺ کی روانگی کے وقت) میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کی (یارسول اللہ) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے (اس طرح) دعا فرمائی (**اللهم بارك لهم فی ما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم**) (اے اللہ تو نے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں بَرکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما)۔''

(اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الاشربة، باب استحباب وضع النوی خارج التمر، واستحباب دعاء الضیف لا هل الطعام، وطلب الدعاء من الضیف الصالح واجابته لذالك، ۱۶۱۵/۳، الرقم: ۲۰۴۲، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، ۵۶۸/۵، الرقم: ۳۵۷۶، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاشربة، باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فیه، ۳۳۸/۳، الرقم: ۳۷۲۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۸۸/۴، الرقم: ۱۷۷۱۱)

تیری ذات مولا حمیدا غنیا سمیعا بصیرا نصیرا ولیا

تیتھوں جو کوئی منگے توں کریں عنایت   نہ پرتے دُعائک رب شقیا
تو پت دتا زکریا نوں بڈھے وارے   کہ اذنا ذی تینوں نداء خفیا
آپے نام سوہنا توں یحییٰ ٹکایا   نہیں ساری دنیا چہ قبل سمیا
ایسا پیارا بچہ جنے کیہڑی مائی   نبیاً صبیاً وکان تقیاً
توں مریم صدیقہ کنواری نوں مولا   دتا نال قدرت غلاماً زکیا
جنن ویلے مریم سی بھکھی تہائی   ھا فضلوں رطباً جنیا سریا
بچہ گودی• چک آئی مریم جاں گھرنوں   پوری قوم پا بیٹھی سگواں قضیا
”تو ہرگز نہ گھبرا“ موسیٰ دیئے بھینے   نی بی بی لقد جئت شیأ فریا
توں مریم نوں کیہانہ بولیں کسے سنگ   بلاواں گے فی المھد عیسیٰ صبیا
اشارہ کیتا ماں نے تے بولے عیسیٰ   میں بندہ خدا دا تے کنت نبیا
میں صاحب کتاب آں مبارک آں ہرتھاں   نمازی سخی نالے ما دمت حیا
ہے ماں پاک میری میں نیکی کراں گا   نہیں ہاں ہر گز جبارًا شقیا
سلامت ہاں جمن دے دن موت دے بھی   سلامت بھی ہاں یوم البعث حیا
توں صمصام کر سجدے نت اُس خدا نوں   جیہدی شان ہعالی عظیما علیا

(باباصمصام)

شیطانی وسوسوں کاعلاج

عن ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا، حتی یقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعد بالله ولینته وفی روایة لمسلم واحمد وابی یعلی: فلیقل: آمنت بالله ورسله .

وفی روایة لا بی داؤد والنسائی : فقولوا: الله احد، الله الصمد، لم یلد، ولم یولد، ولم یکن له کفوا احد، ثم لیتفل عن یساره ثلاثا ولیستعذ من الشیطان .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں شے کو کس نے پیدا کیا؟ (اور جب یہ وسوسے گہرے ہوجاتے ہیں تو) بالآخر دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو (شیطان سے پناہ مانگتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو ترک کردینا چاہیے۔“

" کہے: (آمنت باللہ ورسلہ) (میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔ "

" امام ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: " تو اس وقت تم یوں کہو: (اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلد، ولم یولد، ولم یکن لہ کفوا احد) (اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اسے کسی نے جنا ہے اور کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔) پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے)۔ " (بخاری، ۳/۱۱۹۴، ۳۱۰۲، مسلم، ۱/۱۱۹-۱۲۰ رقم ۱۳۴، ابوداؤد، ۴/۲۳۱ رقم ۴۷۲۱، ۴۷۲۲، نسائی، السنن الکبری، ۶/۱۶۹، ۱۷۰ رقم: ۱۰۴۹۷، ۱۰۴۹۹)

مری دعا کو تو کر مستجاب میرے خدا   میں نامراد نہ رہوں گا' یہ آسرا ہے مجھے
کسی کے آگے میں کیا اپنے ہاتھ پھیلاؤں   تجھی سے مانگ رہا ہوں جو مانگنا ہے مجھے
رہے یہ دل مرا معمور نورِ ایماں سے   عزیز جان سے زیادہ یہی دعا ہے مجھے
یہ آرزو ہے ترے حکم پر کہوں لبیک   ہر ایک شے پہ مقدم تری رضا ہے مجھے
کشادہ کتنا کروں دامنِ طلب اپنا   مری طلب سے زیادہ تری عطا ہے مجھے

(لیئق قریشی)

نماز کے شیطان سے نجات کا وظیفہ

عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ، ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراء تی یلبسھا علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ذاك شیطان یقال لہ: خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ، واتفل علی یسارك ثلاثا قال: ففعلت ذالك فاذھبہ اللہ عنی.

" حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قرات مشتبہ کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اُس (شیطان) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اور بائیں جانب تین بار تھوک دو۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔ " (اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب التعوذ من الشیطان الوسوسة فی الصلاة، ۴/۱۷۲۸، الرقم: ۲۲۰۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۲۱۶، الرقم: ۱۷۹۲۸، وعبد الرزاق فی المصنف، ۲/۸۵، الرقم: ۲۵۸۲، وعبد بن حمید فی المسند، ۱/۱۴۸، الرقم: ۳۸۰، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۵/۵۱، الرقم: ۲۳۶۰۰)

یا خدا تیری رحمت کی کچھ حد نہیں   تیری رحمت سے ذرّہ بھی تارا ہوا

اس کے قدموں پہ شاہوں کے سر جھک گئے   جس کی جانب تیرا ایک اشارہ ہوا
تیرے سائے میں اس کو اماں مل گئی   آگیا جو مصیبت کا مارا ہوا
پتھروں کا جگر بھی تیرے حسن سے   ٹکڑے ٹکڑے ہوا پارا پارا ہوا
کاش مل جائے مجھ کو کفن کے لئے   کوئی کعبے کا پردہ اتارا ہوا
خواہ وہ فلسفی ہوں کہ ہوں منطقی   چاہے داناں ہوں اور چاہے ناداں ہو
جن لے سر میں سمایا نہ سودا تیرا   ان کو دونوں جہاں میں خسارا ہوا
میں تو انور بہت ہی گناہگار ہوں   پھر بھی اللہ نے لاج رکھی میری
مجھ پہ دنیا میں انگلی اٹھائے کوئی   یہ نہ اس کے کرم کو گوارا ہوا

(انور فرخ آبادی)

اللہ اکبر کبیرًا

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ (قال عمرو: لا ادری ای صلاۃ ھی) فقال: اللہ اکبر کثیرًا، والحمد للہ کثیرًا، وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وھمزہ۔ قال: نفثہ: الشعر، ونفخہ: الکبر، وھمزہ: الموتۃ۔

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (راوی حضرت عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کون سی نماز تھی) تو آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) یہ کہا: (**اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر اکبیرا، والحمد للہ کثیرا، والحمد للہ کثیرا، والحمد للہ کثیرا، وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا، اعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وھمزہ**) (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور صبح وشام اللہ کے لئے ہی پاکی ہے۔ میں شیطان کی لغویات، اس کے تکبر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔'' فرمایا: نفثہ اُس (شیطان) کی لغویات، نفخہ اس کا تکبر اور ھمزہ سے مراد اس کے وسوسے ہیں۔''

(اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء، ۱/۲۰۳، الرقم: ۷۶۴، وابن ماجہ فی السنن، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب الاستعاذۃ فی الصلاۃ، ۱/۲۶۵، الرقم: ۸۰۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۸۰، الرقم: ۱۶۷۸۶، وابن ابی شیبۃ فی المصنف، ۱/۲۰۹، الرقم: ۲۳۹۶، وایضاً، ۶/۱۹، الرقم: ۲۹۱۴۲، وابن الجارود فی المنتقی، ۱/۵۵، الرقم: ۱۸۰)

اللہ کیا بیاں ہوں ہم سے صفات تیری   ادنیٰ زباں ہماری اعلیٰ ہے ذات تیری

معبود بھی ہے تو ہی مسجود بھی ہے تو ہی   اک لطفِ بیکراں ہے اللہ ذات تیری
نورِ سحر میں تو ہے ذہنِ بشر میں تو ہے   ہے شام تیری زینت رونق ہے رات تیری
کیا راز کوئی پائے تیری حقیقتوں کا   مخفی نہیں کسی سے ہر چند ذات تیری
تیری ضیاء کا پر تو ہے حُسن ماہ واختر   کیوں نہ ہو اس کرم پر ممنون رات تیری
سائل ہیں تیرے در کے مفلس ہوں یا تونگر   محتاج ہے الٰہی کل کائنات تیری
کیا شکر ہم سے ہو گا تیری عنائتوں کا   جو مہربان ہے سب پر ہے صرف ذات تیری
کتنی بلند وبالا کتنی عظیم واعلیٰ   حدِ خرد سے باہر یا رب ہے ذات تیری
تیرے حضور سب کی پیشانیاں جھکی ہیں   اے خالقِ یگانہ ہے پاک ذات تیری
ہر چیز عارضی ہے اور بے ثبات دُنیا   دائم رہے گی لیکن اللہ ذات تیری
الطاف بھی ہے تیرا مدح سرا الٰہی   چشم کرم ہو اُس پر والا صفات تیری

(الطاف احسانی)

ہائے میرے دل کو کیا ہو گیا ہے

عن ابی زمیل قال: سالت ابن عباس رضی اللہ عنہما فقلت: ما شی ء اجدہ فی صدری ؟ قال: ما ھو ؟ قلت : واللہ ما اتکلم بہ قال: فقال لی : اشی ء من شك؟ قال: وضحك، قال: ما نجا من ذالك احد قال: حتی انزل اللہ عزوجل: (فان كنت فی شك مما انزلنا الیك فاسأل الذی یقرء ون الكتاب من قبلك) الآیة (یونس، ۱۰:۹۴)، **قال: فقال لی : اذا وجدت فی نفسك شیئا فقل: (ھو الاول والأخر والظاھر والباطن ج وھو بكل شی ءٍ علیم○)** (الحدید، ۵۷:۳)

”حضرت ابوزمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اپنی بے چین قلبی کیفیت کے بارے میں) پوچھتے ہوئے عرض کیا: میرے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: (ایسی عجیب کیفیت ہے جو کہ) خدا کی قسم! زبان پر نہیں لاسکتا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا کوئی شک واقع ہو گیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ ہنسے اور فرمایا: اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ”(اے سننے والے!) اگر تو اس (کتاب) کے بارے میں ذرا بھی شک میں مبتلا ہے جو ہم نے (اپنے رسول ﷺ کی وساطت سے) تیری طرف اتاری ہے تو (اس کی حقانیت کی نسبت) ان لوگوں سے دریافت کر لے جو تجھ سے پہلے (اللہ کی) کتاب پڑھ رہے ہیں۔“) پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو (یہ آیت) پڑھو: (ھو الاول والأخر والظاھر والباطن ج وھو بكل شی ءٍ علیم ○) (وہی (سب سے) اوّل اور (سب سے) آخر ہے اور (اپنی قدرت کے اعتبار سے) ظاہر اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) پوشیدہ ہے، اور وہ ہر چیز کو خوب

جاننے والا ہے)۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب فی رد الوسوسة، ۳۲۹/۴، الرقم: ۵۱۱۰، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۴۱۹/۱۰، الرقم: ۴۴۲، والنووی فی الاذکار /۱۱۸، الرقم: ۳۳۷، وابن سرایا فی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۴۸۸/۱، الرقم: ۹۳۱، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۳۰۳/۴، وابن القیم فی الوابلالصیب /۳۰۴)

☆ عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم: اللهم، انی اعوذبك من الشیطان الرجیم، وهمزه ونفخه ونفثه ۔ قال: همزه الموته ونفثه الشعر ونفخه الکبر

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے: (اللهم، انی اعوذبك من الشیطان الرجیم، وهمزه ونفخه ونفثه) (اے اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اس کی لغویات اور اس کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔'' فرمایا: همزه اس کے وسوسے، نفثه اس کی لغویات اور نفخه سے مراد اس کا تکبر ہے۔ (اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب الاستعاذة فی الصلاة، ۲۶۶/۱، الرقم: ۸۰۸، والطیالسی فی المسند، ۳۹/۱، الرقم: ۳۷۱، وابو یعلی فی المسند، ۴۱۱/۸، الرقم: ۴۹۹۴، والحاکم فی المستدرک، ۳۲۵/۱، الرقم: ۷۴۹)

مشتِ گل ہوں وہ خرامِ ناز دیتا ہے مجھے　　عرش تک گنجائش پرواز دیتا ہے مجھے
آپ ہی رکھتا ہے میرے سامنے سربستہ راز　　آپ ہی توفیقِ کشفِ راز دیتا ہے مجھے
شب کے پردے میں مجھے کرتا ہے انجام آشنا　　دن کی صورت اک نیا آغاز دیتا ہے مجھے
جب میں لوٹ آتا ہوں دشتِ چارسو کو چھان کر　　دل میں چھپ جاتا ہے اور آواز دیتا ہے مجھے
دور رکھتا ہے وہ عاصی مجھ سے ساری ذلتیں　　وہ کریم اعزاز پر اعزاز دیتا ہے مجھے

(عاصی کرنالی)

سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

☆ عن عثمان بن ابی العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال لما استعملنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الطائف، جعل یعرض لی شیء فی صلاتی، ختی ما ادری ما اصلی فلما رأیت ذالك، رحلت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابن ابی العاص؟ قلت: نعم یا رسول الله، قال: ما جاء بك؟ قلت: یا رسول الله، عرض لی شیء فی صلواتی، حتی ما ادری ما اصلی قال: ذاك الشیطان ادنه فدنوت منه فجلست علی صدور قدمی قال: فضرب صدری بیده، وتفل فی فمی وقال: اخرج عدو الله ففعل ذالك ثلاث مرات ثم قال: الحق بعملك قال: فقال عثمان: فلعمری ما احسبه خالطنی بعد ۔

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل

میں اس قسم کے خیالات (اور وسوسے) آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔ جب میں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر (تعجباً) فرمایا: ابن ابی العاص ہے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کوئی شے میری نماز میں آتی ہے اور مجھے یہ بھی بھول جاتا ہے کہ میں نے کیا پڑھا ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ادب سے دوزانو بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا: اے اللہ کے دشمن! نکل جا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اب جاؤ اپنا کام کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! اُس دن کے بعد پھر کبھی شیطان نے اس قسم کے وسوسے میرے دل میں پیدا نہیں کیے۔" (ابن ماجہ، ٢/١١٧٤، ٣٥٤٨، کتاب الطب باب الفزع والارق وما یتعوذ منہ)

حمد کیا ہو تیری بیان اللہ
تو ہے یکتا نہیں کوئی تجھ سا
ابتدا تو ہے انتہا تو ہے
ساری دنیا کا آسرا تو ہے
کوئی تیرے سوا نہیں معبود
ذات ہے تیری ہر جگہ موجود
تو سمیعٌ علیم ہے یا رب
تو غفور و رحیم ہے یا رب!
بے وسیلوں کا تو وسیلہ ہے
بے سہاروں کا تو سہارا ہے
تجھ سے قائم نظامِ ہستی ہے
ذکر تیرا ہی بستی بستی ہے
یہ فلک یہ ملک یہ انس وجاں
تیری تخلیق ہیں زمین وزماں
رہنما اپنا سب سے یکتا ہے
خاتم الانبیاء کو بھیجا ہے
اپنے بندوں کے واسطے قرآں
تو نے نازل کیا ترے قرباں
نعمتوں کا تری شمار ہو کیا
تو نے سب کچھ عطا کیا مولا
اپنے بندوں پہ رحم کرتا ہے
دامنِ آرزو کو بھرتا ہے
از طفیل محمد عربی
دور تو نے ہر ایک مشکل کی
لب پہ جب تیرا نام آتا ہے
دلِ مضطر قرار پاتا ہے
تیری رحمت کا بول بالا ہے
قلبِ الطاف میں اُجالا ہے

(الطاف احسانی)

علماء کا فرمان:

وقال النووی فی "الاذکار": وقال بعض العلماء: یستحب قول: "لا الٰہ الا اللہ" لمن ابتلی

بالوسوسة في الوضوء او في الصلاة او شبههما، فان الشيطان اذا سمع الذكر خنس: اي تاخر وبعد، و"لا اله الا الله" راس الذكر، ولذالك اختار السادة الاجلة من صفوة هذه الامة اهل تربية السالكين، وتاديب المريدين، قول: "لا اله الا الله" لا هل الخلوة، وامروهم بالمداومة عليها، وقالوا: انفع علاج في دفع الوسوسة الاقبال على ذكر الله تعالىٰ والاكثارمنه ۔

وقال السيد الجليل احمد بن ابي الحواري بفتح الراء وكسرها ۔ شكوت الى ابي سليمان الداراني الوسواس، فقال: اذا اردت ان ينقطع عنك، فاي وقت احسست به فافرح، فانك اذا فرحت به انقطع عنك، لانه ليس شي ء ابغض الى الشيطان من سرور المؤمن، وان اغتممت به زادك ۔ قلت: وهذا مما يؤيد ما قاله بعض الائمة: ان الوساوس انما يبتلى به من كمل ايمانه، فان اللص لا يقصد بيتا خربا ۔

"بعض علماء نے فرمایا: جو شخص وضو میں یا نماز میں یا ان جیسی کسی اور عبادت میں وسوسہ میں مبتلا ہو تو اس کے لئے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ شیطان جب ذکرِ الٰہی سنتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے اور "لا الٰہ الا اللہ" تمام اذکار کا سردار (یعنی ذکر کا سب سے بلند اور اعلیٰ درجہ) ہے۔ اسی لئے اس امت کے برگزیدہ بزرگوں، اور سالکین کی تربیت کرنے والوں، اور مریدوں کو ادب سکھانے والے (صوفیاء) نے اس ذکر "لا الٰہ الا اللہ" کو اہل خلوت کے لئے لازم کیا، اور انہیں اس پر مداومت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: وسوسوں کو دور کرنے کا سب سے نفع بخش علاج کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنا ہے اور سید احمد بن ابی حواری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو سلیمان دارانی کو وسوسہ کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم خود کو وسوسوں سے آزاد کرنا چاہو تو اسے (یعنی وسوسہ کو) محسوس کرتے ہی خوشی و فرحت کا اظہار کرنا شروع کر دو، جوں ہی تم فرحت و سرور کا اظہار کرو گے وہ تم سے دور ہو جائے گا کیونکہ شیطان کو مومن کے فرحت و سرور سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہے، اور اگر تم اس وسوسہ پر غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے تو یہ بڑھ جائے گا۔ (امام نووی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ چیز اس بات کی تائید کرتی ہے جو بعض ائمہ کرام نے کہی ہے کہ وسوسہ میں بس وہی شخص مبتلا ہوتا ہے جس کا ایمان کامل ہو، کیونکہ کوئی بھی چور ویران گھر میں چوری کا ارادہ نہیں کرتا۔" (اخرجه النووي في الاذكار، ١١٨، الرقم: ٣٣٧)

وراءِ ہر جہاں سے تیری شان ہے اللہ اللہ — بس یہی اپنا تو ایمان ہے اللہ اللہ
تو ہی ہے مالکِ کل ساری خدائی تیری — تیری قدرت کی یہ پہچان ہے اللہ اللہ
ہو نہیں سکتا یہاں تیرا مقام توصیف — تو رحیم بھی تو ہی رحمان ہے اللہ اللہ
تو بھی یکتا تیرا محبوب بھی لاثانی ہے — جس پہ نازل ہوا قرآن ہے اللہ اللہ
تیرے بندے ممنونِ کرم ہیں از حد — کل جہاں کا تو نگہبان ہے اللہ اللہ

نعمتیں اعلیٰ عطا کی ہیں بنا کر انسان   یہ تیرا بندوں پہ احسان ہے اللہ اللہ
تیرا عاصی یہ گناہ گار شرمسار رئیس   تجھ پہ سو جان سے قربان ہے اللہ اللہ

سفر اور اس سے متعلقہ دُعائیں

عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال: سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (الزخرف، ۴۳:۱۳-۱۴) اللھم، انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی، اللھم، ھون علینا سفر نا ھذا واطوعنا بعدہ، اللھم، انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل، اللھم، انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل واذا رجع قالھن وزاد فیھن: آئبون تائبون عابدون لربناحامدون .

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر تشریف لے جانے کے لئے اونٹ پر سوار ہوتے تو آپ ﷺ تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: (**سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (الزخرف، ۴۳:۱۳-۱۴) اللھم، انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی، اللھم، ھون علینا سفر نا ھذا واطوعنا بعدہ، اللھم، انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل، اللھم، انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل**) (پاک ہے وہ ذات جس نے اِس (جانور) کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت سمیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج و غم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: (**آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون**) (ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)۔‘‘ (مسلم شریف، ۲/۹۷۸، ۱۳۴۲، ترمذی شریف، ۵/۵۰۱، ۳۴۴۷)

جو حکم دیا وہ ٹل نہ سکا جو فرمایا وہ ہو کے رہا   دیکھی ہے اٹل ہر بات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر عیب سے مطلق پاک ہے تو اور خالق ہفت اخلاق ہے تو   ہے یوں بھی مقدس ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

برے انجام سے اللہ کی پناہ

☆ عن عبد الله بن سرجس رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر يتعوذ من وعثاء السفر وكآبة المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر في الاهل والمال .

”حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تکلیفوں، بری چیزوں کے دیکھنے، برے انجام، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بددعا سے، اور اہل عیال اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔“ (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره، ۲/۹۷۹، الرقم: ۱۳۴۳، والترمذی في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا خرج مسافرا، ۵/۴۹۷، الرقم: ۳۴۳۹)

قادر و مقتدر ایں قدیر ایں توں   جووی چاہو ناں ایں کبریا کرنا ایں
پتا ہلدا نہیں تیرے حکم باجھوں   جیسی چاہناں ایں پیدا فضا کرناں ایں
تیرے فیض دا کوئی نئیں حد بنہ   کرم اسا اتے بے بہا کرنا ایں
بدّل پلک وچہ چاہڑ کے مینہہ پاویں   مڑ کے پل وچہ مطلع صاف کرنا ایں
جنہوں چاہویں تو عزتاں بخش دیویں   جنہوں چاہویں ذلیل رسوا کرنا ایں
پارساواں نوں چاہویں تے پکڑ لینا ایں   گنہگاراں نوں چاہویں تے رہا کرناں ایں
کدھرے بردیاں نوں بخشیں تاج شاہی   شہنشایاں نوں کِتے گدا کرناں ایں
کِتے کم نہ دین اکسیر نسخے   چٹکی خاک تھیں کِتے شفا کرناں ایں
راہگزاراں نوں کردا ایں بحر کدھرے   کدھرے پلک وچ خشک دریا کرناں ایں
کریں خزاں دے وچوں بہار پیدا   تے بہار وچہ خزاں بپا کرناں ایں
کوئی اک نوں تر سدا اک وی نہیں   کتے دو دو پیا عطا کرناں ایں
تیرے کماں وچ حافظ نوں دخل کی اے   بہتر کرناں جو میرے خدا کرناں ایں

(حافظ محمد حسین)

ہر بلندی پہ اللہ کی بڑائی

عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قفل من غزو او حج او عمرة يكبر على كل شرف من الارض ثلاث تكبيرات ثم يقول: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شي ء قدير آئبون تائبون عابدون

ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الا حزاب وحده ۔

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر یوں کہا کرتے: (**لا الـه الا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيءٍ قدير آيبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونـصـر عبده وهزم الا حزاب وحده**) (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم (عاجزی سے تیری بارگاہ میں) آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی)۔‘‘ (اخرجه البخاری فی الصحیح، ابواب العمرة، باب ما یقول اذا رجع من الحج او العمرة او الغزو، ۲/۶۳۷، الرقم: ۱۷۰۳، وایضاً فی کتاب الجهاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفا، ۳/۱۰۹۱، الرقم: ۲۸۳۳، ومسلم فی الصحیح، کتاب الحج، باب ما یقول اذا قفل من سفر الحج وغیره، ۲/۹۸۰، الرقم: ۱۳۴۴، والترمذی فی السنن، کتاب الحج، باب ما جاء ما یقول عند القفول من الحج والعمرة، ۳/۲۸۵، الرقم: ۹۵۰)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو (بارگاہِ خداوندی میں) یوں عرض کرتے:

اللهم انت عضدی ونصیری بك احول وبك اصول وبك اقاتل

اے اللہ! تو ہی میری قوت بازو اور میرا مددگار ہے تیرے ہی بھروسے میں (دشمن کو) دفع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں اور تیری (رحمت کی) امید پہ میں جہاد کرتا ہوں (اخرجه ابوداؤد فی السنن، ۳/۳۴، رقم ۲۶۰۳، واحمد فی المسند، ۲/۱۳۲، مشکوة)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب کسی (دشمن) قوم سے خطرہ محسوس کرتے تو (یہ کلمات) کہتے

اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذبك من شرورهم

اے اللہ ہم ان کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں (ابو داؤد، ۳/۴۲، رقم: ۲۶۲۲، مسند احمد، ۳/۱۸۴، مشکوة)

جب خیال حضور آتا ہے دیدہ و دل میں نور آتا ہے
لے کے دیکھو نیازی نام نبی اک نرالا سرور آتا ہے

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خندق کے دن حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی، یارسول

اللہ کیا کوئی وظیفہ ایسا ہے جو ہم پڑھیں (کیونکہ) دل حلقوم تک پہنچ گئے ہیں: فرمایا! ہاں (یہ پڑھو)

اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا

اے اللہ! ہمارے عیب ڈھک لے اور ہمارے خوف امن میں تبدیل فرما دے۔ فرماتے ہیں اللہ نے ہوا کے ذریعے اپنے دشمنوں کے منہ پھیر دیئے یعنی اللہ نے ہوا کے ذریعے انہیں بھگا دیا۔ (اخرجہ احمد فی المسند ۳/۳، مشکوٰۃ)

جو تیرے نام کی تسبیح کیا کرتے ہیں   ہاں وہی لوگ ہیں جو مر کے جیا کرتے ہیں
کوئی تجھ پر نہیں راضی نیازی نہ سہی   کرنے والے تو خدا کا بھی گِلہ کرتے ہیں

جو تیرے نام کی تسبیح کیا کرتے ہیں

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال: باصبعہ ومد شعبۃ باصبعہ قال: اللھم، انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل، اللھم، اصحبنا بنصحک، واقلبنا بذمۃ، اللھم، ازولنا الارض، وھون علینا السفر، اللھم، انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے: (**اللھم، انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل، اللھم، اصحبنا بنصحک، واقلبنا بذمۃ، اللھم، ازولنا الارض، وھون علینا السفر، اللھم، انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب**) (اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر آسان فرما دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔'' (اخرجہ **الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج مسافرا، ۵/۴۹۷، الرقم: ۳۴۳۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل اذا سافر، ۳/۳۳، الرقم: ۲۵۹۸**)

☆ **عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول: استودع اللہ دینک وامانتک وآخر عملک ۔**

وفی روایۃ: عن سالم ان ابن عمر رضی اللہ عنھما کان یقول للرجل اذا اراد سفرًا: ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول: استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک ۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ

پکڑتے اور جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ﷺ اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے **(استودع الله دينك وامانتك وآخر عملك)** (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔''

''اور ایک روایت میں حضرت سالم سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے: میرے قریب آؤ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ وہی کلمات ادا فرماتے: **(استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك)** (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا ودع انسانا، ۵/۴۹۹، الرقم: ۳۴۴۲-۳۴۴۳، وابو داؤد فی السنن، كتاب الجهاد، باب فی الدعاء عند الوداع، ۳/۳۴، الرقم: ۲۶۰۰، ۲۶۰۱)

مسجد بنائیے اسے کعبہ بنائیے دل کا حسین آئینہ اتنا سجائیے
خلوتِ والہانہ تو محفل میں شوق سے ذکر رسول کیجئے انوار پائیے
کرتے رہیں تلاوتِ قرآن پاک بھی قائم نماز کیجئے مسجد میں جائیے
نورانی رہگزر ہے یہ جنت کے واسطے عشق رسولِ پاک سے یہ راہ پائیے
اُن پر درود بھیجئے نعتیں سنائیے مومن ہیں تو حضور پہ قربان جائیے
آدابِ ذکرِ مصطفیٰ پیشِ نظر رہیں اُن پر درود بھیجئے خوشبو بسائیے
توبہ کا بھی مقام ہے منزل کی راہ میں آنکھوں سے روئیے کبھی دل کو رُلائیے

(آفتاب کریمی)

اعمال وایمان پر مخلوق کو گواہ بنالینا چاہیے

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سویرا پاتے تو یوں ارشاد فرماتے **سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عائذًا بالله من النار** سُن لے سننے والا، ہم اللہ کی حمد بجالاتے ہیں اور اس کی ہم پر اچھی نعمت ہے اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ ہو جا اور ہم پر فضل کر، آگ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ (اخرجه مسلم فی صحيحه، ۴/۲۰۸۶، حديث رقم ۶۸-۲۷۱۸، مشكوة)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

اس دعا کے پہلے جملے سمع سامع کی قرأت وترجمہ میں شارحین نے بہت موشگافیاں کی ہیں فقیر صرف ایک مطلب عرض کرتا ہے سمع یا تو تفعیل کا ماضی ہے یا باب علم کا اور بہر حال ماضی بمعنی خبر ہے یعنی ہر سُننے والا ہماری حمد سُن لے یا ہر سُننے والا ہماری حمد دوسروں کو سُنا دے تا کہ کل قیامت میں گواہی دے، بلاء سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو بغرض امتحان ہم کو دی گئیں، اور حسن کا عطف حمد پر

ہے اور یہاں اقرار پوشیدہ ہے یعنی ہر سُننے والا ہماری حمد بھی سُن لے اور رب تعالیٰ اچھی آزمائش یعنی اس کی نعمتوں کا اقرار بھی سُن لے کہ ہم نعمتوں کے اقراری ہیں اُن پر شاکر ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے: ونبلوكم بالشر والخير فتنة ۔

یہ معنی آسان بھی ہے اور بہتر بھی باقی اپنے حبیب کی مراد کو رب جانے اور اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ایمان و اعمال پر لوگوں بلکہ پانی و ذرّوں کو گواہ بنالینا بہتر ہے کہ کل قیامت میں ان کی گواہی کام دے گی۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ سمع خبر ہی ہو اور معنی یہ ہوں کہ ہماری حمد ڈھکی چھپی نہیں بلکہ سننے والوں نے سُنی ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ، ج ۴، ص ۳۵، ص ۳۶)

☆ **عن موسى بن وردان يقول: اتيت ابا هريرة رضى الله تعالىٰ عنه اودعه فقال: الا اعلمك يا ابن اخى شيئا علمنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اقوله عند الوداع؟ قلت: بلى، قال: قل: استودعك الله الذى لا تضيع ودائعه ۔**

”حضرت موسیٰ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس انہیں الوداع کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے چچازاد! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے سکھائی تھی جو میں الوداع کے موقع پر کہا کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہوں: (**استودعك الله الذى لا تضيع ودائعه**) (میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔“ (اخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول عند الوداع، ۲/۱۳۰، الرقم: ۱۰۳۴۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ۲/۹۴۳، الرقم: ۲۸۲۵)

☆ **عن ابن عباس رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اردفه على دابته فلما استوى عليها، كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا، وحمد الله ثلاثا، وسبح الله ثلاثا، وهلل الله واحدة، ثم استلقى عليه فضحك، ثم اقبل، فقال: ما من امرئ يركب دابته فصنع كما صنعت الا اقبل الله تبارك وتعالىٰ فضحك اليه كما ضحكت اليك ۔**

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ الله اكبر، تین دفعہ الحمد لله، تین دفعہ سبحان الله اور ایک دفعہ لا اله الا الله پڑھا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جیسے میں مسکرایا ہوں۔“ (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۳۰، الرقم: ۳۰۵۹، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/۳۵۶، الرقم: ۱۴۸۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۱)

کیف آور ہو ذکر پاک ترا — لطف کی مجھ پہ انتہا کر دے
میرا مقصود آستاں ہو ترا — ماسوا سے مجھے رہا کر دے

وجہِ تسکین ہو دل کی بے تابی   درد کی لذتیں عطا کر دے
خامشی میں ہو لطفِ گویائی   میرے ہر اشک کو صدا کر دے
مغفرت کی نوید دے مجھ کو   پر اثر میری التجا کر دے
میرے فکر و خیال کو یا رب!   وقفِ توصیفِ مصطفیٰ کر دے
لب پہ ہو وقتِ نزع نام ترا   خاتمہ اس طرح مرا کر دے

(حافظ لدھیانوی)

میں نے وہی کیا ہے جو حضور علیہ السلام کو کرتے دیکھا ہے

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں سواری کے لئے ایک گھوڑا لایا گیا آپ نے جب رکاب میں پاؤں مبارک رکھا تو بسم اللہ پڑھی اور جب پیٹھ پر بیٹھ گئے تو تحمید و تسبیح کے بعد یوں دعا کی۔ **سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔** پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا (اور یہ دعا کی)۔

سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت

پاک ہے تو میں نے یقیناً اپنی جان پہ ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

پھر آپ (کرم اللہ وجہہ) ہنسے، عرض کی گئی اے امیر المؤمنین آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا! میں نے حضور علیہ السلام کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور پوچھا تھا یارسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں: تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا

ان ربك لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر ذنوبی ۔

بے شک تمہارا رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ (بندہ) کہتا ہے خدایا میرے گناہ بخش دے۔

اللہ فرماتا ہے: **یعلم انه لا یغفر الذنوب غیری ۔**

(میرا بندہ اتنا تو) جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بھی (اس کے) گناہ بخشنے والا نہیں ہے (اخرجه ابوداؤد فی السنن، ۳۴/۳، حدیث رقم: ۲۶۰۲، والترمذی ۱۶۴/۵، حدیث رقم: ۳۵۱۱، واحمد فی المسند، ۹۷/۱، مشکوۃ)

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ”یہی حال بارگاہ مصطفیٰ کا ہے کہ وہاں بھی بے کسی پر بہت رحم ہوتا ہے۔

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا   گھبرا کے ہو گئے وہ گناہ گار کی طرف

(مراۃ، ج ۴، ص ۴۲)

☆ **عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال: یا رسول اللہ، انی ارید سفرًا فزودنی قال: زودك اللہ التقوی قال: زدنی قال: وغفر ذنبك قال: زدنی بابی انت وامی ، قال: ویسر لك الخیر حیثما کنت ۔**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادِ رہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (زودك الله التقوى) (اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے۔) اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (و غفر ذنبك) (اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔) اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (و یسر لك الخير حيثما كنت) (اور تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بھلائی کو آسان کر دے)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۴۵)، ۵/۵۰۰، الرقم: ۳۴۴۴، وابن خزیمة فی الصحیح، ۴/۱۳۸، الرقم: ۲۵۳۲، والدارمی فی السنن، ۲/۳۷۲، الرقم: ۲۶۷۱، والحاکم فی المستدرک، ۲/۱۰۷، الرقم: ۲۴۷۷، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة / ۴۵۱، الرقم: ۵۰۲، والطبرانی فی المعجم الاوسط، ۱/۳۰۵، الرقم: ۱۰۲۷، وایضاً فی الدعاء، ۱/۲۵۹، الرقم: ۸۱۷)

☆ **عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا قال: یا رسول الله، انی ارید ان اسافر فوصنی قال: علیك بتقوی الله، والتکبیر علی کل شرف، فلما ان ولی الرجل قال: اللهم اطوله الارض وهون علیه السفر .**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللهم اطوله الارض وهون علیه السفر) (اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر کو آسان فرما دے)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۴۶)، ۵/۵۰۰، الرقم ۳۴۴۵، وابن ماجه فی السنن، کتاب الجهاد، باب فضل الحرس والتکبیر فی سبیل الله، ۲/۹۲۶، الرقم: ۲۷۷۱، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۲۵، ۳۳۱، الرقم: ۸۲۹۳، ۸۳۶۷)

تیری ہی ذات اے خدا اصل وجود دو سرا
تیرے ہی نور کی جھلک غازۂ روئے ما سوا
تیرے ہی نور سے ملی فکر و نظر کو روشنی
تیرے ہی نور کی تو ہے شمس و قمر میں بھی ضیاء
خالقِ دو جہاں بھی تو رازقِ دو جہاں بھی تو
تیرے کرم سے مستفیض میر و فقیر و انبیاء
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں تیرے ہاتھ میں سبھی
تیرے ہی در سے جو ملا جتنا ملا جس کو ملا!
ارض و سما بحر و بر سب میں ہے تو ہی جلوہ گر
تیرا ہی ذکر کو بہ کو خانہ بہ خانہ جا بہ جا
حمد تیری کرے بیان اعظمِ بے نوا تو کیا
جب کہ تو بے مثال ہے اور کیف و کم سے ہے ورا

(اعظم چشتی)

☆ **عن خولة بنت حکیم السلمیة رضی الله عنها تقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه**

وسلم يقول: من نزل منزلا ثم قال: اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذالك .

''حضرت خولہ بنت حکیم السلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے (ٹھہرے) اور یہ دعا کرے: **(اعوذ بالكلمات الله التامات من شر ما خلق)** (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔) تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء، والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ۴/۲۰۸۰، الرقم: ۲۷۰۸، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول اذا نزل منزلا، ۵/۴۹۶، الرقم: ۳۴۳۷)

مئے توحید از خم خانۂ غیب بمستانِ الست انعام کردند
چو غلطیدم زمستیء بہر سو حریفاں مستی از من وام کردند
ہویدا شد در امکاں صورت حق بہ آں صورت جہاں را رام کردند
بمہر آں کہ غیرش نیست موجود بخود آغاز وہم انجام کردند

(پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا

عن ابن مالك رضي الله تعالىٰ عنه انه كان يسمع قراءة عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه وهو يؤم الناس في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من دار ابي جهم وقال كعب الاحبار: والذي فلق البحر لموسى عليه السلام لان صهيبا حدثني ان محمدًا رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ير قرية يريد دخولها الا قال حين يراها: اللهم رب السماوات السبع وما اظللن ورب الارضين السبع وما اقللن ورب الشياطين وما اضللن ورب الرياح وما ذرين فانا نسألك خير هذه القرية وخير اهلها ونعوذبك من شرها وشر اهلها وشرما فيها . وحلف كعب بالذي فلق البحر لموسى عليه السلام لانها كانت دعوات داؤد عليه السلام حين يرى العدو .

''حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قراءت کو، جب وہ مسجد نبوی میں امامت کروا رہے ہوتے تھے، ابوجہم کے گھر سے سنا کرتے تھے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیرا! بیشک حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی ایسی بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے ہوں تو اسے دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے: **(اللهم رب السماوات السبع وما اظللن ورب الارضين السبع وما اقللن ورب الشياطين وما اضللن**

ورب الرياح وما ذرين فانا نسالك خير هذه القرية وخير اهلها ونعوذبك من شرها وشر اهلها وشر ما فيها) (اے ساتوں آسمانوں اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں کے ربّ! اور اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائی ہوئی ہیں کے ربّ! اور اے شیاطین اور جو کچھ انہوں نے گمراہی کی کے ربّ! اور اے ہواؤں اور جو وہ غبار اڑاتی ہیں کے ربّ! بے شک ہم تجھ سے اس گاؤں اور اس کے اندر رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور تجھ سے اس گاؤں اور اُس کے اہلیان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔) اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے "**الذی فلق البحر لموسی**" کی قسم کھائی کیونکہ یہ داؤد علیہ السلام کی دعائیں تھیں جب وہ دشمن کو دیکھتے (تو یہ دعا پڑھتے)۔" (اخرجه النسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول اذا رای قرية يريد دخولها، ۱۳۹/۶، الرقم: ۱۰۳۷۷، وابن خزيمة فی الصحيح، ۱۵۰/۴، الرقم: ۲۵۶۵، وابن حبان فی الصحيح، ۴۲۵/۶، الرقم: ۲۷۰۹، والبزار فی المسند، ۲۳/۶، الرقم: ۲۰۹۳، والشاشی فی المسند، ۳۹۵/۲، الرقم: ۹۹۷)

سائل تیرے در کے شاہ وگدا محتاج تیرے ادنیٰ اعلیٰ   معطی و سخی ہے ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر عالم کا معبود ہے تو ساجد ہیں سب مسجود ہے تو   مقصود دو عالم ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر شر سے بچاؤ کے لئے

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فاقبل الليل قال: يا ارض ربی وربك الله اعوذ بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك ومن شر ما يدب عليك واعوذ بالله من اسد واسود ومن الحية والعقرب من ساكن البلد ومن والد وما ولد.

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے اور رات آ پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے: (**يا ارض ربی وربك الله اعوذ بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك ومن شر ما يدب عليك واعوذ بالله من اسد واسود ومن الحية والعقرب من ساكن البلد ومن والد وما ولد**) (اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور اُن چیزوں کی برائی سے جو تیرے اندر ہیں اور جو (چیزیں) تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اُن کی برائی سے، اور جو مخلوق تیرے اندر چلتی ہے اُن (سب) کے شر سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، اور شیر، سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن (سب) کی برائی سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔" (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا نزل منزلا، ۳۴/۳، الرقم: ۲۶۰۳، والنسائی فی السنن الکبری، ۴۴۳/۴، الرقم: ۷۸۶۲، وايضاً، ۱۴۴/۶، الرقم: ۱۰۳۹۸، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۳۲/۲، الرقم: ۶۱۶۱، وايضاً، ۱۲۴/۳، الرقم: ۱۲۲۷۱)

چمک تیری عیاں بجلی میں آتش میں شرارے میں   جھلک تیری ہویدا چاند میں سورج میں تارے میں

بلندی آسمانوں میں زمینوں میں تیری ہستی روانی بحر میں اُفتادگی تیری کنارے میں
جو نکلا نامہ بن کر غنچۂ منقارِ بلبل سے وہی نکہت چمن سے اڑ کے جا چمکی ستارے میں
مرے پہلو میں دل ہے یا کوئی آئینہ جادو کا تری قدرت نظر آئی مجھے اپنے نظارے میں
اُتارا میں نے زنجیر رسُوم اہل ظاہر کو ملا وہ لطف آزادی مجھے تیرے سہارے میں
شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلّم میں چھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعارے میں
مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشک محبت نے غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں
جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے شجر میں پھول میں حیواں میں پتھر میں شرارے میں

اچھے بُرے خواب دیکھنے پر کیا پڑھا جائے

عن ابی قتادة رضی الله تعالی عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: الرؤیا الصالحة من الله، والحلم من الشیطان، فاذا حلم احدکم حلما یخافه فلیبصق عن یساره، ولیتعوذ بالله من شرها، فانها لا تضره.

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ سو جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور کہے: (**اعوذ بالله من شرها**) پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔‘‘ (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۳/۱۱۹۸، الرقم: ۳۱۱۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۱، الرقم: (۱) ۲۲۶۱، والترمذی فی السنن، کتاب الرؤیا، باب اذا رای فی المنام ما یکره ما یصنع، ۴/۵۳۵، الرقم: ۲۲۷۷، وقال: هذا حدیث حسن صحیح)

تو چاہے جسے عزت بخشے تو چاہے جسے ذلت بخشے ہے قادر مطلق ذاتی تری سبحان اللہ

☆ **عن ابی قتادة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: الرؤیا الصالحة من الله والرؤیا السوء من الشیطان فمن رأی رؤیا فکره منها شیئا فلینفث عن یساره ولیتعوذ بالله من الشیطان لا تضره ولا یخبر بها احدًا فان رای رؤیا حسنة فلیبشر ولا یخبر الا من یحب.**

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ سو جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اسے بری لگے تو اسے چاہیے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، تو پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کرے اور صرف اس

سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التعبیر، باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة، ۶/۲۵۶۳، الرقم: ۶۵۸۵، ومسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۲، الرقم: (۳) ۲۲۶۱)

رابطہ اس کو ہے سب کی جان سے   با نوا ہر اک ہے اس کے خوان سے
ایک ہے اک گھونٹ سے گم کردہ ہوش   کر گیا ہے دو سرا دریا کو نوش
ایک جرعہ سے ہوا بے ہوش ایک   کر گیا دریائے وحدت نوش ایک
الغرض ہر اک بانداز خمار   بے خود و سر مست ہے جو یائے یار
غرق ہیں دریا میں سب جو یائے یار   مست ہیں مستی میں اور مانگیں شراب
غرق ہیں پانی میں اور پیاسے ہیں آہ   بے خود و سر مست ہیں اور بادہ خواہ

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

اپنے پیارے سے خواب بیان کیا جائے

عن ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه یقول: لقد کنت اری الرؤیا فتمرضنی، حتی سمعت ابا قتادة رضی الله تعالیٰ عنه یقول: وانا کنت لاری الرؤیا تمرضنی، حتی سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: الرؤیا الحسنة من الله، فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث به الامن یحب واذا رای ما یکره فلیتعوذ بالله من شرها، ومن شر الشیطان، ولیتفل ثلاثا، ولا یحدث بها احدًا فانها لن تضره.

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑھ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جس سے وہ محبت رکھتا ہو (تو اس سے بیان کرے) اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ اپنی (بائیں جانب) تھتکار دے اور اسے کسی سے بیان نہ کرے تو وہ (خواب) کوئی نقصان نہیں دے گا۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التعبیر، باب اذا رای ما یکره فلا یخبر بها ولا یذکرها، ۶/۲۵۸۲، الرقم: ۶۶۳۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۲، الرقم: (۴) ۲۲۶۱)

ہر شی میں مضمر نور ترا ہر رنگ میں رُخ مستور ترا   ہر سمت تجلیات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر لحن میں ہر آواز میں تو ہر سوز میں تو ہر ساز میں تو   ہر لب پر تسبیحات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

بُرا خواب نقصان نہ پہنچائے

عن ابی سعید ن الخدری رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: اذا

رای احدکم الرؤیا یحبها، فانها من الله، فلیحمد الله علیها ولیحدث بها واذا رای غیر ذالك مما یکره، فانما هی من الشیطان، فلیستعذ من شرها، ولایذکرها لا حد، فانها لن تضره .

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کردے اور جب اس کے برعکس دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو وہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔‘‘

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التعبیر، باب اذا رای ما یکره فلا یخبر بها ولا یذکرها، ٢٥٨٢/٦، الرقم: ٦٦٣٨، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رای رؤیا یکرهها، ٥٠٥/٥، الرقم: ٣٤٥٣، والنسائی فی السنن الکبری، ٣٩٠/٤، الرقم: ٧٦٥٢، وایضا، ٢٢٣/٦، الرقم: ١٠٧٢٩)

گونامہ سیاہ کردم از بسکہ گنہ گارم   امّا نظرے بستہ بر رحمتِ غفّارم
احباب بہ تکفیرم گر قلم وزباں راندند   حاشاکہ بحق شاں جز عفو روا دارم
درکوئے خدا بیناں زاں روز کہ شد گذرم   از مذہب خود بینی بیزارم وبیزارم
رم کردہ زغیر اُودارم دلکے شیدا   بے ہوشم وباہوشم، بے کارم وباکارم
تاساقیٔ مستانم مے ریختہ درکامم   عریان وخراباتم، رقصانم وشرمسارم
الملک لمن غلب نامیت زمین باقی   از قرب مع اللّٰہی برتر شدہ زاں کارم
از سلسلۂ فقرم اے دوست چہ مے پُرسی   دلدادہ بمہرِ آں شہ حیدرِ رضی اللہ عنہ کرّارم

(حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی)

خواب تین قسم کے ہیں

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمس واربعین جزءا من النبوة والرؤیا ثلاثة: فرؤیا الصالحة بشری من الله، ورؤیا تحزین من الشیطان، ورؤیا مما یحدث المرء نفسه فان رای احدکم ما یکره فلیقم فلیصل ولا یحدث بها الناس . قال: واحب القید واکره الغل والقید ثبات فی الدین .

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو قریب ہے کہ مسلمان کے خواب جھوٹے ہوں اور تم میں سے سچے خواب والا تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہے، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک صالح خواب ہوتا

ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، اور غمگین و پریشان کر دینے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک خواب انسان کے اپنے خیالات ہوتے ہیں (جو وہ دن بھر سوچتا رہتا ہے۔) لہٰذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے طوق کو میں پسند نہیں کرتا (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔"

وزاد الترمذی: وکان یقول من رآنی فانی انا هو فانه لیس للشیطان ان تمثل بی وکان یقول: لا تقص الرؤیا الا علی عالم او ناصح۔ وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح۔

"امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: "اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہم شکل نہیں بن سکتا اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے: اپنا خواب کسی عالم یا اپنے کسی خیر خواہ کے سوا کسی اور کے سامنے بیان نہ کیا کرو۔" امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۳، الرقم: ۲۲۶۳، والترمذی فی السنن، کتاب الرؤیا، باب فی تاویل الرؤیا ما یستحب منها وما یکره، ۴/۵۳۷، ۵۴۱، الرقم: ۲۲۸۰، ۲۲۹۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما جاء فی الرؤیا، ۴/۳۰۴، الرقم: ۵۰۱۹)

☆ **عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: اذا رای احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلاثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه۔**

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔" (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۲، الرقم: ۲۲۶۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب تعبیر الرؤیا، باب من رای رؤیا یکرهها، ۲/۱۲۸۶، الرقم: ۳۹۰۸-۳۹۱۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۵۰، الرقم: ۱۴۸۲۲)

نشان ترا کہیں اے بے نشان نہیں ملتا   مکاں تو ملتے ہیں پر لا مکاں نہیں ملتا
نہ ہو جو چشم بصیرت تو کیا نظر آئے   کہیں بھی خالق کون و مکاں نہیں ملتا
کمال یہ ہے دل عاشقاں میں رہتا ہے   یہ لطف ہے سر محفل عیاں نہیں ملتا
ہر ایک ذرہ میں جلوہ نمائی ہے اس کی   یہ کیا کہا کہ وہ جان جہاں نہیں ملتا
تلاش اپنی ہے در پردہ جستجو اس کی   خود آپ ہی مجھے اپنا نشاں نہیں ملتا
مجھے خبر نہیں ہرگز کہ گم ہوا ہے کہاں   بہت دنوں سے دل ناتواں نہیں ملتا

قسم خدا کی خدا اس کو مل نہیں سکتا   جسے وہ سرورِ کون و مکاں نہیں ملتا
بغیر عشقِ محمد عبادت اے زاہد   خیالِ خام ہے قصرِ جناں نہیں ملتا
مجھے یہ غم ہے کہ طیبہ چھٹے نہ اے زاہد   تجھے یہ فکر کہ باغِ جناں نہیں ملتا
تجھے خبر نہیں کس جاہ ہوا ہوں خاک نشیں   میرا دماغ ہی اے آسماں نہیں ملتا

رنج وغم اور مصائب وآلام میں کیا پڑھا جائے؟

عن ام سلمة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ما من عبد تصيبه مصيبة فيقول: انا لله وانا اليه راجعون، اللهم، اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها، الا اجره الله في مصيبته واخلف له خيرا منها قالت: فلما توفي ابوسلمة قلت: كما امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فا خلف الله لي خيرا منه رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: (**انا لله وانا اليه راجعون، اللهم، اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها**) (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے لوٹ کر اسی کی طرف جانا ہے، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل مجھے عطا فرما۔) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد (اس کے لئے) بہتر آنے والے کو مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے امر کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ کو میرے لئے مقرر فرما دیا (یعنی زوجیتِ رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔''

(اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة، ۲/۶۳۲، الرقم: (۴) ۹۱۸، وابو داؤد في السنن، كتاب الجنائز باب في الاسترجاع، ۳/۱۹۱، الرقم: ۳۱۱۹، ومالك في المؤطا، كتاب الجنائز، باب جامع الحسبة في المصيبة، ۱/۲۳۶، الرقم: ۵۶۰، واحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۰۹، الرقم: ۲۶۶۷۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۳۰۶، الرقم: ۶۹۲)

یہ مانا میں نے کہ ناقوس بھی جرس بھی ہے   دلِ حزیں کا کوئی ترجماں نہیں ملتا
جہاں کو چھان لیا خوب دیکھ بھال لیا   کوئی رفیقِ دمِ امتحاں نہیں ملتا
ہر ایک باغ میں پھرتا ہوں مثلِ بلبل کے   وہ شاخِ گل مجھے وہ آشیاں نہیں ملتا
جہاں پہ حضرت جبریل آتے جاتے تھے   الٰہی کیوں مجھے وہ آستاں نہیں ملتا
کوئی حسیں نہیں جچتا میری نگاہوں میں   وہ دلربا مجھے وہ دلستاں نہیں ملتا

فسانۂ شبِ غم کون سننے والا ہے   کسے سناؤں کوئی قدر داں نہیں ملتا
جنید و شبلی و عطار جس سے مست ہوئے   وہ جام کیوں مجھے پیرِ مغاں نہیں ملتا
بہت تلاش کیا ہم نے دونوں عالم میں   بجز حضور کوئی مہرباں نہیں ملتا
شکور تیری ہر اک بات میں ہے لطف عجیب   کسی سے بھی ترا طرزِ بیاں نہیں ملتا

(خواجہ عبد الشکور صادق شاہ نظامی کمبل پوش)

اپنے اوپر لازم کرلو

عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا كربه امر قال: یا حی یا قیوم برحمتك استغیث. وبا سناده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الظوابیا ذاالجلال والاكرام.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا فرماتے: (**یا حی یا قیوم برحمتك استغیث**) (اے زندہ اور قائم رکھنے والے (رب)! میں تیری رحمت کے ساتھ (تیری) مدد کا طلب گار ہوں۔) اور اسی سند سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (**یا ذا الجلال والاکرام**) کا (وِرد خود پر) لازم کرلو۔" (اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (٩٢)، ٥/٥٣٩، الرقم: ٣٥٢٤، والحاکم فی المستدرک، ١/٦٨٩، الرقم: ١٨٧٥، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، ١/٢٩٩، الرقم: ٣٣٧)

و فی روایة: عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم كان اذا اهمه الامر رفع راسه الی السماء فقال: سبحان الله العظیم. واذا اجتهد فی الدعاء قال: یا حی، یا قیوم.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سرِ انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے: (**سبحان الله العظیم**) اور جب گڑگڑا کر دعا فرماتے تو کہتے: (**یا حی، یا قیوم**)۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما یقول عند الكرب، ٥/٤٩٥، الرقم: ٣٤٣٦)

اے خدا تو ربِ موجودات ہے   حمد لکھوں میری کیا اوقات ہے
رات دن ہے مجھ کو تیری ہی تلاش   منزلِ مقصود تیری ذات ہے
دو جہاں محتاج تیرے لطف کے   تیری رحمت دافعِ آفات ہے
تیرے انعامات بے حد و حساب   قابلِ تحمید تیری ذات ہے
تو ہے جب دل سے کنیزِ سیدہ   اے نظافت پھر تیری کیا بات ہے

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

عن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: دعوة ذی النون اذ دعا

وهو في بطن الحوت: لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين . فانه لم يدع بها رجل مسلم في شيءٍ قط الا استجاب الله له .

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تو ان کے کلمات یہ تھے: (**لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين**) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔) جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لئے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔''

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۸۲)، ۵/۵۲۹، الرقم: ۳۵۰۵، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۱۶۸، الرقم: ۱۰۴۹۲، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۷۰، الرقم: ۱۴۶۲)

☆ **عن ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: دعوات المکروب: اللهم، رحمتك ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی کله لا اله الا انت .**

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: (**اللهم، رحمتك ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی کله لا اله الا انت**) (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ۴/۳۲۴، الرقم: ۵۰۹۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۱۴۷، الرقم: ۱۰۴۸۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۴۲، الرقم: ۲۰۴۴۷، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۲۰، الرقم: ۲۹۱۵۴)

خستہ جاں بیمار کو دے دی شفا اچھا کیا ‌ ‌ ‌ تو نے پھر آسان اُس پر زیست کا رستہ کیا
ٹال دی تو نے الٰہی ابتلا کی ساعتیں ‌ ‌ ‌ تو نے ہی ہر عقدۂ مشکل کو مولا وا کیا
زیر دستوں کو جہاں میں سرفرازی کی عطا ‌ ‌ ‌ زادگانِ خاک کا سر تو نے ہی اونچا کیا
تیری قدرت کی کرشمہ سازیاں کیا ہوں بیاں ‌ ‌ ‌ ایک قطرے کو اٹھا کر غیرت دریا کیا
گونجتی اب بھی وہاں ہے ''لن ترانی'' کی صدا ‌ ‌ ‌ گو زمانے بیتے تو نے طور پر جلوہ کیا
کھل گئے اسرار تیرے جس پہ مولا دیر میں ‌ ‌ ‌ وہ صدا بحرِ تحیر میں ترے ڈوبا کیا
یہ کسی حسنِ عمل کا یا دُعا کا تھا ثمر ‌ ‌ ‌ بند تھا جو غار اُس میں تو نے اَے وَر سا دیا
وجہ تخلیقِ جہاں یعنی وہ تیرا شاہکار! ‌ ‌ ‌ شانِ محبوبی کا جس کی سو بہ سو چرچا کیا

مصیبت کے وقت کی دعا

عن اسماء بنت عمیس رضی الله عنها قالت: قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم: الا اعلمك

كلمات تقولينهن عند الكرب او في الكرب: الله الله ربي لا اشرك به شيئاً.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم اُنہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو: (الله الله ربي لا اشرك به شيئاً) (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے رب! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔‘‘

وفي رواية: عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم جمع اهل بيته فقال: اذا اصاب احدكم غم او كرب فليقل: الله الله ربي لا اشرك به شيئاً.

’’اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غم و تکلیف پہنچے تو اسے چاہیے کہ (یوں) کہے: (الله الله ربي لا اشرك به شيئاً) (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے ربّ! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔‘‘ (اخرجه ابو داؤد في السنن كتاب الوتر، باب في الاستغفار، ٢/٨٧، الرقم: ١٥٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء عند الكرب، ٢/١٢٧٧، الرقم: ٣٨٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٦-١٦٧، الرقم: ١٠٤٨٣، ١٠٤٨٦)

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب   نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یا رب
کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا   کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا رب
گر تیرے پیار کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر   سختیاں نزع کی کیونکر میں سہوں گا یا رب
نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا   تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے   حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا رب
گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہو گا   قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب
قبر محبوب کے جلوؤں سے بسا دے مالک   یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یا رب
اذن سے تیرے سر حشر کہیں کاش! حضور   ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رب

(محمد الیاس عطار قادری)

مشکل حل ہوگی، شہادت کا درجہ نصیب ہوگا

عن سعد رضي الله تعالى عنه قال: كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الا اخبركم او احدثكم بشيء اذا نزل برجل منكم كرب او بلاء من الدنيا دعا به فرج عنه فقيل له: بلى. قال: دعاء ذي النون: لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں یا فرمایا: تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت اور کسی

دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو تو اس کے توسّل سے مانگنے پر اس کی وہ تکلیف دور ہو جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا: (لا الہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)۔"

عن سعد بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هل ادلكم على اسم الله الاعظم الذى اذى دعى به اجاب و اذا سئل به اعطى الدعوة التى دعابها يونس حيث نا داه فى الظلمات الثلاث: لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين. (الانبياء، ٢١:٨٧) **فقال رجل: يا رسول الله، هل كانت ليونس خاصه ام للمومنين عامة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الا تسمع قول الله عزوجل: ونجينه من الغم ط وكذلك ننجى المؤمنين.** (الانبياء، ٢١:٨٨) **وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم دعابهافى مرضه اربعين مرة فمات فى مرضه ذالك اعطى اجر شهيد وان برأ برأ وقد غفر له جميع ذنوبه.**

"(امام حاکم کی ایک روایت میں) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے تو وہ اس دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتا ہے اور یہ وہی دعا ہے جس کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا، اس طرح کہ جب انہوں نے تین تاریکیوں (یعنی مچھلی کے پیٹ کی تاریکی، رات کی تاریکی اور سمندر کی تہہ) میں اللہ تعالیٰ کو پکارا: (لا الہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين) تو ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا عام مومنین کے لئے بھی ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: (و نجينه من الغم وكذلك ننجى المؤمنين) (اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے بھی چالیس دفعہ اپنی بیماری میں یہ دعا مانگی پھر اگر وہ اسی مرض میں فوت ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا، اور اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو ٹھیک ہو گیا، اور اس کے تمام گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔" (اخرجه النسائى فى السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ذكر دعوة ذى النون، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩١، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٨٥، الرقم: ١٨٦٤-١٨٦٥، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/٢١٣، الرقم: ٣٠٤٢)

اے خالق وجود وعدم ' صورت وخیال اے مالک فنا وبقا ' رب ذوالجلال
تو اصل ہر کمال ہے، تو شان ہر جمال دنیا تمام ہے ترا آئینۂ خیال

سب سلسلے ہیں تجھ سے غیاب وشہود کے   پابند امر تیرے شب وروز وماہ وسال
ہر صبح تازہ تر ترے انوار کی نمو   ہر شام تر تری قدرت کے خط وخال
حادِث ہر اک چیز ہے لیکن ترا وجود   ناقص ہر ایک وصف ہے لیکن ترا کمال
پیش از ازل یہی تری شان جمال تھی   بعد از ابد رہے گی یہی سطوت وجلال
تیرا کوئی شریک، نہ ساتھی، نہ جوڑ کا   تیرا کوئی مثیل، نہ تیری کوئی مثال
پیرایۂ نشاط ہے جاں کو تری لگن   سرمایۂ حیات ہے دل کو ترا خیال
جس دل میں تیری شمع محبت ہو ضوفگن   اُس دل میں روشنی کے خزینے ہیں لازوال
ادراک کیا کریں گے ترا عامیوں کے ذہن   جب بندگانِ خاص کو اِس کی نہیں مجال
تجھ سا کوئی سمیع، نہ تجھ سا کوئی بصیر   تیرے سوا کُھلے تو کُھلے کس پہ دل کا حال
اک ذرّہ بے حقیقت وناچیز میں بھی ہوں   پھیلا رہا ہوں در پہ تیرے دامنِ سوال
تُو نے ہی دی ہے دل کو مرے روشنی کی دُھن   تو ہی عطا کر اپنا اِسے پرتوِ جمال
لغزش ہوئی ہے پائے کرم کو بھی بارہا   لیکن ترے کرم نے لیا ہے اسے سنبھال

اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنادے

عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه (ای ابن مسعود) قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما قال عبد قط اذا اصابه هم وحزن: اللهم، انی عبدك وابن عبدك وابن امتك، ناصیتی بیدك، ماض فی حكمك، عدل فی قضاؤك، اسألك بكل اسم هو لك سمیت به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدًا من خلقك او استأثرت به فی علم الغیب عندك ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذهاب همی. الا اذهب الله عزوجل همه وابدله مکان حزنه فرجا. قالوا: یا رسول الله، ینبغی لنا ان نتعلم هو لاءِ الکلمات؟ قال: اجل ینبغی لمن سمعهن ان یتعلمهن.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جب وہ غم وحزن میں مبتلا ہو تو یہ دعا مانگے: **(اللهم، انی عبدك وابن عبدك وابن امتك، ناصیتی بیدك، ماض فی حكمك، عدل فی قضاوك، اسألك بكل اسم هو لك سمیت به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدًا من خلقك او استاثرت به فی علم الغیب عندك ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذهاب همی)** (اے اللہ! میں تیرا بندا اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی (یعنی تقدیر) تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں مبنی برعدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں

جو تو نے اپنے لئے منتخب کیا ہے یا جو تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے یا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا جسے تو نے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، اور میرے غم وحزن کے خاتمے کا ذریعہ بنا دے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور فرماتا ہے اور اسے خوشی سے بدل دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم یہ کلمات سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص اِن کلمات کو سنے اُسے چاہیے کہ وہ اِنہیں سیکھ لے۔'' (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۵۲، الرقم: ۴۳۱۸، وابن ابی شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما قالوا في الرجل اذا اصابه هم او حزن، ۶/۴۰، الرقم: ۲۹۳۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۳/۲۵۳، الرقم: ۹۷۲، وابو يعلي في المسند، ۹/۱۹۸، الرقم: ۵۲۹۷، والحاكم في المستدرك، ۱/۶۹۰، الرقم: ۱۸۷۷)

(یہ حدیث الفاظ کے قلیل تفاوت کے ساتھ آگے بھی آ رہی ہے)

مشت گل کو آدم زندہ بنا دیتا ہے کون؟ دل میں احساسات کی شمعیں جلا دیتا ہے کون؟
کون میرے ذہن میں کرتا ہے مضمونوں کی کاشت؟ میرے آگے شعر کے خرمن لگا دیتا ہے کون؟
ہاتھ کس کا شب کی زلفوں میں پروتا ہے نجوم؟ صبح کے رُخسار پر سورج سجا دیتا ہے کون؟
ننھی ننھی بوندیوں میں کون بھر دیتا ہے راگ؟ پارہ پارہ ابر کے آنچل اُڑا دیتا ہے کون؟
آتی ہے دشت وچمن سے سانس لینے کی صدا دفعتاً خوابیدہ مٹی کو جگا دیتا ہے کون؟
آدمی تو دانہ بوتا ہے بطون کشت میں لیکن اُس کو خوشۂ زریں بنا دیتا ہے کون؟
کس کا دستِ نقش گر کرتا ہے مٹی پر عمل؟ فرش پر خوش رنگ تصویریں بچھا دیتا ہے کون؟
کون رکھ دیتا ہے شب کو نطق بلبل میں غزل؟ صبح دم کلیوں میں چھپ کر مُسکرا دیتا ہے کون؟
جب مسافر کے قدم رُک جائیں ہمت ٹوٹ جائے منزلِ اُمید پر آکر صدا دیتا ہے کون؟
کس کا پا کر حکم پھر جاتے ہیں طوفانوں کے رُخ؟ ڈوبتی کشتی کو ساحل پر لگا دیتا ہے کون؟
جب حجاب رو برو چھونے کی ہوتی ہے نظر دیدۂ تحقیق پر پردے گرا دیتا ہے کون؟
کس کے دریا میں سفینوں کی طرح بہتے ہیں ہم ہاں اُسی نادیدہ قوت کو خدا کہتے ہیں ہم

(عاصی کرنالی)

تیرا غم دور ہوگا اور گناہ معاف

عن ابی بن كعب رضی الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب ثلثا الليل، قام فقال: يا ايها الناس، اذكروا الله، اذكروا الله، جاءت الراجفة تتبعها الرادفة، جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه، قال ابی: قلت: يا رسول الله، انی اكثر الصلاة عليك، فكم

اجعل لك من صلاتي؟ فقال: ما شئت، قال: قلت: الربع؟ قال: ما شئت، فان زدت فهو خير لك. قلت: النصف؟ قال: ما شئت، فان زدت فهو خير لك. قال: قلت: فالثلثين؟ قال: ما شئت، فان زدت فهو خير لك. قلت: اجعل لك صلاتي كلها، قال: اذا تكفى همك ويغفر لك ذنبك.

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کا دوتہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ لہٰذا (مجھے بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم بھیجنا چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) دوتہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) تب میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود تمہارے تمام غموں کے (مداوا) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اس کی بدولت) تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (منه)، ۶۳۶/۴، الرقم: ۲۴۵۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۳۶/۵، الرقم: ۲۱۲۸۰، والحاکم فی المستدرك، ۴۵۷/۲، ۴۵۸، الرقم: ۳۵۷۸، ۳۸۹۴، وعبد بن حميد فی المسند، ۸۹/۱، الرقم: ۱۷۰، والبيهقی فی شعب الايمان، ۱۸۷/۲، الرقم: ۱۴۹۹)

نقش ترا فزوں فزوں نام ترا رواں رواں — مدح تیری سخن سخن وصف تیرا بیاں بیاں
جلوہ ترا نظر نظر یاد تری نفس نفس — بات تری دہن دہن ذکر ترا زباں زباں
ابر ترے فلک فلک پھول ترے زمیں زمیں — چاند ترے فضا فضا نور ترا زماں زماں
روپ ترا اُفق اُفق رنگ ترا شفق شفق — آب تری گہر گہر موج تری کراں کراں
تیری مہک کرن کرن تیری صباء چمن چمن — تیری مہک سمن سمن تیرا کرم جہاں جہاں
تیری صدائیں ساز ساز تیری نوائیں راگ راگ — تیری طلب دُعا دُعا تیری پُکار اذاں اذاں
میں نے تو رات رات بھر ذکر کیا اشک اشک — میں نے تجھے سحر سحر یاد کیا فغاں فغاں
کام مرا خطا خطا شاں تری عطا عطا — میرے خدا کرم کرم میرے کریم اماں اماں

(عاصی کرنالی)

اللہ تعالیٰ تیرے دنیا وآخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوگا

عن حبان بن منقذ رضي الله تعالىٰ عنه ان رجلا قال: يارسول الله، اجعل ثلث صلاتي عليك؟ قال: نعم، ان شئت قال: الثلثين؟ قال: نعم، قال: فصلاتي كلها؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذن يكفيك الله ما اهمك من امر الدنيا وآخرتك .

''حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے (تو ایسا کرسکتا ہے۔) پھر اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا دعا کا دوتہائی حصہ (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا ساری کی ساری دعا (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں)؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوجائے گا۔'' (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴/۳۵، الرقم: ۳۵۷۴، وابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني، ۴/۱۴۲، الرقم: ۲۱۲۲، والبيهقي في شعب الايمان، ۲/۲۱۷، الرقم: ۱۵۸۰)

☆ **عن الطفيل بن ابي عن ابيه قال: قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم: ارايت ان جعلت صلاتي كلها صلاة عليك قال: اذا يكفيك الله ما اهمك من امر دنياك وآخرتك .**

''حضرت طفیل بن ابی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اپنی ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا وآخرت سے متعلق تمام اُمور کے لئے کافی ہوجائے گا۔'' (اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف، باب في ثواب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، ۲/۲۵۳، الرقم: ۸۷۰٦، وايضاً، ٦/۳۲۵، الرقم: ۳۱۷۸۳)

☆ **عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى علي عند قبري وكل بها ملك يبلغني وكفي بها امر دنياه وآخرته وكنت له شهيدًا او شفيعا .**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اُس درود بھیجنے والے کی دنیا وآخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوجاتا ہے اور (قیامت کے روز) میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوگا۔'' (اخرجه البيهقي في شعب الايمان، الخامس عشر من شعب الايمان، ۲/۲۱۸، الرقم: ۱۵۸۳، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳/۲۹٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵٦/۳۰۲، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦۵۴)

جہاں کا خالق و مالک عظیم ربّ درود — ہے جس کے ہاتھ میں یہ نظامِ ہست وبود
چلا رہا ہے جو یہ کارخانۂ عالم — وہی قادر وقیوم ہر جگہ موجود
ہر ایک شے کا ظہور اس کے امر ’’کن‘‘ سے ہوا — یہ رنگ وبو کا جہاں ہو کہ آسمانِ کبود
ازل کے ساز پہ جو اس نے چھیڑ رکھا ہے — رہے گا تا بہ ابد جاری وہ اُلوہی سرور
یہ کائنات اُسی کے ہے حکم کی پابند — اُسی کے اذن سے قائم ہے خاکداں کا وجود
عطا تھا کرنا فضیلت کا تاج آدم کو — ملائکہ کا کیا ربّ نے یوں اسے مسجود
کرم کی بھیک کا خالق سے میں سوالی ہوں — وہی کرے گا عطا مجھ کو گوہرِ مقصود
نہیں ہے اس سے کہیں مخفی کوئی ذرّہ بھی — عیاں ہیں اس پہ برابر تمام غیب وشہود
قبولیت کے وہی کھولتا ہے درِ نیّر — کہ ٹھہرا عقدہ کُشا سر بہ سر سلام ودرود

(ضیاءِ نیّر)

درود شریف گناہوں کو اس سے زیادہ مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو بجھاتا ہے

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم امحق للخطایا من الماء للنار، والسلام علی النبی صلی اللہ علیه وسلم افضل من عتق الرقاب، وحب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم افضل من مهج الانفس اوقال: ضرب السیف فی سبیل اللہ عزوجل.

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا یہ غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور ﷺ کی محبت یہ جانوں کے لئے روحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔‘‘ (اخرجه الهندی فی کنز العمال، ۲/۳۶۷، الرقم: ۳۹۸۲، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۷/۱۶۱، والسیوطی فی الدر المنثور، ۶/۶۵۴)

☆ **عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من کانت له الی اللہ حاجة او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین، ثم لیثن علی اللہ، ولیصل علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، ثم لیقل: لا اله الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، اسألك موجبات رحمتك، وعزائم مغفرتك، والغنیمة من کل بر، والسلامة من کل اثم، لا تدع لی ذنبا الا غفرته، ولا هما الا فرجته، ولا حاجة هی لك رضا الا قضیتها، یا ارحم الراحمین.**

''حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اُسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بارگاہِ رسالت میں تحفہ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے: (**لا الٰه الا الله الحليم الكريم، سبحان الله رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، اسألك موجبات رحمتك، وعزائم مغفرتك، والغنيمة من كل بر، والسلامة من كل اثم، لا تدع لي ذنبا الا غفرته، ولا هما الا فرجته، ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها، يا ارحم الراحمين**) (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے، (اے اللہ!) عرش عظیم کے مالک! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع، بخشش کے اسباب نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے، میرے جملہ غم دور فرما دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! (میری حاجت پوری فرما دے۔ آمین)۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کے راوی فاید بن عبد الرحمٰن، ابو الورقاء کوفی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ امام منذری نے بھی فرمایا: اسے امام حاکم نے مختصراً روایت کر کے فرمایا: میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور اس حدیث کا راوی فاید مستقیم الحدیث ہے۔

(اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ۲/۳۴۴، الرقم: ۴۷۹، وابن ماجه في السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ۱/۴۴۱، الرقم: ۱۳۸۴، والبزار في المسند، ۸/۳۰۰، الرقم: ۳۳۷۴)

کامل ہے جو ازل وہ ہے کمال تیرا باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جمال تیرا
ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس گیا ہے جسکے جمال تیرا
دل ہو کہ جان تجھ سے کیونکر عزیز رکھیے دل سے سو چیز تیری جاں سے سو مال تیرا
گو حکم تیرے لاکھوں یہاں ٹالتے رہے ہیں لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا
گلشن کے رنگ و بو تیرا پتا بتاتا غنچے کی مسکراہٹ لائی پیام تیرا

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: ان لله عزوجل ملائكة في الارض سوى الحفظة يكتبون ما يسقط من ورق الشجر، فاذا اصاب احدكم عرجة في الارض، لا يقدر فيها على الاعوان فليصح فليقل: عباد الله، اغيثونا او اعينونا رحمكم الله فانه سيعان وفي رواية روح: ان لله ملائكة في الارض يسمون الحفظة يكتبون ما يقع في الارض من ورق الشجر، فما اصاب احدًا منكم عرجة او احتاج الى عون بفلاة من الارض فليقل: اعينونا، عباد الله، رحمكم الله فانه يعان

ان شاء الله ۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں گھر) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: (عباد الله، اغیثونا او اعینونا رحمکم الله) (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو اُس کی مدد کی جائے گی اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جنہیں ’’حفظہ‘‘ (یعنی حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتے تک لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہو جائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: (اعینونا، عباد الله، رحمکم الله) (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو ان شاء اللہ اُس شخص کی (ضرور) مدد کی جائے گی۔‘‘ (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۹۱، الرقم: ۲۹۷۲۱، والبیهقی فی شعب الایمان، ۶/۱۲۸، الرقم: ۷۲۹۷، وایضاً، ۱/۱۸۳، الرقم: ۱۶۷، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/۳۰۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲)

منبع ہے تو ہی جود وکرم، لطف و عطا کا   خالق ہے تو اے مالکِ کل ارض وسما کا
تار رگِ جاں اور یہ سر رشتۂ انفاس   ہے ہاتھ میں تیرے ہی فنا اور بقا کا
دکھلاتا ہے منزل کا نشاں بھٹکے ہوؤں کو   گمراہوں کو دیتا ہے پتا راہِ ہُدیٰ کا
ہیں مست تیرے ذکر سے مرغانِ سحر خیز   ہے زمزمہ خواں تیرا ہی ہر جھونکا ہوا کا
مانا تیری رحمت کی نہیں کوئی نہایت   ظالم پہ مگر قہر بھی ہے تیرا بلا کا
آہِ دل مظلوم ہلا دیتا ہے پل میں   پایہ سرِ افلاک تیرے عرش علیٰ کا
وہ تیرے ہی بندے ہیں سرِ مسند ارشاد   منصب ہے عطا جن کو ہوا راہ نما کا
دیتے ہیں تجھے واسطہ ہم بارِ الٰہا   سرکار دو عالم کا شہ ہر دو سرا کا!
ہر نقش کفِ پا تیرے محبوب کا یا رب   ہے قبلہ مقصودِ نظر اہل وفا کا
مقبول دعا ہو زرہ لطف خدایا!   صدقہ شہ سادات امام الشہدا رضی اللہ عنہ کا
نے قوت اظہار ہے نے طاقتِ گفتار   حق کیسے ہو نیّر سے ادا تیری ثنا کا

(ضیاء نیّر)

فرشتوں کے وسیلہ سے دعا

عن اسامة بن عمیر رضی الله تعالیٰ عنه انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم رکعتی الفجر

فصلی قریبا منه، فصلی النبی صلی الله علیه وسلم رکعتین خفیفتین، فسمعه یقول: اللهم، رب جبریل ومیکائیل واسرافیل ومحمد (صلی الله علیه وسلم)، اعوذبك من النار ثلاث مرات .

''حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہوکر) یہ دعا فرما رہے ہیں: (**اللهم، رب جبریل ومیکائیل واسرافیل ومحمد (صلی الله علیه وسلم)، اعوذبك من النار**) (اے حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ربّ! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے یہ تین کلمات تین مرتبہ ادا فرمائے۔'' (اخرجه الحاکم فی المستدرك، باب ذکر اسامة بن عمیر الهذلی والد ابی الملیح رضی الله عنهما، ۳/۲۱/۷، الرقم: ۶۲۱۰، وابو یعلی فی المسند، ۸/۲۱۳، الرقم: ۴۷۷۹، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱/۱۹۵، الرقم: ۵۲۰، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۴/۲۰۵-۲۰۶، الرقم: ۱۴۲۲-۱۴۲۳)

☆ **عن عتبة بن غزوان رضی الله تعالیٰ عنه عن نبی الله صلی الله علیه وسلم قال: اذا اضل احدکم شیئا او اراد احدکم عونا، وهو بارض لیس بها انیس فلیقل: یا عباد الله، اغیثونی، یاعباد الله، اغیثونی، فان لله عبادًا لا نراهم . وقد جرب ذالك .**

''حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: (یا عباد اللہ، اغیثونی، یا عباد اللہ، اغیثونی) (اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو) یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں) اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔'' (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۷/۱۱۷، الرقم: ۲۹۰، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/۳۰۷)

☆ **عن علی رضی الله تعالیٰ عنه یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا علی، الا اعلمك کلمات اذا وقعت فی ورطة قلتها؟ قلت: بلی، جعلنی الله فداك، کم من خیر قد علمتنیه قال: اذا وقعت فی ورطة فقل: بسم الله الرحمٰن الرحیم، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم، فان الله یصرف بها ما یشاء من انواع البلاء .**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ، تو وہ کہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ نے کتنی ہی اچھی چیزیں مجھے سکھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، تو یوں

کہو: (**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم**) (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جونہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر جو کہ نہایت بلند رتبہ اور عظمت والا ہے نیک کام کرنے کی طاقت اور قوت (کسی میں) نہیں۔) تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے سے انواع واقسام کی آزمائشوں میں سے جو چاہتا ہے ٹال دیتا ہے۔'' (اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، ۱/۲۹۸، الرقم: ۳۳۶، والطبرانی فی الدعاء، ۱/۵۳۶، الرقم: ۱۹۲۱، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۵/۳۲۴، الرقم: ۸۳۲۳، والقزوینی فی التدوین فی اخبار قزوین، ۱/۲۳۷، والسیوطی فی الدر المنثور، ۱/۲۶)

زباں دے سنگ ریزوں کو گلی کو گلستاں کر دے
تری قدرت جسے چاہے زمیں سے آسماں کر دے
تری مرضی کی سب یہ صورتیں ہیں اے مرے مولا
جسے چاہے نہاں کر دے جسے چاہے عیاں کر دے
تکبر تو مرے مالک تجھے ہی زیب دیتا ہے
مجھے بس عاجزی کے امتحاں میں کامراں کر دے
کرم کی بات ہے تیرے کہ تیرا اک اشارہ ہی
بیک لمحہ غریبِ شہر کو شاہِ جہاں کر دے
ترا مندوب بھی ہے منتظر تیری توجہ کا
مرے مولا تو اس کی بے زبانی کو زباں کر دے

(مندوب)

آزمائش سے بچنے کی دعا

عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من رای صاحب بلاء فقال: الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الا عوفی من ذالك البلاء کائنا ما کان ما عاش ۔ وفی روایة: لم یصبه ذالك البلاء ۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کلمات کہے: (**الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا**) (تمام تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا اور ایک روایت کے مطابق اس پر وہ مصیبت وآزمائش کبھی نہیں آئے گی۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رای مبتلی، ۵/۴۹۳، الرقم: ۳۴۳۱-۳۴۳۲)

زمین لب کشائی کو فراز آسماں کر دے
الٰہی لائق حرف سا میری زبان کر دے
تو چاہے تو سمو دے دریا کو قطرے میں
جو تو چاہے تو اک قطرے کو بحرِ بے کراں کر دے
کرشمہ ہے یہ تیرے قبضۂ قدرت کا ادنیٰ سا
صدی کو پل نہیں کو ہاں خموشی کو اذاں کر دے
عجب ہے ذکرِ خالق بھی اگر ٹھہرے کرم فرما
نفس کی آمد وشد میں اُجالوں کو رواں کر دے

علم ٹھہرے جہاں میں دو جہاں کی سرفرازی کا   وہ سر جس پر تو اپنی رحمتوں کو سائباں کر دے
سوا ہے پھر تمنائے طوافِ خانۂ کعبہ   قمر پر پھر کرم اے خالقِ کون و مکاں کر دے

(قمر وارثی)

ادائیگی قرض کے لئے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے غم اور قرض چمٹ گئے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھا دوں کہ جب تو اسے پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے غم مٹا دے گا اور تیرا قرض اتار دے گا۔ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی جی ہاں ضرور، فرمایا روزانہ صبح و شام یہ (کلمات) پڑھ لیا کر۔

اللهم انی اعوذبك من الهم والحزن واعوذبك من العجز والكسل واعوذبك من البخل والجبن واعوذبك من غلبة الدين وقهر الدجال .

”اے اللہ! میں رنج و غم سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بے بسی و سستی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور کنجوسی و بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے چھا جانے اور لوگوں کے غالب آ جانے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“

فرماتے ہیں میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم مٹا دیا اور میرا قرض اتار دیا۔ (اخرجه ابو داؤد فی السنن، ۹۳/۲، حدیث رقم: ۱۵۵۵، مشکوۃ)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب (غلام) آیا اور اس نے عرض کی میں ادائے کتابت سے عاجز آ گیا ہوں، میری مدد فرمائیں فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے حضور علیہ السلام نے (اس مقصد کے لئے) سکھائے، اگر تیرے اوپر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ سے ادا کر دے گا، یہ پڑھ کر۔

اللهم اكفنى بحلالك عن حرامك واغننى بفضلك عمن سواك .

”اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے کافی ہو جا اور مجھے اپنی مہربانی سے اپنے ماسوا سے بے پروا کر دے۔“ (اخرجه الترمذی فی السنن ۲۲۰/۵، حدیث رقم: ۳۶۳۴، مشکوۃ)

بندگی کا سرور ملتا ہے   دیدۂ دل کو نور ملتا ہے
ذکر سرکار سے خدا کی قسم   زندگی کا شعور ملتا ہے
دل کو کیف و سرور ملتا ہے   قرب رب غفور ملتا ہے
تجربہ ہے نبی کی چوکھٹ سے   جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

قحط سالی، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کے اذکار اور دعائیں

عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال: اتت النبى صلى الله عليه وسلم بواكى فقال: اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل قال: فاطبقت عليهم السماء .

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لئے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: (**اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل**) (اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور نفع مند ہو، جو جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔) راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت انہیں بادلوں نے گھیر لیا (اور خوب بارش ہوئی)۔‘‘ (اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، ۱/۳۰۳، الرقم: ۱۱۶۹، وابن خزیمۃ فی الصحیح، ۲/۳۳۵، الرقم: ۱۴۱۶)

دیدار ہجر میں شمعیں جلا رہا ہے وہی
مجھے وصال کا مژدہ سُنا رہا ہے وہی
وہ بے نشاں ہے مگر پھر بھی اپنی قدرت کے
نشاں ہزارہا ہر سُو دکھا رہا ہے وہی
اُسی کی ذات مری دستگیر ہے ہمہ حال
ہر ابتلا میں مرا آسرا رہا ہے وہی
ہزار ماؤں کی ممتا سے بھی وہ بڑھ کر ہے
کہ دے کے تھپکیاں ہر شب سُلا رہا ہے وہی
نویدِ وصل وہی دیتا ہے فراق کے بعد
بچھڑنے والوں کو پھر سے ملا رہا ہے وہی
سمایا ہے میری رگ رگ میں وہ لہو کی طرح
مری تمنا مرا مدعا رہا ہے وہی
قریب تر ہے رگِ جاں سے ذاتِ پاک اُس کی
حریم ذات سے مجھے مجھ کو بلا رہا ہے وہی
وہ اپنے ذکر سے مہکائے جان ودل میرے
مرا خرابہ گلستان بنا رہا ہے وہی
پکارتا ہے مجھے دھیان کے دریچوں سے
مرے شعور کو نیّر جگا رہا ہے وہی

(ضیاء نیّر)

اے اللہ تو غنی ہے اور ہم فقیر

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: شکا الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ فی المصلی، ووعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشۃ: فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بدأ حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر وحمد اللہ عزوجل ثم قال: انکم شکوتم جدب دیارکم واستئخار المطر عن ابان زمانہ عنکم وقد امرکم اللہ عزوجل ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال: (الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین، لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید، اللھم، انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین)

ثم رفع یدیہ، فلم یزل فی الرفع حتی بدأ بیاض ابطیہ، ثم حول الی الناس ظھرہ، وقلب او حول

رادءہ وھو رافع یدیہ، ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین، فانشا اللہ سحابۃ فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن اللہ، فلم یات مسجدہ حتی سألت السیول، فلما رای سرعتھم الی الکن ضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ فقال: اشھد ان اللہ علی کل شیء قدیر وانی عبد اللہ ورسولہ۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ کے حکم پر عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج نظر آتے ہی رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: تم نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اُس کی بارگاہ میں دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: (**الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین، لا الٰہ الا اللہ یفعل ما یرید، اللھم، انت اللہ لا الٰہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین**) (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا، نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا، اور روزِ جزا کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (اے اللہ!) تو ہی غنی ہے اور ہم (تیری بارگاہ میں) تہی دست (آئے) ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی بارش برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر وہ بادل اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنے لگے ابھی آپ ﷺ مسجد نبوی تک نہیں پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی (بارش سے بچنے کے لئے) تیزی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور بے شک میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔‘‘ (**اخرجہ ابو داؤد فی السنن، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، ۱/۳۰۴، الرقم: ۱۱۷۳، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۷۱، الرقم: ۹۹۱، وایضاً، ۷/۱۰۹، الرقم: ۲۸۶، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۱/۳۲۵، والحاکم فی المستدرک، ۱/۴۷۶، الرقم: ۱۲۲۵، والطبرانی فی الدعاء، ۱/۵۹۵، الرقم: ۲۱۷۳**)

رب اکبر وہ ہر کسی کا ہے سو بسو تذکرہ اسی کا ہے

ظلمتِ بحر و بر میں نام اس کا آئینہ دار روشنی کا ہے
نطق میں بھی کھلے ہیں رنگ اس کے وہ جو گنجینہ خامشی کا ہے
ہے علیم و خبیر ذات اس کی اک خزینہ وہ آگہی کا ہے
رزق پتھر میں دے جو کیڑے کو وہی رازق ہر آدمی کا ہے
ابتلاء، رنج و غم میں ہر لحہ دھیان اسی کی طرف سبھی کا ہے
حق وہی ہے جو اس نے فرمایا راستہ اسکا راستی کا ہے
لے کے آدم سے ذات احمد تک ایک ہی دین ہر نبی کا ہے
اسوۂ سیّد البشر نیّر رہنما صلح و آشتی کا ہے

(ضیاء نیّر)

اے اللہ! اپنی رحمت کو پھیلا دے اور مردہ شہروں کو زندہ فرما

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استسقى قال: اللهم، اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحى بلدك الميت .

''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا اِن الفاظ میں فرماتے: (**اللهم، اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحى بلدك الميت**) (اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیاتِ نو بخش دے)۔'' (اخرجه ابوداؤد فى السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين فى الاستسقاء، ۱/۳۰۵، الرقم: ۱۱۷۶، وايضاً فى المراسيل، ۱/۱۰۹، الرقم: ۶۹)

☆ **عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: جاء اعرابى الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، لقد جئتك من عند قوم ما يتزود لهم راع، ولا يخطر لهم فحل فصعد المنبر، فحمد الله، ثم قال: اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا طبقا مريعا غدقا عاجلاً غير رائث ثم نزل فما ياتيه احد من وجه من الوجوه الا قالو: قد احيينا .**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس کوئی توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور (کمزوری کی وجہ سے) حرم نہیں اچھالتا (یعنی اس شخص نے قحط سالی کی شکایت کی) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا فرمائی: (**اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا طبقا مريعا غدقا عاجلاً غير رائث**) (اے اللہ! ہمیں پانی پلا، زمین کو بھرنے والا (جس سے

تالاب وندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔) پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔'' (اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء، ۱/۴۰۴، الرقم: ۱۲۷۰، وابن ابی شيبة فی المصنف، ۲/۳۲۴، الرقم: ۳۱۷۷۱، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۲۳۵، الرقم: ۱۸۰۹۰، والطيالسی فی المسند، ۱/۱۶۶، الرقم: ۱۲۰۰، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۲/۱۳۰، الرقم: ۱۲۶۷۷)

جو نورِ خالق ارض وسما شام وسحر چمکا
تو پھر اس نور ہی سے قریہ قریہ ہر نگر چمکا
اسی کی جلوہ افشانی مکان ولامکاں میں ہے
ضیا پاشی سے اس کی ہی یہ ارض مستقر چمکا
رضائے مولا مل جائے جسے وہ بخت آور ہے
نصیب اس بندۂ خاکی کا روئے خاک پہ چمکا
زمینوں آسمانوں میں وہی ہے جلوہ گر ہر سو
اسی نورِ ازل سے ہی جہانِ بحر وبر چمکا
نجوم وماہ کی شمعیں ہیں اس کے نور سے روشن
دلِ ہر بندۂ مومن بھی اس سے سر بہ سر چمکا
وہی کرتا سرِ شب ہے فلک پر قمقمے روشن
اور اس کے اذن سے ہی سو بسو نورِ قمر چمکا
اسی کا نور ہی ہے جلوہ گستر سارے عالم میں
تجلی سے اسی کی نجم تقدیرِ بشر چمکا
یہ کس نورِ مبیں کی آمد آمد ہے سرِ بطحا
کہ ہر ذرّہ زمیں کا مثلِ خورشیدِ سحر چمکا
ہوائے رحمتِ باری چلی نیّر جو گلشن میں
تو اس خاکسترِ جاں میں محبت کا شرر چمکا

(خورشید بیگ میلوی)

خیر کا سوال اور شر سے پناہ

عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله عليه وسلم انها قالت: كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا عصفت الريح قال: اللهم، انی اسألك خيرها، وخير ما فيها، وخير ما ارسلت به، واعوذبك من شرها، وشرما فيها، وشرما ارسلت به.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب زور کی آندھی آتی تو حضور نبی اکرم ﷺ (یہ دعا) فرماتے: **(اللهم، انی اسألك خيرها، وخير ما فيها، وخير ما ارسلت به، واعوذبك من شرها، وشرما فيها، وشرما ارسلت به)** (اے اللہ! میں تجھ سے اس (بارش) کی خیر کا، جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے، جو اس میں ہے اُس کے شر سے اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اُس سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔'' (اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ۲/۶۱۶، الرقم: (۱۵) ۸۹۹، والترمذی فی السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول

اذا هاجت الريح، ۵/۵۰۲، الرقم: ۳۴۴۹، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا راى السحاب والمطر، ۲/۱۲۸۰، الرقم: ۳۸۸۹)

☆ **عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: الريح من روح الله، فروح الله تاتی بالرحمة وتاتی بالعذاب، فاذا رايتموها فلا تسبوها وسلوا الله خيرها واستعيذوا بالله من شرها.**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آندھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب، سو جب تم اسے دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اُس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' (اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا هاجت الريح، ۴/۳۲۶، الرقم: ۵۰۹۷، وابن ماجه في السنن، كتاب الادب، بالنهي عن سب الريح، ۲/۱۲۲۸، الرقم: ۳۷۲۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۳۰-۲۳۱، الرقم: ۱۰۷۶۵-۱۰۷۶۸)

☆ **عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا راى ناشئا فی افق السماء ترك العمل وان كان فی صلاة، ثم يقول: اللهم، انی اعوذبك من شرها، فان مطر قال: اللهم، صيبا هنيئا.**

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب آسمان کے کنارے سے اَبر اُٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور فرماتے: (اللهم، انی اعوذبك من شرها) (اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔) اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: (اللهم، صيبا هنيئا) (اے اللہ! خوشگوار اور (نفع مند) بارش عطا فرما)۔'' (اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا هاجت الريح، ۴/۳۲۶، الرقم: ۵۰۹۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب مايدعو به الرجل اذا راى السحاب والمطر، ۲/۱۲۸۰)

جتنی محنت میں نے کی اتنا صلہ تو نے دیا — معنی تقدیر کا یہ فلسفہ تو نے دیا
تیرے جلوے دیکھنے کو دل رُبا یہ کائنات — ہاتھ میں میرے بنا کر یہ آئینہ تو نے دیا
ابتلا کی آزمائش میں رجوع تجھ سے کیا — ہر مصیبت کی گھڑی میں آسرا تو نے دیا
تیری رحمت بیکراں دامن ہے میرا کتنا تنگ — میں نے جو مانگا مجھے اس سے سوا تو نے دیا
دم بہ خود تیری عدالت میں کھڑا ہوں اے خدا — ہے سر تسلیم خم جو فیصلہ تو نے دیا
وقت کے سفاک طوفانوں سے گھبرائے ہوئے — ناتواں دل کو ہمیشہ حوصلہ تو نے دیا
جو ملے آزار سب اپنے کیے کی تھی سزا — اور جو سکھ چین کا لمحہ ملا تو نے دیا

(غلام حسن حسنی)

یہ وعید شدید ہے

عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان (عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما) اذا سمع الرعد ترک الحدیث وقال: (و یسبح الرعد بحمدہٖ والملئکۃ من خیفۃ) (الرعد،۱۳:۱۳) ثم یقول: ان ھذا لوعید لا ھل الارض شدید۔

’’حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بھی آسمانی کڑک کی آواز سنتے تو اپنی بات منقطع کردیتے اور فرماتے: (و یسبح الرعد بحمدہٖ والملئکۃ من خیفۃ) ’’(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں یہ اہل زمین کے لئے سخت وعید ہے۔‘‘

و فی روایۃ: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: من سمع صوت الرعد فقال: سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ وھو علی کل شیءٍ قدیر فان اصابتہ صاعقۃ فعلی دیتہ۔

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے آسمانی کڑک کی آواز سنی اور یہ کہا: (سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ وھو علی کل شیءٍ قدیر) ’پاک ہے وہ ذات! (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘ (اِن کلمات کو کہنے کے بعد) پھر اگر اس شخص کو آسمانی بجلی نے نقصان پہنچایا تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے۔‘‘)

جو اسم ذات ہویدا ہوا سر قرطاس
ہوا خیال منور مہک گیا احساس
اُسی کے فکر میں مصروف بربطِ ہستی
اُسی کے ذکر میں مشغول نغمۂ انفاس
اُسی کے اذن سے ہے کاروانِ زیست رواں
اُسی کے حکم پہ غیب وشہود کی ہے اساس
اگر ہیں نعمتیں اس کی شمار سے باہر
تو حکمتیں بھی ہیں اُسی کی ورائے عقل وقیاس
ہے ارتباطِ عناصر اُسی کی قدرت سے
اُسی کے لطف سے قائم ہے اعتدالِ حواس
کیے خلا میں معلق ثوابت وسیّار
بغیرِ چوب کیا خیمۂ فلک کو راس
بسا ہوا وہ رگ وپے میں کائنات کے ہے
کچھ اسطرح سے گلوں میں نہاں ہو جیسے باس
ہر ایک مومن ومنکر کا ہے وہ رزق رساں
ہر ایک بیکس ودرماندہ کا ہے قدر شناس
بڑھائی اس نے زن وآدمی کی یوں توقیر
اُنہیں بنایا گیا ایک دوسرے کا لباس
مجھے شریک کرے کاش ایسے بندوں میں
جنہیں نہ خوف نہ خطر ہے کوئی نہ رنج وہراس

اُٹھا کے ہاتھ اُسی کو پکارتا ہوں میں　　مقام جس کا ہے میری رگِ حیات کے پاس

تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا تا کہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے

عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال: كنا مع عمر بن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه فی سفر فاصابنا رعد وبرق وبرد فقال لنا كعب رضی الله تعالىٰ عنه: من قال حين يسمع الرعد: (ويسبح الرعد بحمدهٖ والملئكة من خيفته) (الرعد، ۱۳:۱۳) ثلاثا عوفی مما يكون فی ذالك الرعد: قال ابن عباس رضی الله عنهما: فقلنا فعوفينا ثم لقيت عمر بن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه فی بعض الطريق فاذا بردة قد اصابت انفه فاثرت بی فقلت: ان كعبا حين سمع الرعدقال لنا: من قال حين يسمع الرعد: (و يسبح الرعد بحمدهٖ والملئكة من خيفته) (الرعد، ۱۳:۱۳) عوفی مما يكون فی ذالك الرعد فقلنا فعوفينا فقال عمر رضی الله تعالىٰ عنه: فهلا اعلمتمونا حتى نقوله .

(ایک روایت میں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہمیں سخت کڑک، بجلی اور اولوں نے آلیا، تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا کہ جس شخص نے آسمانی بجلی کی کڑک کی آواز سن کر یہ آیت تین دفعہ پڑھی: (و يسبح الرعد بحمدهٖ والملئكة من خيفته) ’’(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔‘‘ تو وہ اس آسمانی بجلی کی کڑک میں جو کچھ ہے اس سے عافیت میں رہے گا۔ پھر میں (ایک دن) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے راستے میں کسی جگہ ملا تو کیا دیکھا کہ ایک اولا ان کی ناک کو لگا اور وہاں نشان ڈال دیا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اولہ جو میرے ناک پر لگا ہے اس نے وہاں نشان ڈال دیا ہے تو میں نے عرض کیا: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جب آسمانی کڑک کی آواز سنی تو ہمیں کہا کہ جو شخص آسمانی بجلی کی کڑک سن کر یہ آیت پڑھے: (و يسبح الرعد بحمدهٖ والملئكة من خيفته) ’’(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔‘‘ تو وہ اس (نقصان دہ) چیز سے عافیت میں رہے گا جو اس آسمانی بجلی کی کڑک میں ہے۔ ہم نے یہ پڑھا تھا تو ہم عافیت میں رہے۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تا کہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے (اور اُولے سے محفوظ رہتے)؟ (اخرجه مالك فی الموطا، كتاب الكلام، باب القول اذا سمعت الرعد، ۲/۹۹۲، الرقم: ۱۸۰۱، والبخاری فی الادب المفرد/ ۲۵۲، الرقم: ۷۲۳، وابن ابی شيبة فی المصنف، ۶/۲۷، الرقم: ۲۹۲۱۴، واحمد بن حنبل فی الزهد، ۱/۲۰۱)

کیا یہ خاص کرم اُسنے نوعِ انساں پر　　بنا دیا جو حبیب اپنا غمگسار اناس
حبیب وہ جو بنا کائنات کا نوشاہ　　رسول وہ جو ہوا اس کی شان کا عکاس
حبیب وہ جو محمد بھی ہے تو احمد بھی　　سکھا گیا جو خدائی کو حمد وشکر وسپاس

نبی وہ جس کے لئی مخملِ زمانہ رُکا   نبی وہ جس نے کیا لامکاں میں اجلاس
کتاب اُس پہ اُتاری تو وہ کتاب مبیں   جو نورِ رُشد وہدایت ہے قاطع وسواس
اُسی نے مدحِ رسالتمآب کی خاطر   دیا گداز لب ولہجہ کو زباں کو مٹھاس
کرم ہو شاملِ حال اسکا تو ہے اک نعمت   وگرنہ کرب مسلسل طبیعتِ حساس
پکارتا ہے کوئی میں نہیں ہوں تجھ سے دور   ہجومِ غم میں کسی وقت بھی جو دل ہوا اُداس
تسلیاں مجھے ہر آن کوئی دیتا ہے   نہ کر سکیں گے ہراساں مجھے کبھی غم و یاس
عجیب ذکرِ الٰہی میں ہے اثر تائب   مٹائے زیست کی تلخی بجھائے روح کی پیاس

(حفیظ تائب

☆ **عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال: اللهم، لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا بعذابك، وعافنا قبل ذالك.**

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: **(اللهم، لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا بعذابك، وعافنا قبل ذالك)** (یا اللہ! ہمیں اپنی ناراضگی سے ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہلاک کرنا، اور ہمیں اس سے قبل ہی معاف فرما دینا)۔‘‘ (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا سمع الرعد، ۵/۵۰۳، الرقم: ۳۴۵۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۳۰، الرقم: ۱۰۷۶۳-۱۰۷۶۴، واحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۰۰، الرقم: ۵۷۶۳)

☆ **عن عائشه رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى المطر قال: اللهم، صيبا نافعاً.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: **(اللهم، صيبا نافعاً)** (اے اللہ! ہمیں نفع مند بارش عطا فرما)۔‘‘

(اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب ما يقال اذا امطرت، ۱/۳۴۹، الرقم: ۹۸۵، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء باب القول عند المطر، ۳/۱۶۴، الرقم: ۱۵۲۳)

خالق تے مولا والی تے وارث جہان دا   بندیاں دے دل دے ساریاں بھیتاں نوں جاندا
ہر چیز کائنات دی اوہدا ظہور اے   ہر روشنی چہ اُوس دے جلوے دا نور اے
گلشن دے بوٹے بوٹے دے پتے تے ڈالیاں   پھل کلیاں وس دے اوہدیاں شاناں نرالیاں
سب لوڑ دے نیں اوہنوں کسے دی وی لوڑ نئیں   اوہدے خزانیاں چہ کسے شے دی تھوڑ نئیں
چاہوے تے بادشاہواں نوں دے خاک وچہ رلا   مرضی ہو وے فقیر نوں دے تخت تے بٹھا

اوہنوں سمجھ نہ سکدا کسے دا شعور اے اس ذات کبریا نوں ای سج دا غرور اے
جائز نیں اوہنوں جو وی کرے بے نیازیاں لج پالیاں سخاوتاں بندہ نوازیاں
سوچاں وی ہار گئیاں اوہدا سوچ کے خیال ایتھے ظہوری کون کسے دی اے کیہ مجال

گھر میں آتے جاتے وقت حضور علیہ السلام کون سے کلمات ادا فرماتے

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول: اذا دخل الرجل بیته فذکر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان: لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر الله عند دخوله قال الشیطان: ادرکتم المبیت واذا لم یذکر الله عند طعامه قال: ادرکتم المبیت والعشاء .

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں جائے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے، تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہے نہ ہی کھانے کی، اور جب کوئی شخص گھر جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ تم نے اپنا ٹھکانا پالیا، اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے ٹھکانا اور کھانا دونوں پالئے ہیں۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشرب واحکامها، ٣/١٥٩٨، الرقم: (١٠٣) ٢٠١٨، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ٣/٣٤٦، الرقم: ٣٧٦٥)

☆ عن ابی مالك الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا ولج الرجل بیته فلیقل: اللهم، انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلی الله ربنا توکلنا، ثم لیسلم علی اهله .

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یوں کہے: (**اللهم، انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلی الله ربنا توکلنا**) (اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور بھلائی کے ساتھ باہر نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔) پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول، ٤/٣٢٥، الرقم: ٥٠٩٦، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٢٩٦، الرقم: ٣٤٥٢)

☆ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: ما خرج النبی صلی الله علیه وسلم من بیتی قط الا رفع طرفه الی السماء فقال: اللهم، اعوذبك ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او

اجهل او يجهل علي .

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: (**اللهم، اعوذبك ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجهل او يجهل علي**) (اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کئے جانے، بھٹکنے یا بھکائے جانے، ظلم کرنے یا ظلم کئے جانے اور جاہل بننے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ۳۲۵/۴، الرقم: ۵۰۹۴، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الضلال، ۲۸۵،۲۶۸/۸، الرقم ۵۵۳۹،۵۴۸۶)

☆ **عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بني، اذا دخلت على اهلك فسلم يكن بركة عليك وعلى اهل بيتك .**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو (اہلِ خانہ کو) سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے باعث برکت ہوگا۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم اذا دخل بيته، ۵۹/۵، الرقم: ۲۶۹۸، والطبراني في المعجم الاوسط، ۱۲۴/۶–۱۲۵، الرقم: ۵۹۹۱، وايضاً في المعجم الصغير، ۱۰۰/۲–۱۰۲، الرقم: ۸۵۶)

شان یا رب تری نرالی ہے مرتبہ تیرا سب سے عالی ہے
داغ بیل اس کی تو نے ڈالی ہے تو ہی باغِ جہاں کا مالی ہے
ترے اوصاف کا ٹھکانا کیا تو جمالی ہے تو جلالی ہے
اور کوئی تیرا شریک نہیں تو ہی دونوں جہاں کا والی ہے
جس نے دل سے تری عبادت کی اس نے اپنی مراد پا لی ہے
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود کون سی چیز اس سے خالی ہے
غم نہیں ہے سرور کو کوئی اس نے اب تجھ سے لو لگا لی ہے

(سرور بجنوری)

شیطان کا اس پہ بس نہیں چل سکتا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے تو یہ کلمات ادا کرے: **بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله**

اللہ ہی کے نام سے، میں نے اللہ پہ بھروسہ کیا، اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت تب اس (شخص) کو کہا جاتا ہے تجھے ہدایت و کفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا، پھر شیطان اس سے دور بھاگ جاتا ہے تو دوسرا شیطان پہلے کو کہتا ہے

کیف لك برجل قدهدی و کفی ووقی ۔ اس شخص سے تیرا کیا تعلق جو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (تیرے شر سے) بچالیا گیا (اخرجه ابوداؤد فی السنن ۴/۳۲۵ حدیث رقم: ۵۰۹۵، والترمذی، ۵/۱۵۴، حدیث رقم: ۳۴۸۶، وابن ماجه، ۲/۱۲۷۸، حدیث رقم: ۳۸۸۶، مشکوۃ)

مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ دعا پڑھنے پر غیبی فرشتہ اس سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو نے **بسم اللہ** کی برکت سے ہدایت پائی اور **توکل علی اللہ** کے وسیلہ سے کفایت اور **لا حول** کے واسطہ سے حفاظت تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ خیال رہے کہ اگر چہ ہم فرشتے کا یہ کلام سنتے نہیں مگر جب حضور انور ﷺ کی معرفت ہم تک یہ کلام پہنچ گیا تو اس کا کہنا عبث نہ ہوا لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ جب ہم اس فرشتہ کا یہ کلام سنتے نہیں تو اس کا کہنا بیکار ہے نیز فرشتہ کے اس کلام کا عملی طور پر ظہور بھی ہو جاتا ہے کہ اس بندہ کو یہ تینوں نعمتیں مل جاتی ہیں۔

فرشتے کے اس کہہ دینے پر (کہ تجھے ہدایت و کفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا) اس کا قرین شیطان جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اس سے بھاگ جاتا ہے پھر جب شام کو شیاطین کا سردار ابلیس اس سے دن بھر کی کارکردگی کا امتحان لیتا ہے تو یہ قرین اس بندے کی دعا کا ذکر کر کے افسوس کرتا ہے کہ میں آج اسے بہکا نہ سکا۔ تب ابلیس اس کی تسلی کے لئے کہتا ہے کہ تجھ پر کوئی عتاب نہیں تو معذور تھا وہ بندہ فرشتہ کی امن میں آ چکا تھا اس کی اور شرحیں بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر یہ شرح قوی ہے اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ فرشتہ کی امان میں آ جانا امن و امان کا ذریعہ ہے۔ پھر حضور انور ﷺ کی امان میں آ جانا اس کا کیا کہنا' دوسرے یہ کہ ابلیس فرشتوں اور ان کی امان و حفاظت کو دیکھتا ہے بدر میں ابلیس نے امدادی فرشتوں کو دیکھا تھا اور کہا تھا **انی اری ما لا ترون** تیسرے یہ کہ حضور سے کوئی ناری اور نوری مخلوق چھپی ہوئی نہیں حضور فرشتوں شیاطین کو ملاحظہ بھی فرماتے ہیں اور ان کے کلام بھی سنتے ہیں۔ پھر ہم خاکی مخلوق حضور علیہ السلام سے کیسے چھپ سکتے ہیں۔ (مراۃ)

☆ **عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال يعني اذا خرج من بيته: بسم الله توكلت على الله، لا حول ولا قوة الا بالله، يقال له: كفيت ووقيت، وتنحى عنه الشيطان .**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے: (**بسم الله توكلت على الله، لا حول ولا قوة الا بالله**) (اللہ تعالیٰ کے نام سے (باہر نکلتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی طاقت اسی (کی توفیق) سے ہے۔) تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کر دی گئی، اور تو (شر سے) بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج من بیته، ۵/۴۹۰، الرقم: ۳۴۲۶، وابو اداؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول، ۴/۳۲۵، الرقم: ۵۰۹۵)

☆ **عن اُمّ سلمة رضي الله عنها ان النبی صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج من بيته قال: بسم**

الله تـوكـلـت على الله اللهم، انا نعوذ بك من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او يجهل علينا ۔

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے: **(بسم الله تـوكـلـت على الله اللهم، انا نعوذ بك من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او يـجهل علينا)** (اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ہم لغزش کرنے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کیے جانے، جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں)۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۳۵) منه، ۵/ ۴۹۰، الرقم: ۳۴۲۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۲۶، والرقم: ۹۹۱۵، واحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۳۰۶، الرقم: ۲۶۶۵۸)

ظاہر ہر ایک ذرّہ سے تیری ہی شان ہے — تابع تری خدائی کا کون و مکان ہے
تیرا مقام ارفع و اعلیٰ نشان ہے — اور ذات تری برتر از وہم و گمان ہے
ہے کس کو حوصلہ کہ تیری حمد کر سکے — تیری ثنا کے پھولوں سے دامن کو بھر سکے
ہر چیز کی جہاں میں تجھ سے نمود ہے — تو خالقِ جہات تو ربّ ودود ہے
ابرِ کرم گہے، گہے دریائے جود ہے — تیرے کرم سے سلسلۂ ہست و بود ہے
پنہاں ہر اک نظر سے ہے تو اور عیاں بھی ہے — ہاں ہاں ہمیں بتا کوئی تیرا نشاں بھی ہے
ہے جستجو میں تیری پریشان ہر کوئی — گرداں تیری تلاش میں دنیا کے فلسفی
لیکن کسے نصیب ہوئی تیری آگہی — ہرگز کسی پہ تیری حقیقت نہ کھل سکی

(عبدالرحمٰن قاضی)

بیت الخلاء میں آتے جاتے وقت کون سے کلمات پڑھے جائیں۔

نبی اکرم ﷺ نہ صرف مسجد اور گھر میں آنے جانے کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کے کلمات اپنی پاک زبان سے ادا فرماتے بلکہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت بھی ایسے کلمات ادا فرماتے کہ جن سے شانِ خداوندی کا ظہور ہوتا۔

☆ **عن انس رضي الله تعالىٰ عنه يقول: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل (و في رواية: اذا اراد ان يدخل) الخلاء قال: اللهم، اني اعوذ بك من الخبث والخبائث .**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (اور ایک روایت کے مطابق: جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو کہتے: **(اللهم، اني اعوذ بك من الخبث والخبائث)** (اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، ۱/ ۶۶، الرقم: ۱۴۲، وايضاً في كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، ۵/ ۲۳۳۰، الرقم: ۵۹۶۳،

ومسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء، ۱/۲۸۳-۲۸۴، الرقم: ۳۷۵)

☆ **عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ستر ما بين اعين الجن وعورات بني آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول: بسم الله.**

''حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی آدم میں سے کسی کا بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت (بسم الله) پڑھنا ان کا شرمگاہوں اور جنات کی نگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔''

(اخرجه الترمذی في السنن، كتاب الطهارة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء، ۲/۵۰۳، الرقم: ۶۰۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/۱۰۹، الرقم: ۲۹۷، والبزار في المسند، ۲/۱۲۷، الرقم: ۴۸۴)

☆ **عن زيد بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: ان هذه الحشوش محتضرة فاذا اتی احدكم الخلاء فليقل: اعوذ بالله من الخبث والخبائث.**

''حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیاطین (ناپاک جگہوں پر) حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے: (اعوذ بالله من الخبث والخبائث) (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں ناپاکی اور ناپاک (شیطانوں) سے)۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/۲، الرقم: ۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/۱۰۸، الرقم: ۲۹۶، والنسائی في السنن الكبری، ۶/۲۳، الرقم ۹۹۰۳-۹۹۰۴، واحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۶۹، ۳۷۳، الرقم: ۱۹۳۰۵، ۱۹۳۵۰)

☆ **عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: لا يعجز احدكم اذا دخل مرفقه ان يقول: اللهم، انی اعوذبك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم.**

''حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے بغیر نہ رہے: (اللهم، انی اعوذبك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم) (اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سراپا گندگی، خبیث اور خباست پھیلانے والے شیطان مردود سے)۔'' (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/۱۰۹، الرقم: ۲۹۹، وابن ابی شيبة في المصنف، ۱/۱۱، الرقم: ۳-۴، وايضاً، ۶/۱۱۴، الرقم: ۲۹۹۰۰-۲۹۹۰۳)

☆ **عن عائشة رضی الله عنها قالت: كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: غفرانك.**

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: (غفرانك) (اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، ۱/۱۲، الرقم: ۷، وابو داؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء، ۱/۸، الرقم: ۳۰)

☆ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی ۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یوں دعا کرتے: (الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی) (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ سے تکلیف دور کردی اور مجھے عافیت بخشی)۔'' (ابن ماجه، ۱/۱۱۰، ۳۰۱، ابن ابی شیبه، ۱/۱۲، رقم ۸-۱۳)

صرف اک رب ہے رب کے سوا کون ہے ۔۔۔ دوستو! اور مشکل کشا کون ہے
ذرّے ذرّے میں جلوہ نما کون ہے ۔۔۔ آئینہ گر ہے کون آئینہ نما کون ہے
آگ پانی ہوا کس کی تخلیق ہیں ۔۔۔ ہے جو خلاق ارض و سما کون ہے
کس کے در کے ہیں محتاج شاہ و گدا ۔۔۔ دونوں عالم کا فرمانروا کون ہے
بخش دیں جس نے انساں کو عظمتیں ۔۔۔ دونوں عالم میں اس سے بڑا کون ہے
تذکرہ کس کا ہے راحتِ قلب و جاں ۔۔۔ ماورائے خرد کون تھا کون ہے
چاہتا ہے زیادہ جو ماں باپ سے ۔۔۔ مہرباں ایسا رب کے سوا کون ہے
بے طلب بھر رہا ہے جو دستِ طلب ۔۔۔ کر رہا جو سب کچھ عطا کون ہے
وہ کسی اور سے مانگتے ہی نہیں ۔۔۔ جانتے ہیں جو حاجت روا کون ہے
میں کسی در پہ کیوں جا کے سجدہ کروں ۔۔۔ ہے خبر مجھ کو میرا خدا کون ہے
کس سے اعجاز سب مانگتے ہیں دُعا ۔۔۔ وہ جو سنتا ہے سب کی صدا کون ہے

(اعجاز رحمانی)

نیا لباس پہن کر اللہ کی شان بیان کرنا، بزبان مصطفیٰ ﷺ

عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من لبس ثوبا جدیدا فقال: الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی، واتجمل به فی حیاتی، ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق به، کان فی کنف الله وفی حفظ الله وفی ستر الله حیا ومیتا ۔

''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے: (**الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی**) (اللہ تعالیٰ کی ذات لائقِ ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔) پھر (اگر طاقت رکھے تو) پرانے کپڑے صدقہ کر دے تو وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔''

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۱۰۸)، ۵/۵۵۸، الرقم: ۳۵۶۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب اللباس، باب مایقول الرجل اذا لبس ثوباً جدیدًا، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۷)

☆ **عن ابی سعید رضی اللہ تعالٰی عنه قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة او قمیصا او رداء، ثم یقول: اللهم، لك الحمد انت کسوتنیه، اسألك خیره وخیر ما صنع له، واعوذ بك من شره وشر ما صنع له.**

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر، پھر دعا فرماتے: (**اللهم، لك الحمد انت کسوتنیه، اسألك خیره وخیر ما صنع له، واعوذ بك من شره وشر ما صنع له**) (یا اللہ! تمام حمد و ثناء تیرے لئے ہی ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدًا، ۴/۲۳۹، الرقم: ۱۷۶۷، وایضاً فی الشمائل المحمدیة، ۱/۷۰، الرقم: ۶۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب: (۱)، ۴/۴۱، الرقم: ۴۰۲۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۸۵، الرقم: ۱۰۱۴۱، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۰، الرقم: ۱۱۲۶۶)

عادل ہے مستجیب ہے بے حد حلیم ہے   بندے پہ اپنے سب سے زیادہ رحیم ہے
ہر شے آشنا ہے خبیر و علیم ہے   خالق ہے کائنات کا رب کریم ہے
اے ربِ ذوالجلال! تو سب سے عظیم ہے

واحد ہے تو کہ تیرا کوئی مشترک نہیں   تو پاک ولازوال ہے کچھ اس میں شک نہیں
واقف تیرے رموز سے جبریل تک نہیں   تیرا کلام پاک ' کلامِ کریم ہے
اے ربِ ذوالجلال! تو سب سے عظیم ہے

جلوہ ہر اک شے میں ترا آشکار ہے   رازق ہے تو ہر ایک کا پروردگار ہے
محتاج تیرے سب ہیں تو بااختیار ہے   حاجت روا ہے تو ہی غفور و رحیم ہے

اے رب ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے
مولا ہے دو جہاں کا بندہ نواز ہے ہر شے تیری رہین ہے تو بے نیاز ہے
مالک ہے ہست و بود کا' تو کارساز ہے واحد ہمارے بخت کا تو ہی قسیم ہے
اے رب ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے
ہم ذکر تیرے نام کا صبح و مسا کریں جی چاہتا ہے سجدے پہ سجدہ کیا کریں
کس طرح شکر ہم مولا ادا کریں قلبِ جمیلؔ میں تو ہمیشہ مقیم ہے
اے رب ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے

(جمیلؔ عظیم)

پہلے پچھلے گناہ معاف

☆ **عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من لبس ثوبا فقال: الحمد للہ الذی کسانی هذا الثوب ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة، غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر.**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: **(الحمد للہ الذی کسانی هذا الثوب ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة)** (تمام تعریفات اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے، پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب: (۱)، ۴/۴۲، الرقم: ۴۰۲۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، ۲/۱۰۹۳، الرقم: ۳۲۸۵، والدارمی فی السنن، ۲/۳۷۸، الرقم: ۲۶۹۰، وابو یعلی فی المسند، ۳/۶۲، الرقم: ۱۴۸۸)

☆ **عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رای علی عمر قمیصا ابیض فقال: ثوبك هذا غسیل ام جدید؟ قال: لا بل غسیل۔ قال: البس جدیدًا، وعش حمیدًا، ومت شهیدًا۔ وزاد احمد وعبد الرزاق: اظنه قال: ویرزقك اللہ قرة عین فی الدنیا والآخرة.**

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفید (اُجلی) قمیص میں دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! نیا) نہیں ہے بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **(البس جدیدًا، وعش حمیدًا، ومت شهیدًا)** (نیا کپڑا پہنو، اچھی زندگی گزارو، اور شہادت کی موت عطا ہو)۔''

اور امام احمد اور عبد الرزاق نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) یہ بھی فرمایا: (و یرزقك الله قر ة عین فی الدنیا والآخرة) (اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے)۔"

(اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوبا جدیدًا، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۸۵، الرقم: ۱۰۱۴۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۸۸، الرقم: ۵۶۲۰، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۱/۲۲۳، الرقم: ۲۰۳۸۲، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۳۲۰، الرقم: ۶۸۹۷)

کیسے کیسے انعامات ہیں جو معمولی معمولی کاموں پہ زبان مصطفوی سے ہمیں عطا ہوئے اس پر ہم اپنے آقا علیہ السلام کی تعریف کرکے آپ کا شکریہ ادا نہ کریں تو کیا کریں جبکہ عام بندے کے بارے میں ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ حضور تو پھر محبوب خدا ہیں۔

خدا کی غایت اُولیٰ محمد　　بنائے دو جہاں کھقا محمد
محمد خاص مسجودِ ملائک　　محمد قبلہ وکعبہ محمد
محمد انتہائے ہر بلندی　　ازل سے ارفع واعلیٰ محمد
یہی مطلوب کل مقصودِ کل ہے　　خدائے ہر دو عالم یا محمد
کنارہ ہی نہیں ملتا ہے جس کا　　وہی قلزم وہی دریا محمد
محمد رونق باغ رسالت　　گل زیبا گل رعنا محمد
مثال خود خواب نہ دارند　　کہ اندر دو جہاں یکتا محمد
جہاں کے شاہ سب ان کے گدا ہیں　　شہ خوباں سہ بطحا محمد
محمد وحدت وکثرت کی تفسیر　　کہیں بندہ کہیں مولا محمد
محمد روح کل جانِ مدینہ　　مکیں گنبد خضرا محمد
محمد احمد ومحمود وحامد　　مکمل شرح کل اسما محمد
غلام اُن کا ہوں میں ان کا گدا ہوں　　مرے آقا مرے مولا محمد
انہی پر ناز مجھ کو دو جہاں میں　　میرے ملجا مرے ماوا محمد
نظر آیا نہ انور کوئی ان سا　　مجسم نور بے سایہ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم)

نیا چاند دیکھنے کی دعا

عن طلحة بن عبيد الله رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا رای الهلال قال: اللّٰهم، اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربی وربك الله .

و فی رواية : عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا رای الهلال قال: الله اكبر، اللّٰهم، اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والتوفيق لما يحب ربنا ويرضی، ربنا وربك الله .

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللهُ'' (اے میرے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن وامان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے)۔''

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ، اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللهُ'' (اللہ اکبر، اے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کا ذریعہ بنا جس پر ہمارا ربّ راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا ربّ اللہ ہی ہے)۔''

أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیۃ الہلال، ۵/۵۰۴، الرقم: ۳۴۵۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۶۲، الرقم: ۱۳۹۷، والدارمی فی السنن، ۲/۷، الرقم: ۱۶۸۷، وأبو یعلی فی المسند ۲/۲۵-۲۶، الرقم: ۶۶۱-۶۶۲۔

انبیاء نے بھی دیا درس آپ کی تقلید کا   سنگ ریزوں نے بھرا دم آپ کی تائید کا
آپ ہی کو حق نے بخشا ہے شرف تجدید کا   حل نہ کوئی کر سکا یوں فلسفہ توحید کا
گرچہ دنیا میں ہزاروں نکتہ ور پیدا ہوئے

تعریف اس خدا کی جو ایک مہینے کو لے گیا اور دوسرے کو لے آیا

عن قتادة رضی الله عنه انه بلغه ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا رای الهلال قال: هلال خير ورشد، هلال خير ورشد، هلال خير ورشد، آمنت بالذی خلقك ثلاث مرات، ثم يقول: الحمد لله الذی ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا .

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ'' (بھلائی

اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں (اے چاند!) جس نے تجھے پیدا کیا) پھر فرماتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا'' (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس (نئے) مہینے کو لے آیا)۔''

اس حدیث کو امام ابوداود، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

أخرجه أبوداود في السنن، كتاب لأدب، باب مايقول الرجل اذا رأى الهلال، ۴/ ۳۲۴، الرقم: ۵۰۹۲، وأيضا في المراسيل، ۱/ ۳۵۵، الرقم: ۵۲۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۴/ ۱۶۹، الرقم: ۷۳۵۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/ ۳۴۳، الرقم: ۹۷۳۷،

☆ **عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: الله اكبر، الحمد لله، لا حول ولا قوة الا بالله، اللّٰهم انى اسألك خير هذا الشهر، واعوذبك من شر القدر، ومن سوء الحشر.**

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ'' (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے شر اور حشر کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔''

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۲۹، الرقم: ۲۲۸۴۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/ ۳۴۲، الرقم: ۹۷۲۷، وأيضا، ۶/ ۹۴، الرقم: ۲۹۷۴۴، والربيع في المسند، ۱/ ۱۹۹، الرقم: ۴۹۲،

عرش کرسی آسماں شمس وقمر پیدا ہوئے حور وغلمان وملک، جن وبشر پیدا ہوئے
روز وشب پیدا ہوئے شام وسحر پیدا ہوئے جنت وکوثر بنے نخل وحجر پیدا ہوئے
آپ کے صدقے میں جملہ بحر وبر پیدا ہوئے

نئے مہینے کی خیر وفتح، نصرت ونور کا سوال

عن علي رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اللّٰهم انى اسألك خير هذا الشهر، فتحه ونصره ونوره ونعوذ بك من شر ما بعده.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَ نُوْرَهُ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ'' (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر، فتح، نصرت اور نور کا سوال کرتا ہوں اور ہم اس کے بعد (آنے) والے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔''

وفي رواية: عن علي رضي الله عنه انه كان يقول اذا رأى الهلال: اللّٰهم، انى اسألك خير هذا الشهر، فتحه ونصره وبركته وطهوره ورزقه ونوره.

’’اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے: ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الشَّھْرِ، فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَ طَهُوْرَهٗ وَرِزْقَهٗ وَنُوْرَهٗ‘‘ (اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر، فتح، نصرت، برکت، طہارت، رزق اور نور کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

أخرجه الطبرانی فی الدعاء، ۱/۲۸۳، ۲۸۴، الرقم: ۹۰۹، ۹۱۰

☆ **عن انس رضی اللہ عنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا نظر الی الهلال قال: اللّٰھم اجعله هلال یمن ورشد ۔ وامنت باللہ الذی خلقك فعدلك فتبارك اللہ احسن الخالقین ۔**

(وقال الهیثمی: وفیه احمد بن عیسی اللخمی ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نیا) چاند دیکھتے تو فرماتے: ’’اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ یُمْنٍ وَ رُشْدٍ ۔ وَ اٰمَنْتُ بِاللہِ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ فَتَبَارَکَ اللہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ‘‘ (اے اللہ! اس چاند کو برکت والا اور رشد و ہدایت والا بنا اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جس نے (اے چاند!) تجھے بھی پیدا کیا اور متناسب بنایا، پھر (اس) اللہ نے بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ لخمی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

أخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة/ ۵۹۷، الرقم: ۶۴۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/ ۱۰۱، الرقم: ۳۱۱، وابن عدی فی الکامل، ۳/ ۲۲۲، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۳۹، والمناوی فی فیض القدیر، ۵/ ۱۶۵-

جب کیا دعویٰ نبوت کا شہ ابرار نے حجت اعجاز بنی پیش کی کفار نے
نور ایماں ان کو بخشا احمد مختار نے کر دیئے سوکھے شجر پل میں ہرے سرکار نے
شاخیں پھوٹیں اور شاخوں میں ثمر پیدا ہوئے

امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور رضائے رحمٰن کا سوال

عن عبد اللہ بن هشام رضی اللہ عنهما قال: کان اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم یتعلمون هذا الدعاء اذا دخلت السنة او الشهر: اللّٰھم ادخله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام ورضوان من الرحمان وجواز من الشیطان ۔

و قال العسقلانی: وهذا موقوف علی شرط الصحیح، وقال الهیثمی: واسناده حسن ۔

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سال یا مہینے کے شروع ہونے کے لئے یہ دعا سیکھتے: ’’اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَرِضْوَانٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَ جَوَازٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ‘‘ (اے اللہ اس مہینے کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام،

رحمٰن کی رضا اور شیطان سے چھٹکارے کے ساتھ شروع فرما)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حدیث کی شرط پر موقوف ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۶/ ۲۲۱، الرقم: ۶۲۴۱، والعسقلانی فی الاصابة، ۴/ ۲۵۵، الرقم: ۵۰۱۰، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۳۹

وفی رواية: عن عثمان بن ابی العاتكة عن شيخ من اشيخهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اللّٰهم، ادخله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والسكينة والعافية والرزق الحسن.

''اور ایک روایت میں حضرت عثمان بن ابی عاتکہ اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے: ''**اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ**' '(اے اللہ! اس ماہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون، عافیت اور رزق حسن کے ساتھ شروع فرما)۔'' حوالہ اگلی روایت کے بعد آئے گا۔

بتاؤ مہر منور میں نور کس کا ہے   میانِ انجم تاباں ظہور کس کا ہے
یہ تجھ میں اے دلِ شاعر سرور کس کا ہے   دماغ فلسفی تجھ میں شعور کس کا ہے
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

وہی ہے رعد میں بجلی میں اور بادل میں   اسی کے دم سے ہے منگل ہر ایک جنگل میں
اسی کی بو ہے گلوں میں اسی کا رس پھل میں   اسی کی نکہت تر ہے صبا کے آنچل میں
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

ہر ایک برگِ چمن اس کا ہے پتہ دیتا   جو گل سے پوچھو تو وہ بھی مسکرا دیتا
ہر ایک سرو جو انگلی ہے یوں اٹھا دیتا   نشان اس کا ہمیں ہے یہ برملا دیتا
یہ سارے جلوہ ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

چمن میں دشت میں وادی میں کوہ وصحرا میں   کہر میں اولے میں شبنم میں ابر ودریا میں
شرر میں شعلے میں آتش میں برق سینا میں   شمیم گل میں نسیم مسرت افزا میں
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

اسی کے جلوے ہیں سارے جو چشم بینا ہو   تمام ذرّے ہیں تاباں جو چشم بینا ہو
وہ روبرو ہے ہمارے جو چشم بینا ہو   بشر زباں سے پکارے جو چشم بینا ہو
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

اے اللہ اس مہینے کو ہمارے لئے بابرکت بنادے

و فی روایة: عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ قال: سألت ھشام بن حسان ای شیء کان الحسن یقول اذا رأی الھلال؟ قال: کان یقول: اللّٰھم، اجعلہ شھر برکة ونور وأجر ومعافاة، اللّٰھم انک قاسم بین عبادک فیہ خیرا فاقسم لنا فیہ من خیر کما قسمت فیہ بین عبادک الصالحین ۔

''اور ایک روایت میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے پوچھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب چاند کو دیکھتے تھے تو کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یوں کہا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَّنُوْرٍ وَّاَجْرٍ وَّمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ۔'' (اے اللہ! اس ماہ کو (ہمارے لئے) برکت، نور اجر اور بخشش کا ماہ بنا، اے اللہ! تو اس ماہ میں اپنے بندوں کے لئے خیر تقسیم فرمانے والا ہے، تو اس میں ہمارے لئے بھی خیر کی خیرات رکھ دے جیسا کہ تو نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے رکھی)۔''

أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، باب ما قالوا في الھلال يرى ما يقال، ۲/ ۳۴۲، الرقم: ۹۷۳۳، وأيضا، ۶/ ۹۵، الرقم: ۲۹۷۵۰، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/ ۴۶۶، الرقم: ۸۷۷۔

پشت ابراہیم میں تھا نور ختم المرسلیں بن گئی گلزار جنت وہ فضائے آتشیں
امتی ان کا کوئی دوزخ میں جا سکتا نہیں وہ شفیع المذنبیں وہ رحمۃ للعالمیں
سرد کرنے کے لئے نار سقر پیدا ہوئے

اللہ تعالیٰ سے ہدایت، عافیت ورزق وغیرہ کا سوال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى (اخرجہ مسلم فی صحیحہ ۴/ ۲۰۸۷، مشکوٰۃ)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔

نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم، تاجدار عرب وعجم احمد مصطفیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں جن اذکار سے شفا طلب کی اور لوگوں کو اس کی تلقین کی ان کا ذکر کیا جارہا ہے کیونکہ اس بحث کا عنوان بھی شان خدا بزبانِ مصطفیٰ ہی ہے۔

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر ہر چیز کو تخلیق کیا یار کی خاطر
ہر بات سے تنقید کا پہلو نہ نکالو محبوب تو ہوتے ہیں فقط پیار کی خاطر

صلی اللہ علی النبی الامی والہ وسلم

صلوۃً وسلامًا علیک یا رسول اللہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی وَسَدِّدْنِی ۔ اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے ٹھیک رکھ۔

اور فرمایا! ہدایت سے راستہ کی ہدایت کا خیال کرنا اور درستی سے تیر جیسی درستی مراد لینا۔

(مسلم شریف ۴/ ۲۰۹۰، نمبر ۷۸۔ ۲۷۲۵۔ مشکوۃ)

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو حضور علیہ السلام اس کو نماز سکھاتے اور پھر فرماتے ان الفاظ سے دعا مانگا کر: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ** اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے روزی عطا کر۔

(مسلم شریف، ۴/ ۲۰۷۳ حدیث رقم: ۳۵، ۲۶۹۷۔ مشکوۃ شریف)

تیری شان ہی تو نیاز ہے تیرا ذکر ہی تو نماز ہے
تیری شان جل جلالہ بڑی سہل ہے تیری بندگی
کبھی تیرے حسن قبول کو کبھی مست دیکھ کے پھول کو
تیری شان جل جلالہ یہی کہہ رہی ہے کلی کلی
تو ہی خود عیاں تو ہی خود نہاں تو ہی خود نشاں تو ہی بے نشاں
تیری شان جل جلالہ تو ہی رب بھی راہبر وراہنما
تیری چشم بندہ نواز سے نہیں راز میرا چھپا ہوا
تیری شان جل جلالہ جو تیری خوشی وہ میری خوشی

کلامِ الٰہی سے شفا کا حصول

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان ینفث علی نفسه فی المرض الذی مات فیه بالمعوذات فلما ثقل کنت انفث ۔علیه بهن، وامسح بید نفسه لبرکتها ۔ فسالت الزهری: کیف ینفث؟ قال: کان ینفث علی یدیه، ثم یمسح بهما وجهه ۔

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرضِ وصال میں معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے، اور جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (اپنا) دستِ اقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم اقدس) پر پھیرا کرتی۔ میں (امام معمر) نے (امام ابن شہاب) الزہری سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔‘‘ (بخاری شریف، ۵//۲۱۶۵، نمبر ۵۴۰۳، مسلم شریف، ۴/ ۱۷۲۳، نمبر ۲۱۹۲)

☆ **عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مرض احد من**

اهله، نفث علیه بالمعو ذات فلما مرض مرضه الذی مات فیه ۔ جعلت انفث علیه وامسحه بید نفسه ۔ لانها کانت اعظم برکة من یدی (متفق علیه واللفظ لمسلم)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر دم فرماتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر (معوذات سے) دم کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر پھیرتی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت تھی۔“

اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ۴/۱۹۱۶، الرقم: ۴۷۲۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ۴/۱۷۲۳، الرقم: ۲۱۹۲)

الٰہ العالمیں مجھ غم زدہ کی التجا سن لے
خداوندا مرے ٹوٹے ہوئے دل کی صدا سن لے
بہت دن سے مرے چاروں طرف غم کا اندھیرا ہے
مری ٹوٹی ہوئی کشتی کو طوفانوں نے گھیرا ہے
بہت مجبور ہوں بیکس ہوں دنیا کا ستایا ہوں
نبی کے واسطے سے آج یہ فریاد لایا ہوں
الٰہی تو نے ڈالی ہیں جو ذمہ داریاں مجھ پر
اٹھانے کی بھی طاقت دے کرم کر مہرباں مجھ پر
پکارا ہے تجھے میں نے مدد اے میرے مولا کر
طلب کرتا ہوں تیرا فضل دونوں ہاتھ پھیلا کر
یہ تنگی دور کر یا رب فراوانی عطا کر دے
جو میری مشکلیں ہیں ان کو آسانی عطا کر دے
ترا فرمان ہے ایسا نہ ہو مایوس رحمت سے
مری بگڑی ہوئی قسمت بنا دے اپنی قدرت سے
شہنشاہِ دو عالم سید ابرار کا صدقہ
ابوبکر و عمر عثماں علی ان چار کا صدقہ
الٰہی خاندانِ سرورِ لولاک کا صدقہ
تصدق پنجتن کا اہل بیت پاک کا صدقہ
مرے اللہ اصحاب رسول اللہ کا صدقہ
الٰہ العالمیں مردانِ حق آگاہ کا صدقہ
علی کا، فاطمہ کا، ان کے نورِ عین کا صدقہ
شہیدانِ عظیم الشان کا حسنین کا صدقہ
جو تیرے اولیائے پاک ہیں ان کے وسیلے سے
الٰہی کھول دے میرے لئے رحمت کے دروازے
الٰہی میرے دامن کو تو اپنے فضل سے بھر دے
ترا محتاج ہوں تو اپنی قدرت سے غنی کر دے
الٰہی پھول میرے باغ کے محرومِ خوشبو ہیں
بنیں موتی خوشی کے جو مری آنکھوں میں آنسو ہیں
مری عسرت کو عشرت میں بدل دے مہربانی سے
بجھا دے پیاس میری یا خدا رحمت کے پانی سے
الٰہ العالمیں تو سن رہا ہے التجا میری
قبول اپنی کریمی کے عوض کر لے دعا میری

مٹی اور لعاب سے شفا

عن عائشة رضی الله عنها قالت: كان النبی صلی الله عليه وسلم يقول فی الرقية: تربة ارضنا، وريقة بعضنا، يشفی سقيمنا، باذن ربنا

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت (یہ الفاظ) فرمایا کرتے تھے: ’’تُرْبَةُ اَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفٰی سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا‘‘ (ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے (بابرکت) لعاب دہن سے، ہمارے پروردگار کے حکم سے، ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے)۔‘‘

(أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الطب، باب رقية النبی صلی الله عليه وسلم، ۵/ ۲۱۶۸، الرقم: ۵۴۱۴، ومسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، ۴/ ۱۷۲۴، الرقم: ۲۱۹۴)

☆ **عن عائشة رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اشتكی منا انسان مسحه بيمينه ثم قال: اذهب الباس، رب الناس، واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما. متفق عليه واللفظ لمسلم.**

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر (یہ کلمات ادا) فرماتے: (اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا) (اے انسانوں کے پروردگار! تکلیفوں کو دور کر دے، شفا عطا فرما دے، بے شک تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل ختم کر دے)‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الطب، باب رقية النبی صلی الله عليه وسلم، ۵/ ۲۱۶۸، الرقم: ۵۴۱۱، ومسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ۴/ ۱۷۲۱، الرقم: ۲۱۹۱

خالقِ روز گار بھی تو ہے سب کا پروردگار بھی تو ہے
تو ہی کرتا ہے لطف کی بارش رحمتِ بے شمار بھی تو ہے
تو ہی ہے باعثِ سکونِ نظر جان و دِل کا قرار بھی تو ہے
تو ہی شام وسحر کی رعنائی زینتِ لالہ زار بھی تو ہے
کیوں مجھے مشکلات کا غم ہو جب مرا غم گسار بھی تو ہے
کس کو معلوم ہے مرے دل کا راز تو' راز دار بھی تو ہے
بالیقیں تو ہی ابتدا ٹھہرا بے گمان تو ہی انتہا ٹھہرا

مقبول شارب

درد والی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر دم کرنا

عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ، انہ شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ منذ اسلم، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ضع یدك علی الذی تألم من جسدك وقل: باسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات: اعوذ باللہ وقدرتہ من شرما اجد واحاذر

''حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اپنی تکلیف بیان کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ اور سات بار (یہ کلمات) کہو: اَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت کی اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (ڈرانے والا) پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔''

ہر وقت ہو اللہ ہو ہر آن ہو اللہ ہو   یوں ذکر کرو اپنی پہچان ہو اللہ ہو
آقا کے رہا لب پر یہ ذکر پیارا ہے   یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
ہر غم کی دوا یہ ہے ہر دکھ کی شفا یہ ہے   رحمت کی گھٹا یہ ہے نبیوں نے کہا یہ ہے
سب درد کے ماروں کا یہ ذکر سہارا ہے   یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
صحراؤں میں اللہ ہو گلشن میں ہے اللہ ہو   مومن کے لبوں پر بھی اور من میں ہے اللہ ہو
ترا ذکر رہے جاری یہی ذکر کنارا ہے   یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
اشجار کا ذکر یہی احجار کا ذکر یہی   پھولوں کا ہے ذکر یہی مہکار کا ذکر یہی
یہ ذکر عطا کرتا انوار کا دھارا ہے   یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
مطلوب ہو ذکر یہی محبوب ہو ذکر یہی   مرغوب ہو ذکر یہی مقصود ہو ذکر یہی
اس ذکر نے ذاکر کا ہر کام سنوارا ہے
یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم

بابرکت کلمات کے ساتھ اپنے آپ کو دم کرنا

ولفظ الترمذی وابو داؤد: قال: اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبی وجع قد کان یھلکنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : امسح بیمینك سبع مرات وقل: اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد ۔ قال: ففعلت فاذھب اللہ ما کان بی فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم ۔

امام ترمذی اور ابو داؤد نے یہ الفاظ بیان فرمائے: ''حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کئے جا رہا تھا۔ حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: ''اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهٖ وَ سُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ'' (میں اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو درد فوراً رفع ہو گیا اور اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اسی بات کا حکم دیتا ہوں۔''

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ۴/ ۱۷۲۸، الرقم: ۲۲۰۲، والترمذي في السنن، كتاب الطب باب ۲۹، ۴/ ۴۰۸، الرقم: ۲۰۸

ہر دل میں اس کی آرزو سبحانہ سبحانہ
ہر لب پہ اس کی ہے گفتگو سبحانہ سبحانہ
سارا نظام جسم و جاں ہے حکم سے اس کے رواں
بھرتا ہے رگ رگ میں لہو سبحانہ سبحانہ
ہر رنگ ہر آہنگ میں تارے میں پھول میں سنگ میں
جلوہ اسی کا ہے ہو بہو سبحانہ سبحانہ
ہر بہتری دیتا ہے وہ غم میں خوشی دیتا ہے وہ
سب چاک کرتا ہے رفو سبحانہ سبحانہ
جائے اماں ہے اس کا گھر عاصی کی ڈھارس اس کا در
فرمان ولا تقنطوا سبحانہ سبحانہ
دیکھ اس کی قدرت کے نشاں ہر شی سے ہوتے ہیں عیاں
نازش یہی رکھ ورد تو سبحانہ سبحانہ

(محمد حنیف نازش قادری)

جبرئیل علیہ السلام کا حضور علیہ السلام کو دم کرنا

عن ابی سعید رضی الله عنه ان جبريل اتى النبی صلی الله علیه وسلم فقال: يا محمد، اشتكيت؟ فقال: نعم، قال: باسم الله ارقيك من كل شیء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد . الله يشفيك باسم الله ارقيك .

(رواه مسلم والترمذی وابن ماجه والنسائی واحمد . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين)

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: ''بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ'' (اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر ایذاء اور تکلیف دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں)۔''

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

و فی روایة: عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت: کان اذا اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم رقاه جبریل قال: باسم الله یبریك ومن کل داء یشفیك ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

''اور ایک روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: ''بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِىْ عَيْنٍ'' (اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفاء عطا کرے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا)۔''

تیری ذات عقل سے ماورا تری شان جل جلالہ — تیرے نام پر دو جہاں فدا تری شان جل جلالہ
ترا نور شمس و قمر میں ہے تو سدا دلوں کے نگر میں ہے — ہے ہر ایک شخص ترا گدا تری شان جل جلالہ
تو ورائے عقل و شعور بھی تو ہے پاس بھی تو ہے دور بھی — تو ہی ابتدا تو ہی انتہا تری شان جل جلالہ
ترا ذکر دل کا قرار ہے تری یاد روح بہار ہے — تو ہی بزم دہر کا مدعا تری شان جل جلالہ
تری رحمتیں تری بخششیں دو جہاں یہ تیری عنایتیں — ہیں یہی ہر ایک کا آسرا تری شان جل جلالہ
وہ جو غمزدوں کو پناہ دے جو مصیبتوں میں امان دے — وہ کرم ترا وہ تری عطا تری شان جل جلالہ
مجھے گردشوں نے جو آلیا، میں بس ایک پل میں ہوا رہا — جو زباں نے کہہ دیا یا خدا تری شان جل جلالہ
تو علیم ہے تو خبیر ہے تو قدیر ہے تو بصیر ہے — تو رضا کی فکر سے آشنا تری شان جل جلالہ

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

حاسدوں کے حسد سے بچنے کا دم

و فی روایة: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: جاء النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی فقال لی: الا ارقیك برقیة جاء نی بها جبرائیل قلت: بابی وامی بلی یا رسول الله، قال: بسم الله ارقیك والله یشفیك من کل داء فیك، ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسدا اذا حسد. ثلاث مرات.

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا پڑھ کر دم نہ کروں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس

لائے ہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ دم فرمایا: ’’بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ، وَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ‘‘ (اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دلائے جو تجھ میں ہے اور تجھے شفاء دے گانٹھوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے)۔‘‘

أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی، ۴/۱۷۱۸، الرقم: ۲۱۸۶_۲۱۸۵، والترمذی فی السنن، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی التعوذ للمریض، ۳/۳۰۳، الرقم: ۹۷۲، وابن ماجہ فی السنن، کتاب الطب، باب ماعوذ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما عوذ بہ، ۲/۱۱۶۴، الرقم: ۳۵۲۳_۳۵۲۴۔

سارے جہاں کے مالک سارے جہاں کے والی　　تیری ہی ذات افضل تیری ہے شان عالی
تو نے لگائے سارے پھل پھول اور پودے　　دنیا کے باغ کا ہے تو ابتداء سے والی
تو دو جہاں کا آقا تو دو جہاں کا مولیٰ　　کوئی بھی تیرے در سے آتا نہیں ہے خالی
تو نے بنایا عالم تو نے بسایا عالم　　کرتی ہے ذکر تیرا گلشن کی ڈالی ڈالی
یا رب ہماری تجھ سے اتنی ہی آرزو ہے
جائیں نہ تیرے در سے خالی تیرے سوالی

عرشِ عظیم کے رب سے شفا کا سوال کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: ما من عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات: اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اور سات باریوں کہے: ’’اَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ‘‘ (میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔) تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔‘‘

رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی والبخاری فی الادب. وقال الترمذی: ھذا حدیث حسن، وقال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری.

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور بخاری نے الادب المفرد، میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

أخرجہ الترمذی فی الصحیح، کتاب الطب، باب: (۳۲)، ۴/۴۱۰، الرقم: ۲۰۸۳، وأبو داود فی السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ،

۳/ ۱۸۷، الرقم: ۳۱۰۶

ذرّوں کو مہ و مہر بنایا تو نے   صحرا کو بہشتوں سے سجایا تو نے
معراج میں اور جلوہ نما جسم کے ساتھ   محبوب کو تا عرش بلایا تو نے
بے مانگے مجھے نورِ مجسم بخشا   اور نور کا خود رکھ لیا سایہ تو نے
رحمت کا بھرم اس سے زیادہ کیا ہو   مجھ سے مری لغزش کو چھپایا تو نے
کچھ مہرِ منور ہی کی تخصیص نہیں   مٹی کا مقدر بھی جگایا تو نے

شاہ انصار الٰہ آبادی

شفایابی یقینی ہے

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من اشتکی منکم شیئا او اشتکاه اخ له فلیقل: ربنا الله الذی فی السماء تقدس اسمك امرك فی السماء والارض کما رحمتك فی السماء فاجعل رحمتك فی الارض اغفرلنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك علی هذا الوجع . فیبرأ

و قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد .

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو (وہ یوں) کہے: ”رَبُّنَا اللهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَ شِفَاءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ“ (ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ویسی ہی زمین میں بھی عطا فرما، ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاء میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما (تا کہ یہ تندرست ہو جائے۔) تو وہ شخص شفایاب ہو جائے گا۔“

(أخرجہ ابو داود فی السنن، کتاب الطب، باب کیف الرقی، ۴/ ۱۲، الرقم: ۳۸۹۲، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/ ۲۵۶۔۲۵۷، الرقم: ۱۰۸۷۴-۱۰۸۷۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/ ۲۰، الرقم: ۲۴۰۰۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۲۴۳، الرقم: ۷۵۱۲۔)

تو ہی معبود برحق ہے تیری ساری خدائی ہے   ہمیشہ سے ہمیشہ تک تیری فرمانروائی ہے
حقیقت میں حقیقی ہے تو ہی خالق تو ہی رزاق   فقط ارشاد ”کن“ سے تو نے یہ ساری دنیا بنائی ہے
زمانوں سے مکانوں سے منزہ ذات ہے لیکن   ہر اک ذرّے میں تیرے نور کی جلوہ نمائی ہے

زمیں کو تو نے زینت دی گلوں سے لالہ زاروں سے   ردائے آسماں سورج سے تاروں سے سجائی ہے
جلالی وجمالی سب مظاہر تجھ سے قائم ہیں   ترے اوصاف کی ہر نقش دل میں دلربائی ہے
جسے چاہے تو عزت دے جسے چاہے تو ذلت دے   ترے در پہ دو عالم نے سدا گردن جھکائی ہے
ہے اعلیٰ سے تو ہی اعلیٰ اور اونچوں سے تو ہی اونچا   بڑوں سے بھی بڑا تو ہے تری سب پر بڑائی ہے
خبیر وعالم وشاہد مکان ولامکاں میں تو   تیری ہی ذات اقدس سے جہاں کی خوشنمائی ہے
مناجات ودعا میں ذکر وفکر وحمد سے یا رب   تیرے در تک تیری توفیق سے ملتی رسائی ہے
طفیل مصطفیٰ بخشش ملے اس یوسفی کو بھی   دہائی ہے ترے اسم گرامی کی دہائی ہے

(صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی)

التعویذات

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقول: بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار .

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کی تعلیم فرماتے: ”بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ “ (اللہ تعالیٰ بڑائی والے کے نام سے، ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے عظمت والے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں)۔“ رواه الترمذي وابن ماجه وعبد الرزاق وابن ابي شيبة ۔ وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب: (۲۶)، ۴/ ۴۰۵، الرقم: ۲۰۷۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما يعوذ به من الحمى، ۲/ ۱۱۶۵، الرقم: ۳۵۲۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۰۰، الرقم: ۲۷۲۹

اس کو تعویذ دو

عن سهل بن حنيف رضي الله عنه يقول: مررنا بسيل فد خلت فاغتسلت فيه فخرجت محموما فنمى ذالك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: مروا ابا ثابت يتعوذ قالت (أي الرباب جدة عثمان بن حكيم): فقلت: يا سيدى والرقى صالحة فقال: لا رقية الا في نفس او حمة او لدغة ۔ قال ابو داؤد: الحمة من الحيات وما يلسع ۔

و قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ۔

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں اتر کر نہا لیا۔ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ (صحابی حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرنے والی تابعیہ حضرت رباب بیان کرتی ہیں کہ) میں نے (حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: میرے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دم صرف نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا ہوتا ہے۔'' (امام ابو داؤد نے فرمایا: الحمۃ سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹنا)۔''

(أخرجہ أبو داود فی السنن، کتاب الطب، باب ما جاء فی الرقی، ۴/ ۱۱، الرقم: ۳۸۸۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/ ۷۲، ۲۵۶، الرقم: ۱۰۰۸۶، ۱۰۸۷۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۴۵۸، الرقم: ۸۲۷۰)

ذکر اللہ کا جو گھر میں ہے   روشنی دیر سے نظر میں ہے
پار تو ہی اسے لگائے گا   جو سفینہ مرا بھنور میں ہے
تیرے ہی نام کا ہے یہ موتی   جو بھی آنسو کہ چشم تر میں ہے
اے خدا منزلوں پہ پہنچانا   کارواں دل کا رہگزر میں ہے
عمر کٹ جائے تری اطاعت میں   یہی سودا ہمارے سر میں ہے
کوئی دیکھے تو چشم ساگر سے   اک تعلق جو بحر و بر میں ہے

ندیم ساگر

ایک تعویذ مبارک جو حضور علیہ السلام کو پہنایا گیا

اس تعویذ مبارک کو مختلف ائمہ و محدثین نے اپنی اپنی کتب میں معمولی لفظی فرق کے ساتھ نقل کیا ہے اور ساتھ ایک روایت بیان کی ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ تعویذ مبارک بہ طور آقا و مولا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کے نقل کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب سیدۃ النساء آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوئے تو سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں کچھ فرشتے نظر آئے۔ انہوں نے سیدہ طاہرہ آمنہ علیہا السلام سے عرض کیا:

آپ کو ساری کائنات میں سے افضل ترین ہستی کا حمل ہے جب آپ ان کو جنیں تو ان کا نام (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور سونے کے طباق میں ایک تعویذ رکھا ہوا پیش کیا کہ یہ ان کو ولادت کے بعد پہنا دیں۔ (تعویذ یہ ہے)

اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد، و کل خلق رائد من قائم وقاعد، عن السبیل عائد علی الفساد جاھد، من نافث او عاقد و کل خلق مارد، یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد، انھا ھم عنہ باللہ الاعلی واحوطہ منھم بالید العلیا والکف الذی لا یری، ید اللہ فوق ایدیھم وحجاب اللہ دون

عادیھم لا یطردہ ولا یضروہ فی مقعد ولامنام ولا مسیر و لا مقام اول اللیالی واخر الایام . اس تعویذ کو جن ائمہ ومحدثین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

1- کتاب العظمت (ترجمہ: اسرارِ کائنات) امام ابن حبان، صفحہ ۲۴۱
2- دلائل النبوۃ: امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی صفحہ ۱۳۹
3- الخصائص الکبریٰ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی جلد اول صفحہ ۱۰۴
4- مواہب لدنیہ: امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی شافعی جلد اول صفحہ ۸۰

ہے ذکر تیرا گلشن گلشن   سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروف ثنا ہے سرو سمن   سبحان اللہ سبحان اللہ
مطلوب بھی تو مقصود بھی تو   مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روح صبا توں جان چمن   سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر نقش تیری قدرت کا نشاں   ہر نفس کے لب پہ تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوع سخن   سبحان اللہ سبحان اللہ
غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیاء   پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسن چمک   سبحان اللہ سبحان اللہ

آشوب چشم کا دم

عن انس بن مالك رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اصابه رمد او احدا من اهله واصحابه دعا بهولاء الكلمات: اللّٰهم متعنى ببصرى واجعله الوارث منى وارنى فى العدو ثارى وانصرنى على من ظلمنى .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو اگر آشوب چشم ہو جاتا تو وہ ان کلمات سے دعا کرتے: ”اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ“ (اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے لطف اندوز کر اور اس کو میرا وارث بنا، اور مجھے اپنے دشمن کا انتقام دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میری مدد فرما)۔“

(أخرجہ الحاکم فی المستدرک، کتاب الرقی والتمائم، ۴/۴۵۹، الرقم: ۸۲۷۲، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ/۵۱۴، الرقم: ۵۶۵، والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول، ۱/۳)

☆ **عن علی رضی الله عنه قال: من قال عند عطسة سمعها: الحمد لله رب العالمين على كل**

حال ما کان لم یجد وجع الضرس ولا الاذن ابدا .

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سن کر یہ کہا، ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ‘‘ (ہر حال میں جو بھی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) تو وہ داڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں پائے گا۔‘‘

أخرجہ البخاری فی الأدب المفرد، باب: من سمع العطسۃ/ ۳۱۹، الرقم: ۹۲۶، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۴۵۹، الرقم: ۸۲۷۳، والعسقلانی فی فتح الباری، ۱۰/ ۶۰۰، والسیوطی فی الدر المنثور، ۱/ ۳۲، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/ ۴۰۴۔

خالق نظم دو جہاں تو ہے　　گو عیاں ہے مگر نہاں تو ہے
ذرّے ذرّے میں تیری جلوہ گری　　پھر بھی دِکھتا نہیں، کہاں تو ہے
ذرّے ذرّے میں عکس ہے تیرا　　رونقِ دشت وگلستاں تو ہے
قطرے قطرے میں حسن ہے تیرا　　حُسن کا بحرِ بے کراں تو ہے
خالقِ انبیائے نوعِ بشر　　کارواں میرِ کارواں تو ہے
نگہہ خلق سے نہاں ہو کر　　ہر تجلّی میں ضو فشاں تو ہے
سب پہ یکساں ہے تیرا لطف وکرم　　سب ہی بندوں پہ مہرباں تو ہے
ہے شریف حزیں ترا بندہ　　اور خدا وندِ دو جہاں تو ہے

شریف امروہوی

بچھو پر خدا کی لعنت ہو……

عن علی رضی اللہ عنہ قال: بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فتناولھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلھا فلما انصرف قال: لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا ولا غیرہ الا لدغتھم ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ حیث لدغتہ ویمسحھا ویعوذھا بالمعوذتین .

رواہ ابن ماجہ مختصرا وابن ابی شیبۃ واللفظ لہ والبیھقی والطبرانی . وقال الھیثمی: واسنادہ حسن .

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو اس پر ایک بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلا امتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوا کر انہیں ایک برتن میں حل فرمایا اور پھر اسے اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں پر بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر اپنا دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔‘‘

و في رواية للطبراني والبيهقي: رواه ابن فضيل عن مطرف: لم يذكر تناولها بالفعل قال: ثم دعا بماء وملح وجعل يمسح عليها ويقرأ: "قل هو الله احد" و"قل اعوذ برب الفلق" و"قل اعوذ برب الناس"

امام طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ امام ابن فضیل نے حضرت مطرف سے روایت کی، انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچھو کو مار دیا۔ (صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں): "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ کر دم فرمایا۔"

أخرجه ابن ماجه عن عائشة رضي الله عنها في السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، ۱/ ۳۹۵، الرقم: ۱۲۴۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/ ۴۴، الرقم: ۲۳۵۵۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/ ۹۱، الرقم: ۵۸۹۰۔

مشت گل ہوں، وہ خرام ناز دیتا ہے مجھے
عرش تک گنجائش پرواز دیتا ہے مجھے
کہنہ ہونے ہی نہیں دیتا وہ میری داستاں
جب بھی لکھتا ہے، نیا انداز دیتا ہے مجھے
آپ ہی رکھتا ہے میرے سامنے سر بستہ راز
آپ کی توفیق کشف راز دیتا ہے مجھے
زندہ رکھتا ہے مجھے رنج وخوشی کے درمیاں
ساز دیتا ہے، شکست ساز دیتا ہے مجھے
شب کے پردے میں مجھے کرتا ہے انجام آشنا
دن کی صورت اک نیا آغاز دیتا ہے مجھے
جب میں لوٹ آتا ہوں دشت چار سو کو چھان کر
دل میں چھپ جاتا ہے اور آواز دیتا ہے مجھے
دور رکھتا ہے وہ عاصی! مجھ سے ساری ذلتیں
وہ کریم اعزاز پر اعزاز دیتا ہے مجھے

(محترم پروفیسر عاصی کرنالی)

دم کرنے پہ معاوضہ لینا

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اتوا على حي من احياء العرب فلم يقروهم فبينما هم كذالك اذ لدغ سيد اولئك فقالوا: هل معكم من دواء او راق فقالوا: انكم لم تقرونا ولا نفعل حتى تجعلوا لنا جعلا فجعلوا لهم قطيعا من الشاء فجعل يقرأ بام القرآن ويجمع بزاقه ويتفل فبرأ فاتوا بالشاء فقالوا: لا ناخذه حتى نسأل النبي صلى الله عليه وسلم فسالوه فضحك وقال: وما ادراك انها رقية خذوها واضربوا لي بسهم.

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو ان قبیلے والوں نے ان کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران ان

کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا تو وہ (ان صحابہ کرام کے پاس آکر) کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ (معاوضہ) مقرر نہ کرلو۔ تو انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے بچھو کے کاٹے کی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف (اسی وقت) دور ہوگئی۔ وہ لوگ (طے شدہ معاملہ کے مطابق) بکریاں لے کر آئے تو ان (صحابہ کرام میں سے بعض) نے کہا کہ (یہ بکریاں) ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ سو جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (حاضر ہوکر) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سارا ماجرا سن کر) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر تم وہ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالنا۔‘‘

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الرقى بفاتحة الكتاب، ۵/ ۲۱۶۶، الرقم: ۵۴۰۴، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، ۴/ ۱۷۲۷، الرقم: ۲۲۰۱، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في أخذ الأجر على التعويذ، ۴/ ۳۹۸، الرقم: ۲۰۶۳، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ۴/ ۱۴، الرقم: ۳۹۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب أجر الراقي، ۲/ ۷۲۹، الرقم: ۲۱۵۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/ ۳۶۷، الرقم: ۷۵۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۴۴، الرقم: ۱۱۴۱۷۔

کچھ حد سے سوا اور نہ کم مانگ رہے ہیں　　اللہ سے ہم اس کا کرم مانگ رہے ہیں
خطرے میں ہے اب عزت و ناموس مسلماں　　ہم دہر میں بس اپنا بھرم مانگ رہے ہیں
یا رب ہمیں گمراہی و ذلت سے بچا لے　　ہر لحہ دعا تجھ سے یہ ہم مانگ رہے ہیں
یا رب ہمیں دے اپنی ہی چوکھٹ کی گدائی　　وہ اور ہیں جو شوکت جم مانگ رہے ہیں
محراب نبی میں ملے سجدوں کی سعادت　　ہم زیر جبیں نقش قدم مانگ رہے ہیں
اب سامنے عصیاں کی کڑی دھوپ کھڑی ہے　　ہم سایۂ دیوارِ حرم مانگ رہے ہیں
پھر بار دگر حاضری بیت حرم ہو　　عابد دعا دن رات یہ ہم مانگ رہے ہیں

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

اس میں کوئی حرج نہیں

عن جابر رضي الله عنه قال: كان اهل بيت من الانصار يقال لهم آل عمرو بن حزم يرقون من الحمة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن الرقى فاتوه فقالوا: يا رسول الله، انك قد نهيت عن الرقى وانا نرقي من الحمة فقال لهم: اعرضوا على فعرضوها عليه فقال: لا باس هذه هذه مواثيق .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ (بچھو، سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم (کے کلمات) سناؤ انہوں نے وہ کلمات سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً صحاح میں بھی موجود ہے اور اس کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے قیس بن ربیع کے، اور انہیں بھی امام شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے۔

وفي رواية ايضاً: عن جابر رضي الله عنه قال: كان رجل يرقي من العقرب فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فقال: يا رسول الله، انك نهيت عن الرقى واني كنت ارقي من العقرب . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفعل .

رواه ابو يعلى والطحاوي وابن حبان والحاكم . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم .

ایک اور روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا: ایک آدمی بچھو کے ڈنگ کا دم کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دم سے منع فرما دیا ہے جبکہ میں بچھو کے ڈسے کا دم کیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو اپنے بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ دم کر لیا کرے۔''

أخرجہ ابن ماجہ فی السنن، کتاب الطب، باب مارخص فیہ من الرقی، ۲/ ۱۱۶۱، الرقم: ۳۵۱۵، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۱/ ۱۶، الرقم: ۱۹۷۶۷، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۷/ ۳۷، الرقم: ۷۴، وأبو یعلی فی المسند، ۴، ......۹، الرقم: ۲۰۰۶، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۴/ ۳۲۸، وابن حبان فی الصحیح، ۱۳/ ۴۶۳، الرقم: ۶۰۹۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۴۶۰، الرقم: ۸۲۷۷، والعسقلانی فی الاصابۃ، ۴/ ۶۲۶، الرقم: ۵۸۲۴، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۵/ ۱۱۱۔

تو ہی میرا عقیدہ اور مرا ایمان یا اللہ　　تیرے ہی نام خالق مالک اور رحمان اے اللہ
تیری ہی بندگی ہے زندگی اہل محبت کی　　چراغ ہستی ہے ترا قرآن یا اللہ
مہ ومہر ونجوم کہکشاں تیرے ہی جلوے ہیں　　بہر گلشن نمایاں ہے تیری ہی شان یا اللہ
جمادات ونباتات وفلک جن وبشر سارے　　تری خلاقیت کے ہیں یہ کچھ عنوان یا اللہ
ترا انعام ہے لاکھوں شہیدوں کی امانت ہے　　قیامت تک رہے قائم پاکستان یا اللہ

تجھے ڈھونڈوں تجھے دیکھوں ترے قربان ہو جاؤں　　ازل سے ہے یہی دل میں میرے ارمان یا اللہ
دمِ آخر کب عابد پہ جاری ہو یہی کلمہ　　کرم ہو جائے یا سبحان یا سلطان یا اللہ

(پروفیسر عابد سلطانی برہانپوری)

سانپ وغیرہ سے بچاؤ کا عمل

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: من قال حين يمسی: اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق ثلاث مرات لم تضره حية تلك الليلة قال: وكان اذا لدغ من اهله انسان قال: ما قال الكلمات .و قال الحاكم: هذا حديث صحيح علی شرط مسلم .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھی: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ'' (میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں) تو اس رات سانپ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے اگر کسی انسان کو سانپ وغیرہ ڈس لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے۔''

(أخرجه الحاكم فی المستدرك، كتاب الرقی والتمائم، ۴/ ۴۶۱، الرقم: ۸۲۸۰، والقزوينی فی التدوين فی أخبار قزوين، ۲/ ۲۴۴، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ۴/ ۹۴، الرقم: ۱۷۴۱)

ہر لقب بے نظیر بخشا ہے　　مرتبہ بھی کبیر بخشا ہے
اک متاعِ قلیل سے دنیا　　حق نے ان کو کثیر بخشا ہے

(انا اعطيناك الكوثر)

حضور علیہ السلام کا حسنین کریمین کو دم فرمانا

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: كان النبی صلی الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين (رضی الله عنهما) ويقول ان اباكما كان يعوذ بها اسماعيل واسحاق: اعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة .و قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور ان سے فرماتے کہ ان کے جدِ امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ'' (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان (کے شر) سے اور موذی جانوروں اور حشرات سے اور ہر نظرِ بد سے۔)''

(أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب الأنبياء، باب (يزفون) النسلان فی المشی، ۳/ ۱۲۳۳، الرقم: ۳۱۹۱، والترمذی فی السنن، كتاب الطب، باب ما جاء فی

الرقیۃ من العین، ۴/۳۹۲، الرقم: ۲۰۶۰۔)

☆ **عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلتا أخذبهما وترك ماسواهما . وقال الترمذی: وهذا حدیث حسن .**

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے سوا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔‘‘

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، ۴/۳۹۵، الرقم: ۲۰۵۸، والنسائی فی السنن، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من عین الجان، ۸/۲۷۱، الرقم: ۵۴۹۴)

ہم سب غمزدوں کے غم کا مداوا تمہی تو ہو — فرقت نصیب دل کا سہارا تمہی تو ہو
نقش ونگار عالم بالا تمہی تو ہو — تزئین بزم عرش معلی تمہی تو ہو
کیا کیا لقب حضور کے حق نے عطا کئے — یٰسین تمہیں مزمل وطٰہٰ تمہی تو ہو
جن وبشر ملائک وغلماں تو اک طرف — پتھر بھی جن کا پڑھتے ہیں کلمہ تمہی تو ہو
محشر میں انبیاء کو ہی ہے جس کی جستجو — اے صاحب شفاعت کبریٰ تمہی تو ہو
دامن تمہارا چھوڑ کے جائے تو کس طرف — تائب کا اور کون ہے آقا تمہی تو ہو

(حفیظ تائب)

حضور علیہ السلام نے دم فرمایا تو مریض بالکل تندرست ہو گیا

عن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ قال: کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیه وسلم اذ جاءه اعرابی فقال: ان لی اخا وجعا قال: ما وجع اخیك؟ قال: به لمم قال اذهب فاتنی به قال: فذهب فجاء به، فاجلسه بین یدیه فسمعته عوذه بفاتحة الکتاب، واربع ایات من اول البقرة، وآیتین من وسطها (والهکم الـه واحد) وایة الکرسی وثلاث آیات من خاتمتها، وآیة من آل عمران احسبه قال: (شهد الله انه لا اله الا هو) وآیة من الاعراف: (ان ربکم الله الذی خلق) الآیة وآیة من المومنین: (ومن یدع مع الله الها آخر لا برهان له به) وآیة من الجن: (وانه تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا) وعشر ایات من اول الصافات وثلاث ایات من آخر الحشر و(قل هو الله احد) والمعوذتین فقام الاعرابی قد برأ لیس به باس .

’’حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے

بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے آسیب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اسے (یہاں) لے آؤ وہ اعرابی اسے لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سورۂ بقرہ کی شروع کی چار آیات اور پھر درمیان کی دو آیات: (وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ) پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں اور ایک آیت سورۂ آل عمران کی غالباً (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ) پڑھی۔ پھر سورہ اعراف کی ایک آیت: (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ) پڑھی اور ایک آیت سورہ مومنون کی (وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ) پڑھی اور ایک آیت سورۂ جن کی (وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا) پڑھی اور سورہ الصافات کی شروع کی دس آیات پڑھیں اور آخری تین آیات سورہ حشر کی پڑھیں اور (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) پڑھیں تو وہ اعرابی (اسی وقت) اچھا ہو کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی بیماری ہی نہ تھی۔"

(رواه ابن ماجه واحمد والطبراني وابو نعيم ۔ وقال الحاكم: قد احتج الشيخان رضي الله عنهما برواة هذا الحديث كلهم عن آخرهم غير ابي جناب الكلبي والحديث محفوظ صحيح)

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کے شروع سے آخر تک راویوں کو قابل حجت و دلیل مانا ہے سوائے ابو جناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ اور صحیح ہے۔

(أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، ۲/ ۱۱۷۵، الرقم: ۳۵۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۱۲۸، الرقم: ۲۱۲۱۲، والحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ۴/ ۴۵۸، الرقم: ۸۲۶۹، والطبراني في الدعاء، ۱/ ۳۳۰، الرقم: ۱۰۸۰، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/ ۱۱۷، الرقم: ۱۲۲۔)

اے خدا! تو نے اپنے بندوں کو   زندگی کی ہر ایک نعمت دی
تو نے ہم کو بشر کیا پیدا   دو جہاں میں بشر کو عظمت دی
خاتم الانبیاء کی امت میں   کر کے شامل بڑی سعادت دی
اچھی صورت سے سرفراز کیا   ساتھ کے ساتھ نیک سیرت دی
رنج سے فکر سے کیا آزاد   سکھ دیا راحت و مسرت دی
علم کا شوق بھر دیا دل میں   نیکیاں سیکھنے کی عادت دی
بخشی پاکیزگی خیالوں کی   اور کردار کی شرافت دی
نام جس کا ہے ارض پاکستان   ایسی اک بے مثال جنت دی

(پروفیسر عاصی کرنالی)

بیمار کی تیمارداری کے وقت شانِ خدا کے کلمات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن انس رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: هل کنت تدعو بشیء اوتساله ایاه؟ قال: نعم، کنت أقول: اللّٰهم ما کنت معاقبی به فی الاخرة، فعجله لی فی الدنیا، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحان الله لا تطیقه او لا تستطیعه افلا قلت: اللّٰهم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار؟ قال: فدعا الله له، فشفاه۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو (بیماری سے) چوزے کی طرح لاغر ہو گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا مانگتے تھے یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتے تھے؟ تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! (حالانکہ) تم اس (کے معمولی سے عذاب کو بھی برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: (اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔) راوی نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی۔‘‘

(أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا، ۴/ ۲۰۶۸، الرقم: ۲۶۸۸، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/ ۵۲۱، الرقم: ۳۴۸۷، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/ ۲۶۰، الرقم: ۱۰۸۹۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۱۰۷، الرقم: ۱۲۰۶۸)

اک اشارہ ترا عالم کن فکاں   اک کرشمہ ترا یہ زمیں آسماں
کوئی مانے نہ مانے تجھے ہے مگر   نام تیرا ہی ہر لب پہ رطب اللساں
تری عظمت کے آگے ہے خم ہر جبیں   کبریائی ہے زیبا تجھے بے گماں
تو ہے مستور و محجوب پھر بھی نظر   ڈھونڈتی ہے بہر سمت تیرا نشاں
غنچے غنچے کے لب پر ترا تذکرہ   ذکر تیرا ہی ہے گلستاں گلستاں
ہر فسانہ ہے بے رنگ تیرے بغیر   بن ترے نامکمل ہے ہر داستاں
تجھ سے ہے مشکبو میرا ہر ہر نفس   ہے ثنا خواں ترا میرا رواں رواں
ہے بصیرت میں جلوہ نمائی تری   ہے بصارت کے پردے سے تو گو نہاں

کون ہے جو حقیقت تری پا سکے   ترے اوصاف ہیں ماورائے بیاں
چاند تاروں سے تو نے چراغاں کیا   تو نے پھولوں سے مہکائی ہیں وادیاں
تو ہی نور السموت والارض ہے   تیری ہی روشنی ہے کراں تا کراں
تو نے ازراہِ احساں عطا کر دیا   ہم خطا کاروں کو شافعِ انس وجاں
گنج مخفی تری ذات ہی تھی مگر   عکسِ محبوب میں تو ہوا ہے عیاں
تیری توحید برحق مگر بالیقیں   تیرا مظہر ہوئے رحمتِ دو جہاں
لب کشا تیرا نیرؔ ہوا ہے مگر
مدح کو تیری لائے کہاں سے زباں

(ضیاء نیرؔ)

یا اللہ اس کو عافیت وشفا عطا فرما

عن علی رضی اللہ عنہ قال: کنت شاکیا فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول: اللّٰھم ان کان اجلی قد حضر فارحنی، وان کان متاخرا فارفعنی، وان کان بلاء فصبرنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیف قلت؟ قال: فاعاد علیہ ما قال قال: فضربہ برجلہ فقال: اللّٰھم، عافہ او اشفہ، شعبۃ الشاك، فما اشتکیت وجعی بعد.

(قال الترمذی: وھذا حدیث حسن صحیح، وقال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت (قریب) آ چکی ہے تو مجھے راحت بخش، اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے، اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ بیان کیا کہ میں نے وہی کلمات دہرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: **(اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ اَوِ اشْفِہٖ) (یا اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: شفا عطا فرما!)** راوی شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔‘‘

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی دعاء المریض، ۵/۵۶۰، الرقم: ۳۵۶۴، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۶۱، الرقم: ۱۰۸۹۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۸۳، ۱۰۷، ۱۲۸)

☆ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: اللّٰھم انی اعوذبك من البرص والجنون والجذام ومن سیئ الاسقام. قال المقدسی: اسنادہ صحیح.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ) (اے اللہ! میں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ موذی بیماریوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔‘‘

(أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ۲/۹۳، الرقم: ۱۵۵۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۹۲، الرقم: ۱۳۰۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۳/۲۹۵، الرقم: ۱۰۱۷)

تیرے لئے مخصوص ہیں یا رب انواع تعریف　　ہر نوع تعریف ہے، تیری ذات کا وصف شریف
تو ہے پالنہار جہاں کا، سب کا ہے رازق　　نہ کوئی تیرا ساجھی ہے اور نہ کوئی تیرا حریف
تیری قدرت سے پکتے ہیں، پھل، میوے، فصلیں　　تیری حکمت کی مظہر ہیں فصل، ربیع وخریف
تیری مرضی سے اک ذرہ کوہ گراں پر بھاری　　تیرے حکم سے ہاتھی پر ہے غالب مور نحیف
غم کے بھاری پتھر، جس کو ریزہ ریزہ کر دیں　　تیرا دست کرم کرتا ہے، اس دل کی تالیف
سورج، چاند، ستارے، سب پر، حکم ہے تیرا جاری　　کر نہیں سکتے سارے مل کر، ذرہ بھر تحریف
قادر ہے، اور قادر مطلق، مالک لوح وقلم کا　　کیا جانیں، کتنی دنیائیں، ہیں تیری تصنیف
دل کی گہرائی سے واجد، کر اللہ کی حمد　　ہیچ ہیں اس وادی میں سارے قافیے اور ردیف

(ولی محمد واجد)

بندشِ بول کا دم

عن أبي الدرداء رضي الله عنه انه اتاه رجل فذكر ان اباه احتبس بوله فاصابته حصاة البول فعلمه رقية سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم . ربنا الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض واغفر لنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين فانزل شفاء من شفائك ورحمة من رحمتك على هذا الوجع . فيبرأ وامره ان يرقيه بها فرقاه بها فبرأ .

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بتلایا کہ اس کے والد کا پیشاب بند ہو گیا ہے، اور اسے پیشاب میں پتھری کی شکایت ہے تو انہوں نے اسے وہ دم سکھایا جو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا تھا۔ (اور وہ یہ ہے:) (رَبُّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ) (ہمارا رب وہ ہے، جس کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے میرے رب!) تیرا نام پاک ہے، اور تیری بادشاہت آسمان اور زمین میں

ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے ایسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور لغزشیں معاف فرما۔ تو طیب لوگوں کا ربّ ہے، سو تو اپنی شفاء اور رحمت اس درد میں مبتلا شخص پر نازل فرما۔) تو وہ شخص صحت یاب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بھی اپنے والد کو اسی دعا کے ساتھ دم کرے، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے والد صحت یاب ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(أخرجہ ابو داود فی السنن، کتاب الطب، باب کیف الرقی، ۴/۱۲، الرقم: ۳۸۹۲، والنسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول من کان بہ أسر، ۶/۲۵۶-۲۵۸، الرقم: ۱۰۸۷۴-۱۰۸۷۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۲۰، الرقم: ۲۴۰۰۳، والحاکم فی المستدرک، ۱/۴۹۴، الرقم: ۱۲۷۲)

تو خدائے انس وجاں ہے خالق تقدیر ہے   تو اگر ہو لطف فرما، خاک بھی اکسیر ہے
خاک کے ذرّوں کو دیتا ہے پہاڑوں کا جلال   تیری رحمت ہو اگر تو کون پھر دلگیر ہے
تیرے ارشادات ہیں قرآن میں بکھرے ہوئے   تیرا ہر اک حکم، صبح نور کی تنویر ہے
سن کے ارشادات تیرے سنگدل بھی موم ہوں   تیرا ہی ارشاد، برحق اور پرتاثیر ہے
اے خدائے پاک میری بھی دعا مقبول ہو   تیری رحمت کی سوالی میری ہر تدبیر ہے
جو بھی تیرے جادۂ حق پر چلے، ہے معتبر   نام لیوا ہو تیرا جو صاحب توقیر ہے
واسطہ تجھ کو خدایا اس شہ کونین کا   جس کا کردارِ حسیں قرآن کی تفسیر ہے
ہو رضا کی التجا مقبول رب دوسرا   نام لیوا ہے تیرا چاہے یہ پُرتقصیر ہے

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

مر جائے تو شہید بچ جائے تو گناہ معاف

عن سعد بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في قوله تعالى: (لا اله الا انت سبحنك انى كنت من الظلمين) (الانبياء: ٢١:٨٧) ايما مسلم دعا بها في مرضه اربعين مرة فمات في مرضه ذالك اعطى اجر شهيد وان برأ برأ وقد غفرله جميع ذنوبه .

''حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان (لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا) کے متعلق فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفایاب ہو

جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

(أخرجہ الحاکم فی المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل والتسبیح والذکر، ۱/ ۵۰۶، الرقم: ۱۸۶۵، والمنذری فی الترغیب والترھیب، ۴/ ۱۶۷، الرقم: ۵۲۸۴)

☆ **عن واثلة بن الاسقع رضی اللّٰہ ان رجلا شکی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وجع حلقه قال: علیك بقراءة القرآن.**

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے گلے میں شدید تکلیف کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔‘‘ أخرجہ البیہقی فی شعب الایمان، ۲/ ۵۱۹، الرقم: ۲۵۸۰

☆ **عن طلحة بن مصرف رضی اللّٰہ عنه قال: کان یقال: ان المریض اذا قرئ عنده القرآن وجد له خفة، فدخلت علی خیثمة وهو مریض فقلت: انی اراك الیوم صالحا قال: انه قریء عندی القرآن:**

’’حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو بہتر حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: (آج) میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔‘‘ (أخرجہ البیہقی فی شعب الایمان: ۲/ ۵۱۸، الرقم: ۲۵۶۷۹)

☆ **عن علی رضی اللّٰہ عنه قال: خمس یذهبن بالنسیان ویزدن فی الحفظ ویذهبن البلغم: السواك والصیام وقراءة القرآن والعسل واللبان**

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں نسیان (یعنی بھولنے کی بیماری) دور کرتی ہیں، حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔‘‘ (أخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس، ۲/ ۱۹۷، الرقم: ۲۹۸۰)

اللہ کھل رہی ہے زباں کس حساب میں — حمد خدا میں، نعت رسالت مآب میں
اللہ! ان کا حسن تکلم تو دیکھنا — جھڑتے ہیں جیسے پھول بہار شباب میں
اللہ! ان کا صحن چمن میں خرام ناز — مہتاب چل رہا ہے شب ماہتاب میں
اللہ! ان کی چشم خدا مست کا خمار — مینا میں وہ اثر ہے نہ جام شراب میں
اللہ! ان کے سامنے کس کی مثال دوں — نور ازل چھپا ہے بشر کے حجاب میں
اللہ! ان کی راہ میں جاں سے مجھے گزار — یہ شرط اولیں ہے وفا کے نصاب میں

اللہ! ان کے نام پر ہر شے فدا کروں لکھ دے غلام زار کی قسمت کے باب میں

(غلام مصطفیٰ مجددی)

میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت شان خدا بزبان مصطفیٰ کے کلمات

عن ام سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا حضرتم المريض، او الميت، فقولوا خيرا ـ فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون قالت: فلما مات ابو سلمة رضي الله عنه اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: يا رسول الله، ان ابا سلمة قد مات قال: قولي: اللّٰهم، اغفرلي وله، واعقبني منه عقبى حسنة قالت: فقلت، فاعقبني الله من هو خيرلي منه، محمدا صلى الله عليه وسلم

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے بارے میں) کلمہ خیر (یعنی اچھی بات) کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (میرے شوہر) ابو سلمہ فوت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً) (اے اللہ! میری اور میرے شوہر کی مغفرت فرما اور ان کے بعد میرے لئے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔“

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب مايقال عند المريض والميت، ۲/۶۳۳، الرقم: ۹۱۹، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ماجاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ۳/۳۰۷، الرقم: ۹۷۷، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كثرة ذكر الموت، ۴/۴، الرقم: ۱۸۲۵۔

یا الٰہی تو مکین لا مکاں ہیں تری ہی ملک یہ سارے جہاں
یا علیم یا لطیف یا قدیر سب جہانوں میں نہیں تیرا شریک
تیری قدرت پہ ہوئیں حیراں عقول ہے نہیں صنعت میں تیری کچھ فضول
تو ہی خالق تو ہی ہے پروردگار بیکسوں کی تو ہی سنتا ہے پکار
یا الٰہی کبریائی تیری شان ناتوانوں کے لئے جائے امان
رحمت رحمٰن بے حد وبے حساب تائبوں کے واسطے تو التواب
بخش دے گا وہ اسے جو دم بھرے گا پیار کا پیار میں جو چوم لے گا نام اس کے یار کا
شک نہیں کہ ہے نبی کونین اس کے واسطے وہ کہ جس نے ہیں دکھائے رب کے سیدھے راستے
واسطہ دیتا ہے ساجد تجھ کو تیرے یار کا بخش دینا یا الٰہی سوال ہے گنہگار کا

نمازِ جنازہ کی دعا

عن ابی ابراهيم الاشهلي عن ابيه رضی الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنازة قال: اللّٰهم، اغفر لحينا وميتنا، وشاهدنا وغائبنا، وصغيرنا وكبيرنا، وذكرنا وانثانا . وعن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم مثل ذلك وزاد فيه: اللّٰهم، من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان .

’’حضرت ابو ابراہیم اشہلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا، وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا، وَ صَغِيرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا) (اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: (اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ) (اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)۔‘‘

(رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ۔ وقال الترمذی: حدیث والد ابی ابراہیم حدیث حسن صحیح۔ وقال الحاکم: ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولہ شاہد صحیح علی شرط مسلم)

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: ابو ابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی صحیح مسلم کی شرائط پر موجود ہیں۔

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الجنائز، باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت، ۳/۳۴۳، الرقم: ۱۰۲۴، وأبو داود فی السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۱، والنسائی فی السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء، ۴/۷۴، الرقم: ۱۹۸۶)

یا رب تیری عطا سے جئے جا رہا ہوں میں   تیرے کرم کے جام پئے جا رہا ہوں میں
ہے تیرا ذکر باعث تسکین قلب وجاں   لے لے کے تیرا نام لئے جا رہا ہوں میں
اٹھوں جب اس جہاں سے تو ایماں کے ساتھ ہو   دن رات یہ دعائیں کئے جا رہا ہوں میں
تاریکی لحد میں اُجالوں کے واسطے   مژگاں پہ کچھ چراغ لئے جا رہا ہوں میں
چاہت میں تیری سر کو کٹانا ہی ہے حیات   رازِ بقا جہاں کو دیئے جا رہا ہوں میں
یا رب تو ہی کریم ہے غفار بھی ہے تو   اس آس پہ گناہ کئے جا رہا ہوں میں
تیرے کرم سے بنتی ہے عابد کی بگڑی بات   ہر آن تجھ کو یاد کئے جا رہا ہوں میں

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

کاش یہ میت میں ہوتا!

عن عوف بن مالك الاشجعي رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وصلى على جنازة يقول: اللّٰهم، اغفرله وارحمه واعف عنه وعافه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بماء وثلج وبرد ونقه من الخطايا كما ينقي الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وقه فتنة القبر وعذاب النار قال عوف: فتمنيت ان لو كنت انا الميت لدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم على ذالك الميت۔

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ’’**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَ بَرْدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ**‘‘ (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی اچھی مہمان نوازی فرما، اس کے مدخل کو وسیع کر، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیا کی) بیوی کے بدلے میں اچھی بیوی عطا فرما۔ اسے عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔) حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میت کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔‘‘

أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ، ۲/۶۶۳، الرقم: (۸۶) ۹۶۳، والترمذی فی السنن، کتاب الجنائز، باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت، ۳/۳۴۵، الرقم: ۱۰۲۵

اے خدائے زمیں اے خدائے زماں   حمد میں خلق تیری ہے رطب اللساں
تیری قدرت کے مداح کون و مکاں   تیری رحمت کا ممنون ہے ہر جہاں
راز تیرا بھلا کیسے سمجھے بشر   جبکہ عقل و گماں سے ہو بالاتر
پاک و پاکیزہ ہے تو ہر ایک عیب سے   رزق دیتا ہے سب کو تو ہی غیب سے
تو ہے ربّ علا تو ہے رب جلیل   ساری مخلوق کا ہے تو تنہا کفیل
عاصیوں کے لئے تو ہی غفار ہے   بے کسوں کے لئے تو ہی غمخوار ہے
بھیک پاتے ہیں تجھ سے امیر و گدا   تیرے ٹکڑوں پہ شاہوں کا ہے آسرا
گرچہ بندے تیرے ہیں سیہ کار ہم   پر ترے رحم کے ہیں طلب گار ہم

ہم گناہ گار ہیں اور تو غفار ہے　　ہم خطا کار ہیں اور تو ستار ہے
جو ہیں مجبور وناچار غربت زدہ　　حاجتیں پوری کر ان کی تو اے خدا
واسطہ اے خدا تجھ کو محبوب کا
یونس غمزدہ کی تو سن لے دعا

(صوفی محمد یونس اشرفی سمنانی)

اسے اپنے مردوں پہ پڑھا کرو

عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ویس قلب القرآن لا یقرؤھا رجل یرید اللہ والدار الاخرۃ الا غفر لہ اقرؤوھا علی موتاکم (رواہ ابو داؤد والنسائی واللفظ لہ وابن ماجہ واحمد۔ وقال الھیثمی: رواہ احمد وفیہ راولم یسم وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح)

''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اسے جو شخص بھی خالصۃً اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اسے اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا، اور اس میں انہوں نے ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

أخرجہ أبوداود فی السنن، کتاب الجنائز، باب القراءۃ عند المیت، ۳/ ۱۹۱، الرقم: ۳۱۲۱، والنسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقرأ علی المیت، ۶/ ۲۶۵، الرقم: ۱۰۹۱۳-۱۰۹۱۴، وابن ماجہ فی السنن، کتاب ما جاء فی الجنائز، باب ما جاء فی الأوقات التی لا یصلی فیہا علی المیت ولا یدفن، ۱/ ۴۸۷، الرقم: ۱۵۲۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۶، الرقم: ۲۰۳۱۵، ۲۰۳۱۶۔

☆ **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لئے دعا کیا کرو۔''

أخرجہ أبوداود فی السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، ۳/ ۲۱۰، الرقم: ۳۱۹۹، وابن ماجہ فی السنن، کتاب ما جاء فی الجنائز، باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ، ۱/ ۴۸۰، الرقم: ۱۴۹۷

☆ **عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا وضعتم موتاکم فی القبر فقولوا: بسم اللہ وعلی سنۃ (وفی روایۃ: وعلی ملۃ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رواہ النسائی**

واحمد وابن ابی شیبة وابن حبان ۔و قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین .

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو (یوں) کہو: ”بِسْمِ اللهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَعَلٰی مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ“ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر (اسے تیرے سپرد کرتے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول اذا وضع الميت في اللحد، ۶/ ۲۶۸، الرقم: ۱۰۹۲۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۷، ۴۰، ۵۹، ۹۶/ ۱۲۷، الرقم: ۴۸۱۲، ۴۹۹۰، ۵۲۳۳، ۵۳۷۰، ۶۱۱۱)

یا الٰہی تو ہے رحمان ورحیم　　صاحب جودو کرم فضیل عمیم
یا الٰہی تو ہے خلّاق جہاں　　مالک دارین شاہ انس وجاں
تو ہے سلطان دو عالم سب فقیر　　تو ہے زور آور قوی اور سب حقیر
گرچہ دو عالم سے ہے تو بے نیاز　　لیک بے چاروں کا تو ہے چارہ ساز
دستگیر بیکساں ہے تیری ذات　　مستغیث عاجزاں ہے تیری ذات
مونس غمخوار گاں ہے تیری ذات　　چارۂ بے چارگاں ہے تیری ذات
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات　　ہے عفو پر گناہاں تیری ذات
ہے مریض لادوا کی تو دوا　　ہے ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
آسرا بے آسروں کا ہے تو ہی　　بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی
ہے مرے ہر درد کی تو ہی دوا　　ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
ہے انیس وحشت فرقت تو ہی　　ہے رفیق شدت غربت تو ہی
مرا مونس بیکسی میں ہے تو ہی　　میرا حامی بے بسی میں ہے تو ہی
رنج وغم میں ہے مرا غمخوار تو
تنگی وسختی میں حامی کار تو

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ)

نماز جنازہ کی ایک اور دعا

عن واثلة بن الاسقع رضی الله عنه قال: صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی رجل من

المسلمين فسمعته يقول: اللّٰهم، ان فلان بن فلان في ذمتك فقه فتنة القبر . قال عبدالرحمان: من ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحمد، اللّٰهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم .

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ'' (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے۔ پس تو اسے قبر کی آزمائش سے بچا۔) راوی عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ بیان کئے: ''مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ'' (اے اللہ! (یہ تیرا غلام) تیرے ہی سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے لہٰذا اسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو پورا اجر دینے والا اور مستحق تعریف ہے۔ اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

أخرجه أبوداود في السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ۳/ ۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۲، وابن ماجه في السنن، کتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ۱/ ۴۸۰، الرقم: ۱۴۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۴۹۱، الرقم: ۱۶۰۶۱

تو میرے خانۂ دل میں مکیں ہے گھر کی طرح   تو میرے دیدۂ بینا میں ہے نظر کی طرح
ترے وجود کا منکر بھی تیرا قائل ہے   تو اس کے دل میں بھی بیٹھا ہوا ہے ڈر کی طرح
تو میرے تن میں ہے آرامِ جاں کی صورت   تو میرے سر میں ہے آسودگی سر کی طرح
اک آرزو کی طرح تو رہے میرے دل میں   مرے دماغ میں ٹھہرے تو اک اللہ کی طرح
مرے خیال سے گزرے تو مثل موج صبا   مرا خیال کہ ہے تیری رہگزر کی طرح
جو دن کو شمس کی صورت ہے روشنی تیری   تو رات کو ہے تیری چاندنی قمر کی طرح
بوقت شام شفق کی طرح تری سرخی   سحر کے ساتھ سپیدی تری سحر کی طرح
ہے تو کہ عطا ہے تری بغیر حساب   بشر کہوں میں کہ خطا کار ہوں بشر کی طرح
میں زندگی کی کڑی دھوپ میں ہوں گرم سفر   کہ میرے سر پہ تری چھاؤں ہے شجر کی طرح

(صوفی فقیر محمد)

قبرستان جانے کی دعا

عن عائشة رضى الله عنها قالت: فقدته تعني النبي صلى الله عليه وسلم فاذا هو بالبقيع فقال: السلام عليكم دار قوم مومنين انتم لنا فرط وانا بكم لاحقون . اللّٰهم لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنا بعدهم

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی جگہ پر موجود) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بقیع کے قبرستان میں موجود پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اہل قبرستان سے) فرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ'' (اے مومن قوم کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم (بھی عنقریب) تم سے آملنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں بھی مبتلا نہ کرنا)۔''

(أخرجہ ابن ماجہ فی السنن، کتاب ماجاء فی الجنائز، باب ما جاء فیما یقال اذا دخل المقابر، ۱/۴۹۳، الرقم: ۱۵۴۶، والنسائی فی السنن الکبری، ۵/۲۸۸۔۲۸۹، الرقم: ۸۹۱۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۷۱، ۷۶، ۱۱۱، الرقم: ۲۴۴۶۹، ۲۴۵۱۹، ۲۴۸۴۵)۔

☆ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر فکان قائلھم یقول: السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین وانا، ان شاء اللہ، للاحقون۔ اسال اللہ لنا ولکم العافیۃ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ'' (اے مسلمانوں اور مومنوں کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ آملیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔'' (أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الجنائز، باب مایقال عند دخول القبور والدعاء لأھلھا، ۲/۶۷۱، الرقم: ۹۷۵)

بنا کر چاند سورج اور ستارے دکھائے اپنی قدرت کے نظارے
کھلائے پھول ہر گلشن میں اُس نے خوشی آباد کی ہر مَن میں اُس نے
اُسی نے کھانے پینے کو دیا ہے اُسی نے رزق کا ذمہ لیا ہے
چلاتا ہے نظامِ دو جہاں وہ دکھاتا ہے خدائی کے نشاں وہ
مسلمانوں کا ہے ایمان اس پر ہماری جان ہے قربان اس پر
سُرورؔ اس کو نہ کیوں حاصل ہو عظمت بسائی جس نے دل میں اُس کی اُلفت

سرور بجنوری

جامع، ماثورہ دعاؤں اور اذکار میں شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تعوذوا باللہ من جھد البلاء، ودرک الشقاء، وسوء القضاء، وشماتۃ الاعداء۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آزمائش کی سختی سے، بدبختی

کے آنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔"

(أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب القدر، باب من تعوذ باللہ من درک الشقاء وسوء القضاء، ۶/ ۲۴۴۰، الرقم: ۶۲۴۲، وأیضاً فی کتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، ۵/ ۲۳۳۶، الرقم: ۵۹۸۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فی التعوذ من سوء القضاء، ودرک الشقاء وغیرہ، ۴/ ۲۰۸۰، الرقم: ۲۷۰۷)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے احزاب (خندق) کے دن مشرکین پر (ان الفاظ سے) دعا کی: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

اے اللہ! اے کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ گروہوں کو بھگا دے، اے اللہ! انہیں شکست سے دوچار فرما اور انہیں ہلا دے۔ (اخرجہ البخاری فی صحیحہ، ۶/ ۱۰۶ حدیث رقم ۲۹۳۳، ومسلم فی صحیحہ، ۳/ ۱۳۶۳، احدیث رقم (۲۱۔۱۷۴۲ مشکوٰۃ)

نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب کسی کے نکاح پہ دعا کرتے تو یوں فرماتے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع رکھے۔

(ابوداؤد، ۲/ ۲۴۱ نمبر ۲۱۳۰، ترمذی ۲/ ۲۷۶ نمبر ۹۷، داری ۲/ ۱۸۰، نمبر ۲۱۷۳، ابن ماجہ ۱/ ۶۱۴ نمبر ۱۹۰۵)

☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے "جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں کہہ لیا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔

اور (فرمایا) جب کوئی اونٹ خریدے تو اس کی کوہان پکڑ کر یہی الفاظ کہہ لے اور ایک روایت میں ہے عورت اور خادم کا بھی ذکر ہے پھر اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔

(اخرجہ ابوداؤد فی السنن مشکوٰۃ ۲/ ۲۴۸، حدیث رقم: ۲۱۶۰، وابن ماجہ ۱/ ۶۱۷ حدیث رقم: ۱۹۱۸)

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

☆ عن ابی مالك عن ابيه رضی الله عنه انه سمع النبی صلی الله عليه وسلم واتاه رجل فقال: يا رسول الله، كيف اقول حين اسأل ربی؟ قال: قل: اللّٰهم اغفرلی، وارحمنی، وعافنی، وارزقنی، ويجمع اصابعه الا الابهام فان هولاء تجمع لك دنياك وآخرتك.

"حضرت ابو مالک (الاشجعی) اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے ربّ سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ'' (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع فرمائیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہیں۔''

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ۴/ ۲۰۷۳، الرقم (۳۶) ۲۶۹۷

☆ **عن عبدالله بن يزيد الخطمي الانصاری رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه كان يقول في دعائه: اللّٰهم ارزقني حبك وحب من ينفعني حبه عندك، اللّٰهم مارزقتني مما احب فاجعله قوة لي فيما تحب، اللّٰهم وما زويت عني مما احب فاجعله فراغا لي فيما تحب.**

''حضرت عبداللہ بن یزید خطمی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ، اَللّٰھُمَّ مَارَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ'' (یا اللہ مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس ذات کی محبت عطا فرما، جس کی محبت مجھے تیری بارگاہ میں نفع دے۔ یا اللہ! جو تو نے مجھے میری پسند میں سے رزق عطا فرمایا اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور میری پسند میں سے جو تو نے مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے)۔''

جلوۂ کعبہ سے دل مدہوش ہے　　کس غضب کا آج کیف وجوش ہے
دیکھ کر انوار بیت اللہ کے　　دل ہے سکتے میں زباں خاموش ہے
سایۂ میزابِ رحمت میں ہوں میں　　وا حطیمِ پاک کی آغوش ہے
چاہِ زمزم پر کھڑے ہیں تشنہ لب　　ہر طرف گلبانگ نوشا نوش ہے

حمید صدیقی لکھنوی

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: كان من دعاء داؤد يقول: اللّٰهم اني اسألك حبك، وحب من يحبك، والعمل الذي يبلغني حبك، اللّٰهم اجعل حبك احب الی من نفسي، واهلي، ومن الماء البارد، قال: وكان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا ذكر داؤد عليه السلام يحدث عنه قال: كان اعبد البشر.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ،

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ" (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لئے میرے نفس، میری اولاد اور (شدید گرمی میں) ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا جب بھی ذکر فرماتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور کے) انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی، ابونعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۷۳)، ۵/۵۲۲، الرقم: ۳۴۹۰، وابونعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۱/۲۲۷، والحاکم فی المستدرک، ۲/۴۷۰، الرقم: ۳۶۲۱)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا فرماتے تو کچھ کلمات کہتے۔ میں نے حضور علیہ السلام سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

اگر اچھی بات کی جائے تو ان پر روز قیامت مہر ہو جائے گی اور اگر بری بات کی گئی تو اس کا کفارہ ہو جائیں۔ (کلمات یہ ہیں:) سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

(اخرجہ النسائی فی السنن حدیث رقم [illegible] مشکوۃ)

الٰہی تو پاک ہے، تیری حمد ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

ذات جب مہربانی ہوتی ہے   یہ بھی اللہ کی شان ہوتی ہے
ہے جو مقبول بارگاہ حضور   آنسوؤں کی زبان ہوتی ہے

جب زباں اعتراف کرتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا، ہم جب بھی (بلندی پر) چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو تسبیح کہتے۔

(اخرجہ البخاری فی صحیحہ ۶/۱۳۵ حدیث رقم: ۲۹۹۳، والداری فی السنن ۲/۳۷۳ حدیث رقم: ۲۶۷۴، واحمد فی المسند ۳/۳۳۳ مشکوۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی چیز غمگین کرتی تو آپ یہ کلمات ادا فرماتے

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

اے دائمی زندہ، اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/۲۰۱، حدیث رقم ۳۵۹۴ مشکوۃ)

جب زبان اعتراف کرتی ہے   رحمت حق معاف کرتی ہے
جن کے دل میں ہو یادِ صل علیٰ   ان کا رحمت ''طواف'' کرتی ہے

☆ **عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو یقول: اللّٰھم، انی اسألك تمام النعمة، فقال: ای شیء تمام النعمة؟ قال: دعوة دعوت بھا ارجو بھا الخیر قال: فان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار ۔**

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن، وقال الزیلعی: حدیث حسن ۔

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ‘‘ (یا اللہ! میں تجھ سے پوری پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دریافت) فرمایا: پوری پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ دعا مانگنے سے میرا مقصد بہتری کا ارادہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری نعمت تو جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات ہے۔‘‘

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۹۴)۔ ۵۴۱/۵، الرقم: ۳۵۲۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۳۱/۵، الرقم: ۲۲۰۷۰، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۶/ ۴۶، الرقم: ۲۹۳۵۶، والبخاری فی الأدب المفرد/ ۲۵۳، الرقم: ۷۲۵)

جس دل میں خدا کی یاد رہے آباد رہے وہ شاد رہے
نزدیک نہ آنے دے غم کو مسرور کرے ہر دم ہم کو
دنیا میں ہمارا نام رہے آساں ہمارا کام رہے
پیغام سنائے عظمت کا چمکائے ستارا قسمت کا
امید ہمیشہ بر لائے ساحل پہ سفینہ لے جائے
محفوظ مصیبت سے رکھے بندوں کو راحت سے رکھے
عادی جو سُرور اُس کا ہو گا ہر کام ضرور اُس کا ہو گا

(سرور بجنوری)

اے اللہ مجھے اپنی محبت کا رزق عطا فرما

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی دعا میں یہ الفاظ ادا فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ۔

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت بھی جس کی محبت تیرے ہاں نفع دے۔ اے اللہ! مجھے جو بھی تو میری پسندیدہ چیز عطا کرے تو اس میں مجھے اس کی قوت بخش جسے تو پسند فرماتا ہے، الٰہی جو میری محبوب چیز تو مجھ سے دور رکھے تو اسے میرے لئے اپنی محبوب چیز میں فراغت بنا دے۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن ۴۸۸/۵، حدیث رقم: ۳۴۹۱_مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بہت کم ایسا ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام کسی مجلس سے اٹھتے ہوں اور اپنے صحابہ

کرام علیہم الرضوان کے لئے یہ دعا نہ کی ہو۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا . (ترمذی ۵/۴۹۳ نمبر ۳۵۰۲، مشکوٰۃ)

الٰہی! ہمیں اپنے خوف سے وہ حصہ عطا فرما جس سے تو ہمارے اور اپنی نافرمانیوں کے درمیان آڑ ہو جائے اور اپنی اطاعت سے وہ حصہ دے جس سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین کا وہ حصہ دے جس سے تو ہم پر دنیاوی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں ہمارے کانوں اور آنکھوں اور قوت سے نفع دے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہمارا وارث بنا اور ہمارا غضب اس پر ڈال جو ہم پر ظلم کرے اور ہم کو ان پر فتح دے جو ہم سے دشمنی کریں اور ہمارے دین میں ہم پر مصیبت نہ دے اور دنیا کو ہمارا نہ بڑا مقصود بنا اور نہ ہمارے علم کا منتہا بنا ہم پر اسے مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔

جس کے قبضے میں ہماری جان ہے — وہ بڑا قادر بڑا رحمان ہے
پھر کسی شے کو بھی کچھ خطرہ نہیں — کفر سے محفوظ اگر ایمان ہے
رکھ خدا پر آسرا اور دیکھ تو — فتحِ دنیا کس قدر آسان ہے
حق کی خاطر کھیلتی ہیں جان پر — زندہ قوموں کی یہی پہچان ہے
پیروی ہم کیوں کریں اغیار کی — جب ہمارا راہبر قرآن ہے
غم کے ماروں کو میسر ہو سرور — میرے دل میں بس یہی ارمان ہے

سرور بجنوری

دو نفع بخش کلمات

عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم لابى: يا حصين كم تعبد اليوم الها؟ قال ابى: سبعة ستة فى الارض واحدا فى السماء قال: فايهم تعد لرغبتك ورهبتك؟ قال: الذى فى السماء قال: يا حصين، اما انك لو اسلمت علمتك كلمتين تنفعانك قال: فلما اسلم حصين قال: يا رسول الله، علمنى الكلمتين اللتين وعدتنى، فقال: قل: اللّٰهم ، الهمنى رشدى، واعذنى من شر نفسى .

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے (جبکہ انہوں نے ابھی قبولِ اسلام نہیں کیا تھا) فرمایا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا:

چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تمہاری امید و خوف ان میں سے کس کے ساتھ وابستہ ہے؟ انہوں عرض کیا: آسمان والے رب کے ساتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمات سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: ”اَللّٰھُمَّ، اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ“ (یا اللہ! مجھے میری ہدایت (کی راہ) دکھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ)۔“

وقال الترمذی: ھذا حدیث حسن، وقال العسقلانی: وسنده صحیح ۔ وزاد الحاکم: اللّٰھم، قنی شر نفسی، واعزم لی علی ارشد أمری، اللّٰھم، اغفرلی ما اسررت وما اعلنت، وما اخطات وما عمدت، وما علمت وما جھلت ۔ وقال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ۔

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

اور امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ”اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ، وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُّ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَھِلْتُ“ (اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور مجھے میرے صحیح کام کی ہمت عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو گناہ چھپ کر کئے یا اعلانیہ کئے، جو خطا کئے یا عمداً کئے، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا سب معاف فرما۔

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی جامع الدعوت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۵۱۹، الرقم: ۳۴۸۳، والنسائی وفی السنن الکبری، ۶/ ۲۴۶، ۲۴۷، الرقم: ۱۰۸۳۰-۱۰۸۳۲- وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۴۴۴، الرقم: ۲۰۰۰۶)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرۂ انور کے پاس شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ سُنی جاتی تھی۔ ایک دن آپ پر وحی اتری تو ہم کچھ ٹھہرے پھر وہ حالت جاتی رہی۔ حضور علیہ السلام نے قبلہ کی طرف منہ کیا، دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ۔

یا اللہ ہمیں بڑھادے اور ہمیں نہ گھٹا اور ہمیں عزت دے اور ہمیں ذلیل نہ فرما۔ ہمیں عطا کر اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں ترجیح دے اور ہم پر (کسی کو) ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہوجا۔

پھر فرمایا! میرے اوپر دس آیات نازل ہوئی ہیں جو انہیں قائم کرے (ان پہ عمل کرے) وہ جنتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المومنون کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/۵۴۰، حدیث رقم: ۳۵۹۹ مشکوٰۃ)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی

- **عن معاذ بن جبل رضي الله عنه في رواية طويلة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدرلي فنعست في صلاتي فاستثقلت، فاذا انا بربي تبارك وتعالى في احسن صورة، فقال: يا محمد، قلت: لبيك رب، قال: فيم يختصم الملأ الاعلى؟ قلت: لا ادري، رب قالها ثلاثا قال: فرأيته وضع كفه بين كتفي حتى وجدت برد انا مله بين ثديي، فتجلى لي كل شيء وعرفت ...... قال: سل قل: اللّٰهم، اني اسألك فعل الخيرات، وترك المنكرات، وحب المساكين، وان تغفرلي وترحمني، واذا اردت فتنة قوم فتوفني غير مفتون، اسألك حبك وحب من يحبك، وحب عمل يقرب الى حبك، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، انها حق فادرسوها ثم تعلموها.**

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رات کو نیند سے بیدار ہوا، وضو کیا اور جتنی اللہ نے طاقت دی نماز (تہجد) ادا کی، پھر نماز ہی میں مجھے اونگھ آ گئی اور میرا جسم (نیند کی وجہ سے) بوجھل ہوگیا، اچانک میں نے خود کو اپنے رب تعالیٰ کے پاس پایا جو کہ نہایت ہی حسین صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! حاضر ہوں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے کس چیز پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، پھر میرے لئے ہر چیز روشن و نمایاں ہوگئی، اور میں نے ہر چیز جان لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مانگیں، کہیں: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ، وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ“ (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کو ترک کرنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلماتِ حق ہیں انہیں پڑھو اور سیکھو۔“

قال الترمذي: سالت محمد بن اسماعيل (اى البخارى) عن هذا الحديث فقال: هذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حدبث صحيح على شرط البخارى۔ وقال الهيثمي: ورجاله نقات۔

امام ترمذی نے فرمایا: میں نے امام محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ (باختلاف الفاظ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آگے بھی آ رہی ہے)

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ ص، ۵/ ۳۶۸۔۳۶۹، الرقم: ۳۲۳۵، ومالک فی الموطا، کتاب القرآن، باب العمل فی الدعاء، ۱/ ۲۱۸، الرقم: ۵۰۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۴۳، الرقم: ۲۲۱۲، وأیضا، ۱/ ۳۶۸، الرقم: ۳۴۸۴، وابن حمید فی المسند، ۱/ ۲۲۸، الرقم: ۶۸۲)

جس کی اللہ کی رحمت پہ نظر ہوتی ہے   زندگی اُس کی اُمنگوں میں بسر ہوتی ہے
نام اللہ کا لے، غم سے نہ گھبرا اے دل!   ان دُھندلکوں سے نمودار سحر ہوتی ہے
پہلے کرتی ہے یہ اقرار ھو اللہ احد   پھر نسیمِ سحری گرم سفر ہوتی ہے
وہ دعا، ہاں وہ دعا، جس میں یقیں شامل ہو   کون کہتا ہے کہ محرومِ اثر ہوتی ہے
ہر طرف اُس کے ہی جلووں کی ہے رونق ماہر   دل کی دھڑکن سے بھی تائیدِ نظر ہوتی ہے

ماہر القادر

میں نے اس دعا کو کبھی نہیں چھوڑا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَ اُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَ اَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ ۔

الٰہی مجھے تو ایسا کر دے کہ تیرا بہت شکر کروں اور تیرا بہت ذکر کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں۔ (اخرجہ احمد فی المسند ۲/ ۳۱۱ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدْرِ

اے اللہ میں تجھ سے تندرستی پاک دامنی امانت داری اور اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضا مانگتا ہوں۔

(اخرجہ البزار ذکرہ فی کنز العمال ۲/ ۱۸۳ الحدیث رقم: ۳۶۵۰ مشکو

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكِذْبِ وَ عَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

الٰہی میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو دکھلاوے سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو بددیانتی سے پاک رکھ کیونکہ تو جانتا ہے کہ خیانت والی آنکھ کو اور اس کو جسے سینے چھپاتے ہیں۔

(اخرجہ الخطیب ذکرہ فی کنز العمال ۲/ ۱۸۴ الحدیث رقم: ۳۶۶۰ مشک

جس چیز کی طلب تھی، سدا مانگتے رہے — ہم تیری بارگہ میں دُعا مانگتے رہے
معلوم کچھ نہیں تھا، کہ ''اچھا ہے یا بُرا'' — جو بھی ہمارے دل نے کہا، مانگتے رہے
ہو جائے ہم پہ تیرا کرم اے خدائے پاک — ہو جائے ہم پہ تیری عطا مانگتے رہے
وہ، جس کو تو نے رحمۃ للعالمیں کہا — اس ذات کے طفیل شفا مانگتے رہے
مقبولؔ کی جبیں ترے آگے ہے سجدہ ریز — تجھ سے سارے شاہ گدا مانگتے رہے

مقبول احمد قادری

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: اللّٰهم، انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله علی کل حال واعوذ بالله من حال اهل النار. رواه الترمذی وابن ماجه والنسائی والحاكم وزاد: وارزقني علما تنفعني به. وقال الترمذی: هذا حديث حسن، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح علی شرط مسلم.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ''اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ'' (یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔)''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ''وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهٖ'' اور مجھے ایسا علم عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھے (دنیا و آخرت میں) نفع عطا فرمائے۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی العفو والعافية، ۵/۵۷۸، الرقم: ۳۵۹۹، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/۹۲، الرقم: ۲۵۱، وأيضاً فی کتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله صلی الله عليه وسلم، ۲/۱۲۶۰، الرقم: ۳۸۳۳)

تو ہے خلوت میں، تو ہے جلوت میں — کہیں پنہاں، کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی — میزباں تو ہے، مہماں تو ہے
نہ مکاں میں، نہ لا مکاں میں کچھ — جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے
رنگ تیرا چمن میں، بو تیری — خوب دیکھا، تو باغباں تو ہے
محرمِ راز تو بہت ہیں امیرؔ — جس کو کہتے ہیں راز داں، تو ہے

امیر مینائی

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا دے

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قل: اللّٰهم، اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة، اللّٰهم، اني اسألك من صالح ماتؤتي الناس من المال والاهل والولد غير الضال ولا المضل.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی: ’’**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ**‘‘ (یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا فرما دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس نیک کمائی، صالح اہل خانہ اور صالح اولاد کا سوال کرتا ہوں۔ جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو نہ تو گمراہ ہوں اور نہ ہی گمراہ کرنے والے)۔‘‘

أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب (۱۲۰)، ۵/۵۷۳، الرقم: ۳۵۸۶، وابن أبی شیبۃ فی المصنف، ۶/۱۰۴، الرقم: ۲۹۸۲۴، والطبرانی فی الدعاء، ۱/۴۲۳، الرقم: ۱۴۳۱۔

ہے مجھے شاہی گدائی میں تری ہے نوا سب بینوائی میں تری
خواری ورسوائی وذلت مری تیرے کوچہ کی ہے بس عزت مری
عزت وذلت تماشی شکر وصحو ہے رضا ونارضا میں تیری محو
تو ہے گر راضی تو ہے عزت مری تیری ناراضی ہے بس ذلت مری
الغرض پھر پھر کے آخر دربدر اب تو آ رکھا ہے تیرے در پہ سر
سو بہو سر کو مرے اے سرفراز گر کیا سجدے سے اپنے سرفراز
یونہی آنکھوں کو بھی مری سربسر جلوۂ دیدار سے روشن تو کر
کر مرے کانوں کو اسراروں کا گھر
سر بسر میں ہوائے شوق ہر

(مو[illegible] اللہ مہاجر مکی)

اس نے یہ دعا مانگی تو اللہ نے اسے شفا دیدی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی بیمار پرسی فرمائی جو بہت کمزور ہو گیا تھا کہ جوزہ کی طرح ہو گیا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اللہ سے کوئی خاص دعا کرتا تھا یا کوئی دعا مانگتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہتا تھا۔

اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا

الٰہی! تو مجھے جو سزا آخرت میں دینے والا ہو وہ مجھے دنیا میں ہی دیدے۔

پس اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تو اس کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتا تو نے یہ کیوں نہ کہا۔

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

خدایا ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

فرماتے ہیں اس نے اللہ سے یہی دعا مانگی اور اللہ نے اسے شفا بخشی۔

(اخرجہ المسلم فی صحیحہ ۴/ ۲۰۶۸ حدیث رقم (۲۳-۲۶۸۸) والترمذی فی السنن ۵/ ۴۸۷ حدیث رقم: ۳۴۸۷، واحمد فی المسند ۳/ ۱۰۷، مشکوۃ)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ؟ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ۔

مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے لوگوں نے پوچھا حضور کیسے ذلیل کرے؟ فرمایا: اپنے کو ان آفتوں پر پیش کرے جن کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن ۴/ ۴۵۳ حدیث رقم: ۲۲۵۴، واحمد فی المسند ۵/ ۴۰۵۔ مشکوۃ)

چیز جو تیرے پاس نہیں ہے — اس عاجزی کی تصویر بنا دے
نامۂ عمل احسن تو نہیں مگر — حسن عمل کو تحریر بقا دے
تقسیم کروں میں ہاتھوں سے اپنے — اپنی محبت کی جاگیر ذرا دے
آتا نہیں مجھے زندگی کا سلیقہ — خواب میں ہی تعمیر بتا دے
اپنے گناہوں پر نادم ہوں شرمسار — سرگوشی دل کی ضمیر سُنا دے
بندہ تیرا ہے سب یہی پکاریں — طالب نہیں ہوں تشہیر سوا دے
ہوتی رہے آمد لفظوں کے سہارے — فرزند کی یا رب توقیر بڑھا دے

سید فرزند علی زیدی

اللہ کی پناہ اس علم سے جو نفع نہ دے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اللّٰھم انی اعوذ بك من الاربع من علم لا ینفع، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعاء لا یسمع۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے: **"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ"** (اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں، اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو)۔''

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس کی تائید

میں اور شواہد بھی ہیں۔

أخرجہ ابو داود فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستعاذۃ، ۲/۹۲، الرقم: ۱۵۴۸، والنسائی فی السنن، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من نفس لا تشبع، ۸/۲۶۳، الرقم: ۵۴۶۷، وأیضاً فی باب الاستعاذۃ من دعاء لا یسمع، ۸/۲۸۴، الرقم: ۵۵۳۶۔ ۵۵۳۷۔ وأیضاً فی السنن الکبری، ۴/۴۴۵، الرقم: ۷۸۶۹۔ ۷۸۷۰۔

ہے رب کو بقا اور سب کو فنا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
کرتے ہیں دو عالم اس کی ثنا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
مالک ہے وہی خالق ہے وہی — رحمٰن وہی رزاق ہے وہی
ہر ایک کا ہے وہ عقدہ کشا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
مقصودِ رسل مطلوب امم — مسجود عرب، معبود عجم
روشن ہیں اسی سے ہر دوسرا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
نبیوں کی ولا، ولیوں کی صدا — حوروں کی ادا غلماں کی دعا
از تحت ثریٰ تا عرش علیٰ — سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ نور زمن وہ حسن چمن — ہر بزم کا وہ موضوع سخن
ہر رنگ میں ہے وہ جلوہ نما — سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ شام وسحر وہ شمس وقمر — ہر سنگ وشجر ہر برگ وثمر
ہر چیز ہے محو ذکر خدا — سبحان اللہ سبحان اللہ
عظمت اس کی ہو کیسے بیاں — عاجز ہے قلم قاصر ہے زباں
نقوؔی ہے سراپا جرم وخطا — سبحان اللہ سبحان اللہ

(سید محمد امین علی نقوی)

اسے بخش دیا گیا

عن حنظلة بن علی ان محجن بن الادرع رضی الله عنه حدثه قال: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضی صلاته وهو یتشهد وهو یقول: اللّٰهم، انی اسألك یا الله الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انك انت الغفور الرحیم قال: فقال: قد غفرله قدغفرله ثلاثا.

وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، وقال المزی: رواه ابو داؤد عن ابی معمرفو افقناه فیه بعلو

''حضرت حنظلہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ'' (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ (تو نے) کسی کو پیدا کیا اور نہ (تو) کسی سے پیدا ہوا ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں (تجھ سے التجاء ہے) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو بخش دینے والا مہربان ہے۔) راوی کا بیان ہے کہ (اس شخص کی یہ دعا سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔''

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مزی نے فرمایا: اسے امام ابوداود نے امام ابو معمر سے روایت کیا ہے جن کے علو مرتبت پر ہمیں ان سے موافقت ہے۔

(أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التشهد، ۱/۲۵۹، الرقم: ۹۸۵، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر، ۳/۵۲، الرقم: ۱۳۰۱، وأیضا فی السنن الکبری، ۱/۳۸۶، الرقم: ۱۲۲۴)

زمیں بھی تیری ہے اور آسماں بھی تیرا ہے — یہ فصلِ گل بھی تری، گلستاں بھی تیرا ہے
عدم وجود یقیں اور گماں بھی تیرا ہے — فضائے ارض و سما، لامکاں بھی تیرا ہے
یہ چاندنی کی فضائیں یہ جگنوؤں کی چمک — اندھیری رات میں روشن سماں بھی تیرا ہے
مفر کہیں بھی نہیں ہے وجود سے تیرے — تیرا وجود یہاں بھی وہاں بھی تیرا ہے
کہیں یقین کی صورت کہیں گماں کی طرح — امید و بیم کا سارا جہاں بھی تیرا ہے
کہیں شمیم کے جھونکے کہیں یہ صرصر ہے — بھری بہار بھی دورِ خزاں بھی تیرا ہے
زباں سے ہوتا ہے صدیقؔ کی ادا، لیکن — خیال تیرا ہے حرفِ بیاں بھی تیرا ہے

صدیق فتح پوری

جو مانگا وہ ضرور عطا ہو گا

عن انس رضی اللہ عنه انه کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا: اللّٰهم، انی اسألك بان لك الحمد لا اله الا انت المنان بدیع السماوات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم. فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم: لقد دعا اللہ باسمه العظیم الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی. و قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس آدمی نے دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ'' (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریف تیرے لئے ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! (میری دعا قبول فرما)۔'' تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی دعا سن کر) فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے (اس) اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو (لازمی) قبول ہو اور جس کے واسطہ سے مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔'' امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجہ أبو داود فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، ۲/ ۷۹، الرقم: ۱۴۹۵، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب خلق اللہ مائۃ رحمۃ، ۵/ ۵۵۰، الرقم: ۳۵۴۴، والنسائی فی السنن، کتاب السہو، باب الدعاء بعد الذکر، ۳/ ۵۲، الرقم: ۱۳۰۰-۱۳۰۱، وأیضا فی النعوت وللأسماء والصفات، ۱/ ۲۸۸، الرقم: ۱۴۳)

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا کہیں ہم نے پتا پایا نہ ہرگز آج تک تیرا
صفات وذات میں یکتا ہے تو اے قادرِ مطلق نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا
کسی کو کیا خبر کیوں خیر وشر پیدا کیا تو نے کہ جو کچھ ہے خدائی میں وہ ہے لاریب وشک تیرا
تیرے فیضِ کرم سے نار ونور آپس میں یک دل ہیں ثنا گر یک زباں ہر ایک ہے جن وملک تیرا
زبانِ خلق پہ ہر دم جو نام ہے تیرا مقامِ ہو سے بھی آگے مقام ہے تیرا
تو ہی ہے واقف رازِ جلی ورازِ خفی
کلامِ حق ہی کا مطلب کلام ہے تیرا

مکمل خیر کا سوال

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمها هذا الدعاء: اللّٰهم اني اسالك من الخير كله عاجله واجله ما علمت منه وما لم اعلم واعوذبك من الشر كله عاجله واجله ما علمت منه وما لم اعلم . اللّٰهم اني اسالك من خير ما سالك عبدك ونبيك واعوذ بك من شرما عاذبه عبدك ونبيك . اللّٰهم اني اسالك الجنة وما قرب اليها من قول اوعمل واعوذ بك من النار وما قرب اليها من قول اوعمل واسالك ان تجعل كل قضاء قضيته لي خيرا . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَّاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا" (اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ میں دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو نے میری بابت جو فیصلہ فرمایا ہے اسے خیر بنا دے)۔"

(أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ۲/۱۲۶۴، الرقم: ۳۸۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۳۳، ۱۴۶، الرقم: ۲۵۰۶۳، ۲۵۱۸۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۱، الرقم: ۲۹۳۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۵۰، الرقم: ۸۶۹، وأبو يعلى في المسند، ۷/۴۴۶، الرقم: ۴۴۷۳، والطيالسي في المسند، ۱/۲۱۹، الرقم: ۱۵۶۹، والبخاري في الأدب المفرد/۲۲۲، الرقم: ۶۳۹، والحاكم في المستدرك، ۱/۷۰۲، الرقم: ۱۹۱۴)

رسولِ پاک کا جب لب پہ نام ہوتا ہے   نفس نفس بخدا اِک پیام ہوتا ہے
وہ سب کا ذوقِ حضوری وہ شوق کا عالم   عجیب منظرِ باب السلام ہوتا ہے
ہر اک زباں پہ پس لا الٰہ الا اللہ   حضور سرورِ عالم کا نام ہوتا ہے
زہے سُرور خوشا لذتِ رکوع وسجود   جب اپنے سامنے بیت الحرام ہوتا ہے
وہ اس کی قرأتِ دلکش میں کیفِ وجدانی   جو وقتِ صبح حرم میں امام ہوتا ہے
ہجومِ عام رہے کیوں نہ چاہِ زم زم پر   یہیں پہ سیر اِک تشنہ کام ہوتا ہے
حضور رو شوق کی منزل عجیب منزل ہے   ہر اہلِ دل کا الگ اِک مقام ہوتا ہے

حمید صدیقی لکھنوی

بازار کے خسارے سے کیسے بچا جائے؟

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تو یوں کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً

اللہ کے نام سے، یا اللہ میں تجھ سے اس بازار کی خیر اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بازار کے شر اور جو اس میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس سے کہ گھاٹے کا سودا کروں (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر۔ مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام منبر پہ قیام فرما ہو کر روئے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سے معافی اور امن مانگو کیونکہ کسی کو ایمان کے بعد امن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ملی۔

(اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/۵۲۱، حدیث رقم: ۳۵۵۸، ابن ماجہ ۲/۱۲۶۵، حدیث رقم: ۳۸۴۹، مسند احمد ۱/۳۔ مشکوٰۃ)

☆ **عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذالك .**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔‘‘

(أخرجہ أبوداود فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، ۲/۷۶۔ الرقم: ۱۴۸۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۱۸۹، الرقم: ۲۵۵۹۶، وابن أبی شیبۃ فی المصنف، ۶/۲۱، الرقم: ۲۹۱۶۵)

محمد مصطفیٰ کے در کا تو گدا بن جا ملیں گے دو جہاں تجھ کو طلب کی انتہا بن جا
کرم پر پھر کرم ہو گا عطاؤں پر عطا ہو گی در محبوب پہ جا کر تو صرف التجا بن جا

ذکر و شکر اور حسن عبادت پہ استعانت کی دعا

عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اتحبون ان تجتهدوا فی الدعاء؟ قولوا: اللّٰهم، اعنا علی شکرك وذکرك وحسن عبادتك .

(وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد، وقال الهیثمی: ورجاله رجال الصحیح غیر موسی بن طارق وهو ثقة)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہو: ’’اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی شُکْرِكَ وَذِکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ‘‘ (اے اللہ! تیرا شکر ادا کرنے، تیرا ذکر کرنے اور احسن طریقے سے تیری عبادت کرنے کی ہمیں مدد و توفیق عطا فرما)۔‘‘

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے موسیٰ بن طارق کے اور وہ ثقہ ہیں۔

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۹۹، الرقم: ۷۹۶۹، والحاکم فی المستدرک، ۱/۶۷۷، الرقم: ۱۸۳۸، وأبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۹/۲۲۳، وابن سرایانی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۱/۵۰۷، الرقم: ۹۶۹، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۷۲، والسیوطی فی الدر المنثور، ۱/۳۶۸، وابن القیم فی الوابل الصیب/۲۳۲)

اس حدیث کو یاد کرلو

عن سعید بن جبیر قال: کان ابن عباس رضی الله عنهما یقول: احفظوا هذا الحدیث وکان یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم وکان یدعو به بین الرکنین: رب، قنعنی بما رزقتنی وبارك

لی فیه واخلف علی کل غائبة لی بخیر ۔ (وقال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد)

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو، اور وہ اسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کرتے تھے، اور وہ ان الفاظ کے ذریعے دو رکنوں کے درمیان دعا مانگا کرتے تھے: ’’رَبِّ ، قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَآئِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ‘‘ (اے میرے رب! تونے جو رزق مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور اس میں برکت عطا فرما اور ہر جگہ میری غیر موجودگی میں تو میرا محافظ بن جا)۔‘‘

(أخرجه ابن خزیمة فی الصحیح، باب الدعاء بین الرکنین أن یرزق اللہ الداعی القناعة بما رزق ویبارک له فیه، ۴/ ۲۱۷، الرقم: ۲۷۲۸، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۳/ ۴۴۶، الرقم: ۱۵۸۱۵، وأیضاً، ۶/ ۸۲، الرقم: ۲۹۶۳۳، والبخاری فی الأدب المفرد/ ۲۳۷، الرقم: ۶۸۱، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ۶۲۶، ۶۹۰، الرقم: ۱۶۷۴، ۱۸۷۸)

اے خدا شان تیری عالی ہے   دونوں عالم کا تو ہی والی ہے
یہ کرشمہ ہے تیری قدرت کا   مہکی مہکی جو ڈالی ڈالی ہے
دونوں عالم کا تو ہی ہے داتا   تیرے در کا ہر اک سوالی ہے
ہر زبان پر ہے تذکرہ تیرا   تو ہی آقا ہے تو ہی والی ہے
تیرا جلوہ ہے ذرے ذرے پر   ذات تیری ہی بے مثالی ہے
کیا سے کیا ہو گیا وہ دنیا میں   تو نے جس پر نگاہ ڈالی ہے
کوئی تجھ سا نہیں دو عالم میں   شان تیری بڑی نرالی ہے

آگ سے نجات کا سوال

عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال: کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : اللّٰهم، انا نسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من کل اثم والغنیمة من کل بر والفوز بالجنة والنجاة بعونك من النار ۔(رواہ الحاکم وابن سرایا ۔ وقالا: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ’’اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ‘‘ (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع اور تیری بخشش اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت میں کامیابی اور تیری مدد و نصرت سے آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔)‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سرایا نے روایت کیا اور دونوں نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجہ الحاکم فی المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۶، الرقم: ۱۹۲۵، وابن سرایا فی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۱/۵۰۶، الرقم: ۹۶۸، والنووی فی ریاض الصالحین/۳۴۴، الرقم: ۳۴۴)

حمد وثنائے کبریا میری زبان سے
اُس کو پسند ہے دُعا میری زبان سے
اُس کو پکارتا رہوں ہر لمحہ ہر گھڑی
جاری رہے یہ سلسلہ اپنی زبان سے
محسوس وہ ہوا مجھے اپنے قریب تر
نکلا ہے جب بھی یا خدا میری زبان سے
تشریف لائیں جب مرے سرکار قبر میں
یا رب درود ہو ادا میری زبان سے
اظہارِ عجز کی مجھے توفیق دی گئی
نکلا جبھی تو شکریہ میری زبان سے
قرآن میں دعائیں جو تعلیم کی گئیں
بس وہ دعائیں ہوں ادا میری زبان سے

اپنی دعا میں یوں کہا کرو......

عن بريدة الاسلمي رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قل: اللّٰهم اني ضعيف فقوفي رضاك ضعفي وخذلي الخير بنا صيتي واجعل الاسلام منتهى رضائي، اللّٰهم اني ضعيف، فقوني واني ذليل فاعزني واني فقير فارزقني . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد .

”حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: (اپنی دعا میں یوں کہو: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْلِی الْخَیْرَ بِنَا صِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَآئِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ“ (اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا میں طاقتور کر دے، اور مجھے پیشانی سے پکڑ کر خیر تک پہنچا (یعنی میرے مقدر میں ہی خیر لکھ دے) اور اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو مجھے طاقتور بنا دے اور میں ذلیل ورسوا ہوں تو مجھے عزت دار بنا دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما دے)۔“

(أخرجہ الحاکم فی المستدرک، کتاب الدعاء، والتکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۸، الرقم: ۱۹۳۱، وابن أبی شیبۃ فی المصنف، ۶/۴۵، الرقم: ۲۹۳۵۳، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/۴۴۴، الرقم: ۱۹۶۵۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۳۴۶، الرقم: ۶۵۸۵)

اللہ تجھ کو واسطہ ذات وصفات کا
صدقہ رسول تاجور کائنات کا
رکھ یا حمید مائل حمد وثناء ہمیں
کر ذوقِ نعت رحمت عالم عطا ہمیں
یا محصی حصارِ حریفاں شکست کر
ہم کو اُبھار حوصلے اعداء کے پست کر
یا مبدیٔ قلوب میں پیدا وہ جوش کر
بندے ترے مٹا سکیں دنیا سے شور وشر
کر پھر سے عیش وامن کی تخلیق یا معید
ہر رات شب برأت ہو ہر دن ہو روز عید

دے یا محی روحِ مسلماں میں تازگی   آ جائے جس سے دین میں ایمان میں تازگی
یا حی نیم جاں ہیں مسلماں حیات دے   جو رو جفائے اہل جفا سے نجات دے
قیوم تیری ذات ہے اے خالق انام
قائم نبی کا دین رہے تاحد قیام

(مولانا ضیاء دہلوی)

تمام موذی امراض سے خدا کی پناہ

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دعائه: اللّٰهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم والقسوه والغفلة والعيلة والذلة والمسكنة واعوذ بك من الفقر والكفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعة والرياء واعوذ بك من الصمم والبكم والجنون والجذام والبرص وسيىء الاسقام.

(رواه الحاكم والطبراني، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح، وقال المقدسي: اسناده صحيح)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ'' (اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، محتاجی، ذلت اور رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (یا اللہ!) میں فقر، کفر، فسق، بدبختی، نفاق، شہرت اور ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھی، برص (اور جملہ) موذی بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ۱/۷۱۲، الرقم: ۱۹۴۴، والطبراني في المعجم الصغير، ۱/۱۹۸، الرقم: ۳۱۶، وأيضا في الدعاء، ۱/۴۰۰، الرقم: ۱۳۴۳)

تو نے سارا جہاں سجایا ہے   جو بھی مانگا ہے تجھ سے پایا ہے
رنگ جتنے بھی یہ دھنک میں ہیں   ان میں تیرا ہی رنگ آیا ہے
مہر و ماہ و نجوم روشن ہیں   نور تجھ سے ہی سب نے پایا ہے

غنچہ و گل پہ یہ ہوا محسوس — جیسے خود تو ہی مسکرایا ہے
سارے موسم تجھی سے ہیں منسوب — دھوپ تیری ہے، تیرا سایہ ہے
نام تیرا لکھا جو کاغذ پر — کیف کیا کیا قلم نے پایا ہے
حمد لکھ کر تیری تبسم نے — کیا چراغِ یقیں جلایا ہے

ریحانہ تبسم فاضلی

جس کے غم زیادہ ہوجائیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے رنج و غم زیادہ ہو جائیں وہ یہ پڑھے۔

اللّٰھم انی عبدك و ابن عبدك و ابن امتك وفی قبضك ناصیتی بیدك ماض فی حكمك عدل فی قضائك اسئلك بكل اسم هولك سمیت به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدا من خلقك او الهمت عبادك استاثرت به فی مكنون الغیب عندك ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء همی وغمی .

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا اور تیری بندی کا بچہ ہوں اور میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے مجھ میں تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین انصاف ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کی برکت سے جو تو نے اپنا نام رکھا یا جو نام اپنی کتاب میں اتارا یا جو نام اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے بندوں کو الہام فرمایا یا اپنے پاس پردۂ غیب میں پوشیدہ رکھا یہ مانگتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے رنج و غم کو دور کرنے والا بنادے۔

(فرمایا) یہ کلمات کوئی بندہ نہیں کہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دیتا ہے اور اس کے عوض کشادگی عطا فرما دیتا ہے۔

(رواہ رزین مشکوٰۃ)

یعنی رنج و غم کا مارا ہوا یہ دعا پڑھے اور رنج و غم سے مراد دنیاوی رنج و غم ہیں جن کے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آخرت کا غم تو نعمت خداوندی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ اس کے بقا کی دعا مانگے، عشق خدا اور رسول کا رنج و غم تو مقصد حیات ہے۔

تیرا غم رہے سلامت میرے دل کو کیا کمی ہے — یہی میری بندگی ہے یہی میری زندگی ہے
تیرا درد میرا درماں تیرا غم میری خوشی ہے — مجھے درد دینے والے تیری بندہ پروری ہے

اے عبداللہ! مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا

عن علی رضی اللہ عنه قال: كنت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم ومعه ابوبكر رضی اللہ عنه ومن

شاء الله من اصحابه فمررنا بعبد الله بن مسعود وهو يصلي فقال النبي صلى الله عليه وسلم: من هذا؟ فقيل: عبد الله بن مسعود فقال: ان عبدالله يقرأ القرآن غضا كما انزل فاثني عبد الله على ربه وحمده فاحسن في حمده على ربه ثم سأله فاجمل المسألة وساله كاحسن مسألة سألها عبد ربه ثم قال: اللّٰهم، انى اسألك ايمانا لا يرتد ونعيما لا ينفد ومرافقة محمد صلى الله عليه وسلم في اعلى عليين في جنانك جنان الخلد. قال: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سل تعط سل تعط مرتين فانطلقت لا بشره فوجدت ابا بكر قد سبقني وكان سباقا بالخير. (رواه ابو يوسف والحاكم واللفظ له. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عبداللہ بڑی ملائمت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے جیسے کہ وہ نازل ہوا ہے۔ پس حضرت عبداللہ نے اپنے رب کی ثنا بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور نہایت بہترین طریقے سے حمد بیان کی۔ پھر اپنے رب سے سوال کیا اور نہایت اختصار سے سوال کیا اور رب تعالیٰ سے اتنے خوبصورت انداز سے سوال کیا جتنے خوبصورت انداز میں کوئی بندہ سوال کر سکتا ہے پھر کہا: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ فِيْ جِنَانِكَ جِنَانِ الْخُلْدِ“ (اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان جو کبھی تبدیل نہ ہو، ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور اعلیٰ علیین میں، جو کہ ہمیشہ قائم رہنے والی تیری جنت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی دعا سن کر) فرماتے جا رہے تھے: (اے عبداللہ!) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (اور) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یہ دو مرتبہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے جا چکے تھے (یعنی انہیں پہلے ہی یہ خبر سنا چکے تھے) اور وہ نیکی میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے تھے۔“

(أخرجه أبو يوسف في كتاب الآثار، باب السهو، ۱/۴۳، الرقم: ۲۱۹، والحاكم في المستدرك، كتاب ذكر مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، ۳/۳۵۸، الرقم: ۵۳۸۶، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۹۹۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۱/۳۵۵، الرقم: ۸۳)

پیٹ غریبوں کے خالی ہیں ہم دونوں ہاتھوں سے اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
کس کے خون کی چادر اوڑھی کس کی کھال اتاری ظالم یا چارہ گر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
زخموں سے ہم کو ہے کتنی والہانہ دلچسپی لگا رہے ہیں کہ بھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
محمد مصطفیٰ کے نقشِ قدم پہ چلنے والے کن رستوں سے گزر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

اللہ کا ہے خوف مظفر کتنا ہم بندوں کو بندوں سے کتنا ڈر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

مظفر وارثی

اچھی آزمائش کا سوال

عن ابی عبیدة قال: کان عبدالله رضی الله عنه اذا اجتهد فی الدعاء قال: اللّٰهم انی اسألك من فضلك الذی افضلت علی وبلائك الحسن الذی ابتلیتنی ونعمائك التی انعمت علی ان تدخلنی الجنة، اللّٰهم ادخلنی الجنة برحمتك ومغفرتك وفضلك. رواه ابن ابی شیبة والطبرانی والدیلمی، وقال الهیثمی: ورجاله رجال الصحیح.

’’حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب خوب گڑگڑا کر دعا کرتے تو فرماتے: ’’اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الَّذِیْ اَفْضَلْتَ عَلَیَّ وَ بَلَآئِكَ الْحَسَنَ الَّذِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ وَنَعْمَائِكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ اَنْ تُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ ادْخِلْنِیَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَفَضْلِكَ‘‘ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس فضل کا سوال کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیا اور تیری اس اچھی آزمائش کا جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنی رحمت، مغفرت اور فضل کے واسطے جنت میں داخل فرما)۔‘‘

أخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف، کتاب ما جاء عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ۶/ ۶۸، الرقم: ۲۹۵۲۹، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۹/ ۱۸۶، الرقم: ۸۹۱۷، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/ ۴۵۵، الرقم: ۱۸۴۹، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۸۴-۱۸۵۔

کیوں ڈھونڈتے پھرتے ہو عالم میں کیوں اسکی تلاش میں ہوتے ہو گم **وھو معکم وھو معکم وھو معکم**
کوئی ہم سے جو اس کا پتہ پوچھے بتلائیں گے ہم یہ پردہ سے **فی انفسکم فی انفسکم فی انفسک**
وہ تو پاس تھے پر دیکھا ہی نہیں لو چپکے سے ہم کو سنا بھی چلے **انا اقربکم انا اقربکم انا اقربکم**
جب من کان اللہ ہوئے پھر کان اللہ لہ ٹھہرے **لا ریب لکم لاریب لکم لاریب لکم**
یہی کہتا ہے اشرفی مسکیں نہیں خالی ہے اس سے کوئی کہیں **احد منکم احد منکم احد منکم**

(اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں

مجلس کا آخری کلام یہ ہونا چاہئے

عن علی رضی الله عنه قال: من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجر یوم القیامة فلیکن آخر کلامه فی مجلسه: سبحان ربك رب العزة عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد لله رب العالمین ○ (الصافات، ۳۷: ۱۸۱)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال روز قیامت اجر کے پورے

پورے پیمانے سے ماپا جائے تو اس کا اپنی مجلس میں آخری کلام یہ ہونا چاہئے: ”سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○‘ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے ان (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ○)۔“

(ذکرہ ابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۴/ ۲۶، والزیلعی فی تخریج الاحادیث والآثار، ۳/ ۱۸۲، الرقم: ۱۰۹۵، والسناوی فی الفتح السماوی، ۳/ ۹۵۷، الرقم: ۸۴۵)

پروردگار تو ہے، تو مہرباں خدا ہے دل میں تری محبت، لب پر تری ثنا ہے
کلیوں میں تیری رنگت، پھولوں میں تیری خوشبو کرنوں میں نور تیرا، تاروں میں تو بسا ہے
رحمٰن تو ہے یا رب! تو ہے رحیم یا رب! تیرا کرم ہے ہم پر، ہم پر تیری عطا ہے
تو بے نظیر بھی ہے، تو دستگیر بھی ہے ہر دل کا ہے سہارا، ہر دل کا آسرا ہے
تیرے حضور جھک کر، ہم تجھ سے مانگتے ہیں ہم کو دکھا خدایا! سیدھا جو راستہ ہے

خلیق قریشی

پاک ہے وہ ذات

پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زبان سے یہ مبارک دعائیں اور پاکیزہ اذکار عطا فرمائے جن کو پڑھ کر ہم اللہ کی بنائی ہوئی جنت کے حقدار ہو سکتے ہیں اور اس کی بھڑکائی ہوئی دوزخ سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

تمام خوبیاں اللہ عزوجل اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اطاعت گزار بندوں سے جنت کی نعمتوں کا وعدہ فرمایا اور منکرین کو عذابِ جہنم کی وعید سنائی اور جس نے اس کی مضبوط بادشاہت کا انکار کیا اس پر اپنا غضب فرمایا، نافرمانوں کی پردہ پوشی فرمائی، اپنے گناہوں کا عذر پیش کرنے والوں کا عذر قبول فرمایا، جس نے اس کی بارگاہ میں آنسو بہائے اس کی مغفرت فرمادی، جو اس کی رضا کے لئے شکستہ دل ہوا رب عزوجل نے اسے درست کر دیا، جو کامیاب ہوا اسی کی مدد سے ہوا، جس نے اس کے عظیم احسانات کو یاد رکھا اس کو اچھا بدلہ عطا فرمایا۔ تمام نوری مخلوق، دائرے میں گھومتا آسمان، بجلی اپنی چمک دمک کے ساتھ، چلتے ہوئے بادل اور ہوا، بہتی نہریں، درختوں کی ٹہنیاں، رنگ برنگی کلیاں، پرندے اپنی غمزدہ آواز میں، باغات اپنے سبزے کے ساتھ، خشک میدان اپنے ٹیلوں کے ساتھ اور سمندر اپنی مچھلیوں کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، ہر ایک اپنی انوکھی زبان میں اس کی پاکی بیان کرتا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو معبودِ عظیم، زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، جس نے رزق کی تقسیم، طے شدہ موت اور ہر چیز کے لئے مقررہ وقت کا اندازہ لگایا، جس کی معرفت پانے میں عقل و سمجھ حیران و ششدر ہے، جس نے اپنے نورِ رحمت سے اپنے خاص بندوں کے

لئے جنت بنائی جنہیں وہ مہر لگی ہوئی صاف وشفاف پاکیزہ شراب سے سیراب کرے گا اور جہنم کو اپنے شدید غضب سے ان نافرمان بندوں کے لئے پیدا کیا جن کے لئے شقاوت لکھ دی گئی تھی، اس میں انہیں ہلاکت و بربادی، المناک عذاب اور سخت ڈانٹ ڈپٹ ہوگی۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے جہنم کا ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو سب کا خدا ہے، ہمیشہ سے عظیم، قوت والا، شان وشوکت اور حسن وجمال والا ہے، اپنی بادشاہی میں یکتا ہے، اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ اپنے اطاعت گزار کے لئے جنت بنائی اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو، اور نافرمان کے لئے جہنم بنائی اگرچہ وہ قریش کا آزاد شخص ہی کیوں نہ ہو اور اس کو مشرکین وکفار کا ٹھکانہ، بدبختوں اور فاسقوں کے رہنے کی جگہ بنا دیا۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

لیکن چونکہ اہل ایمان عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حمد خدا کے ساتھ ساتھ ذکر مصطفیٰ بھی ضروری ہے اس شرط کے ساتھ کہ

پہلے حمد سے زبان پاک کرلو   تو پھر نام لینا حبیب خدا کا

صلی اللہ علی النبی الامی والہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلام علیک یا رسول اللہ ۔

تو میرے راستے میں پھول اور کلیاں کھلاتا ہے   تو سبزے کی حسیں چادر مری خاطر بچھاتا ہے
تو صحرا میں مری خاطر اٹھا کر ابر لاتا ہے   تو میری کشتِ ویراں کو خزاں میں لہلہاتا ہے
تو سورج، چاند، تارے میری خاطر لے کر آتا ہے   تو میرے واسطے رنگوں بھرے منظر سجاتا ہے
مرے مالک! مجھے تو شعر کی صورت دکھاتا ہے   سخن کے باب میں مضمون نئے مجھ کو سجھاتا ہے
کسی صورت میں، تیری بات کو جھٹلا نہیں سکتا   ترے احسان ہیں اتنے کہ میں گنوا نہیں سکتا

جاوید اقبال ست

اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِحَقِّ رِزْقِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے رزق مبارک کے صدقے رزق عطا فرما!"

☆ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِحَقِّ قَلْبِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ! ہمارے دلوں کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے صدقے منور فرما!"

☆ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ رَحْمَةً فِيْ بُيُوْتِنَا بِحَقِّ بَيْتِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اے ہمارے اللہ تعالیٰ! ہمارے گھروں میں رحمتوں کا نزول فرما حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس گھر کے صدقے!"

☆ "اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ اُمُوْرَنَا بِحَقِّ بَرَكَاتِ اِسْمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

”اے ہمارے اللہ تعالیٰ! ہمارے کاموں میں آسانیاں پیدا فرما حضور پرنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے صدقے!“

☆ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ اَجْسَادَنَا بِحَقِّ جَسَدِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ! ہمارے جسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے صدقے نوری کردے!“

☆ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ حَيَاتَنَا بِحَقِّ حَيَاةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ! ہماری زندگیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے صدقے منور فرما!“

☆ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجِ الشَّيْطٰنَ الْمَرْدُوْدَ مِنْ حَيَاتِنَا بِحَقِّ تِلَاوَةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ مبارک کے صدقے ہماری زندگیوں سے شیطان مردود کو نکال دے!“

☆ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا بِحَقِّ دُعَآءِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے صدقے ہماری دعائیں قبول فرما!“

☆ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا حُبَّ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى بِحَقِّ حُبِّ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے صدقے ہمیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرما!“

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى بِحَقِّ مِعْرَاجِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے صدقے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما!“

☆ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا بِحَقِّ طَعَامِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے صدقے کھلا!“

☆ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنَا بِحَقِّ طَهَارَةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی کے صدقے (گناہوں سے) پاک کردے۔

☆ اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنَّا الشِّقَآءِ بِحَقِّ بَرَكَاتِ مَسْكَنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ! حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش (مدینہ منورہ) کی برکات کے صدقے ہم سے بدبختی دور فرما!“

☆ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنَا بِحَقِّ عِلْمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے صدقے ہمیں علم عطا فرما!“

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تِلَاوَةِ الْقُرآنِ بِحَقِّ تِلَاوَةِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت مبارک کے صدقے ہمیں قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما!''

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الذَّاکِرِیْنَ بِحَقِّ ذِکْرِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے صدقے ہمیں ذکر کرنے والوں میں شامل فرما۔''

تری ذاتِ مظہر عدل کل، ترا وصف عین کمال ہے
تری حمد کیسے بیاں کروں، مری زندگی کا سوال ہے
کسی خضرِ راہ سے پوچھئے، کسی اہلِ عشق سے جانئے
وہ کہاں نہیں، وہ کہیں نہیں، یہ یقین ہے، یہ خیال ہے
نظر اپنی جس کی طرف اٹھی، کسی جلوہ زار میں کھو گئی
تری شمعِ حسن کی ہر کرن، رُخِ مصطفیٰ کا مال ہے
جو کسی کا کوئی نہ ہو سکا، تو ترے کرم نے کرم کیا
مری معصیت کا طلسم بھی، تری رحمتوں کا کمال ہے
تری مدحِ پاک ہو کیا ادا، تو خیال ووہم سے ماورئی
تری ابتداء ہے، نہ انتہا، ترا ایک ماضی وحال ہے

شاہ انصار الٰہ آبادی

مختلف اوراد ووظائف مختلف کتب کے حوالوں سے

اس عنوان پہ پہلے چند ضروری مسائل ذہن نشین کرلیں جو اگرچہ بے ربط ہیں لیکن بہت ہی مفید ہیں۔

گر تو خواہی زیستن با آبرو
یاد او کن یاد او کن یادِ او
ہر گدا را ذکرِ اُو سلطان کند
ذکرِ اُو بس زیورِ ایمان بود

☆ دن میں سو مرتبہ تیسرا کلمہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کے بعد چوتھا کلمہ پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مسلمان ایک بار میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے ہم دس بار اس مومن پر رحمت بھیجتے ہیں۔

☆ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** عرش اللہ کے خزانوں کا قیمتی جوہر ہے، اس میں ۹۹ بیماریوں کی شفاء ہے۔

یاد رہے: جو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔ شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ پہاڑ کے مطابق ثواب ملتا ہے اور مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں تنگی معیشت دور ہوتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علی وسلم کے دربار میں تقرب نصیب ہوتا ہے۔ دشمنوں پر مدد ملتی ہے اور قلب کے نفاق اور زنگ سے صفائی ہو جاتی ہے۔ لوگوں کو اس شخص سے محبت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو ہر مرتبہ درود پڑھنا مستحب ہے اور ایک بار واجب

ہے۔

☆ اللہ کا ذکر دل کی بیماریوں کی شفا ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ عبادتِ نفلیہ کی کوتاہی کثرتِ ذکر سے زائل ہوتی ہے۔

☆ غافلین میں ذاکر شخص ایسا ہے جیسا کہ جہاد سے بھاگنے والوں میں سے ایک شخص جم کر کفار کا مقابلہ کر رہا ہو۔ یہ بھی جہاد ہی ہے۔

☆ علم ہی اللہ کے ذکر کے قریب لے جاتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ اگر عالم اللہ کے دوست نہیں تو کوئی بھی اللہ کا دوست نہیں۔

☆ جو شخص چاہے کہ اس کی اللہ تک رسائی ہو جائے تو ضروری ہے کہ اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ذکر کثرت سے کرے۔ جتنا ذکر میں اضافہ ہوگا اتنا ہی اللہ کے قرب میں اضافہ ہوگا۔ برعکس اس کے جتنی ذکر میں غفلت ہوگی اتنی ہی اللہ سے دوری ہوگی۔ اللہ کا ذکر دل کے لئے ایسا ہے جیسا کہ مچھلی کے لئے پانی۔ ذکر کی مجلسیں ملائکہ کی مجلسیں ہیں اور لغویات کی مجلسیں شیاطین کی مجلسیں ہیں۔ ذکر سہل ترین عبادت ہے لیکن بڑی فضیلت کا حامل ہے جس شخص کے لئے ذکر کا دروازہ کھل گیا۔ وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ جتنا زیادہ ذکر کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ شکر ادا ہوگا۔

☆ کلمہ طیبہ کو کلمہ توحید بھی کہا جاتا ہے۔ سب نیکیوں سے افضل ہے۔ سچی اور پکی بات سے مراد کلمہ طیبہ ہی ہے۔ قرآن اور توحید کا مفہوم کلمہ طیبہ ہے۔ تمام اذکار سے افضل ہے۔ کلمہ طیبہ کے بعد درود شریف اور الحمد للہ کہنا چاہئے تا کہ ایسی نعمت کی عطا پر اللہ کا شکر ادا ہو سکے۔

☆ استغفار اور الحمد للہ بھی افضل دعاؤں میں سے ہیں۔

☆ اسم اعظم اللہ ہے۔ بعض کے نزدیک یا حی یا قیوم ہے۔ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے۔ اسم اعظم سے دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ آگ لگ جائے تو اللہ اکبر کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

☆ جو شخص رات کو جاگ کر عبادت نہ کر سکے بخل کی وجہ سے خیرات نہ کر سکے اور بزدلی کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے تو اس کو چاہئے کہ کثرت سے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم پڑھا کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے فرشتے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود یعنی مقامِ شفاعت تک پہنچانا مقصود ہے اور زیادتی مراتب کے لئے بھی۔ اللہ کے درود سے مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا ہے۔ اہل سنت ہونے کی علامت یہ ہے کہ حضور پر کثرت سے درود بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے اتارو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن نہیں۔ لہٰذا درود کے ذریعہ سے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان اتارا جا سکتا ہے۔

☆ نیکی کا ثواب جمعہ کے روز ستر گنا ملتا ہے۔

- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا اور وہ عرش اللہ کے سایہ میں ہوگا۔
- ☆ سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام دس دفعہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو۔ دعا سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے وہ حجاب ہٹ جاتا ہے۔
- ☆ بزرگانِ دین نے فرمایا کہ کثرتِ درود سے نزع بھی آسان ہو جاتی ہے۔
- ☆ بعد نماز صبح اور عصر تین دفعہ **استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ** پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- ☆ کلمہ طیبہ بار بار پڑھنے سے ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔
- ☆ کھیتی بھی تسبیح کرتی ہے اور کھیتی والے کو اس کا ثواب ملتا ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی حد مقرر کی ہے۔ سوائے ذکر کے۔ لہٰذا ذکر جاری و ساری رہنا چاہئے۔
- ☆ خدا کی محبت بندے کے لئے اور بندے کی خدا کے لئے ضروری ہے۔ اللہ محبت سے بندے کو نعمتیں عطا فرمائے اور بندہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔
- ☆ جب کوئی اللہ کا ذکر بہت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے ہو جاتا ہے۔
- ☆ ذکرِ خفی ذکرِ جلی سے ستر درجہ افضل ہے۔
- ☆ سات بار سورہ فاتحہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پورے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔
- ☆ ہر چیز کے لئے کوئی صیقل ہے۔ دلوں کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
- ☆ اگر سورہ اخلاص گیارہ دفعہ پڑھ کر مردوں کو ثواب بخشا جائے تو موافق شمار مردوں کے پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔
- ☆ جس نے اللہ کہہ کر پکارا گویا اس نے اللہ کے سارے صفاتی ناموں سے پکارا۔
- ☆ جس نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی گویا اس نے ساری آسمانی کتابیں پڑھ لیں۔
- ☆ مسجدوں میں جماعتوں کا بلند آواز سے ذکر کرنا مستحسن ہے۔ بشرطیکہ کسی سونے والے نمازی یا قاری کو پریشانی نہ ہو اور یہ کہ اس میں ریا نہ ہو۔ ذکرِ خفی میں ریا نہیں ہو سکتی لہٰذا ذکرِ خفی کے متعلق حکم ہے کہ اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو۔ زاری سے اور ڈر سے اور بغیر آواز نکالے صبح اور شام خفیہ دعا اعلانیہ دعا سے ستر حصہ زیادہ بہتر ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے لوگوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ دنیاوی بادشاہت بھی ایسا اطمینان نہیں د

سکتی۔ یکدم باخدا بودن بہ از تختِ سلیمانی۔

☆ اللہ کا ذکر دلوں کی صفائی کرتا ہے اور عذاب سے بچاتا ہے۔

☆ ذکر قلبی یہ ہے کہ دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر خیرات سے سات لاکھ گناہ افضل ہے۔ یہ غربا کے لئے خوشنودی کا باعث ہے۔

☆ جو لوگ محض اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں ان کے متعلق آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم بخش دیئے گئے ہو اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل گئے ہیں۔ (سبحان اللہ)

☆ اللہ کا ذکر اس کی محبت کا دروازہ ہے۔

☆ خواہشات اور غفلت دل کا زنگ ہیں۔ جن کا علاج صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

☆ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ۹۹ قسم کی بلائیں دور کرتا ہے۔

☆ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم پڑھنے پر چوبیس ہزار نیکیاں مل سکتی ہیں۔

☆ صبح کی نماز کے وقت دس دفعہ تعوذ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ شیطان کو ایک فرشتہ کے ذریعے سے دور رکھتا ہے۔

☆ جس کو دعا مانگنے کی توفیق مل گئی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

☆ نازل ہونے والی آفت سے پہلے اگر دعا مانگ لی جائے تو آفت اور دعا کا رستے میں ہی میل ہو جاتا ہے اور قیامت تک کشمکش میں دعا آفت کو آگے آنے سے روکتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کی وقعت نہیں۔ دعا آسمان اور زمین کا نور ہے۔

☆ سختی اور مصیبت کے وقت اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا مانگنی چاہئے اور بوقت دعا منہ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے۔ دوزانو ہو کر بیٹھنا چاہئے۔ دعا سے پہلے اور بعد خدا کی حمد وثنا کرو۔ اوّل اور آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ دعا ہاتھ پھیلا کر مانگو۔ سائل کی طرح ہاتھ اوپر اٹھاؤ اور ہاتھ مونڈھوں تک لے جاؤ۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگو۔ دعا بے دلی سے نہ مانگی جائے۔ ایک ہی مقصد کے لئے بار بار دعا مانگو۔ یعنی کم سے کم تین دفعہ۔ دعا صرف کارِ خیر کے لئے مانگو نہ کہ ناجائز بات کے لئے چھوٹی بڑی حاجات یعنی تمام جائز حاجات کے لئے دعا خدا سے مانگو۔ ان ربی سمیع الدعا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

☆ لا الٰہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمین پڑھ کر دعا مانگو۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

☆ تین بار یا ارحم الراحمین کہہ کر دعا مانگو۔ انشاء اللہ قبول ہوگی۔ دعا قبول ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

☆ جب دعا میں پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگی جائے تو دعا کی قبولیت کی قوی امید ہو جاتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حالت میں کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے لئے وضو کی قید نہیں لگائی گئی۔

☆ مصیبت کو رفع کرنے کے لئے اللہ کا ذکر اکسیر ہے۔

☆ درود شریف شفاء ہے۔

☆ صبح اور شام اللہ کے ذکر کے لئے اچھے وقت ہیں۔ یہ زندگی کی دکان کھلنے اور بند ہونے کے اوقات ہیں۔

☆ سبحان کی تسبیح کا ورد کرنے والے کے عیوب انشاء اللہ فنا ہو جائیں گے اور نیک اخلاق نصیب ہوں گے کیونکہ رب کے نام کا اثر ورد کرنے والے پر ہوتا ہے۔ جیسے شافی کے ورد سے شفا اور غفور کے ورد سے مغفرت نصیب ہوتی ہے۔

☆ جو کوئی یا قہار ایک ہزار بار پڑھ لے گا۔ اس کے دل سے خلقت کا خوف دور ہو جائے گا۔

☆ دعاؤں اور وظیفوں کے اثر کے لئے کسی صاحب اثر کی اجازت چاہیے۔

☆ سورہ فاتحہ سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ اس کے ساتھ تعوذ بھی مفید ہے۔

☆ فجر کی سنتوں کے بعد ستر بار استغفار اوّل آخر تین بار درود شریف ہر مصیبت کا دفعیہ ہے اور رزق کی برکت کا ذریعہ بھی۔

☆ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمر کے آخری حصہ میں کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

☆ برے خیال کو وسوسہ اور اچھے خیال کو الہام کہتے ہیں۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے اور الہام فرشتوں کی طرف سے۔ وسوسہ پر لاحول پڑھو اور الہام پر الحمدللہ۔ نفس امارہ کے غلبہ کے وقت وسوسے زیادہ ہوتے ہیں اور نفس مطمئنہ کے غلبہ کے وقت الہام زیادہ۔

☆ شیطان دشمن ہے مگر دوست بن کر گمراہ کرتا ہے۔ بری چیز کو اچھی کر دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی اور شیطان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ اللہ کی یاد گناہوں کے لئے ایسی ہے۔ جیسے پلیدی کے لئے دریا کا پانی۔

☆ جب میت کو قبر میں اتارو تو کہو بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ۔

☆ درود پڑھنا دراصل رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

☆ ہر دعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ صرف درود شریف ہی پڑھنے سے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ سب حاجات پوری کر دے گا۔

☆ طلوعِ فجر سے لے کر نمازِ فجر تک اگر سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ پڑھ لیا جائے تو دنیا ذلیل ہو کر تمہارے پاس آئے گی۔

☆ گلاب کا سرخ پھول سونگھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے۔

☆ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک فرشتہ قیامت تک مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے۔ (سبحان اللہ)

☆ حنان وہ ہے جو اپنے سے اعراض کرنے والے پر متوجہ ہو اور منان وہ ہے جو سوال سے پہلے ابتدا بخشش کرے۔ (سبحان اللہ)

☆ سورہ فاتحہ پڑھنے والے پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

☆ حضرت خضر اور حضرت الیاس سے مروی ہے کہ بندہ اگر جمعہ کے روز نماز عصر پڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کرکے یا اللہ، یا رحمٰن،

غروب آفتاب تک پڑھتا رہے تو جو کچھ خدا سے مانگے مل جاتا ہے۔

☆ جو شخص بوقت صبح دس بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا گناہوں سے پاک ہو جائے گا۔

☆ جس شخص کا کوئی کامل مرشد نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو لازم کرے پہلے سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ انشاء اللہ واصل بحق ہو جائے گا۔

☆ جو شخص بسم اللہ پڑھے گا اس کو ہر حرف کے بدلے چار ہزار نیکیاں ملیں گی۔ چار ہزار گناہ معاف ہوں گے اور چار ہزار درجے بلند ہوں گے۔

☆ جو شخص تین بار سورۂ اخلاص پڑھے گا تو اس کے لئے اس کے گھر والوں کے لئے اور اس کے پڑوسیوں کے لئے برکت ہوگی اور سارے قرآن شریف کا ثواب ملے گا۔

☆ گنہگار زیادہ استغفار پڑھے اور دوسرا زیادہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔

☆ جو شخص بعد نماز بھی سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم پڑھے گا اس کے اعمال عرش، کرسی اور دنیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ وزنی ہوں گے۔

☆ گھبراہٹ کے وقت تیسرا کلمہ صحیح ہتھیار کا کام دیتا ہے۔ لہٰذا اس کلمہ کے پڑھنے سے آدمی محفوظ ہو جاتا ہے۔

☆ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنے اور درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھے اطاعت احکام کے ساتھ یاد کرو۔ میں تمہیں ثواب اور مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔

☆ ثواب ملنے کی شرط ایمان اور اخلاص ہے اور ثواب کی مقدار اخلاص کی مقدار پر منحصر ہے۔

☆ ہجوم افکار و مصائب کے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا ورد مشکلات کا حل ہے۔ ہزار بار پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی توفیق بذاتِ خود ایک نعمت ہے۔ آخرت کی جزا اس کے علاوہ ہے۔

☆ جب آدمی کی دعا کا نتیجہ اس کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا رخ اس طرف پھیر دیتا ہے جو اس کے لئے مفید ہو۔ (الحمد للہ)

☆ ذکر خفی یہ ہے کہ زبان نہ ہلائی جائے اور دل میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔ ذکر جہر میں زبان اور دل دونوں ذکر اللہ میں مشغول ہوں۔ ذکر جہر بھی بہت بلند آواز سے نہیں بلکہ متوسط آواز سے کرنا چاہئے اور ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل پر طاری رہنا چاہئے۔

☆ جو لوگ عبادت اور یادِ خدا میں لگے رہتے ہیں وہ گویا مقبولِ درگاہ ہیں۔

☆ ذکر اللہ کی فضیلت جہاد سے بھی زیادہ ہے لیکن اگر جہاد کی اشد ضرورت ہو تو جہاد سب عبادات سے افضل ہے۔

سورۂ اخلاص اور درود شریف کا ورد بندے کو خدا اور رسولِ خدا کے قریب کرتا ہے۔

☆ اگر مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بار بار آئے تو صرف ایک بار درود پڑھنے سے واجب کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

☆ سلطان الاذکار ذکر نفی واثبات ہے۔ (یعنی لا الٰہ الا اللہ) اس نعمت سے دل روشن کرو۔

☆ جو شخص ذکرِ حق سے غافل ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ اور پتھر جیسا ہو جاتا ہے۔

☆ جس نے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود پڑھا اس کی ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔ یعنی کل سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی یاد سے شکر ادا ہوتا ہے اور اللہ کی یاد نہ کرنا کفرانِ نعمت ہے۔

☆ غصہ کی حالت میں اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا چاہیے۔ اگر آدمی کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو لیٹ جائے، ٹھنڈے پانی سے ہاتھ منہ دھوئے اور سجدہ میں گر جائے ناک میں پانی ڈالنے سے بھی غصہ دور ہو جاتا ہے۔

☆ خدا کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ یہ کام دنیا کی دولت یا دوسری دنیاوی نعمتیں نہیں کر سکتیں۔

☆ قرآن شریف کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہیں۔ حرف سے مراد حرف ہے نہ کہ لفظ۔

☆ جب بلندی پر چڑھو تو کہو اللہ اکبر اور جب نشیب میں اترو تو کہو سبحان اللہ۔

☆ سورۂ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے۔

☆ مردے کے پاس غسل سے پہلے قرآن پڑھنا مناسب نہیں۔ اگر پڑھو تو پہلے میت کو ڈھانک لو۔

☆ اللہ کا ذکر کثرت سے اور اخلاص سے کرنے والے موت کے بعد بھی زندوں کے حکم میں ہیں۔

☆ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مطلب یہ ہے کہ برے کاموں سے بندہ رُک جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا قلعہ ہے جو اس میں آئے گا محفوظ رہے گا۔

☆ جس نے عاشورہ کی شب کو عبادت کی تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسے زندہ رکھے گا۔

☆ ذکر خفی بندے اور خدا کے درمیان مخفی رہتا ہے۔ فرشتوں کو اس کا علم نہیں ہوتا۔

☆ دعا کے وقت جب بیمار خدا کو پکارے تو کہے یا شافی الامراض محتاج کہے یا قاضی الحاجات۔ گنہگار کہے یا غفار الذنوب۔

☆ انسان اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے بھی دعا مانگ سکتا ہے یعنی کہے اے میرے مالک اگر میرا فلاں کام قبول ہے تو میری یہ دعا قبول فرما۔

☆ حبیب خدا ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہوتا ہے۔

☆ ایمان والوں کو کلمہ طیبہ اپنی برکت سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل وہی افضل ہے جس میں ہمیشگی ہو خواہ تھوڑا ہو۔

☆ اعوذ آبِ رحمت کا دریا ہے جو اس میں غوطہ لگائے گا پاک ہو جائے گا۔ انبیاء کرام نے ہر مصیبت کے وقت اعوذ پڑھی۔ اس کے پڑھنے سے بندے اور شیطان کے درمیان تین سو پردے حائل ہو جاتے ہیں۔

☆ رات کا آخری حصہ ذاکروں کے لئے نزول رحمت کا وقت ہے۔

☆ دعا آہستہ اور خفیہ کرنی چاہئے۔ جب کسی دوسرے کے لئے دعا کرو تو اپنے لئے بھی کرو تا کہ یہ محسوس ہو کہ تم بھی دعا کے محتاج ہو۔

☆ دلائل الخیرات کے خطبہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود تو خود سنتے اور غیر محبین کا درود ہم پر پیش کر دیا جاتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھانے کے لئے زیادتی درود شریف اور آپ کے اقوالِ زندگی کا مطالعہ ضروری ہے۔

☆ شیخ محی الدین بن عربی سے یہ حدیث مروی ہے کہ ستر ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھنے سے بخشش ہو جاتی ہے۔

☆ عبادت میں مشقت اٹھانا سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

☆ حضرت معروف کرخی فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ تین بار یہ دعا پڑھے گا کہ اے پروردگار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو نیک کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو خوشحال کر۔ اس کا نام ابدیوں میں لکھا جائے گا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے)

☆ اگر دل مسلسل ذکر اور گوشہ نشینی سے اکتا جائے تو لوگوں سے انس و محبت رکھ کر دل کو اندھا ہونے سے بچا لینا چاہئے۔ البتہ غافلوں کی صحبت سے بچنا چاہئے اور نیک اور باشعور اشخاص سے مجالست رکھنی چاہئے۔

☆ عبادت اتنی ہونی چاہئے کہ تمام لغزشوں کا کفارہ ہو جائے۔

☆ میزانِ عدل میں پورا کلمہ طیبہ سب وزنوں سے بھاری ہوگا۔

☆ قیامت میں ہمارا وسیلہ کلمہ طیبہ ہے۔

☆ اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔ حصولِ علم نافع اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بھی خدا سے ہی مانگتے رہنا چاہئے۔

☆ کوئی ایسی دعا رد نہیں ہوتی جس سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے۔

☆ قیامت کے روز سورۂ بقرہ اور آل عمران بادل کی صورت میں اپنے قاری کے حق میں شفاعت کریں گی۔

☆ حدیث میں ہے کہ اخیر شب میں بندہ اللہ کے ہاں بہت مقرب ہوتا ہے۔ یہ ذکر کا بہت اچھا وقت ہوتا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ جب کوئی بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باغاتِ بہشت کی ہوا کا متمنی ہو اسے چاہئے کہ ذکر حق کثرت سے کیا کرے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے کہ یا الٰہی مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی محبت عطا فرما جنہیں تجھ سے محبت ہے۔

- ☆ دل کی تکلیف کے مریض کو چاہئے کہ بار بار یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔
- ☆ درود شریف میں نماز سے بھی زیادہ فضیلت ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں جس سے اللہ کی رحمت مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات بھی شامل ہے۔
- ☆ سانپ کے کاٹنے کی جگہ پر پانی میں نمک گھول کر زخم پر ملتے جاؤ اور سورۂ اخلاص پڑھتے جاؤ۔
- ☆ اگر مرشد کامل نہ مل سکے تو سورۂ اخلاص اور درود شریف کا ورد کرنا چاہئے۔
- ☆ سورۂ فاتحہ ایک سانس سے گیارہ دفعہ پڑھ کر دم کرنا دردِ گردہ کے لئے سریع الاثر ہے۔
- ☆ تمام اذکار سے افضل لا الہ الا اللہ اور تمام دعاؤں سے افضل الحمد وللہ ہے۔
- ☆ بزرگوں نے کہا ہے کہ جو آدمی نمازِ تہجد نہیں پڑھ سکتا تو کم از کم صبح اٹھ کر کلمہ شہادت ہی پڑھ لیا کرے۔

عبادت کی برکات

روزی کا بڑھنا، زندگی کا پرلطف ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹلنا، سچی عزت و آبرو کا مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا، دل اور راحت میں ترقی ہونا، زندگی میں غیبی بشارتیں ہونا، عمر کا بڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا وغیرہ وغیرہ عبادت کی برکات سے ہیں۔

- ☆ حمد و ثنا کرنا مومن کی بہار ہے۔
- ☆ جسے غم و افکار گھیر لیں اسے چاہئے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بکثرت پڑھے۔ اس کے ساتھ ہر بار ایک فرشتہ صحت مندی لاتا ہے۔ نیز یہ وہ دعا ہے جس سے ستر بلاؤں سے عافیت ملتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعا کو دس بار پڑھنے سے بندہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔
- ☆ اذان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ حق تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود عطا فرمائے اور جنت میں آپ کو فضیلت، بلند درجات اور مقام وسیلہ عطا فرمائے اور یہ بھی دعا مانگو کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روزِ قیامت شفاعت کی اجازت عطا فرمائے' وسیلہ جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت ہوگی۔ یہ مقامِ عرش اللہ کے بہت قریب ہے اور خدا تک رسائی کا واحد ذریعہ ہے۔
- ☆ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف بکثرت پڑھنا چاہئے۔ کثرتِ درود سے باطن میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے جس سے منازلِ سلوک طے ہو جاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان، اعانت اور امداد حاصل ہو جاتی ہے۔ بعد ادائے فرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا سفرِ حج میں بہترین عبادت ہے۔ درود شریف سے فرائض کی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الحمد للہ)
- ☆ کثرت سے ذکر کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ فجر کا وقت اجابت دعا کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب فریاد سننے والا ہے۔ بندہ اگر خدا کی طرف چل کر آئے تو اللہ اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہے۔
- ☆ اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض ہے۔

☆ سوتے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھنے سے تھکان کا ازالہ اور قوت کی زیادتی ہوتی ہے۔

☆ جو شخص سو دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کو نفاق اور جہنم سے بری کر دے گا۔ درود اور سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

☆ درود پڑھنے والے کو خود اس کے بیٹے اور پوتے تک کو فائدہ پہنچتا ہے۔

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے سننے والے اس کی پیروی نہ کرنا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔

☆ جن کو دنیا سے لگاؤ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مناجات میں لذت نہیں پاتے۔

☆ دعا مانگو کہ اے اللہ ہم کو اپنی اور اپنے رسول کی محبت عطا فرما۔

☆ خوفِ الٰہی میں آنسو اور زیادہ ذکر اللہ دل کو نرم کرنے والی چیزیں ہیں۔

☆ پہلے اپنے لئے پھر اپنی اولاد کے لئے پھر سب مسلمانوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ رب کو بار بار پکارنا چاہئے۔

☆ امام بخاری کا قول ہے کہ ہر ختم قرآن کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اور وہ قبول ہو گیا تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆ قرآن شریف کی ایک آیت کا حفظ کرنا فرض عین اور دوسری کا واجب عین ہے۔ سارے قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔

☆ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ قرآن شریف کا پڑھنا بھی، دیکھنا بھی اور چھونا بھی یہ تینوں عبادت ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بازار میں چوتھا کلمہ پڑھا اس کے دس لاکھ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کو دس لاکھ نیکیاں مل جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

☆ جو کوئی فجر اور مغرب کے بعد اوّل، آخر درود شریف اور درمیان میں ۴۱ بار یاحی یاقیوم پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ خاتمہ بالخیر ہو گا۔

☆ سفر میں اگر کوئی یاحی و یاقیوم برحمتک استغیث پڑھتا رہے گا تو سفر اس پر انشاء اللہ آسان ہو گا۔

☆ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔ دعاؤں اور وظیفوں کے الفاظ بدلنے سے ان کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ صرف ثواب باقی رہ جاتا ہے۔

چونکہ ہر بھلائی کا مرکز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے لہٰذا انسان کا عابد ہونا ضروری ہے۔ (باقیات صالحات)

عظمت کبریا (جل وعلا) بفرمانِ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو — لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو
انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں — خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو
بعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے — قرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے وراء تعین سے تری ذات قدیم   کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو
حسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے   اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو
میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں   تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو
اک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا   سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ساری کائنات کو پیدا فرمایا اور مختلف چیزوں کو مختلف صورتیں عطا فرمائیں۔ انسان کو پانی سے بنایا اور اسے قوتِ سماعت و بصارت عطا کی اور اپنی قدرت سے تقدیر کو مقرر فرمایا اور اپنی حکمت سے اپنی نشانیوں سے عبرتیں ظاہر فرمائیں اور نیک عمل کرنے والوں کو اعمال کا قابل فخر لباس پہنایا جو اس کی بارگاہ میں خشوع وخضوع اور شکستہ دلی کے ساتھ کھڑا ہوا اللہ عزوجل نے اس کے دل کو جوڑ دیا، جس نے اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور محتاجی میں اس کی طرف رجوع کیا اس نے اسے اپنے فضل سے مالا مال کر دیا۔

پاک ہے وہ ذات جس کی قدرت سے نہ کوئی آگے بڑھ سکتا ہے، نہ ہی اس کی وحدانیت کے قریب پہنچ سکتا ہے، وہ سمیع و بصیر ہے جو سنتا اور دیکھتا ہے، اس نے پانی کی طرف نظر فرمائی تو وہ اس کی ہیبت وجلال سے پتھر بن گیا، پتھروں کی طرف نظر فرمائی تو وہ اس کی رحمت سے سیلاب کی طرح بہنے لگے۔ اس نے نیلگوں آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند کیا اور اس میں سورج، چاند کو بنایا اور اسے چمکتے ہوئے ستاروں سے سجایا اور وہ چمک دار ستارے موتیوں کے مشابہ ہیں اور اپنی رحمت سے ہوائیں بھیجیں، اور ستارے کورات کے وقت چلنے کا حکم دیا تو وہ چلنے لگا، اور بادل کو بارش برسانے کا حکم دیا، اور آسمانی قلعہ کی حفاظت پر شہاب ثاقب کو مامور فرمایا لہٰذا اب چوری چھپے سننے والے شیاطین کچھ نہیں سن سکتے۔ انسانی فکر اس ذات کو نہ سمجھ سکی اور ناکام ہو کر واپس لوٹ آئی اور چٹیل میدان میں حیران و پریشان بھٹکنے لگی جس نے اس کا انکار کیا اور سرکشی کی اسے اس نے عذاب میں مبتلا فرما دیا، اور جس نے اس کی طرف رجوع کیا، اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا، عاجزی کی اور تکبر نہ کیا تو اس نے اسے اپنا قرب عطا فرما دیا۔ نافرمانوں کو سزا دینے سے پہلے عبرت کے لئے کڑک بھیجی اور بارش کی خوشخبری دیتے ہوئے بجلی چمکائی اور اپنی قدرت کی تیز ہواؤں سے بادل کو گرج عط فرمائی، اپنے کرم کے خزانوں سے اپنی نعمت کی ٹھنڈی ہوائیں چلائیں تو اہل معرفت نے اس سے مشک و عنبر کو سونگھ لیا اور انہیں نیکی او برائی کا خفیہ راز معلوم ہو گیا۔

اللہ جل جلالہ، اللہ جل جلالہ، تیری شان عم نوالہ، اللہ جل جلالہ

تیرے نام پہ اے مرے خدا، میرا دل فدا میری جاں فدا   میری زندگی تیری جستجو اللہ جل جلالہ
میری روح کی ہے یہی غذا ترا نام لب پہ رہے سدا   اسے جپتا جاؤں میں کوبکو اللہ جل جلالہ
ہے دعا کہ آخری سانس تک تری بندگی کا رہے نشہ   ہے تری رضا مری آبرو اللہ جل جلالہ
کبھی شان لطف وعطا میں تو کبھی ٹوٹے دل کی صدا میں تو   ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو اللہ جل جلالہ
میں گناہ گار ہوں اے خدا کوئی کام نیک نہ کر سکا   میں رہوں حضور کے روبرو اللہ جل جلالہ

نہیں ہو سکا ترا حق ادا ترا رحم وفضل ہے بے بہا سر حشر رہ جائے آبرو اللہ جل جلالہ
جو بہ روز حشر حساب ہو میرے دائیں ہاتھ کتاب ہو نہ سوال ہو نہ جواب ہو اللہ جل جلالہ اللہ جل جلالہ
تری شان عم نوالہ

اسے بتادو کہ اللہ بھی اس سے محبت فرماتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو اسے سورۂ اخلاص پہ ختم کرتا، جب دستہ واپس لوٹا تو لوگوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: سلوہ لای شیء یصنع ذلک، اس سے پوچھو وہ کس وجہ سے ایسا کرتا ہے؟ جب لوگوں نے پوچھا تو اس نے کہا: لانھا صفۃ الرحمٰن وانا احب ان اقرء بھا۔ اس (سورہ) میں اللہ تعالیٰ کی صفت (وحدانیت وصمدیت) ہے اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اخبروہ ان اللہ یحبہ۔ اس کو بتادو (کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفت سے محبت کرتا ہے) اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب التوحید باب ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الی توحید اللہ تبارک وتعالیٰ، ۶/۲۶۸۶، الرقم: ۶۹۴۰، ومسلم، ۱/۵۵۷، الرقم: ۸۱۳)

تو ہی مالک بحر وبر ہے یا اللہ یا اللہ تو ہی خالق جن وبشر ہے یا اللہ یا اللہ
تو ابدی ہے تو ازلی ہے تیرا نام علیم وعلی ہے ذات تیری سب سے برتر یا اللہ یا اللہ
وصف بیاں کرتے ہیں سارے سنگ وشجر اور چاند ستارے تسبیح ہر خشک وتر ہے یا اللہ یا اللہ
تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی ہے واصف ہر اک گل وثمر ہے یا اللہ یا اللہ
دنیا جب پانی کو ترسے رم جھم رم جھم برکھا برسے ہر اک پر رحمت کی نظر ہے یا اللہ یا اللہ
رات نے جب سر اپنا چھپایا چڑیوں نے یہ ذکر سنایا نغمہ بار نسیم سحر ہے یا اللہ یا اللہ
بخش دے تو عطار کو مولا واسطہ تجھ کو اس آقا کا جو کہ نبیوں کا سردر ہے یا اللہ یا اللہ

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جب اپنی ایک صفت کے ساتھ محبت کرنے والے پر اس قدر مہربان ہو جاتا ہے کہ اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اپنی ذات سے محبت کرنے والوں کو کن کن انعامات سے نوازتا ہوگا۔

ایک حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک دیہاتی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کی (میں تو بس) اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: انت مع من احببت تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔ (بخاری شریف ۳/۱۳۴۹ حدیث نمبر ۳۴۸۵، مسلم شریف، ۴/۲۰۳۲ حدیث نمبر ۲۶۳۹)

مست جام عشق سے ہیں عاشقاں فانی وباقی ہیں اس سے عارفاں

اہل باطن جام وحدت سے ہیں مست اہل ظاہر دوغ کثرت سے ہیں مست
مومناں مخمور از جامِ طہور کافراں ہیں مست پیکر آب سور
زاہد اس کے جام سے گم کردہ ہوش رند اور اوباش اس کے درد نوش
صومع ومسجد کنشت ودہر میں شہر جنگل جائے شر وخیر میں
مومن وترسا ورند خمر خوار عاشق اس کے ہیں نہاں وآشکار

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

ایمان کس کا مکمل ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان ۔

جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اور اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) عداوت رکھی اور اللہ تعالیٰ کے لئے (اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے کسی کو) دیا اور اللہ ہی کی رضا کی خاطر (ناپسندیدہ امور میں خرچ کرنے سے ہاتھ) روک لیا اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔ (ابوداؤد، کتاب السنۃ ۴/۲۲۰، حدیث نمبر ۲۶۸۱)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک، سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور اللہ ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔

(ابوداؤد شریف، ۴/۱۹۸ حدیث نمبر ۴۵۹۹)

☆ انہی سے ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ایک بندہ کسی قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرسکتا، فرمایا: اے ابو ذر تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ عرض کی، میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: **فانك مع من احببت** تو یقیناً انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ (ابوداؤد، ۴/۳۳۳، حدیث نمبر ۵۱۲۶)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من اثر محبة الله على محبة نفسه كفاه الله مؤنة الناس

جس نے اللہ کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرمائے گا۔

(کنز العمال، ۱۵/۷۹۰، نمبر ۴۳۱۲۷)

فروغ دیدہ تر مانگتا ہوں خداوند ترا در مانگتا ہوں
مرے دل میں تیرا ارماں سمائے صدف خالی ہے گوہر مانگتا ہوں
اے قطرے کو سمندر مانگنے والے میں قطرہ ہوں سمندر مانگتا ہوں

مجھے عشق نبی میں رنگ مولا   جمال شاہ کوثر مانگتا ہوں
میں دیکھوں سبز گنبد کا نظارہ   مدینہ پاک میں گھر مانگتا ہوں
مجھے مل جائے نعلین شہ دیں   یہ تاج سر، سراسر مانگتا ہوں
مجھے امید سے بھی ماسوا دے   تیری چوکھٹ پہ گر کر مانگتا ہوں
گلستاں میں خزاں کا دور چھایا   تمنا کے گل تر مانگتا ہوں
غلام زار کو سدرہ نشیں کر
تری توحید کے پر مانگتا ہوں

(غلام مصطفیٰ مجددی)

میری یاد سے ان کی یاد اور ان کی یاد سے میری یاد آ جاتی ہے

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ ہی کے لئے کسی سے راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذات الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا۔ (انہی خوش نصیبوں کے لئے فرمان ہے) وان احبائی و اولیاء ی الذین یذکرون بذکری و اذکر بذکرھم اور بیشک میرے پیارے اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میری یاد سے ان کی یاد وابستہ ہے اور ان کی یاد سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل ۳/۴۳۰:۱۵۶۳۴)

☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی میں) ''میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میرے لئے ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

(مسند احمد ۴/۳۸۶، حدیث نمبر ۱۹۴۵۷)

اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے دشمنی کو ایمان کی سب سے افضل ترین کڑی قرار دیا گیا۔ ان اوسط عری الایمان ان **تحب فی اللہ وتبغض فی اللہ** (مسند احمد ۴/۲۸۶، حدیث نمبر ۱۸۵۴۷ عن البراء بن عازب)

☆ حضرت سالم جو کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے ان کے بارے میں فرمایا ان سالما شدید الحب للہ **تعالیٰ**، بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہے۔ (اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۱/۲۳۴ نمبر ۸۹۶)

اصل ہے سودائے عشق ہے اس کی تمام   سب درختانِ جہاں رقصاں مدام

کوہ دشت وبحر وبربا لاوپست   سب شراب شوق سے اس کے ہیں مست
کیا ملک کیا انس وجن کیا وحش وطیر   عشق نیکی ہے ہر ایک کی جس میں سیر
جملہ عالم کیا عقیل وکیا وحوش   ہیں شراب عشق سے سب درد نوش
مست انساں ہے شراب خاص سے   عشق میں دیتا ہے جاں اخلاص سے
انبیاء مسرور جامِ وصل سے   اولیاء محمود بادہ اصل سے

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

اس کو دیکھو: اللہ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا جو ایک مینڈھے کی کھال کے گرد لپیٹے چلے آ رہے تھے تو (صحابہ کرام کو) فرمایا:

انظروا الی ھذالرجل الذی نور اللہ قلبہ لقدر ایتہ بین ابوین یغدوانہ با طیب الطعام والشراب ولقد رایتہ علیہ حلہ شراھا او شریت بمائتی درھم فدعاہ حب اللہ وحب رسولہ الی ماترون ۔

اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دوسو درہم میں اس نے خود خریدا یا وہ اس کے لئے خریدی گئی تھی اور اب اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کا یہ حال کر دیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

(اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان والمنذری فی الترغیب والترھیب والغزالی فی احیاء العلام وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء)

کسی طرح کبھی غمگین وہ نہیں ہوتے   سرور کیف کے پیہم وہ جام پیتے ہیں
تمہاری یاد نے بخشی ہے روشنی جن کو   وہ خوش نصیب تو بس ظلمتوں میں جیتے ہیں
نبی کے نام پہ سو جاں سے جو قربان ہوتے ہیں   خدا شاہد وہی تو صاحب ایمان ہوتے ہیں
جو ان کی یاد کی محفل سجاتے ہیں محبت سے   رسول اللہ ان کے گھر میں خود مہمان ہوتے ہیں

سنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: **ای رب ایــن ابــغیك ؟** یارب! تجھے کہاں تلاش کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ابغنی عند المنکسرۃ قلوبھم** ۔ مجھے ٹوٹے ہوئے دل والوں کے پاس تلاش کر۔ **انی ادنو منھم کل یوم باعا ولولا ذلك لا نھدموا** ۔ کیونکہ میں ہر روز ایک ہاتھ ان کے قریب ہوتا ہوں۔ (اپنی شان کے مطابق) اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ (ہجر و فراق کی وجہ سے) منہدم ہو جاتے۔ (اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد: ۱۲۰)

غم فراق میں جو اشک بہتے رہتے ہیں   ان آنسوؤں کو متاع حیات کہتے ہیں

نہ پوچھ ٹوٹے ہوئے دل کی آبرو کیا ہے   سنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں

حبِ الٰہی کے بارے میں اہلِ محبت کی باتیں

قال سیدنا علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ : اعلم الناس باللہ اشدھم حبا، وتعظیما لاھل لا الٰہ الا اللہ ۔

’’حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں (اہلِ توحید) کی تعظیم کرتا ہے۔‘‘ (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۳۳)

☆ **قال ابو یزید البسطامی رحمہ اللہ: ان للہ عبادا لو حجبھم فی الجنۃ عن رؤیتہ لاستغاثوا من الجنۃ کما یستغیث اھل النار من النار ۔**

’’حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے محجوب رکھے تو وہ جنت سے بچنے کی اسی طرح فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے بچنے کی کریں گے۔‘‘ (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۲۱)

☆ **قال الشبلی رحمہ اللہ: سمیت المحبۃ محبۃ، لانھا تمحو من القلب ما سوی المحبوب ۔**

(ایضاً ص ۳۲۱)

’’حضرت شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت کو محبت اس لئے کہا گیا کہ یہ دل سے محبوب کے سوا تمام چیزوں کو محو کر دیتی ہے۔‘‘

☆ **قال السری السقطی رحمہ اللہ: اللّٰھم ما عذبتنی بشیء ، فلا تعذبنی بذل الحجاب ۔**

(اخرجہ السلمی فی الطبقات الصوفیۃ: ۵۱)

’’حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! تو نے مجھے کسی چیز کا عذاب نہیں دیا پس مجھے حجاب (دوری) کا ذلت آمیز عذاب نہ دینا۔‘‘

لالہ و گل سے عیاں تھا مجھے معلوم نہ تھا   تو مری روح تھا جاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
میں نے کعبہ میں کبھی دیر میں تجھ کو ڈھونڈا   ٹوٹے دل میں تو یہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
صورتِ امر تھا موجود میری سانسوں میں   تو قریب رگِ جاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
تو ہے صانع تری ہر چیز ہے خود اپنی مثال   ہر نہاں مجھ پہ عیاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
خواہشیں، آرزوئیں، جاہ و حشم کی حسرت   میں بھی کیا محو بتاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
دیکھ کر جلوۂ زیبا نہ رہا ہوش مجھے   دل کہاں دھیاں کہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
نعت اور حمد کی نعمت مرے سینے میں اویس   چشمۂ نور رواں تھا مجھے معلوم نہ تھا

(میاں اویس احمد مظہر)

محبت الٰہی کا حصول دس چیزوں سے ممکن ہے

قال السری السقطی رحمه الله: للمريد عشر مقامات، التحبب الى الله بالنافلة، والتزين عنده بنصيحة الأمة، والأنس بكلام الله، والصبر على أحكامه، والأثرة لأمره، والحياء من نظره، وبذل المجهود فی محبوبه، والرضاء بالقلة، والقناعة بالخمول .

’’حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: دس چیزوں پر عمل کے ذریعے محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے۔ (۱) نوافل پڑھنا (۲) خیر خواہی (۳) قرآن سے محبت کرنا (۴) احکام الٰہی پر صبر کرنا (۵) امر الٰہی کو ترجیح دینا (۶) حیاء پیدا کرنا (۷) محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا (۱۰) قناعت سے کام لینا۔‘‘

(اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۱۱۷)

☆ **قال الجنيد رحمه الله: المسير من الدنيا الى الآخرة سهل هين على المؤمن . وهجران الخلق فی جنب الله شديد . والمسير من النفس الى الله صعب شديد . والصبر مع الله أشد .**

’’حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی طرف سفر اذیت ناک ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔‘‘ (اخرجہ ابن قیم الجوزیۃ فی مدارج السالکین: ۲/۱۱۷)

☆ **قال محمد بن عليان رحمه الله: من سكن الى الله تعالىٰ، اهمله تعالى وتركه، ومن سكن الى الله تعالى، قطع عليه طريق السكون الى شیء سواه .**

’’محمد بن علیان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (کسی) اور ذات میں سکون وراحت محسوس کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق توڑ دیتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ سے راحت وسکون ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے لئے) اپنی ذات کے علاوہ سکون کے اور راستوں کو منقطع کر دیتا ہے۔‘‘ (أخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۳۱۹)

☆ **قال أبو عبدالله القرشی رحمه الله: حقيقة المحبة أن تهب كلك لمن احببت، فلا يبقى لك منك شیء .** (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۲۱)

’’حضرت ابوعبداللہ قرشی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقی محبت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتاً محبوب کے حوالے کر دے یہاں تک کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے کچھ بھی نہ رہے۔‘‘

☆ **قال يوسف بن علی رحمه الله: لا يكون العارف عارفا حقا حتی لو أعطی مثل ملك سليمان عليه السلام لم يشغله عن الله طرفة عين .** (ایضاً ص ۳۱۵)

’’یوسف بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک صحیح معنوں میں عارف نہیں کہلا سکتا جب تک کہ اس کی یہ کیفیت نہ ہو جائے کہ اگر اسے سلیمان علیہ السلام جتنی حکومت عطا کر دی جائے تب بھی یہ سلطنت اسے ایک لمحہ کے

لئے بھی اللہ سے غافل نہ کر سکے۔“

☆ قال أبو سليمان الداراني رحمه الله: ان الله تعالى يفتح للعارف وهو على فراشه ما لا يفتح لغيره وهو قائم يصلي . (ایضاً)

”حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عارف کے لئے اس کے بستر پر وہ باتیں کھول دیتا ہے جو اوروں کے لئے کھڑے نماز پڑھتے بھی نہیں کھولتا۔“

تحمید کی کشتی ہے رواں موج بیاں میں   خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں
موجود نشاں رب کا ہے ہر ایک نشاں میں   پر ڈھونڈنے پر پایا عیاں میں نہ نہاں میں
جو کافر و منکر ہے جہنم میں جلے گا   پائے گا موحد ہی جگہ باغ جناں میں
جب دل سے پکارا ہے مصیبت میں خدا کو   تاثیر نظر آئے نہ کیوں آہ و فغاں میں
پانی ہے جو نازل کیا خلاق جہاں نے   ہر جھیل میں، ہر ابر میں، ہر آب رواں میں
اللہ پہ ایقان سے سب کام بنے ہیں   جو بات یقین میں ہے کہاں وہم و گماں میں
رب چاہتا ہے، اس کے نہ بندے کبھی جھگڑیں   رکھی ہے سکینت تو فقط امن و اماں میں
محمود جو اک رب و نبی کی تھی ملن رات   وہ رات تھی ایسی کہ زماں میں نہ مکاں میں

(راجا رشید محمود)

اللہ کو دوست بنا لے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا

قال محمد بن اسحاق رحمه الله: أخبرني أبي، قال: قلت لا براهيم بن ادهم رحمه الله: اوصي، فقال: اتخذ الله صاحبا، وذر الناس جانبا .

”محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد محترم نے بتایا کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنا لے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا۔“ (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۲۷)

☆ قال ابو حفص رحمه الله: من تجرع كاس الشوق يهيم هياما، لا يفيق الا عند المشاهدة واللقاء . (ایضاً: ۱۱۹)

”حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جام شوق نوش کر لیتا ہے پھر وہ اسی مستی و عشق و محبت میں مارا مارا پھرتا رہتا ہے اس کو مشاہدہ اور ملاقات سے ہی افاقہ ہوگا۔“

☆ قال ابو حفص رحمه الله: اذا رأيت المحب ساكنا هادئا، فاعلم انه وردت عليه غفلة، فان الحب لا يترك صاحبه يهدأ بل يزعجه في الدنو والبعد، واللقاء والحجاب . (ایضاً)

’’حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی عاشق کو حالت سکون واطمینان میں دیکھے تو جان لے کہ اس وقت اس پر حالت غفلت وارد ہو چکی ہے کیونکہ عشق عاشق کو آرام نہیں کرنے دیتا بلکہ وہ اس کو کبھی پاس بلا کر، کبھی دور کر کے، کبھی ملاقات دے کر اور کبھی حجابات اوڑھ کر تنگ کرتا ہے۔‘‘

☆ قال محمد بن الفضل رحمه الله: المعرفة حياة القلب مع الله تعالى .

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۱۷)

’’محمد بن الفضل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ دل کے زندہ رہنے کا نام معرفت ہے۔‘‘

☆ قال ابو حفص رحمه الله: ما ظهرت حالة عالية، الا من ملازمة اصل صحيح .

’’حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا: اس وقت تک صحیح اور بلند مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ صحیح اور اصل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔‘‘ (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۱۲۱)

☆ قال أحمد بن عاصم الانطاكي رحمه الله: من كان بالله اعرف كان له اخوف .

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۱۳)

’’احمد بن عاصم الانطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس قدر کسی کو عرفان باللہ حاصل ہوگا اسے اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف نصیب ہوگا۔‘‘

☆ قال يحيى بن معاذ رحمه الله: حقيقة المحبة ما لا ينقص بالجفاء .(ایضاً: ۳۲۲)

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقی محبت وہ ہے جو جفا پر بھی کم نہ ہو۔‘‘

☆ نظر يحيى بن معاذ يوما الى انسان وهو يقبل ولدا له صغيرا فقال: اتحبه؟ قال: نعم . قال: هذا حبك له اذ ولدته فكيف بحب الله له اذ خلقه؟!(اخرجه ابو نعيم في حلية الاولياء ۵۲/۱۰)

’’یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے ایک روز ایک شخص کو اپنے چھوٹے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اولاد ہونے کے ناطے تجھے اس سے اتنا پیار ہے، اندازہ کرو اللہ کو اس سے کتنا پیار ہوگا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔‘‘

حمداں اوہدیاں سارے کردے پھل بوٹے چن تارے کردے
حمداں کردا ذرہ ذرّہ ملک فلک نے سارے کر دے
دشت و جبل نے حمداں کردے نہراں دریا دھارے کر دے
حمداں کرن فرشتے حوراں نبی اللہ دے پیارے کر دے

رائی برابر محبت الٰہی……

قال يحيى بن معاذ رحمه الله: مثقال خردلة من الحب احب الي من عبادة سبعين سنة

بلاحب ۔(اخرجه القشيرى فى الرسالة: ۳۲۶)

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت اگر رائی کے دانے جتنی بھی ہو تو مجھے وہ ایسی ستر سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے جو بغیر محبت کے کی جائے۔''

☆ قال يحيى بن معاذ رحمه الله: من نشر المحبة عند غير أهلها فهو فى دعواه دعى ۔(ایضاً: ۳۲۷)

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص نااہل لوگوں میں محبت کا ذکر کرے، وہ اپنے دعویٔ محبت میں جھوٹا ہے۔''

☆ عن الامام القشيرى رحمه الله قال: قيل: المحبة نار فى القلب تحرق ما سوى مراد المحبوب ۔(ایضاً: ۳۲۴)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ محبت دل میں ایک آگ ہوتی ہے جو محبوب کی مراد کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔''

☆ عن الامام القشيرى قال: قيل: ان عتبة الغلام بات ليلة يقول الى الصباح: ان تعذبنى فانا لك محب، وان ترحمنى فانا لك محب ۔(ایضاً: ۱۹۶)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ عتبۃ الغلام ساری رات صبح تک یہ الفاظ کہتے رہے کہ اگر تو مجھے سزا دے تو تب بھی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمائے تو تب بھی میں تجھ سے ہی محبت رکھتا ہوں۔''

☆ قال أبو يعقوب السوسى رحمه الله: لا تصح المحبة الا بالخروج عن رؤية المحبة الى رؤية المحبوب بفناء علم المحبة ۔(ایضاً: ۳۲۴)

''حضرت ابو یعقوب السوسی رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت صرف اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب محب اپنی محبت کی طرف نہ دیکھے بلکہ اپنی محبت کا علم مٹا کر اپنے محبوب کے دیدار کی طرف لگا رہے۔''

بیاں ہو حمد تیری کس طرح ہم ناتوانوں سے
کہ تو برتر ہے وہموں سے خیالوں سے گمانوں سے
گلستانِ جہاں میں سب تری تسبیح کرتے ہیں
لسانِ حال سے دل سے جوارح سے زبانوں سے
بلاشک تو ہے سب عیبوں سے پاک اور متصف ہے تو
تمام اوصاف سے اور خوبیوں کی ساری شانوں سے
ازل سے حمد ہوتی ہے ابد تک ہوتی جائے گی
کہاں حق حمد کا ہو گا ادا ان مدح خوانوں سے
تری وہ حمد ہے جو تو نے اپنی آپ فرمائی
کہ بالاتر ہے وہ محدود لفظوں اور بیانوں سے
جہاں سارا طلب کرتا ہے تجھ سے اپنی ہر حاجت
ہر اک کی جھولیاں بھرتا ہے تو اپنے خزانوں سے
مٹاتا ہے کوئی درہم کوئی زرنام پر تیرے
گزر جاتے ہیں اس کوچہ میں کتنے اپنی جانوں سے
عزیزوں کو کٹاتا گھر لٹاتا جان دے دینا
تیرے عشاق گھبراتے ہیں کب ان امتحانوں سے
کرے اجمل ثنا کیونکر کہ ناواقف ہے منزل سے

وہی چلتا ہے اس راہ میں جو واقف ہے نشانوں سے

(مولانا محمد اجمل شاہ)

جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا

قال بندار رحمه الله: من لم يجعل قبلته ـ على الحقيقية ـ ربه، فسدت عنيه صلاته ـ

(اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۳۶۸)

''حضرت بندار بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا اس کی نماز (اور دیگر عبادات) بے کار ہو جاتی ہیں۔''

☆ **قال أبو الحسين رحمه الله: مخافة خوف القطيعة اذبلت نفوس المحبين ـ وأحرقت أكباد العارفين، وأسهرت ليل العابدين، وأظمأت نهار الزاهدين، وأكثرت بكاء التائبين، ونغصت حياة الخائفين** ـ (ايضاً: ۳۰۰)

''حضرت ابو الحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: محبوبِ حقیقی سے تعلق ٹوٹ جانے کے خوف نے محبین کے نفوس کو پگھلا کر رکھ دیا، عارفین کے جگروں کو جلا کر رکھ دیا، عابدین کی راتوں کی نیندیں اڑا دیں، زاہدین کی نہروں کو پیاسا کر دیا توبہ کرنے والوں کی آہ و بکا کو اور زیادہ بڑھا دیا اور ڈرنے والے کی زندگی کو بے کیف کر دیا۔''

☆ **قال رويم رحمه الله: الرضا: أن لو جعل الله جهنم على يمينه ما سأل ان يحولها الى يساره** ـ (اخرجه القشيرى فى الرسالة: ۱۹۵)

''حضرت رویم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رضا یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جہنم کو کسی شخص کے دائیں ہاتھ پر رکھ دے تو وہ یہ دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اسے بائیں ہاتھ پر رکھ دے۔''

خدایا ہمیں فتح و نصرت عطا کر　　ہمیں دو جہاں کی حکومت عطا کر
صداقت کا پرچم سدا جگمگائے　　چٹانوں کو توڑیں وہ فطرت عطا کر
خلاؤں سے ٹکرائیں تیرے فدائی　　سمندر سے کھیلیں وہ جرأت عطا کر
ہمکتے رہیں سرفرازی کے جھولے　　ہمیں جانثاری کی عادت عطا کر
میری عرض سن کملی والے کا صدقہ
تجھے سبز گنبد کے ہالے کا صدقہ

(ساغر صدیقی)

اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله تعالى يقول يوم

القيامة: اين المتحابون بجلالي؟ اليوم اظلهم في ظلي . يوم لا ظل الا ظلي .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں، کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔“

(أخرجہ مسلم في الصحیح، کتاب: البر والصلۃ والآداب، باب: في فضل الحب في اللہ، ۴/۱۹۸۸، الرقم: ۲۵۶۶، وابن حبان في الصحیح، ۲/۳۳۴، الرقم: ۵۷۴، والدارمي في السنن، ۲/۴۰۳، الرقم: ۲۷۵۷، والبیہقي في السنن الکبری، ۱۰/۲۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۷، الرقم: ۷۲۳۰)

عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم : ان رجلا زار اخاله في قرية أخرى . فارصد الله له، على مدرجته ملكا . فلمّا اتى عليه قال: اين تريد؟ قال: اريد أخا لي في هذه القرية . قال: هل لك عليه من نعمة تربها؟ قال: لا . غير اني احببته في الله عزوجل قال: فاني رسول الله اليك، بان الله قد احبك كما احببته فيه .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔“

(أخرجہ مسلم في الصحیح، کتاب: البر والصلۃ والآداب، باب: فضل الحب في اللہ، ۴/۱۹۸۸، الرقم: ۲۵۶۷، وابن حبان في الصحیح، ۲/۲۳۱، ۳۳۷، الرقم: ۵۷۲، ۵۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۰۸، الرقم: ۹۲۸۰، وأبو یعلی في المعجم، ۱/۲۱۱، الرقم: ۲۵۴، والبیہقي في شعب الإیمان، ۶/۴۸۸، وابن المبارک في الزہد، ۱/۲۴۷، الرقم: ۷۱۰)

☆ **عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عزوجل قال: اذا تلقاني عبدي بشبر، تلقيته بذراع . واذا تلقاني بذراع، تلقيته بباع، واذا تلقاني بباع . جئته اتيته باسرع .**

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی بکثرت اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)۔“

(أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب: الحث علی ذکر اللہ تعالی، ۴/۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۱۶، الرقم: ۸۱۷۸، وأیضاً ۳/۲۸۳، الرقم: ۱۴۰۴۵)

تری شان سب سے عظیم ہے　　تری ذات سب سے قدیم ہے
ترے نام دل کا سرور ہیں　　ترے نام آنکھوں کا نور ہیں
تجھے اپنے ناموں کا واسطہ　　ترا فضل ہم پہ رہے سدا
کوئی ماہ ہو، کوئی سال ہو　　ترا لطف شاملِ حال ہو
کوئی مرحلہ ہو حیات کا　　رہے آسرا تری ذات کا
ملیں دو جہانوں کی دولتیں　　ترے سب خزانوں کی دولتیں
کبھی لب پہ تیری ثنا رہے　　کبھی ذکر صل علیٰ رہے
اے ملیک و مالک و کبریا　　نہیں اور کوئی ترے سوا

عابد نظامی

کیا تمہیں کچھ اور چاہئے؟

عن صهيب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذا دخل اهل الجنة الجنة، قال: يقول الله عزوجل: تريدون شيئا ازيدكم؟ فيقولون: الم تبيض وجوهنا؟ الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار؟ قال: فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئا احب اليهم من النظر الى ربهم عزوجل ثم تلاهذه الآية: (للذين احسنوا الحسنى وزيادة) (یونس، ۱۰-۲۶)

’’حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ عزوجل فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب! کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہوگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے)۔‘‘

(أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: اثبات رؤیۃ المؤمنین الآخرۃ ربہم، ۱/۱۶۳، الرقم: ۱۸۱، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ یونس، ۵/۲۸۶، الرقم: ۳۱۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۳۳۲، وعبد اللہ بن أحمد فی السنۃ، ۱/۲۴۵، الرقم: ۴۴۹، والمنذری فی الترغیب والترھیب، ۴/۳۰۹، الرقم: ۵۷۴۴)

خدایا خدائی تو لاریب ہست　　زمین آسماں قدرتت سیب ہست

تو آن سیب کر دی زکر مان پُر   یکے کرم کورو یکے مثل دُرّ
یکے کرم را اژدہا گشت جان   یکے کرم چوں مورشد ناتواں
چوادر اک راسوئے توراہ نیست   کجا جائے آنجا تو ہمراہ نیست
فلک یا ملک یا خلقہا زمیں   تو آفریدی ای بیمثل نازنیں
تو کر دی وحوش وطیور وپری   بیک جائی خشکی بیک جا تری
تو رزّاق ہر جاندارے توئی   گناہ میکنم بردبارے توئی
بہ بینی گناہم بہ پوشی عجب   عجب مہربانی بہ مایان رب
توئی واحداً لا شریکی خدا   بہر جامو جودی ایں عالم ردا
زمین آسمان خلق چو نپوست است   بہر جا بہینی ہمہ دوست است
نہ جنبد کسے تانہ جنباند آن   ہمہ خلق راچوں شمع دان داں
بہر جا کہ بینی ظہور آن بداں   تو ہر کوہ را کوہ طوراں بداں
ہمہ نیستند وہمہ نیستند   اگر ایستند وباوا یستند

خموشی بکن ای نواز غریب
تو خود گل گلی وتو خود عندلیب

(سلطان محمد نواز علیہ الرحمۃ)

جنت کا بازار

عن سعيد بن المسيب انه لقى ابا هريرة رضى الله عنه فقال ابو هريرة رضى الله عنه: اسال الله ان يجمع بينى وبينك فى سوق الجنة، فقال سعيد: او فيها سوق؟ قال: نعم اخبرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم، فيوذن لهم فى مقدار يوم الجمعة من ايام الدنيا فيزورون ربهم، ويبرز لهم عرشه.

قال ابو هريرة رضى الله عنه: قلت: يا رسول الله، وهل نرى ربنا؟ قال: نعم، هل تتمارون فى رؤية الشمس والقمر ليلة البدر؟ قلنا: لا، قال: كذلك لا تتمارون فى رؤية ربكم عزوجل ولا يبقى فى ذلك المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة......

ثم ننصرف الى منازلنا، فيتلقانا ازواجنا فيقلن: مرحبا واهلا لقد جئت وان بك من الجمال والطيب افضل مما فارقتنا عليه، فيقول: انا جالسنا اليوم ربنا الجبار (عزوجل)، ويحق لنا ان ننقلب بمثل ما انقلبنا.

’’حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور وہ ان کے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے۔ ……

’’انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آ جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے۔ وہ کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔‘‘

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة الجنة، باب: ما جاء فی سوق الجنة، ۴/۶۸۵، الرقم: ۲۵۴۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ۲/۱۴۵۰، الرقم: ۴۳۳۶، وابن حبان فی الصحیح، ۱۶/۴۶۴_۴۶۷، الرقم: ۷۴۳۸، وابن أبی عاصم فی السنة، ۱/۲۵۸، الرقم: ۵۸۵_۵۸۶، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۴/۳۰۱، الرقم: ۵۷۲۸)

لائق حمد بھی، ثناء بھی تو   میرا معبود بھی خدا بھی تو
تیرے اسرار کون جان سکے   سب میں موجود اور جدا بھی تو
بے نواؤں کی آخری اُمید   بے سہاروں کا آسرا بھی تو
التجا سب ترے حضور کریں   سب کی سنتا رہے دعا بھی تو
تو ہی سب سے بڑا مسیحا ہے   سب مریضوں کو دے شفا بھی تو
باعث ابتدا ہے ذات تری   واقف راز انتہا بھی تو
جو نہ کوئی بھی جانے تو جانے   آرزو تو ہے اور رضا بھی تو
تیرے در کے سبھی سوالی ہیں   قلب کا عرض مدعا بھی تو
تجھ سے ظاہر ظہور ہے سب کا   اور ظہوریؔ کی ہے صدا بھی تو

اللہ کی محبت واجب ہوگئی

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: قال اللہ

تعالیٰ: وجبت محبتی للمتحابین فی، والمتجالسین فی، والمتزاورین فی، والمتباذلین فی۔

رواہ مالك باسنادہ الصحیح وابن حبان۔ (وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔‘‘

(أخرجہ مالک فی الموطا، ۲/ ۹۵۳، الرقم: ۱۷۱۱، واسنادہ صحیح، وصححہ ابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۳۳۵، الرقم: ۵۷۵، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۱۸۶، الرقم: ۷۳۱۴، والبیہقی فی السنن الکبری، ۱۰/ ۲۳۳، وصححہ، ووافقہ الذہبی، وقال ابن عبد البر: اسنادہ صحیح)

☆ **عن معاذ رضی اللہ عنه انه سال النبی صلی اللہ علیه وسلم، عن افضل الایمان؟ قال: ان تحب للہ، وتبغض للہ، وتعمل لسانك فی ذکر اللہ، قال: وما ذا یا رسول اللہ؟ قال: وان تحب للناس ما تحب لنفسك، وتکرہ لهم ما تکرہ لنفسك۔**

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے ہی نفرت کرے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے علاوہ اور کوئی چیز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے وہ چیز ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۴۷، الرقم: ۲۲۱۸۳، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۰/ ۱۹۱، الرقم: ۴۲۵)

☆ **عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنه قال: سمعت عن لسان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: حقت محبتی للمتحابین فی، وحقت محبتی للمتباذلین فی، وحقت محبتی للمتصادقین فی، والمتواصلین (رواہ احمد باسناد صحیح)**

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ رب العزت کے حوالے سے) بیان فرماتے ہوئے سنا: میری خاطر محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت برحق ہے، میری خاطر صلہ رحمی کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے اور میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے۔‘‘

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۲۹، الرقم: ۲۲۰۵۵، وابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۳۳۸، الرقم: ۵۷۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۱۸۷، الرقم: ۷۳۱۵)

مجھے حمد وثناء سے آشنا کر میری روح کو فنا سے پھر بقا کر
الٰہی مجھ کو رومی کا قلم دے مجھے جامی کا ذوقِ نعت عطا کر

مؤذن عشقِ احمد کا بنوں میں   مجھے روحِ بلالی بھی عطا کر
زباں میری مؤثر ہو اثر میں   ثناء خوانوں کا مجھ کو ہم نوا کر
بوصیری کا ہے خادم ہاشمی بھی   بفیضِ برداءِ ابیض شفا ۔کر

جن پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے

عن أبي مالك الاشعري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: يا ايها الناس، اسمعوا واعقلوا واعلموا ان لله عزوجل عبادا ليسوا بانبياء ولا شهداء . يغبطهم الانبياء والشهداء على مجالسهم وقربهم من الله: فجاء رجل من الاعراب من قاصية الناس والوى بيده الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال: نبي الله، ناس من الناس، ليسوا بانبياء ولا شهداء يغبطهم الانبياء والشهداء على مجالسهم وقربهم من الله انعتهم لنا يعني صفهم لنا، شكلهم لنا، فسروجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لسؤال الاعرابي . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : هم ناس من افناء الناس، ونوازع القبائل، لم تصل بينهم ارحام متقاربة، تحابوا في الله وتصافوا . يضع الله لهم يوم القيامة منابر من نور، فيجلسهم عليها، فيجعل وجوهم نورا، وثيابهم نورا، يفزع الناس يوم القيامة ولا يفزعون، وهم اولياء الله الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون .

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سنو، سمجھو اور معلوم کرلو کہ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن نبی اور شہید ان کے مراتب اور اللہ کے ہاں تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ دور سے آنے والے ایک بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا: یا رسول اللہ! جو لوگ نہ نبی ہوں اور نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء ان کی مسند اور اللہ کے تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے، ان کی خوبی اور ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدوی کے اس سوال سے خوش ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں ہے، لیکن وہ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن نور کے منبر لگائے گا، وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان کے چہرے اور کپڑے پرنور بنا دے گا (باقی) لوگ گھبرائیں گے (لیکن) یہ نہیں گھبرائیں گے۔ یہی اولیاء اللہ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۴۳، الرقم: ۲۲۹۵۷، وابن المبارك في الزهد، ۱/۲۴۸، الرقم: ۷۱۳

الٰہیٰ دل میں مضمر ہے یہ کیسی آرزو تیری   لئے پھرتی ہے مجھ کو قریہ قریہ جستجو تیری
جھلکتے ہیں تیری قدرت کے جلوے ذرّے ذرّے میں   نظر آتی ہے اہلِ دل کو صورت سُو بسو تیری

اُفق سے تا اُفق یا رب ترا ہی بول بالا ہے   نمازیں جا بجا تیری' اذانیں کو بہ کو تیری
نبوت سے من وتو میں یہ حسن ارتباط آیا   وہی ہے آبرو میری' وہی ہے آبرو تیری
تلاوت ہی سے ملتی ہے زباں الفاظِ قرآں کو   نرالی خامشی تیری' انوکھی گفتگو تیری
ہماری بندگی کا الغرض یہ بھی تقاضا ہے   کہ ہم سے ہو نہیں سکتی عبادت بے وضو تیری
ہجومِ غم سے اب تک قلب افسرؔ بند ہو جاتا   مگر دیتی ہے تسکین آیۂ لا تقنطوا تیری

افسرؔ ماہ پوری

اللہ تعالیٰ محب اور محبوب کو جمع کر دے گا

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: لو ان عبدين تحابا فی الله عزوجل، واحد فی المشرق وآخر فی المغرب، لجمع الله بينهما يوم القيامة، يقول: هذا الذی كنت تحبه فی (رواہ البیہقی فی شعب الایمان، ۲/ ۴۹۲، الرقم: ۹۰۲۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ (ان میں سے) ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔''

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ليبعثن الله اقواما يوم القيامة فی وجوههم النور علی منابر اللؤلؤ يغبطهم الناس ليسوا بانبياء ولا شهداء قال: فجثا اعرابی علی ركبتيه فقال: يا رسول الله، حلهم لنا نعرفهم۔ قال: هم المتحابون فی الله من قبائل شتی وبلاد شتی يجتمعون علی ذكر الله يذكرونه۔

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے (قبروں) سے اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوگا۔ وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پہ رشک کریں گے، نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بدوی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! ان کے متعلق ہمیں بتائیں تا کہ ہمیں بھی ان کا علم ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں، مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف علاقوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ کی یاد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اسے یاد کرتے ہیں۔''

(أخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/ ۲۹۱، الرقم: ۳۴۳۵، وذکرہ المنذری فی الترغیب والترھیب، ۲/ ۲۶۲، رقم: ۲۳۲۷، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۷۷)

جو اول ہے وہی آخر جو باطن ہے وہی ظاہر   خدائے لم یزل ہے قدیم وقائم وقادر
سمک سے تا فلک ہر شے پہ ہے نافذ حکم اس کا   وہ ہر شے میں نہاں ہے، ہے وہی ہر چیز سے ظاہر

اسی کے نام میں ستار وغفار وغنی مالک وہی ہے قابض وباسط وہی قاہر وہی جابر
کروڑوں سال سے جو تھا مگر اک کنزِ مخفی تھا وہ خود منظور تھا اور آپ ہی خود اپنا تھا ناظر
ازل سے تا ابد قیوم وقائم نام ہے جس کا وہی ہے حی وقیوم اور وہی ہے اول وآخر
زمین وآسمان، لوح وقلم جن وبشر سب کچھ بنائے صرف کن کہہ کر وہ کیا خلاق ہے ماہر
ثنا گو اپنا عابد کو کیا اس کی عنایت ہے وگرنہ مجھ سے بہتر لاکھوں ہی ہوں گے یہاں شاعر

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کے اقوالِ زریں

قال عمر رضي الله عنه: والله، لقد لان قلبي في الله حتى لهو ألين من الزبد، ولقد اشتد قلبي في الله حتى لهو أشد من الحجر. (أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء ۱/۵۱)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا دل خدا کے لئے اس قدر نرم ہوگیا کہ مکھن بھی اتنا نرم نہیں ہوگا اور خدا ہی (کی محبت میں اس کے دشمنوں) کے لئے میرا دل اس قدر سخت ہوگیا کہ پتھر بھی اس کے مقابلے میں سخت نہ ہو گا۔“

☆ قال معروف الكرخي رحمه الله: للفتيان علامات ثلاث: وفاء بلا خلاف، ومدح بلا جود، وعطاء بلا سوال. (أخرجه السلمي في طبقات الصوفية: ۸۹)

”حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت والفت میں پروان چڑھے نوجوانوں کی تین نشانیاں ہیں بغیر کسی خوف وڈر کے وفا کرتے ہیں، بغیر مبالغے کے تعریف کرتے ہیں اور بغیر سوال کئے عطا کرتے ہیں۔“

☆ سئل معروف عن المحبة، فقال: المحبة ليست من تعليم الخلق، انما هي من مواهب الحق وفضله. (ایضاً)

”حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کوئی مخلوق کی تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو حق تعالیٰ کے تحفوں میں سے ایک تحفہ اور اس کا فضل ہے۔“

☆ قال يحيى بن معاذ الرازي رحمه الله: على قدر حبك الله تعالى يحبك الخلق، وبقدر خوفك من الله تعالى يهابك الخلق، وعلى قدر شغلك بالله يشتغل في امرك الخلق. (ایضاً: ۱۱۱)

”حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس قدر تم اللہ سے محبت کرو گے اسی قدر مخلوق خدا تم سے محبت کرے گی اور جس قدر تم اللہ سے خوف کھاؤ گے اسی طرح مخلوق خدا تم سے خوف کھائے گی اور جس قدر اللہ کے احکام کی پابندی کرو گے اسی قدر مخلوق خدا تمہارے حکم کی تعمیل کرے گی۔“

خدا نے ہم کو انعامات بخشے مسرت کے حسین لمحات بخشے

ہمیں ایمان کی دولت عطا کی   رسول پاک کی الفت عطا کی
زمیں پر خوبصورت پھول اُگائے   فلک پر خوشنما تارے سجائے
جدا ہر چیز کا نقشہ بنایا   نظارہ اپنی قدرت کا دکھایا
رسیلے پھل درختوں پر لگائے   نرالے پھول پودوں پر سجائے
ہزاروں نعمتیں کھانے کو بخشیں   ہمارا خون گرمانے کو بخشیں
سرور اس کی عنایت پر ہے نازاں   کہ جس کے لطف سے ہے جسم میں جاں

سرور بجنوری

عارف باللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی چیز دکھائی ہی نہیں دیتی

قال أبو یعقوب النهر جوری رحمه الله: قلت لأبی یعقوب السوسی: هل يتاسف العارف على شیء غير الله عزوجل؟ فقال: وهل يرى غيره فيتاسف عليه؟ قلت: فبأی عين ينظر الى الأشياء؟ فقال: بعين الفناء والزوال. (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۱۵)

''شیخ ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو یعقوب موسیٰ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا عارف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز (کے نہ ملنے) پر بھی افسوس کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا اسے اللہ کے سوا کوئی اور چیز دکھائی دیتی ہے کہ وہ اس پر افسوس کرے؟ میں نے عرض کیا: پھر اسے دنیا کی اشیاء کو کس نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟ فرمایا: زوال اور فنا کی نگاہ سے۔''

☆ **عن الامام القشيرى رحمه الله قال: قيل: أوحى الله عزوجل الى داؤد عليه السلام: لو يعلم المدبرون عنى كيف انتظارى لهم ورفقى بهم وشوقى الى ترك معاصيهم لما توا شوقا الى، وانقطعت أوصالهم من محبتى، يا داؤد، هذه ارادتى فى المدبرين عنى، فكيف ارادتى فى مقبلين الى؟** (ایضا: ۳۳۲)

''امام قشیری رحمہ اللہ روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان کی کیسے انتظار کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کاریوں کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟''

☆ **عن الامام القشيرى، قال: قيل: العارف قد أنس بذكر الله فاوحشه من خلقه، وافتقر الى الله فأغناه عن خلقه، وذل له تعالى فأعزه فى خلقه.** (ایضا: ۳۱۵)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ عارف چونکہ ذکر اللہ کے ساتھ انس حاصل کر چکا ہوتا ہے اس لئے اللہ (یا اللہ کا انس) اس کو مخلوق سے مستغنی کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سامنے ذلیل رہتا ہے اس لئے اللہ اسے مخلوق میں معزز بنا دیتا ہے۔''

☆ **عن الامام القشیری رحمه الله قال: قال بعضهم: من عرف الله تعالی تبرم بالبقاء، وضاقت علیه الدنیا بسعتها.** (ایضا:۳۱۳)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی سے مروی ہے کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ دنیا میں زندہ رہنے سے تنگ آجاتا ہے اور دنیا اس قدر وسعت کے باوجود اس کے لئے تنگ معلوم ہوتی ہے۔''

؎ خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں   کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں
؎ رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا   ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
؎ خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے   آئے ہیں اب تیرے در پہ ہاتھ پھیلائے ہوئے

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے   دل مرتضیٰ سوز صدیق دے
الٰہی غیب سے سامان کر دے   مدینے کا ہمیں مہمان کر دے
وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائیں ہم   خاک در رسول کا سرمہ بنائیں ہم

؎ دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو   سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو
گر وقت اجل سر تیری چوکھٹ پہ پڑا ہو   جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

ہزاراں درود ہزاراں سلام   بروحِ محمد علیہ السلام
ہر دم از ما صد درود وصد سلام   بر رسول وآل واصحابش تمام
الٰہی بحق محمد رسول   دعا ہم گنہ گاروں کی کر قبول
الٰہی بحق نبی فاطمہ   کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول   من ودست وداماںِ آل رسول

دنیا و آخرت کا شرف حاصل کرنے والے

قال جعفر رحمه الله: سمعت سمنون رحمه الله یقول: ذهب المحبون لله تعالی بشرف الدنیا والآخرة، لأن النبی صلی الله علیه وسلم قال: المرء مع من احب (متفق علیه)، فهم مع الله تعالی. (ایضاً: ۳۲۲)

''حضرت جعفر رحمہ اللہ نے سمنون رحمہ اللہ سے روایت کی کہ محبت کرنے والے دنیا اور آخرت کا شرف حاصل کریں گے کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (متفق علیہ حدیث میں) فرمایا: المرء مع من احب ''انسان اسی کے

ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہو۔ لہٰذا وہ اللہ کے ساتھ ہوئے۔"

☆ **قال عبد الله الأنصاری رحمه الله: سمعت الحسين الأنصاری رحمه الله يقول: رأيت فی النوم كان القيامة قد قامت وشخص قائم تحت العرش فيقول الحق، سبحانه: يا ملائكتی، من هذا؟ فقالوا: الله أعلم، فقال: هذا معروف الكرخی سكر من حبی فلا يفيق الابلقائی .**

(ایضاً: ۳۳۱)

"حضرت عبداللہ الانصاری نے الحسین الانصاری رحمہ اللہ سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت برپا ہے اور ایک شخص عرش کے نیچے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اللہ کو بہتر معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ معروف کرخی ہے، یہ میری محبت میں مدہوش ہے، اب وہ میری ملاقات کے بغیر ہوش میں نہیں آسکتا۔"

مقدر ہوا ہے وہ گھر اللہ اللہ
کریں جس کے دیوار و در اللہ اللہ
اگر نفس کا تزکیہ چاہتے ہو
کیے جاؤ شام وسحر اللہ اللہ
گدائے درِ خالق مصطفیٰ ہوں
نہیں سائلِ در بدر اللہ اللہ
ثنائے خدا میں کٹے زندگانی
زباں پر ہو وقت سفر اللہ اللہ
دعا سچے دل سے کبھی کی جو ازہر
تو دیکھا ہے اس کا اثر اللہ اللہ

از ازہر درانی

حمد ہے اس ذات کو......

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنی مخلوق میں سے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو پسند فرمایا اور ان کو بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا جنہوں نے اس سے کیے ہوئے عہد کو پورا کیا تو اس نے ان کا تذکرہ پوری کائنات میں پھیلا دیا، زمانے کو ان کی برکت سے زینت عطا فرمائی، ان کے عرفان کی مہک سے تمام عالم کو معطر فرما دیا، انہیں اپنا قرب عطا فرما کر ان کا مطالبہ پورا کر دیا۔ ان کی محبت کو ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والا بنا دیا، انہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے سر جھکا دیئے اور اپنی خواہشات کی قربانی دے دی تو اس نے بھی انہیں اجر وثواب کے خزانے عطا فرما دیئے، انہوں نے اپنے محبوب حقیقی عزوجل کی رضا کے لئے بخوشی تکالیف برداشت کیں اور کڑوی چیز کو میٹھا سمجھا، رب عزوجل کی تلاش میں دیوانوں کی طرح گھومتے رہے اور اس کو پانے میں اپنی جان تک قربان کر دی اور محبت کی بیڑیوں میں اسیر ہو گئے، ان کو خزانے پیش کیے گئے مگر انہوں نے ٹھکرا دیئے، دنیا ان پر فدا ہونے کی کوشش کرتی رہی لیکن انہوں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی، انہوں نے فقر وفاقہ اختیار کیا۔ اللہ عزوجل نے انہیں آزمائش میں مبتلا فرمایا تو انہوں نے ان احسانات پر شکر ادا کیا اور صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔ شیطان نے ان پر اپنے مکر وفریب کا جال ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ان پر کوئی بس نہ چل سکا اور وہ انہیں دھوکا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ صرف اللہ

عزوجل کے محتاج ہیں اور اس کی عطا سے غنی ہو گئے جنہیں غیر خدا سے مستغنی کر دیا گیا اور سحری کے وقت ان کے لئے پردے اٹھا دیئے گئے۔

حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم　　اللہ کرم اللہ کرم
دیتی ہے صدا یہ چشم نم　　اللہ کرم اللہ کرم
ہیبت سے ہر اک گردن خم ہے　　ہر آنکھ ندامت سے نم ہے
ہر چہرے پہ ہے اشکوں سے رقم　　اللہ کرم اللہ کرم
جن لوگوں پہ ہے انعام ترا　　ان لوگوں میں لکھ دے نام میرا
محشر میں میرا رہ جائے بھرم　　اللہ کرم اللہ کرم
ہر سال طلب فرما مجھ کو　　ہر سال یہ شہر دکھا مجھ کو
ہر سال کروں میں طوف حرم　　اللہ کرم اللہ کرم
میری آنے والی سب نسلیں　　تیرے در آئیں تیرا در دیکھیں
اسباب ہوں ان کو ایسے بہم　　اللہ کرم اللہ کرم

ایک رقت انگیز دعا

اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! اگر ہم گناہوں کی وجہ سے تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں تو حسن ظن نے ہمیں تیرے ثواب کی بھی طمع دے رکھی ہے۔ اگر تو معاف فرما دے تو تجھ سے زیادہ کون اس کا حق رکھتا ہے؟ اور اگر تو عذاب دے تو تجھ سے زیادہ عدل کرنے والا کون ہے؟ اے میرے پروردگار عزوجل! اگر تو عبادت و ریاضت کرنے والوں پر رحم فرمائے گا تو خطا کاروں پر کرم کون کرے گا؟ اگر تو صرف مخلصین کے اعمال قبول فرمائے گا تو ہم جیسے ریا کاروں کا کیا بنے گا؟ اگر تو صرف محسنین کو عزت سے نوازے گا تو ہم جیسے بدکار کہاں جائیں گے؟ یاالٰہی عزوجل! میری حسرت کتنی زیادہ ہے کہ میں نے دوسروں کو تو نصیحت کی لیکن خود غافل رہا۔ اے میرے مولیٰ عزوجل! کتنی سخت مصیبت ہے مجھ پر کہ دوسرے بیدار ہیں اور میں سویا ہوا ہوں۔ اے میرے مالک عزوجل! میرا معاملہ کتنا شدید ہے کہ دوسروں کی رہنمائی کر رہا ہوں اور خود حیران و پریشان ہوں۔ اے میرے رب قدیر عزوجل! عفو و درگزر کے ساتھ پرخطر اور تکلیف دہ راستے میں میری مدد فرما۔ یاالٰہی عزوجل! جب تو نے اپنی راہ پر چلنے والوں کی رہنمائی فرمائی تو وہ تجھ تک پہنچ گئے۔ اے میرے خالق حقیقی عزوجل! اگر میرا کلام خالص تیری رضا کے لئے نہیں تو اس بھری محفل میں کوئی ایسا شخص تو ہوگا جو خالص تیری رضا کے لئے حاضر ہوا ہوگا اپنے نور کے واسطے مجھ خطا کار کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرما اور یا ارحم الراحمین! ہم سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

انت وفقت من الیک انابا　　انت اصلحت من اصاب الصوابا
انت حببت ماتحب الیهم　　ثم اعطیتهم علیه ثوابا

انت عرفتهم كنوز المعالی   فغدوا يحثو عنها طلابا

ترجمہ: (۱)......اے اللہ عزوجل! تو نے اپنی طرف رجوع کرنے والے کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی، تو نے ہی حق تک پہنچنے والے کو ہدایت عطا فرمائی۔

(۲)......جو چیز (یعنی توبہ) تجھے پسند ہے اس کی محبت تو نے بندوں کے دلوں میں ڈال دی پھر اس پر انہیں اجر و ثواب بھی عطا فرما دیا۔

(۳)......تو نے ان کو عزت و مرتبہ کے خزانوں کی پہچان کرائی پس وہ ان خزانوں کی بہت زیادہ جستجو کرنے لگے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی   میرا حشر میں ہو گا کیا یا الٰہی
تو اپنی ولایت کی خیرات دے دے   مرے غوث کا واسطہ یا الٰہی

ہائے افسوس ان پر

آه علی المذنبين اواه   آه علی من جفاه مولاه
آه علی من عصا بغفلته   جهرا وما تاب من خطاياه
آه علی المذنب الحزين اذا   لم يخف الله ثم يخشاه
آه علی من يفوته اسفا   فی مثل هذا الشهر عفو مولاه
آه من يبيع مغتبنا   بدار دنياه دار آخراه
سبحان من تصدق عليكموا بصيامكم   و خصكم بالعطايا يا امة المختار
تأتون يوم القيامة وصومكم من فوقكم   حيث اتجهتم توجه وحيث سرتم سار
محمول فوق الغنائم علی يد الملئكة   شعاعه يتلألأ من كثرة الانوار
و تقدمون الموقف تحلوا علی كل الامم   مثل الشموس وفيكم من يشبه الاقمار
وقد صفا الوقت لما نادا كمو مولاكم   قوموا تعالوا تملوا بالوصل يازوار
هذا جمالی تبدی والحب عنكم رفعت   و نورنا قد تجلی وزالت الاكدار

ترجمہ: (۱)......افسوس نافرمانوں پر کہ (نافرمانی کے باوجود) رب کی پناہ طلب کرتے ہیں، افسوس اس پر جس کا رب اس سے ناراض ہو۔

(۲)......افسوس اس پر جس نے اپنی غفلت کے سبب کھلے عام نافرمانی کی اور اپنی خطاؤں سے توبہ نہ کی۔

(۳)......افسوس اس غمزدہ گنہگار پر جو (گناہ کرتے وقت) تو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا پھر خوفزدہ ہوتا ہے۔

(۴)......افسوس اس پر جو ایسے بابرکت مہینے میں بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ سے معافی نہ پا سکا۔

(۵)......افسوس اس پر جس نے دھوکے میں دارِ آخرت کو دنیا کے گھر کے بدلے بیچ دیا۔

(۶)......اے امت محمدیہ! پاک ہے وہ ذات جس نے تم پر وزوں کے سبب احسان فرمایا اور تمہیں اپنی خاص عنایات سے نوازا۔

(۷)......قیامت کے دن تم آؤ گے اور تمہارا روزہ تمہارے اوپر اس طرح ہوگا کہ تم جدھر متوجہ ہوگے وہ بھی ہوگا اور تم جدھر چلو گے وہ بھی چلے گا۔

(۸)......فرشتے اپنے ہاتھوں میں انعامات اٹھائے ہوں گے اور ان کی کرنیں کثرتِ انوار سے جگمگا رہی ہوں گی۔

(۹)......تم سب سے پہلے میدانِ محشر میں پہنچو گے اور تمام امتوں کے سامنے سورج کی طرح چمک رہے ہوگے اور تم میں سے بعض کے چہرے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

(۱۰)...... جب تمہارا رب عزوجل تمہیں فرمائے گا: اے میرا دیدار کرنے والو! کھڑے ہو جاؤ اور آ کر میرے دیدار سے لطف اندوز ہو جاؤ۔

(۱۱)......میں نے اپنا جمال تم پر ظاہر کر دیا ہے اور تمہارے سامنے سے تمام پردے اٹھا دیئے۔ پس اس وقت ہمارا نور چمک اٹھے گا اور تمام کثافتیں ختم ہو جائیں گی۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں　　ذکر محبت عام ہے لیکن سوز محبت عام نہیں

جلوے شانِ الٰہی کے زبانِ مصطفوی سے

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو صفت جمال کی معرفت عطا فرمائی تو انہوں نے عرفانِ خداوندی کی لازوال دولت حاصل کر لی۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں انسیت عطا فرمائی تو وہ اس سے مانوس ہو گئے، ان کے دلوں میں اپنے راز ڈالے تو اس کی توفیق سے وہ اس کا ذکر کرنے لگے۔ اللہ عزوجل ان کے احوال بیان کر کے ملائکہ کے سامنے فخر فرماتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ عزوجل ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ عزوجل سے محبت کرتے ہیں۔ اس نے ان کے دلوں کی سلطنت غفلت سے محفوظ فرمائی تو انہوں نے اس کی بارگاہ کو لازم پکڑ لیا اور اپنی ساری زندگی اخلاص کو اپنایا اور اسی پر دنیا سے رخصت ہوئے۔ انہوں نے اپنے نامۂ اعمال کو نافرمانیوں سے خالی رکھا اور اسے صحیح رکھنے کی پوری کوشش کی۔ وہ روزِ جزاء کی رسوائی سے خوفزدہ ہوئے تو انہوں نے اس امانت کی حفاظت کی جو ان کے سپرد کی گئی تھی۔ انہوں نے اپنے محبوبِ حقیقی عزوجل سے اپنا مقصود بھی پایا اور طلب سے بھی سوا پایا۔ مگر محروم کو بدنصیبی کے میدان میں چھوڑ دیا جائے گا، اس پر رحم نہ کیا جائے گا۔ اسے میدانِ محشر میں شرمساری ہوگی اور اسے اس دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا جس دن کچھ منہ روشن اور کچھ سیاہ ہوں گے۔

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے کائنات کو بغیر کسی شریک و مددگار کے پیدا کیا، وہ اپنی بلند شان میں اس سے پاک ہے کہ اسے طاقت وقدرت اور وجود دیا جائے۔ اس نے اپنی شان کے مطابق عرش پر استوا فرمایا۔ وہ استغفار کرنے والوں کے لئے (اپنی شان کے مطابق) اوّل آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ وہ بروزِ قیامت سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کے حکم سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے، وہ فرماتا ہے: "احسن کل شیء خلقه وبدا خلق الانسان من طين ○" (پ۲۱ السجدہ: ۷) جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور پیدائش انسان کی ابتداء مٹی سے فرمائی۔ اس نے انسان کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کیا

اور اسے پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ اللہ تعالیٰ انسان کے متعلق فرماتا ہے: ''فاذا ھو خصیم مبین O (پ ۲۳، یٰسین: ۷۷) جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔''

اللہ عزوجل نے اس پر شہوت مسلط کی تاکہ اسے اپنا انتہائی ذلیل ہونا معلوم ہو جائے۔ نافرمانوں کی آنکھوں سے عبرت کے آنسو خشک ہو گئے پھر بھی ان کا کوئی مددگار نہیں لیکن اس کے دروازے پر پہنچنے والے محبوب بندوں کو ان کا محبوبِ حقیقی یہ ندا دیتا ہے: ''وسارعوا الی مغفرہ من ربکم وجنة عرضها السموت والارض اعدت للمتقین O (پ ۴، آل عمران ۱۳۳) اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔''

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس کو حوادثاتِ زمانہ نہیں بدل سکتے، اور نہ ہی زمانوں کی تبدیلی اس کو پرانا کر سکتی ہے، وہی اول وآخر اور ظاہر وباطن ہے: ''یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور O (پ ۲۴، المومن: ۱۹) اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔''

وہ نہ جسم ہے، نہ جوہر، نہ عرض، نہ عنصر۔ وہ نورانی پردے سے پاک ہے۔ اسے فارغ سمجھنے والا اندھا ہے، اس کا انکار کرنے والا بے بصیرت ہے، اس کے لئے جسم ثابت کرنے والا کمزور نظر والا ہے اور کسی کو اس کے مشابہ قرار دینے والا جہالت کی جیل میں قید ہے۔ اس نے بادلوں سے زور کا پانی برسایا اور اس کے ذریعے بہت سی اکٹھی اور بکھری ہوئی نباتات کو پیدا فرمایا اور ان کی غذائیں بنائیں اور حیوانات سے مذکر ومونث پیدا کرنے کے لئے پانی سے مادۂ منویہ بنایا تاکہ اس میں اس کا فضل اور عدل ظاہر ہو اور پیدا ہونے والی مخلوق تو عاجز ومجبور ہے۔ اس نے ابتدائے آفرینش سے لوحِ محفوظ میں انسان کی نجات وہلاکت کے کلمات لکھ دیئے۔ پس سب کے ساتھ وہ معاملہ ہوگا جو وہ اپنے اندازے سے نہیں جان سکتے اور امور کا انجام ان سے مخفی کر دیا گیا۔ پھر موت کا تیر ان کی طرف پھینکا تو اس نے انہیں ہلاک کر دیا پھر اپنے اس فرمان سے اسے نصیحت کی تاکہ وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے میں عدل کرنے والا ہے اور وہ ظلم نہیں کرتا: ''کل نفس ذائقة الموت ط وانما توفون اجورکم یوم القیمة ط فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز ط وما الحیوة الدنیا الامتاع الغرور O (پ: ۴، آل عمران: ۱۸۵) ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔''

پاک ہے وہ رب عزوجل جو فیصلہ کرتا ہے لیکن اس پر فیصلہ نہیں کیا جاتا، جو صحیح کو توڑتا اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے، میں اس کی رحمت کی امید رکھنے والے جیسی حمد کرتا ہوں کیونکہ وہ اسے غفور رحیم جانتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں نے یہ گواہی روزِ محشر کے لئے تیار کر رکھی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تمام امتوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

کرکے توبہ پھر گناہ کرتا ہے جو   میں وہی بدکار ہوں کر دے کرم

(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق للشیخ شعیب حریفیش)

میری نگاہ سے مرے وہم وگماں سے دور میری خرد سے دور مری این وآں سے دور
راحت سے پاک رنج سے پاک ابتلا سے پاک ہر بیش وکم سے ہر غم سود وزیاں سے دور
حسرت سے پاک سوز سے پاک آرزو سے پاک حاجت سے پاک عجز سے پاک امتحاں سے دور
کون ومکاں میں صرف وہی ایک ذات ہے جو ہے ہر اک بشر کی چنین وچناں سے دور
اعظم وہ ایک ایسی حقیقت ہے بے نشاں ظاہر ہے ہر نشاں سے مگر ہر نشاں سے دور

(اعظم چشتی)

رحم مادر میں انسانی تخلیق کے ارتقائی مراحل میں شانِ خداوندی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں صادق ومصدوق نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (غائبانہ حقیقت) کو بیان فرمایا۔

ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما نطفة، ثم یکون علقة مثل ذلك، ثم یکون مضغة مثل ذلك ثم یرسل الیه الملك فینفخ فیه الروح ویؤمر باربع کلمات: بکتب رزقه واجله وعمله وشقی اوسعید، فو الله الذی لا اله غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الاذراع، فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها، وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع، فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها .

(بخاری شریف جلد 2، صفحہ 241، کتاب الخلق رقم 3036، مسلم شریف جلد 7 صفحہ 260، کتاب القدر رقم 6599، ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 20، مسند حمید رقم الحدیث: 126)

بے شک تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رکھتا ہے پھر چالیس دن بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں خون کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ عزوجل اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اس فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی اس (بچے) کے رزق، عمر، عمل اور سعادت وشقاوت کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے بس اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی جہنمیوں کے سے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

ہر اک شے دا والی توں ایں سب دنیا دیا سائیاں   ہر کوئی عاجز تیرے اگے تینوں سب وڈیائیاں
عرشی فرشی جن ملائک سورج چن ستارے   توں سبھناں دا خالق مولا تیرے کل پیارے
جوں جوں سوچ وچارن سوچاں گم ہو جاون عقلاں   اک پتے دیاں کئی کروڑاں ون سونیاں شکلاں
تیرا شروع اخیر نہ کوئی کدھرے پتہ نہ ملدا   باجھوں امر ترے دے سائیاں پتہ مول نہ ہل دا
کہہ منگاں کس چیز نے منگاں کیہ میرے وچ میرا   بن منگیاں جے توں دے دیویں کیہہ جاندا اے تیرا
دیوں کارن داتا ہوندا منگن لئی سوالی   منگ ظہوری اہدے در توں کوئی نہ جادے خالی

تقدیر معلق ومبرم

اس حدیث میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی تخلیق کے ابتدائی مراحل کو اجمالاً بیان فرمایا ہے جو کہ اللہ عزوجل کے کلام جو سورہ ''مومنون'' میں موجود ہے اس کی تفسیر ہے اس کے بعد تقدیر کے متعلق بیان کیا ہے اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱) تقدیر مبرم، (۲) تقدیر معلق اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معلق بدلتی رہتی ہے اور تقدیر مبرم اٹل اور محکم ہے اس میں تبدیلی محال ہے کیونکہ تقدیر مبرم اللہ تعالیٰ کے علم ازلی سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں تبدیلی جہل کو مستلزم ہے نہ اس کا علم بدل سکتا ہے نہ تقدیر مبرم بدل سکتی ہے۔ تقدیر معلق یہ ہے کہ مثلاً لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ فلاں شخص شقی ہے یا سعید ہے، یا فلاں کی عمر اتنی ہے پھر اگر وہ کوئی نیک کام کرے یا کوئی نیک شخص اس کے حق میں دعا کرے تو اس کی شقاوت، سعادت سے بدل جاتی ہے یا اس کی عمر بڑھ جاتی ہے اور اگر وہ نیک کام نہ کرے یا کوئی نیک شخص اس کے حق میں دعا نہ کرے تو وہ بدستور شقی رہتا ہے اور اس کی عمر اتنی ہی رہتی ہے اور اس کو محو اور اثبات سے تعبیر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ بالآخر شقی ہوگا یا نہیں ہوگا اور اس کی عمر بڑھے گی یا نہیں اور یہی تقدیر مبرم ہے اس کو اُم الکتاب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ مفسرین نے اس آیت سے تقدیر معلق اور تقدیر مبرم کا استنباط کیا ہے۔

یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب   اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا
(رعد:39)   ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس آیت میں محو اور اثبات سے مراد قضاء معلق ہے اور اُم الکتاب سے مراد قضاء مبرم ہے۔

قضاء معلق کا ذکر ان احادیث میں ہے۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر نیکی سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔'' (ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر صرف نیکی سے زیادہ ہوتی ہے اور تقدیر صرف دعا سے ٹلتی ہے اور انسان اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

یارب دو جہاں یا رب دو جہاں   ہر سمت تیرے جلوے ہر چیز تیری پہچاں

پتھر میں کیڑوں کو رزق کھلائے تو   دل میں آس اُمید کے دیپ جلائے تو
بچھڑے ہوؤں کو اک مرکز پہ لائے تو   اپنے کرم کے کیا کیا رنگ دکھائے تو
میں بندہ تیرا مولا تیرے نام پہ میں قرباں
بلبل طوطی پروانے کی یہی صدا اے خدا   مشکل میں کام آیا مولا نام تیرا
ذرّہ ذرّہ کرتا ہے تیری حمد وثناء   تیرے دم سے شام وسحر اے مالک انس وجاں
گلشن خوشبو نور اجالے تیرے ہیں   چاند کے گرد یہ نور کے ہالے تیرے ہیں
عزت ودولت رزق نوالے تیرے ہیں   سب سے مولا کام نرالے تیرے ہیں
میرے واسطے ہے ایماں اللہ تیرا قرآں
تیرے کرم کی مولا بات نرالی ہے   تیرا ذکر یہ غنچہ ہر ڈالی ہے
کوئی نہیں جس کا تو اس کا والی ہے   شیرازی تیرا ادنیٰ ایک سوالی ہے
پیدا کردے مولا میری بخشش کا ساماں
یا رب دو جہاں یا رب دو جہاں   ہر سمت تیرے جلوے ہر چیز تیری پہچاں

کہاں ہیں معرفت واحسان والے؟

بکھرے بال، آزردہ صورت ہوتے ہیں کچھ اہل معرفت   بدر مگر یہ شان ہے ان کی بات نہ ٹالے رب العزت

☆ عن انس بن مالك رضى الله عنهٖ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا جمع الله الاولين والاخرين ينادى مناد فى صعيد واحد من بطنان العرش. اين اهل المعرفة بالله؟ اين المحسنون؟ قال: فيقوم عنق من الناس حتى يقفوا بين يدى الله، فيقول. وهو اعلم بذلك: ما انتم؟ فيقولون: نحن اهل المعرفة الذين عرفتنا اياك وجعلتنا اهلا لذلك. فيقول: صدقتم. ثم يقول للآخرين: ما انتم؟ قالوا: نحن المحسنون. قال: صدقتم، قلت لنبى: (ما على المحسنين من سبيل) (التوبة: ۹۱) ما عليكم من سبيل، ادخلوا الجنة برحمتى. ثم تبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: لقد نجاهم الله من اهوال بوائق القيامة.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین وآخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ پس وہ کہے گا، حالانکہ وہ (اللہ تعالیٰ) بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ کہیں گے: ہم اہل معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا: پھر دوسرے

گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ’’صاحبانِ احسان پر الزام کی کوئی راہ نہیں۔‘‘ لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔‘‘

(أخرجہ أبو نعیم فی کتاب الأربعین، ۱/۱۰۰، الرقم: ۵۱، والسناوی فی فیض القدیر، ۱/۴۴۰، الرقم: ۴)

میرا دل غرق محبت پاکاں ہے   مجھ پر یہ کتنی عنایت یزداں ہے
کہتا ہوں میں مدح کرم صحابۂ کرام   انور یہ دلیل پختگی ایماں ہے

کہاں ہیں جبّارین ومتکبّرین؟

حدثنا هشام بن عمار ومحمد بن الصباح قالا حدثنا عبدالعزيز بن ابي حازم حدثني ابي عن عبيد الله بن مقسم عن عبدالله بن عمر انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول ياخذ الجبار سماواته وارضيه بيده وقبض بيده فجعل يقبضها ويبسطها ثم يقول انا الجبار اين الجبارون اين المتكبرون قال ويتميل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يمينه وعن يساره حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شيء منه حتى اني اقول اساقط هو برسول الله صلى الله عليه وسلم .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پہ تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو قیامت کے دن اپنے دست اقدس میں لے کر (اپنی شان کے مطابق) ہاتھ کو بلند کرے گا، پھیلائے گا اور فرمائے گا: **انا الجبار این الجبارون این المتکبرون** میں ہوں جبار، کہاں ہیں (دنیا کے) جبار و متکبر۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں ملاحظہ فرماتے جاتے جبکہ منبر مبارک ہل رہا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں منبر حضور علیہ السلام سمیت الٹ نہ جائے۔ (ابن ماجہ شریف باب فیما انکرت الجھمیۃ، حدیث نمبر ۱۹۹)

آپ نے بے بدل نظر پائی   خلق میں اور حق نگر پائی
دوجہاں کے علوم کلی سے   آپ کی ذات بہرہ ور پائی

☆ حدثنا حرملة بن يحيى ويونس بن عبد الاعلى قالا حدثنا عبدالله بن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب حدثني سعيد بن المسيب انا ابا هريرة كان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبض الله الارض يوم القيامة ويطوى السماء بيمنه ثم يقول انا الملك اين ملوك الارض .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن زمین کو

پکڑے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔ (ابن ماجہ باب فیما انکرت الجھمیۃ حدیث نمبر 192)

اے خدا عزوعلیٰ کیا پاک ہے تو شان میں
لا شریک وحدہٗ بے مثل ہے تو شان میں
تیری طاقت ہے بڑی اور تیری قدرت ہے بڑی
ہر وصف میں تو ہے بڑا بے مثل اپنی شان میں
تو رحیم بھی تو کریم بھی ہے تو عدیم المثال بھی
ہیں منہدم سب طاقتیں تیری طاقت لازوال میں
قدرتوں کی حد نہیں طاقت کی تیری حد نہیں
شاہ وگدا اک جا کھڑے تیری قدرت بے نیاز میں
تو خالق مخلوق ہے تو لائق سجود ہے
مدح خواں جن وبشر تیری ذاتِ عالی صفات میں
اک گدا سے شاہ کرکے حکمراں کرنا اسے
کن سے فیکون کرنا قدرتِ لازوال میں
وصف عالی ہے تیرا اے مالک کون ومکاں
طاقتیں سب ہیچ ہیں تیری طاقت بے مثال میں
فضل ورحمت کے بھروسے پر ہے یہ عاجز کھڑا
منظور ہو تو کرم ہے نکتہ نوازی شان میں

تیرے یہاں کمی نہیں، اہل ایمان سے پہلا کلام اور حسن ظن

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا یزید بن هارون وانبانا محمد بن اسحق عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم یمین الله ملأن لا یغیضها شیء سحاء اللیل والنهار وبیده الاخری المیزان یرفع القسط ویخفض قال ارایت ما انفق منذ خلق الله السموات والارض لم ینقص مما فی یدیه شیئا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا دایاں ہاتھ رزق سے بھرا ہوا ہے اور دن رات خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی اور اس کے بائیں ہاتھ میں ترازو ہے جسے اونچا کرتا ہے اور نیچے کرتا ہے (یعنی جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے) پھر آپ نے فرمایا اس نے جب سے زمین اور آسمان بنائے ہیں، مسلسل خرچ کر رہا ہے لیکن اس کے ہاتھوں میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔ (ابن ماجہ شریف)

☆ عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان شئتم انبأتکم ما اول ما یقول الله عزوجل للمومنین، وما اول ما یقولون له یوم القیامة . قلنا: نعم یا رسول الله، قال: ان الله عزوجل یقول للمومنین: هل احببتم لقائی ؟ فیقولون: نعم ، یا ربنا، فیقول: لم؟ فیقولون: رجونا عفوك ومغفرتك . فیقول: قد وجبت لکم مغفرتی .

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور وہ مومن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل مومنوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میری ملاقات کرنا چاہتے تھے؟ وہ

عرض کریں گے: اے رب! ہاں۔ تو وہ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لئے کہ) ہم تیری معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں نے تمہیں اپنی بخشش دے دی۔"

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۳۸، الرقم: ۲۲۱۲۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۰/ ۱۲۵، الرقم: ۲۵۱)

☆ حسن ظن کے بارے میں فرمایا گیا حسن الظن من حسن العبادۃ اچھا گمان رکھنا (اللہ اور اس کی مخلوق کے بارے میں) حسن عبادت میں سے ہے۔ (اخرجہ ابوداؤد فی السنن کتاب الادب باب فی حسن الظن ۴/ ۲۹۸، الرقم: ۴۹۹۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پھر قرآن مجید میں مخلوق کے بارے میں بدگمانی کو گناہ قرار دیا گیا ہے۔ **ان بعض الظن اثم** ۔ الحجرات۔ تو خالق کائنات کے بارے بدگمانی کس قدر گناہ اور بدبختی ہوگی۔ اس بارے میں چند احادیث اس حمد کے بعد ملاحظہ ہوں۔

صفتاں تیریاں کراں بیاں کیویں خالق مالک کریم ودود توں ایں
جس دے اگے کائنات پئی جھک دی اے میرے مالکا اوہ مسجود توں ایں
تیری قدرت دے تھاں تھاں ہین جلوے جگہ جگہ دے اتے موجود توں ایں
حکم دیتا ایں آپ شہاب تائیں خود وی سوہنے تے گھلدا درود توں ایں
کیوں کراں میں تیری تعریف ربا ناقص عقل تے ناقص زبان رکھنا
نہ ای پڑھیاں نحو گریمراں میں نہ ای سینے وچ علم دی کان رکھنا
نہ میں قاضی عیاض دا ہم پایہ نہ میں وانگ صحابہ دے شان رکھنا
راضی ہون شہاب حضور میرے ایہو دل دے وچ ارمان رکھنا

حسن ظن کے بارے میں احادیث

عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ عنه قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: قال اللہ تبارك وتعالیٰ: انا عند ظن عبدی بی، فلیظن بی ماشاء .

"حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔"

اس حدیث کو ابن حبان، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(أخرجہ ابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۴۰۱، الرقم: ۶۳۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۲۶۸، الرقم: ۷۶۰۳، والدارمی فی السنن، ۲/ ۳۹۵، الرقم: ۲۷۳۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۴۹۱، والطبرانی فی مسند الشامیین، ۲/ ۳۸۴، الرقم: ۱۵۴۶، والہیثمی فی موارد الظمآن، ۱/ ۱۸۴، الرقم: ۷۱۷)

☆ **عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: قال اللہ تعالیٰ: عبدی عند ظنه بی وانا معه اذا دعانی ان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی**

ملأ خير منه واطيب .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے خفیہ طور پر یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں یاد کرتا ہوں۔'' (أخرجه ابن حبان فی الصحیح، ۳/۹۵، الرقم: ۸۱۲)

☆ عن عبدالرحمن بن سمرة، في رواية طويلة قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: انی رأيت البارحة عجبا رأيت رجلا من امتی قائما علی الصراط يرعد كما ترعد السعفة فجاء ه حسن ظنه بالله فسكن رعدته ومضى .

''حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: گزشتہ شب میں نے خواب میں عجیب چیز دیکھی، میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ وہ پل صراط پر خوف کے مارے کانپ رہا ہے جیسا کہ کھجور کی شاخ (ہوا سے لرزتی ہے)۔ پس اس کا اللہ کے ساتھ حسن ظن آتا ہے تو اس کی کپکپاہٹ ختم ہو جاتی ہے اور وہ اس سے گزر جاتا ہے۔''

(أخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ۳/۲۴۳، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۷/۱۷۹، ۱۸۰، وابن رجب الحنبلی فی التخویف من النار، ۱/۴۲، والواسطی فی تاریخ واسط، ۱/۱۶۹، ۱۷۰)

يَا حَبِيْبَ الْقَلْبِ مَالِيْ سِوَاكَا فَارْحَمِ الْيَوْمَ مُذْنِبًا قَدْاَتَاكَا
يَا رَجَائِيْ وَرَاحَتِيْ وَ سُرُوْرِيْ قَدْ اَبَى الْقَلْبُ اَنْ يُّحِبَّ سِوَاكَا

ترجمہ: اے دل کے دوست! تیرے سوا میرا کوئی نہیں، اپنی بارگاہ میں حاضر اس گنہگار پر رحم فرما، اے میری امید، میری راحت اور اے میرے سرور! دل نے تیرے سوا کسی اور سے محبت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

حمد کرتا ہوں با وضو تیری روز پڑھتا ہوں گفتگو تیری
اے جمال جہان کے خالق ہے نگاہوں کو جستجو تیری
ما سوا تیرے کوئی ہے قیوم ہے سوا سب سے آبرو تیری
رنگ پھیلے ہیں باغ میں تیرے خار زاروں میں بھی ہے بو تیری
ذکر ہوتا ہے جا بجا تیرا یاد ہوتی ہے کو بکو تیری
لب پہ جاری ہے تیرا نام سدا دل میں ازہر کے آرزو تیری

از ہر درانی

حسن ظن کے بارے میں پاکانِ امت کی آراء

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: والذی لا اله غيره لا يحسن عبدالله الظن الا اعطاه ظنه

وذلك بان الخير في يده .(رواه ابن ابی شيبة، والطبرانی، وهذا لفظه)

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے حسن ظن ہی (کے مطابق) اسے عطا کر دیتا ہے کیونکہ ہر قسم کی بھلائی اس کے اختیار میں ہے۔‘‘

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۱۰۸، الرقم: ۳۴۵۶۴، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۹/ ۱۵۴، الرقم: ۸۷۷۲، والبيهقی فی شعب الایمان، ۲/ ۸، الرقم: ۱۰۱۴)

☆ عن ثابت قال: قال ابو عثمان النهدی انی لاعلم حين يذكرنی ربی . قالوا: وكيف ذاك؟ قال: ان الله يقول: (فاذكرونی اذكركم) (البقرة: ۲: ۱۵۲) فاذا ذكرت ذكرنی .

’’حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے جس وقت میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) پس جب میں (اسے) یاد کرتا ہوں (تو) وہ مجھے یاد کرتا ہے۔‘‘

(أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۷/ ۲۰۶، الرقم: ۳۵۳۶۷، والبيهقی فی شعب الایمان، ۲/ ۵۱، الرقم: ۱۱۳۸، وأبو نعیم فی حلیة الاولیاء، ۲/ ۳۲۴، والمزی فی تہذیب الکمال، ۱۷: ۴۲۸)

رہتی ہے حمد پیہم وردِ زبان تیری　　کرتا ہوں میں عبادت اے مہربان تیری
جھوٹے خدا تھے جتنے مسمار ہو گئے سب　　گونجی ہے دو جہاں میں جس دم اذان تیری
یہ آگ خاک پانی تو نے ہی تو بنائے　　تو خالقِ جہاں ہے اعلیٰ ہے شان تیری
یہ فرش وعرش وکرسی اقصیٰ وطور وکعبہ　　ہر سُو نشانیاں ہیں اے بے نشان تیری
نزدیک رہ کے پھر بھی آیا نہیں نظر تو　　کرتے رہے تجسس وہم وگمان تیری
اے کرد گارِ عالم ! اے کار سازِ رہبر　　قائم سدا رہے گی یہ آن بان تیری

صوفی رہبرؔ چشتی

جو یہ گمان کرے کہ اللہ اسے نہیں بخشے گا

قال عبدالله بن المبارك: جئت الی سفيان عشية عرفة وهو جاث علی ركبتيه وعيناه تهملان، فبكيت ، فالتفت الی فقال: ما شانك؟ فقلت: من اسوأ هذا الجمع حالا؟ قال: الذی يظن ان الله عزوجل لا يغفرلهم .(اخرجه ابن ابی الدنيا فی حسن الظن بالله، ۱/ ۹۲ الرقم: ۷۸)

’’حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات حضرت سفیان کے پاس آیا، جبکہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے، اوران کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پس میں بھی رو پڑا، تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: لوگوں کے اس مجمع میں سب سے بدحال شخص کون سا ہے؟ آپ نے کہا: جو یہ گمان

کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخشے گا نہیں۔"

☆ رؤی مالك بن دينار فی المنام، فقيل له: ما فعل الله بك . قال: قدمت علی ربی عزوجل، بذنوب كثيرة محاها عنی عن حسن ظنی به تعالی .(اخرجه القشيری فی الرسالة: ۱۳۴)

"حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کے پاس زیادہ گناہ لے کر پہنچا جن کو اللہ تعالیٰ کے متعلق میرے حسن ظن نے بالکل مٹا دیا۔"

☆ سئل الحارث عن الرجاء، فقال: الطمع فی فضل الله تعالی ورحمته، وصدق حسن الظن عند نزول الموت .(اخرجه السلمی فی طبقات الصوفية: ۵۹)

"حضرت حارث رحمہ اللہ سے رجا کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت میں طمع کرنا اور موت کے وقت (اللہ کے بارے میں) حسن ظن کا پختہ ہونا۔"

☆ قال أبو حفص رحمه الله: من رای فضل الله عليه، فی كل حال، ارجو الا يهلك .(ایضاً: ۱۲۱)

"حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کوئی یہ گمان کرے کہ اس پر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ ہلاک نہیں ہوگا۔"

☆ سئل ابو عمرو رحمه الله عن التوكل: فقال: ادناه حسن الظن بالله عزوجل .(ایضاً: ۴۵۴)

"حضرت ابو عمرو رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: توکل کا ادنیٰ درجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں حسن ظن رکھنا ہے۔"

☆ كان مطرف بن عبدالله رحمه الله يقول: اللّٰهم ارض عنا، فان لم ترض فاعف فان المولی قديعفو عن عبده، وهو غير راض عنه .

"حضرت مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔" (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۵۳)

زمیں سے آسماں تک ہے ترے جلووں کی تابانی ترى ہستی ہے پھر بھی ماورائے فکر انسانی
بغیرِ اذن اِک پتہ بھی جنبش کر نہیں سکتا جہان بحر و بر پر ہے مسلم تیری سلطانی
تو اپنی ذات میں واحد تو اپنی ذات میں یکتا نہیں تیرا کوئی ہمسر نہیں تیرا کوئی ثانی
ترے ہی قبضۂ قدرت میں موجوداتِ عالم ہیں تجھے ہی زیب دیتی ہے دو عالم کی جہاں بانی

طفیل ہوشیار پو

تکبر صرف خدا ہی کو زیبا ہے

عن ابی سعيد الخدری وابی هريرة قالا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم العز ازاره والكبرياء

رداؤه فمن ينازعني عذبته .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: عزت میرا ازار ہے اور تکبر میری چادر ہے۔ پس جو (مجھ سے مقابلہ اور جھگڑا کرتا ہے) مجھ سے کھینچتا ہے میں اسے عذاب دیتا ہوں۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب: باب تحریم الکبر (۲۶۲۰) لأدب المفرد للبخاری (۵۵۲) تحفۃ لأشراف (۳۹۶۷))

☆ **عن ابی هريرة قال هناد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عزوجل الكبرياء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار .**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا: تکبر میری چادر (اوپر اوڑھنے کی) ہے اور عظمت میرا ازار (تہمند اور نیچے باندھنے کی چادر) ہے۔ پس جو مجھ سے ان میں سے ایک بھی کھینچتا اور چھینتا ہے میں اسے آگ میں ڈال دیتا ہوں۔ (ابوداود، کتاب اللباس: باب ماجاء فی الکبر: ۳۵۶۷)

☆ **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله سبحانه الكبرياء ردائی والعظمة ازاری من نازعينی واحدا منهما القيته فی جهنم .**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو مجھ سے ان میں سے ایک بھی کھینچتا اور چھینتا ہے میں اسے جہنم میں پھینک دیتا ہوں۔

(ابن ماجہ، کتاب الزہد: باب البرائۃ من الکبر والتواضع (۴۱۷۴) ابوداود، کتاب اللباس: باب ماجاء فی الکبیر (۴۰۹۰))

☆ **عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله سبحانه الكبرياء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما القيته فی النار .**

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، "پس جو مجھ سے ان میں سے ایک بھی کھینچتا ہے میں اسے آگ میں پھینک دیتا ہوں۔"

(ابن ماجہ، کتاب الزہد: باب البراءۃ من الکبر والتواضع (۴۱۷۵) صحیح ابن ماجہ (۳۳۶۵)، (۳۳۶۶) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۵۴۱))

یاد رہے! انسانوں میں تکبر اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ یہی وہ گناہ ہے جو اس دنیا میں سب سے پہلے ہوا تھا اور جس کی وجہ سے ابلیس لعین و مردود ٹھہرا تھا جیسا کہ قرآن میں ہے کہ "اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے لئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا (**الا ابليس ابى واستكبرو كان من الكافرين**) (البقرۃ: ۳۴) "مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔" تکبر سے اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے بھی منع فرمایا ہے کہ (**ولا تمش فی الارض مرحا ......**) (بنی اسرائیل: ۳۷) "اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، کیوں کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔"

تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے قارون کو اس کے تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا تھا۔ (القصص: ۸۱)

ایک حدیث میں ہے کہ (لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر) ”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا۔“ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ) ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص دو چادریں لٹکائے تکبر کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔ (مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم التبختر فی المشی) لہٰذا تکبر سے بچنا چاہیے اور تواضع اختیار کرنی چاہیے۔

نورِ خدا کو عام کریں   ہم نہ کبھی اظلام کریں
ہم ہر راہ ہدایت کو   سب بر طشت ازبام کریں
مرضی خالق پانے کو   خدمت خلق کو عام کریں
یادِ خدا و یاد نبی   ہم لزام دوام کریں
الحمد کہیں ہر نعمت پر   شکر ترانے عام کریں
اللہ راضی کرنے کو   راتوں میں بھی قیام کریں

میرے افکار میں الفاظ میں اشعار میں تو

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اہل محبت (یعنی اپنے اولیاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم) کے لئے عبادت ک دروازہ خاص کر دیا جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ جب مخلوق سو جاتی ہے تو وہ ان کو اپنے دروازے کی طرف لے آتا ہے اور وہ اس کی بارگاہ میں قیام و سجود میں رات بسر کرتے ہیں۔ وہ رات کے ابتدائی حصے میں کتنے اچھے انداز میں عبادت کرتے ہیں اور آخری حصے میں کتنے پیارے انداز میں نادم ہوتے ہیں۔ اگر تو ان کو دیکھے گا تو اس حال میں پائے گا کہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے گئے اور پردے ہٹا دیئے گئے اور انہیں ذاتِ الٰہی کے مشاہدے کا انعام عطا کیا گیا۔

رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں
پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

(جل جلالك وعم نوالك وعز اسمك واعظم شانك واتم برهانك وجل ذكرك ولا اله غيرك)

چاند تاروں میں تو پھول میں تو خار میں تو   تو پس ظلمت شب صبح کے انوار میں تو
از سمک تا بہ فلک تیرے ہی جلوے ہر سو   ریگ صحرا میں بھی تو شمس طرحدار میں تو
تو خداوند ہے خالق ہے ہر اک شے کا تو ہی   جلوہ گر آپ ہے خود اپنے ہی شاہکار میں تو
تو دعاؤں میں فغاں میں تو مناجات میں تو   گریہ شب میں ہے آہ دل بیمار میں تو
تو نے مسجود ملائک کیا انسان کو مگر   آج گمنام ہے خود کوچہ و بازار میں تو
تو ہے پردے میں تو اصنام خدا بن بیٹھے   اور محصور ہوا سبحہ و زنار میں تو

اپنا عابد کیا مجھ پہ یہ کرم ہے تیرا   میری افکار میں الفاظ میں اشعار میں تو

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی برہانپوری)

بشکریہ ماہنامہ آستانہ کراچی ج 19 ۔ شمارہ ۶، ماہ جون ۲۰۱۰ء

فرشتوں پہ جلال باری تعالیٰ کا غلبہ

حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا سفیان بن عینیه عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قضی الله امرا فی السماء ضربت الملئكة اجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة علی صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلی الكبیر فیسمعها مسترقو السمع بعضهم فوق بعض فیسمع الكلمة فیلقیها الی من تحته فربما ادركه الشهاب قبل ان یلقیها الی الذی تحته فیلقیها علی لسان الكاهن والساحر فربما لم یدرك حتی یلقیها فیكذب معها مائة كذبة فتصدق تلك الكلمة التی سمعت من السماء. (ابن ماجہ شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ آسمان میں کوئی حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی کے ساتھ اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ جس سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہ آواز اس طرح کی ہوتی ہے گویا ایک زنجیر ہے جسے کوئی پتھر پر چلا رہا ہے۔ جب یہ گھبراہٹ ان کے دلوں سے دور ہو جاتی ہے تو آپس میں سوال پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے سچ فرمایا جو اونچی ذات والا اور بڑائی والا ہے۔ اللہ اور فرشتوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو کو کچھ شیاطین چوری کر لیتے ہیں اور نیچے والوں کی طرف اسے پہنچاتے ہیں۔ کبھی تو نیچے پہنچنے سے قبل ہی انہیں شعلہ جلا دیتا ہے کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ جادو کرنے والے شخص کو بتا دیتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ سن نہیں پاتے بلکہ اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر جادوگر کو بتاتے ہیں۔ پس ایک وہی بات سچی ہوتی ہے جو انہوں نے آسمان سے سنی تھی۔

خدا کی شان ہے سب سے نرالی   وہی ہے سب سے بالا سب سے عالی
اسی نے، چاند اور سورج بنائے   اسی نے چرخ پر تارے سجائے
وہی ہے جلوہ گر دونوں جہاں میں   زمین و آسماں کون و مکاں میں
کرم کرتا ہے وہ دن رات ہم پر   بہت ہیں اس کے احسانات ہم پر
سرور اتنا کہا تم مان جاؤ   ہمیشہ اس کے آگے سر جھکاؤ

سرور بجنوری

ادھر دیدار رب ہوگا ادھر صورت محمد کی (صلی اللہ علیہ وسلم)

حدثنا محمد بن عبدالله بن نمیر حدثنا ابی و وكیع ح وحدثنا علی بن محمد حدثنا خالی یعلی

و وکیع و ابو معاویة قالوا حدثنا اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبداللہ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فنظر الی القمر لیلة البدر قال انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تم پر صبح کی نماز یا مغرب کی نماز ادا کرنے میں شیطان غالب نہ آئے (یعنی اسے قضا نہ کرو) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ **وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب** (اپنے رب کی طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے پاکی بیان کر۔) (ق:۳۹)

☆ حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر حدثنا یحیی بن عیسی الرملی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تضامون فی رؤیة القمر لیلة البدر قالوا لا قال فکذالك لا تضامون فی رؤیة ربکم یوم القیامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا اسی طرح قیامت کے دن تم اللہ کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرو گے۔

☆ حدثنا محمد بن العلاء الهمدانی حدثنا عبد اللہ بن ادریس عن الاعمش عن ابی صالح السمان عن ابی سعید قال قلنا یا رسول اللہ انری ربنا قال تضامون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة فی غیر سحاب قلنا لا قال فتضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر فی غیر سحاب قالوا لا قال انکم لا تضارون فی رؤیته الا کما تضارون فی رؤیتهما ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اللہ کو دیکھ سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تم ٹھیک دوپہر کے وقت بغیر بادل کے سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم چودھویں رات میں بغیر بادل کے چاند کو دیکھنے میں کوئی آڑ محسوس کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں، آپ نے فرمایا تم جیسے انہیں دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کرتے ایسے ہی اللہ کے دیدار میں تمہیں کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہوگی۔

☆ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا یزید بن هارون انبانا حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمه ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ انری اللہ یوم القیامة وما ایة ذلك فی

خلقه قال يا ابا رزين اليس كلكم يرى القمر مخليا به قال قلت بلى قال فالله اعظم وذلك اية في خلقه

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کا دیدار کرسکیں گے اور اس کی کیا نشانی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کیا تم چاند کو صاف طرح سے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تو بہت بلند ہے اور یہ چاند اس کی مخلوق میں اس کے دیدار کی نشانی ہے۔

ہم نے کیا کیا عزت پائی — اپنا خدا ہے اپنی خدائی
اشرف انسانوں کو بنایا — تابع حیوانوں کو بنایا
پھولوں میں رس خوشوں میں دانے — سب کچھ بخشا ہم کو خدا نے
دریا، جنگل یا پھلواری — دنیا کی ہر چیز ہماری
خالق، رازق ہے وہ ہمارا — لازم شکر ہے سرور اس کا

سرور بجنوری

حسنیٰ اور زیادہ کیا ہے؟

حدثنا عبدالقدوس بن محمد حدثنا حجاج حدثنا حماد عن ثابت البناني عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن صهيب قال تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية للذين احسنوا الحسنى وزيادة وقال اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار نادى منادبا هل الجنة ان لكم عند الله موعدا يريد ان ينجز كموه فيقولون وما هو الم يثقل الله موازيننا ويبيض وجوهنا ويدخلنا الجنة وينجنا من النار قال فيكشف الحجاب فينظرون اليه فوالله ما اعطاهم الله شيئا احب اليهم من النظر يعني اليه ولا اقر لا عنهم

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **للذين احسنوا الحسنى وزيادة** (یونس: ۲۶) ''اور نیکیاں کرنے والوں کے لئے اور بھی زیادہ نیکیاں ہیں۔'' اور اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! اللہ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے جسے اب وہ پورا کرنا چاہتا ہے اہل جنت کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے نیک اعمال کو بھاری نہیں فرمایا، کیا ہمارے چہرے روشن نہیں فرمائے، کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا اور جہنم سے رہائی نہیں عطا فرمائی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی نگاہوں سے پردہ اٹھا دے گا۔ جنت والے اسے دیکھیں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ نے نہ تو اس سے زیادہ پیاری چیز ان کو عطا کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ کسی چیز سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابو عبدالصمد عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابو عمران الجونی عن ابی بکر بن عبداللہ بن قیس الاشعری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتان من فضة انیتھما و ما فیھما و جنتان من ذھب انیتھما و ما فیھما و ما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم تبارك وتعالی الا رداء الکبریا علی وجھه فی جنة عدن .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے اور اللہ کے دیدار میں لوگوں کے لئے کوئی رکاوٹ نہ بنے گی۔ سوائے اس کے کہ اللہ کے چہرۂ اقدس پر کبریائی کی چادر پڑی ہوگی اور یہ دیدار جنت عدن میں ہوگا۔

تیرے کرم کی الٰہی کچھ انتہا ہی نہیں　　اب اپنا تیرے سوا کوئی آسرا ہی نہیں
نہ ہو جو جذب کی تاثیر تو ثنا ہی نہیں　　دعا جو دل سے نہ نکلے تو پھر دعا ہی نہیں
جھکا جو در پہ تیرے پا گیا سکون حیا　　ہٹا جو در سے سکوں پھر اسے ملا ہی نہیں
کروں میں جرأت شکوہ مجال کیا میری　　تیرے کرم سے تو محروم میں رہا ہی نہیں

اللہ کا سلام کیا ہوگا؟

حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب حدثنا ابو عاصم العبادانی حدثنا الفضل الرقاشی عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا اھل الجنة فی نعیمھم اذ سطع لھم نور فرفعوا رء وسھم فاذا الرب قد اشرف علیھم من فوقھم فقال السلام علیکم یا اھل الجنة قال وذلك قول اللہ سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیھم وینظرون الیه فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیه حتی یحتجب عنھم ویبقی نورہ وبرکته علیھم فی دیارھم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی لوگ اپنی نعمتوں سے لذت حاصل کرنے میں مصروف ہوں گے کہ اچانک ایک نور چمکے گا وہ اپنے سر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے اوپر سے جلوہ افروز ہوگا اور فرمائے گا اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سلام قولا من رب رحیم (یٰسین: ۵۸) اہل جنت اس کی طرف دیکھیں گے اور وہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اس دیدار کے وقت اہل جنت کی کسی دوسری چیز کی طرف توجہ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پردہ میں ہو جائے گا' اس کا نور اور برکت باقی رہ جائے گی۔

☆ **حدثنا علی بن محمد حدثنا وکیع عن الاعمش عن خیثمة عن عدی ابن حاتم قال قال**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر عمن ایمن منہ فلا یری الا شیئا قدمہ ثم ینظر من ایسر منہ فلا یری الا شیئا قدمہ ثم ینظر امامہ فتستقبلہ النار فمن استطاع منکم ان یتقی النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا۔ آدمی اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو بھی یہی کچھ پائے گا جو اس نے آگے بھیجا۔ پھر اپنے آگے دیکھے گا تو آگ یعنی دوزخ پائے گا تو جو شخص تم میں سے آگ سے بچ سکتا ہو اسے آگ سے بچنا چاہئے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا اللہ کے راستے میں دے کر ہی سہی۔ (ابن ماجہ شریف)

مالک الملک لا شریک لہ　　وحدہ لا الٰہ الا ھو
صوفیا گر بہشت می طلبند　　ذکر شان لا الٰہ الا ھو
شمس تبریز گر خدا طلبی　　خوش بخوان لا الٰہ الا ھو

اللہ تعالیٰ ضحک فرماتا ہے

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا یزید بن ھارون انبانا حماد بن سلمۃ عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمہ ابی رزین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک ربنا من قنوط عبادہ وقرب غیرہ قال قلت یا رسول اللہ او یضحک الرب قال نعم قلت لن نعدم من رب یضحک خیرا

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ ان بندوں پر ہنستا ہے جو اس سے ناامید اور غیر اللہ کے قرب کے خواہش مند ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ بھی ہنستا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا ہم نیکی کو کبھی نہ چھوڑیں گے تا کہ وہ نیکی پر (اپنی شان کے مطابق) ہنسی کرتا رہے۔

دیدار خدا ملا خدائی پائی　　جو بات کسی نے بھی نہ پائی ہم نے پائی
پہنچے ہوئے پہنچے نہ جہاں تک مولیٰ　　حقا کہ وہاں ''ہم'' نے رسائی پائی
(خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی)

اللہ تعالیٰ تین کاموں سے خوش ہوتا ہے

حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء حدثنا عبد اللہ بن اسمعیل عن مجالد عن ابی الوداک عن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیضحک الی ثلثۃ للصف فی

الصلوة وللرجل يصلي في جوف الليل وللرجل يقاتل اراه قال خلف الكتيبة(ابن ماجه)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتا ہے۔ (۱) نماز کی صف سے (۲) اس شخص سے جو آدھی رات کو نماز پڑھ رہا ہو، (۳) اس شخص سے جو لشکر کے بھاگ جانے کے باوجود لڑتا ہو۔

☆ **حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة حدثنا وكيع عن سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يضحك الى رجلين يقتل احدهما الاخر كلاهما دخل الجنة يقاتل هذا في سبيل الله فيستشهد ثم يتوب الله على قاتله فيسلم فيقاتل في سبيل الله فيستشهد** ۔(ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے۔ جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور دونوں جنت میں داخل ہوئے۔ ایک اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ اس کے قتل کرنے والے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور وہ اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کے راستے میں شہید ہو جاتا ہے۔

☆ **حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ومحمد بن الصباح قالا حدثنا يزيد بن هارون انبانا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء ع ن وكيع بن حدس عن عمه ابي رزين قال قلت يا رسول الله اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه قال كان في عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء ثم خلق عرشه على الماء**(ابن ماجه)

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) ایک بادل میں تھا جس کے نیچے بھی ہوا تھی اور اس کے اوپر بھی، پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا عرش پیدا فرمایا۔

تو ہی بے کسوں کا ہے آسرا — تیری شان جل جلالہ
تو ہی ہر بشر کا ہے مدعا — تیری شان جل جلالہ
ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو — ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو
کہ تو ہی تو اپنا ہے خود پتا — تیری شان جل جلالہ
تو ہی رب ہے تو ہی کریم ہے — تو قدیر ہے تو رحیم ہے
تو ہی ہے خدا تو ہی کبریا — تیری شان جل جلالہ
تیری حمد ہو سکے کیا بیاں — کہ تو ہی ہے خالق این و آں

تیرے ہاتھ میں ہے فنا بقا   تیری شان جل جلالہ
تیری کنہ کوئی نہ پا سکا   ہوا پست عقل کا حوصلہ
کہ ہے عقل کی تو بساط کیا   تیری شان جل جلالہ

اللہ تعالیٰ کی بندے کے ساتھ سرگوشی

حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا خالد بن الحارث حدثنا سعيد عن قتادة عن صفوان بن محرز المازني قال بينما نحن مع عبدالله بن عمروهو يطوف بالبيت اذ عرض له رجل فقال يا ابن عمر كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر في النجوى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدني المؤمن من ربه يوم القيامة حتى يضع عليه كنفه ثم يقرره بذنوبه فيقول هل تعرف فيقول يا رب اعرف حتى اذا بلغ منه ماشاء الله ان يبلغ قال انى سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم قال ثم يعطى صحيفة حسناته او كتابه بيمينه قال واما الكافر والمنافق فينادى على رء وس الاشهاد قال خالد في الاشهاد شيء من انقطاع هولاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين .

حضرت صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے عمر کے بیٹے! آپ نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے سنی ہے جو آپ نے سرگوشی کے بارے میں بیان فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن مومن اپنے اللہ کے قریب ہوگا۔ یہاں تک اللہ اس سے اپنے حجاب دور فرما دے گا اور وہ پوچھے گا کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور ہوگا وہ اقرار لیتا رہے گا۔ پھر فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری ان تمام باتوں کو چھپایا اس لئے میں آج بھی تجھے بخش دیتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی نیکیوں کا صحیفہ دے گا۔ کافروں اور منافقوں کا تمام لوگوں کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کو جھٹلایا اور اللہ کی لعنت ہو، ظالموں پر۔

نہیں خلق ہی میں یہ غلغلہ   تیری شان جل جلالہ
سرِ عرش بھی ہے لکھا ہوا   تیری شان جل جلالہ
تیری ذات مالک کن فکاں   تیری ذات خالق انس وجاں
تیرے در پہ شاہ بھی ہے گدا   تیری شان جل جلالہ
میرے دل کو صبر و قرار دے   میرے بگڑے کام سنوار دے

مجھے ہے تیرا ہی اِک آسرا   تیری شان جل جلالہ
ہے امیر اس میں بھی اک مزہ   کہ شہود وغائب ہیں، ایک جاں
ہے عجیب جملہ ردیف کا   تیری شان جل جلالہ -

ذاتِ مصطفیٰ کے لئے خدا تعالیٰ کی جلوہ گری - بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتانى الليلة ربى تبارك وتعالى فى احسن صورة قال احسبه قال فى المنام فقال يا محمد هل تدرى فيم يختصم الملأ الاعلى قال قلت لا قال فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي اوقال فى نحرى فعلمت ما فى السماوات وما فى الارض قال يا محمد هل تدرى فيم يختصم الملأ الاعلى قلت نعم قال فى الكفارات والكفارات المكث فى المساجد بعد الصلوات والمشي على الاقدام الى الجماعات واسباغ الوضوء فى المكاره ومن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه وقال يا محمد اذا صليت فقل اللّٰهم انى اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين واذا اردت بعبادك فتنة فاقبضنى اليك غير مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلة بالليل والناس نيام .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب حسین ترین صورت میں میرے پاس تشریف لایا۔ (اپنی شان کے مطابق) فرمایا: میرا خیال ہے کہا نیند میں، حدیث میں اسی طرح ہے۔

فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں ملاء اعلیٰ (بلند مقرب فرشتوں کی جماعت) کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک سینے پر محسوس کی۔ پس میں نے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز معلوم کرلی۔ پوچھا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ ملاء اعلیٰ کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا، گناہوں کا کفارہ بننے والے عملوں میں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجدوں کی طرف چلنا اور نماز کی جماعتوں کی طرف پیدل چل کر جانا اور ناپسندیدگی کے باوجود وضوء مکمل کرنا اور جس نے ایسا کیا خیر کی زندگی گزارتا ہے اور خیر پر مرے گا اور غلطیوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ نماز پڑھ لیں تو یوں کہا کریں اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے بچنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور اے اللہ! جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں ڈالے بغیر فوت کر دینا اور درجات اور بلندیوں کا سبب بننے والے کاموں کے متعلق فرمایا کہ یہ ہیں: سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو راتوں کو نماز پڑھنا۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القرآن: باب ومن سورۃ ص (۳۲۳۳)

لفظوں میں کیا بیاں ہو وصف وکمال تیرا   ہر شیء سے ہے نمایاں حسن وجمال تیرا

حکمت کے موتیوں سے بھرپور بات تیری   جو ذات سب سے اعلیٰ وایک ذات تیری
راتوں میں رنگ تیرا دن میں بھی تیرے جلوے   شام وسحر بھی دیکھے ان میں بھی تیرے جلوے
حدبیناں سے باہر دنیا کو نعمتیں دیں
جو دے سکے نہ کوئی ہم کو وہ راحتیں دیں

(مسرور کیفی)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو ہر آواز کو سنتا ہے

حدثنا علی بن محمد حدثنا ابو معاویة حدثنا الاعمش عن تمیم بن سلمة عن عروة بن الزبیر عن عائشة قالت الحمد للہ الذی وسع سمعه الاصوات لقد جاء ت المجادلة الی النبی صلی اللہ علیه وسلم وانا فی ناحیة البیت تشکو زوجها وما اسمع ما تقول فانزل اللہ قد سمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجها .(ابن ماجه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہر آواز کو سنتا ہے۔ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر کے کونے میں بیٹھی تھیں۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کی شکایت کی جسے میں سن نہ سکی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی ”بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی۔“ (المجادلہ:۱)

دوسرا کون ہے جہاں تو ہے   کون جانے تجھے کہاں تو ہے
لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ   سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے
تو ہی خلوت میں تو ہی جلوت میں   کہیں نہاں کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی   ”تو ہی مالک ہے مہرباں تو ہے“
رنگ تیرا چمن میں بو تیری   خوب دیکھا تو ”باغباں“ تو ہے
نہ مکاں میں نہ لامکاں میں کچھ   جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے
محرم راز تو بہت ہیں امیرؔ   جس کو کہتے ہیں رازداں تو ہے

حضور علیہ السلام کے دل میں رب کی بات پہنچانے کا جذبہ

حدثنا محمد بن یحیی حدثنا عبداللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن عثمان یعنی المغیرہ الثقفی عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعرض نفسه علی الناس فی الموسم فیقول الارجل یحملنی الی قومه فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موسم میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے تاکہ میں اپنے رب کی بات کو پہنچاؤں بے شک قریش مجھے اپنے رب کی بات پہنچانے سے روکتے ہیں۔ (ابن ماجہ شریف)

دین کے واسطے ٹھکرا دیئے زر کے ٹکڑے اور کر ڈالے اشارے سے قمر کے ٹکڑے
کیا کہوں آپ کی اعجاز نمائی کا اثر مشت بوجہل میں بو اٹھے حجر کے ٹکڑے

اللہ تعالیٰ کی پانچ شانیں

حدثنا علی بن محمد حدثنا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی له ان ینام یخفض القسط ویرفعه یرفع الیه عمل اللیل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل اللیل حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی شان میں) پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔

(۱) ان اللہ لا ینام ولا ینبغی له ان ینام

بے شک اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔

(۲) یخفض القسط ویرفعه ۔ میزان کو پست و بلند فرماتا ہے۔

(۳) یرفع الیه عمل النهار قبل عمل اللیل وعمل اللیل قبل عمل النهار

دن میں ہونے والے اعمال رات سے پہلے اور رات میں ہونے والے اعمال دن سے پہلے اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔

(۴) حجابه النور ۔ اس کا پردہ نور ہے۔

(۵) لو کشفه لا حرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ۔

اگر وہ اس پردے کو اٹھادے تو اپنے سامنے کی تمام اشیاء کو جلادے جہاں تک بھی مخلوق پر اس کی نگاہ پہنچے۔

(ابن ماجہ شریف حدیث نمبر ۱۹۵)

اِلٰهِىْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَاَنَا عَاصٍ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَاَنْتَ كَرِيْمٌ

اے اللہ میں تجھ سے کیسے مانگوں کیونکہ میں خطاوار ہوں
اور تجھ سے کیسے نہ مانگوں جب کہ تو کریم ہے

حَبِيْبٌ لَيْسَ بَعْدَهُ حَبِيْبٌ وَمَا لِسِوَاهُ فِىْ قَلْبِىْ نَصِيْبٌ

حَبِیْبٌ غَائِبٌ عَنْ بَصَرِیْ وَ شَخْصِیْ وَلٰـکِـنْ عَـنْ فُـؤَادِیْ لَا یَـغِیْـبُ

میرا محبوب وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی دوسرا محبوب نہیں
میرے دل میں کسی دوسرے کے لئے کوئی جگہ نہیں
اگرچہ میرا محبوب میری ظاہر نگاہوں سے غائب ہے
لیکن میرے دل کی آنکھوں سے تو غائب نہیں

مشائخ فرماتے ہیں **من غمص عینه عن الله تعالی طرفة عین لم یصل الی مقصوده** جس نے ایک لحہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے نگاہ ہٹالی وہ اپنے مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔

یک چشم زدن غافل از آں شاہ نہ باشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی

ابن ماجہ کی اگلی روایت میں ہے کہ پھر حضرت ابوعبیدہ (اس حدیث کے ایک راوی) نے یہ آیت تلاوت کی: **ان بورك من فی النار ومن حولها وسبحن الله رب العالمین** . برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہیں، پاکی ہے اس کو جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ (القرآن: ۲۷۔۸، حدیث نمبر ۱۹۶)

تو ہی رحمٰن ہے رحیم ہے تو میرے مولیٰ بڑا کریم ہے تو
انجمن انجمن تیرے جلوے بوئے گل ہے کہیں شمیم ہے تو
ہر کوئی سرنگوں ہے تیرے حضور ہر شہنشاہ سے عظیم ہے تو
دور ہے آنکھ کی رسائی سے اور دلوں میں سدا مقیم ہے تو
ہے ترے پاس سب حساب عمل کاتب ومحرم ونیم ہے تو
تری رحمت کا کوئی حد نہ شمار اور کرم گسترو حلیم ہے تو
تجھ سے پوشیدہ کب عمل ہے کوئی سب تجھے علم ہے علیم ہے تو
صابری، پرخطا ترا بندہ طالب فضل ہے، رحیم ہے تو

(محمد علی صابری)

ہر لحہ اللہ کی نرالی شان

حدثنا هشام بن عمار حدثنا الوزیر بن صبیح حدثنا یونس بن حلبس عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالی کل یوم هو فی شان قال من شانه ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویخفض اخرین . (ابن ماجه)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

کل یوم ھو فی شان (الرحمٰن:۲۹) "ہر لحہ اس کی شان نرالی ہے۔" آپ نے فرمایا کہ اللہ کی ایک شان یہ بھی ہے کہ کسی کے گناہ بخشتا ہے اور سختی کو دور کر دیتا ہے، کسی قوم کو اونچا اور دوسری کو نیچا کرتا ہے۔

☆ **حدثنا ھشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا ابن جابر قال سمعت بسر بن عبید اللہ یقول سمعت ابا ادریس الخولانی یقول حدثنی النواس بن سمعان الکلابی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من قلب الا بین اصبعین من اصابع الرحمن ان شاء اقامه وان شاء ازاغه وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا مثبت القلوب ثبت قلوبنا علی دینك قال والمیزان بید الرحمن یرفع اقواما ویخفض اخرین الی یوم القیامة ۔** (ابن ماجہ)

حضرت نواس بن سمعان حلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کوئی دل ایسا نہیں جو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان میں نہ ہو چاہے تو اسے سیدھا رکھے چاہے تو اسے ٹیڑھا کر دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ **یا مثبت القلوب ثبت قلوبنا علی دینك** "اے دلوں کے ثابت رکھنے والے، ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔" اور فرمایا ترازو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ کئی قوموں کو اونچا کرتا ہے اور کئی قوموں کو قیامت تک نیچا کرتا رہے گا۔

اَنْتَ اُنْسِیْ وَھِمَّتِیْ وَ سُرُوْرِیْ　　قَدْ اَبَی الْقَلْبُ اَنْ یُّحِبَّ سِوَاكَ
یَا عَزِیْزِیْ وَ ھِمَّتِیْ وَ مُرَادِیْ　　طَالَ شَوْقِیْ مَتٰی یَکُوْنُ لِقَاكَ
لَیْسَ سُؤَالِیْ مِنَ الْجَنَانِ نَعِیْمٌ　　غَیْرَ اَنِّیْ اُرِیْدُ لِقَاكَ

تو ہی میرا پیارا، میرا محبوب اور میری خوشی ہے۔ اے پیارے میرے مقصود و مراد میرا شوق لمبا ہو گیا، میری ملاقات تجھ سے کب ہو گی، میرا سوال تجھ سے جنت کی نعمتوں کا نہیں ہے بلکہ میں تو تیری ملاقات چاہتا ہوں۔

اے در دل من اصل تمنا ہمہ توئی　　اے در سر من مایہ سودا ہمہ توئی
ہر چند بہ روز گار دری نگرم　　امروز ھمہ توئی کہ فردا ھمہ توئی

حضرت جابر کے باپ کے ساتھ رب کا معاملہ

حدثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی ویحیی بن حبیب بن عربی قالا حدثنا موسی بن ابرھیم بن کثیر الانصاری الحزامی قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول لما قتل عبداللہ بن عمرو بن حرام یوم احد لقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر لا اخبرك ما قال اللہ لا بیك وقال یحیی فی حدیثه فقال یا جابر ما لی اراك منکسرا قلت یا رسول اللہ استشھد ابی وترك عیالا ودینا قال افلا ابشرك بما لقی اللہ به اباك قال بلی یا رسول اللہ قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب وکلم اباك کفاحا فقال یا عبدی تمن علی اعطك قال یا

رب تحیینی فاقتل فیك ثانیة فقال الرب سبحانه انه سبق منی انهم الیها لا یرجعون قال یا رب فابلغ من ورائی قال فانزل اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون ۔ (ابن ماجه)

حضرت جابر عبداللہ بن رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حرام احد کے دن شہید ہوئے تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں اس بات کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ نے تیرے باپ سے کہی۔ یحیٰی نے اپنی روایت میں کہا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ میں تجھے غم زدہ حالت میں دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ شہید ہو گئے اور انہوں نے بہت بچے اور قرض چھوڑا۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس بات کے بارے۔ میں نہ بتاؤں جو اللہ نے تمہارے باپ سے ملاقات کے وقت کہی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں، آپ نے فرمایا اللہ نے پردے کے بغیر کسی سے کلام نہیں کیا، لیکن تمہارے والد سے بغیر پردے کے گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تجھے کسی چیز کی خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے پھر زندہ کر دے اور میں دوبارہ تیرے راستے میں شہید ہو جاؤں تو اللہ نے فرمایا یہ بات پہلے ہماری طرف سے لکھی جا چکی ہے کہ لوگوں کو دنیا کی طرف دوبارہ واپس نہ بھیجا جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! تو پھر جو میرے بعد میں آئیں گے انہیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی ”اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والوں کو ہرگز مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔“ (آل عمران:۱۶۹)

قریب رہتے ہیں میرے لیکن حسن رخ پر نقاب لے کر
وہ لاکھ پردوں میں بھی ہیں ظاہر حجاب بھی بے حساب لے کر

کبھی فی انفسکم ہیں کہتے ہیں. جان سے بھی قریب رہتے
کلیم ایمن سے لوٹ آئے ہیں لن ترانی جواب لے کر

کہا جو میں نے دکھاؤ صورت تو بولے لیس کمثلہ پڑھ
مگر دکھائیں گے تم کو جلوہ بہشت میں پرحساب لے کر

جہاں ہوں میں اور تو کی باتیں جنوں ہے ان کو وہاں جو ڈھونڈیں
تم آؤ اپنی خودی مٹا کر اور اپنی حالت خراب لے کر

خود اپنی ہستی کو جو مٹائے مٹا کر ہستی اسی کو پائے
بقا کا شربت اسے ملے جو فنا کی آئے شراب لے کر

کہا جو میں نے کہ پیش ہوں تو بولے رہنے کے ہے وہ قابل؟
جلاؤ تم آگ الاھو کی اور آؤ دل کے کباب لے کر

جو پوچھا تیرا نظارا کب ہو کہا کہ تم باکمال جب ہو
تم آؤ قلب صفا کا تحفہ یقیں کی راہ صواب لے کر

کہا جو میں نے کہ جان دوں گا وہ بولے ہے جان مال کس کا؟
میں بحر وحدت میں آ گیا ہوں یہ جان مثل حباب لے کر

یہ نار ہجراں بجھے گی کیسے کہا کہ بس تیرے آنسوؤں سے
عطا ہو پھر چشم تر بھی مجھ کو بجھاؤں اشکوں کا آب لے کر

یہ نیرؔ آخر ہے تیرا بندہ ہے تو ہی ملجاؤ وماوے اس کا
وہ سن کے لاتقنطوا کا مژدہ تو آیا بار عذاب لے کر

(مولانا اللہ بخش نیرؔ)

پھر اس کے اوپر بڑی برکت وشان والا اللہ ہے

حدثنا محمد بن يحيى حدثنا محمد بن الصباح حدثنا الوليد بن ابى ثور الهمدانى عن سماك عن عبدالله بن عميرة عن الاحنف بن قيس عن العباس بن عبدالمطلب قال كنت بالبطحاء فى عصابة وفيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فمرت به سحابة فنظر اليها فقال ما تسمون هذه قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قال ابوبكر قالوا والعنان قال كم ترون بينكم وبين السماء قالوا لاندرى قال فان بينكم وبينها اما واحدا او اثنين او ثلثا وسبعين سنة والسماء فوقها كذلك حتى عد سبع سماوات ثم فوق السماء السابعة بحرا بين اعلاه واسفله كما بين سماء الى سماء ثم فوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهن وركبهن كما بين سماء الى سماء ثم على ظهورهن العرش بين اعلاه واسفله كما بين سماء الى سماء ثم الله فوق ذلك تبارك وتعالى . (ابن ماجه)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک گروہ کے ساتھ بطحاء (مکہ مکرمہ) میں تھا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے کہ ایک بادل گزرا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اسے کس نام سے پکارتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ''سحاب'' یعنی بادل، آپ نے فرمایا: اسے ''مزن'' بھی کہتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! مزن بھی کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''عنان'' بھی کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنے اور فرمایا کہ ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کا اوپر والا کنارہ نیچے سے اتنا ہی دور ہے جتنا ایک آسمان دوسرے آسمان سے دور ہے۔ پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان کی پیٹھوں پر عرش ہے جس کے اوپر والے کنارے کا نیچے والے کنارے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے کا فاصلہ ہے۔ پھر اس کے اوپر بڑی برکت والا اور اونچی شان والا ہے۔

(ابن ماجہ شریف کی یہ تمام احادیث باب فيما انكرت الجهمية سے لی گئی ہیں)

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

مخلصین پہ اللہ تعالیٰ کی عنایات۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن سهل بن حنيف رضى الله عنه: ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: من سال الله الشهادة بصدق، بلغه الله منازل الشهداء، وان مات على فراشه .

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے

صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے بستر پر ہی موت (کیوں نہ) آئی ہو۔“

(أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الامارة، باب: استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ٣/ ١٥١٧، الرقم: ١٩٠٨-١٩٠٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في الاستغفار، ٢/ ٨٥، الرقم: ٢، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: مسألة الشهادة، ٦/ ٣٦، الرقم: ٣١٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله، ٢/ ٩٣٥، الرقم: ٢٧٩٧)

☆ **عن أبي محمد الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال: حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم: دع ما يريبك، الى ما لا يريبك، فان الصدق طمانينة، وان الكذب ريبة۔**

(رواه الترمذي والنسائي، وقال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

”حضرت ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد (آج بھی) یاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر شک سے پاک چیز کو اختیار کر، بیشک سچ سکون اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔“

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٦٠، ٤/ ٦٦٨، الرقم: ٢٥١٨، والنسائي في السنن، كتاب: الأشربة، باب: الحث على ترك الشبهات، ٨/ ٣٢٧، الرقم: ٥٧١١، والدارمي في السنن، ٢/ ٣١٩، الرقم: ٢٥٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٤٩٨، الرقم: ٧٢٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٥، الرقم: ٢١٦٩)

☆ **عن انس بن مالك رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من فارق الدنيا على الاخلاص لله وحده، وعبادته لا شريك له، واقام الصلاة، وايتاء الزكاة، مات والله عنه راض**

(رواه ابن ماجه والحاكم، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے لئے کامل اخلاص پر اور بلا شرک اس کی عبادت پر، نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگا اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔

(أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الايمان، ١/ ٢٧، الرقم: ٧٠، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٣٦٢، الرقم: ٣٢٧٧، والبيهقي في شعب الايمان، ٥/ ٣٤١، الرقم: ٦٨٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ١٢٦، الرقم: ٢١٢٢، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٨٣، الرقم: ١٥٤٩)

مجھ کو نہ اپنا ہوش نہ دنیا کا ہوش ہے بیٹھا ہوں ہو کے مست تمہارے جمال میں
تاروں سے پوچھ لو میری روداد زندگی راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں
خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے پیاپے گر نہ باشد گاہے گاہے
نگاہے کن کہ امید از کہ دارم کہ دارم از تو امید نگاہے

جس کام سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو

☆ **عن أبي امامة الباهلي رضي الله عنه قال: جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ارايت رجلا غزا يلتمس الاجر والذكر ما له؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا شيء له فاعادها ثلاث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا شيء له ثم قال: ان الله لا يقبل من العمل الا ما كان له خالصا وابتغي به وجهه.**

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر کوئی شخص لالچ اور طمع کی خاطر یا نام آوری کے لئے جہاد کرے تو اسے کیا ملے گا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا بعد ازاں اس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب عنایت فرمایا! اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا، بعد ازاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو۔''

(أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من غزا يلتمس الأجر والذكر، ٦/ ٢٥، الرقم: ٣١٤٠، وفي السنن الكبرى، ٣/ ١٨، الرقم: ٤٣٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٤٠، الرقم: ٧٦٢٨، وابن رجب الحنبلي في المسند، ١/ ١٦)

☆ **عن معاذ بن جبل رضي الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم: حين بعثه الى اليمن: يا رسول الله، اوصني، قال: اخلص دينك، يكفك العمل القليل. (رواه الحاكم واللفظ له والبيهقي، وقال الحاكم: صحيح الاسناد)**

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔''

(أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٤١، الرقم: ٧٨٤٤، والبيهقي في شعب الايمان، ٥/ ٣٤٢، الرقم: ٦٨٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٣٥، الرقم: ١٧٧٢)

☆ **عن ثوبان رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: طوبى للمخلصين اولئك مصابيح الهدى تتجلى عنهم كل فتنة ظلماء. رواه ابن ابي شيبة والبيهقي واللفظ له.**

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اخلاص سے کام کرنے والوں کے لئے خوش خبری ہے۔ یہ لوگ چراغ ہدایت ہیں، ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۰۰، الرقم: ۳۴۴۹۷، والبيهقي في شعب الايمان، ۵/۳۴۳، الرقم: ۶۸۶۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۳)

☆ **عن منصور بن المعتمر رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : تحروا الصدق وان رايتم فيه الهلكة فان فيه النجاة ۔**

’’حضرت منصور بن معتمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ بولو اگرچہ اس میں تمہیں ہلاکت نظر آئے (کیونکہ) نجات اسی میں ہے۔‘‘

(أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت، ۱/۲۲۷، الرقم: ۴۴۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۳۶۵، الرقم: ۴۴۴۲، وأبو بكر القرشي في مكارم الأخلاق، ۱/۵۱، الرقم: ۱۳۷، والمناوي في فيض القدير، ۳/۲۳۲)

؎ بجز از وصل ہر چیزے فضول است   زصد دنیا مرا وصلے قبول است
زمن پرسی دخول جنتے چیست   وصال دوست درجنت دخول است
؎ خود تو پردے میں ہیں اور ذوق نظر دیتے ہیں   اور بھی تیز میرے شوق کو کر دیتے ہیں
پہلے خود آگ لگا جاتے ہیں آ کر دل میں   پھر بجھانے کے لئے دیدۂ تر دیتے ہیں
؎ لطف سجن دم بدم قہر سجن واہ واہ   ایں بھی سجن واہ واہ اوں بھی سجن واہ واہ

حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

’’**اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم ان اخشى الله كاني اراه فان لم اكن اراه فانه يراني ۔**‘‘

مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خوف الٰہی میں ایسا ہو جاؤں کہ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہو پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔

(اخرجه ابو نعيم في كتاب الاربعين: ۳۹، الرقم: ۱۲، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۲۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الاحسان ان تعمل لله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك ۔

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کے لئے اس طرح عمل کر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (أخرجه ابن الربيع في المسند، ۱/۴۲، الرقم: ۵۶، ابن رجب في جامع العلوم والاحكام)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

- **كن كانك ترى الله فان لم تكن تراه فانه يراك ۔**

اس طرح ہو جا کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ یقیناً تجھے دیکھ رہا ہے۔

(أخرجه ابو نعيم في كتاب الاربعين، ۴۰، الرقم ۱۳- وفي حلية الاولياء، ۸/۲۰۲، والديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ۳/۲۷۴، الرقم: ۴۸۴۳، وابن رجب في جامع العلوم والحکم، ۱/۳۶)

حسینے کرد سوئے من نگاہے   نمی دارم دگر کارے جز آہے
گناہم چیست قلب من لحم است   نگاہِ او کند درسنگ را ہے

؎ دل مادبرا دیوانہ تست   بیابے فکر خانہ خانہ تست
تواز شہد وشکر مار الذیذی   دل اندر ہجر دانہ دانہ تست

؎ یہ خزاں کی فصل کیا ہے فقط ان کی چشم پوشی
وہ اگر نگاہ کر دیں تو ابھی بہار آئے

بہ شوق ماہ رویاں دل کبابم   رود عمرے دریں کار شو ابم
بہ خواب اندر نجاست جاہ ومال است   نہ عاشق بر نجاست چوں ذبابم
مرا طعنہ دہد واعظ بعشقت   تو یک بارے بسوئے او نظر کن
ورا مانند مادیوانہ گرداں   تکبر از دماغ او بدر کن
میں اسے سمجھوں ہوں دشمن   جو مجھے سمجھائے ہے

مخلصین کے اقوال وآثار

قال الفضيل بن عياض رحمه الله: ترك العمل لأجل الناس رياء، والعمل لأجل الناس شرك، والاخلاص أن يعافيك الله منهما. (الاذکار من کلام سید الابرار ۱۳)

''حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی خاطر عمل ترک کر دینا ریا ہے، اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان دونوں باتوں سے محفوظ رکھے۔''

☆ **قال ذوالنون المصری رحمه الله: ثلاث من علامات الاخلاص: استواء المدح والذم من العامة، ونسيان رؤية الأعمال في الأعمال، واقتضاء ثواب العمل في الآخرة.** (ایضاً)

''حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں اخلاص کی علامات میں سے ہیں: مدح وذم (تعریف ومذمت) کا برابر ہو جانا (یعنی بندہ تعریف سے نہ پھولے اور نہ مذمت سے پریشان ہو) اور اپنے اعمال میں (کثرتِ) اعمال کی طرف دھیان نہ کرے (ورنہ نفس میں رعونت کا خطرہ ہے) اور اپنے اعمال کے اجر وثواب کو (دنیا کی بجائے) آخرت میں چاہے۔''

☆ **قال ذوالنون المصري: الاخلاص: ما حفظ من العدو أن يفسده.** (أخرجه القشیری في الرسالة: ۲۰۹)

''حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص وہ عمل ہے جو انسان کو دشمن (یعنی نفس یا شیطان) سے بچائے، کہ

وہ اسے خراب نہ کر دے۔‘‘

☆ قال الجنيد البغدادی رحمه الله: الصادق يتقلب فی اليوم أربعين مرة، والمرائی يثبت علی حالة واحدة أربعين سنة ۔ (ایضاً: ۲۱۱)

’’حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: صادق ایک دن میں لاتعداد حالتیں بدلتا ہے۔ (اور افضل سے افضل تر حالت کو جاتا ہے) اور ریاکار ایک ہی حالت پر چالیس سال تک قائم رہتا ہے۔‘‘

☆ قال السری السقطی رحمه الله: من تزين للناس بما ليس فيه سقط من عين الله تعالی ۔

(ایضاً: ۲۰۹)

’’حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ کر کے دکھائے جو درحقیقت اس میں نہیں پائی جاتی ہیں، وہ شخص اللہ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔‘‘

☆ قال سفيان بن عيينة رحمه الله: خصلتان يعسر علاجهما ترك الطمع فيما بأيدی الناس، واخلاص العمل لله ۔ (اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۸۶)

’’حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دو خصلتوں کا علاج مشکل ہے: لوگوں کے پاس دولت کی طمع ترک کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔‘‘

☆ قال الحارث المحاسبی رحمه الله: من صحح باطنه بالمراقبة والاخلاص زين الله تعالی ظاهره بالمجاهدة واتباع السنة ۔ (ایضاً: ۱۱۳)

’’حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے باطن کو خوفِ خدا اور اخلاص کے ساتھ درست کیا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور سنت کی پیروی کے ساتھ زینت بخشتا ہے۔‘‘

؎ کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمال   سوچتا ہوں کہ تیرے حسن کی توہین نہ ہو
؎ ہر کہ عاشق شد جمال ذات را   اوست سید جملہ موجودات را
؎ میں بھی اس پر مرمٹا ناصح تو کیا بے جا کیا   اک مجھے سودا تھا دنیا بھر تو سودائی نہ تھی
؎ پتھر سے ہو خدا سے ہو یا پھر کسی سے ہو   آتا نہیں ہے چین محبت کئے بغیر
؎ دل بحر محبت ہے محبت ہی کرے گا   لاکھ اس کو بچا تو یہ کسی پر تو مرے گا
؎ جو مضطرب ہے اس کو ادھر التفات ہے   آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

صادق کون ہے؟

قال الحارث المحاسبی رحمه الله: الصادق هو الذی لا يبالی لو خرج كل قدرله فی قلوب الخلق من أجل صلاح قلبه، ولا يحب اطلاع الناس علی مثاقيل الذر من حسن عمله، ولايكره

ان يطلع الناس على السيء من عمله .(اخرجه النووی فی الاذکار من کلام سید الابرار: ۱۳)

''حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صادق وہ ہے جو اپنے دل کی صلاح کے لئے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ مخلوق کے دلوں سے اس کی تمام قدر نکل جائے، اور نہ ہی یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ذرا برابر اچھے عمل پر مطلع ہوں، اور نہ ہی یہ مکروہ جانتا ہے کہ لوگ اس کے برے عمل پر مطلع ہوں۔''

☆ قال سهل التستری: لا يشم رائحة الصدق عبد داهن نفسه أو غيره . (ایضاً)

''حضرت سہل تستری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کبھی بھی صدق کی خوشبو نہیں سونگھے گا جس نے اپنی یا دوسروں کی خوشامد کی۔''

☆ قيل لسهل التستری رحمه الله: أی شیء أشد على النفس؟ فقال: الاخلاص . لأنه ليس لها فيه نصيب .(مدارج السالکین لابن قیم الجوزیہ، ۲/۶۹)

''حضرت سہل تستری رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ کون سی چیز نفس پر گراں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اخلاص، کیونکہ نفس کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

☆ قال الاُستاذ ابو القاسم القشيری رحمه الله: أقل الصدق استواء السر والعلانية .

(الاذکار من کلام سید الابرار للنووی:۱۳)

''امام قشیری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صدق کا ادنیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ انسان کا ظاہر اور باطن یکساں ہو جائے۔''

؎ لاگ گر دل کو نہیں لطف نہیں جینے کا   الجھے سلجھے اسی کا کل کے گرفتار رہو
؎ گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار   لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا
؎ نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے   ترے ذکر سے ترے شکر سے تری یاد سے ترے نام سے
کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ   نیند کانٹوں پہ بھی آ جاتی ہے آرام کے ساتھ

☆ قال الامام القشيری رحمه الله: يصح أن يقال: الاخلاص: تصفية الفعل عن ملاحظة المخلوقين . (اخرجه القشیری فی الرسالة، ۲۰۷)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یوں کہنا بھی درست ہے کہ مخلوق کی نگاہوں سے اپنے فعل کو پاک رکھنے کا نام اخلاص ہے۔''

☆ قال الأستاذ أبو علی الدقاق رحمه الله: الاخلاص: التوقی عن ملاحظة الخلق، والصدق: التنقی عن مطاوعة النفس، فالمخلص لا رياء له، والصادق لا اعجاب له .

(الاذکار من کلام سید الابرار للنووی:۳

''استاد ابو علی الدقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص سے مراد مخلوق کے دکھاوے سے بچنا اور صدق سے مراد نفس کی پیروی

سے پاک ہونا ہے، پس مخلص وہ شخص ہے جس کے ہاں ریاکاری نہ ہو اور صادق وہ شخص ہے جس کے ہاں خود پسندی نہ ہو۔‘‘

☆ **قال سهل بن عبدالله: أول خيانة الصديقين حديثهم مع أنفسهم .** (أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۱۳)

’’حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صدیقوں کی خیانت کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے نفس سے باتیں کرنے لگتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں)۔‘‘

☆ **قال يوسف بن أسباط رحمه الله: لأن ابيت ليلة اعامل الله تعالى بالصدق احب الى من أن أضرب بسيفي في سبيل الله تعالى .** (ايضاً)

’’حضرت یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں ایک رات بھی صدق کے ساتھ اللہ سے معاملہ کرلوں تو یہ مجھے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔‘‘

اَمُوْتُ اِذَا ذَكَرْتُكَ ثُمَّ اَحْيٰ   وَلَوْلَا مَاءَ وَصْلِكَ مَا حَيِيْتُ
فَاَحْيٰ بَاطِنِيْ وَاَمُوْتُ شَوْقًا   فَكَمْ اَحْيَا عَلَيْكَ وَكَمْ اَمُوْتُ
شَرِبْتُ الْحُبَّ كَاْسًا بَعْدَ كَاسٍ   فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَلَا رَوِيْتُ

جب میں تجھے یاد کرتا ہوں مرجاتا ہوں پھر زندہ ہوتا ہوں۔ اگر تیرے وصل کا آبِ حیات نہ ہوتا تو میں زندہ نہ ہوتا، میں روحانی طور پر زندہ ہوتا ہوں اور شوق میں مرجاتا ہوں۔ کتنی ہی مرتبہ زندہ ہوتا ہوں اور کتنی بار مرتا ہوں۔ میں نے شرابِ محبت کا پیالہ پے در پے پیا ہے مگر نہ شراب سے افاقہ ہوا نہ دید سے۔

بزم انجم میں قبا خاک کی پہنی ہم نے   بس مری ساری فضیلت اسی پوشاک میں ہے
خواب میں بھی تجھے بھولوں تو روا رکھ مجھ سے   وہ رویہ جو ہوا کا خس وخاشاک سے ہے
ساری چمک دمک تو انہی موتیوں سے ہے   آنسو نہ ہوں تو عشق میں کچھ آبرو نہیں

مخلَص اور مخلِص میں فرق

قال أبوبكر الدقاق رحمه الله: نقصان كل مخلص فى اخلاصه رؤية اخلاصه، فاذا اراد الله تعالى ان يخلص اخلاصه اسقط عن اخلاصه رؤية لاخلاصه، فيكون مخلصا لا مخلصا . (ایضاً: ۲۰۸)

’’حضرت ابوبکر دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے اخلاص پر نظر رکھنا، مخلص کے لئے نقصان دہ ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے اخلاص کو خالص بنانا چاہتا ہے تو اس کے اخلاص سے اپنے اخلاص کے دیکھنے کو نکال دیتا ہے۔ لہٰذا وہ مخلص (بفتح اللام) ہوتا ہے، نہ کہ مخلص (بکسر اللام)۔‘‘

☆ **قال أبو عثمان رحمه الله: نسيان رؤية الخلق بدوام النظر الى الخالق .** (ايضاً: ۲۰۹)

’’حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خالق کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھنے کی وجہ سے مخلوق کی رؤیت کو بھلانے کا نام اخلاص

ہے۔“

☆ **قال حذيفة المرعشی رحمه الله: الاخلاص ان تستوى افعال العبد فی الظاهر والباطن** (ایضا)

”حضرت حذیفہ المرعشی رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص یہ ہے کہ بندے کے ظاہری و باطنی اعمال میں یکسانیت ہو جائے۔“

☆ **قال الجنيد البغدادى رحمه الله: الاخلاص سر بين الله تعالى والعبد، لا يعلمه ملك فيكتبه، ولا شيطان فيفسده، ولا هوى فيميله. (ايضاً)**

”حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص بندے اور رب کے درمیان ایک راز ہے، جسے نہ تو فرشتہ جان سکتا ہے کہ لکھ لے اور نہ شیطان کہ اسے خراب کر سکے اور نہ خواہش نفس کہ اسے اپنی طرف مائل کر سکے۔“

☆ **قال رويم رحمه الله: الاخلاص من العمل: هو الذى لا يريد صاحبه عليه عوضا من الدارين، ولا حظا من الملكين. (ايضاً)**

”حضرت رویم رحمہ اللہ نے فرمایا: اعمال میں اخلاص یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنے عمل کے عوض دنیا اور آخرت میں کوئی چیز نہ چاہے اور نہ ہی دونوں فرشتوں (دائیں اور بائیں والے فرشتے) سے کوئی حصہ مانگے۔“

☆ **قال مكحول رحمه الله: ما أخلص عبد قط أربعين يوما الا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه.** (اخرجہ ابن قیم الجوزیۃ فی مدارج السالکین، ۲/۶۹)

”حضرت مکحول رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔“

☆ **قال محمد بن على الترمذى رحمه الله: ليس الفوز هناك بكثرة الاعمال، انما الفوز هناك باخلاص الأعمال وتحسينها.** (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۲۱۸)

”محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: آخرت میں کامیابی کثرت اعمال سے نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے اخلاص اور ان کے حسن کی وجہ سے ہوگی۔“

☆ **قال محمد بن على الكتانى رحمه الله اذا ساله بعض المريدين، فقال له: اوصنی، فقال: كن كما ترى الناس، والافار الناس ما تكون.** (ایضا: ۳۷۴)

”محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ سے جب کسی مرید نے عرض کیا کہ: مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: تو اس طرح ہو جا جس طرح لوگوں کو دکھاتا ہے یا پھر لوگوں کو وہ دکھا جو کچھ تو ہے۔“

لائق حمد تیری ذات کہ محمود ہے تو لائق سجدہ تیری ذات کہ مسجود ہے تو
انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں خودنمائی ترا دستور کہ موجود ہے تو
میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

بعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے   قرب اتنا کہ میری ذات میں موجود ہے تو
ایک اعظم ہی نہیں ”طالب“ نا چیز تیرا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

متوکلین پہ خدا کی شان بندہ نوازی کا بیان، بزبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے جس نے اپنے بندوں میں سے ان کو چنا جو عبادت کے قابل تھے اور ان کو خدمت گار بنایا، ان کے کئی گروہ بنائے، انہیں اپنی خاص نظرِ عنایت سے نوازا، ان سے پختہ عہد لیا، ان کو صاف کیا اور انہیں چن لیا، ان کو بلا کر قریب کیا اور ان کو وصل اور لقاء کے ساتھ زندگی بخشی، ان کو نفس کی پستی سے بارگاہ انسیت میں بلند کیا، تسبیح وتقدیس کے جام میں شراب طہور (یعنی پاکیزہ شراب) سے انہیں سیراب کیا تو ان میں سے ہر ایک اس شراب کے سرور میں خوش اور اس کا خطاب سننے میں مدہوش ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے حلقہ احباب میں بلند رتبہ ہوا اور اس نے اپنے پیاروں کے لئے سحری کے وقت تجلی فرمائی پس محب نے زندگی کا مزا اٹھایا اور دیدار کرنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ ان میں سے وجد کا زخمی کیا ہوا کانپ کر زمین پر تشریف لے آیا، اللہ عزوجل نے ان کے ظاہری وجود کو فنا کیا اور ہمیشہ کی بقا سے نوازا اور انہوں نے آخری سانس بھی اس کے نام پر قربان کر دیا۔ اللہ عزوجل نے ان کو اپنی محبت کے راز عطا کئے تو انہوں نے اس کی غیرت سے خوف کھاتے ہوئے اپنے اوپر غیر کے دروازے بند کر دیئے۔ پس اس کی مشک دلوں کے مشام کی طرف سے مہکی تو دلوں نے اپنے محبوب کی طرف سے اس مشک کو سونگھ لیا، اور ایک خفی راز اور اس کی پاکیزہ مہک حضرت سیدنا سری سقطی علیہ الرحمۃ کے راز کی طرف سے گزر گئی تو وہ اس کے آثار پر سیدھے چلتے گئے اور حضرت سیدنا شبلی علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو وہ محبت کی دلہنوں کی طرح آراستہ ہو کر رات گزارنے لگے۔ حضرت سیدنا ابو یزید علیہ علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو انہوں نے مزید کی صدا لگائی اور ان کی حرارت بڑھ گئی اور حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو وہ محبت الٰہی کی قید میں مزید پختہ ہو گئے اور حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے گزری تو پوری رات ڈاکہ زنی کے بعد توفیق کے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور انہوں نے اپنی تمام تر کوشش عبادتِ الٰہی میں لگا دی اور حضرت سیدنا خواص علیہ علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو وہ اخلاص کے سمندروں میں غوطہ زن ہو کر خالص جواہر چننے لگے۔ حضرت سیدنا سمنون علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو ان پر محبت اور وجد کے طریقے ظاہر ہو گئے اور وہ پہاڑ میں دیوانوں کی طرح پھرنے لگے اور محبت الٰہی عزوجل میں آوازیں لگانے اور سسکیاں لے کر مسلسل آنسو بہانے لگے۔ (شاعر اللہ عزوجل کے سچے محبین کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔)

اَطْعَمْتُمُوْنِیْ فِی الْوِصَالِ وَ فِی اللِّقَا   وَهَجَرْتُمُوْنِیْ فَالْتَهَبْتُ تَحَرُّقًا
یَا مَالِکِیْ رِقِّیْ وَغَایَةَ مَطْلَبِیْ   رِفْقًا فَقَدْ ذَابَ الْفُؤَادُ تَشَوُّقًا
حَاشَا کُمُوْ اَنْ تَطْرُدُوْنِیْ سَادَتِیْ   وَبِحُبِّکُمْ قَلْبِیْ غَدَا مُتَعَلِّقًا

يَا سَادَتِىْ لَمْ يَهِنْ لِّىْ مِنْ بَعْدِكُمْ   عَيْشٌ وَّلَا عَايَنْتُ شَيْئًا مُوْنِقًا
اِنْ مِتُّ مِنْ وَّجْدِىْ وَ فَرْطِ صَبَابَتِىْ   شَوْقًا اِلٰى رُؤْيَاكُمْ لَكُمُ الْبَقَا
يَا نَفْسُ قَدْ زَالَ الْعَنَا فَتَمَتَّعِىْ   بِوِصَالِ مَنْ تَهْوِىْ فَقَدْ زَالَ الشِّقَا
وَجَلَا الْحَبِيْبُ جَمَالَهٗ فَلِاَجْلِ ذَا   اَصْبَحْتُ مِنْ وَّجْدِىْ بِهٖ مُتَمَزِّقًا
هَاكُمْ فُؤَادِىْ فَتَشُوْهُ فَاِنْ تَرَوْا   فِيْهِ لِغَيْرِ كُمُوْ هَوىً وَ تَشَوُّقًا
فَتَحَكَّمُوْا فِيْهِ بِمَا يَرْضِيْكُمُوْا   يَا مَنِيَتِىْ اِن خَانَ يَوْمًا مُوْثِقًا
وَاِذَا فَنِيْتُ بِحُبِّكُمْ فَيَحِقُّ لِىْ   اِنَّ الْفَنَاءَ بِحُبِّكُمْ عَيْنَ الْبَقَا

ترجمہ: (۱)......تم نے مجھے وصال اور ملاقات کا شرف بخشا پھر مجھے چھوڑ دیا تو میں محبت کی آگ میں جلنے لگا۔

(۲)......اے میرے مالکو اور میرے مقصد کی انتہا! مہربانی فرماؤ کیونکہ میرا دل شوقِ دیدار سے پگھل رہا ہے۔

(۳)......اے میرے سردارو! میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ تم مجھے دھتکار دو کیونکہ میرے دل کو تم سے محبت ہو چکی ہے۔

(۴)......اے میرے سردارو! تمہارے بعد میرے لئے کوئی مزا نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی چیز دلکش لگی۔

(۵)......اگر میں تیرے دیدار کی شدید محبت اور اپنے وجد سے مر جاؤں تو یہ تیرے لئے بقا ہے۔

(۶)......اے نفس! اب مشقت اور شقاوت زائل ہو چکی ہے اس لئے تو اپنے محبوب کے وصال سے لطف اٹھالے۔

(۷)......حبیب نے اپنا جمال ظاہر کیا تو اس جمال کو دیکھ کر میں اس کی محبت کی وجہ سے تار تار ہو گیا۔

(۸)......(اے محبوب!) یہ میرا دل حاضر ہے، اگر اس میں اپنے غیر کی محبت پاؤ تو جلا ڈالو۔

(۹)......اور اگر اس میں کسی اور کی محبت پاؤ تو اپنی مرضی کے مطابق جو چاہو سزا دو۔ ہائے کاش! میں مر جاؤں اگر میرا دل کسی دن (محبت کے) پختہ وعدے میں خیانت کرے۔

(۱۰)......اگر میں تمہاری محبت میں فنا ہو جاؤں تو میں اس کا سزاوار ہوں کیونکہ تمہاری محبت میں فنا ہونا حقیقت میں بقا ہے۔

(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق للشیخ شعیب حریفیش المتوفی ۸۱۰ھ)

ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب، هم الذین لا یسترقون، ولا یتطیرون، وعلی ربهم یتوکلون .

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔‘‘

(أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الرقائق، باب: ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه، ۵/۲۳۷۵، الرقم: ۶۱۰۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب الایمان، ۱/۱۹۸، الرقم:

۲۱۸، وابن حبان فی الصحیح، ۱۳/ ۴۴۷، الرقم: ۶۰۸۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/ ۲۹۳، الرقم: ۹۶۷، وفی المعجم الکبیر، ۱۸/ ۱۸۳، الرقم: ۴۲۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۶۲۱، الرقم: ۸۷۲۱)

☆ **عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال: غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة نجد، فلما ادركته القائلة، وهو في واد كثير العضاه، فنزل تحت شجرة واستظل بها وعلق سيفه، فتفرق الناس في المشجر يستظلون وبينا نحن كذلك اذ دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئنا، فاذا اعرابي قاعد بين يديه فقال: ان هذا اتاني وانا نائم، فاخترط سيفي، فاستيقظت وهو قائم على راسي، مخترط صلتا، قال: من يمنعك مني؟ قلت: الله، فشامه ثم قعد، فهو هذا، قال: ولم يعاقبه رسول الله صلى الله عليه وسلم .**

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد میں شریک ہوئے۔ جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے سائے میں قیام پذیر ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بھی سائے کی تلاش میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا: بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔“

(أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: غزوات ذات الرقاع، ۴/ ۱۵۱۶، الرقم: ۳۹۰۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الفضائل، باب: توکله علی الله وعصمة الله له من الناس، ۴/ ۱۷۸۶، الرقم: ۸۴۳، وأبو یعلی فی المسند، ۳/ ۳۱۳، الرقم: ۱۷۷۸، وابن حبان فی الصحیح ۷/ ۱۳۸، الرقم: ۲۸۸۳، والطبرانی فی المعجم الاوسط، ۹/ ۵۳، الرقم: ۹۱۱۲، والحاکم فی المستدرک، ۳/ ۳۱، الرقم: ۴۳۲۲)

یا الٰہی خواجۂ بطحا کے در کی خیر ہو ہم فقیروں بے کسوں کے چارہ گر کی خیر ہو
پوچھتا جن کو نہیں اپنا، پرایا کوئی بھی پوچھنے والے مرے اس تاجور کی خیر ہو
آپ کے ٹکڑوں پہ ہے اپنا گزارہ رات دن دینے والے قاسم قدرت کے گھر کی خیر ہو
جس کا سینہ الفت احمد سے روشن زیر خاک گوشہ رضوان ہو یا رب اس قبر کی خیر ہو
ہو گئے سیراب سب، ساقی جہاں محبوب رب صاحب عالم تیرے دست نظر کی خیر ہو
امت سرکار کی خاطر کھڑے روح الامین پر بچھائے راستے پر رہگزر کی خیر ہو
حشر میں شاہِ اُمم نے فکر امت کے سبب رکھ دیا جو خاک پر اس پاک سر کی خیر ہو
بے حجاب ان کی نظر میں ہے مکان ولامکاں اے میرے داور، تیرے علم وہنر کی خیر ہو

بے زور و بے گھر نہیں کوئی تیرے ہوتے ہوئے — حضرت سلماں، بلال و بو ذر کی خیر ہو
دیکھتی ہے میم کے پردہ میں جو حسن قدیم — اس نگاہِ مست کی اس چشم تر کی خیر ہو
بہر صدیق و علی، فاروق و عثمان و علی — میرے مولا سینوں کے ہر بشر کی خیر ہو
کل سلاسل اولیاء کے جس قدر مشہور ہیں — متصل ہر ایک راہی، راہ بر کی خیر ہو
عالم اسلام کی اور ارضِ پاکستان کی — رقص کر طاہر تیرے روزِ حشر کی خیر ہو

(ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری)

توکل کے ذریعے شرک کا خاتمہ

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الطیرة من الشرك وما منا، ولكن الله یذهبه بالتوكل. (رواه الترمذی، واحمد، وقال ابو عیسی: هذا حدیث حسن صحیح)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔''

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: السیر، باب: ماجاء فی الطیرة، ۴/ ۱۶۰، الرقم: ۱۶۱۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۴۳۸، الرقم: ۴۱۷۱، والبزار فی المسند، ۵/ ۲۳۰، الرقم: ۱۸۴۰، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ۶۵، الرقم: ۴۴، والشاشی فی المسند، ۲/ ۱۳۰، الرقم: ۶۵۱، وابن جعد فی المسند، ۱/ ۸۶، الرقم: ۴۸۸)

☆ عن ابی سعید قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: كیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متی یؤمر بالنفخ فینفخ، فكان ذلك ثقل علی اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، فقال لهم: قولوا: حسبنا الله ونعم الوكیل، علی الله توكلنا.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کیسے خوشی ہو حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔ تاکہ وہ پھونکے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر گراں گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔''

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القیامة والرقائق والورع، باب: ماجاء فی شان الصور، ۴/ ۶۲۰، الرقم: ۲۴۳۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۳۲۶، الرقم: ۳۰۱۰، وابن حبان فی الصحیح، ۳/ ۱۰۵، الرقم: ۸۲۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/ ۲۸۶، الرقم: ۲۰۰۰، وفی المعجم الکبیر، ۱۲/ ۱۲۸، الرقم: ۱۲۶۷۱، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۶۰۳، الرقم: ۸۶۷۸)

☆ عن انس بن مالك رضی الله عنه یقول: قال رجل: یا رسول الله، اعقلها واتوكل، او اطلقها واتوكل؟ قال: اعقلها وتوكل

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باندھ کر توکل کرو۔''

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب: ۶۰، ۴/ ۶۶۸، الرقم: ۲۵۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۲/ ۵۱۰، الرقم: ۷۳۱، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/ ۶۳۳، الرقم: ۲۵۴۹، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۲/ ۲۱۵، الرقم: ۹۷۰)

یہ زمیں یہ فلک ان کے آگے تلک   جتنی دنیائیں ہیں سب میں تیری جھلک
سب سے لیکن جدا اے خدا اے خدا
ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے   سبزہ وگل کھلیں سینۂ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے   جس نے کی جستجو مل گیا اس کو
سب کا تو رہنما اے خدا اے خدا
ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں   چاند سورج تری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں   جانور آدمی کر رہے ہیں سبھی
تیری حمد وثناء اے خدا اے خدا
نور ہی نور بکھرا ہے کالک نہیں   دوسرا کوئی حد گماں تک نہیں
تیری وحدانیت میں کوئی شک نہیں   لاکھ ہوں صورتیں ایک ہی رنگ میں
تو ہے جلوہ نما اے خدا اے خدا
سونپ کر منصب آدمیت مجھے   تو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوق سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے   خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر
ہے یہی التجا اے خدا اے خدا

قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما، فقال: يا غلام، اني اعلمك كلمات: احفظ الله يحفظك، احفظ الله تجده تجاهك، اذا سالت فاسال الله. واذا استعنت فاستعن بالله. واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك، ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك، رفعت الاقلام وجفت الصحف. (رواه الترمذي وقال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں (سواری پر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو وہ تجھے صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔“

(أخرجه الترمذي في السنن كتاب: صفة القيامة، باب: ۵۹، ۴/ ۶۶۷، الرقم: ۲۵۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۲۹۳، الرقم: ۲۶۶۹، وأبو يعلى في المسند، ۴/ ۴۳۰، الرقم: ۲۵۵۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/ ۳۱۶، الرقم: ۵۴۱۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۰/ ۲۳، الرقم: ۱۳)

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو انكم كنتم توكلون على الله حق توكله، لرزقتم كما ترزق الطير، تغدو خماصا، وتروح بطانا. (رواه الترمذي، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔“

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: في التوكل على الله، ۴/ ۵۷۳، الرقم: ۲۳۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل واليقين، ۲/ ۱۳۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۰، الرقم: ۲۰۵، والبزار في المسند، ۱/ ۴۷۶، الرقم: ۳۴۰، وأبو يعلى في المسند، ۱/ ۲۱۲، الرقم: ۲۴۷، والحاكم في المستدرك، ۴/ ۳۵۴، الرقم: ۷۸۹۴)

تو عطا کرے جسے بے طلب وہ کسے خیال میں لائے گا
تیری جس سے دید شنید ہو وہ کسے خیال میں لائے گا
تیری ذات عین یقین ہے یہ یقین حبل متین ہے
تیری راہ سے جو بھٹک گیا وہ ہزار ٹھوکریں کھائے گا
جسے تو نے بخش دی سروری اسے زیب دیتی ہے برتری
جو تیری نگاہ سے گر گیا وہ نظر میں کس کی سمائے گا

متوکلین کا اپنا بیان

قال ابن عباس رضي الله عنهما: من سره أن يكون أقوى الناس فليتوكل على الله عزوجل، ومن سره أن يكون أكرم الناس فليتق الله ومن سره ان يكون اغنى الناس فليكتف برزق الله.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور ہو تو اسے چاہئے

کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ معزز ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بے نیاز ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر کفایت کرے۔''

(أخرجہ الامام أحمد بن حنبل فی الزہد: ۴۱۵)

☆ **قال عبدالله بن المبارك: من أخذ فلسا من حرام فليس بمتوكل .**

''حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے ایک پیسہ حرام کا لے لیا، وہ متوکل نہیں ہے۔''

(أخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۷۱)

☆ **قال بشر الحافي رحمه الله: يقول أحدهم: توكلت على الله: يكذب على الله، لو توكل على الله، رضي بما يفعل الله .**

''حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی (اگر رسمی طور پر یہ) کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل پر راضی ہوتا۔'' (أخرجہ ابن القیم الجوزیۃ فی مدارج السالکین، ۲/ ۸۶)

لِيْ حَبِيْبٌ خَيَالُهُ نَصْبُ عَيْنِيْ وَاسْمُهُ فِيْ ضَمَآئِرِيْ مَكْنُوْنٌ
اِنْ تَذَكَّرْتُهُ فَكُلِّيْ قُلُوْبٌ وَاِنْ تَأَمَّلْتُهُ فَكُلِّيْ عُيُوْنٌ

میرا ایک محبوب ہے جس کا خیال ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اگر میں اسے یاد کرتا ہوں تو میرا سارا جسم دل بن جاتا ہے اور اگر میں اسے دیکھوں تو سارا جسم آنکھ بن جاتا ہے۔

؎ لوں لوں دے وچ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجاں ہو

؎ خیالت فی عینی وذکرك فی فمی ومشواك فی قلبی فاین انت

؎ تیرا تصور میری آنکھوں میں اور تیرا ذکر میرے لبوں پر اور تیرا ٹھکانہ میرے دل میں ہے پر تو کہاں ہے؟

؎ بندگی سے ہمیں تو مطلب ہے ہم ثواب وعذاب کیا جانیں
کس میں کتنا ثواب ملتا ہے عشق والے حساب کیا جانیں

یہ زمانہ جنہیں نظروں سے گرا دیتا ہے

قال سعيد بن المسيب: أن سلمان وعبدالله بن سلام التقيا، فقال أحدهما لصاحبه: ان لقيت ربك قبل فالقني وأعلمني ما لقيت، وا ن لقيته قبلك لقيتك فأخبرتك، فتوفي أحدهما، ولقي صاحبه في المنام، فقال له: توكل وأبشر، فاني لم أرمثل التوكل، قال ذلك ثلاث مرار .

(رواه ابن أبي شيبة وابن المبارك واللفظ له)

''حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان اور عبد اللہ بن سلام آپس میں ملے، تو ان میں سے ایک

نے دوسرے کو کہا کہ اگر تو مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ملا تو مجھ سے ملنا اور جو کچھ تو اللہ تعالیٰ سے انعام و اکرام پائے اس کے بارے میں مجھے بھی بتانا، اور اگر میں تم سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ملا تو میں تم سے مل کر تمہیں بتاؤں گا، پس ان میں سے ایک فوت ہو گیا، اور اپنے دوست سے خواب میں ملا اور اسے کہا کہ توکل اختیار کرو اور خوش خبری ہو تمہیں، پس میں نے توکل جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی، ایسا تین مرتبہ کہا۔"

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۲۰، الرقم: ۳۴۶۵۷، وابن المبارك في كتاب الزهد: ۱۵۱، والبيهقي في شعب الايمان، ۲/۱۲۱، الرقم: ۱۳۵۵، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۵۵۶)

جب بھی لوں نام تیرا کیف نیا دیتا ہے قریۂ روح کو گلزار بنا دیتا ہے
تو ہی حالات کے جلتے ہوئے انگاروں میں بادلوں کو مرے آنگن کا پتا دیتا ہے
تیری دہلیز سے مایوس نہ لوٹا کوئی بے طلب دیتا ہے اور سوا دیتا ہے
ہر طرف پھیلے ہوئے رات کے سناٹے میں سونے والے کو کرم تیرا صدا دیتا ہے
میکدے ان کی نگاہوں سے جنم لیتے ہیں تو محبت کا جنہیں جام پلا دیتا ہے
ان کو سینے سے لگاتی ہے تیری رحمت یہ زمانہ جنہیں نظروں سے گرا دیتا ہے
وہ تو انوار عنایت کے بہانے ڈھونڈے
جو تڑپ دے کے تڑپنے کا صلہ دیتا ہے

(انوار المصطفیٰ ہمدمی)

توکل کے تین درجے

قال ابراهيم بن أحمد الخواص رحمه الله: التوكل على ثلاث درجات: على الصبر والرضى والمحبة، لأنه اذا توكل وجب عليه أن يصبر على توكله بتوكله لمن توكل عليه، واذا صبر وجب عليه أن يرضى بجميع ما حكم عليه، واذا رضى وجب عليه أن يكون محبا لكل ما فعل به موافقة له ۔

"حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کا قول ہے: توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر (۲) رضا (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد لازم ہے کہ بندہ اپنے توکل کے ذریعے جس پر توکل کیا ہے صبر کرے اور صبر کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر رضا لازمی ہے اور رضا کے بعد موافقت الٰہی میں اس کے ہر فعل سے محبت لازمی ہے۔"

(اخرجه ابونعیم فی حلیة الاولیاء، ۱۰/۳۲۹)

☆ جاء رجل الى الشبلي يشكو اليه كثرة العيال، فقال: ارجع الى بيتك، فمن ليس رزقه على الله تعالى، فاطرده عنك .

"ایک شخص ابوبکر شبلی رحمہ اللہ۔ پاس آیا اور کثیر العیال ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: گھر جا کر ان تمام لوگوں

کو گھر سے نکال دو، جن کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۶۶)

☆ قال أبو تراب رحمه الله: التوكل، طمانينة القلب الى الله عزوجل .

''حضرت ابوتراب فرماتے ہیں: دل کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطمئن ہو جانا توکل کہلاتا ہے۔''

(اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ: ۱۴۹)

☆ قال رجل لابی تراب: الك حاجة؟ فقال له: يوم يكون لی اليك والی امثالك حاجة لا يكون لی الی الله حاجة .

''ایک آدمی نے حضرت ابوتراب سے کہا کہ تجھے کوئی (مجھ سے) حاجت ہے؟ تو آپ کہنے لگے کہ جس دن مجھے تم سے اور تمہارے جیسے دوسروں لوگوں سے حاجت ہوگی اس دن مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مجھے کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے)۔'' (ایضا: ۱۵۰)

☆ قال أبو تراب رحمه الله: سبب الوصول الی الله، سبع عشرة درجة، أدناها الاجابة، وأعلاها التوكل علی الله بحقيقته

''حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تک پہنچانے والے سترہ درجات ہیں ان میں سے سب سے چھوٹا درجہ اجابت (مان لینے کا) ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ پر توکل اختیار کرنا ہے۔'' (ایضا: ص: ۱۴۹)

☆ سئل يحيی بن معاذ رحمه الله: متی يكون الرجل متوكلا؟ فقال: اذا رضی بالله تعالی وكيلا .

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آدمی متوکل کب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (انسان اس وقت متوکل ہوتا ہے) جب وہ اللہ کو اپنا وکیل بنانے پر راضی ہو جاتا ہے۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۶۴)

☆ قال يحيی بن معاذ رحمه الله: طلبوا الزهد فی بطن الكتب وانما هو فی بطن التوكل، لو كانوا يعلمون .

''یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں پوشیدہ ہے، کاش انہیں اس بات کا علم ہوتا۔ (أخرجہ أبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۱۰/۵۲، وابن جوزی فی صفۃ الصفوۃ، ۴/۹۳)

☆ قال أبو علی الدقاق رحمه الله: التوكل صفة المومنين، والتسليم: صفة الاولياء، والتفويض: صفة الموحدين، فالتوكل: صفة العوام، والتسليم: صفة الخواص، والتفويض: صفة خواص الخواص .

''ابوعلی دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل مومنین کا خاصہ ہے اور تسلیم اولیا کا تفویض، موحدین کا، لہٰذا توکل عوام کی صفت ٹھہری، تسلیم خواص کی اور تفویض خواص الخواص کی۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۶۷)

وَاللّٰہِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَّلَا غَرَبَتْ   اِلَّا وَاَنْتَ فِیْ قَلْبِیْ وَوَسْوَاسِیْ
وَلَا ذَكَرْتُكَ مَحْزُوْنًا وَّلَا طَرِبًا   اِلَّا وَحُبُّكَ مَقْرُوْنٌ بِاَنْفَاسِیْ
وَلَا هَمَمْتُ بِشُرْبِ الْمَاءِ مِنْ عَطْشٍ   اِلَّا رَاَيْتُ خِيَالًا مِّنْكَ فِی الْكَاْسِ
فَلَوْ قَدَرْتُ عَلَى الْاِتْيَانِ زُرْتُكَ   سَحْبًا عَلَى الْوَجْهِ اَوْمَشْيًا عَلَى الرَّاْسِ

قسم ہے خدا کی سورج نکلا نہ غروب ہوا مگر تو میرے دل اور میرے خیالوں میں تھا۔ میں کسی قوم میں گفتگو کے لئے نہ بیٹھا مگر میری مجلس والوں میں تو ہی میری گفتگو میں تھا۔ میں نے تجھے خوشی یا غمی میں یاد نہ کیا مگر تیری محبت میری سانسوں میں ملی ہوئی تھی۔ میں نے پیاس کی وجہ سے پانی نہ پیا مگر تیرا خیال پیالے میں دیکھا۔ اگر میں آنے کی طاقت رکھتا تو چہرے یا سر کے بل گھسٹ کر آتا اور تیرے ساتھ ملاقات کرتا۔

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت   سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی
ے تیرا غم بھی مجھ کو عزیز ہے   کہ وہ تیری ہی دی ہوئی چیز ہے

توکل حضور علیہ السلام کا حال ہے

قال سهل بن عبدالله رحمه الله: التوكل حال النبی صلی الله عليه وسلم، والكسب سنته، فمن بقی علی حاله، فلايتر كن سنته.

''حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہے اور کسب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر رہے، اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔'' (ایضا:۱۶۶)

☆ **قال ابو السفر رحمه الله: مرض ابوبكر رحمه الله فعادوه فقالوا: الا ندعو لك الطبيب؟ فقال: قد رآنی الطبيب، قالوا: فأی شیء قال لك؟ قال: قال: انی فعال لما أريد.**

''حضرت ابوسفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تو لوگوں نے آپ کی عیادت کی اور کہا کہ ہم آپ کے لئے حکیم کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے حکیم نے دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا: حکیم نے آپ کو کیا کہا؟ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے کہ میں وہ کرتا ہوں جو میں چاہتا ہوں۔'' (اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی کتاب الزہد:۱۶۸)

☆ **قال سهل بن عبدالله رحمه الله: اول مقام فی التوكل: أن يكون العبد بين يدی الله عزوجل كالميت بين يدی الغاسل، يقلبه كيف شاء، لا يكون له حركة ولا تدبير.**

''حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے ایسے ہو، جس طرح غسل دینے والے کے سامنے مردہ ہوتا ہے کہ جس طرح چاہتا ہے اسے پلٹتا ہے، نہ وہ حرکت کر سکتا ہے نہ کوئی تدبیر۔''

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ:۱۶۳)

☆ **قال سهل بن عبدالله رحمه الله: علامة المتوكل ثلاث: لا يسأل، ولا يرد، ولا يحبس .**

''سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ متوکل کی تین علامتیں ہیں: وہ نہ تو کسی سے مانگتا ہے، نہ کسی چیز کو رد کرتا ہے اور نہ اپنے پاس کچھ روکے رکھتا ہے۔'' (ایضاً)

☆ **عن الامام القشيرى رحمه الله قال: قيل: التوكل، الثقة بما فى يد الله تعالى، واليأس عما فى ايدى الناس .**

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ توکل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے دستِ قدرت میں ہے، تو اس پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے تو اس سے ناامید ہو جائے۔'' (ایضاً: ۱۶۹)

☆ **قال يحيى بن معاذ رحمه الله: ثلاث خصال من صفة الاولياء: الثقة بالله فى كل شيء، والغنى به عن كل شيء، والرجوع اليه فى كل شيء .**

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: تین خوبیاں اولیاء کی صفات میں شامل ہیں: ہر کام میں اللہ کی ذات پر یقین رکھنا، اس کے لئے باقی ہر چیز سے بے نیازی اور ہر کام کرنے سے پہلے اس کی طرف رجوع کرنا۔''

(اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ: ۱۱۰)

تو جلال بھی تو جمال بھی　　تو ہی حال بھی تو ہی قال بھی
تری شان کی کروں بات کیا　　تو ہی خود ہے اپنا کمال بھی
جسے جستجو بھی نہ پا سکے　　کوئی ہاتھ بھی نہ لگا سکے
تو وجودِ بغیرِ وجود ہے　　تجھے کیسے کوئی دیکھا سکے
تیری ابتداء ہے نہ انتہا　　ترے جلوے دہر میں جا بجا
تری ذات ربّ قدیر ہے　　تو ہی عرش وفرش کا ہے خدا
تو شعورِ فکر ونظر میں ہے　　نہ شجر میں ہے نہ حجر میں ہے
تری ذات کیا ہے کیا ہے تو　　یہ سوال قلبِ بشر میں ہے
ترے رمز جن پہ بھی وا ہوئے　　وہ جہاں کے راہنما ہوئے
تری چاہ جن کو بھی لگ گئی　　وہ حدیثِ درسِ وفا ہوئے

بدؔر فاروقی

سلام ہو تم پر اے گروہ اولیاء اللہ وفقراء الی اللہ تعالیٰ

پاک ہے وہ ذات جس نے تمہیں خوشی ومسرت اور کمال عطا فرمایا! تم سے محبت کی اور تمہیں فقر اختیار کرنے کی ترغیب دی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر وبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ عالی شان کے ساتھ تمہیں اس کے

مانگنے کا حکم فرمایا کہ "میری امت کے فقراء، امیروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کا ہوگا، وہ کھائیں گے، پئیں گے، نعمتیں لوٹیں گے اور لوگ حساب کے غم میں ہوں گے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، الحدیث ۱۰۷۳۵، ج ۳، ص ۶۰۵)

(جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء ان فقراء......الخ، الحدیث: ۲۳۵۴، ص ۱۸۸۸)

پاک ہے وہ ذات جس نے فقراء کے مقام کو بلند کیا! ان کے ذکر کو عام کیا، صبر عطا کیا، ان کے لئے اجر و ثواب دگنا کر دیا اور کیا ہی اچھا کلام ہے جو ان کے غلام حریفیش (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ان کی شان میں کہا ہے:

هُمُ الْفُقَرَآءُ اَهْلُ اللهِ حَقًّا وَقَدْ حَازُوْا بِضِيْقِ الْفَقْرِ فَخْرًا
هُمُ الْفُقَرَآءُ قَدْ صَبَرُوْا وَاُوْذُوْا فَعَوَّضَهُمْ بِذَاكَ الصَّبْرِ اَجْرًا
هُمُ الْفُقَرَآءُ وَالسَّادَاتِ حَقًّا وَمِنْهُمْ تَكْتَسِى الْاَكْوَانُ عِطْرًا
هُمُ الْفُقَرَآءُ عَنْهُمْ فَارَوْذِكْرًا وَحَدَّثَ عَنْهُمُوْا سِرًّا وَّجَهْرًا
فَكَمْ صَبَرُوْا عَلٰى ضَيْمِ اللَّيَالِىْ فَعَوَّضَهُمْ بِذَاكَ الْكَسْرِ جَبْرًا
وَقَدْ زَارُوْا الْحَبِيْبَ وَشَاهَدُوْهُ وَقَدْ سَجَدُوْا لَهٗ حَمْدًا وَّ شُكْرًا

ترجمہ: (۱)...... یقیناً فقراء ہی اللہ والے ہیں، تحقیق فقر کی تنگی کے بدلے انہوں نے فخر (یعنی بلند مقام) کو پالیا۔

(۲)...... انہوں نے صبر کیا اور اذیتیں جھیلیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صبر پر اجر عطا فرمایا۔

(۳)...... یہی لوگ حقیقی فقراء اور سردار ہیں اور انہی کی بدولت کائنات خوشبو میں لپٹی ہوئی ہے۔

(۴)...... یہی فقراء ہیں کہ جن سے خوشبو پھیلی اور یہ لوگ سراً و جہراً (یعنی آہستہ اور بلند آواز سے) ذکر الٰہی عزوجل میں مشغول رہتے ہیں۔

(۵)...... کتنی ہی بار انہوں نے زمانے کی سختیوں پر صبر کیا لہٰذا اللہ عزوجل نے اس صبر کے عوض ان کو درستی عطا فرما دی۔

(۶)...... انہوں نے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ اور دیدار کیا اور اس کی حمد اور شکر بجالاتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگئے۔

جو ازل سے ہے ابد تک، وہی ذات ہے اُسی کی جو ہے دو جہاں کا مالک، یہاں بات ہے اُسی کی
ہوئیں جس کی کن سے پیدا، یہ زمیں فلک فضائیں یہاں دن بھی ہے اسی کا، یہاں رات ہے اسی کی
وہی رازقِ حقیقی ہے دلوں کی دھڑکنوں میں کہ ہر ایک شے کے لب پر، مناجات ہے اسی کی
نہ جنا کسی کو اس نے، نہ جنا گیا کسی سے جو ہے لاشریک و یکتا، وہی ذات ہے اُسی کی
وہ محیط ہر دو عالم، وہ دلوں کے راز جانے کہیں ذکر ہے اسی کا، مدارات ہے اسی کی
وہ ہر ایک شے پہ قادر وہی سب کا رب ہے طاہر سدا ہے جو رہنے والی، بڑی ذات ہے اُسی کی

طاہر سلطا

تم میں محمدی کون ہے؟

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں کسی سفر میں اپنی خلوت وراحت سے لطف اٹھا رہا تھا۔ غور وفکر اور یادِ الٰہی میں مصروف تھا کہ میرے دل میں ندا دی گئی اے بایزید! سمعان کے گرجا گھر میں جاؤ اور راہبوں کے ساتھ ان کی عید اور قربانی میں شرکت کرلو۔ اس میں ہمارے لئے ایک خبر اور اہم معاملہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اس خیال سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کی اور کہا، ''میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔'' جب رات ہوئی تو خواب میں ہاتف غیبی کی آواز آئی۔ اس نے وہی بات دہرائی۔ میں ہانپتے کانپتے بیدار ہوکر اٹھ بیٹھا اور ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ دل میں پھر ندا آئی ''تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، تم ہمارے ولی ونیک بندے ہو، تمہارا نام فرمانبرداروں کے رجسٹر میں درج ہے لیکن ہماری خاطر راہبوں کا سا لباس اور زنار پہن لو، تم پر کوئی گناہ نہیں۔'' آپ فرماتے ہیں: ''میں صبح سویرے اٹھا اور حکم کی بجا آوری میں جلدی کی۔ راہبوں کا سا لباس پہنا اور سمعان کے گرجا گھر پہنچ گیا۔ جب ان کا بڑا پادری آیا تو تمام راہب اکٹھے ہوگئے اور اس کو سننے کے لئے سب نے کان لگا دیئے لیکن اس کے پاؤں لڑکھڑا گئے اور وہ کوئی بات نہ کرسکا گویا اس کے منہ میں لگام دے دی گئی ہو۔ یہ کیفیت دیکھ کر پادریوں اور راہبوں نے اس سے پوچھا: ''اے سردار! کون سی چیز آپ کو گفتگو سے مانع ہے؟ ہم تو آپ کی باتوں سے ہدایت پاتے اور آپ کے علم کی پیروی کرتے ہیں۔'' اس نے جواب دیا: ''مجھے یہ چیز گفتگو سے مانع ہے کہ آج تمہارے درمیان کوئی محمدی بیٹھا ہے اور وہ تمہارے دین کا امتحان لینے اور تم پر حملہ کرنے آیا ہے۔'' انہوں نے کہا: ''ہمیں دکھا دیں ہم اسے ابھی قتل کردیتے ہیں۔'' اس نے کہا: ''اسے دلیل وبرہان کے ساتھ قتل کرو، میں اس سے امتحان لینا چاہتا ہوں، اس سے علم الادیان (یعنی دینوں کے علم) کے متعلق سوالات کروں گا، اگر اس نے صاف صاف جوابات دے دیئے تو ہم اسے کچھ نہ کہیں گے اور اگر وضاحت نہ کرسکا تو اسے قتل کردیں گے۔ امتحان کے وقت ہی آدمی عزت پاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے۔''

سب راہب بولے: ''آپ جو چاہتے ہیں کریں، ہم یہاں مفید باتیں سیکھنے کے لئے ہی حاضر ہوئے ہیں۔'' اب ان کا بڑا سردار اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور زور سے آواز دی: ''اے محمدی! تجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ! جہاں بھی ہے کھڑا ہو جاتا کہ سب تجھے دیکھ لیں۔'' حضرت سیدنا ابو یزید علیہ الرحمہ اس طرح کھڑے ہوئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان پر حمد وثناء اور ذکر الٰہی عزوجل جاری تھا۔ ''پادریوں کے سردار نے کہا: ''اے محمدی! میں تجھ سے کچھ سوالات کروں گا اور سن! اگر تو نے ان کے جوابات وضاحت کے ساتھ دے دیئے تو ہم تیری پیروی کریں گے ورنہ تجھے قتل کردیں گے۔''

حضرت بایزید سے باسٹھ (٦٢) سوالات

حضرت سیدنا ابو یزید علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: ''نقلی وعقلی علوم میں سے جو چاہو پوچھو، اللہ عزوجل ہماری گفتگو کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔'' بڑے پادری نے پوچھا: (1)...... مجھے اس کے متعلق بتاؤ جس کا دوسرا نہیں (2)...... ان دو کے متعلق بتاؤ جن کا تیسرا نہیں (3)...... ان تین کے متعلق بتاؤ جن کا چوتھا نہیں (4)...... ان چار کے متعلق بتاؤ جن کا پانچواں نہیں (5)...... ان پانچ کے متعلق بتاؤ جن کا چھٹا نہیں (6)...... ان چھ کے متعلق بتاؤ جن کا ساتواں نہیں (7)...... ان سات کے متعلق بتاؤ جن کا آٹھواں نہیں (8)...... ان

آٹھ کے متعلق بتاؤ جن کا نواں نہیں (9)......ان نو کے متعلق بتاؤ جن کا دسواں نہیں (10)......عشرة كاملة (یعنی مکمل دس دن) سے مراد کون سے دن ہیں؟ (11)......ان گیارہ کے متعلق بتاؤ جن کا بارہواں نہیں (12)......ان بارہ کے متعلق بتاؤ جن کا تیرہواں نہیں (13)......ان تیرہ کے متعلق بتاؤ جن کا چودھواں نہیں (14)......ایسی قوم کے متعلق بتاؤ جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے (15)......اس قوم کے متعلق جنہوں نے سچ بولا مگر آگ میں داخل کر دیئے گئے (16)......تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کہاں ہے؟ (17)......الذریٰت ذروا (18)...... الحملت وقرا (19)...... الجریت یسرا اور (20)......فالمقسمت امرا سے کیا مراد ہے؟ (پ۲۶، الذاریات:۱ تا ۴) (21)......کون سی شئے بغیر روح کے سانس لیتی ہے؟ (22)......ان چودہ کے متعلق بتاؤ جنہوں نے رب العلمین جل جلالہ سے کلام کیا؟ (23)......کون سی قبر صاحب قبر کو لے کر چلی؟ (24)......وہ کون سا پانی ہے جو آسمان سے اترا نہ زمین سے نکلا؟ (25)......ان چار کے نام بتاؤ جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے؟ (26)......زمین پر سب سے پہلا خون کس کا بہایا گیا؟ (27)......اس شئے کے متعلق بتاؤ جسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور پھر خود ہی خرید لیا؟ (28)......ایسی شئے کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور خود ہی ناپسند فرمایا؟ (29)......اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور عظمت بھی بخشی؟ (30)......اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال کیا؟ (31)......سب سے افضل عورتیں کون ہیں؟ (32)......سب سے افضل دریا کون سے ہیں؟ (33)......افضل ترین پہاڑ کون سا ہے؟ (34)......سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟ (35)......افضل ترین مہینہ کون سا ہے؟ (36)......سب سے افضل رات کون سی ہے؟ (37)......''الطامة'' سے کیا مراد ہے؟ (38)......وہ کون سا درخت ہے جس کی بارہ شاخیں ہیں، ہر شاخ پر تیس (30) پتے ہیں اور ہر پتے میں پانچ رنگ ہیں، دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں؟ (39)......وہ کون سی چیز ہے جس نے بیت الحرام کا حج کیا اور طواف کیا حالانکہ اس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج فرض تھا؟ (40)......اللہ عزوجل نے کتنے نبی پیدا فرمائے؟ (41)......ان میں سے کتنے مرسل اور کتنے غیر مرسل ہیں؟ (42)......وہ کون سی چار چیزیں ہیں جن کا رنگ اور ذائقہ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے؟ (43)......نقیر کیا ہے؟ (44)......قطمیر کیا ہے؟ (45)......فتیل کیا ہے؟ (46)......اَلسَّبَدُ کیا ہے؟ (47)...... اَللَّبَدُ کیا ہے؟ (48)......اَلطِّمُّ کیا ہے؟ (49)......اَلرِّمُّ کیا ہے؟ (50)......کتا بھونکنے میں کیا کہتا ہے؟ (51)......گدھا رینگنے میں کیا کہتا ہے؟ (52)......بیل ڈکرانے میں کیا کہتا ہے؟ (53)......گھوڑا ہنہنانے میں کیا کہتا ہے؟ (54)......اونٹ بلبلانے میں کیا کہتا ہے؟ (55)......مور اپنی چیخ و پکار میں کیا کہتا ہے؟ (56)......تیتر اپنی سیٹی میں کیا کہتا ہے؟ (57)......بلبل اپنے نغموں میں کیا کہتا ہے؟ (58)......مینڈک اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟ (59)......ناقوس (نصاریٰ کا گھنٹہ جسے وہ اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں) اپنی آواز میں کیا کہتا ہے؟ (60)......ایسی قوم کے متعلق بتاؤ جن کو اللہ عزوجل نے وحی فرمائی وہ جنوں میں سے ہے نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی فرشتوں میں سے؟ (61)......جب دن نکلتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے اور (62)......جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟''

ہر شے پر قادر ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
تخلیق ہے کائنات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

جو حکم دیا، وہ ٹل نہ سکا، جو فرمایا، وہ ہو کے رہا   دیکھی ہے اٹل ہر بات تری، سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر عالم کا معبود ہے تو، ساجد ہیں سب، مسجود ہے تو   مقصودِ دو عالم ذات تری، سبحان اللہ سبحان اللہ
تو چاہے، جسے عزت بخشے، تو چاہے جسے ذلت بخشے   ہے قادر مطلق ذات تری، سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر عیب سے مطلق پاک ہے تو اور خالقِ ہفت افلاک ہے تو   ہے یوں بھی مقدس ذات تیری، سبحان اللہ سبحان اللہ

انور فیروز پوری

۶۲ سوالات کے جوابات

حضرت سیدنا ابویزید بسطامی قدس سرہ النورانی نے پوچھا: ”کیا ان کے علاوہ بھی کوئی سوال ہے؟“ تو سب پادریوں نے کہا: ”نہیں۔“ تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں نے ان کے جوابات صحیح طور پر دے دیئے تو کیا تم اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟“ سب نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی: ”یا اللہ عزوجل! تو ان کی باتوں پر گواہ ہے۔“ پھر فرمایا: ”اب اپنے سوالات کے جوابات سنتے جاؤ: (1)......وہ ایک جس کا دوسرا نہیں تو وہ اللہ واحد قہار ہے (2)......وہ دو جن کا تیسرا نہیں تو وہ دن اور رات ہیں۔ جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان عالی شان ہے: ”وجعلنا اللیل والنھار ایتین (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۲) اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔“ (3)......وہ تین جن کا چوتھا نہیں تو وہ عرش، کرسی اور قلم ہیں (4)......وہ چار جن کا پانچواں نہیں تو وہ آسمانی کتابیں ”تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک“ ہیں (5)......وہ پانچ جن کا چھٹا نہیں تو وہ پانچ نمازیں ہیں جو ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہیں (6)......وہ چھ جن کا ساتواں نہیں تو وہ چھ دن ہیں۔ اللہ عزوجل ان کا ذکر قرآن پاک میں فرماتا ہے: ”ولقد خلقنا السموت والارض وما بینھما فی ستة ایام (پ۲۶، ق:۳۸) بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا۔“ (7)......وہ سات جن کا آٹھواں نہیں تو وہ سات آسمان ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان عالی شان ہے: ”سبع سموت طباقا (پ۲۹، الملک:۳) سات آسمان ایک کے اوپر دوسرا۔“ (8)......وہ آٹھ جن کا نواں نہیں تو وہ عرش اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: ”ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمنیة ○ (پ۲۹، الحاقۃ:۱۷) اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔“ (صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آج کل چار ہیں، روزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں، جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے۔)(9)......وہ نو جن کا دسواں نہیں تو وہ نو افراد کی جماعت تھی جو فساد برپا کرنے والے تھے۔ چنانچہ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ”وکان فی المدینة تسعة رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون ○ (پ۱۹، النمل:۴۸) اور شہر میں نو شخص تھے کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے۔“ (10)......عشرة کاملة (یعنی مکمل دس دن) سے مراد وہ دس دن ہیں جن میں حج تمتع کرنے والا ہدی کا جانور نہ پانے کی صورت میں روزے رکھتا ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة

اذا رجعتم ط تلك عشرة كاملة ط (پ۲، البقرۃ:۱۹۶) تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے۔ (11)...... وہ گیارہ جن کا بارہواں نہیں تو وہ حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ چنانچہ، اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا قول حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ”انی رأیت احد عشر کوکبًا (پ۱۲، یوسف:۴) میں نے گیارہ تارے دیکھے۔“

ایک تفسیری وضاحت

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیہ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں، ان سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا، یہ رات شب قدر تھی۔ ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ۔ آپ کی والدۂ ماجدہ کا نام راحیل ہے۔ سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لئے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقتاً سجدہ مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے۔ اس لئے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا۔“

(12)...... وہ بارہ جن کا تیرہواں نہیں تو وہ مہینوں کی تعداد ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتب الله (پ۱۰، التوبۃ:۳۶) بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں۔“
(13)...... وہ تیرہ جن کا چودھواں نہیں تو وہ حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب ہے۔ جیسا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتهم لی سجدین ؀ (پ۱۲، یوسف:۴) میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔ (14)...... وہ قوم جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے تو وہ حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”قالوا یا بانا انا ذهبنا نستبق وترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب (پ۱۲، یوسف:۱۷) بولے اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔“ انہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے۔
(15)...... وہ قوم جنہوں نے سچ بولا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے تو وہ یہود ونصاریٰ ہیں اور وہ ان کا یہ قول ہے: ”وقالت الیهود لیست النصری علی شیء وقالت النصری لیست الیهود علی شیء (پ۱، البقرۃ:۱۱۳) اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں۔“ (۱) انہوں نے سچ کہا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے۔

دو تفسیری وضاحتیں

حضرت، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیہ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''نجران کے نصاریٰ کا وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا۔ آوازیں بلند ہوئیں، شور مچا۔ یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل شریف کا انکار کیا۔ اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔''

(16)......تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کان ہیں۔ (یعنی جب کوئی نام بولا جاتا ہے تو کان ہی سنتے ہیں)

(17)......الذریت ذروا (یعنی بکھیر کر اڑانے والیاں) سے مراد چار ہوائیں ہیں۔

ان چار ہواؤں کے نام یہ ہیں: (1)...... پروا یعنی مشرق سے مغرب کی طرف چلنے والی ہوا (2)......پچھوا یعنی مغرب سے مشرق کی طرف چلنے والی ہوا (3)......جنوبی یعنی جنوب سے شمال کی طرف چلنے والی ہوا اور (4)......شمالی یعنی شمال سے جنوب کی طرف چلنے والی ہوا۔ نیز حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں۔ ان میں چار باعث رحمت ہیں: (1)......الناشرات: بادلوں کو اٹھانے اور اڑانے والی ہوائیں (2)......المبشرات: بارش کی خبر دینے والی ہوائیں (3)......الذریات: خاک وغیرہ اڑانے والی ہوائیں اور (4)......المرسلات: مسلسل چلنے والی ہوائیں اور چار باعث رحمت ہیں: (1)......العاصفات: تیز ہوائیں آندھیاں (2)......القاصب: زوردار گرج والی ہوائیں، یہ دونوں تری میں چلتی ہیں (3)......الصرصر: انتہائی سرد برفیلی ہوائیں یا شدید آواز والی ہوائیں اور (4)......العقیم: بے بارش ہوا۔ آخری دونوں ہوائیں خشکی میں چلتی ہیں۔'' (الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب المطر والرعد والبرق والریح، باب فی الریح، الحدیث: ۱۷۴، ج ۸، ص: ۴۵۱)

(18)......''الحملت وقرا'' سے مراد بادل ہیں۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''والسحاب المسخر بین السماء والارض (پ ۲، البقرۃ: ۱۶۴) اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے۔'' (19)......الجریت یسرا (یعنی نرم چلنے والیاں) سے مراد دریا میں چلنے والی کشتیاں ہیں (20)......''فالمقسمت امرا'' سے مراد ملائکہ ہیں جو لوگوں کا رزق پندرہ شعبان سے دوسرے سال پندرہ شعبان تک تقسیم کرتے ہیں (21)......جن چودہ نے رب العلمین عزوجل سے کلام کیا تو وہ سات آسمان اور سات زمینیں ہیں۔ چنانچہ، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''فقال لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا' قالتا اتینا طائعین ० (پ ۲۴، حم السجدہ: ۱۱)'' تو اس (آسمان) سے اور زمین سے فرمایا دونوں حاضر ہوں خوشی سے چاہے ناخوشی سے، دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔'' (22)......وہ قبر جو صاحب قبر کو ساتھ لے کر چلی تو وہ حضرت سیدنا یونس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی مچھلی ہے (23)...... جو چیز بلا روح ہے مگر سانس لیتی ہے تو وہ صبح ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''والصبح اذا تنفس ० (پ ۳۰، التکویر: ۱۸) اور صبح کی (قسم) جب دم لے۔'' (24)......وہ پانی جو آسمان سے اترا، نہ زمین سے نکلا تو وہ گھوڑوں کا پسینہ ہے جس کو شیشے کی بوتل میں بھر کر ملکہ بلقیس نے حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام کو بھیجا تھا

(25)...... وہ چار نفوس جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے تو وہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام، حضرت سیدتنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا اور حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہیں (26)...... زمین پر سب سے پہلا خون ہابیل کا بہایا گیا جب قابیل نے اسے قتل کیا (27)...... ایسی چیز جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا پھر خرید لیا تو وہ مومن کی جان ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے: ''ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۱۱) بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں۔ اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔''

شانِ نزول

حضرت، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''راہِ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی۔ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔ شانِ نزول: جب انصار نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں۔ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو۔'' انہوں نے عرض کیا کہ ''ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟'' فرمایا: ''جنت''

(28)...... ایسی شئے جسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور ناپسند کیا تو وہ گدھے کی آواز ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے: ''ان انکر الاصوات لصوت الحمیر o (پ ۲۱، لقمان: ۱۹) بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی۔''

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت ہے: ''مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔''

(29)...... ایسی چیز جسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور اسے بڑا کہا تو وہ عورتوں کا مکر ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ''ان کیدکن عظیم o (پ ۱۲، یوسف: ۲۸) بے شک تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے۔'' (30)...... وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پھر اس کے متعلق سوال کیا تو وہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک فرماتا ہے: ''وما تلک بیمینک یموسی o قال ھی عصای اتوکؤا علیھا واھش بھا علی غنمی (پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۷-۱۸) اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی یہ میرا عصا ہے، اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں۔''

عصائے کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

''اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ

عصا ہے تا کہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کے خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تا کہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو۔'' (مدارک وغیرہ) اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام ''نبعہ'' تھا۔'' (تفسیر خزائن العرفان)

(31)...... سب سے افضل عورتیں ام البشر حضرت سیدتنا حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدتنا مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں (32)...... سب سے افضل دریا سیحون جیحون، دجلہ، فرات اور مصر کا دریائے نیل ہیں (33)...... سب سے افضل پہاڑ طور ہے (34)...... سب سے افضل چوپایہ گھوڑا ہے (35)...... سب سے افضل مہینہ ماہِ رمضان المبارک ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن (پ۲، البقرۃ:۱۸۵) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا۔'' (36)...... سب سے افضل رات شب قدر ہے۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''لیلة القدر خیر من الف شهر ο (پ۳۰، القدر:۳) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔'' (37)...... ''الطامة'' سے مراد قیامت ہے (38)...... وہ درخت جس کی بارہ (12) شاخیں ہیں، ہر شاخ میں تیس (30) پتے، ہر پتے میں پانچ رنگ دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں تو وہ درخت سال ہے، بارہ مہینے اس کی بارہ شاخیں ہیں، تیس پتے تیس دن ہیں اور پانچ رنگ پانچ نمازیں ہیں، تین سائے میں یعنی مغرب، عشاء اور فجر، دو روشنی میں یعنی ظہر اور عصر (39)...... وہ ایسی چیز جس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج واجب تھا پھر بھی اس نے کعبہ مبارکہ کا طواف کیا تو وہ حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی ہے (40)...... اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پیدا فرمائے۔ (41)...... ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں (42)...... چار اشیاء جن کا ذائقہ اور رنگ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے تو وہ آنکھ، ناک، منہ اور کان ہیں۔ آنکھ کا پانی نمکین، منہ کا پانی میٹھا، ناک کا پانی ترش اور کان کا پانی کڑوا ہوتا ہے۔ (43)...... نقیر ایک جھلی ہے جو گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے (44)...... قطمیر انڈے کے چھلکے کو کہتے ہیں (45)...... فتیل سے مراد گٹھلی کے اندر کا گودا ہے (46)...... السبد اور (47)...... اللبد بھیڑ اور بکری کے بالوں کو کہتے ہیں۔ (48)...... الطم اور (49)...... الرم ہمارے باپ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کی جنات قومیں ہیں (50)...... گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: ''اللہ عزوجل (ناجائز) ٹیکس لینے والے پر لعنت فرمائے۔'' (51)...... کتا اپنے بھونکنے میں کہتا ہے، ''ویل لاهل النار من غضب الجبار یعنی دوزخیوں کے لئے ہلاکت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہیں۔'' (52)...... بیل اپنے ڈکرانے میں کہتا ہے، ''سبحن الله وبحمده'' (53)...... گھوڑا اپنے ہنہنانے میں کہتا ہے: ''پاک ہے میری حفاظت فرمانے والا جب جنگجو لڑتے ہیں اور مردانِ کار لڑائی میں مصروف ہوتے ہیں۔'' (54)...... اونٹ اپنے بلبلانے میں کہتا ہے: ''حسبی الله وکفی به وکیلا یعنی میرے لئے اللہ عزوجل ہی کافی اور وہی میرا کارساز ہے۔'' (55)...... مور اپنی چیخ وپکار میں کہتا ہے: ''الرحمن علی العرش استوی ο (پ۱۶، طٰہٰ:۵) وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔'' (56)...... تیتر اپنی سیٹی میں کہتا ہے، ''بالشکر تدوم النعم یعنی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے سے نعمتیں ہمیشہ رہتی ہیں۔'' (57)...... بلبل اپنے نغموں میں یوں گویا

ہوتا ہے: ''سبحٰن اللہ حین تمسون حین تصبحون O (پ۲۱، الروم:۱۷) تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو۔''

قرآن پاک میں پانچ نمازوں کا ذکر

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ''پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟'' فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔''

(58)...... مینڈک اپنی تسبیح میں کہتا ہے: ''**سبحان المعبود فی البراری والقفار سبحان الملك الجبار** یعنی پاک ہے جنگلوں اور چٹیل میدانوں میں عظیم معبود، پاک ہے خدائے جبار۔'' (59)...... ناقوس اپنی آواز میں کہتا ہے: ''اللہ عزوجل پاک ہے، وہ حق ہے، اے ابن آدم! اس دنیا کے مشرق ومغرب میں دیکھ! کسی کو ہمیشہ باقی رہنے والا نہ پائے گا۔'' (6)...... ایسی قوم جس کو اللہ عزوجل نے وحی فرمائی، وہ جنوں میں سے ہے نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی ملائکہ میں سے تو وہ شہد کی مکھی ہے۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''**و اوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون** O (پ۱۴، النحل: ۶۸) اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں اور چھتوں میں۔'' (61)...... جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟ اور (62)...... جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟ یہ تو اللہ عزوجل کے پوشیدہ علم میں ہے، کسی نبی یا مقرب فرشتے پر بھی ظاہر نہیں۔

جنت کی چابی

مذکورہ تمام جوابات دینے کے بعد حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی قدس سرہ النورانی نے پوچھا: ''کیا تمہارا کوئی سوال باقی ہے۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے پادری سے فرمایا: ''بتاؤ آسمانوں اور جنت کی چابی کیا ہے؟'' بڑا پادری خاموش رہا تو سب نے اسے کہا: ''آپ نے اتنے سوال پوچھے اور انہوں نے سب کے جواب دیئے، اب انہوں نے ایک ہی سوال کیا اور آپ جواب دینے سے عاجز آ گئے۔'' پادری نے کہا: ''میں عاجز نہیں آیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں جواب دوں تو تم تسلیم نہیں کرو گے۔'' انہوں نے کہا: ''کیوں نہیں، ہم مانیں گے کیونکہ آپ ہمارے بزرگ ہیں، آپ جو بھی فرمائیں ہم سر تسلیم خم کریں گے۔'' تو بڑے پادری نے کہا: ''آسمانوں اور جنت کی چابی کلمہ طیبہ 'لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' ہے۔ جب دیگر پادریوں اور راہبوں نے سنا تو وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے گرجا گھر توڑ کر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا اور اپنے اپنے زنار بھی توڑ دیئے۔ حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی قدس سرہ النورانی کو غیب سے آواز آئی: ''اے ابو یزید! تو نے ہمارے لئے ایک زنار باندھا تو ہم نے تیری خاطر پانچ سو زنار توڑ دیئے۔'' (الروض الفائق)

اور کیا مانگے بشر تجھ سے بھلا آسودگی تو نے بخشا ہے سکوں کی ہے عطا آسودگی
اللہ اللہ میرے اللہ تیرا اندازِ کرم کیف دیتی ہے فضا دل کی ہوا آسودگی

تو تو بن مانگے ہی دیتا ہے خداوندِ کریم مجھ کو دیتا ہے مرا حرفِ دعا آسودگی
دھیان تیرا تازگی دیتا ہے قلب وروح کو جس طرح دیتی ہے پھولوں کو صبا آسودگی
نام لیں کوئی بھی لیکن مانگتے تجھ سے ہی ہیں ہے زمانے میں سبھی کا مدعا آسودگی
چاٹ جاتی فکر کی دیمک بشر کے جسم کو اس مرض کی تو نے ٹھہرائی دوا آسودگی

سجاد حسن

حمد خدا جل وعلا بحوالہ وصال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے حقیقی عقلمندوں کو چن لیا کہ قربت سے غفلت کو چھوڑ کر اس کی معرفت کے چھپے ہوئے مطالب کو تلاش کریں اور اس نے پختہ سمجھ کی کشتیوں کو، اپنی ہمیشہ رہنے والی صفت کے متعلق سوال کے دریاؤں کی تیز لہروں میں غرق کردیا اور غور وفکر کے پرندوں کے پروں کو کنوئیں سے آزاد کرکے اپنی شانِ بے نیازی کے میدانوں میں پہنچا دیا اور حواس وشعور کے پیمانوں کی بنیاد نا امیدی کے کدال سے گرادی، لہٰذا اس کی صفات وقدرت کا اندازہ لگانے کا کوئی پیمانہ نہیں اور عقل ودانش کے پرندوں کو اپنی ذات کی معرفت کے جال میں داخل کیا تو افلاک واملاک بھی اس کی شانِ احدیت کے ادراک سے عاجز آگئے اور عقلیں اس کے رازِ یکتائی کے حصول کے قریب پہنچنے سے عاجز آگئیں۔ پس وہ اوّل ہے جس کی اوّلیت پر سبقت لے جانے والا کوئی نہیں۔ وہ آخر ہے جس کے آخری ہونے پر کوئی آخر نہیں۔ وہ ظاہر ہے کہ اپنے اہل محبت پر دلیل کے ساتھ عیاں ہے۔ وہ باطن ہے کہ غور وفکر کے باوجود دل اس کا تصور نہیں کرسکتا۔ وہ ایسا سمیع (یعنی سننے والا) ہے کہ رحم مادر کے پردوں کی تاریکی میں بچہ کے سانس کی آواز بھی سن لیتا ہے۔ وہ ایسا بصیر (یعنی دیکھنے والا) ہے کہ رات کے اندھیرے میں چھپی ہوئی سیاہ چٹان پر چیونٹی کے رینگنے کا نشان بھی دیکھ لیتا ہے۔ وہ علیم ہے کہ ہر وہ بات جانتا ہے جسے بندہ اپنے دل میں چھپاتا ہے۔ وہ جبار ہے کہ ہر جابر اس کی بلند ہیبت کے سامنے جھکا ہوا ہے۔ وہ قہار ہے کہ ہر متکبر پر اپنی شانِ اقتدار سے غالب ہے۔ ساری کائنات اس کی تسبیح بیان کررہی ہے اور تمام مخلوق اس کی بزرگی کی معترف ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے (یعنی اس کی ہیبت وجلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں)۔

اے اعلیٰ مقصد کے طلب گار! راستے میں بہت زیادہ ہلاکتیں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں۔ اگر تم نے یہاں توفیق الٰہی عزوجل کو پالیا تو اپنی ملاقات میں کامیاب ہوجائے گا، اپنی اُمید کی انتہاء کو پالے گا پھر تو ایسے جمال کو دیکھے گا جو کبھی تیرے خیال میں نہ آیا تھا اور ایسے جواب سنے گا جو کبھی تیرے دل میں نہ کھٹکے ہوں گے، اور تو ایسا جام پئے گا جو تجھے سیراب کردے گا اور اہل ومال سے بے پرواہ کردے گا۔ اگر تو اپنی عقل ورائے اور مثال سے اس کی بارگاہ میں رسائی چاہے گا تو ملاقات تو کجا اپنی دیگر نعمتوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا اور خسارہ وعذاب مول لے گا۔ اپنے تجسس اور سوال میں کمی کر اور چھان بین اور جھگڑے سے رک جا اور جان لے کہ (جس طرح تو مقصود چاہتا ہے) اللہ عزوجل کی مشیت اس کے برعکس ہے۔

ذاتِ الٰہی عزوجل کی معرفت کے میدانوں کی طرف کتنے ہی عقلوں کے قافلے چلے اور بھٹکتے رہے، لیکن منزل پر نہ پہنچ سکے۔

بہت سی عقلوں نے اس دروازے میں داخل ہونا چاہا مگر وہ ہمیشہ بند رہا۔ عقل نے کتنے ہی پیغام بھیجے مگر وہ حیرانی کے عالم میں واپس لوٹ آئے۔ عقل بغیر بدلے اس در پر کھڑی ہے، فکر اس بارگاہ میں ہمیشہ سے حاضر ہے، پختہ سمجھ اس کی شانِ بے نیازی کے ادراک میں حیران وششدر ہے کہ حواس باختہ ہو چکی ہے۔ عقلیں دنگ ہیں کہ معقول کے ذریعے اس کی پہچان نہیں ہوتی اور اذہان ہکا بکا ہیں کہ منقول کے ذریعے اس کا ادراک نہیں ہوتا۔

پاک ہے جو معبود ہے، کیسا؟ کیسے ہو کہ وہ کیفیت سے پاک ہے۔ کہاں؟ کہاں ہو کہ وہ کسی جگہ میں ہونے سے پاک ہے۔ وہ ہر شئے سے اوّل ہے اور اس کے لئے ابتداء نہیں، وہ ہر شئے کا آخر ہے اور اس کے لئے انتہاء نہیں۔ اس کو کسی مثل پر قیاس کیا جا سکتا ہے نہ کسی مادی شئے کے ساتھ اسے متصف کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی جسم کے ساتھ اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔ اس نے شر کو پیدا کیا اور اسے لکھ دیا، اس نے خیر کو پیدا کیا اور اسے پسند فرمایا جس نے اس کی اطاعت کی اس پر رحم فرماتا ہے اور جس نے نافرمانی کی اسے عذاب دیتا ہے، کسی فیصلے کے بارے میں پوچھنے کا محتاج نہیں۔ اپنے اولیاء سے چھپتا نہیں اور نہ ہی انہیں حجاب میں رکھتا ہے۔ اس کا یہ ازلی وعدہ ہے کہ ”يا يتها النفس المطمئنة ○ ارجعي الى ربك راضية مرضية ○ (پ۳۰، الفجر: ۲۷۔۲۸) اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔“

پاک ہے ملک وملکوت والا، عزت وعظمت والا وہ زندہ ہے جسے موت نہیں۔ وہ پوشیدہ رازوں، دلوں کی دھڑکنوں اور چھپے ہوئے خیالوں کی آہٹوں کو بھی جانتا ہے۔ اس نے عقلوں کو اپنی معرفت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے اس سمندر میں غرق کر دیا جس کی کوئی ابتداء ہے نہ انتہا۔ وہ سوچوں کو پیغام دینے والا ہے، اس کی معرفت کی راہ میں سوچ رک گئی اور حیران ہے مگر وہ ہمیشہ سے باقی ہے۔ احساس کا جاسوس آیا تاکہ اس کی بعض صفات کو جان لے تو تقدیر نے اسے آواز دی کہ اے حیرت زدہ! تو کہاں چل دیا، دروازے اور راستہ تو بند ہیں۔ اس کے ادراک کی طرف کوئی راہ نہیں۔ نہ ہی اس کی کوئی شبیہ ومثل ہے۔ ایسا سمندر ہے کہ وہاں سے ”جوہر“ نکالنا کسی ”غوطہ خور“ کے لئے ممکن نہیں۔ ایسی رات ہے کہ بہت چمکنے والا ستارہ بھی اس میں آنکھ کے لئے روشنی نہیں کر سکتا۔

کر رہے ہیں تری ثناء خوانی — سوچتی دھرتی بولتا پانی
تو ہے آئینۂ ازل یا رب — اور میں ہوں ابد کی حیرانی
تیرے جلووں کے دم سے لیل ونہار — تیرے سورج کی سب درخشانی
گونجتا ہے ثناء کے نغموں سے — گنبدِ جاں ہے میرا نورانی
پار ہوتی نہیں مرے مولا — درد کی سرحدیں ہیں طولانی
تجھ سے بخشش کا ہے تمنائی — تیرا بندہ صبیح رحمانی

صبیح رحمانی

تو جو چاہے تو ہوتی ہے پوری غرض ومراد

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام موجودات کو بنایا، زمانے کی تدبیر فرمائی، انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بولنا سکھایا، قرآن کریم

اتارا، ایمان وکفر اور اطاعت ونافرمانی کو مقدر کیا، وہ بھول سے پاک ہے، اسے ایک کام دوسرے سے غافل نہیں کرتا، زمانے اسے نہیں بدل سکتے، امور کا بدلنا اس پر مختلف نہیں ہوتا۔ اختیار کو مقرر فرمانے والا ہے اور قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اس کی شان سب سے بلند ہے، اور اسی کے لئے ہیں سب اچھے نام اور بلند صفات اور وہ فرماتا ہے: ”**خلق السموت والارض وما بینھما** (پ۱۹، الفرقان:۵۹) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بنائے۔“ اور ”**الرحمن علی العرش استوی** ٥ (پ۱۶، طٰہٰ:۵) وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔“ زمانے اسے پرانا نہیں کر سکتے، مقدار اسے روک نہیں سکتی، اطراف عالم اسے گھیر نہیں سکتے اور نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور اس کا فرمان ذیشان ہے: ”**یکور الیل علی النھار** (پ ۲۳، الزمر:۵) رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔“ اور ”**وکل شیء عندہ بمقدار** ٥ (پ۱۳، الرعد:۸) ترجمہ: اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے۔“ اس کی ذات دیگر ذوات کی طرح نہیں اور اس کی صفات دیگر صفات کی مثل نہیں۔ وہ درجات بلند کرنے والا، زندوں کو مارنے والا اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بولیاں اس پر مشتبہ نہیں ہوتیں اور نہ ہی آوازیں اس پر مختلف ہوتی ہیں۔ حواس کے ترازو سے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اسے نیند آئے نہ اونگھ۔ اولیاء اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہیں۔ ملائکہ اس کے خوف سے اس کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔ جن وانس اس کے قبضہ واقتدار میں ہیں۔ جنت وجہنم اس کے ”امرونہی“ کے تحت ہیں۔ بیان کرنے والے (جیسا اس کا حق ہے) اس کی تعریف وتوصیف نہیں کر سکتے۔ گمان اسے قید نہیں کر سکتے۔ اس پر کسی کا احسان نہیں۔ آنکھیں اسے کھلم کھلا نہیں دیکھ سکتیں۔ وہ جب کسی شئے کو چاہے تو اس سے فرمائے: ”ہو جا۔“ تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ مخلوق اس کے غالب ارادہ میں مقید ہے۔ اسی نے مخلوق اور ان کے اعمال کو پیدا فرمایا اور وہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور وہ ارشاد فرماتا ہے: ”**لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون** ٥ (پ۱۷، الانبیاء:۲۳) اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔“

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی معرفت تک جانے والی حقائق کی راہوں کو کٹھن ودشوار بنا دیا پس اس پر چلنے والے چٹیل میدان میں آ گئے۔ اس نے مخلوق کے ادراک کو حیران کر دیا تو اب وہ حیرت زدہ ہیں۔ انہوں نے عقلوں کے تیل سے معرفت کے چراغ جلائے اور ایمان کی بجلی کے نور سے رہنمائی حاصل کی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ”**کلما اضاء لھم مشوا فیہ** (پ۱، البقرۃ: ۲۰) جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے۔“

پھر انہوں نے اپنے دلوں کی طرف رجوع کیا تو دل کہنے لگے: ”ہم پاکیزگی کے گھر ہیں اور گھر والا بہتر جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔“ پھر انہوں نے صفات کا دامن تھاما تو وہ بولیں: ”ہمیں اس کے اظہار کی طاقت نہیں۔“ اس کے بعد انہوں نے عقل کی طرف اشارہ کیا تو عقل نے مدہوشی وحیرت کے عالم میں ان سے کہا: ”میں بھی اس معاملہ میں تمہاری طرح حیران ہوں، میں اس کا احاطہ نہیں کر سکتی کہ اسے بیان کروں۔ میں اس کی صفات بیان نہیں کر سکتی کہ اس کی تعریف وتوصیف کروں اور میں نہیں جانتی کہ کس طرف سے اس تک رسائی حاصل کروں تم نے اس امر کے متعلق پوچھا ہے جسے میں نہیں جانتی اور تم اس راز کا اظہار چاہتے ہو جسے حاصل کرنے میں میں خود ہمیشہ عاجز رہی۔ مجھے تو یہاں سے صرف حیرت وتعجب ہی حاصل ہوا ہے۔ لیکن اے معرفت الٰہی عزوجل کے بارے میں حیرت زدہ! اے اس کے معانی کے حسن میں عقل کو لٹا دینے والے! اگر تو اس کی معرفت چاہتا ہے تو توفیق الٰہی

عزوجل کی راہ پر چل کیونکہ وہ ایسا قریب ہے کہ تو جب چاہے اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اور وہ بعید ہے مگر فاصلے کے ساتھ نہیں کہ تو اسے طے کر لے۔ اگر تو اس سے خالص دوستی اور تعلق رکھے گا تو وہ تجھے پاکیزگی و پسندیدگی کے جام سے سیراب فرمائے گا اور اگر تو نے اس کی محبت کا جام پی لیا تو یہی جام تجھے سیراب کر دے گا اور اگر تو اس کے ذکر اور حمد و ثنا کے نغمے سننا چاہتا ہے تو اسے کسی بھی چیز سے تشبیہ دینے سے بچتے ہوئے توحید و پاکی بیان کرنے والی زبان سے کہہ:

تَبَارَكَ اللّٰهُ فِیْ عُلْیَآءِ عِزَّتِهٖ وَجَلَّ مَعْنٰی فَلَیْسَ الْوَهْمُ یَحْوِیْهٖ
وُجُوْدُهٗ سَابِقٌ لَّاشَیْءٌ یُشْبِهُهٗ وَلَاشَرِیْكَ لَهٗ لَاشَكَّ لِیْ فِیْهٖ
لَاكَوْنٌ یَحْصُرُهٗ لَاعَوْنٌ یَّنْصُرُهٗ لَا كَشْفٌ یُّظْهِرُهٗ لَا جَهْرٌ یُبْدِیْهٖ
لَادَهْرٌ یَخْلُقُه لَا نَقْصٌ یُلْحِقُهٗ لَا نَقْلٌ یَسْبِقُهٗ لَاعَقْلٌ یَدْرِیْهٖ
حَارَتْ جَمِیْعُ الْوَرٰی فِیْ كُنْهِ قُدْرَتِهٖ وَلَیْسَ تُدْرِكُ مَعْنًی مِنْ مَّعَانِیْهٖ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی فِیْ جَلَالَتِهٖ وَجَلَّ لُطْفًا وَّعَزَّ فِیْ تَعَالِیْهٖ

ترجمہ: (۱)...... اللہ عزوجل اپنی علو عزت کے اعتبار سے بلند و برتر ہے اور وہ بڑا ہے کہ وہم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ (۲)...... اس کا وجود ہمیشہ سے ہے، کوئی شئے اس کے مشابہ نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔ (۳)...... کوئی جگہ نہیں جو اسے گھیر لے، کوئی مددگار نہیں جو اس کی مدد کرے، کوئی کشف نہیں جو اسے ظاہر کرے اور کوئی اعلان نہیں جو اسے بیان کرے۔ (۴)...... کوئی زمانہ نہیں جس نے اسے پیدا کیا، کوئی عیب نہیں جو اس سے مل جائے، کوئی ایسی ذات نہیں جو اس سے بڑھ جائے اور کوئی عقل نہیں جو اس کا ادراک کرے۔ (۵)...... ساری مخلوق اس کی قدرت کی حقیقت میں حیران و سرگرداں ہے مگر اس کے معانی مین سے ایک معنی کا بھی ادراک نہیں کر سکی۔

(۶)...... وہ پاک ہے اور اس کی شانیں بلند و بالا ہیں اور وہ بڑا ہی مہربان اور طاقتور و برتر ہے۔

کرتا ہے اہل درد کی دلبستگی وہی دیتا ہے ظلمتوں میں ہمیں روشنی وہی
اک صادق و امیں نے ہمیں جس کی دی خبر ہاں ہاں وہی خدائے احد ہے وہی وہی
وہ بے نیاز یاد کسی کو ہو یا نہ ہو اس بے نیاز کی ہے جہان پروری
وہ راہِ مستقیم دکھاتا ہے خود ہمیں کرتا ہے دور دیدہ و دل کی کجی وہی

جعفر بلوچ

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

پاک ہے وہ جو معبود ہے، اس نے حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دست قدرت سے بنایا، تمام فرشتوں سے انہیں سجدہ کروایا، ان کو اپنی وسیع جنت میں ٹھہرایا۔ پھر حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی تمام اولاد کے بارے میں موت کا فیصلہ فرمایا۔ اس نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فیصلہ کی خبر دیتے ہوئے

ارشادفرمایا: **کل نفس ذائقة الموت** ط (پ۱۷، الانبیاء:۳۵) ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔“

اس نے حضرت سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو طوفان سے نجات عطا فرمائی اور اہل ایمان کو بچا کر مخالفین کو غرق کر دیا اور حضرت سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی اس موت کا فیصلہ فرمایا جو جن وانس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ چنانچہ، اس نے اپنے حبیب، حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: ”**کل من علیها فان** ○ (پ۲۷، الرحمٰن:۲۶) زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے۔“

اس نے حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا، انہیں مراد تک پہنچایا، صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھا، ان کو آسمانوں اور زمین کی ساری بادشاہی دکھائی اور مشاہدہ کروایا اور پھر آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی موت کا وعدہ پورا فرمایا اور حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم سے موت کا حال اور اس کی طاقت کو یوں بیان فرمایا: ”**این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة** (پ۵، النساء:۷۸) تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔“

اس نے حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم کلامی کے لئے منتخب فرمایا، ان کو اپنا کلام سنایا اور اپنے لذت والے خطاب سے انہیں ان کے مقصود مطلوب تک پہنچا دیا اور پھر ان کی طرف بھی موت کو بھیج دیا اور حضور نبی مکرم نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: ”**کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمة** (پ۴، آل عمران:۱۸۵) ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے۔“

اسی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یہ اس کے اختیار میں ہے اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عزوجل کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور سفید داغ (یعنی برص) والوں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ کیا۔ اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ”**انی متوفیك ورافعك الی** (پ۳، آل عمران:۵۵) میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔“

اور وہی ذات ہے جس نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی عربی، امین ومامون، صاحب عزت ومرتبہ اور محافظ عزت ہونے کی حیثیت سے منتخب فرمایا اور چن لیا۔ باوجودیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا قرب ومرتبہ عطا فرمایا جس تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس کریمہ کو بھی وصال ظاہری کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوادث زمانہ سے آگاہ فرمایا اور ماقبل وصال فرمانے والے حضرات انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی ظاہری وفات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی واطمینان بخشا۔ **انك میت وانهم میتون** (الزمر:۳۰)

تو جو چاہے تو ہوتی ہے پوری غرض، مراد ورنہ سب بے سود وسیلے، حیلے نامنظور

وحدانیت خدا بزبانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **انا عصمة الله - انا حجة الله** (مسند الفردوس للدیلمی)

میں اللہ کی پناہ اور دلیل ہوں۔ (کنوز الحقائق ص ۲۲۹، امام عبدالرؤف مناوی)

قل۔ کہہ دو! محبوب! یعنی دعویٰ کرو! اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

"اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ اس کا کوئی بیٹا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں۔"

اللہ ایک ہے۔ یہ دعویٰ ہے، دلیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر دعویٰ کی دلیل ہوتی ہے اور جتنا بڑا دعویٰ ہو اتنی بڑی دلیل ہوتی ہے۔ اب اللہ پوری کائنات کا رب ہے تو دلیل بھی پوری کائنات کی رحمت ہونی چاہئے۔ اگر دلیل کم زور ہو تو دعویٰ ناقص ہوتا ہے، اگر دلیل نہ ہو تو دعویٰ بھی ختم۔

اب اللہ ایک ہے۔ یہ دعویٰ ہے دلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم، باقی انبیاء کیوں نہیں! آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ انہیں دلیل نہیں بنایا کیوں کہ ان تمام نے اللہ کو دیکھا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ کی ذات بھی دیکھی اور ساتھ یہ بھی دیکھا کہ عیسائی اللہ کے بیٹے اور بیوی ہونے کا (معاذ اللہ) دعویٰ کرتے ہیں، کیا واقعی ہیں۔ نیچے آ کر اللہ کے بارے میں بتایا نہ کوئی اس کا بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ، وہ تو واحد ہے۔

اب یہ دعویٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دیا، دلیل بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود دیکھ کر آئے ہیں اس لئے بتا رہے ہیں۔ یہ تو مکہ کے کافر بھی تسلیم کرتے تھے۔ کہ حضور جھوٹ نہیں بولتے اور امانت میں خیانت نہیں کرتے، اسی لئے صادق اور امین کے القاب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے تھے۔ اب جو امانت اور صداقت لائے کہ اللہ ایک ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیانت کر کے جھوٹ نہیں بول سکتے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور امین ہیں۔ اب دلیل کی مضبوطی کا بھی پتہ چلا کہ دلیل کتنی مضبوط ہے کہ غیر بھی اس کی صداقت اور امانت کا اقرار کرتا ہے کیوں کہ دعویٰ بہت مضبوط تھا تو دلیل بھی اتنی ہی مضبوط ہونی چاہئے تھی۔

اب دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل بن سکتے ہیں؟ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیں! یہ اسم مبارک چار حروف کا مجموعہ ہے یعنی م، ح، م، د۔ ان چار حروف کو ملائیں تو اسم مبارک "محمد" بنتا ہے۔ اب میم پر غور کریں تو اس سے مراد ماضی (گزرا ہوا زمانہ) بنتا ہے۔ ح پر غور کریں تو حال (موجودہ زمانہ) بنتا ہے۔ میم پر غور کریں تو مستقبل (آنے والا زمانہ) بنتا ہے۔ دال سے مراد دلیل بنتی ہے۔

ایک پر لطف بات یہ ہے کہ زمانہ کی ترتیب بھی یہی بنتی ہے کہ پہلے ماضی ہے، پھر حال، پھر مستقبل۔ ترتیب کے لحاظ سے بھی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق آتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل ماضی میں بھی تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل حال میں بھی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل مستقبل میں بھی رہیں گے۔

تو ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کی وحدانیت کی اصل دلیل ہیں۔ م سے مراد ماضی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ماضی میں اسم اوّل کے ساتھ اللہ کی وحدانیت کی دلیل تھا۔ ح سے مراد حال اور م سے مراد مستقبل۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسم باطن اور ظاہر کے ساتھ آج بھی اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہیں اور اسم آخر کے ساتھ قیامت تک رہیں گے۔

یہ تو تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کی وحدانیت کی سب سے بڑی دلیل ثابت کرنا۔ اب اصل موضوع کی طرف آتا ہوں کہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ کل بھی ایک تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل تھے۔ اللہ آج بھی ایک ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل ہیں۔ اللہ کل بھی ایک رہے گا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل ہوں گے۔ اب سن! اے مردہ دل انسان! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہنے والے! دعویٰ کے ساتھ دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ اگر آج بھی اللہ ایک ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ ماننا پڑے گا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل ہیں اگر دلیل ختم تو دعویٰ بھی ختم۔ اب تیری مرضی ہے دلیل کو مردہ مان کر اللہ کی وحدانیت کو ختم کر کے ہندوؤں کی طرح ۳۵ کروڑ خداؤں کو پوج یا دلیل کو زندہ مان کر ایک ہی رب مان! (ماخوذ از کتاب ہمارے تو محمد ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم)

قرار آتا خدا کی یاد سے ہے بے قراروں کو   سکون دیتا ہے ذکر خدا دلفگاروں کو
اگر مرضی خدا کی ہو تو شاہ کر دے فقیروں کو   اگر چاہے گدا کر دے جہاں کے تاجداروں کو
بنایا ہے اسی نے آسمان وچاند سورج کو   اسی نے نور بخشا ہے درخشندہ ستاروں کو
اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے کونین کی ہر شے   وہی ہے بھیجتا بعداز خزاں رنگیں بہاروں کو
اسی کی حمد میں ہر چیز ہے مصروف عالم کی   گلوں سے بخش دی زینت ہے اس نے لالہ زاروں کو
اسی کے در کے ہیں محتاج سارے انبیاء مرسل   ملے انوار اس کے نور سے سب نور پاروں کو
اگرچہ ہے خدا سب صورتوں سے پاک اے یوسف   مگر اس سے سمجھتا ہوں محمد کے نظاروں کو

زاہدوں پہ انعامات الٰہیہ کا بیان: بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کس درجہ فیض یاب خدا کی جناب ہے   جس شئی کو دیکھ لیجئے وہی فیض یاب ہے
اس کے کرم سے نکھرا ہوا ہے رُخ فلک   اس کی عطا سے روئے زمین پر شباب ہے
کھلتی ہے اس کے ذکر سے انفاس کی کلی   شاداب اس کے شکر سے دل کا گلاب ہے
گردش میں جام چشم میں اس کے جمال سے   مینائے جاں میں اس کی ولا کی شراب ہے
تحسین اور دادِ میرا مسئلہ نہیں   مجھ کو تو فکر حمد بھی کار ثواب ہے
ہر آن اس کی یاد میں سیر بہشت ہے   ہر سانس اس کو بھول کے یکسر عذاب ہے

فیضان جو بھی اس کی عبادت میں ہے مگن
اس عالم زیاں میں وہی کامیاب ہے

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤس الخلائق حتى يخيره من اى حلل الايمان شاء يلبسها

جس نے اللہ کی خاطر تواضع کے پیش نظر (عمدہ اور زرق برق) لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس (لباس کے پہننے) پر قدرت رکھتا تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔ (ترمذی: باب: ۳۹، ۴/۶۵، الرقم: ۲۴۸۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبه له لواقسم علی اللہ لابره

کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جن کو لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں (لیکن اللہ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر اللہ کے نام پہ (کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی) قسم اٹھالیں تو اللہ (ان کی قسم کو پورا فرما کر) انہیں سچا ثابت کر دیتا ہے۔ (ایضاً ۵/۶۹۲، الرقم: ۳۸۵۴، ابن ماجہ ۲/ ۱۳۷۸، الرقم: ۴۱۱۵)

☆ ایک حدیث پاک جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کا آخری حصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ومن کانت الاخرة جمع اللہ له امره وجعل غناه فی قلبه واتت الدنیا وهی راغمة ۔

(ابن ماجہ: ۲/ ۳۷۵، الرقم: ۴۱۰۵)

جس شخص کی نیت آخرت کی جانب ہو اللہ تعالیٰ اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام درست فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں دنیا کی بے پرواہی ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس خود بخود آتی ہے۔ (اس حدیث کے پہلے حصے کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا اور دین کی پرواہ نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور دنیا بھی اتنی ہی ملے گی جتنی کہ اس کی تقدیر میں لکھی گئی ہے۔

حمد تری لکھوں بھی کیا یا رب   میں تو بندہ ہوں تو خدا یا رب
کیسے سورج کے سامنے چمکے   ایک ذرہ حقیر سا یا رب
سب مظاہر ہیں تیری قدرت کے   آگ پانی زمیں ہوا یا رب
تو کہ صورت گر ازل ٹھہرا   کیا ہے تجھ سے چھپا ہوا یا رب
لذت درد کیف مہجوری   تو نے کیا کچھ عطا کیا یا رب
اپنا محبوب دے کے دنیا کو   تو نے طرفہ کرم کیا یا رب
تیرا انعام ہم پہ لا محدود   تیرا اکرام بے بہا یا رب
ٹوٹ سکتا نہیں زمانوں سے   تیری رحمت کا سلسلہ یا رب

خدا بھی محبت کرے گا اور خدائی بھی

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یارسول اللہ

مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی فرمایا۔

ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما في ايدى الناس يحبوك

دنیا میں رغبت نہ رکھ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے گا اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے بھی بے رغبت ہو جا پھر لوگ بھی تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ: ۲/ ۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۲)

☆ حضرت ابوخلا رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اذا رايتم الرجل قد اعطى زهدا فى الدنيا وقلة منطق فاقتر بوا منه فانه يلقى الحكمة

(ایضاً: ۲/ ۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۱)

جب تم ایسے شخص کو دیکھو کہ اس کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا فرمائی گئی ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معمولی دکھاوا بھی شرک ہے جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے اعلان جنگ کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ان متقی لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے۔ **قلوبهم مصابيح الهدى يخرجون من كل غبراء مظلمة**

ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔

(ایضاً: ۲/ ۱۳۲، الرقم: ۳۹۸۹)

یا خدا عشق محمد کی فراوانی دے کر عطا ذوق عمل جذبۂ ایمانی دے
صدق دے صدقۂ بوبکر صدیق بادۂ حب نبی ساغر عرفانی دے
عدل فاروق معظم کا وسیلہ یا رب عدل وانصاف کی دولت کی نگہبانی دے
خوئے بد حرص وہوس بخل سے دے ہم کو پناہ صفت بزل وسخا سیرت عثمانی دے
مشکلیں حل ہوں علی شیر خدا کا صدقہ یا الٰہی ہمیں ہر کام میں آسانی دے
تیرے احکام کی تعمیل کے دل خوگر ہوں یا الٰہی ہمیں اطوار مسلمانی دے
رہے ہر کام میں ملحوظ ہمیں امرونہی زندگی گامزن جادۂ قرآنی دے

(مولانا یونس مالیگ)

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

يدخل فقراء المومنين الجنة قبل الاغنياء بنصف يوم وهو خمس مائة عام

غریب مسلمان دولت مندوں سے (اللہ کے فضل کے ساتھ) آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور یہ (آدھا دن دنیا کے اعتبار سے) پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ترمذی: ۴/ ۵۷۸، الرقم: ۲۳۵۴، ابن ماجہ، ۲/ ۱۳۸۰، الرقم: ۴۱۲۲)

☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی امامت کرواتے تو (دیکھتے کہ) کچھ صحابہ بھوک کی وجہ سے نماز میں گر پڑتے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ بدو لوگ کہتے یہ دیوانے ہیں پھر جب حضور علیہ السلام ان کی طرف متوجہ ہوتے تو فرماتے۔

لو تعلمون مالكم عند الله لا حببتم لو انكم تزدادون حاجة وفاقة

اگر تم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا کیا مقام و مرتبہ ہے تو یقیناً تم پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور فاقہ مزید بڑھ جائے۔ (ترمذی: ۴/ ۵۸۳، الرقم: ۲۳۶۸، مسند احمد بن حنبل: ۶۳)

☆ حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ کی طرف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت کو پورا فرمائے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا اور جو شخص (اللہ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۳/ ۳۴۶، الرقم: ۳۹۴۱)

☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔

ما تزين الابرار بمثل الزهد فى الدنيا

نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔ (اخرجہ ابویعلیٰ فی المسند، ۳/ ۱۹۱، الرقم: ۱۶۱۷)

اے خدائے دوجہاں اے قادرِ مطلق قدیر　　بے گماں ہے تو جہاں میں ہم سبھوں کا دستگیر
ہو نہیں سکتا جہاں میں تیرا کوئی بھی شریک　　ذات ہے بے مثل تیری بے مثال و بے نظیر
ہم ترے بندے ہیں عاجز اور تو معبود ہے　　سر جھکاتے ہیں ترے در پر سبھی میر و فقیر
ہو نہیں سکتا کوئی تیرے سوا حاجت روا　　یا سمیع یا بصیر یا علیم یا خبیر
جب کہوں گا ان سے میں میرا خدا ہے لاشریک　　قبر میں مجھ کو ستائیں گے نہ پھر منکر نکیر
وقت مشکل کون ہے تجھ بن جو ہو مشکل کشا　　المدد اے کبریا انور کا تو ہے دستگیر

(حافظ نور محمد انور)

کس چیز کا حساب؟

حضرت سعید بن عائذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما رہے تھے غریب مسلمان تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہوں گے۔ کبوتروں کی طرح، انہیں کہا جائے گا حساب کے لئے رکو تو وہ کہیں گے:

والله ما تركنا شيئا نحاسب به فيقول الله عزوجل صدق عبادى فيدخلون الجنة قبل الناس

بسبعين عاما (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٥٨، الرقم: ٥٥٠٨)

ہم نے تو کوئی ایسی چیز چھوڑی ہی نہ تھی جس کا ہمیں حساب دینا ہو۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندوں نے سچ کہا۔ وہ باقی لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يا دنيا مری علی اولياء ی ولا تحلولی فيفتبيهم ۔

اے دنیا! میرے اولیاء کے لئے کڑوی ہو جا اور ان کے لئے میٹھی نہ بن کہ تو انہیں آزمائش میں ڈال دے۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۵، ۲۳۹، الرقم: ۸۰۶۵)

☆ حضرت عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے۔ اے لوگو! تمہیں (معیشت کی) تنگی ناجائز طریقے سے رزق حاصل کرنے پہ نہ اکسائے کیونکہ میں نے حضور علیہ السلام کو (یہ دعا کرتے ہوئے) سنا۔

☆ **اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِیْ فَقِيْرًا وَّلَا تَوَفَّنِیْ غَنِيًّا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ**

اے اللہ مجھے غریبی کی حالت میں موت دے اور مجھے (قیامت کے دن) غریبوں کے حلقے میں اٹھانا۔ دولت مندی کی حالت میں موت نہ دینا اور مجھے (پھر فرمایا)

فان اشقی الاشقياء من اجتمع عليه فقر الدنيا وعذاب الاخرة

بدبخت ترین ہے وہ شخص جس کے لئے دنیا کی غریبی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو گئے۔

(اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان، ۴/ ۳۸۹، الرقم: ۵۴۹۹)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جنازہ پہ تشریف لائے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کافی دیر تک روتے رہے پھر ان کو چارپائی پہ رکھ کر اٹھایا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **طوباك يا عثمان لم تلبسك الدنيا ولم تلبسها ۔**

اے عثمان! تجھے مبارک ہو نہ دنیا تمہیں استعمال کر سکی اور نہ تو نے (دنیا میں رہ کر) دنیا کو استعمال کیا۔

(الوفا باحوال المصطفیٰ لابن الجوزی ۵۵۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات عالیہ صحابہ کرام، تابعین عظام اور اہل اللہ کے سامنے تھے۔ اس لئے انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کو کس طرح اپنایا اس کی چند جھلکیاں بھی پیش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ ہمارے دلوں سے بھی دنیا و مال کی رغبت نکلے اور دین و آخرت کی رغبت پیدا ہو۔

تاہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے چند اشعار پڑھ لیں کیونکہ **لله الامر من قبل ومن بعد ۔ الحمد لله قبل كل شیء والحمد لله بعد كل شیء ۔ (الحمد لله رب العالمين)**

اے ہمارے پالنے والے خدا تو ہے رحمٰن ورحیم وکبریا
مالک روزِ قیامت ہے تو ہی اور سزاوار عبادت ہے تو ہی
پوجتے ہیں ہم تجھی کو اے خدا ہے تو ہی معبود برحق خلق کا۔
اور تجھی سے استعانت مستقل چاہتے ہیں الٰہی ہم بہ دل
دے ہدایت ہم کو سیدھی راہ کی انبیاء اور اولیاء اللہ کی
راہ ان لوگوں کی جن پر ہے ترا فضل واحساں اور انعام وعطا
راہ سے ان کی بچانا ہم کو رب جن پہ ہوتا ہے ترا قہر وغضب
ہیں جو گمراہ وضلالت آشنا ان کے رستے سے بچانا ربنا
ہو دعا مقبول رب العالمین کہتے ہیں آمین ہم سب حاضرین

زہد فی الدنیا کے بارے میں زاہدوں کے بیانات

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا

''میں نے اس حقیقت کو دیکھ لیا اور جانچ لیا کہ جب بھی دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہو جاتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے۔ **فاذا کان الامر ھکذا فاضر وا بالفانیة** تو جب معاملہ یوں الجھ جائے تو فانی (دنیا) کا نقصان برداشت کرلو۔ (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء: ۱/۵۰)

☆ **عن الحسن رحمه الله قال: خطب الناس عمر بن الخطاب رضی الله عنه وهو خليفة وعليه ازار فيه ثنتا عشرة رقعة**

''حضرت حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے مخاطب ہوئے جبکہ آپ خلیفہ تھے اور آپ نے ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔''

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی کتاب الزہد: ۱۸۲، وأبونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۱/۵۳، وابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، ۴۴/۳۰۴، وابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ، ۱/۲۸۴)

☆ **قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه: وددت أن أخرج من الدنيا، كما دخلت لا أجرلي، ولا وزر علي.**

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے ایسے چلا جاؤں جیسے آیا تھا مجھے کوئی اجر ملے نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۳۱)

☆ **قال عمر رضی الله عنه: لا ينخل لی دقيق رآيت رسول الله صلی الله عليه وسلم ياكل غير منخول**

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے آٹا نہ چھانا جائے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر

چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا۔'' (اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی الزہد:۱۸۱)

☆ قال الحسن رحمه الله: مر عمر رضي الله عنه على مزبلة فاحتبس عندها فكأنه شق على أصحابه وتأذوا بها فقال لهم: هذه دنيا كم التى تحرصون عليها.

''حضرت حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو تھوڑی دیر کے لئے وہاں رک گئے گویا یہ چیز آپ کے اصحاب پر بڑی گراں گزری تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کے لئے تم حریص ہوتے ہو۔'' (ایضا:۱۷۴)

☆ قال على بن أبى طالب رضي الله عنه: الدنيا جيفة فمن أراد منها شيئا فليصبر على مخالطة الكلاب.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا مردار ہے (جس پر فقط کتے جھپٹتے ہیں لہٰذا) جو اس میں سے کچھ چاہے اسے کتوں میں مل جانا برداشت کرنا چاہیے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ:۳۲)

☆ كان على بن أبى طالب رضي الله عنه يخاطب الدنيا ويقول: يا دنيا، غرى غيرى وقد طلقتك ثلاثا، عمرك قصير، ومجلسك حقير، وخطرك كبير آه آه من قلة الزاد، وبعد السفر ووحشة الطريق.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے: اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا دے۔ میں نے تجھے تین طلاقیں دے رکھی ہیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیری ہم نشینی حقیر اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے۔ افسوس زادِ راہ قلیل اور سفر زیادہ اور راستہ پرخطر ہے۔'' (ایضا:۳۴)

یا رب تری شان نرالی — سارے سلطاں تیرے سوالی
تیرے جلوے گلشن گلشن — تیری خوشبو ڈالی ڈالی
حکمت سے ہر چیز بنائی — تو نے اے دنیا کے والی
ادنیٰ ہو یا کوئی اعلیٰ — تیرے کرم سے کب ہے خالی
سب کو روزی پہنچاتا ہے — سب کی کرتا ہے رکھوالی
ترے حکموں پر چلنے سے — حاصل ہوتی ہے خوشحالی
تو نے سرور کو خوب نوازا — اس نے بھی ہر نعمت پا لی

سرور بجنوری

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حال

عن عائشة قالت: مات أبوبكر فما ترك دينارا ولا درهما وكان قد اخذ قبل ذلك ماله فألقاه فى

بيت المال .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو کوئی درہم اور دینار وراثت میں نہ چھوڑا، آپ نے اپنی وفات سے قبل اپنا مال لیا اور اسے بیت المال میں جمع کرا دیا۔''

(اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد: ١٦٦)

☆ **قال أبو هريرة رضى الله عنه: جلساء الله غدا اهل الورع والزهد**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کل قیامت کے روز اہل ورع و زہد اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں ہوں گے۔''

(اخرجہ ابن قیم الجوزیۃ فی مدارج السالکین، ٢/ ١٧)

☆ **عن أنس رضى الله عنه قال: تقرقر بطن عمر قال: وكان يأكل الزيت عام الرمادة وكان قد حرم عليه السمن قال: فنقر بطنه يا صبعه وقال: تقرقر أنه ليس لك عندنا غيره حتى يحى الناس .**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیٹ گڑگڑانے لگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ قحط والے سال آپ تیل کھاتے تھے اور اپنے اوپر گھی حرام کر رکھا تھا، آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشت سے اپنے پیٹ کو بجایا اور فرمایا: گڑگڑا، بے شک تمہارے لئے ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں یہاں تک لوگ پھر سے جی اٹھیں۔ (یعنی قحط دور ہو جائے)۔''

(اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد: ١٧٣)

☆ **قال عبدالله بن عمر رضى الله عنهما: يا ابن آدم، صاحب الدنيا ببدنك وفارقها بقلبك وهمتك**

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے جسم کے ساتھ دنیا میں رہ اور اسے اپنے دل اور فکر سے جدا کر دے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ٣٩)

☆ **قال عبدالله ابن مسعود رضى الله عنه: والله الذى لا اله غيره، مايضر عبدا يصبح على الاسلام، ويمسى عليه، ما أصابه من الدنيا .**

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات الٰہی کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شخص جو اپنی صبح و شام اسلام پر کرتا ہے اسے یہ چیز نقصان نہیں دیتی کہ اسے دنیا سے کیا ملا؟''

(اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد: ١٥٩، وابن المبارک فی کتاب الزہد: ١٨٩، وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء، ١/ ١٣٢، والبیہقی فی شعب الایمان، ٢/ ٩٤، الرقم: ١٢٥٧)

ہونا تھا جو بھی جس طرح لکھا وہی وہی روشن کتاب میں ہے جو ہو گا وہی وہی
تقدیر کے نصیب میں اذن قدیر ہے کوشش کرو دعا کرو دے گا وہی وہی
صدق و صفا کا پیکر خاکی تھے انبیاء پیغامِ کبریا جو تھا پہنچا وہی وہی

کیا خوب ہیں صحابہ سرکارِ دو جہاں سمجھایا جو رسول نے سمجھا وہی وہی
تاریخ کا بھی درس کریمی یہی تو ہے جس جس نے جو بھی بویا تھا کاٹا وہی وہی

آفتاب کریمی

قریب ہے کہ چہرے کا گوشت گر جائے

قال سفيان بن سعيد الثوری رحمه الله: لو أن عبدا عبد الله تعالى بجميع المامورات الا انه يحب الدنيا الا نودى عليه يوم القيامة على رؤوس أهل الجمع ألا ان هذا فلان بن فلان قد أحب ما أبغض الله تعالى، فيكاد لحم وجهه يسقط من الخجل.

''حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمام احکام کی تعمیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے مگر دنیا سے محبت کرے تو قیامت کے دن عرصہ محشر میں موجود تمام کائنات کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ فلاں بن فلاں نے اس چیز سے محبت کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تو قریب ہوگا کہ ندامت کی وجہ سے اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۷۴)

☆ **قال سفيان الثورى رحمه الله: الزهد فى الدنيا هو قصر الأمل ليس بأكل الخشن ولا بلبس الغليظ والعباء.**

''حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: زہد (دنیا میں بے رغبتی سے مراد) آرزوؤں کو کم کرنا ہے نہ کہ سادہ غذا کھانا اور موٹا لباس پہننا۔'' (ایضاً: ۷۵)

☆ **قال السرى رحمه الله: ان الله تعالى سلب الدنيا عن أوليائه وحماها عن أصفيائه، وأخرجها من قلوب وداده، لأنه لم يرضها لهم.**

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں سے دنیا کو سلب کر رکھا ہے اور اصفیاء سے اسے محفوظ کر رکھا ہے اور اپنے دوستوں کے دلوں سے دنیا کو نکال دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا دینے میں راضی نہیں۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۱۵)

☆ **قال السرى السقطى رحمه الله: لا تركن الى الدنيا فينقطع من الله حبلك، ولا تمش فى الارض مرحا فانها عن قليل قبرك.**

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائے گا اور زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔'' (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء ۱۰/۱۲۱)

☆ **سئل الشبلى عن الزهد، فقال: أن تزهد فيما سوى الله تعالى.**

''حضرت شبلی رحمہ اللہ سے زہد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا ہر چیز سے اعراض کرنے کا نام زہد

ہے۔" (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۱۷)

☆ **قال الجنید رحمہ اللہ: الزھد خلو القلب عما خلت منہ الید۔**

"حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: جن چیزوں سے تمہارا ہاتھ خالی ہے ان سے دل کے خالی ہونے کا نام زہد ہے۔" (ایضاً: ۱۱۶)

☆ **قال ابراھیم بن أدھم رحمہ اللہ: ان الحر الکریم یخرج من الدنیا قبل أن یخرج منھا۔**

"حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے فرمایا: آزاد شریف انسان، دنیا سے نکلنے سے پہلے دنیا سے نکل چکا ہوتا ہے۔" (ایضاً: ۳۲۰)

☆ **قال الامام الشافعي رحمہ اللہ: الاکثار فی الدنیا اعسار والاعسار فیھا ایسار۔**

"امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کی کثرت حاصل کرنا تنگی میں پڑنا ہے اور اس میں تنگ رہنا آسانی حاصل کرنا ہے۔" (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۷۹)

☆ **قال سفیان بن عینیۃ رحمہ اللہ: الزھد فی الدنیا ھو الصبر وارتقاب الموت۔**

"حضرت سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زہد صبر کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔" (ایضاً: ۸۶)

میری ساری خواہشیں اس کی　　بادل اُس کا بارش اُس کی
سبزہ شبنم اُس کی نزہت　　لالہ وسنبل نازش اُس کی
مٹی اس کی سونا اُس کا　　شاخ، ثمر، افزائش اُس کی
اس سے تپش اندوز دو عالم　　آہن اُس کا آتش اُس کی
میرے ہونٹ وظیفہ اُس کا　　میری روح ستائش اُس کی
آنسو میرے دامن اُس کا　　لغزش میری بخشش اُس کی
اُس کے آگے سب بے قیمت　　کس سے پوچھوں ارزش اس کی

فضا ابن فیضی

قرآن والوں کے لئے

قال الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ: لا ینبغی لحامل القرآن أن یکون لہ حاجۃ عند احد من الأمراء الأغنیاء، انما ینبغی أن یکون حوائج الخلق الیہ ھو۔

"حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: حامل قرآن کو نہیں چاہیے کہ حاکموں اور امیروں میں سے کسی کے پاس اس کی حاجت ہو بلکہ یہ چاہیے کہ مخلوق کی حاجتیں اس کے پاس ہوں۔" (ایضاً: ۱۰۴)

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے　　یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں چپک جاتی ہے تا لو سے زباں اللہ ہی اللہ ہے
گزرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے نہ آئے گر یقیں سن لو اذاں اللہ ہی اللہ ہے
ہیں آٹھ، اللہ دست وپائے انگشت میانہ سے دو طرفہ پڑھ کے دیکھو انگلیاں، اللہ ہی اللہ ہے
الف جڑ، لام شاخیں، ہ ثمر، تشدید گل مدسر یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے
جو گوش ہوش ہوں اکبر چمن میں سرو پر سن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں اللہ ہی اللہ ہے

(اکبر وارثی)

ہاتھ کو جب غور سے دیکھو گے تو لفظ اللہ نظر آئے گا۔ اسی طرح جب ہاتھ کو الٹا کرو تب بھی، اسی طرح پیروں کو نیچے اوپر سے پڑھ کر دیکھو۔ کسی درخت کے تنے کو دیکھو الف اور اس سے اوپر کو نکلی ہوئی شاخوں کو لام پھل کو ہ کی طرح اسی طرح پھول تشدید کی طرح پائیں گے۔ اسی طرح انگوٹھے سے بیچ کی انگلی تک اور چھنگلیا سے بیچ کی انگلی تک۔

زُہد کا مدعی کون ہوسکتا ہے؟

قال شقيق البلخي رحمه الله: الزاهد هو الذي يقيم زهده بفعله، والمتزهد هو الذي يقيم زهده بلسانه .

”حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد وہ ہے جو کہ اپنے فعل سے اپنا زہد قائم رکھتا ہے جبکہ متزہد (یعنی زہد کا مدعی) وہ ہے جو اپنی زبان سے زہد قائم رکھتا ہے۔“ (ایضاً:۱۱۵)

☆ **سئل شقيق البلخي رحمه الله ما علامة صدق الزاهد؟ فقال: أن يصير يفرح بكل شيء فاته من الدنيا، ويغتم لكل شيء حصل له منها .**

”حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ زاہد کے سچے ہونے کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی ہر اس چیز سے خوش ہونے لگے جو اسے نہیں ملی اور ہر اس چیز سے غمگین ہو جو اسے میسر آئی۔“ (ایضاً)

☆ **قال محمد بن عليان النسوي رحمه الله: الزهد في الدنيا مفتاح الرغبة في الآخرة .**

”حضرت محمد بن علیان نسوی رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طرف رغبت کی کنجی ہے۔“ (ایضاً:۱۲۴)

قال الشيخ أحمد الرفاعي رحمه الله: اذا صلح القلب صار مهبط الوحي والاسرار، والانوار، والملائكة، واذا فسد صار مهبط الظلم، والشياطين، واذا صلح القلب أخبرك بما وراءك، وأمامك، ونبهك على أمور لم تكن تعلمها بشيء دونه، واذا فسد حدثك بباطلات يغيب معها الرشد، وينتفي معها السعد .

”شیخ احمد الرفاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل صحیح ہو جائے تو وحی، اسرار، انوار اور ملائکہ کے نزول کا مقام بن جاتا ہے

اور جب خراب ہو جائے ظلم اور شیاطین کی آماجگاہ ہوتا ہے اور جب دل اصلاح پائے تو تجھے تیرے پچھلے اور اگلے امور کی خبر دیتا ہے اور تجھے ایسے امور پر متنبہ کرتا ہے جنہیں تو اس کے علاوہ کسی شے سے معلوم نہیں کر سکتا اور جب فساد میں گرفتار ہو تو تجھے ایسی باطل چیزوں میں ڈالتا ہے جس کے ہوتے ہوئے ہدایت غائب ہو جاتی ہے اور سعادت ختم ہو جاتی ہے۔" (ایضا:۲۰۸)

نہیں خواہش ہمیں یا رب تو ہم کو دولت وزر دے   مگر کچھ آرزوئیں ہیں انہیں تکمیل تو کر دے
عطا کر مجھ کو وہ دل جس میں تیری محبت ہو!   جو جھک جائے تیری مرضی کے آگے مجھ کو وہ سر دے
صداقت جب بھی آئے سامنے سر میرا جھک جائے   خدایا مجھ کو ذوقِ حضرت صدیق اکبر دے!!!
مسلمانوں میں پیدا پھر کوئی شیر خدا کر دے   میرے معبود پھر ہم میں کوئی خولہ سی دختر دے
بہت باطل نے یا رب اس جہاں میں سر اٹھایا ہے   اسے ایک مرتبہ پھر حق کے آگے سرنگوں کر دے!
سکونِ قلب کی دولت ملے ہر اِک مسلماں کو!   رہے انسانیت کا پاس بھی ہر اک انسان کو
کوئی فاروق پیدا کر، کوئی عثمان پیدا کر!   الٰہی پھر صلاح الدین سا انسان پیدا کر!
ضرورت پھر ہمیں خالد وسلمان کی یا رب!   عطا کر ہم کو الفت سنت وقرآن کی یا رب!
فقط اب ربّ کعبہ تیری رحمت کا سہارا ہے   ہے مجھ کو ناز تیرا گھر ابھی قبلہ ہمارا ہے
تیرے مجبور بندے آج تیرے در پہ آئے ہیں!   کرم فرما میرے مولیٰ! تو ان کی جھولیاں بھر دے

(آفتاب ظفر)

ولایت کی مہک کون پا سکتا ہے؟

قال الشيخ أبو الحسن الشاذلي رحمه الله: لا تشم رائحة الولاية، وأنت غير زاهد في الدنيا واهلها .

"شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا: تو ولایت کی مہک نہیں پائے گا جبکہ تو دنیا اور اہل دنیا سے بے رغبت نہیں ہو جاتا۔"

(ایضا:۳۰۲)

☆ قال يحيى بن معاذ الرازي رحمه الله: اهل المعرفة وحش الله في الارض، لا يانسون الى احد، والزاهدون غرباء في الدنيا، والعارفون غرباء في الآخرة .

"حضرت یحیٰی بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت دنیا میں اللہ کا خوف ہوتے ہیں وہ کسی کے ساتھ مانوس نہیں ہوتے اور زاہد دنیا میں پردیسی ہوتے ہیں اور عارف آخرت میں پردیسی ہوتے ہیں۔" (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ:۱۱۲)

☆ قال محمد بن عمر الوراق رحمه الله: طوبى للفقير في الدنيا والآخرة . فسالوه عنه، فقال: لا يطلب السلطان منه في الدنيا الخراج، ولا الجبار في الآخرة الحساب .

''حضرت محمد بن عمر وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں فقیر کے لئے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ دنیا میں بادشاہ اس سے خراج نہیں لیتا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں مانگے گا۔'' (اخرجہ القشری فی الرسالۃ: ۲۷۹)

☆ **قال أبو عمر بن نجيد رحمه الله: من قدر على اسقاط جاهه عند الخلق سهل عليه الاعراض عن الدنيا وأهليها**

''حضرت ابو عمرو بن نجید رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص مخلوق کے ہاں اپنے جاہ و منصب کو ختم کرنے پر قادر ہوتا ہے اس پر دنیا اور دنیا والوں سے دور رہنا آسان ہو جاتا ہے۔'' (اخرجہ السلمی فی الطبقات الصوفیۃ: ۴۵۶)

☆ **قال ابن الجلاء رحمه الله: الزهد هو النظر الى الدنيا بعين الزوال لتصغر في عينك، فيسهل عليك الاعراض عنها .**

''حضرت ابن جلاء رحمہ اللہ نے فرمایا: زہد یہ ہے کہ تو دنیا کی طرف دیکھے تو اس طرح دیکھے کہ یہ ایک زوال پذیر چیز ہے تاکہ دنیا تمہاری نگاہ میں حقیر معلوم ہو اور تمہارے لئے اس سے اعراض کرنا آسان ہو جائے۔''

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۱۶)

ہر ایک شے کے مالک ہر ایک شے کے والی   پایہ ہے تیرا اونچا رتبہ ہے تیرا عالی
دونوں جہاں میں کوئی تجھ سا ہوا نہ ہو گا   تیرا شریک کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا
شمس و قمر ستارے دریا پہاڑ سارے   دکھلا رہے ہیں ہم کو تیرے عجب نظارے
کل کائنات تیری تعریف کر رہی ہے   ساری خدائی ہر دم تیرا بھر رہی ہے
بے آسروں کا جگ میں، بس تو ہی آسرا ہے   حالات کو دلوں کے تو خوب جانتا ہے
بخشا ہے زندگی کو تو نے سرور یا رب!   رحمت کا یونہی برسے، ہر سمت نور یا رب!

سرور بجنوری

زاہد، دین دار اور قناعت کرنے والا

قال ابو عثمان رحمه الله: ان الله تعالى يعطي الزاهد فوق ما يريد، ويعطي الراغب دون ما يريد، ويعطي المستقيم موافقة ما يريد .

''حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زاہد کو اس کی خواہش سے زیادہ عطا کرتا ہے اور دنیا میں رغبت رکھنے والے کو اس کی خواہش سے کم دیتا ہے اور قانع شخص کو اسی قدر عطا کرتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔'' (ایضاً: ۱۱۷)

☆ **عن الامام القشيري رحمه الله قال: قيل: ان رجلا اتى ابراهيم بن ادهم بعشرة الاف درهم فابى أن يقبلها وقال له: تريد أن تمحو اسمي من ديوان الفقراء بعشرة الاف درهم، لا افعل**

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک شخص ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے پاس دس ہزار درہم لایا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا: تو دس ہزار درہم دے کر میرا نام فقراء کی فہرست سے مٹانا چاہتا ہے، میں ایسا نہیں کروں گا۔'' (ایضاً: ۲۷۲)

☆ قال الامام القشيری رحمه الله: الزاهد لا يفرح بموجود فی الدنيا، ولا يتاسف علی مفقود منها ۔

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زاہد شخص دنیا کی کسی چیز کے پانے پر خوش نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے کھو جانے پر افسوس کرتا ہے۔'' (ایضاً: ۱۱۶)

☆ عن الامام القشيری رحمه الله قال: قيل: اذا زهد العبد فی الدنيا وكل الله تعالی به ملكا يغرس الحكمة فی قلبه ۔

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کسی کا قول ہے کہ جب کوئی بندہ دنیا سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے دل میں حکمت کا پودا لگاتا ہے۔'' (ایضاً: ۱۱۸)

عن الامام القشيری رحمه الله قال: قيل: من اراد الفقر لشرفه مات فقيرا، ومن أراد الفقر لئلا يشتغل عن الله تعالی مات غنيا ۔

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے فقر کا ارادہ فقر کے شرف کی وجہ سے کیا وہ فقیر مرا (اور اسے کچھ حاصل نہ ہوا، کیونکہ وہ لوگوں میں فقیر مشہور ہونا چاہتا تھا) اور جس نے فقر کو اس لئے اختیار کیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو تو وہ حالت غنا میں فوت ہوا۔'' (ایضاً: ۲۷۶)

چھوڑ سایہ خور کی جانب ہو رواں   تا کہ ہو سرِّ یقیں تجھ پر عیاں
کر نظر دریا میں موجوں کو گزار   تا کہ ہو معلوم تجھ کو سر یار
جب تلک رکھے نہ دریا میں قدم   مار اس مسئلہ میں ہرگز نہ دم
یعنی مت بے حال اس میں قال کر   حال ہو کر تو کشادہ بال کر
رکھ تو فرق مراتب پر نظر   تا کہ ہو ایمان میں تیرے نظر
بس نہ کر امداد تو زیادہ کلام
تا خرابی میں نہ پڑ جا فہم عام

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

ایک سخی کا حال

قال أبو عبدالله بن خفيف رحمه الله: ما وجبت علی زكاة الفطر أربعين سنة ولی قبول عظيم بين الخاص والعام ۔

''حضرت ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ نے فرمایا: چالیس سال تک مجھ پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوا حالانکہ خاص و عام میں میری (جود و سخا کی) بہت مقبولیت ہے۔'' (ایضا:۲۷۹)

☆ **قال أبو عثمان رحمه الله: أخبرني من رأى عمر رضي الله عنه يرمي الجمرة وعليه ازار مرقوع برقعة من أديم.**

''حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رمی جمرات (شیطان کو کنکریاں مارنے) کے وقت دیکھا کہ آپ نے ایک ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس پر چمڑے کے پیوند تھے۔'' (اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد:۱۷۸)

☆ **قال أبو واقد الليثي رحمه الله تابعنا الأعمال فلم نجد شيئا أبلغ في طلب الآخرة من زهادة في الدنيا.**

''ابو واقد لیثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مسلسل اعمال کی بجا آوری کی لیکن ہم نے طلب آخرت میں دنیا میں بے رغبتی سے بڑھ کر کسی چیز کو نہ پایا۔'' (ایضا:۲۹۴)

☆ **قال محمد بن كعب القرظي رحمه الله: اذا اراد الله بعبده خيرا جعل فيه ثلاث خصال، فقها في الدين وزهادة في الدنيا وتبصرة بعيوبه.**

''حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے تین خصلتوں کے ساتھ نوازتا ہے: (۱) دین کی سمجھ (۲) دنیا میں بے رغبتی اور (۳) اپنے عیبوں کی پہچان۔''

(اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ:۵۹)

☆ **قال حمدون القصار: التواضع أن لاترى لأحدالى نفسك حاجة، لا في الدين ولا في الدنيا.**

''حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تو کسی کے لئے اپنے ہاں دین و دنیا میں سے کسی ایک کی بھی حاجت نہ پائے۔'' (اخرجہ ابن قیم الجوزیہ فی مدارج السالکین ۲/۲۴۴)

دل تو چاہ رہا ہے کہ اسی ترتیب کے ساتھ مختلف صفات رکھنے والے لوگوں مثلاً نمازیوں' روزے داروں' حاجیوں' سخیوں' علماء' فقہاء' اولیاء وغیرہ پر انعامات الٰہیہ کا ذکر زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلنے والے الفاظ سے کیا جائے یہ میری اس کتاب کے موضوع کے عین مطابق بھی ہے لیکن طوالت کے اندیشے سے بہت کچھ چھوڑ دیا ہے اور میدان کو دوسروں کے لئے کئی جہتوں سے خالی رکھا گیا ہے۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر بام رکھ دیا

اللہ کوایک ماننے والے سب آخرکار جنت میں جائیں گے

عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فياتون آدم عليه السلام فيقولون: اشفع لذريتك فيقول: لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه خليل الله تعالى فياتون ابراهيم عليه السلام فيقول: لست لها ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالى ، فيوتى موسى عليه السلام فيقول: لست لها ولكن عليكم بعيسى فانه روح الله وكلمته، فيوتى عيسى عليه السلام فيقول: لست لها لكن عليكم بمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم، فاوتى فاقول: انا لها، انطلق فاستاذن على ربى فيوذن لى، فاقوم بين يديه فاحمده بمحامد لا اقدر عليه الان يلهمنيه الله تعالى، ثم اخرله ساجدا، فيقال لى: يا محمد! ارفع راسك، وقل يسمع لك، وسل تعطه واشفع تشفع فاقول: يا رب امتى امتى فيقال: انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها، فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالى فاحمده بتلك المحامد، ثم خرله ساجدا فيقال لى: يا محمد! ارفع راسك، وقل يسمع لك، وسل تعطه، واشفع تشفع، فاقول: يا رب امتى امتى، فيقال لى: انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها، فانطلق فافعل، ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد، ثم اخرله ساجدا فيقال لى: يا محمدا ارفع راسك، وقل يسمع لك، وسل تعطه واشفع تشفع، فاقول: يا رب! امتى امتى، فيقال لى: انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل، ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد، ثم اخرله ساجدا فيقال لى: يا محمدا ارفع راسك وقل يسمع لك، وسل تعطه، واشفع تشفع، فاقول: يا رب! ائذن لى فيمن قال: لا اله الا الله، قال: ليس ذاك لك او قال: ليس ذاك اليك، ولكن وعزتى وكبريائى وعظمتى وجبريائى! لاخرجن من قال: لا اله الا الله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کے لئے متعین نہیں۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ سب مل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔ وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کے لئے نہیں۔ تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا کر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ ان کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں۔ ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کے لئے چنا گیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں گا اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کروں گا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کروں گا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر مجھے حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت بخش دے، بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں دانہ گندم یا جو کے مانند ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لوں گا۔ اس کے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دوں گا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا، حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کروں گا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں پھر عرض کروں گا! اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دوں گا اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کام کے لئے آپ متعین نہیں یا آپ کے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت وجلال اور عظمت وبڑائی کی قسم! کہ میں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لوں گا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۰، المسند لابی عوانہ، ۱/۱۸۴، الجامع الصحیح للبخاری، صفۃ الجنۃ ۲/۹۷۱، التفسیر للبغوی ۴/۱۷۷)

اپنے محبوب کے رتبے کو بڑھایا تو نے تاجِ لولاک لما سر پہ سجایا تو نے
میرے اللہ تری شان کرم کے صدقے فخرِ کونین محمد ﷺ کو بنایا تو نے
تری صناعی وقدرت کی درخشاں ہے دلیل جسمِ محبوب کو بے سایہ بنایا۔ تو نے
بھیج کر اپنا نبی اور اپنا کلام برحق راستہ رشد وہدایت کا دکھایا تو نے
اپنے دیدار کے پیاسوں کو اسی دنیا میں اپنا جلوہ رُخِ احمد میں دکھایا تو نے
خود ہی بے مثل ہے بے مثل ہے محبوب تیرا ان کی امت کو بھی بے مثل بنایا تو نے
نارِ نمرود کو گلزار بنانے والے جنت ارضِ مدینے کو بنایا تو نے
کہہ کے لاتقنطوا قرآن مبارک میں کریم حوصلہ عاصی وخاطی کا بڑھایا تو نے
ہم کو اچھے برے کاموں کی بتا کر تفریق راستہ جنت ودوزخ کا دکھایا تو نے
کس طرح ہو ترا شکر سکندر سے ادا اپنے محبوب کا دربار دکھایا تو نے

حقیقی بادشاہ ومولیٰ اللہ تعالیٰ ہی ہے

یہ ایک طویل موضوع ہے کہ اشتراک لفظی کے طور پر وہی الفاظ جو اللہ تعالیٰ کے لئے بولے جاتے ہیں وہ بندوں پہ بولے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً سمیع، بصیر، حی، قیوم وغیرہ اس پہ مکمل بحث ہماری کتاب مسئلہ توحید وشرک ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی، مستقل، قدیم وغیرہ حادث ہیں اور مخلوق کی تمام صفات عطائی غیر مستقل، حادث وفانی ہیں۔ اسی طرح حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے اور مجازی طور پر اگر مخلوق کے لئے یہ لفظ بولا جائے تو حرج نہیں۔ یہی حال باقی تمام صفات کا ہے مثلاً فیصلہ فرمانے والا، ملک الملوک، شہنشاہ وغیرہ لہٰذا یہ شرک نہیں ہے کیونکہ اللہ ہی نے اپنی مخلوق کو یہ رتبے عطا فرمائے ہیں تو جب دنیا داروں پر یہ الفاظ مجازاً بولے جاسکتے ہیں تو اللہ کے پیاروں پہ کیوں نہیں بولے جاسکتے حالانکہ ہر مسلمان اس عقیدے کا حامل ہے کہ اپنے پیاروں کو جو کچھ عطا فرماتا ہے اللہ ہی عطا کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لا ملک الا اللہ**، حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (الصحیح المسلم، کتاب الادب، ۲/ ۲۰۸، الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یقول العبد لسیدہ مولائی فان مولا کم اللہ (مسلم شریف باب الالفاظ، ۲/ ۲۴۸)

غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔ **انت مولانا**۔ اے اللہ تو ہی ہمارا مولا ہے۔

حالانکہ قرآن ہی میں فرمایا گیا **فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المومنین**۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے نبی کا مولا ہے اور جبریل علیہ السلام اور ایمان دار جو نیک ہیں (التحریم) حدیث شریف میں ہے **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ**۔ ہر مسلک

والا اپنے مسلک کے عالم کو نہ صرف مولا بلکہ مولانا کہتا ہے تو مطلب یہی ہوا کہ حقیقی مولا تو اللہ ہی ہے اور مجازاً یہ لفظ مخلوق پر بھی بولا جاتا ہے تو پھر غوث اعظم، غریب نواز، گنج بخش، مشکل کشا، حاجت روا وغیرہ کے الفاظ مخلوق پہ بولنا کس طرح شرک ہو گیا جبکہ یہ الفاظ تو حدیث میں ہیں ہی نہیں۔ قرآن میں جو اللہ کے اسماء ہیں رؤف، رحیم، سمیع، بصیر وغیرہ جب یہ اللہ نے خود مخلوق پہ بولے ہیں: وبالمومنین رؤف رحیم فجعلنہ سمیعًا بصیرًا ۔ تو جو اللہ نے اپنے لئے بولے ہی نہیں وہ مخلوق پہ بولے جائیں اور وہ بھی مجازاً تو یہ شرک کہاں سے ہو گیا۔

راحت افزا عجب ہے ذکر تیرا مغفرت کا سبب ہے ذکر تیرا
زینت نطق تیرا اسم عظیم وجہ تحریک لب ہے ذکر تیرا
وقت کے ہاتھ میں تری تسبیح گردش روز وشب ہے ذکر تیرا
بے بسی کی سیاہ راتوں میں روشنی کا سبب ہے ذکر تیرا
جس کا احصاء کرے زبان بشر اتنا محدود کب ہے ذکر تیرا
تیرے ارشاد سے ہوا معلوم ذکر شاہِ عرب ہے ذکر تیرا
جس کو نسبت ہے تیرے پیاروں سے اس زمیں کا ادب ہے ذکر تیرا
فکر شہزاد کے لئے لا ریب
باعث تاب وتب ہے ذکر تیرا

حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہی ہے

حضرت عبداللہ بن شخیر العامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وفد بنی عاصر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہوں نے عرض کی: انت سیدنا آپ ہمارے سردار ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: السید اللہ سید تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔ (السنن لابی داؤد باب فی کراہیۃ التمادح، ۲/۶۶۲ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۴، ۲۵، دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۳۱۸)

مطلب یہ کہ حقیقی سید اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ کی عطا سے حضور علیہ السلام سید ولد آدم ہیں اور آپ کے نواسے سیدا شباب اھل الجنۃ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر سید کہول اہل الجنہ ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر سیدنا بلال کہا کرتے دیکھو: الحمد للہ کا معنی یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں لیکن ہزاروں چیزوں کی تعریف ہم کرتے ہیں تو جس طرح یہاں بالواسطہ اور بلاواسطہ کی تقسیم ضروری ہے۔ اسی طرح ان احادیث میں بھی ذاتی عطائی اور حقیقی مجازی کی تقسیم بھی ضروری ہے ورنہ بڑی مشکل پڑ جائے گی۔

معین بے کساں تو ہے خداوند جہاں تو ہے ہے پنہاں لاکھوں پردوں میں مگر پھر بھی عیاں تو ہے
میرے الفاظ نے تاثیر تیرے ذکر سے پائی مرے افکار میں ہے تو مرا حسن بیاں تو ہے
تو ہی ستار ہے غفار ہے خلاق عالم تو ہر اک مجبور کی ڈھارس خدایا بے گماں تو ہے

تسلی دل کو ملتی ہے ترا ہی نام لینے سے   وقار زندگی تو ہے قرار جسم وجاں تو ہے
ترے ہی نور سے معمور ہے معمورۂ عالم   عطا وجود کا مواج بحر بے کراں تو ہے
مجھے اوروں سے کیا لینا مرا اوروں پر کیا تکیہ   مرا حامی مرا ناصر ہے تو ہے رازداں تو ہے
رضا جیسے خطا کاروں کو دامن میں اماں دے کر   بتا دیتا ہے بزم دہر کو کہ مہرباں تو ہے
(محمد اکرم رضا)

احادیث مبارکہ بلفظ اللہ درشان باری تعالیٰ عزّ اسمہ

(۱) اللہ یحب الاخرۃ و یبغض الدنیا (الدیلمی ۱، ۱۸۳ – طبرانی)

اللہ تعالیٰ آخرت کو پسند اور دنیا کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲) اللہ یعطی بالحسنۃ الف الفی حسنۃ ۔(مسند الفردوس للدیلمی ۱: ۱۸۳)

اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے عوض بیس لاکھ نیکیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(۳) اللہ مع الدائن حتی یقضی دینہ ۔(ترمذی شریف، الدیلمی ۱: ۱۸۳)

اللہ تعالیٰ کی امداد مقروض کے ساتھ ہے یہاں تک کہ قرض کی ادائیگی ہو جائے۔

(۴) اللہ ارحم بعبادہ من ھذا العصفور بفرخہ ۔(سنن نسائی ۔ الاتحاف ۱۰/ ۵۷۱ وبنحوہ الطبرانی فی الصغیر /۹۸)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے جتنی کہ یہ چڑیا اپنے بچے پر۔

(۵) اللہ ورسولہ وجبریل عنك راضوان یعنی علیا ۔(طبرانی، ۱: ۲۹۸، جمع الجوامع ۹۶۶۸، کنز ۳۳۰۱۹)

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور جبریل امین اے علی تجھ پہ راضی ہیں۔

اللہ المزوج، وجبریل الشاھد، یعنی: لزینب ۔ (طبرانی)

(حضرت زینب کا میرے ساتھ) اللہ تعالیٰ نے نکاح کیا ہے اور جبریل گواہ بنے ہیں۔

اللہ اللہ فی اخوانکم من أھل القبور ۔ (مستدرک للحاکم)

اللہ سے ڈرو اپنے اہل قبور بھائیوں کو برا کہنے میں۔

اللہ اللہ فی النساء، فانھن عوان عندکم ۔(سنن نسائی)

اللہ سے ڈرو عورتوں کے حق میں کیونکہ وہ تمہاری معاون ہیں۔

اللہ أعلم بما کنتم عاملین، اذا خلقکم ۔ (مسند احمد)

جو تم کرنے والے تھے اللہ خوب جانتا تھا جب تمہیں پیدا کیا تھا۔

اللہ أعلم أن قلبی یحبکن، قالہ لجواری الأنصار ۔ (ابن ماجہ)

اللہ جانتا ہے کہ میرا دل تم سے (اے بنات انصار) محبت کرتا ہے۔

الله مع القاضي ما لم يحدث . (مسند الفردوس)

اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ اپنی خواہش پر فیصلہ نہ کرے۔

الله في عون العبد ما دام العبد في عون أخيه المسلم . (صحاح)

اللہ اپنے بندے کی امداد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی امداد میں رہے۔

دل تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا
تجھے میں یاد کر پاؤں مجھے توفیق دے مولا
مری سانسیں ترے اسمِ گرامی سے معطر ہوں
مشامِ جاں کو مہکاؤں مجھے توفیق دے مولا
فساد وشر سے میں فرشِ زمیں کو صاف کر ڈالوں
ہمیشہ امن پھیلاؤں مجھے توفیق دے مولا
مرے قول وعمل سے کوئی دل زخمی نہ ہو یا رب
سراپا خیر بن جاؤں مجھے توفیق دے مولا
سلیقہ دے مرے مالک مجھے حسن تکلم کا
زباں سے پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا
کہوں حق بات میں دربار میں سلطان جابر کے
میں ہر باطل سے ٹکراؤں مجھے توفیق دے مولا
مرا دشمن بھی میری راہ میں کانٹے بچھائے تو
میں اس پر پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا
تعلق مستقل ہو جائے یوں ارضِ مدینہ سے
ترے گھر بار بار آؤں مجھے توفیق دے مولا
تری تائید کا ہر وقت ہو سر پر مرے سایہ
میں مشکل میں نہ گھبراؤں مجھے توفیق دے مولا
یہاں بھی لوگ پہچانیں مجھے تیرے حوالے سے
وہاں بھی تیرا کہلاؤں مجھے توفیق دے مولا
تری حمد وثناء شہزاد کے قلب وزباں پر ہو
میں تیرے گیت بس گاؤں مجھے توفیق دے مولا

حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله هو الحكم فلم تكنى بابى الحكم

بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اسی کو اختیار ہے) تو پھر تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے۔

(السنن لابی داؤد، ۲/ ۶۷۷، السنن للنسائی، المستدرک للحاکم، کنز العمال للمتقی)

قرآن مجید میں فرمایا گیا: **ان الحکم الا للہ** ۔ حکم صرف اللہ کا ہے۔

اس آیت کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے فتنہ خوارج وجود میں آیا کہ جب حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو مصالحت کے لئے حکم مقرر کیا تو کچھ لوگوں (خوارج) نے حضرت علی المرتضیٰ اور جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہما پر فتویٰ کفر لگا دیا کہ قرآن تو یہ کہتا ہے: **ان الحکم الا للہ** اور تم نے بندوں کو حکم بنالیا ہے۔ یہ دس ہزار افراد تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ بھی تو قرآن ہے: **فابعثوا حکمًا من اهله وحکمًا من اهلها** (النساء) میاں بیوی میں ناچاقی ہو جائے تو ایک حکم میاں کی طرف سے اور ایک بیوی کی طرف

سے مقرر کرلو اگر تمہارا ارادہ ہوا تو اللہ تعالیٰ صلح کی گنجائش پیدا فرمادے گا۔ یہ بھی تو قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: **فلا وربك لا يؤمنون حتّٰى يحكموك** ......(النساء) اے پیارے، تیرے رب کی قسم ہے کوئی ایمان دار ہو ہی نہیں سکتا جب تک تجھے حاکم تسلیم نہ کرے۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ دس ہزار میں سے پانچ ہزار کو مسئلہ سمجھ آگیا اور انہوں نے توبہ کرلی۔ باقی پانچ ہزار آج کل کے نام نہاد علمبرداران توحید کی طرح ڈٹے رہے جن کا فیصلہ مولیٰ کائنات کی تلوار نے کیا۔ آپ نے فرمایا: **كلمة الحق اريد بها الباطل** بات تو ٹھیک (قرآن کی) ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل کا ہے۔ لہٰذا حقیقی فیصلہ کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ شان اپنے بندوں کو بھی مجازی اور عطائی طور پر دے رکھی ہے۔

صد شکر کہ یوں ورد زباں حمد خدا ہے   وہ سب سے بڑا سب سے بڑا سب سے بڑا ہے
کافر ہو کہ مسلم، کوئی مشرک ہو کہ مومن   وہ سب کا خدا سب کا خدا سب کا خدا ہے
وہ خالق کونین وہ رزّاق جہاں بھی   وہ ربّ علیٰ ربّ علیٰ ربّ علیٰ ہے
یہ رنگ یہ خوشبو یہ بہاریں یہ فضائیں   سب اس کی عطا اس کی عطا اس کی عطا ہے
معراج عبادت بھی، معراج سخن بھی   صرف اس کی ثنا اس کی ثنا اس کی ثنا ہے
اقبال لیے جاؤ، سدا نام خدا ہے   جو دل کی جلا، دکھ کی دوا، روح کی شفا ہے

(پروفیسر اقبال عظیم سید)

احادیث قدسیہ عن تنزیہہ باری تعالیٰ عم نوالہ

عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله عزوجل ان امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: بے شک آپ کی امت کہتی رہے گی یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے پوری مخلوق پیدا کی پس اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

(مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۶) أبو عوانۃ (۱/۸۲) تحفۃ الأشراف (۱۵۸۰)

☆ **عن أنس عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الحديثِ غير ان اسحق لم يذكر قال قال الله ان امتك**

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی معنیٰ میں ایک اور روایت بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہیں ”بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔“ (مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۶)

☆ **عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس يتساء لون حتى يقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شيئا فليقل امنت بالله .**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ تسلسل سے سوال کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سوال کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ جس نے مخلوق پیدا کی پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جو شخص ایسا خیال اور وسوسہ پائے تو اسے ''امنت باللہ'' (میں اللہ پر ایمان لایا) کہنا چاہیے۔

(مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۴) بخاری (۳۲۷۶) ابو داؤد (۴۷۲۱) أبو عوانۃ (۱/۸۱) حمیدی (۱۱۵۳) تحفۃ الأشراف (۱۴۱۶۰) أحمد (۸۳۸۴))

☆ **عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا و کذا حتی یقول لہ من خلق ربک فاذا بلغ ذلک فلیستعذ باللہ و لینتہ**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اسے کس نے پیدا کیا؟ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ یہ سوال کرتا ہے تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب یہ وسوسہ اور شیطانی خیال یہاں تک پہنچے تو اس آدمی کو تعوذ پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور اس خیالِ باطل سے باز آجائے۔

(مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۴) أبو عوانۃ (۱/۸۱) بزار (۵۰) ابن حبان (۱۵۰))

☆ **وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل: لایزال عبدی یسال عنی؟ ھذا اللہ خلقنی فمن خلق اللہ؟**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے متعلق ہمیشہ سوال کرتا رہے گا (حتیٰ کہ) کہے گا یہ اللہ ہے اس نے مجھے پیدا کیا پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔

(ابن أبی عاصم فی السنۃ (۱/۶۴۶) کما أخرجہ البخاری فی کتاب الاعتصام باب ۳۔ ومسلم فی کتاب الایمان حدیث ۲۱۶، کلاھما بمعناہ من غیر الحدیث القدسی)

یہ سوال واعتراض شیطانی وساوس میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا اسی لئے یہ طریقہ سکھایا گیا ہے کہ جب کسی کو یہ خیال آئے تو وہ فوراً کہے ''میں اللہ پر ایمان لایا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''وہ شیطان سے پناہ مانگے۔''

ہیں عجب بے خود تماشا ہے عجیب — دربدر پھرتے ہیں اور گھر میں حبیب
ہر کوئی ہر اسم سے ہے فیض یاب — کوئی آسودہ ہے اور کوئی خراب
مظہر ھادی حق آگاہ ہے — مظہر اسم مضل گمراہ ہے
کر چاک دریا کی ہیں گو موجیں ضرور — ایک رنگا رنگ ہے ان کا ظہور
ہیں اسی خورشید کے سائے تمام — بر حجر بر شجر بحر و بر در و دیوار و بام
عارضی ہیں چند مدت کو یہاں — ہوں گے آخر اصل میں اپنا نہاں

(حاجی امداد اللہ مہاجر)

اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم بھی ہے اور مالک الملک بھی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لاتسموا ابناء کم حکیم ولا ابا الحکم فان اللہ ھو الحکیم العلیم

اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔ (مجمع الزوائد للہیثمی ۱۰۵/۸، عمدۃ القاری للعینی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کو کہہ رہا ہے شاہانِ شاہ، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ ملک الملوک۔ شاہان شاہ (شہنشاہ) تو اللہ ہی ہے۔ (کنزالعمال لعلی المتقی ۵۹۶/۱۶)

ذات تری ہے برتر وبالا ہر طرح تو ہے ارفع۔ واعلیٰ
رزق دیتا ہے کل جہانوں کو کون ہے ایسا پالنے والا
سبھی محتاج ہیں تیرے در کے ان میں ادنیٰ ہو یا کوئی اعلیٰ
سارے عالم پہ یوں محیط ہے تو چاند کے گرد جس طرح ہالا
بڑی قدرت کے شاہکار ہیں خار وخس ہوں کہ ہو گل ولالہ
کس کے دل میں نہیں تیری چاہت کون تیرا نہیں ہے متوالا
رنگ بخشا چمن چمن تو نے چاند تاروں میں نور بھر ڈالا
لفظ کن کہہ کر اس نے اے نیّر کار خانہ عجب بنا ڈالا

(سید شریف الدین نیر)

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو موحد پیدا فرمایا

عن عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: ذات یوم فی خطبته الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم وحرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا وان اللہ نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب وقال انما بعثتك لابتلیك وابتلی بك وانزلت علیك کتابا لا یغسله الماء تقروه نائما ویقظان وان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة قال استخرجهم کما استخرجوك واغزهم تغزك وانفق فسننفق علیك وابعث جیشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن اطاعك من عصاك قال واهل الجنة ثلاثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف

ذو عيال قال واهل النار خمسة الضعيف الذى لا زبر له الذين هم فيكم تبعا لا يبتغون اهلا ولا مالا والخائن الذى لا يخفى له طمع وان دق الا خانه ورجل لا يصبح ولا يمسى الا وهو يخادعك عن اهلك ومالك وذكر البخل اوالكذب والشنظير الفاحش ۔ ولم يذكر ابو غسان فى حديثه: وانفق فسننفق عليك

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ سکھاؤں جس سے تم ناواقف ہو جو مجھے اللہ نے آج تعلیم دی ہے: تمام مال جو میں نے بندے کو عطا کیا ہے حلال ہے اور بے شک میں نے اپنے تمام بندوں کو یکسو (دین ابراہیمی پر موحد) پیدا کیا ہے اور بے شک ان کے پاس شیطان آئے اور انہیں ان کے دین سے کلی طور پر دور کر دیا اور جو ان کے لئے حلال تھا وہ ان پر حرام کر دیا اور انہیں حکم کیا کہ میرے ساتھ شریک ٹھہرائیں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف دیکھا اور ان پر غضب ناک ہوا عرب وعجم سب پر ماسوائے اہل کتاب کے بقیۃ السلف لوگوں کے اور فرمایا: یقیناً میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے تاکہ تیرا امتحان لوں اور تیرے ذریعے آزمائش کروں اور تیرے اوپر ایسی کتاب نازل کی جس کو پانی دھو نہیں سکے گا۔ آپ اسے سوتے اور جاگتے پڑھیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو غضب ناک کر دوں اور انہیں جلا دوں۔ میں نے کہا میرے رب تب وہ میرا سر کوٹ دیں گے اور پھوڑ دیں گے اور اسے روٹی کی طرح بنا کر چھوڑیں گے۔ فرمایا: انہیں نکال دو جیسے انہوں نے آپ کو نکال دیا اور ان سے جنگ کرو ہم آپ کو غزوے کا سامان مہیا کریں گے (مدد کریں گے) اور آپ خرچ کریں ہم آپ پر خرچ کریں گے اور آپ لشکر بھیجیں ہم اس کے پانچ گنا زائد لشکر بھیجیں گے اپنے اطاعت گزاروں کے ساتھ اپنے نافرمانوں سے لڑائی کریں۔ فرمایا: جنت والے تین قسم کے لوگ ہیں:

(۱) حکمران عدل وانصاف کرنے والا، خرچ کرنے والا توفیق دیا گیا (یعنی جس کو اللہ کی مدد حاصل ہو)۔

(۲) مہربان اور شفیق ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم دل انسان۔

(۳) پاک دامن دست سوال نہ پھیلانے والا، اہل وعیال والا۔

اور فرمایا۔ آگ والے پانچ قسم کے لوگ ہیں:

(۱) کمزور اور ضعیف جس کے پاس عقل نہیں (جو اسے برائی سے روکے) جو تمہارے اندر دوسروں کی پیروی کرتے اور ان کے دست نگر رہتے ہیں اور اہل ومال کے متلاشی نہیں۔

(۲) خیانت کرنے والا ایسا کہ جب کوئی بھی اس کے لئے طمع اور لالچ ظاہر ہوتی ہے خواہ کتنی ہی دقیق ہو اس میں خیانت کرتا ہے۔

(۳) وہ آدمی جو صبح وشام تیرے اہل اور مال کے متعلق تجھ سے دھوکا کرتا ہے۔

(۵،۴) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل یا جھوٹ اور برے اخلاق والے کا ذکر کیا۔

اور حضرت ابوغسان رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ لفظ ذکر نہیں کئے (اور تو خرچ کر پس تجھ پر خرچ کیا جائے گا)۔

(مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا: باب الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا أہل الجنۃ وأہل النار (۲۸۶۵) احمد (۱۷۴۹۱) ابن حبان (۷۴۵۳) عبدالرزاق (۲۰۰۸۸) طبرانی کبیر (۹۸۷) حاکم (۷۰۰۵/۴)

معلوم ہوا کہ ہر انسان دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر شیطان اسے گمراہ کرتا ہے، اسے خواہشات دلاتا ہے اور اسے راہ راست سے ہٹا کر جہنم کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ہر قسم کا گناہ شیطان کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور اگر انسان شیطان سے بچ جائے تو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہو جائے گا۔ شیطان سے بچاؤ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف کام سکھائے ہیں مثلاً اذان، صبح وشام کے اذکار، بیت الخلاء میں داخلے کے وقت دعا، قرآن کی آخری دو سورتیں، آیۃ الکرسی، باجماعت نماز کی ادائیگی، صفوں کی درستگی، گھر سے نکلتے وقت دعا، گھر میں داخلے کے وقت اور کھانے سے پہلے دعا، سوتے وقت وضو کرنا، گھر میں سورۂ بقرہ کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرنا، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت گھر کو گھنٹی وغیرہ سے پاک رکھنا اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنا وغیرہ۔

یا رب تو نے جان عطا کی　　　خلقت کو اک شان عطا کی
تو نے ہم کو عزت بخشی　　　تو نے ہم کو عظمت بخشی
تو نے ہم کو صحت دی ہے　　　چین دیا راحت دی ہے
تو ہی کھانے کو دیتا ہے　　　تو ہی خیر خبر لیتا ہے
تیرے احسانات بہت ہیں　　　تیرے انعامات بہت ہیں
دور مصیبت کرتا ہے تو　　　دل خوشیوں سے بھرتا ہے تو
جب بھی ذکر ترا ہوتا ہے　　　دل کو سُرور عطا ہوتا ہے

سرور بجنوری

ایک علمی بحث

آمدم برسر مطلب: اس حدیث (اللہ ملك الملوك) کے تحت امام اہل سنت نے بڑی علمی بحث فرمائی ہے میں پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ آج مسئلہ توحید وشرک کی نزاکتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بات بات پر سادہ لوح مسلمانوں پر بات بات پہ شرک شرک کے فتوے لگانے والے۔

اگر صرف اس ایک بحث کو سمجھ کر پڑھ لیں تو انہیں اپنی اصلاح کا موقع مل سکتا ہے اور آخرت کی ہلاکتوں سے بچ سکتے ہیں اور نتیجتاً اہل سنت کے ساری زندگی ممنون احسان اور شکرگزار رہیں گے کیونکہ یہ ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا

کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

اگر کلام الامام کو سمجھ کر پڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو ضرور پڑھیں اور کروڑوں مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کی روش سے باز آئیں چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت لکھتے ہیں۔

''ظاہر ہے کہ اصل منشا منع اس لفظ (شاہان شاہ، ملک الملوک) کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پہ بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور ہر معنیٰ قطعاً مختص بحضرت عزت جل جلا ہیں اور اس معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃً کفر ہے کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اس کا ارادہ کرسکتا ہے نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے۔ انبت الربیع البقل۔ موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم۔ مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعاً باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب لیجئے۔ مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگار بگ وغیرہا کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد اور اگر امیر امراء بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم و استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضات، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعاً حضرت رب العزت عزوجل ہی کے لئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو مابدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں و امراء وزراء کو بندۂ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں جن کے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنیٰ سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور بگار بگ خطاب دیتے ہیں اور خود لکھتے اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو ان کے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ابہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار و افسر ہیں تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کے لئے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۂ وافادۂ ہر طرح قطعاً یقیناً متروک ومہجور ہے جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہٖ بداہتہً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی، امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کے لئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصاً قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً حدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء ومحدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور ان کے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا اور اس پر جرأت ظلم شدید اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۂ وافادۂ ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ''تعالیٰ جدک'' حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفظیع رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو ولہٰذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ اَنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا: السید اللہ، سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کے لئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔ وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہوکر شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ''ان الحکم الا للّٰہ'' حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسیٰ کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ''ایاك نستعین'' فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیاء اولیاء سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ''قل لا یعلم الایۃ'' فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ''فابعثوا حکما'' ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے اور ''تعاونو علی البر والتقویٰ'' اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور ''استعینوا بالصبر والصلوۃ'' اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور ''الامن ارتضی من رسول'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے اور ''یجتبی من رسلہ من یشاء'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے

جسے چاہے اور ''تلك من انباء الغيب نوحيها اليك'' یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور ''یومنون بالغیب'' بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرما رہا ہے۔ ''افتومنون ببعض الكتب وتكفرون ببعض'' تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرح میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا کہ تساہل واقع نہ ہو۔ جب اس کی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ و احتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: ان ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه. برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔ (فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصا)

اس تحقیق کو پڑھ کر اب آپ خود ہی یہ بتائیں اور اپنے دل سے فتویٰ طلب فرمائیں کہ اس میں کیا مضائقہ ہے اگر اعلیٰ حضرت نے یہ کہا ہے

انا اعطینك الکوثر   ساری کثرت پاتے یہ ہیں
قصر دنیٰ تک کس کی رسائی   جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو   آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں
نافع شافع رافع دافع   کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت   رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن   کون بچائے بچاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ وحامی   دفع بلا فرماتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں   کون بنائے بناتے یہ ہیں
ربّ ہے معطی یہ ہیں قاسم   رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ   دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ان کا حکم جہاں میں نافذ   قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے   مالک کل کہلاتے یہ ہیں
سچی بات سکھاتے یہ ہیں   سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
قادرِ کل کے نائب اکبر   کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

یہ تو بات تھی دنیا کی اب اعلیٰ حضرت ہی کی زبان سے آخرت کی بات بھی سن لیں۔

نزع روح میں آسانی دیں   کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے   آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی گرتی اُمت اٹھاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سلّم سلّم کی ڈھارس سے پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
جن کے چھپر تک نہیں ان کے موتی محل سجواتے یہ ہیں
ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو تاج وبراق دلاتے یہ ہیں
کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

اللہ تعالیٰ وسیلہ بننے سے پاک ہے

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: أتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أعرابی فقال: یا رسول اللہ! جھدت الأنفس وضاعت العیال ونھت الاموال وھلکت الانعام، فاستسق اللہ لنا، فانا نستشفع بک علی اللہ ونستشفع باللہ علیک، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ویحک، اتدری ما تقول: وسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما زال یسبح حتی عرف ذلک فی وجوہ أصحابہ ثم قال: ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی أحد من خلقہ شان اللہ اعظم منہ

(السنن لابی داؤد، کنز العمال للمتقی، ۱۱۳۲، ۱/۲۲۴، ودلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۱۴۳، التمہید لابن عبدالبر، ۷/۱۴۱)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہو گئے، اموال میں کمی آ گئی اور جانور ہلاک ہو گئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ، سبحان اللہ فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

ہر طرف پھیلی ہے آفاق میں رحمت اس کی ذرّے ذرّے میں نظر آتی ہے قدرت اس کی
ہر بڑائی ہے اسی ذات احد کو زیبا عزت اس کی ہے، شکوہ اس کا ہے، عظمت اس کی
اس کے ہی نور سے روشن ہیں یہ ماہ وانجم لالہ وگل میں ہے نکہت ورنگت اس کی
اس کی قدرت پہ ہے انگشت بدنداں دنیا دوڑتی ہے رگ گل میں بھی حرارت اس کی
ایک انسان کو کیا فخر دو عالم اس نے نسل آدم پہ ہے کس درجہ عنایت اس کی
رفعت عرش پہ اڑتا ہے پھریرا اس کا وسعت ارض پہ قائم ہے حکومت اس کی

اس کی رحمت سے عطا ہو مجھے ایسی توفیق　　دلکش انداز میں لکھتا رہوں مدحت اس کی
اس کے محبوب مکرم کا ہے صدقہ عابدؔ　　ہم کو حاصل ہے بلاؤں میں حفاظت اس کی

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق

مندرجہ بالا حدیث کے تحت امام اہل سنت فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں۔

استعانت وفریاد رسی کی حقیقت خاص بخدا اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کے لئے ثابت اور قطعاً روا بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کے لئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو ''ایاک نستعین'' میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بے وقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے
اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لو جدوا الله توابا رحيما

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ ''ایاك نستعين'' میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا

ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

(برکات الامداد ص۴تا۵)

کیا شکر ہو ادا تیری رحمت کا اے خدا نغمہ سرا ہوں میں تیری مدحت کا اے خدا
تو کارساز خلق ہے تو بے نیاز ہے ہے معترف جہاں تری قدرت کا اے خدا
مبعوث انبیاء و رسل دہر میں کیے رستہ دکھایا رشد وہدایت کا اے خدا
رکھ محو ہم کو اپنی محبت میں اے رحیم دے عشق تاجدار رسالت کا اے خدا
سرشار رکھ مجھے مئے حب رسول سے دے جام مجھ کو بادۂ وحدت کا اے خدا
پہنچا دے تا بہ روضۂ سلطان کائنات سائل ہوں آستانہ حضرت کا اے خدا
مستحسن وضیاء کی مناجات سن کریم
صدقہ تیرے حبیب کا ہر بات سن کریم

(ضیاء القادری)

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما نزلت ہذہ الآیۃ وشاورہم فی الامر الآیۃ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اما ان اللہ ورسولہ غنیان عنہما ولکن جعلہا اللہ رحمۃ لامتی، فمن شاور منہم لم یعدم رشدا، ومن ترک المشورۃ منہم لم یعدم عناء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ ''شاورہم فی الامر'' نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

(شعب الایمان للبیہقی، ۶/۷۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۹۰)

تو ہی بس خدا ہے ہمارا الٰہی ہمیں ہے ترا ہی سہارا الٰہی
نمایاں ہر اک ذرے میں ذات تیری تیرا ہر طرف ہے نظارا الٰہی
مدد کے لئے تیری مخلوق کل نے تجھے مشکلوں میں پکارا الٰہی
تیری شانِ قدرت کا ہر ذرہ مظہر زمیں آسماں ہر ستارا الٰہی

ابھی تک ترے بحرِ لطف وکرم کا کسی نے نہ پایا کنارا الٰہی
پہنچ جاؤں طیبہ کی گلیوں میں میں بھی مرے واسطے ہو اشارہ الٰہی
جو دولت سخن کی ملی یوسفی کو یہ فضل وکرم ہے تمہارا الٰہی

(پیر محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم)

دل کا حال خدا ہی جانتا ہے

عن اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فادركت رجلا فقال لا اله الا الله فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اقال لا اله الا الله وقتلته قال: قلت يا رسول الله! انما قالها خوفا من السلاح قال: افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها ام لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أني أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدقِ دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متاثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۶۷ باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ لا الٰہ الا اللہ، السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۱/ ۲۵۵، السنن لابن ماجہ، کتاب الفتن، ۲/ ۲۹۰، المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۴۳۹، ۵/ ۲۰۷)

صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما
کرتا ہے رزق مسلم و منکر کو وہ عطا کس درجہ ساری خلق پہ ہے مہربان خدا
رہتے ہیں ذوالجلال کے جلووں میں گم سدا آئینہ صفاتِ الٰہی ہیں اولیاء
سیراب ہیں لطائفِ خمسہ کی کھیتیاں ہے نور بار عالمِ لاہوت کی گھٹا
دربارِ ذوالجلال میں ہوتی ہے باریاب مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا
کرتا ہے وہ قدیر ہی ذرّے کو آفتاب صرصر کو لمحہ بھر میں بناتا ہے جو صبا
مداح اس کے سرو و سمن شاخ و برگ و بار تسبیح گو ہیں اس کے سبھی ارض تا سما

بندہ کرے حضوریٔ دل سے جو التجا   مولا کی بارگاہ سے ہوتی نہیں ہے ردّ
''لااحصی'' جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفیٰ   شہزاد اس کی حمد کا یارا بھلا کسے

(محمد شہزاد احمد مجددی)

کھول بخشش کا باب یا تواب

عن أبي ذر الغفاري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ما من عبد قال: لا الٰه الا الله، ثم مات على ذلك الا دخل الجنة، قلت: وان زنى وان سرق، قال: وان زنى وان سرق، قلت: وان زنى وسرق، قال وان زنى وان سرق، قلت: وان زنى وان سرق، قال: وان زنى وان سرق، ثم قال في الرابعة على رغم أنف أبي ذر

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ ''لا الٰہ الا اللہ، صدق دل سے کہے پھر اسی پر اس کا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہو لیکن حکم یہ ہی ہے۔

(المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۶، المسند لابی عوانہ، ۱/۱۹، التفسیر للبغوی، ۱/۵۴۴۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۸۳، السنۃ لابی عاصم، ۲/۴۶۴، الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷۰، تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۳، التمہید لابن عبدالبر، ۹/۲۴۱، التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۸۷)

جرم ہیں بے حساب یا تواب   کھول بخشش کا باب یا تواب
پیاس بجھ جائے کشت باطن کی   بھیج ایسا سحاب یا تواب
بخش تسکین قلب کو میرے   دور ہو اضطراب یا تواب
سن صدا ربنا ظلمنا کی   بخش بے احتساب یا تواب
آنکھ نم ہے جبیں عرق آلود   قلب ہے آب آب یا تواب
تیرے لطف وکرم کے دریا سے   میں رہوں فیض یاب یا تواب
میرے عیبوں پہ ڈال دے پردہ   ٹال سارے عذاب یا تواب
تیری رحمت بنا بھی دیتی ہے   معصیت کو صواب یا تواب
جس کو تو خود سنوارنا چاہے   وہ ہو کیسے خراب یا تواب
مجھ کو خوگر بنا اطاعت کا   بخش علم الکتاب یا تواب
قرب شہزاد کو نواز اپنا   اب اٹھا دے حجاب یا تواب

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

اس (مندرجہ بالا) حدیث کے تحت امام اہل سنت لکھتے ہیں:

حضرت ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید و اہل لا الٰہ الا اللہ تھے۔ تو نہی از قبیل، لیس لک، ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان پر اتمام نعمت کے لئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا اور "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام و کامل کر دیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ کما حققہ خاتم الحفاظ الجلال السیوطی ولا عطر بعد عروس اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول۔ کما حققناہ بما لا مزید علیہ فی رسالتنا "الہاد الکاف فی حکم الضعاف" بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اس کی تصحیح کی۔ افضل القریٰ لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

> ان آباء النبی صلی الله علیه وسلم غیر الأنبیاء وأمهاته الی آدم وحواء لیس فیهم کافر . لأن الكافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا كريم ولا طاهر بل نجس . وقد صرحت الأحاديث بأنهم مختارون وأن الأباء كرام والأمهات طاهرات وأيضا قال تعالىٰ وتقلبك فی الساجدين . على أحد التفاسير فيه أن المراد تنقل نوره من ساجد الى ساجد وحينئذ فهذا صريح فی أن أبوی النبی صلی الله علیه وسلم أهل الجنة وهذا هو الحق بل فی حديث صححه غير واحد من الحفاظ ولم يلتفتوا لمن طعن فيه أن الله تعالىٰ أحياهما فامنا به ألخ . مختصرا وفيه طول .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ ان کے سوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر آباء کرام و امہات طاہرات آدم و حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و امہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں۔ آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں اور آیت کریمہ "وتقلبك فی الساجدين" کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔ یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

مسلک محبت اہل سنت' اہل جنت

مزید فرمایا: اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

ومن مذهبی حب الدیار لأهلها   وللناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو "فبہا ونعمت"، ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔ **ان ذلكم كان يؤذی النبی صلی** اللہ علیہ وسلم سے ڈرے۔ امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فی هذه المسئلة الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلی الله عليه وسلم لخبر الطبرانی لا توذوا الأحياء بسبب الأموات .

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کر سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: **والذين يوذون رسول الله لهم عذاب اليم** ۔ جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے دردناک عذاب ہے۔ عاقل کو چاہئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔ (رسالہ شمول الاسلام مشمولہ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳)

اے خدا ذات کا اپنی مجھے عرفاں ہو جائے   میری ہر سانس ترے تابع فرماں ہو جائے
چند شمعیں تو فروزاں ہیں مرے سینے میں   روشنی دے مجھے اتنی کہ چراغاں ہو جائے
صرف دو زاویوں سے خود کو ہمیشہ دیکھوں   زندگی آئینۂ سنت وقرآن ہو جائے
اتنی توفیق عطا کر تجھے راضی کر لوں   روح میری بھی ترے قرب کے شایاں ہو جائے
خرچ ہوں تیری اطاعت میں شب وروز مرے   ہر گھڑی ذکر ترا وردِ دل وجاں ہو جائے
میرے آغاز سے تا حشر کے ہر لمحے پر   سایۂ رحمتِ سلطانِ رسولاں ہو جائے
مرے ماں باپ کی قبریں رہیں روشن روشن   فضل تیرا مرے بچوں پہ بھی ارزاں ہو جائے
تو نے ہر راہ مظفر پہ کشادہ رکھی   آخری راہ بھی' اس کے لئے آساں ہو جائے

مظفر وا

غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اجتمعت نصاری نجران واحبار يهود عند رسول الله صلی الله عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان ابراهيم الايهوديا، وقالت النصاری ما كان ابراهيم الانصرانيا فانزل الله فيهم "يا اهل الكتاب لم تحاجون فی ابراهيم وما

انزلت التورة والانجيل الامن بعده الى قوله: والله ولى المومنين فقال أبو رافع القرظى حين اجتمع عنده النصارى والاحبار فدعاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الاسلام..... اتريد منا يا محمدا ان نعبدك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم فقال رجل من أهل نجران نصرانى، يقال له الرئيس وذلك تريد واليه تدعو، او كما قال، فقال رسول الله: معاذ الله ان أعبد غير الله أو امر بعباده غير ما بذلك بعثى ولا أمرنى . فانزل الله عزوجل فى ذلك من قولهما . ما كان لبشر ان يوتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عبادا لى من دون الله لكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب وبما كنتم تدرسون ولا يأمركم أن تتخذوا الملائكة والنبيين أربابا أيامركم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاریٰ اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاریٰ نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اختلاف کو دفع کرنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اے کتاب والو! ابراہیم (علیہ السلام) کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توریت وانجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۵/۳۸۴، الدر المنثور للسیوطی ۲/۴۰، التفسیر لابن کثیر ۲/۵۴، التفسیر الطبرانی ۲/۳۰۵)

جب یہودی اور نصرانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اس کے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اس کا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۳)

میں اپنے دل میں تیرے ذکر کی محفل سجاتا ہوں
مرے مالک میں تیری یاد میں تسکین پاتا ہوں
مراقب ہو کے تیرے قرب کی لذت اٹھاتا ہوں
میں رنگ و نور کے چشموں میں اس صورت نہاتا ہوں
کبھی میں انفس و آفاق میں چکر لگاتا ہوں
کبھی عرش معلیٰ سے بھی آگے گھوم آتا ہوں
حواسِ خمسۂ باطن میں تیرا شوق بڑھتا ہے
تری تسبیح کے نغمات جب میں گنگناتا ہوں
تخیل رابطہ کرتا ہے جب اصل لطائف سے
بڑی مشکل سے اپنے آپ میں اس دم سماتا ہوں
ترے فیضان سے ہیں قلب روح و سر، خفی روشن
ترے لطف و کرم کی روشنی سے جگمگاتا ہوں
بہ فیض اسم احمد کوئی دم ایسا بھی ہوتا ہے
میں اپنی روح کو سرکار کے روضے پہ پاتا ہوں
درود پاک جب پڑھتا ہوں میں کامل حضوری سے
کبھی بطحا میں ہوتا ہوں کبھی طیبہ کو جاتا ہوں
خیال آتا ہے اے شہزاد جب اعمال نامے کا
ندامت سے خدا کے سامنے سر کو جھکاتا ہوں

تمہارا رب (پروردگار) بھی ایک تمہارا اب (باپ) بھی ایک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا

یا ایها الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد

اے لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا ربّ (باپ) بھی ایک ہے۔

(الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۶۱۳، مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/۲۶۶، کنز العمال للمتقی، ۵۶۵۲، ۳/۹۳)

☆ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان الله وتر یحب الوتر (المستدرک للحاکم، العلم، ۱/۴۹۴) بے شک اللہ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

☆ **عن أمير المومنين علی كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا طاعة لاحد في معصية الله تعالى، انما الطاعة في المعروف.**

امیر المومنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔

(الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاحکام، ۲/۱۰۵۸، ایضاً کتاب اخبار الاحاد، ۲/۱۰۷۸، ایضاً، کتاب المغازی، ۲/۶۲۲، السنن للنسائی، کتاب البیعۃ، ۲/۱۶۶، الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ، ۲/۱۲۵، السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۱/۳۸۳، المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۰۲، ۹۴، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۳۱، ۴، ایضاً، ۴/۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۶، الجامع الصغیر، ۲/۵۸۵، صحیح، المستدرک للحاکم، ۳/۱۲۳، المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۳۳، ۱۸/۱۸۵، مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۲۶، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۸، ۲/۱۷۷، المصنف لعبد الرزاق، ۱۱/۳۳۵، کنز العمال لعلی المتقی، ۶، ۴۸۷۴/۶۷، ایضاً، ۶، ۱۴۹۱۱/۷۷، علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۱۲۹۲، ۱۳۰۰، کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۰، السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۷۹)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق، خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

(المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۲۹، ۱۳۱، ۴۲۶، ۴۲۷، ۵/ ۶۶، ۷۰، الجامع الصغیر للسیوطی، صحیح، ۲/ ۵۸۵، الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۷۷، ۲۰۶، ۳۳۷، المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶/ ۵۴۹، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ۳/ ۱۴۵، تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱/ ۱۳۳)

ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا حمد ہے تیری　　ہر درد کی بے مثل دوا حمد ہے تیری
کیا لفظ الحمد لک الحمد الٰہی!　　ہر نعمتِ عظمیٰ کی جزا حمد ہے تیری
تکبیر ہو تہلیل ہو تسبیح کہ تحمید　　لاریب یہ سب ذکر و ثناء حمد ہے تیری
تو سرورِ کونین کا خالق ہے خدایا　　ہر نعت نبی صل علی حمد ہے تیری
کرتی ہیں ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں　　گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری
مظہر ہیں ترے حسن کا بہتے ہوئے چشمے　　وادی کی سکوں بخش قضاء حمد ہے تیری
والفجر ہو والشمس ہو والنجم کہ اخلاص　　قرآن بھی اے ذات وراء حمد ہے تیری
سینے میں دھڑکتا ہوا دل تیرا ثناء گو　　بندے کی بصد عجز دعا حمد ہے تیری
باقی بھی تری ذات ہے قیوم بھی تو ہے　　خوش بخت ہے جس لب پہ صدا حمد ہے تیری
ہر شعر تری حمد کا انعام ہے تیرا　　اک حمد کی جاں بخش جزاء حمد ہے تیری
شہزاد ترے نام کا ذاکر ہے ازل سے　　آئینۂ الطاف و عطا حمد ہے تیری

ایک تجزیہ۔ کیا یہ شرک ہے؟

اس بحث کے آخر میں ایک تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے جس سے بآسانی یہ مشکل جو بعض لوگوں کو اشتراک لفظی کی وجہ سے پیش آئی اس کا ازالہ ہو سکے گا۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ واللہ لا یھدی القوم الظالمین ۔

قرآن مجید میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ حضور علیہ السلام کا نام لیا ہے۔ صرف بائیس مرتبہ تو اطاعت کے حوالے سے ہے یعنی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول بیس مرتبہ ایمان کے حوالے سے یعنی امنوا باللہ ورسولہ ۔ پانچ مرتبہ کفر کے حوالے سے یعنی کفروا باللہ ورسولہ ۔ چھ مرتبہ مخالفت کے حوالے سے یحادون اللہ ورسولہ دو مرتبہ ایذا رسانی کے حوالے سے یوذون اللہ ورسولہ ، تین مرتبہ نافرمانی کے حوالے سے یعص اللہ ورسولہ تین جگہ جنگ کے حوالے سے حارب اللہ ورسولہ ۔ مزید غور و فکر کریں تو ایک پورا گلشن آباد آپ کو نظر آئے گا' چند مقامات ملاحظہ ہوں۔

دغا کرنا: لا تخونوا اللہ ورسولہ

جھوٹ بولنا: کذبوا اللہ ورسولہ

حرام کرنا: حرم اللہ ورسولہ

استہزا کرنا: اباللہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستھزون

استغفار: فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول

ہجرت: مهاجرا الى الله ورسوله

عطا: ما اتاهم الله ورسوله

فضل: سيؤتينا الله من فضله ورسوله

رضا: والله ورسوله احق ان يرضوه

غنا: اغناهم الله ورسوله من فضله

دیکھنا: سيرى الله عملكم ورسوله

عزت: ولله العزة ولرسوله

دوستی: انما وليكم الله ورسوله

وعدہ: وعدنا الله ورسوله

سچ: صدق الله ورسوله

فرماں برداری: استجيبوا لله وللرسول

حکم: قضى الله ورسوله

تقدیم: لا تقدموا بين يدى الله ورسوله

مدد: ينصرون الله ورسوله

بلایا جانا: الذين استجابوا لله والرسول

براءت (بیزاری): براءة من الله ورسوله

عہد: عهد عند الله وعند رسوله

خیرخواہی: نصحوا لله ورسوله

ڈرنا: ان يحيف الله عليهم ورسوله

رجوع: فردوه الى الله والرسول

نزول: انزل الله والى الرسول

بعثت: بعث الله رسولا

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی مشترک صفات

اللہ تعالیٰ معلم ہے: الرحمٰن علم القرآن .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی معلم ہیں: يعلمهم الكتاب والحكمة

اللہ بھی تزکیہ کرتا ہے: ولكن الله يزكى من يشاء ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزکی ہیں: ويزكيهم

اللہ تعالیٰ نور ہے: الله نور السماوات والارض

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور ہیں: قد جاء كم من الله نور

رسول اللہ کی رضا ہی اللہ کی رضا: والله ورسوله احق ان يرضوه

اللہ بھی کریم: ما غرك بربك الكريم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم: انه لقول رسول كريم

اللہ بھی رؤف: ان الله بالناس لرؤف رحيم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رؤف: بالمومنين رؤف رحيم

اللہ بھی رحیم: ان الله بالناس لرؤف رحيم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رحیم: بالمومنين رؤف رحيم

اللہ بھی ہادی: يهدى من يشاء الى صراط مستقيم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہادی: انك لتهدى الى صراط مستقيم

اللہ بھی ولی: الله ولى الذين امنوا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ولی: انما وليكم الله ورسوله

عزت اللہ کے لئے: ان العزة لله جميعا

عزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی: ولله العزة ولرسوله ۔

اللہ بھی اندھیروں سے نکالتا ہے: ليخرجهم من الظلمات الى النور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اندھیروں سے نکالتے یں: لتخرج الناس من الظلمات الى النور ۔

اللہ بھی انعام کرتا ہے: انعم الله

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی انعام فرماتے ہیں: انعمت عليه

اللہ رسول دونوں کی اطاعت فرض: اطيعوا الله والرسول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت: من يطع الرسول فقد اطاع الله

اللہ حلال ٹھہراتا ہے: لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی حلال فرماتے ہیں: يحل لهم الطيبات ۔

اللہ حرام کرتا ہے: **ما حرم اللہ ورسولہ**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی محرّم: **ویحرم علیھم الخبائث**

اللہ بھی اچھائی کا حکم دیتا ہے: **ان اللہ یامر بالعدل**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: **یامرھم بالمعروف**

اللہ بھی برائی سے منع کرتا ہے: **وینھی عن الفحشاء والمنکر**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: **وینھاھم عن المنکر**

اللہ بھی واعظ: **یعظکم لعلکم تذکرون**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: **قل انما اعظکم بواحدة ۔**

اللہ غنی کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: **وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ ۔**

اللہ رسول کا فضل: **ولو انھم رضوا ما اتاھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ ۔**

اللہ بھی حکیم: **ان اللہ عزیز حکیم ۔**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: **یعلمھم الکتاب والحکمة**

اللہ بھی **الحق المبین** (النور:۲۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی **الحق المبین** (النمل:۷۹)

اللہ تعالیٰ بھی شہید (البقرۃ:۱۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید (النساء:۷۹)

اللہ تعالیٰ بھی شکور (التغابن:۱۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شکور (بنی اسرائیل:۳)

اللہ تعالیٰ بھی عظیم (البقرۃ:۲۵۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق بھی عظیم (القلم:۴)

اللہ تعالیٰ بھی خبیر (الانعام:۱۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خبیر (الفرقان:۵۹)

اللہ تعالیٰ بھی علیم (الانفال:۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی علیم (یوسف:۷۶)

ان میں اکثر نام اسماء الحسنیٰ سے ہیں جو اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ اس بحث کے لئے (کہ اللہ تعالیٰ نے کون کون سے نام اپنے محبوبِ پاک کو عطا فرمائے ہیں) دیکھئے ہماری کتاب ''نام محمد کے میں قرباں''

ہے وہی روح تمنا اور جان آرزو فرش سے تا عرش ہے سب کو انہی کی جستجو
ہے فروغ اسم احمد سے بہر سو روشنی ضوفشاں اس سے ہوئے دونوں جہاں کے کاخ وکو
آپ کی نسبت سے ہی قائم ہے ہستی کا بھرم ذکر محبوب خدا سے ہے ہماری آبرو
رچ گئی ہے دل میں میرے الفت خیر البشر ہر رگ وپے میں سرایت کر گئی وہ مو بمو
آپ کے فیضاں سے حاصل آدمیت کو شرف محترم کعبے سے ٹھہرا ہے مسلماں کا لہو

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تقریباً اپنے تیس ناموں سے مخصوص فرمایا ہے۔ وہ اسما حسب ذیل ہیں:

الاکرام، الامین، الآخر، البشیر، الجبار، الحق، الخبیر، ذو القوۃ، الرء وف، الرحیم، الشھید، الشکور، الصادق، العظیم، العفو، العالم، العزیز، الفاتح، الکریم، المبین، المھیمن، المقدس، المولیٰ، الولی، النور، الھادی، طٰه اور یٰسین۔“

جبکہ علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

”ہمیں ان تیس ناموں کے سوا اور بھی کثیر اسما قرآن پاک میں ملتے ہیں جو یہ ہیں:

الاحد، الاصدق، الاحسن، الاجود، الاعلی، الآمر، الناھی، الباطن، البر، البرھان، الحاشر، الحافظ، الحفیظ، الحسیب، الحکیم، الحلیم، الحی، الخلیفه، الداعی، الرفیع، الواضع، رفیع الدرجات، السلام، السید، الشاکر، الصابر، الصاحب، الطیب الطاھر، العدل، العلی، الغالب، الغفور، الغنی، القائم، القریب، الماجد، المعطی، الناسخ، الناشر، الوفی، حم اور نون صلی اللہ علیه وسلم۔“ (الخصائص الکبریٰ جلد ۱ ص: ۱۶۰، امام جلال الدین سیوطی)

الفت خیر الوریٰ سے آبیاری کے بغیر نخل ایماں پا نہیں سکتا کسی صورت نمو
ہے چھلک اٹھا حجازی مے سے پیمانہ میرا ہو گیا اس سے لبالب میرے اس دل کا سبو

تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے حوالے سے مختلف قسمیں یاد فرمائی ہیں۔ مثلاً

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم یاد فرماتا ہے: **لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون**

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ما خلق الله نفسا هی اكرم عليه من محمد صلی الله عليه وسلم وما اقسم بحيوة احد خيره۔

”اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی شخص پیدا نہیں فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزیز تر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کی قسم

نہیں یاد فرمائی سوائے اپنے حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم یاد فرمائی۔ (لعمرک)۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قسم یاد فرمائی۔ یٰس والقران الحکیم انك لمن المرسلین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ والضحیٰ اور زلف دوتا کی قسم یاد فرمائی۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ سے وما قلیٰ تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق کی قسم یاد فرمائی۔ ن والقلم اور انك لعلیٰ خلق عظیم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی قسم یاد فرمائی۔ فلا اقسم بما تبصرون۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی قسم یاد فرمائی۔ قلیلا ما تذکرون۔ پھر طٰہٰ کہہ کر قسم یاد فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبرئیل علیہ السلام کو اُفق مبین پر دیکھنے کی قسم یاد فرمائی۔ فلا اقسم بالخنس۔ ولقد راه بالافق المبین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفا کرنے والوں کے خلاف قسم یاد فرمائی۔ کلا لئن لم ینته لنسفعا بالناصیة۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم یاد فرمائی۔ لااقسم بھذا البلد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی قسم یاد فرمائی۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی قسم وقیله

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کی قسم یٰس والقران الحکیم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم والنجم، فلا وربك لایؤمنون' فوربك لنحشرنھم والشیاطین فوربك لنسئلنھم اجمعین۔

داور محشر سے میری التجا ہے روز حشر — رکھے پیش شافع محشر وہ میری آبرو
ہیں شرط لولاک نیر باعث تخلیق کل — اور صدقہ آپ ہی کا ہے جہان رنگ وبو
چاک دامانی کا میری چارہ کچھ فرمایئے — سوزن رحمت سے اس کو آپ کر دیجئے رفو
روز محشر گونجے گی جب نفسی نفسی کی پکار — آئیں گے بہر شفاعت سب انہی کے روبرو

اعضائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن میں تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے بدن کا تذکرہ فرمایا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ذکر فرمایا۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا ذکر فرمایا۔ قد نری تقلب وجھك فی السماء۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کا تذکرہ فرمایا۔ ما زاغ البصر وما طغیٰ۔

پھر آنکھوں کا ذکر فرمایا۔ لا تمدن عینیك

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کا ذکر فرمایا۔ **يقولون هو اذن۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کا ذکر فرمایا۔ **ما كذب الفؤاد**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کا ذکر فرمایا۔ **فلا يكن في صدرك حرج** اور **الم نشرح لك صدرك۔**

مزید فرمایا: **لقد نعلم انك يضيق صدرك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کا ذکر فرمایا۔ **نزل به الروح الامين على قلبك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا ذکر فرمایا۔ **وما ينطق عن الهوى۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کا ذکر فرمایا۔ **انقض ظهرك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت کا ذکر فرمایا۔ **لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کا ذکر فرمایا۔ **ولا تجعل يدك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کا ذکر فرمایا۔ **وانك لعلى خلق عظيم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا تذکرہ فرمایا۔ **لعمرك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کا ذکر فرمایا۔ **لا تحرك به لسانك۔**

(شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ١١٨: امام ابو سعید عبد الملک بن عثمان نیشاپوری، الخصائص الکبریٰ، جلد ٢، ص ٣١٤، امام جلال الدین سیوطی)

ہست قرآں حالہائے مصطفیٰ ﷺ

حضور علیہ السلام کے سفر وحضر، چہرہ وزلف، لباس وطعام، حسن وجمال وغیرہ کا ذکر بھی بعض لوگوں کو پسند نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں اصل تو اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مقدسہ کا ذکر فرمایا اب ایک اور جہت سے دیکھئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کے سفر معراج کا ذکر فرمایا:

سبحان الذي اسرىٰ بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى ۔

آپ کی نمازِ تہجد کا ذکر فرمایا۔ **ومن اليل فتهجدبه نافلة لك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا ذکر فرمایا۔ **محمد رسول الله۔**

آپ کی ازواجِ مطہرات کا ذکر فرمایا۔ **وازواجه امهاتهم۔**

آپ کے اسوۂ حسنہ کا ذکر فرمایا۔ **لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا ذکر فرمایا۔ **ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر فرمایا۔ **رضي الله عنهم ورضوا عنه۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کا ذکر فرمایا۔ **يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ذکر فرمایا۔ **الرحمن علم القرآن۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام مبارک کا ذکر فرمایا۔ **یا ایھا المزمل۔ قم الیل الا قلیلا۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مارک کا ذکر فرمایا۔ **وثیابك فطھر۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کا ذکر فرمایا۔ **لا اقسم بھذا البلد۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک کا ذکر فرمایا۔ **وللآخرۃ خیرلك من الاولی۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام مبارک کی بلندی کا ذکر فرمایا۔ **ورفعنالك ذکرك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کا ذکر فرمایا۔ **والعصر۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر کثیر کا ذکر، **انا اعطینٰك الکوثر۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت مبارک کا ذکر فرمایا۔ **یتلوا علیھم ایاتك۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدریس کا ذکر فرمایا۔ **ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر فرمایا۔ **لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ذکر فرمایا۔ **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مبارک کا ذکر فرمایا۔ **الیوم اکملت لکم دینکم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کا ذکر فرمایا: **یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ اطہر کی برکت کا ذکر فرمایا۔ **وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ذکر فرمایا۔ **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا ذکر فرمایا۔ **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کا ذکر: **یا ایھا المزمل۔**

کوئی سہارا اپنا بجز مصطفیٰ نہیں غیر از حضور اور کوئی آسرا نہیں
بعد از خدا عظیم تر مخلوق میں وہی معلوم ان کے مرتبے کی انتہا نہیں
نسبت نہیں ہے جس کو در آنحضور سے زنہار اس سے اپنا کوئی واسطہ نہیں
حق دار ہیں ثناء کے خدا اور مصطفیٰ شایاں کسی بھی اور کو حرف ثناء نہیں

عمر مبارک کا تذکرہ

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"قرآن سے ہر چیز کی دلیل حاصل کرنا ممکن ہے حتیٰ کہ بعض علمائے کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سال عمر کا استنباط بھی قرآن سے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم میں ہے: **ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا۔۔** (المنافقون:۱۱)

اور اللہ تعالیٰ مہلت نہیں دیتا کسی شخص کو جب اس کی موت کا وقت آجائے۔

یہ قرآن کی تریسٹھویں سورہ کی اختتامی آیت ہے اور اس کے فوراً بعد سورۂ تغابن کا معنی ہے چھپنا یا چھپانا جو اس طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اور ہم انہیں چھپا دیں گے۔ ۶۳ ویں سورۃ کے اختتام پر اجل کے ذکر کے بعد تغابن کے ذکر میں اس طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہوگی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ

”حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خلقت آدم کے ساتھ سیدنا شیث علیہ السلام کی معرفت، سیدنا نوح علیہ السلام کی شجاعت، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سخاوت، سیدنا اسحاق علیہ السلام کی رضا، سیدنا یعقوب علیہ السلام کی قوت، سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شدت، سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر، سیدنا یونس علیہ السلام کی اطاعت، سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز، سیدنا صالح علیہ السلام کی فصاحت، سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا زہد، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت، سیدنا الیاس علیہ السلام کا وقار، سیدنا دانیال علیہ السلام کی محبت، سیدنا یوشع علیہ السلام کا جہاد عطا فرمایا۔“ (شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۲۹، امام ابوسعید عبدالملک بن عثمان نیشاپوری)

جب تک نہ پڑھ لیں ذات پیمبر پہ ہم درود   مقبول کوئی بھی تو ہماری دعا نہیں
محبوب ذات حق کے سوا کائنات میں   کوئی ہمارا مرکز مہر ووفا نہیں
جو ہے گداز اسوۂ خیر الانام سے   کہتا ہے کون قلب وہ درد آشنا نہیں
دیدہ نگار جاں کے سوا اس جہان میں   بیمار عشق کے لئے کوئی دعا نہیں
نیر چلو حضور کے در پر پڑے رہیں   جس در سے خالی لوٹا کوئی گدا نہیں
اس کے لئے ہیں ہر جگہ تیرہ نصیبیاں   جس دل میں نور حب رسول خدا نہیں

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو ان تمام صفاتِ عالیہ سے نوازا جو انبیائے کرام میں پائی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم اور سیدنا نوح علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ ان اللّٰہ اصطفی ادم ونوحا.

سیدنا ادریس علیہ السلام کو رفعت شان دی۔ ورفعناہ مکانا علیا.

سیدنا نوح علیہ السلام کو اجابت دی۔ ولقد نادانا نوح فلنعم المجیبون.

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو فدائیت دی۔ وفدیناہ بذبح عظیم.

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلت دی۔ واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا.

سیدنا اسحاق علیہ السلام کو حلم دیا۔ بشرناہ بغلام حلیم.

سیدنا لوط علیہ السلام کو حکمت دی۔ ولوطا اتیناہ حکما وعلما.

سیدنا یوسف علیہ السلام کو تعبیر الرؤیا دیا۔ وعلمتنی من تاویل الاحادیث.

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قربت دی۔ قربناه نجیا.

سیدنا داؤد علیہ السلام کو خلافت دی۔ انا جعلناك خليفة.

سیدنا سلیمان علیہ السلام کو عطا دی۔ هذا عطاؤنا.

سیدنا یحیٰی علیہ السلام کو حکمت دی۔ اتيناه الحكم صبيا.

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رفعت دی۔ ورافعك الي.

مگر ان حضرات انبیاء کے یہ سارے کمالات وفضائل عطا فرما کر ہمارے آقا علیہ السلام کو ایسی بے شمار خصوصیات سے نوازا جو کسی اور نبی علیہ السلام کے حصے میں نہ آئیں۔ مثلاً:

۱- اعلیٰ اخلاق: وانك لعلى خلق عظيم.

۲۔ عصمت: والله يعصمك من الناس.

۳۔ نصرت ایزدی: وينصرك الله نصرا عزيزا.

۴۔ فضل وعلم: وكان فضل الله عليك عظيما.

۵۔ محبت الٰہی: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني.

۶۔ قربت ووصلت: ثم دنا فتدلى.

نیز صحیح بخاری میں ساری زمین کا مسجد وطہور بنایا جانا۔ رعب سے مدد، تمام انسانوں کی طرف بعثت، مالِ غنیمت حلال ہونا، تیمم وغیرہ۔ الغرض! کوئی ایسا شرف اور رتبہ نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو دیا ہو تو اس سے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موصوف نہ فرمایا ہو۔ البتہ ہزاروں مختصات ایسے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء سے ممتاز فرمایا۔" (شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳۰ تا ۱۳۱: امام ابو سعید عبد الملک بن عثمان نیشاپوری)

رحمتوں والا نبی جب اس جہاں میں آ گیا   اک مجسم نور گویا خاکداں میں آ گیا
ہر ورق قرطاس پر بھی اسم احمد کی مہک   رنگ مدحت کا عجب نطق وبیاں میں آ گیا
غمکدے پر ایک موج شادمانی چھا گئی   گویا احساس مسرت قلب وجاں میں چھا گیا
شافع محشر شفاعت کا وسیلہ بن گئے   عرصۂ محشر کے جب میں امتحاں میں آ گیا

قرآنِ پاک میں کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا:

وعصى ادم ربه فغوى .

قرآن پاک نے سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش کا تذکرہ فرمایا۔

سیدنا نوح علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا:

فلا تسئلن ما ليس لك به علم .

سیدنا یونس علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

وذا النون اذ ذهب مغاضبا فظن ان لن نقدر عليه .

سیدنا داؤد علیہ السلام کو یاد کرتے ہوئے فرمایا:

لقد ظلمك بسؤال نعجتك

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا تو کہا:

فوكزه موسىٰ فقضىٰ عليه .

یہ تمام آیات ان جلیل القدر پیغمبروں کی لغزشوں کا ذکر کرتی ہیں، مگر ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا تو کہا: **ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وماتاخر .**

''ہم نے آپ کے طفیل سابقہ اور آئندہ امتیوں کے گناہ معاف کر دیئے۔''

مفسرین نے یہاں وضاحت فرمائی کہ ''ماتقدم'' سے مراد سیدنا آدم علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کی لغزشیں ہیں اور ''وماتاخر'' سے مراد اپنی امت کے گناہ ہیں۔

محمد نے انساں کا چہرہ نکھارا   محمد نے دونوں جہاں کو سنوارا
محمد کا دربار سب سے نرالا   دوعالم کو جیتا جو اس در پہ ہارا
وہ دریائے رحمت کہ ہے بیکرانہ   وہ بحر سخاوت کہ ہے بے کنارا
اسی نور سے ہیں مہ ومہر روشن   جو ان کی جبیں سے ہوا آشکارا

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

الذين يتبعون الرسول النبي الامي۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لاریب کلام پاک میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو امی کے لقب سے پکارا۔

پھر مزمل کہا: يا ايها المزمل:

پھر مدثر کہا: يا ايها المدثر

عبد کہا: اليس الله بكاف عبده۔ تبارك الذى نزل الفرقان على عبده۔ سبحان الذى اسرى بعبده۔

نذیر ومبین کہا: قل انىٰ انا النذير المبين۔

احمد کہا: من بعدى اسمه احمد

محمد کہا: محمد رسول الله

رحمت کہا: وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔

مصطفیٰ کہا: اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس۔

رؤف کہا، رحیم کہا: بالمومنین رؤف رحیم۔

صدق کہا: والذی جاء بالصدق۔ وکذب بالصدق اذ جاءہ۔

نبی کہا: یا ایھا النبی۔

رسول کہا: یا ایھا الرسول۔

کریم کہا: انہ لقول رسول کریم

نور کہا: قد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین۔

نعمت کہا: یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونھا۔

عبداللہ کہا: وانہ لما قام عبداللہ۔

شاہد، مبشر اور نذیر کہا۔ داعی، سراجِ منیر کہا۔ طٰہٰ اور یٰسین کہا۔ مذکر کہا۔ فذکر انما انت مذکر ۔

علامہ ابن تیمیہ نے آیت ”لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا“ (رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ النور: ۶۳) کے تحت لکھا ہے:

”اس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یا محمد، یا احمد، یا ابا القاسم پکارنے سے منع فرمایا اور خطاب میں یا رسول اللہ، یا نبی اللہ کہنے کی تلقین کی اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے القابات سے یاد فرمایا جن سے کسی اور پیغمبر کو خطاب نہیں کیا۔ قرآن حکیم میں کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ یا ایھا النبی، یا ایھا الرسول یا ایھا المدثر، یا ایھا المزمل کہہ کر خطاب کیا۔“

(الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ص ۳۸۸، علامہ ابن تیمیہ)

حالانکہ اسی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کو اس کے ذاتی نام سے یاد کیا۔ فرمایا:

یا ادم، یا نوح، یا ابراھیم، یا لوط، یا شعیب، یا ھود، یا صالح، یا داؤد، یا موسی، یا عیسیٰ، یا یحییٰ .

غرضیکہ ہر نبی کا نام لیا مگر جب اپنے حبیب مکرم کو خطاب فرمایا تو صفاتی ناموں سے یاد فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عالم ارواح میں انبیاء کرام سے پختہ عہد لیا۔

واذاخذ اللہ میثاق النبیین ...... الخ

”اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ جو کچھ میں کتاب اور حکمت سے دوں......(ال عمران)

لمحہ لمحہ گونج اٹھی اس سے فضائے چار سو   اسم احمد مجتبیٰ جب ہر اذاں میں آ گیا
وہ رسول آخر واعظم ہے نبیوں کا امام   چھوڑ کر جو لامکاں اس خاکداں میں آ گیا

اس پہ ہوگا رحمت عالم کا بھی لطف وکرم   جو خدائے پاک کے حفظ واماں میں آ گیا

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے

اللہ کے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کا پسندیدہ عمل تھا۔ وہ جب بھی بولتے تو واللہ اعلم ورسولہ (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں) کہتے لیکن حضور علیہ السلام نے کبھی منع نہ فرمایا کہ جو لفظ اللہ کے لئے بولتے ہو وہ میرے لئے نہ بولا کرو جب یہ کہہ دیا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے تو یہ کہنے کی کیا ضرورت کہ اس کا رسول بھی زیادہ جانتا ہے؟ جس طرح آج کل کہا جاتا ہے جب اللہ مدد کرتا ہے تو رسول سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ بہر حال یہودیوں کو اللہ کے ذکر کے ساتھ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا پسند نہیں آیا اور جنہوں نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو اللہ کے ذکر کے ساتھ شرک تصور کیا وہ بدبخت یہودی ہی تھے۔ ان یہودیوں کے اعتراض کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاجزی کا اظہار فرماتے ہوئے تھوڑی سی الفاظ میں تبدیلی فرمائی حالاں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صحابہ رضی اللہ عنہم پر کوئی اعتراض نہ تھا لیکن بدبخت یہودیوں کو شرک محسوس ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کہ پوری کائنات کے لئے رحمت ہیں اس لئے ان بدبختوں کے اعتراض کو مان لیا۔ چنانچہ امام ابن سعد نے حضرت قتیلہ بنت صیفی سے نقل کیا ہے کہ

”ایک یہودی عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے محمد! تم بہت اچھی قوم ہوتے اگر تم شرک نہ کرتے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہم کیسے شرک کرتے ہیں؟“

اس یہودی نے کہا:

”تم میں سے کوئی کہتا ہے:

لا والکعبۃ (یعنی کعبہ کی قسم!)“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو قسم اٹھائے تو رب الکعبہ کی قسم اٹھائے۔“

پھر یہودی نے کہا:

”اے محمد! تم بہت اچھی قوم ہوتے اگر تم اللہ کے شریک نہ بناتے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ کیسے؟“

اس یہودی نے کہا:

”تم میں سے کوئی کہتا ہے:

ماشاء اللہ وشئت۔ (یعنی جو اللہ چاہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں)“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو تم میں سے ایسا کہے تو یوں کہے:

ماشاء اللہ ثم شئت۔ (یعنی جو اللہ چاہے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں)‘‘

جو کہ صدیوں سے خزاں کی یورشوں کا تھا شکار   بن کے وہ جان بہاراں گلستاں میں آ گیا
آپ آئے تو گئی ویرانوں کی قسمت سنور   ایک ریلدی بہاروں کا خزاں میں آ گیا

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بَری

قرآنی سورتوں کے ناموں حوالے سے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں۔

’’وجود کی ’’فاتحہ‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور ذریعہ سے ہوئی۔ ’’آل عمران‘‘ کی ’’بقرہ‘‘ نے آپ کے گھاٹ سے پانی پیا اور ان کی عورتوں ’’النساء‘‘ نے اپنے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے شہود کا ’’مائدہ‘‘ (دستر خواں) بچھایا اور ’’انفال‘‘ والوں نے ’’اعراف‘‘ کے ’’انعام‘‘ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کیا اور ’’توبہ‘‘ سے ’’یونس‘‘، ’’ہود‘‘ اور ’’یوسف‘‘ نے اپنے اوپر پڑھنے والے بوجھل شدائد کے ’’رعد‘‘ سے نجات پائی اور ’’ابراہیم‘‘ نے ’’حجر‘‘ کی تعمیر میں آپ سے سعادت پائی۔ ’’نحل‘‘ کو آپ کے وسیلہ سے وحی حاصل ہوئی اور آپ کی عزت کے ’’کہف‘‘ میں رات کے وقت کمال نے ’’حجر‘‘ کے بغیر ’’اسرا‘‘ کیا۔ ’’مریم‘‘ کے حمل کی مشقتوں نے آسانی کے لئے آپ ہی جلوہ فرماتے اس لئے کہ ’’انبیاء‘‘ کا ’’طٰہٰ‘‘ اور ’’مومنین‘‘ کا ’’حج‘‘ آپ ہی ہیں۔ ’’شعرا‘‘ کاملین کا ’’نور‘‘ اور ’’عنکبوت‘‘ نے آپ ہی کی غار پر جالا تنا اور ’’روم‘‘ نے آپ کے بارے میں یقین کر لیا کہ آپ ہی حکمت کے ’’لقمان‘‘ اور ’’احزاب‘‘ کا ’’سجدہ‘‘ ہیں۔ دلوں نے آپ کی محبت کا ’’سبا‘‘ پیا۔ پس آپ دلوں کے ’’فاطر‘‘ ہو گئے۔ ملائکہ کی ’’صافات‘‘ کے آپ، ’’یٰسین‘‘ ہیں اور مبارک گروہ کی جماعت کے ’’صاد‘‘ ہیں۔ اللہ تعالیٰ غفور کی صفت ’’غافر‘‘ الذنب کے راز ہیں۔ جس سے امور کی ’’تفصیل‘‘ (فضیلت) ہوئی۔ اشراف کے درمیان ’’شوریٰ‘‘ وہ نفس جو آپ سے ’’غاشیہ‘‘ ہے اس کے ’’دخان‘‘ کے ’’زخرف‘‘ میں ’’احقاف‘‘ ہیں۔ آپ ’’محمد‘‘ ہیں تجلیات عرفانیہ کے صاحب ’’فتح‘‘ اور ’’حجرات‘‘ ہیں۔ نفوس انسانیہ کے ’’طور‘‘ سے ’’ذاریات‘‘ کا ’’قاف‘‘ ہیں۔ افلاک کے ’’نجم‘‘ املاک کے ’’قمر‘‘ ہیں۔ اس ’’رحمٰن‘‘ کے نور سے مستمد ہیں جن کے واسطہ سے ’’مجادلہ‘‘ میں ’’حدید‘‘ کا ’’واقعہ‘‘ ہے۔ ’’جمعہ‘‘ میں ’’منافقین‘‘ کے ساتھ ’’صف‘‘ میں ’’ممتحنہ‘‘ کا ’’حشر‘‘ اور مقاتلہ کے ’’تغابن‘‘ میں ہیں اور آپ سے ہی ’’ملک‘‘ میں ’’تحریم‘‘ کی ’’طلاق‘‘ اور احسان کے ’’الحاقہ‘‘ کا ’’نون‘‘ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، ’’نوح‘‘ اور سالکین ’’جن‘‘ کے مقاماتِ ایمانیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ’’معارج‘‘ ہیں۔ ’’مزمل‘‘ ہیں۔ ’’مدثر‘‘ ہیں اور ’’قیامہ‘‘ کی زینت اور فخر ’’انسان‘‘ ہیں۔ اہل ’’نبا‘‘ اور عرفان کے اخلاق ’’مرسلات‘‘ کے مالک ہیں۔ بڑے بڑے اوصاف کے اس لئے ’’نازعات‘‘ ہیں جس نے ’’تکویر‘‘ اور ’’انفطار‘‘ سے ’’عبس‘‘ کیا۔ ’’بروج‘‘ کے ’’انشقاق‘‘ سے ’’مطففین‘‘ کے قاطع ہیں۔ داخل شدہ شہر میں ’’فجر‘‘ کے ’’غاشیہ‘‘ سے حضرت ’’اعلیٰ‘‘ کے ’’طارق‘‘ ہیں۔ ’’شمس‘‘ کی ضیا ’’لیل وضحیٰ‘‘ کا نور ہیں۔ ’’الم نشرح‘‘ ان پر نازل کی گئی جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک رسالت کے لئے خوب کھول دیا۔ ’’التین وعلق‘‘ بلکہ ہر مخلوق

کے لئے اپنی ''قدر'' سے افتخار ہیں۔ سرکش نفس کے ''ہمزہ'' کے ''عصر'' میں ''تکاثر'' کے ''قارعہ'' سے ''عادیات'' نے ''زلزلہ'' کیا۔ عام ''الفیل'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ''کوثر'' وسلسبیل کے ''ماعون'' سے ''قریش'' خوش ہوئے۔ ''ابولہب'' کے خلاف ''نصر'' کے ساتھ ''کافرین'' پر غالب آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''اخلاص'' کامل ہوا اور ''فلق'' واضح ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''الناس'' کو ہدایت دی حتیٰ کہ ہر شخص اپنے رب کے قریب ہو گیا۔''

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد سوم ص ۵۶۶، علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی)

وہ خیر البشر جس نے لاکھوں سروں سے   ہزاروں خداؤں کا جادو اتارا
در مصطفیٰ پر ہو جس کی رسائی   کہیں اور وہ کیوں پھرے مارا مارا
وہ ''مولائے کل جس کو اپنا بنا لیں   نہ کیونکر درخشاں ہو اس کا ستارا
جسے الفت مصطفیٰ ہو میسر   اسے جورِ اغیار بھی ہے گوارا
ادھر جان ودل اس شرف پر تصدق   ادھر ایک چشم کرم کا اشارا

میں تو محمد ہوں: صلی اللہ علیہ وسلم

جب کافروں نے حضور علیہ السلام کو محمد کی بجائے مذمم کہہ کر توہین کرنے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا ''کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کی بدزبانی اور لعن طعن کو مجھ سے کیسے پھیرا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اور مذمم پہ لعن طعن کرتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(اللمع فی اسباب الحدیث ص ۲۲۱، امام جلال الدین سیوطی، کنز العمال ص ۲۲۲، ج ۱۱، علامہ علاؤ الدین علی متقی، صحیح بخاری کتاب المناقب ص ۳۸۲ امام محمد بن اسماعیل بخاری، مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۱۲۹ ج ۱۳ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب)

☆ حضرت حسان نے کیا خوب فرمایا:

واحسن منك لم ترقط عيني   واجمل منك لم تلدا النساء
خلقت مبرأ من كل عيب   كانك قد خلقت كما تشاء

☆ مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

لم ارقبله ولا بعده مثل .

(مسند زید ص ۴۳۹ حدیث ۸۲۵، امام زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین (الانوار فی شمائل النبی المختار ص ۱۳۶، امام حسین بن مسعود (بغوی)

☆ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا بیان کیا تو اس کے بعد میں نے حضور علیہ السلام کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے (تعجب سے) اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور! آپ نے اس طرح بیان کیا تھا۔ فرمایا: مسئلہ یہی ہے لیکن

میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ (ابوداؤد شریف، امام سلیمان بن اشعث بجستانی ص ۳۶۸ ج ۱)

☆ یہی ارشاد صوم وصال کے موقع پہ تھا۔ (ایضاً ص ۳۳۰ ج ۲)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی "آپ کے نور سے سارا جہاں روشن ہو گیا"۔ (البدایہ والنہایہ ص ۵۶ ج ۵، ابن کثیر)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کسی خوبصورت کو نہیں دیکھا یوں تھا جیسے سورج چہرۂ انور میں پھرتا ہو۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے حسن کے جلوؤں کو دیکھ کر ابو کثیر الہذی کا یہ شعر پڑھنے لگیں۔

فاذا نظرت الی اسرة وجهه برقت کبرق العارض المتهلل

جب میں نے اس رُخ تاباں پہ نگاہ ڈالی تو یوں لگا کہ بادل کے ٹکڑے میں بجلی چمک رہی ہے۔

(حلیہ محمد عربی ص ۱۰۶، خطیب عمر حیات)

☆ حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضور کی بارگاہ میں یوں عرض کی۔

ما ان رایت ولا سمعت بما اری فی الناس کلهم بمثل محمد
اوفی واعطی بحزیل اذا جتدی ومتی تشاء یخبرك عما فی غد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل انسانوں میں نہ میں نے دیکھا اور نہ میں نے آج تک سنا۔ آپ بڑے باوفا ہیں بخشش پہ آئیں تو بہت کریم اگر تو چاہے تو آنے والے حالات کی تجھے خبر دیں۔

(اسد الغابہ ص ۱۰۰ ج ۳ حصہ ۸، عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری)

محمد کا ثانی جہاں میں نہیں زمیں میں نہیں آسماں میں نہیں
جہاں والوں کے بھی گماں میں نہیں محمد کا ثانی جہاں میں نہیں

عبارا تنا شتی وحسنك واحد وكل الی ذلك الجمال یشیر

ہماری عبارتیں مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہے۔ سب کا اشارہ اس جمال کی طرف ہے۔

حضرت کعب بن مالک نے عرض کی۔

وردناه بنور الله یجلو دجی الظلماء عنا والغطاء

ہم اپنے ساتھ اللہ کا نور لے کر اس مقام پہ پہنچ گئے جو اندھیری رات کی تاریکی اور پردے کو ہم سے دور کرتا ہے۔

(سیرت النبی لابن ہشام ج ۱ ص ۹۱۰)

ہمارے آقا علیہ السلام کا دل ساری کائنات سے افضل (منہج سلف الصالحین ص ۵۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ سب زمانوں سے افضل آپ ﷺ کی زندگی سب سے اعلیٰ، آپ ﷺ کی امت، ازواج، صحابہ، آل کی جب مثال نہیں تو کوئی آپ کی

مثال کہاں سے لائے۔

لو لم یکن فیہ ایات مبینة　　　کانت بدیھتہ عن الخبر

اگر آپ کی صداقت پہ نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو آپ کی شخصیت آپ کی صداقت کے لئے کافی تھی۔

(عہد نبوی میں نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۱)

ذات احمد ہے وہ بحر بے کراں　　　جس کا ایک قطرہ ہے یہ کون ومکاں

(کلیات امدادیہ، رسالہ غذائے روح ص ۱۵۷، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

محمد کا ثانی جہاں میں نہیں ہے

من نور رب العرش کون نورہ　　　والناس فی خلق التراب سواء

''رب عرش کے نور سے بلاواسطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا گیا اور تمام لوگ مٹی کی پیدائش میں برابر ہیں۔''

خرت لہ شرفات کسری ھیبة　　　و لیوم مولدہ اضمحل بناء

''شاہِ ایران کے محل کے کنگرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت سے گر گئے اور آپ کی ولادت باسعادت کے دن عمارت کم زور ہوگئی۔''

و بہ توسل ادم فی ذنبہ　　　وتشفعت بمقامہ حواء

''آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کے سلسلے میں آپ ﷺ کا وسیلہ پیش کیا اور حضرت حوا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سفارشی بنایا۔''

و بہ توسل نوح فی طوفانہ　　　فاجیب حین طغی علیہ الماء

''سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنے دور کے طوفان میں آپ کا وسیلہ پکڑا اور جب پانی نے سرکشی دکھائی تو توسل قبول کیا گیا۔''

و بہ دعا ادریس فارتفعت لہ　　　عند الاجابة رتبة علیاء

''اور سیدنا ادریس علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ سے دعا مانگی، وہ مقبول ہوئی تو آپ کا بلند مرتبہ مزید بلند ہوگیا۔''

وبہ استجیب دعاء ایوب وقد　　　اودی بہ عند المصاب بلاء

''اور آپ ہی کے وسیلے سے سیدنا ایوب علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی جب کہ آزمائش نے مصیبت کے وقت انہیں موت کے کنارے پہنچا دیا تھا۔''

و بہ نجا من بطن حوت یونس　　　لما دعا وتجلت الظلماء

''اور آپ ہی کے وسیلے سے سیدنا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی جب انہوں نے دعا کی اور اندھیرا چھٹ گیا۔''

و ارتد یعقوب بصیرا اذدعا بالمصطفی فعلیه عاد ضیاء

جب حضور علیہ السلام کے وسیلے سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعا مانگی تو آنکھیں روشن ہوگئیں۔

(مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام ص ٦٣ تا ٦٥، امام محمد بن موسیٰ مراکشی۔ قصیدہ ابوالحسن علی بن ہارون بن علی)

محمد ہمارے بڑی شان والے

علامہ کمال الدین دمیری شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

لم یخلق الرحمن مثل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابدا وعلمی انہ لا یخلق

”نہیں پیدا کیا اللہ نے مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی اور مجھے یقین ہے کہ وہ نہ پیدا کرے گا۔“

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سخی کہ کبھی لفظ نہ نہیں کہا۔ (مشکوٰۃ ص ١٣٦ جلد ٣ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جو اتنا عطا فرماتے ہیں کہ اپنا خیال نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ص ١٣٧ جلد ٣ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی بارگاہ میں ہر خاص و عام کی سنی جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ١٣٧ جلد ٣ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

ارے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کا تحفہ اور رحمت ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ١٣٥ جلد ٣ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

سرخرو ہوگا سرِ میدان وہ دنیا میں جو بارگاہِ سرورِ کون و مکاں میں آ گیا
ہے وہی حلقہ بگوشِ مصطفیٰ صل علی چھوڑ کر سب کو جو ان کے آستاں میں آ گیا
اذن طیبہ میں سکونت کا جسے نیر ملا یہ سمجھ لیجئے کہ وہ دارالاماں میں آ گیا

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

خوبی وہ ہوتی ہے جس کو دشمن بھی تسلیم کرے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں ”جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے؟“ سکھوں کے پیشوا بابا گرونانک نے کئی مقامات پر حضور علیہ السلام کی تعریف کی ہے ان میں سے ایک مقام یہ ہے۔

میم محمد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچا ای دربار

”میم محمد اور چاروں کتابوں کو حق مان! مان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سچے ہیں۔“

(مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ص ٢٢٠، پروفیسر چودھری غلام رسول چیمہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے متعلق لکھتے ہیں:

عملاں والے تت دن ہوسن بے پروا
سٹی چھٹے نانکا حضرت جناں پناہ

یعنی قیامت کے دن وہ لوگ جن کے اعمال اچھے اور نیک ہوں گے بے فکر ہوں گے۔ نانک کہتا ہے: وہی لوگ نجات پائیں گے جن کی پشت پناہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔''

(مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ص ۲۲۱، پروفیسر چودھری غلام رسول چیمہ)

اسی طرح ہندو کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف القاب مذکور ہیں جن میں سے چند ذیل میں بیان کئے گئے ہیں:

۱۔ سروا: جس کی کثرت سے تعریف وثناء کی جائے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ اگنے ویشوانر: اس کا مطلب ہے اہل دنیا کے لئے رحمت یعنی رحمۃ للعالمین

۳۔ انتم اوتار: ''انتم'' کے معنی آخری اور اوتار کے معنی نبی ورسول کے ہیں یعنی آخری نبی ورسول خاتم النبیین۔

۴۔ جگت پتی: جگت کے معنی دنیا اور پتی مطلب سردار اور سربراہ یعنی سید عالم اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۔ ورت دھاری: ورت کا معنی ہے دنیا اور دھاری کا مطلب رکھوالا یعنی دنیا کا رکھوالا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندو کتابوں میں ص ۱۳۲ تا ۱۳۴: ابن اکبر الاعظمی)

ممکن نہیں کہ اس پہ گمان زندگی کا ہو وہ دل کہ جس میں حب حبیب خدا نہیں
نیر دوام زندگی ہے قریب آنحضور جو آپ کا ہے اس کا مقدر فنا نہیں

عیسائیوں کو دعوتِ انصاف

آج عیسائی بڑھ چڑھ کر ہمارے آقا علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں، ذرا انجیل پر نظر کریں تو انہیں معلوم ہو کہ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے (ﷺ) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ

''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ (یعنی خدا) سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی روحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیوں کہ نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔'' (یوحنا کی انجیل: باب ۱۴، آیت ۱۵ تا ۱۷)

''میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ (یعنی خدا) میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔''

(یوحنا کی انجیل باب ۱۴، آیت ۲۵ تا ۲۶)

عیسائی کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیات میں روح القدس اور مددگار سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر روح القدس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہوتے تو میں کی ضمیر استعمال فرماتے اس کی بجائے ''وہ'' فرمایا اپنے معانی کے اعتبار سے کمالات نبوت پر دلیل ہے اور مدلول ہے۔'' (رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم ص: ۱۴ تا ۱۵، قاضی سلیمان منصور پوری)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد اس لئے کہتے ہیں کیوں کہ ان کی تعریف ممکن نہیں کیوں کہ اسم محمد حمد سے بنا اور حمد کہتے ہیں: اللہ کی تعریف کو۔ اللہ کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی اور حمد سے ہی اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنا ہے تو جب حمد بیان نہیں ہو سکتی تو محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کیسے بیان ہوں۔ نہیں سمجھ آئی! ارے اللہ بتانا چاہ رہا ہے کہ پہلے حمد کا سمندر تو پار کر پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پانا یعنی ناممکن ہے کیوں کہ یہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ رب العالمین کا ذکر کائنات کے احاطہ سے باہر ہے، پوری کائنات بھی مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور رب العالمین کے ذکر کا حق ادا نہیں کر سکتی کیوں کہ یہ محمد ہیں وہ اللہ۔ ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی ذات بیان والفاظ سے بالاتر ذات ہے۔ اسی لئے اللہ نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا سکھا دی اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی۔ اللہ نے فرمایا: اگر تم میرے لاثانی شہکار بے مثل ومثال محبوب کی تعریف کرنا چاہتے ہو تو بس **صلوا علیہ وسلموا تسلیما** پر عمل کرو اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ کی تعریف بتادی کہ ہر لحمہ **الحمد للہ رب العالمین** کہو!

بن ذات مصطفیٰ ہمیں ملتا نہیں خدا — بے واسطہ قبول ہماری دعا نہیں
گور غریباں کی طرح ویران ہے وہ دل — جس میں فروزاں حب نبی کا دیا نہیں
مل جائے کاش ذرۂ عشق نبی مجھے — اس کے سوا تو اور کوئی مدعا نہیں
پڑھنا جناب مصطفیٰ پر روز وشب درود — کوئی وظیفہ دوسرا اس سے بڑا نہیں

○

نبی کریم ﷺ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

الفضل ما شهدت به الاعداء (بے شک بزرگی اور فضیلت وہی ہے جس پر دشمن بھی گواہی دیں)

مشرق و مغرب کے بڑے بڑے محقق، اصحاب فراست ولیاقت نے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ دنیا کے بڑے بڑے لوگوں میں سب سے اونچا اور بلند ہے، اور غیر مسلم محققین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب، دیانت، امانت داری، غریبوں پر رحم و کرم، مساوات بین الاقوام اور انسانی صفات کا مکمل نمونہ آپ کو مان لیا ہے۔ لہٰذا مفکرین نے اپنی تحریروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو اعتراف حقیقت کیا ہے انہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہے، البتہ عطر بیز الفاظ سے جو خوشبو پیدا ہوتی ہے ان کے مطابق عنوانات قائم کئے ہیں۔

1- سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر (ﷺ):

تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ (مقالہ نگار انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا)

2- شعاع نور، مظہر اتم، مینار ہدایت (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جمال کبریائی کی وہ شعاع رنگ و نور ہیں جو ایک پیکر انسانی میں جلوہ گر ہو کر ظلمت کدۂ جہاں کو رشکِ صد جہاں بنانے آئی تھی...... اور بنا گئی۔

انسانیت کا وہ مظہر اتم جس کی انسانیت کے سامنے فرشتوں کی گردنیں جھک گئیں وہ نادر روزگار ہستی جس کے مافوق الفطرت کمالات کو سمجھنے سے عقلِ انسانی باوجود اپنی بلند پروازیوں کے یکسر قاصر رہے گی۔

وہ جلیل القدر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس کا اسوۂ حسنہ کائنات کے لئے ہر شعبہ عمل میں تقلید کا ایک بہترین اور افضل ترین نمونہ بن گیا۔ وہ مینار رشد و ہدایت، وہ سراج صداقت و حقانیت جس کی ضیا باریاں ہر زمانہ میں گم گشتگانِ بادیۂ ضلالت کے لئے صراطِ مستقیم کا پیام ثابت ہوئیں...... اور ہوتی رہیں گی'' (حکیم پنڈت کرشن کنورت شرما)

3- پیکر شرافت (ﷺ):

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق وہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرد و پیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے''۔ (مغربی فاضل مارکس ڈاڈ)

4- مصلحِ اعظم (ﷺ):

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص سے ہر وقت ملنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فیاضی و سیر چشمی غیر محدود تھی' اصلاحِ قوم کی فکر میں ہمہ وقت مصروف و منہمک رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے لئے بہترین مثال پیش کی' مزاج میں تمکنت و نخوت نام کو بھی نہ تھی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعظیم و تکریم کے رسمی آداب سے بھی منع فرمادیتے تھے''۔ (ڈاکٹر گلیوڈیا)

5- دنیا کے بہترین استاد (ﷺ):

''پیشوائے دین اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حیثیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو دنیا کے لئے ایک بہترین سبق ہے بشرطیکہ کوئی دیکھنے والی آنکھ' سوچنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل رکھتا ہو''۔ (از بحر نبوت: مصنفہ مہاتما ستیہ وہاری)

6- قابلِ عزت ہستی:

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں کا ایک ایسا طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اس میں جگہ پانا قابل عزت ہے''۔ (از محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 1 مصنفہ پروفیسر مارگولیس)

7- سب سے سچی زندگی:

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام مصنفوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کی سوانح حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات سے زیادہ مفصل اور سچی ہو۔ (از اپالوجی فار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اینڈ دی قرآن مصنفہ جان ڈیون پورٹ)

8- حضرت عیسیٰ سے افضل (ﷺ):

''باوجودیکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی زندگی میں کچھ مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے امور بالکل مختلف ہے' عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے بارہ حواری ناخواندہ' بے سمجھ اور کم حیثیت لوگ تھے۔ برعکس اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے سوائے غلام زید رضی اللہ عنہ اور حبشی بلال رضی اللہ عنہ کے سب کے سب معزز طبقہ کے لوگ تھے اور بعض ان کے خاندان کے بزرگ بھی تھے جنہوں نے بحیثیت خلیفہ اور سپہ سالار اسلام کی وسیع سلطنت کا نظم و نسق بہترین طریقہ سے انجام دیا''۔ (مسٹر گاڈفری ہیگنس)

9- معلم خلق خدا (ﷺ):

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کو بغور پڑھا ہے جو انہوں نے خلق خدا کی خدمت اور اصلاح کے لئے دی۔ میری رائے ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی اسلام کی ہدایتوں پر عمل کرے تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں موجودہ زمانہ میں

سوسائٹی کی اصلاح کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اسلام کی تعلیم کو رائج کیا جائے۔ (جرمنی کا مشہور پروفیسر ہوگ)

عظیم الشان مصلح (ﷺ):

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں جنہوں نے اتحاد امم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت کی اور ان کو ایک اتحادی و صلح پسندی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والا بنا دیا۔ اور ان کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا"۔ (روسی فلاسفر کاؤنٹ ٹالسٹائی)

11- اعلیٰ اخلاق کے پاکیزہ معلم (ﷺ):

میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرنے کا عادی ہوں میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ بانی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے۔ جس نے انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی ہے میں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے اور اس میں مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں۔ (مہاتما گاندھی)

12- جلیل القدر پیشوا (ﷺ):

اسلام دیگر مذاہب میں اس لئے ممتاز ہے کہ اسلام کے برگزیدہ اور جلیل القدر پیشوا کے حالات زندگی میں ابہام یا اسرار کا کوئی ایسا عنصر ملا ہوا نہیں پایا جاتا جو دوسرے کے بڑے بڑے ہادیان مذہب کے گرد حلقہ زن نظر آتا ہے۔ حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی سادگی، شجاعت اور طاقت کی تصویر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے ان بڑے انسانوں کی زندگیوں کی یاد دلاتے ہیں جو اپنے نام تاریخ کے اوراق چھوڑ گئے ہیں۔ (ہوم رول لیگ کی بانی مسز اینی بیسنٹ)

13- عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام کے بانی (ﷺ):

جب ہم اس زمانہ پر غور کرتے ہیں جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت اور رسالت کا علم بلند کیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کیا گیا ہے جو دنیا کی ملکی، مذہبی اور تمدنی ہدایتوں کے لئے کافی ہے تو وہ نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک ایسا عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے کس طرح قائم کیا گیا ہے؟ پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مجموعہ قوانین ہے جو ہر لحاظ سے بہترین ہے۔ (موسیو اوجیل کلوفل)

14- تاجدارِ شرف و فضیلت (ﷺ):

اصول شرع اسلام سے ہر ایک اصل کو دیکھئے تو فی نفسہ ایسی عمدہ اور موثر ہے کہ شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و فضیلت کے لئے قیامت تک کافی ہے۔ اسلام نے اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا نظام سیاست قائم کر دیا ہے جس کی قوت اور متانت کے سامنے تمام سیاسی نظام ہیچ ہیں۔ (مشہور مؤرخ ارکھاٹ)

15-انسانی معیارِ اخلاق کو بلند کرنے والے (ﷺ):

ایک معمولی عقل و سمجھ کا مسلمان بھی جہاں جاتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس کے ساتھ ہوتی ہے جو دوسروں پر ضرور اثر کرتی ہے۔ صبح، دوپہر اور شام کو اسلام کے حکم کا نعرہ (اذان) بلند ہوتا ہے اور سر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جھکا کرتے تھے اب خدائے واحد کے آگے جھکتے ہیں، وہ ہونٹ جو پہلے خوشی کے ساتھ اپنے ہم جنس بھائی کے گوشت پر ملتے تھے اب اس قادر مطلق کی عبادت پر ہلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے معیار اخلاق کو بے حد بلند کر دیا ہے۔

(از دین اسلام مصنفہ جوزف طامسن)

16-موجودہ مصائب کے نجات دہندہ (ﷺ):

موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کے ڈکٹیٹر (رہنما) بنیں۔

(جارج برنارڈ شا)

17-خدا کے سچے نبی (ﷺ):

اگر سچے رسول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثار نفس اور اخلاص نیت کی جیتی جاگتی تصویر ہو اور اپنے نصب العین میں یہاں تک محو ہو کر طرح طرح کی سختیاں جھیلے، انواع و اقسام کی صعوبتیں برداشت کرے۔ لیکن اپنے مقصد کی تکمیل سے باز نہ آئے۔ ابنائے جنس کی غلطیوں کو فوراً معلوم کرلے اور ان کی اصلاح کے لئے اعلیٰ درجہ کی دانشمند تدابیر سوچے اور ان تدابیر کو قوت سے فعل میں لائے تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوئی تھی۔ (ڈاکٹر جے ڈبلیو لیٹر)

18-پیکرِ استقلال (ﷺ):

حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا لگا تار استقلال کے ساتھ جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی، ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر تک نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم متذبذب ہوئے اور نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے۔ (پروفیسر فری مین)

19-روشن چراغ اور صاحب خلق عظیم (ﷺ):

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روشن چراغ تھے۔ رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم تھے کہ ان کے اوصاف بے آخران کی کوشش بار آور اور سعی مشکور ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ و فضائل حسنہ، خلق عظیم، شرافت و نجابت بلکہ منصب رسالت کا انکار بھی محال ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ ایک عظیم الشان، ذی قدر اور بلند مرتبہ انسان تھے، مرسل تھے، مامور من اللہ تھے، اور ان میں وہ الٰہی روشنی اور حقیق نور پرتو فگن تھا جو دنیا میں آکر ہر شخص کو منور کرتا ہے اور کچھ ہمیں پر موقوف نہیں بلکہ بیشتر غیر مسلم مصنفین باوجود مخالفت و دشمنی کے آ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یہاں تک کہ بعضوں نے صاف الفاظ میں ان کا مامور من اللہ اور رسول اللہ ہونا تسلیم کیا۔ (از قران السعدین ص 58 و ص 84 مصنفہ مسیحی عالم بحوالہ حقانیت اسلام

20-معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی (ﷺ):

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں۔ جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا۔ ان کی تعلیم تمام انسانوں کی مساوات' باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت تھی۔ (ریمنڈ لیروگ)

21-تعلیماتِ جمہوریت کا سر چشمہ (ﷺ):

عرب- جہاں ایک خدا نے اونٹ والے صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا جس نے وہ تعلیمات دیں' جو جمہوریت کا سر چشمہ کہی جا سکتی ہیں ان صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو صحیح مساوات اور اخوت کے ایک رشتہ میں جکڑ دیا اور وہ واقعی طور پر بہترین تعلیمات تھی۔ (بلبل ہند سروجنی نائیڈو سابق صدر کانگریس)

22-جلال اور بزرگی کے مستحکم ستون (ﷺ):

جس طرح دنیا میں اور بزرگ اپنے جلال اور بزرگی کا ایک مستحکم ستون قائم کر گئے ہیں اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی فضیلت کا ایسا جھنڈا کھڑا کر گئے ہیں کہ جو ہمیشہ کے لئے ان کی یادگار رہے گا۔ یعنی یہی اسلام کا جھنڈا جس کے نیچے اس وقت پچاس کروڑ کے قریب دنیا کے آدھی پناہ گزیں ہیں اور ان کے نام پر جان دینے کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ یہ ان کی فضیلت کا بڑا اعالی شان نشان ہے۔ (برہمو سماج کے لیڈر شرح شردھے پرکاش دیوجی)

23-رحمت عالم من الرحمٰن (ﷺ):

اے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے عرب دیش کے برگزیدہ یوگی صلی اللہ علیہ وسلم (عابد) قربان جاؤں میں تیرے قدموں پر' اگر نہ ہوتا تیرا وجود تو کس طرح سے رحمت کا نزول ہوتا قبائل عرب پر' حقیقت میں تو تھا ایک رحمۃ من الرحمٰن سارے جہاں کے واسطے' اے امی نادار وامین شاندار صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرے صدقے ہو جاؤں تیرے میٹھے اور پیارے نام پر' آتا ہے جب تیرا نام میری زبان پر تو شہد کی مٹھاس سے بڑھ کر حلاوت پیدا ہوتی ہے میرے انگ انگ پر۔

دے درشن تو کم از کم ایک دفعہ اس ہند کے دیش میں تا کہ مٹ جاویں غلطیاں ساری کہ جن پر پڑی ہے امت تیری۔

(پروفیسر چیتن دت۔ بی۔ اے)

24-ہادیانِ مذاہب کے سرتاج (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں میرے جیسے ناچیز اور ہیچمدان کا گزارش کرنا یا عرض کرنا سراسر گستاخی' بے ادبی' چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولیوں کے ولی' پیروں کے پیر' آسمان نبوت کے سورج' ہادیانِ مذاہب کے سرتاج اور

رہنمایانِ دین کے رہبر تھے۔ جس طرح آفتاب عالم تاب کو کسی چراغ یا لیمپ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح کسی خاکی انسان کی مدح سرائی ان کی عظمت کو بڑھا نہیں سکتی۔ دینی بزرگی اور دنیاوی عظمت ان کے حضور میں ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر معمولی طاقت والے غیر معمولی انسان تھے اور نوع انسان کی اصلاح کے لئے خدا کے فرستادہ تھے۔ (لالہ بشن داس)

25- بہترین اوصاف کے حامل (ﷺ):

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری بہترین اوصاف اور خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عجز و انکسار، نرمی اور رحم دلی، محبت و الفت سے لبریز تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری شان انسان کی شان سے زیادہ نہیں مجھے اللہ کا نوکر کہہ کر پکارو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر لعنت کیوں نہیں بھیجتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے۔ تو جواب میں فرماتے ہیں مجھے لعنت بھیجنے کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (شکتی آشرم راجپور سندھ کے پروفیسر ایل دسوانی)

26- خاکِ عرب کے ذرہ ذرہ کو ڈائنامیٹ بنانے والے (ﷺ):

کارلائل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاکِ عرب کے ذرّے ذرّے کو ڈائنامیٹ بنا دیا'' بلاشبہ اس سے دنیا بھر کی سلطنتوں، بادشاہتوں اور حکومتوں کی بنیادیں ہل گئیں اور تمدن و تہذیب اور اخلاق کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا سے پس افتادہ عربوں میں کیا روح پھونکی جس سے وہ اس قدر طاقتور بن گئے۔ یہ روح ''واہگرو اکال پرکھ سب شکتی مان'' کی ہستی توحید میں ایمان اعتقاد تھا''۔ (سردار امر سنگھ مالک اخبار شمشیر)

27- محسنِ انسانیت (ﷺ):

اسلام کے داعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے صفحات پر نہایت صاف روشنی میں کھڑے ہیں حالانکہ ان کے مقابلہ میں مسیح علیہ السلام کی تاریخ دھندلی ہے اور بدھ کی ان سے زیادہ دھندلی ہے۔ انہوں نے بت پرستی اور دوسرے مکروہ مروجات کو باطل قرار دے کر خالص سامی وجدان کے ساتھ وحدانیت کا اعلان کیا۔ وہ اللہ کے سچے بندے اور اس کے فرمانبردار پیغام رساں تھے۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے ساتھ اتنا احسان کیا ہے کہ کسی دوسرے انسان نے نہیں کیا''۔ (مدراس کے ہندو فاضل مسٹر ونکٹا رتنام)

28- وحدت کی لڑی میں پرونے والے مہاپرش (ﷺ):

''وحشی جنگجو عربوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے اور ایک زبردست قوم کی صورت میں کھڑا کر دینے کے لئے ایک مہاپرش (عظیم انسان) کا ظہور ہوا۔ اندھی تقلید کے کالے پردے پھاڑ کر اس نے تمام قوموں کے دلوں پر واحد خدا کی حکومت قائم کی۔ و انسانی لعل کون تھا؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (پنڈت شیو نرائن)

29- پاکیزہ خاطر برہمچاری (ﷺ):

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں ہوا۔ یہاں تو آریہ سماجیوں کو ماننا ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شاست

کے مطابق زندگی کا پہلا حصہ مجرد رہ کر گزارا۔ وہ برہمچاری تھے اور ان کا حق تھا کہ شادی کریں۔ معیارِ خانہ داری کے پچیس برس وہ ایک ہی بیوی (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) پر قانع رہے اور وہ بھی دو خاوندوں کی بیوہ' جو نکاح کے وقت چالیس برس کی اور انتقال کے وقت پنسیٹھ برس کی تھی۔ اس بڑھیا سے اس جوان کی نبھ گئی۔ یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ خاطری پر دلالت کرتی ہے''۔

(رسوائے عالم راجپال)

30- رہبران بنی نوع انسان میں ممتاز (ﷺ):

مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ میرے دل میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت عزت ہے میری رائے میں ھادیان دین و رہبران بنی نوع انسان میں ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ (مشہور مؤرخ لالہ لاجپت رائے)

31- عظیم شخصیت اور مجسمہ' استقلال (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی وہ بڑی شخصیت ہیں کہ جس پر دنیا کی طاقت' رعب اور ہمت جس قدر فخر کرے تھوڑا ہے۔ وہ ایسے انسان تھے جن کو استقلال کا پتلا کہا جائے تو مناسب ہوگا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح دعویٰ نبوت تو کئی آدمیوں نے کیا مگر اس میں کامیابی صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم و حاصل ہوئی۔ آج ان کے ہم عصر دعویدارانِ رسالت کا کوئی نام لیوا بھی نہیں مگر ان کے نام پر کٹ مرنے والے لوگوں کی تعداد کروڑہا اور جب تک دنیا قائم ہے ان کا نام بھی قائم رہے گا۔

(متعصب اخبار گرو گھنٹال کے ایڈیٹر لالہ شام لال کپور)

32- یتیموں کے مربی (ﷺ):

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتامی کی بدحالت کو درست کرنے کی طرف جو توجہ کی اور ان کی بہتری کا جو فکر رکھا وہ قابل تعریف ہے۔ یتیموں کو ستانے والوں کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت ملامت سے کام لینا ظاہر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس برائی کی اصلاح کی سخت تڑپ رکھتے تھے۔ (مشہور مسیحی فاضل ویری)

33- عورتوں کے محسن (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کی ایسی حفاظت کی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی اس کی قانونی ہستی قائم ہوئی جس کی بدولت وہ مال و وراثت میں حصہ کی حقدار ہوئی۔ وہ خود اقرار نامے کرنے کے قابل ہے اور برقعہ پوش مسلمان خاتون کو ہر ایک شعبہ زندگی میں وہ حقوق حاصل ہوئے جو آج بیسویں صدی میں اعلیٰ تعلیم آزاد عیسائی عورت کو حاصل نہیں ہیں۔ (مسٹر پیٹر کریٹس)

34- خداداد عطیہ اور اس کا نور (ﷺ):

کیا کبھی آپ نے اس بات کا خیال کیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کیسا تھا؟ ہم اندھے ہیں اور ہمارا یہ تصور سراسر غلط ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے انسان تھے جو صرف جہاد کا فز انتقام اور موت کے موضوع پر تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ایک بچے کی طرح نازک اور کھلنڈرا اور ایک ماں کی طرح خطا معاف کر دینے والا تھا۔ فی الحقیقت یہ

ایک خداداد عطیہ تھے۔

ذرا خیال کیجئے کہ قرآن شریف کی 114 سورتوں میں سے 113 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیثیتوں سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور تھے، اللہ کے رسول تھے، اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت شکنی کا پیغام دیکر بھیجا تھا۔ ایک لمحہ کے لئے قطع نظر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت پر غور کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرائیویٹ زندگی پر نظر ڈالئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیلتے۔ احباب کے ساتھ گفتگو کرتے یا کسی خطار کار یا شکستہ دل کو تسلی دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک اہل دل لوگوں کے دلوں کا مالک ہے''۔ (مسٹر جے۔ کے کور)

35-خوش شکل، فہیم اور غرباء پرور (ﷺ):

''میں نیک اور فاضل، سپین ہمیس'' کی جرأت کی تحسین کے لئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے تسلیم کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔ شکل میں نہایت خوب صورت، فہیم اور دور رس عقل والے، پسندیدہ خوش اطوار، غرباء پرور، ہر ایک سے متواضع، دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب استقلال و شجاعت، سب سے بڑھ کر یہ کہ خدائے تعالیٰ کے نام کا نہایت ادب و احترام کرنے والے تھے، جھوٹی قسم کھانے والوں، زانیوں، سفاکوں (خونیوں) جھوٹی تہمت لگانے والوں فضول خرچی کرنے والوں، لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔

برد باری، صدقہ و خیرات، رحم و کرم، شکر گزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد و تعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔ (انگریزی ترجمہ قرآن بعنوان ٹو دی ریڈر ص 7 مصنفہ جارج سیل)

36-داغ دھبوں سے پاک نورانی چہرہ والے (ﷺ):

حقیقت بہر حال ہے اگر بغض دعناء کی پٹی آنکھوں پر سے اتار دی جائے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ تمام داغ دھبوں سے پاک وصاف نظر آئے گا جو بتلائے جاتے ہیں۔

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ خدا نے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کائنات میں عالم انسان، عالم حیوان، عالم نباتات اور عالم جمادات سب شامل ہیں۔ (سوامی برج نارائن جی سنیاسی بی۔اے)

37-دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی قوم اور ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدتوں مساعدت کا سلسلہ جاری رکھا اور سر توڑ کوششیں کیں کہ ذات پات کا تفرقہ مٹ جائے اور یہی سبب ہے کہ آج اسلام کے اندر ذات، نسل اور قوم کے امتیاز کا کوئی نام ونشان نہیں ہے، دشمنان احمد صلی اللہ علیہ وسلم باوجود تعصب میں اندھے ہونے کے اس کے اقرار پر پابہ زنجیر ہیں کہ انہوں نے اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں ہے کہ جس نے احکام خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرائض کو بوجہ احسن پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ (انگلستان کا مشہور نامہ نگار جس نے دلی سے لے کر غرناطہ تک کے آسمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا کہتا ہے)۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان کی طبیعت میں نام ونمود اور ریا کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہم ان سب صفات کے بدلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ اخلاص پیش کرتے ہیں۔ (از ہیرہیرو اینڈ ہیروزشب ایزاے پرافٹ' مصنفہ طامس کارلائل)

38-پیغمبر مساوات واخوت (ﷺ):

دنیا میں پیغمبر مساوات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تم پوچھتے ہو کیا ان کا مذہب اچھا ہے؟ اگر ان کا مذہب اچھا نہ ہوتا تو وہ پھر زندہ کیسے رہتا؟ صرف اچھے اور نیک انسان ہی کو حیات دوام ملتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مساوات اور انسانی اخوت کے علمبردار تھے۔ (دی گریٹ ٹیچرز آف دی ورلڈ' مصنفہ سوامی دی ویکانند)

39-روئے زمین کے عظیم انسان (ﷺ):

میں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ مشاہیر کے سوانح حیات کے پڑھنے میں صرف کیا ہے میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے عظیم انسان ہیں کہ ان کے مقابلہ کا انسان روئے زمین کی تاریخ پر نظر نہیں آتا۔

مجھے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے دکھ محسوس ہوتا ہے کہ جب اور جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کے احسانات اور اخلاق عظیمہ کا ذکر ہوتا ہے اور جب ہم دنیا کے ایک عظیم الشان رہبر کے حالات سنتے ہیں تو بعض ہندو بھائی کسی قدر تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ (از محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جیون چرتر' مصنفہ مسٹر شانتارام ایم اے' پروفیسر اندرا کالج بمبئی)

40-بلند مرتبہ سیاسی مدبر (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحیح دماغ رکھنے والے انسان اور بلند مرتبہ سیاسی مدبر تھے' انہوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا۔ (از میثاق ملی' مصنفہ روسو بانی انقلاب فرانس)

41-اعلیٰ صفات کے مالک (ﷺ):

ہم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی کسی رذیل حرکت کے مرتکب ہوئے ہوں' البتہ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔ (مسٹر جان آرکس)

42-جمیعۃ الاقوام کے بانی (ﷺ):

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جمیعۃ الاقوام کی بنیاد ڈالی' اس نے قوموں کے اتحاد اور انسانوں کی اخوت کو ایسی وسیع بنیادوں پر قائم کر دیا جس سے دوسری اقوام کو شرمندہ ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمیعۃ الاقوام کے تخیل کی طرف جس طریق سے مسلمان اقوام نے پیش قدمی کی ہے اس سے بہتر مثال دوسری اقوام پیش نہیں کر سکتیں۔ (از دی مسلم ورلڈ آف ٹوڈے' مصنفہ پروفیسر ہرگونجے)

43- صادق عظیم (ﷺ):

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جانتے تھے وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز جھوٹے مدعی نہ تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام میں بڑی خوبیاں اور باعظمت صفات موجود ہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس میں ظلم اور سفاکی کا خاتمہ کیا گیا۔ (از آؤٹ لائن آف ہسٹری' مصنفہ پروفیسر ایچ جی ویلز)

44- پاکیزہ فاتح (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ داخل ہوئے اور اہل مکہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے ان سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی اور پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ (از مقدمہ پیغمبر اسلام پر تقریریں' مصنفہ سٹینلے لین پول)

45- محبوب ترین شخصیت (ﷺ):

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم بڑی ہی دلاویز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم میں ایک ایسی حلاوت اور ایسی لطافت تھی جو دل کو موہ لیتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عربوں سے زیادہ خوش شکل اور خوبصورت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاملات میں ہمیشہ سچے اور انصاف پسند تھے''۔ (از محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانشین' مصنفہ واشنگٹن ارونگ)

46- بہت ہی بڑے کریکٹر کے مالک (ﷺ):

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فطرۃً اُمی اور سچے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے علاوہ کچھ پسند نہ تھا' وہ نہ تو حریص تھے نہ منکر' نہ متعصب اور نہ ہوائے نفس کے پیرو' بلکہ نہایت بردبار' نرم دل اور بہت بڑے کریکٹر کے مالک تھے۔ عرب جو بدنظمی اور پراگندگی کے عادی تھے ان سب کو ایک دائرہ میں لا کر ایک سلسلہ میں منضبط کر دیا' یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی معجزہ تھا''۔

(از لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مصنفہ مشہور فاضل مسٹر اہیڈ ورنگھم)

47- شیریں گفتار' محسن انسانیت (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت ہی کریمانہ اور شریفانہ تھے' معاشرت بہت ہی اچھی تھی' گفتگو شیریں اور انتہائی نرم تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح الرائے اور بہت ہی سچے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی فطرت و جبلت ہر محقق اور پاکیزہ مقاصد والے کے لئے جاذب توجہ ہے اس لئے کہ اس کے اندر خلوص و سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت کے محسنین میں شمار کیا جائے۔ (ماہر السنہ شرقیہ' پروفیسر ماؤنٹ)

48- فخر عالم (ﷺ):

اے شہر مکہ کے رہنے والے اور بزرگوں کی نسل سے (پیدا ہونے والے) اے آباؤ اجداد کے مجد و شرف کو زندہ کرنے والے!

اے سارے جہاں کو غلامی کی ذلت سے نجات دلانے والے! دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کر رہی ہے۔ اور خدا کی اس نعمت پر شکر کر رہی ہے۔ اے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی نسل سے اے وہ کہ جس نے عالم کے لئے اسلام کی نعمت بخشی! تمام لوگوں کے قلوب کو متحد کر دیا اور خلوص کو اپنا شعار بنایا۔ اے وہ کہ جس نے اپنے دین میں (انما الاعمال بالنیات) اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے'' کی تعلیم دی، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت ہی شکریہ ادا کرتے ہیں اور بہت ہی مرہون منت ہیں۔''

(از لائف آف دی ہولی پرافٹ، مصنفہ ڈاکٹر ایسٹن مسٹر ڈی رائیٹ)

49- پکے راست باز اور سچے ریفارمز (ﷺ):

اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے پکے راست باز اور سچے ریفارمز تھے، اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو ہرگز اپنے مشن میں آخر تک مستقل اور ثابت قدم نہ رہ سکتے تھے۔ وہ ڈگمگا جاتے اور ان کو لغزش ہو جاتی۔ (مسٹر اے فری مین)

50- جانوروں کے لئے بھی باعث رحمت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو سخت برا کہا ہے۔ (مشہور انگریز مصنف ڈی ایس ارگولیتھ)

51- اولوالعزم، خلیق اور معاملہ فہم (ﷺ):

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی انصاف پسند شخص ان کی اولوالعزمی، اخلاقی جرأت، نہایت خلوص، نیت، سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال عزم اور حق پسندی و معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ یقینی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سادگی، لطف و کرم اور اخلاق کو بلا خیال مرتبہ قائم رکھا۔ اس کے علاوہ شروع سے آخر تک وہ اپنے آپ کو ایک معمولی پیغمبر بتلاتے رہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ کا دعویٰ کر کے اس میں بھی کامیاب ہو سکتے تھے۔ (لیفٹیننٹ کرنل سائیکس)

52- مقدس ذات اور سچے رسول (ﷺ):

میں نے اپنے تحقیقات میں کوئی ثبوت ایسا نہیں پایا جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت میں شبہ ہو سکے یا ان کی مقدس ذات پر مکروہ فریب کا الزام لگایا جا سکے۔ (مسٹر سیل)

53- پرنور وحدانیت کی بشارت (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی تھے جو دنیائے جہاں کو دعوت حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے اور نبی بھی ایسے کہ ہستی باری تعالیٰ کی پرنور وحدانیت کی ایک بشارت تھے۔ (اتھارٹی ان ریلیجز ص 17 مصنفہ جے ایچ لیکی)

54- اوصاف حسنہ کے مجسم (ﷺ):

پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوصاف حسنہ کے مجسم تھے، مسلمان فطرتاً روحانیت پسند واقع ہوئے ہیں انہیں تہذیب و

اخلاق سے خاص لگاؤ ہے۔ بخلاف ازیں ہندو مادی ترقی کو اپنا نصب العین سمجھتے تھے۔ ان کی تمام خصلتیں نمائش ہیں اور میری یہ پیشن گوئی ہے کہ اگر ہندو سوسائٹی کا یہی طرز عمل رہا تو ہندو قوم دو صدیوں کے اندر صفحۂ ہستی سے محو ہو جائے گی اور بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ دین فطرت اسلام کا پیرو ہو جائے گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ خداوند کریم میری پیش گوئی کو پورا کرے اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لا کر بنی نوع انسان کی تمام تکالیف دور کرے۔ (شری راج وید پنڈت گرادھر شرما رئیس اعظم الٰہ آباد)

55-گمراہوں کے بہترین ہادی (ﷺ):

بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہوں کے لئے ایک بہترین راہ ہدایت قائم کی اور یقیناً آپ کی زندگی نہایت پاک صاف تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غذا ئیت سادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں بالکل تمکنت نہ تھی۔ یہاں کہ وہ اپنے متبعین کو تعظیم و تکریم کے رسمی آداب سے منع فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام سے کبھی وہ خدمت نہ لی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کر سکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازار جا کر خود ضرورت کی چیزیں خریدتے' اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے' خود بکریوں کا دودھ دوہتے اور ہر وقت ہر شخص سے ملنے کو تیار رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کرتے تھے اور ہر شخص سے مہربانی کا برتاؤ فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش اخلاقی' فیاضی اور رحم دلی محدود نہ تھی۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قومی اصلاح کی فکر میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بے شمار تحائف آتے تھے لیکن بوقت وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چند معمولی چیزیں چھوڑیں اور ان کو بھی مسلمانوں کا حق سمجھتے تھے۔ (ڈاکٹر جی ویل)

56-فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار (ﷺ):

عالم الٰہیات' فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار' بانی مذاہب' آئین ساز' سپہ سالار' فاتح اصول عبادت الٰہی میں لاثانی دینی حکومت کے بانی۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سامنے پوری انسانیت ہیچ ہے۔

(از ہسٹری لاٹرکی' مصنفہ الفریڈ ڈی الرٹائن فرانسیسی ادیب)

57-سردار اعظم اور حیرت انگیز معلم (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دراصل سرور اعظم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا' ان کے آپس کے تنازعات و مناقشات ختم کیے۔ تھوڑی ہی مدت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے نصف دنیا کو فتح کر لیا۔ 15 سال کے قلیل عرصہ میں لوگوں کی کثیر تعداد نے جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کر لی۔ مٹی کی بنی ہوئی دیویاں مٹی میں ملا دی گئیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا۔ (فرانس کا عظیم ترین جرنیل۔ نپولین بوناپارٹ)

58-قوم' حکومت اور مذہب کے بانی (ﷺ):

دنیا کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت ایک قوم' ایک حکومت اور ایک مذہب کے بانی ہوئے۔

(از محمد اینڈ محمدن ازم۔ معنفہ باسورتھ سمتھ' مشہور عیسائی راہب)

59-ایک عظیم شعلۂ نور (ﷺ):

بس ایک شعلہ گرا، محض ایک شعلۂ نور، اور وہ بھی ایک ایسی سرزمین پر جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس پر انسانی آزادی پنپ نہیں سکتی لیکن اس زمین کی ریت بارود ثابت ہوئی۔ (نامعلوم)

60-مشیت الٰہی کے مبلغ (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی بنیاد عبادت اور تہذیب نفس پر رکھی کل تعلیمات کا قدر مشترک یہی ہے کہ نفس کو مغلوب اور مہذب بنایا جائے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اپنے کل ارادوں کو خدائے قدوس کی مشیت پر چھوڑ دیں۔ (فرانس کا مشہور فلسفی فالیسٹر)

61-پامال ذروں کو درخشاں ستارے بنانے والے:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید و جہاد کی صدا بلند کی۔ عرب کے پامال ذروں کو ایک قلیل عرصہ میں درخشاں ستارے بنا کر تمدن و تہذیب اور سیاست کے فلک پر چمکا دیا۔ اس حیرت انگیز انقلاب و ترقی کی شان، کسی لیڈر، مصلح یا نبی کی زندگی میں تلاش کرنا بیکار اور بے سود ہے''۔ (عبدالمسیح)

62-سچے، امین اور پاکباز (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور امین تھے، پاکباز اور غمگسار تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی نبی ہیں اور دشمنوں کے ہر اتہام سے بری اور کوسوں دور ہیں۔ رعونت اور تکبر کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نام تک نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود برگزیدہ نبی ہونے کے ہر وقت مغفرت کی دعا مانگتے اور اللہ سے ڈرتے اور ڈراتے رہتے''۔ (کاؤنٹ ہنری)

63-عالم انسانیت کے استاذ (ﷺ):

عرب بت پرست تھے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خدا پرست بنا دیا۔ وہ لڑتے اور جھگڑتے اور جنگ و جدال کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اعلیٰ سیاسی نظام کے ماتحت متفق کر دیا۔ وحشت و بربریت کا یہ عالم تھا کہ انسانیت شرماتی تھی۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اخلاق حسنہ اور بہترین تہذیب و تمدن کے وہ درس دیئے جس سے نہ صرف ان کو بلکہ تمام عالم کو انسان بنا دیا۔ (مسٹر گارس)

64-مردہ عربوں کو اشرف ترین بنانے والے (ﷺ):

عرب جو بالکل مردہ ہو چکے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نئے سرے سے تازہ روح پھونک کر ان کو اشرف ترین قوم بنا دیا جس کے ذریعے وہ بلند سے بلند مراتب پر جاگزیں ہو گئے۔ ایسے بلند کارنامے ان کے ہاتھوں ظاہر ہوئے جن کا دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔ ان تمام ترقیوں اور کامیابیوں کا سہرا تمام تر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات گرامی کے سر ہے۔ (فرنسیسکو ریزولد)

65--بہترین سیاسی قانون دان (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا بہترین اور سیاسی قانون دنیا کے سامنے پیش کیا جو صدیوں سے مختلف قوموں اور اقطاعِ عالم کے بسنے والوں کے قلوب پر حکومت کرتا چلا آ رہا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزانہ کرشمہ ہے کہ جس تے بڑے بڑے فاتحین اور معزز مذہبی پیشواؤں کو نیچا کر دکھایا۔ (از لائف آف ہولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مصنف انگریز مورخ فنل)

66-بہت بڑے حکیم و موحد (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے حکیم تھے' انہوں نے وحدانیت پر زور دیتے ہوئے انسانوں کو بت پرستی اور انسان پرستی سے اس علمی و عقلی قاعدہ کے ذریعہ سے نجات دلائی کہ دنیا اور دنیا کا ذرہ ذرہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہو گیا۔ (مسٹر صیان)

67-ضعیف و محتاج کے لئے رحمت (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخی زندگی کی تعریف ان معجزانہ الفاظ سے بہتر ہو سکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ضعیف اور ہر محتاج کے لئے سب سے بڑی رحمت تھے۔ یتیموں' مسافروں' ضعیفوں' فقیروں' بے کسوں اور مجبوروں کے لئے واقعی اور حقیقی رحمت اور نعمت تھے' عورت جو تمام عالم کے نزدیک ذلیل تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رہین منت ہے"۔ (پروفیسر لیک)

68-صراطِ مستقیم پر ڈالنے والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وہم کو زائل اور تمام اصنام کی عبادتوں کو باطل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچے اور بے مثال امین تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو گمراہیوں سے نکال کر صراط مستقیم پر لا کر ڈال دیا۔ (مسٹر ہربرٹ وائل)

69-صائب الرائے اور بے مثال مفکر (ﷺ):

نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلند ترین اخلاق کے حامل' فکر بے مثال اور بہت ہی صائب الرائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو معجزانہ ہوا کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے"۔

(از لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مصنفہ مورخ آرونگ)

70-عقل میں یگانۂ روزگار (ﷺ):

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو محض امی تھے مگر عقل و رائے میں یگانہ روزگار تھے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے۔ لغویات کبھی زبان سے نہ نکالتے' مساکین کو دوست رکھتے' کبھی فقیر کو فقر کے سبب سے حقیر نہ جانتے۔ نہ کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہی کے سبب سے خوف کرتے تھے۔ (مشہور فرانسیسی مورخ' موسیو سیدیو)

71-نہایت خوش طینت اور فیاض (ﷺ):

ہم جانتے ہیں کہ اوہام باطلہ کی دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پھیلائی۔ تعدد ازواج اور طلاق کو محدود

کر دیا۔ غلاموں کے آزاد کیے جانے پر زور دیا اور خود اس کی مثال قائم کی اور مسلمانوں کی مساوات کو اصول اولین قرار دیا۔ وہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش طینت، عادل فیاض اور بردبار تھے"۔ (مسٹر گورہم)

72- بہادر، غیور اور حق پرست (ﷺ):

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی بھی جنگیں لڑنا پڑیں، وہ سب دفاعی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین چیزیں تھیں۔ دین سے دست برداری، موت اور حق پرستی (نامعلوم)۔

73- ایشیا کے لئے قابل فخر (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ محسن تھے۔ ایشیا جبکہ اولاد پر فخر کرتا ہے تو اس وحید الدہر و اکبر الرجال شخص صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر فخر کرنا واجب اور ضروری ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں شک کرنا گویا اس قدرت الٰہی میں شک کرنا ہے جو کہ تمام کائنات عالم پر مشتمل ہے۔ (از پرافٹ نمبر، مضمون نگار مسٹر جان)

74- تاریخ عالم کے انقلابی (ﷺ):

کولمبس نے جب نئی زمین دریافت کی اس سے ایک ہزار سال قبل مکہ میں ایک بچہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ عالم میں انقلاب برپا کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوّل شخص ہیں جنہوں نے جزیرہ عرب کے تمام قبائل کو ایک کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مناسب وقت میں تشریف لائے جب کہ عرب کو اجنبیوں کے ہاتھوں سے خلاصی کی سخت ضرورت تھی۔ آپ اپنی محنتوں و کوششوں میں بشارتوں و خوشخبریوں کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔ (مسٹر رائل ٹامس امریکی)

75- قدر و منزلت کے لائق (ﷺ):

انسان جس قدر زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک سے مطلع ہوگا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزشتہ اور موجودہ انسانوں کی عقیدت مندی کے اسباب کو بھی پورے طور پر محسوس کرے گا۔ لوگوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وجہ الفت و محبت جان جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قدر و منزلت سے بھی واقف ہو جائے گا۔ (مینو جان)

76- عظیم مذہبی قائد اور غیور جنرل (ﷺ):

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذہبی لوگوں کے سب سے بڑے قائد تھے اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ مصلح تھے۔ فصیح اور بلیغ تھے اور بہت ہی غیور جنرل تھے۔ (ڈاکٹر سوئمل روئمر)

77- عظیم ترین عاقل و عادل (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل ان عظیم ترین عقلوں سے تھی جن کا وجود دنیا میں عنقا کا حکم رکھتا ہے وہ معاملہ کی تہہ تک پہلی ہی نظر پہنچ جایا کرتے تھے۔ اپنے خاص معاملات میں نہایت ہی ایثار اور انصاف سے کام لیتے۔ دوست و دشمن، امیر و غریب، ضعیف ہر

ایک کے ساتھ عدل و مساوات کا سلوک کرتے"۔ (سر فلیکڈ)

78-بت شکن نبی (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے۔ بت پرستی کو بالکل غلط اور لغو جانتے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو وحشیانہ مذہب اور پست اخلاق سے نجات دلائی۔ ممکن نہیں کہ ہم ان کے قلبی اخلاص اور دینی حمیت کا انکار کریں۔ (پرنسپل ایڈورڈ ساؤتھ)

79-سب سے اکمل اور افضل (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل اور افضل تھے۔ اور آئندہ ان کا مثال پیدا ہونا محال اور قطعاً غیر ممکن ہے۔ (ڈاکٹر شیلے)

80-منتشر کو متحد کرنے والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام منتشر و پراگندہ قبائل کو اتحاد و اتفاق کے رشتہ میں منسلک کر دیا ان کا اصول دین او مقصد ایک تھا۔ انہوں نے اپنی حکومت اور سلطنت کے بازو تمام اقطار عالم میں پھیلا دیئے اور اپنی تہذیب و تمدن کے جھنڈے کو اس وقت بلند کیا جبکہ یورپ جہالت کے عمیق غاروں میں غلطاں و پیچاں تھا۔ (مسٹر لیڈ پول)

81-نور ہدایت (ﷺ):

جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و سچائی کا انکار کیا۔ حقیقتاً وہ جاہل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرمی اور سیرت پاک سے نا آشنا ہے جبکہ لوگ ضلالت کی تنگ و تاریک گھاٹیوں سے گزر رہے تھے۔ خالق و مخلوق کے تعلقات کو بالکل بھلا بیٹھے تھے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت کے نور سے منور فرمایا۔ فطری و طبعی اصول و قوانین بنائے اور بجائے تثلیث کے لغو عقیدہ کے وحدانیت کے پاک عقیدہ کا اعلان فرمایا۔ یہی چیز اسلام کی اصل اصول ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی کنجی"۔ (مسٹر تسمیر فرانسیسی)

82-طبیب حاذق اور اعلیٰ مقنن (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم طبیب حاذق' اعلیٰ مقنن اور عظیم جنرل تھے اور ان دعوؤں کی تصدیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احادیث کی چھان بین کرنے والے پر مخفی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربع صدی سے بھی قلیل عرصہ میں دنیا کی تاریخ کو الٹ دیا۔ وحشی اور بالکل غیر مہذب قوم کو تہذیب و تمدن کے اوج فلک پر آفتاب بنا کر چمکا دیا۔ کیا اب بھی کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا انکار کر سکتا ہے کہ وہ خداوند کریم کے عطا کردہ نہیں تھے"۔ (مشہور مغربی مورخ مسٹر ڈیلز)

83-جلیل القدر اور عظیم الشان رسول (ﷺ):

بلا کسی شک و شبہ کے کہا جا سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور اللہ قادر مطلق کے رسول تھے اور نہ صرف رسول بلکہ جلیل القدر

اور عظیم الشان رسول تھے جنہوں نے ملت اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ (مسٹر کسلوزان)

84-ذلت وہلاکت کے گڑھے سے نکالنے والے (ﷺ):

بعض لوگ عربیت کی ناواقفیت اور جہالت کی بناء پر قرآن کو پڑھ کر ہنستے ہیں۔ اگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فصیح و بلیغ اور دل ہلا دینے والی زبان وعبارت سے لوگوں کو تبلیغ وہدایت کے درس دیتے ہوئے سنتے تو ان کی طرح یہ بھی سربسجود ہوکر بے اختیار چیخ اٹھتے کہ اے اسلام کے سچے نبی ہم کو ذلت وہلاکت کے گڑھے سے نکال کر عزت ونجات کی بلندیوں پر پہنچا دے۔ (جان-جیک ردیو)

85-قبیلے اور وطنیت کے بت شکن (ﷺ):

اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو میرے خیالات ہیں ان خیالات کا حامل اگر مسلمان کہلا سکتا ہے تو میں بلاشبہ مسلمان ہوں اور مجھ کو اس پر فخر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بت شکنی پر زور دیا وہ بہت ضروری تھا کیونکہ بت پرستی ترقی کی راہ میں ایک سخت رکاوٹ تھی۔ لیکن ان کا مقصد پتھر اور لکڑی کے بتوں کو توڑنے سے زیادہ معنوی بت پرستی کا خاتمہ کرنا تھا جو انسان کو معطل بنا دیتی ہے۔ بت پرستی کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً قبیلہ کا بت' لیڈری کا بت' وطنیت کا بت وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب بتوں کو توڑ دیا۔ (بی-این کالج پٹنہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر: از پروفیسر گیان چند)

86-پوپ اور قیصر سے طاقت ور (ﷺ):

مذہب اور حکومت کے رہنما اور گورنر کی حیثیت سے پوپ اور قیصر کی دو شخصیتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وجود میں جمع تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوپ تھے۔ مگر پوپ کی ظاہر داریوں سے پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیصر تھے مگر قیصر کے جاہ وحشم سے بے نیاز۔ اگر دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اس نے باقاعدہ فوج کے بغیر' محل شاہی کے بغیر اور لگان کی وصولی کے بغیر' صرف خدا کے نام پر دنیا میں امن وانتظام قائم رکھا تو وہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کو اس ساز وسامان کے بغیر ہی سب کی سب طاقتیں حاصل تھیں۔ (مشہور عیسائی مورخ ریورنڈ باسورتھ سمتھ)

87-انسانی ترقی کے رہنما (ﷺ):

میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت واحترام میں نہایت ہی مسرت سے اپنے مسلمان احباب کے ساتھ شریک ہوتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی ترقی کے لئے جس قدر کوششیں فرمائیں وہ بالکل غیر فانی ہیں۔ ان کوششوں کے باعث دنیا ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احسان مند رہے گی۔ (پروفیسر روچی رام ممبر پنجاب کونسل)

88-متحدہ اقوام کے سردار (ﷺ):

پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن کے رائج کرنے میں جو کامیابی ہوئی وہ سچ مچ حیرت انگیز ہے۔ ناشائستہ' خونخوار' کینہ ور' جنگجو عربوں کے قبیلوں کو جو بت پرستی اور توہم پرستی میں غرقاب تھے۔ آپس کے جھگڑوں اور جوا بازی میں محو تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے پاک اثر نے انہیں آناً فاناً خدا پرست بنا دیا۔ تمام قبیلے ایک سردار کے جھنڈے کے نیچے آ گئے

اور ایک متحدہ قوم بن گئے۔ (لالہ رام چند ایڈووکیٹ لاہور)

89-مہاسندر من موہن (ﷺ):

اے عرب کے مہاپرش (عظیم انسان) آپ مہاسندر من موہن (بے انتہا خوبصورت میرے دل کے محبوب) ہیں جن کی سکشا (ہدایت) سے مورتی پوجا (بت پرستی) مٹ گئی۔ اور ایشور بھگتی (خدا پرستی) کا دھیان پیدا ہوا' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کرپا (مہربانی) تھی کہ عرب دیش کے ظالم اور ڈاکو اعلیٰ درجہ کے مہنت اور سادھو (عابد وزاہد) بن گئے۔ اے مہاسندرشی بہت ہی خوبصورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس لئے آپ کے نام کی مالا جپتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچالیا اور اس کے حقوق تسلیم کیے۔ بولو شری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جے۔ (شریمتی کملا دیوی بمبئی)

90-دنیا کے بہت بڑے محسن (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سب کے لئے نمونہ ہے اور ان کی تعلیمات سے ہر دھرم اور قوم کے لوگ خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نے اخوت اور مساوات کی بے بہا تعلیم دے کر دنیا پر ایک بہت زبردست احسان کیا ہے۔ انہوں نے دوسرے دھرم کے لوگوں کے ساتھ رواداری برتنے کی تعلیم بھی دی ہے اور اسلام کی اشاعت کا اصلی سبب اس کی یہی پراوصاف تعلیم اور اس کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صاف اور قابل تقلید زندگی ہے''۔ (سوامی بھوانی دیال سنیاسی)

91-امن عالم کے ستون (ﷺ):

ہم کو موجودہ زمانہ میں چند ایسے خطرات نظر آتے ہیں جن کو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے مٹانا چاہیں تو فوراً نیست و نابود ہو سکتے ہیں۔ دنیا کو اس وقت امن وامان کی جس قدر ضرورت ہے گزشتہ زمانہ میں نہ تھی۔ اگر کسی مذہب نے امن وامان کو اپنا فرض قرار دیا ہے اور اس کے قیام میں اپنی پوری قوت صرف کی ہے تو وہ مذہب صرف اسلام ہے۔ (مسٹر بلدیو سہائے۔ بی اے)

92-سچی زبان کی تاثیر والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں اثر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک زبانی حکم سے عرب میں شراب خوری تو کیا اور کتنے ہی افعال بد ایک قلیل مدت میں بالکل ہی نیست ونابود ہو گئے۔ مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک سچے پیغمبر تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس سے پہلے میرے دل میں جس قدر بدگمانیاں تھیں میں روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی معافی چاہتا ہوں اور بلا مبالغہ اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کریکٹر پر ایک سیاہ دھبہ بھی لگا سکے''۔ (ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع گورکھ' مسٹر بی ایس کشاپ' بی اے ڈی-ای لندن)

93-پیکر شرم وحیاء اور مجموعہ محامد ومحاسن (ﷺ):

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وفعل استقامت اور راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قدم

بھی اخلاق حسنہ کے جادۂ مستقیم سے منحرف نہیں تھا۔ ہادی برحق اور پیکر شرم وحیاء کے جس واقعہ اور جس بات پر بھی نظر ڈالیے وہ حکمتوں کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اخلاق ومروت' تہذیب و شائستگی' متانت وسنجیدگی' شرم وحیاء' تحمل وبرداشت' صبر وشکیب' ایفائے وعدہ' پابندی عہد' ہمدردی وموانست کا ایساز بردست اور موثر ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ مذہبی تاثرات سے قطع نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ ہستی محامد ومحاسن کا مجموعہ نظر آتی۔

(راجا رادھا پرشاد بی اے' ایل ایل بی آف تیلوتھوسٹیٹ)

94-زندہ جاوید تعلیمات کے معلم (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرح ان کے اخلاق بھی بہت بلند پایہ تھے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ میرا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن یہ کون سی تلوار تھی؟ کیا وہ آہنی تلوار تھی؟ نہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انہی گراں بہا اخلاق وعفو کی تلوار تھی اور ان کی بے بہا اوصاف اور ان کی قیامت تک نہ مٹنے والی اور سبق آموز تعلیمات کی چمکتی دمکتی تلوار تھی۔ جس نے گردنیں کاٹنے کی جگہ دلوں کو ایک رشتہ میں جوڑ دیا۔ (بابو بکٹ وہاری پرشاد بی-اے' ایل ایل بی)

95-غیر فانی فلسفی:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ خدا کے ہاں سے غیر معمولی دل ودماغ لے کر آئے تھے۔ انہوں نے رزم تجارت' صنعت معاشرت' تمدن غرضیکہ بنی نوع انسان کو جن چیزوں کی ضرورت تھی سب ہی کچھ سکھا دیا ہے۔ انہوں نے جو غیر فانی فلسفہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس سے اس وقت ساری دنیا فائدہ حاصل کر رہی ہے۔ یورپ میں ان کا فلسفہ مسلمان فاتحین کے ساتھ آیا اور اس فلسفہ نے اس یورپ کی کایا پلٹ دی جو بے شرمی' بے حیائی اور گناہ کی زندگی گزار رہا تھا۔

(انگلستان کا مشہور مصنف رابرٹ سائمور' بشکریہ نقوش رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر' ظفر نظامی)

ایک بیدم ہی نہیں تیار مرنے کے لیے　　جو تیرے کوچے میں ہے وہی کفن بدوش ہے

اب سمجھ آئی کہ آج کا مغرب کیوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پہ کمربستہ ہے؟

ے ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو وہ رفعت عطا فرمائی ہے کہ پوری دنیا پہ کسی نہ کسی جگہ ضرور ذکر مصطفیٰ ہو رہا ہوتا ہے اس بارے میں ایک حیرت انگیز تحقیق ملاحظہ ہو۔

اگر آپ دنیا کے نقشے پر اک نگاہ ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ انڈونیشیا زمین کے مشرق کی سمت میں واقع ہے۔ انڈونیشیا کے بڑے شہر جاوا، ساٹرا، بورینو سائبیل ہیں۔ جوں ہی سائبیل کی مشرقی سمت سورج طلوع ہوتا ہے تو نماز فجر کا وقت بہ مطابق مقامی وقت تقریباً ۳۰:۵ شروع ہوتا ہے۔ انڈونیشیا کے ہزاروں مؤذن اذان دینے لگتے ہیں اور یہ سلسلہ مغربی انڈونیشیا کی طرف بہ تدریج

بڑھتا جاتا ہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک یہ سلسلہ سائبیل میں تکمیل پاتا ہے۔ پھر اذان جکارتہ میں گونجنے لگتی ہے اور پھر اس کے بعد سماٹرا میں اذان شروع ہو جاتی ہے اور پیش تر اس کے کہ اذان کی گونج انڈونیشیا میں اختتام پذیر ہو ملائیشیا میں اذان شروع ہو جاتی ہے۔ اس پٹی میں اس کے بعد برما آتا ہے اور جکارتہ میں اذان شروع ہونے کے ایک گھنٹہ کے اندر اندر یہ ڈھاکہ میں سنائی دینے لگتی ہے اور بنگلہ دیش میں ابھی اس کی آواز جو کہ بنگلہ دیش کا صدر مقام ہے گونج نہیں پڑتی کہ مغربی ہندوستان کلکتہ سے سری نگر تک اذان فضا میں رس گھولنے لگتی ہے۔ پھر اذان کے دل نشین الفاظ ممبئی کا رُخ کرتے ہیں اور اس طرح پورا ہندوستان اذانوں سے گونجنے لگتا ہے۔ سری نگر اور سیال کوٹ کا شمالی علاقہ جو پاکستان میں ہے اذان بہ یک وقت شروع ہوتی ہے۔ سیال، کوٹ، کوئٹہ اور کراچی میں وقت کا فرق ۴۰ منٹ کا ہے اور اس اثنا میں اذانِ فجر کے سحر آگیں الفاظ پاکستان میں بسنے والے لوگوں کے کانوں میں امرت گھولتے ہیں اور پیش تر اِس کے کہ پاکستان میں اس کی سحر کاری اختتام کو پہنچے، افغانستان اور مسقط میں اذانیں سنائی دینے لگتی ہیں۔ مسقط اور بغداد میں وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہے۔ اس کے ایک گھنٹے بعد حجاز مقدس، یمن، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق کی فضاؤں میں اذان کا سفر جاری رہتا ہے۔ بغداد اور مصر کے شہر اسکندریہ میں پھر وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہے۔ اس کے ایک گھنٹہ میں اذانِ فجر شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان کی طرف سفر جاری رکھتی ہے۔ مشرقی اور مغربی ترکی میں وقت کا فرق ڈیڑھ گھنٹہ ہے، اذان کی گونج مسلسل اس فضا میں محوسفر رہتی ہے۔ اسکندریہ اور ٹریپولی جو لیبیا کا دارالحکومت ہے، میں وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہے۔ اس طرح مسلسل ایک گھنٹے تک تمام افریقہ میں اذان کے الفاظ فضاؤں میں اپنی مہک بکھیرتے رہتے ہیں۔ اس طرح توحید ورسالت کی گواہی کا سفر انڈونیشیا سے شروع ہوا تھا اب (بحرالکاہل) کے مشرقی ساحل تک ساڑھے نو گھنٹے بعد آن پہنچا۔ پیش تر اس کے کہ اذان کی گونج (اٹلانٹک) کے ساحل پر سنائی دے مشرقی انڈونیشیا میں اذانِ ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور پیش تر اس کے کہ یہ ڈھاکہ میں پہنچے اذانِ عصر کا وقت ہو جاتا ہے اور ابھی یہ اذان بہ مشکل جکارتہ تک سفر کر پاتی ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے بعد اذانِ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے اور ابھی اذانِ مغرب کا سفر سماٹرا تک ہی پہنچ پاتا ہے کہ سائبیل میں اذانِ عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جب انڈونیشیا کے موذن اذانِ فجر دے رہے ہوتے ہیں تو افریقی موذن عشا کی اذان دے رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم ذرا اس بات پر غور کریں تو حیرت انگیز انکشاف ہمارے سامنے آئے گا کہ کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ روئے زمین پہ ہزاروں موذن اذان میں اشہدان لا الٰہ الا اللہ کے بعد اشہدان محمدا رسول اللہ نہ کہہ رہے ہوں اور یہ سن کر عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ محبت عد پیش کر رہے ہوں اور یہ تو صرف زمین کی بات ہے اگر خدا نے تیرے دل کے کان بند نہیں کیے تو ان کا رُخ آسمانوں کی طرف کر اور امام احمد رضا کی زبان میں کہہ

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

جہاں میں کوئی اور ان سا نہیں ہے وہ دنیا میں ہیں بے کس کا سہارا
وہ دنیا جو قعر مذلت میں گم تھی اسے آکے پستی سے کس نے ابھارا

جوراحت مدینے میں حاصل ہے دل کو ہیں محروم اس سے بلخ اور بخارا
گدائے درپاک کی ہے وہ عظمت جسے پا سکا ہے سکندر نہ دارا
اگر ہم محمد کے ہو جائیں بزمی عرب بھی ہمارا عجم بھی ہمارا

(خالد بزمی)

تم پہ لاکھوں کروڑوں درودوسلام

اس موضوع کو عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ قاضی یوسف اسماعیل نبہانی علیہ الرحمتہ کی مقبول دربار رسالت مآب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کتاب افضل الصلوات علی سید السادات کے آخری حصہ سے چند درود پاک پہ مکمل کررہا ہوں جس کا اس سے قبل تحریری وعدہ بھی کر چکا ہوں یعنی آداب دعا میں سے درود پاک کی بحث کے آخر میں

اللّٰھم صل وسلم علی محمد النبی الامی وعلی اله وصحبه وسلم تسليما وصلی الله علی محمد وعلی آل محمد صلوة هو اهلهاo

اَللّٰهم يا رب محمد و آل محمد صل علی محمد وعلی آل محمد واجز محمدا ما هو اهلهo

اللّٰهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شیء ومنزل التوارة والانجيل والزبور والفرقان العظيمo

اللّٰهم انت الاول فليس قبلك شیء وانت الاخر فليس بعدك شیء وانت الظاهر فليس فوقك شیء وانت الباطن فليس دونك شیء فلك الحمد لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين ماشاء الله كان وما لم يشالم يكن لاقوة الا باللهo

اللّٰهم صل علی محمد عبدك ونبيك ورسولك صلوة مباركة طبية كما امرت ان نصلی عليه وسلم تسليماo

اللّٰهم صل علی محمد حتی لا يبقی من صلاتك شیء وارحم محمدا حتی لا يبقی من رحمتك شیء وبارك علی محمد حتی لا يبقی من بركاتك شیءo

اللّٰهم صل وسلم وافلح وانجح واتم واصلح وزك واربح واوف وارجح افضل الصلوة واجزل المعن والتحيات علی عبدك ونبيك ورسولك سيدنا ومولانا محمد صلی الله عليه وسلم الذی هو فلق صبح انوار الوحدانية وطلعة شمس الاسرار الربانية وبهجة قمر الحقائق الصمدانية وحضرة عرش الحضرات الرحمانية نور كل رسول وسناه يس والقرآن الحكيم انك لمن المرسلين علی صراط مستقيم سر كل نبی وهداه ذلك تقدير العزيز العليم وجوهر كل ولی وضياه سلام قولا من رب رحيمo

اللّٰهم صل وسلم على محمد النبى الامى العربى القرشى الهاشمى الابطحى التهامى المكى صاحب التاج والكرامة صاحب الخير والمير صاحب السرايا والعطاياو الغزووالجهاد والمغنم والمقسم صاحب الآيات والمعجزات والعلامات الباهرات صاحب الحج والحلق والتلبية صاحب الصفا والمروة والمشعر الحرام والمقام والقبلة والمحراب والمنبر صاحب المقام بصيرته وجوامع اسرار سريرته ورحيم رحماته ونعيم نعمائه○

اللّٰهم صل وسلم على جامع الاكمل والقطب الربانى الافضل طراز حلة الايمان ومعدن الجود والاحسان صاحب الهمم السماوية والعلوم اللدنية○

اللّٰهم صل وسلم على من خلقت الوجود لاجله ورخصت الاشياء بسببه محمد المحمود صاحب المكارم والجود وعلى اله واصحابه الاقطاب السابقين الى جناب ذلك الجناب○

اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد النور البهى والبيان الجلى وللسان العربى والدين الحنيفى رحمة للعالمين المويد بالروح الامين وبالكتاب المبين وخاتم النبيين ورحمة الله للعالمين والخلائق اجمعين○

اللّٰهم صل وسلم على من خلقته من نورك وجعلت كلامه من كلامك وفضلته على انبيائك واوليائك وجعلت السعاية منك اليه ومنه اليهم كمال كل ولى لك وهادى كل مضل عنك هادى الخلق الى الحق تارك الاشياء لاجلك ومعدن الخيرات بفضلك وخاطبته على بساط قربك وكان فضل الله عليك عظيما القائم لك فى ليلك والصائم لك فى نهارك والهائم بك فى جلالك○

اللّٰهم صل وسلم على نبيك الخليفة فى خلقك المشتغل بذكرك المتفكر فى خلقك والامين لسرك والبرهان لرسلك الحاضر فى سرائر قدسك والمشاهد لجمال جلالك سيدنا ومولانا محمد المفسر لاياتك والظاهر فى ملكك والغائب فى ملكوتك والمتخلق بصفاتك والداعى الى جبروتك الحضرة الرحمانية والبردة الجلالية والسرائيل الجمالية العرش السقى والحبيب النبوى والنور البهى والدر النقى والمصباح القوى○

اللّٰهم صل وسلم عليه وعلى اله كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد○

اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد ونبينا محمد بحر انوارك ومعدن اسرارك وروح ارواح عبادك الدرة الفاخرة والعبقة النافحة بوء بوء الموجودات وحاء الرحمات وجيم الدرجات وسين السعادات ونون العنايات وكمال الكليات ومنشا الازليات وختم الابديات المشغول

بك عن الاشياء الدنيويات الطاعم من ثمرات المشاهدات المسقى من اسرار القدسيات العالم بالماضى والمستقبلات سيدنا ومولانا محمد وعلى اله الاخيار واصحابه الابرار○

اللّٰهم صل وسلم على روح سيدنا محمد فى الارواح وعلى جسده فى الاجساد وعلى قبره فى القبور وعلى اسمه فى الاسماء وعلى منظره فى المناظر وعلى سمعه فى المسامع وعلى حركته فى الحركات وعلى سكونه فى السكنات وعلى قعوده فى القعودات وعلى قيامه فى القيامات وعلى لسانه البشاش الازلى والحتم الابدى صل اللّٰهم وسلم عليه وعلى آله واصحابه عدد ما علمت وملٔ ماعلمت○

اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد الذى اعطيته وكرمته وفضلته ونصرته واعنته وقربته وادنيته وسقيته ومكنته وملاته بعلمك الانفس وبسطته بحبك الاطوس وزينته بقولك الاقبس فخر الافلاك وعذب الاخلاق ونورك المبين وعبدك القديم وحبلك المتين وحصنك الحصين وجلالك الحكيم وجمالك الكريم سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه مصابيح الهدى وقناديل الوجود وكمال السعود المطهرين من العيوب○

اللّٰهم صل وسلم عليه صلوة تحل بها العقد وريحا تفكّ بها الكرب وترحما تزيل به العطب وتكريما تقضى به الارب يا رب يا الله يا حى يا قيوم يا ذالجلال والاكرام نسالك ذلك من فضائل لطفك وغرائب فضلك يا كريم يا رحيم○

اللّٰهم صل وسلم على عبدك ونبيك ورسولك سيدنا ونبينا محمد النبى الامىّ والرسول العربى وعلى اله واصحابه وازواجه وذريته واهل بيته صلوة تكون لك ذخائر سرائر فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون فى منصة محاسن خواتم دعواهم فيها سبحانك اللّٰهم وتحيتهم فيها سلام وآخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين○

ایک ضروری وضاحت

اس کتاب میں موضوع کے اعتبار سے چونکہ صرف احادیث کو ہی بیان کیا جانا چاہیے تھا کیونکہ کتاب کا نام ''شانِ خدا بزبان مصطفیٰ'' ہے لیکن جیسا کہ ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ جب تک کسی بات کا مالہ وماعلیہ یا اس کے لوازمات ومناسبات کا ذکر نہ کیا جائے ایک طرح کی تشنگی موجود رہتی ہے اس لئے ہر مسئلہ کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کئی ضمنی موضوعات بھی زیر بحث آ گئے اب آخر میں موضوع کے عین مطابق بڑے اختصار کے ساتھ صرف لفظ ان اللہ یا اللّٰھم والی احادیث کو بیان کیا جا رہا ہے چونکہ اللہ اور اللّٰھم ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اللّٰھم کا استعمال دعا کے لئے ہوتا ہے اور ان اللہ کے استعمال میں دعا کا معنی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک شان بہر حال اس میں پائی جاتی ہے اور وہ بھی بزبان مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم لہٰذا اس موضوع کو پڑھنے کے لئے بھی تیاری فرمالیں لیکن اس سے پہلے ایک بہت ضروری گزارش یہ ہے کہ آنے والی تمام احادیث مبارکہ امام عبدالرؤف بن علی بن زین العابدین المناوی الحدادی الشافعی المتوفی ۱۰۳۱ھ کی مشہور کتاب کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلاق سے لی گئی ہیں اور امام نے حدیث کے حوالے کے طور پر کتاب کا پورا نام لکھنے کی بجائے رموز کے الفاظ لکھے ہیں۔ اس لئے پہلے ان رموز کا ذکر کرتے ہیں پھر احادیث کو بیان کیا جائے گا۔

ان شاء اللہ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

اس سے پہلے جو کچھ عظمتِ مصطفیٰ کے حوالے سے بیان ہوا وہ اس لیے تھا کہ جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خالق و مالک کی ایسی تعریف فرمائی ہے تو ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ نہ کچھ نذرانۂ محبت پیش کریں، کیونکہ

سخا معجزہ ہے عطا معجزہ ہے
محمد کی ہر اک ادا معجزہ ہے
سبھی انبیاء معجزے لے کے آئے
مگر مصطفیٰ سرتاپا معجزہ ہے
نبی معجزہ ہے یہ مت بحث چھیڑو
نبی کا تو ہر ایک گدا معجزہ ہے
سویرا جہاں میں ہے پھیلایا جس نے
رُخِ والضحیٰ کی ضیاء معجزہ ہے
وہ جس میں چھپایا تھا آلِ نبی کو
میرے آقا کی وہ ردا معجزہ ہے
تکلم تو حاکم ہے پھر بھی تکلم
ان کا تو بس دیکھنا معجزہ ہے

احمد علی حاکم

رموز حوالہ جات

رمز	نام کتاب	مصنف
(۱) "خ"	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
(۲) "م"	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری نیشاپوری
(۳) "لہما"	بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں	
(۴) "د"	سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی
(۵) "ت"	جامع الترمذی	امام ترمذی علیہ الرحمہ
(۶) "ن"	سنن الصغریٰ/سنن نسائی	امام نسائی علیہ الرحمہ
(۷) "ہ"	سنن ابن ماجہ	امام عبداللہ بن ماجہ القزوینی علیہ الرحمہ
(۸) "۴"	اس عدد سے مراد یہ اخیر کی چاروں سنن اربعہ ہیں	
(۹) "۳"	سنن ابن ماجہ کے علاوہ باقی تینوں سنن۔	

(۱۰) ''حم''	مسند احمد	امام احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) ''ما''	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس امام دار الہجرۃ
(۱۲) ''عم''	زوائد مسند احمد	امام عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) ''ک''	مستدرک حاکم	امام ابوعبداللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) ''خد''	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمہ
(۱۵) ''تخ''	التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمہ
(۱۶) ''حب''	صحیح ابن حبان	امام ابن حبان علیہ الرحمہ
(۱۷) ''ضا''	المختارہ	امام ضیاء الدین المقدسی علیہ الرحمہ
(۱۸) ''ط''	طبرانی کبیر، صغیر، اوسط	امام طبرانی علیہ الرحمہ
(۱۹) ''بز''	مسند البزار	امام بزار علیہ الرحمہ
(۲۰) ''عب''	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی علیہ الرحمہ
(۲۱) ''ش''	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر بن ابی شیبہ علیہ الرحمہ
(۲۲) ''ع''	مسند ابویعلی	امام ابویعلی الموصلی علیہ الرحمہ
(۲۳) ''قط''	سنن دارقطنی	امام دارقطنی علیہ الرحمہ
(۲۴) ''فر''	مسند الفردوس	امام دیلمی علیہ الرحمہ
(۲۵) ''حل''	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم اصبہانی علیہ الرحمہ
(۲۶) ''ہق''	سنن الکبریٰ، صغریٰ شعب الایمان وغیرہ	امام بیہقی علیہ الرحمہ
(۲۷) ''عد''	الکامل	امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۸) ''عق''	الکامل فی الضعفاء	امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۹) ''خط''	تاریخ بغداد	علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) ''کر''	تاریخ ابن عساکر	امام ابوالقاسم ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ
(۳۱) ''قا''	تاریخ ابن قانع	امام ابن قانع رحمۃ اللہ علیہ
(۳۲) ''ابو''	العظمۃ۔ الثواب۔ الاذان وغیرہ	امام ابوالشیخ الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۳) ''ض''	مسند الشہاب	امام شہاب الدین القضاعی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) ''سعد''	الطبقات الکبریٰ	امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ
(۳۵) ''خر''	مکارم الاخلاق وغیرہ	للامام الخرائطی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶) ''طیا''	مسند ابوداؤد	امام ابوداؤد الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۷) ''حک''	نوادر الاصول	حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۸) ''نجا''	تاریخ ابن نجار	محدث ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ
(۳۹) ''صا''	مسند الحارث	امام حارث رحمۃ اللہ علیہ
(۴۰) ''عبد''	مسند عبد بن حمید	امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ
(۴۱) ''یا''	کتب ابن ابی الدنیا	امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ
(۴۲) ''سن''	عمل الیوم واللیلہ	امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ
(۴۳) ''شیر''	الالقاب	امام شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
(۴۴) ''منیع''	مسند ابن منیع	امام احمد بن منیع رحمۃ اللہ علیہ
(۴۵) ''غز''	احیاء العلوم	امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
(۴۶) ''ضر''	فضائل القرآن وغیرہ	امام ابن ضریس رحمۃ اللہ علیہ

بے شک اللہ تعالیٰ ''بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''

(۱) ان اللہ أبی لی ان أتزوج أو أزوج الامن أهل الجنة (کر)

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اہل جنت خواتین کے علاوہ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲) ان اللہ أخرجنی من نکاح، ولم یخرجنی من سفاح . (هق)

اللہ نے مجھے نکاح کرنے والوں سے پیدا کیا ہے زنا کرنے والوں سے نہیں۔

(۳) ان اللہ اذا أحب عبداً ابتلاہ لیسمع صوته (هق)

اللہ جب کسی سے پیار کرتا ہے تو اس کو مبتلا کرتا ہے تاکہ اس کی (مناجات اور فریاد کی) آواز سنے۔

(۴) ان اللہ اذا أحب عبداً جعل رزقه کفافا (أبو)

اللہ جب کسی کو پیار کرتا ہے تو اس کا رزق بقدر ضرورت کر دیتا ہے۔

(۵) ان اللہ اذا اراد بقوم خیرا ابتلاهم (ض)

اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔

(۶) ان اللہ أعطانی صلاة صفوف، والتحیة، والتأمین . (ابن خزیمة)

اللہ نے مجھ کو صف، سلام اور آمین والی نماز عطا فرمائی ہے۔

(۷) ان اللہ أکرم امتی بالولایة (فر)

اللہ نے میری امت کو ولایت کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے۔

(۸) ان اللہ أمرنی أن أزوج فاطمة من علی ۔ (ط)

اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی سے کروں۔

(۹) ان اللہ أنزل برکات ثلاثا: الشاة، والنخلة، والنار (ط)

اللہ نے تین برکتیں نازل کی ہیں بکری، کھجور، آگ۔

(۱۰) ان اللہ بعثنی رحمة مهداة، بعثت برفع قوم، وخفض آخرین (کر)

اللہ نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے ایک قوم کو بلند کرنے اور دوسری کو نیچے کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

(۱۱) ان اللہ تجاوز لأمتی عن النسیان، وما أکرهوا علیه (ط)

اللہ نے میری امت سے بھول اور جبر کو درگزر کیا ہے۔

(۱۲) ان اللہ جعل الحق فی قلب عمرو علی لسانه ۔ (ك)

خدا نے عمر کے دل اور زبان پر حق جاری کیا ہوا ہے۔

(۱۳) ان اللہ جعل لی الأرض مسجدا وطهورا (ط)

خدا نے زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی ہے۔

(۱۴) ان اللہ جعلنی عبدا کریما، ولم یجعلنی جبارا عنیدا (د)

خدا نے مجھے عبد کریم بنایا ہے ظالم بندہ نہیں بنایا۔

(۱۵) ان اللہ جعل عذاب هذه الأمة فی الدنیا القتل ۔ (حل)

خدا نے اس امت کا عذاب دنیا میں قتل بنایا ہے۔

(۱۶) ان اللہ جمیل یحب الجمال ۔ (ك)

خدا خوب صورت ہے اور خوبی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۷) ان اللہ حرم الجنة علی جسد غذی بحرام ۔ (عبد)

خدا نے اس جسم پر جنت حرام کی ہے جو حرام غذا سے پلا ہو۔

(۱۸) أمنع الصفوف من الشیطان الصف الأول ۔ (أبو)

(نماز کی صفوں میں سے) شیطان سے زیادہ بچی ہوئی صف اول ہے۔

(۱۹) أمسك علیك بعض مالك ۔ فهو خیر لك ۔ (خ)

کچھ مال اپنے لئے روک لے یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

(۲۰) ان اللہ احتجز لتوبة عن کل صاحب بدعة ۔ (ط)

اللہ نے ہر بدعتی کی توبہ قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے۔

(۲۱) ان الله اذا استودع شيئا حفظه ۔ (حب)

اللہ جب کسی چیز کو امانت رکھتا ہے تو اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲۲) ان الله اذا ذكر شيئا تعاظم ذكره ۔ (ق)

اللہ جب کسی چیز کا ذکر کرتا ہے اس کا ذکر بڑا ہو جاتا ہے۔

(۲۳) ان الله أعتقه حين ملكه، يعني أخاه (قط)

جب کوئی اپنے غلام بھائی کا مالک ہوا تو اللہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۲۴) ان الله امرني ان اسمي المدينة طيبة ۔ (ط)

اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں مدینہ کا نام طیبہ رکھوں۔

(۲۵) ان الله أمرني أن أمحق المزامير ۔ (حم)

اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں باجوں (مزامیر) کو مٹا دوں۔

(۲۶) ان الله أوحى الى ان تواضعوا، حتى لا يبغى بعضكم على بعض (خ)

اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ باہمی تواضع کیا کرو ظلم نہ کیا کرو۔

(۲۷) ان الله بنى جنات عدن بيده ۔ (حل)

اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔

(۲۸) ان الله تصدق بفطر رمضان على مريض أمتي ومسافرها ۔ (سع)

اللہ نے میری امت کے مریض اور مسافر کے روزہ چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے (بعد میں رکھ سکتا ہے)

(۲۹) ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه ۔ (حم)

اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق رکھا ہوا ہے۔

(۳۰) ان الله حرم من الرضاع ما حرم من النسب ۔ (ن)

اللہ نے وہی رشتے رضاعت سے حرام کیے ہیں جو نسب سے حرام کیے ہیں۔

(۳۱) ان الله حرم الخمر والميسر والكوبة والغبيراء (حم)

اللہ نے شراب، جوا، شطرنج اور غبیرا حرام کی ہے۔ (غبیرا شراب کی ایک قسم ہے)

(۳۲) ان الله حرم على الصدقة، وعلى أهل بيتي ۔ (سع)

اللہ نے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر زکوٰۃ صدقات کو حرام کیا ہے۔

(۳۳) ان الله خلق الجنة بيضاء (حم)

اللہ نے جنت کو سفید پیدا کیا ہے۔

(۳۴) ان الله خلق الشعير من الحنطة . (فر)

اللہ نے جو گندم سے پیدا کئے ہیں۔

(۳۵) ان الله رفيق يحب الرفق . (حم)

اللہ نرمی پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(۳۶) ان الله رضى لهذه الأمة باليسر، وكره لها العسر . (حا)

اللہ نے اس امت کے لئے آسانی پسند فرمائی اور تنگی کو ناپسند کیا ہے۔

(۳۷) ان الله زادكم صلاة، فحافظوا عليها، وهى الوتر . (حم)

اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز زیادہ کی ہے اس کی حفاظت کرو اور وہ وتر کی نماز ہے۔

(۳۸) ان الله سمى المدينة طابة ، (حم)

اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(۳۹) ان الله صانع كل صانع وصنعته (خ)

اللہ ہر ایک کاریگر اور اس کی کاریگری کا خالق ہے۔

(۴۰) ان الله غافر الالمن أبى . (فر)

اللہ سب کو بخشنے والا ہے مگر بخشش کے منکر کو نہیں۔

(۴۱) ان الله فضل المرسلين على المقربين . (فر)

اللہ نے رسولوں کو مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے۔

(۴۲) ان الله قبض أرواحكم حين شاء، وردها حين شاء . (حم)

اللہ جب چاہے تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے۔

(۴۳) ان الله لما ذرالجهنم، كان ولدالزنا مما ذرالها . (م)

اللہ نے جب دوزخ کے لئے مخلوق پیدا کی تو ولدالزنا ان میں سے ہے جو جہنم کے لئے پیدا کئے۔ (جبکہ وہ حرامیوں والے کام بھی کرے)

(۴۴) ان الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم . (ق)

اللہ نے تمہاری شفا حرام چیز میں نہیں رکھی۔

(۴۵) ان الله لم يجعلنى لحانا . (فر)

اللہ نے مجھ کو گانے والا نہیں بنایا۔

(۴۶) ان الله ليبغض الجعظرى الجواظ .(ك)

اللہ بدخو سخت دل کو برا جانتا ہے۔

(۴٧) ان الله ليدرأ بالصدقة سبعين ميتة من السوء . (أبو)

اللہ صدقہ کی وجہ سے ستر برائیوں کی مرداری دفع کرتا ہے۔

(۴٨) ان الله ليعذب الميت بنياح أهله عليه (ط)

اللہ تعالیٰ مردے کو میت کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کرنے سے میت کو عذاب دیتا ہے۔ (اگر وہ میت اس پر راضی تھی یا نوحہ کرنے کی وصیت کی تھی)

(۴٩) ان الله ليعجب من الصلاة في الجمع . (حم)

اللہ جماعت کی نماز سے تعجب کرتا ہے (مراد کمال پسندیدگی ہے)

(٥٠) ان الله حيث خلق الداء خلق الدواء، فتداووا . (حم)

اللہ نے جہاں بیماری پیدا کی وہاں اس کی دوا بھی پیدا کی ہے لہٰذا علاج کرو۔

(٥١) ان الله خلق الورد من بهائه . (فر)

اللہ نے گلاب کو اپنی حسن تخلیق سے پیدا کیا ہے۔

(٥٢) ان الله زكى لكم الصيد . (هق)

اللہ نے تمہارے لئے شکار حلال کیا ہے۔

(٥٣) ان الله رحيم يحب الرحيم، يضع رحمته على كل رحيم . (طبرى)

اللہ رحیم ہے رحیم کو پسند کرتا ہے اپنی رحمت ہر رحیم پر رکھتا ہے۔

(٥۴) ان الله زوجني في الجنة مريم . (ط)

اللہ نے جنت میں حضرت مریم سے میرا نکاح کیا ہے۔

(٥٥) ان الله فرض عليكم الجمعة في يومي هذا . (ه)

اللہ نے تم پر اس روز سے جمعہ کو فرض کر دیا ہے۔

(٥٦) ان الله كنس عرصة الفردوس بيده . (فر)

اللہ نے جنت فردوس کو اپنے دست قدرت سے صاف کیا ہے۔

(٥٧) ان الله قد اجار امتي ان تجتمع على ضلالة . (ض)

اللہ نے میری امت کو گمراہی پر جمع ہونے سے محفوظ کیا ہے۔

(٥٨) ان الله كتب عليكم السعي، فاسعوا (ط)

اللہ نے تم پر (صفا اور مروہ کے درمیان) سعی کرنا لازم کیا ہے پس (عمرہ اور حج میں) سعی کیا کرو۔

(۵۹) ان الله لغنی عن تعذیب هذا نفسه (حم)

اللہ اس کے اپنے نفس کو اذیت دینے سے مستغنی ہے۔

(۶۰) ان الله لم یجعل شفاء کم فی حرام . (ع)

اللہ نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی (اس لئے حرام چیزیں بطور دوا کے بھی استعمال نہ کرو)

(۶۱) ان الله لو شاء أن لا یعصی ما خلق ابلیس . (ط)

اگر اللہ چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے تو ابلیس کو نہ پیدا کرتا۔

(۶۲) ان الله لیحیی قلب المؤمن بالدعاء . (فر)

اللہ مومن کے دل کو دعا سے زندہ کرتا ہے۔

(۶۳) ان الله لیرحم عبده المؤمن برحمته العصفور . (حا)

اللہ نے اپنے مومن بندے پر اس کے چڑیا پر رحم کرنے کے سبب بھی رحم کرتا ہے۔

(۶۴) ان الله لیعجب من الشاب لیست له صبوة (حم)

اللہ تعالیٰ اس جوان کو پسند کرتا ہے جو عشق بازی نہ کرے۔

(۶۵) ان الله لیزید الکافر عذابا ببکاء أهله علیه . (خ)

اللہ کافر پر عذاب اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے سے اور زیادہ کرتا ہے۔

(۶۷) ان الله لیضاعف الحسنة الی ألف حسنة . (طبری)

اللہ نیکی کو ہزار گنا بڑھا دیتا ہے۔

(۶۸) ان الله لیغار للمسلم فلیغر (ط)

اللہ مسلمان کے لئے غیرت کرتا ہے اس کو بھی چاہئے کہ غیرت مند بنے۔

(۶۹) ان الله لیغضب اذا مدح الفاسق . (ع)

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

(۷۰) ان الله لیقبل توبة العبد ما لم یغرغر . (ہ)

اللہ اپنے بندے کی توبہ غرغرہ (موت کے وقت) سے پہلے تک قبول کر لیتا ہے۔

(۱۷) ان الله لینفع العبد بالذنب یذنبه (حل)

اللہ تعالیٰ کبھی بندے کو اس کے گناہ کے سبب بھی نفع پہنچاتا ہے۔

(۲۷) ان الله هو المسعر القابض الباسط . (حم)

اللہ نرخ کرنے والا فراخ کرنے والا اور تنگی کرنے والا ہے۔

(۷۳) ان الله لينصت للقرآن، ويسمعه من أهله . (فر)

اللہ اہل قرآن سے قرآن سننے کے لئے چپ ہو جاتا ہے۔

(۷۴) ان الله وتر يحب الوتر . (ق)

اللہ طاق ہے طاق کو پسند کرتا ہے۔

(۷۵) ان الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة (ط)

اللہ نے مسافر کا روزہ رکھنا اور آدھی نماز معاف کی ہے۔

(۷۶) ان الله وضع عن أمتي الخطاء والنسيان (ش)

اللہ نے میری امت کی خطا اور بھول معاف کی ہے۔

(۷۷) ان الله وعدني بأن يدخل من أمتي ثلاث مائة ألف الجنة (ط)

اللہ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین لاکھ (بلاحساب) جنت میں داخل کرے گا۔

(۷۸) ان الله وملائكته يصلون على المتسحرين . (حب)

اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۷۹) ان الله لا يحب العقوق . (حم)

اللہ نافرمانی کو پسند نہیں کرتا۔

(۸۰) ان الله لا يحب الذواقين ولا الذواقات . (ط)

اللہ زیادہ نکاح کر کے مزہ اٹھانے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۸۱) ان الله لا يرحم من عباده الا الرحماء . (ض)

اللہ اپنے بندوں میں سے صرف مہربانوں پر رحم کرتا ہے۔

(۸۲) ان الله لا يعذب من خلقه الا المارد المتمرد . (ه)

اللہ اپنی مخلوق سے کسی کو سوائے سرکش کے عذاب نہیں دیتا۔

(۸۳) ان الله لا يعذب بقطع الرزق . (فر)

اللہ رزق کا سلسلہ قطع کر کے کسی کو عذاب نہیں دیتا۔

(۸۴) ان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره . (ق)

اللہ تہبند لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز کو قبول نہیں کرتا۔

(۸۵) ان الله لا يقبل لصاحب بدعة عملا حتى يدع بدعته . (فر)

اللہ بدعتی کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک بدعت نہ چھوڑے۔

(۸۶) ان اللہ لا یقبل صلاۃ من لا یصیب أنفه الأرض (ط)

اللہ (کامل طور پر) اس کی نماز قبول نہیں کرتا جو ناک (سجدہ میں) زمین تک نہ پہنچائے۔

(۸۷) ان اللہ لا یقبل صلاۃ مسبل ازارہ (د)

اللہ تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

(۸۸) ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا ۔ (م)

اللہ تکبر سے تہبند لٹکانے والے کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

(۸۹) ان اللہ لا ینظر الی المسبل یوم القیامة ۔ (حم)

اللہ ازار لٹکانے والے کو قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

(۹۰) ان اللہ لا یهتك ستر عبد فیه ذرة من خیر (فر)

اللہ اس شخص کا پردہ چاک نہیں کرتا جس میں ایک ذرہ بھی خیر کا ہو۔

(۹۱) ان اللہ لیعز الدین بالرجل الفاجر (ط)

اللہ دین کو فاجر شخص کی بدولت بھی عزت دیتا ہے۔

(۹۲) ان اللہ لیستحیی أن یعذب الشیخ الکبیر ۔ (شیرازی)

اللہ کو حیا آتی ہے کہ بہت بوڑھے آدمی کو عذاب دے۔

(۹۳) ان اللہ لیغفر لعبدہ ما لم یقع الحجاب ۔ (حم)

اللہ اپنے بندے کو تب تک بخشتا ہے جب تک حجاب موت واقع نہ ہو۔

(۹۴) ان اللہ لیملی للظالم حتی اذا أخذہ لم یفلته (م)

اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو پکڑتا ہے چھوڑتا نہیں۔

(۹۵) ان اللہ مع القاضی ما لم یحف عمدا (ط)

اللہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

(۹۶) ان اللہ لینزل لأهل الجنة یوم الجمعة فی رمال من کافور (فر)

اللہ اہل جنت کو جمعہ کے روز کافور کے ٹیلوں پر زیارت کرائے گا۔

(۹۷) ان اللہ هو الحکم، والیه الحکم ۔ (د)

اللہ فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کی طرف فیصلہ کا انجام ہے۔

(۹۸) ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلاۃ ۔ (حم)

اللہ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کی ہے۔

(٩٩) ان الله وعدنی باسلام أبی الدرداء ۔ (د)

اللہ نے مجھ سے ابی الدرداء کے اسلام کا وعدہ کیا ہے۔

(١٠٠) ان الله وملائکته یصلون علی الصفوف المقدمة ۔ (ن)

اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(١٠١) ان الله وهب لأمتی لیلة القدر ۔ (فر)

اللہ نے میری اُمت کو لیلۃ القدر کا تحفہ دیا ہے۔

(١٠٢) ان الله لا یحب الفاحش المتفحش، ولا الصیاح فی الأسواق ۔ (خ)

اللہ فحش گو آدمی سے پیار نہیں کرتا اور نہ بازاروں میں چیخنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(١٠٣) ان الله لا یحب کل فاحش متفحش (حم)

اللہ ہر فحش گو اور فحش گوئی کے عادی کو پسند نہیں کرتا۔

(١٠٤) ان الله لا یستحیی من الحق، لا تأتوا النساء فی أدبارهن ۔ (دارمی)

اللہ حق بیان کرنے سے نہیں رکتا، عورتوں سے دبر میں جماع مت کرو۔

(١٠٥) ان الله لا یعذب العامة بعمل الخاصة ۔ (حم)

اللہ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔

(١٠٦) ان الله لا یقبل عمل عبد، حتی یرضی قوله ۔ (ض)

اللہ کسی کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک اس کا قول قبول نہ کرے۔

(١٠٧) ان الله لا یقبل من العمل الا ما خلص له ۔ (ط)

اللہ کوئی عمل قبول نہیں کرتا مگر جو خالص اسی کے لئے کیا جائے۔

(١٠٨) ان الله لا یمل حتی تملوا ۔ (بز)

اللہ دیتے دیتے نہیں تھکتا تم خود لیتے لیتے تھک جاتے ہو۔

(١٠٩) ان الله لا ینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیامة ۔ (سع)

اللہ قیامت کے دن سیاہ رنگ سے رنگنے والے کو نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔

(١١٠) ان الله لا یؤاخذ المزاح الصادق فی مزاحه ۔ (فر)

اللہ درست مزاح کرنے والے کو اس کے مزاح کی وجہ سے نہیں پکڑتا۔

(١١١) ان الله یؤید هذا الدین بالرجل الفاجر (خ)

اللہ اس دین کو فاجر شخص سے (بھی) مدد دیتا ہے۔

(۱۱۲) ان اللہ یباھی بالشاب العابد الملائکۃ ۔ (فر)

اللہ فرشتوں پر بسبب جوان عابد کے فخر کرتا ہے۔

(۱۱۳) ان اللہ یبتلی عبدہ بالسقم، حتی یکفر عنہ کل ذنب ۔ (ط)

اللہ اپنے بندے کو بیماری کے ساتھ آزماتا ہے تاکہ اس کے گناہ دور کرے۔

(۱۱۴) ان اللہ یبغض الطلاق، ویحب العتاق ۔ (فر)

اللہ طلاق کو برا جانتا ہے اور عتاق (غلام آزاد کرنے) کو پسند کرتا ہے۔

(۱۱۵) ان اللہ یبغض الوسخ والشعث (فر)

اللہ میل اور بکھرے ہوئے بالوں کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۶) ان اللہ یبغض الشاب الفارغ ۔ (نع)

اللہ جوان فارغ (بیکار) کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۷) ان اللہ یبغض الاکل فوق شعبہ ۔ (فر)

اللہ بھوک سے زیادہ کھانے والے کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۸) ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب ۔ (فر)

اللہ بوڑھے سیاہ (خضاب کرنے والے) کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۹) ان اللہ یبغض الرجل یدخل علیہ الرجل فی بیتہ فلا یقاتلہ ۔ (فر)

اللہ اس آدمی کو برا جانتا ہے جس کے گھر میں کوئی نامحرم جائے اور وہ اس سے نہ لڑے۔

(۱۲۰) ان اللہ یبغض کل عفریت نفریت ۔ (فر)

اللہ ہر ایک سرکش خبیث کو برا جانتا ہے۔

(۱۲۱) ان اللہ یحب کل طیب الریح، جید الثیاب ۔ (فر)

اللہ ہر خوشبودار عمدہ لباس والے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۲) ان اللہ یحب أبناء الثمانین ۔ (کر)

اللہ اسی (۸۰) سال کی عمر والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۳) ان اللہ یحب أن یحمد ۔ (ط)

اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔

(۱۲۴) ان اللہ یحب معالی الأخلاق، ویکرہ سفسافھا ۔ (حب)

اللہ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتا ہے اور رذیل اخلاق کو مکروہ جانتا ہے۔

(۱۲۵) ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء ۔ (عد)

اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو دعا میں عاجزی کرتے ہیں۔

(۱۲۶) ان اللہ یحب أن تعدلوا بین أولادکم ۔ (ط)

اللہ یہ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد میں مساوات برتو۔

(۱۲۷) ان اللہ یحب العبد المؤمن المحترف (عد)

اللہ کمانے والے (صاحبِ حرفت) بندے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۸) ان اللہ یحب الرقیق الصوت ۔ (فر)

اللہ نرم آواز والے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۹) ان اللہ یحب العطاس، ویکرہ التثاؤب ۔ (ق)

اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو مکروہ جانتا ہے۔

(۱۳۰) ان اللہ یحب المتخللین والمتخللات ۔ (فر)

اللہ خلال کرنے والے مردوں اور عورتوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۳۱) ان اللہ یحب کل قلب حزین ۔ (ط)

اللہ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

(۱۳۲) ان اللہ یباھی بالطائفین ۔ (نع)

اللہ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔

(۱۳۳) ان اللہ یبعث الرکن الأسود، ولہ عینان ۔ (حم)

اللہ حجر اسود کو روز قیامت لائے گا اس کی دو آنکھیں بھی ہوں گی۔

(۱۳۴) ان اللہ یبغض الفاحش البذی ۔ (فر)

اللہ فحش گالیاں بکنے والے کو برا جانتا ہے۔

(۱۳۵) ان اللہ یبغض القارئ السمین ۔ (أبو اللیث)

اللہ اس قاری کو ناپسند کرتا ہے جو موٹا ہو (حلال وحرام میں تمیز نہ کرنے والا ہو)

(۱۳۶) ان اللہ یبغض السائل الملحف ۔ (فر)

اللہ تعالیٰ لپٹ کر مانگنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۱۳۷) ان اللہ لیبغض البخیل فی حیاتہ، السخی عند موتہ ۔ (خط)

اللہ اسے ناپسند کرتا ہے جو زندگی میں بخیل اور مرتے وقت سخی ہو۔

(۱۳۸) ان اللہ یبغض صوت الخلخال ۔ (فر)

اللہ پازیب کی آواز کو برا جانتا ہے۔

(۱۳۹) ان اللہ یبغض کل عالم بالدنیا جاھل بالآخرۃ ۔ (فر)

اللہ ہر ایسے شخص کو برا جانتا ہے جو دنیا کا عالم ہو اور آخرت سے جاہل ہو۔

(۱۴۰) ان اللہ یتعاھد عبدہ بالبلاء (أبو)

اللہ اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالے رکھتا ہے۔

(۱۴۱) ان اللہ یحب الرفق فی الأمر کلہ ۔ (خ)

اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے۔

(۱۴۲) ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الحفی الضعیف ۔ (حم)

اللہ پرہیزگار بے پرواہ مہربان ضعیف بندے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۳) ان اللہ یحب اغاثۃ اللھفان ۔ (ط)

اللہ مغموم کی فریادرسی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۴) ان اللہ یحب من یحب التمر ۔ (ط)

اللہ اس کو پسند کرتا ہے جو کھجور کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۵) ان اللہ یحب العبد المؤمن المفتن التواب ۔ (حم)

اللہ ہر مومن فتنہ رسیدہ توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۶) ان اللہ یحب القلب الحزین ۔ (کر)

اللہ غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۷) ان اللہ یحب الحیی المتعفف ۔ (ھق)

اللہ حیادار پاک دامن کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۸) ان اللہ یحب الأمراء اذا خالطوا العلماء ۔ (فر)

اللہ ان حکمرانوں کو پسند کرتا ہے جو علماء سے میل جول رکھیں

(۱۴۹) ان اللہ یحب المداومۃ علی الاخاء القدیم ۔ (فر)

اللہ پرانی اخوت پر مداومت کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۵۰) ان اللہ یحب أن یؤخذ برخصہ، کما یحب أن یؤخذ بفرائضہ (ش)

اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رعایت پر عمل کیا جائے جیسا کہ اس کے فرائض پر کیا جاتا ہے۔

(۱۵۱) ان الله يحب سمح البيع، سمح الشراء، سمح القضاء، سمح الاقتضاء . (ت)

اللہ آسانی سے بیع آسانی سے فروخت آسانی سے ادا کرنے اور آسانی سے وصولی چاہنے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۵۲) ان الله يحب أن يقرأ القرآن كما أنزل . (السجزى)

اللہ پسند کرتا ہے کہ قرآن ایسے پڑھا جائے جیسا کہ اتارا گیا۔

(۱۵۳) ان الله يحب أبا البنات الصابر المحتسب (أبو)

اللہ بیٹیوں کے صابر طالب ثواب باپ کو پسند کرتا ہے۔

(۱۵۴) ان الله يحب المرأة الملقة البرغة مع زوجها . (فر)

اللہ تعالیٰ اس عورت کو پسند کرتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ چاپلوسی اور ملاطفت کرنے والی ہو۔

(۱۵۵) ان الله يحمد على الكيس، ويلوم على العجز . (حم)

اللہ زیرکی ہوشیاری پر تعریف کرتا اور ناوانی پر ملامت کرتا ہے۔

(۱۵۶) ان الله يسمع الى قراءة (لم يكن الذين كفروا) (نع)

اللہ لم یکن الذین کفروا کی قرأت کو سنتا ہے۔

(۱۵۷) ان الله يعافي الاميين يوم القيامة ما لا يعافي العلماء . (حل)

اللہ قیامت کے دن علماء سے زیادہ ناخواندوں کو معاف کرے گا۔

(۱۵۹) ان الله يعذب الذين يعذبون الناس . (حم)

اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

(۱۶۰) ان الله يعطي عبده المؤمن بالحسنة الف الف حسنة . (حم)

اللہ مومن بندے کو ایک نیکی کے بدلے میں دس لاکھ نیکیاں بھی دیتا ہے۔

(۱۶۱) ان الله يغار، والمؤمن يغار . (ق)

اللہ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہے۔

(۱۶۲) ان الله يغضب لغضبك، ويرضى لرضاك، قاله لعلى . (ع)

(اے علی) اللہ تیرے غصہ سے غصہ ہوتا ہے اور خوشی سے خوش۔

(۱۶۳) ان الله يقبض أرواح شهداء البحر بيده . (فر)

اللہ سمندر کے شہداء کی ارواح کو اپنے ہاتھ سے قبض کرتا ہے۔

(۱۶۴) ان الله يكره أذى المؤمن . (ابن المبارك)

اللہ مومن کو اذیت دینا پسند نہیں کرتا۔

(۱۷۵) ان الله يكره في السماء أن يخطأ أبوبكر في الارض (الحارث)

اللہ آسمان پر یہ بات پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر زمین میں خطا کرے۔

(۱۷۶) ان الله ينهاكم أن تحلفوا بابائكم . (حم)

اللہ تم کو اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے۔

(۱۷۷) ان الله ينزل الرزق على قدر المؤنة . (ل)

اللہ مشقت کے بقدر رزق نازل کرتا ہے۔

(۱۷۸) ان الله يوصيكم بالأقرب فالأقرب . (ق)

اللہ تم کو زیادہ قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

(۱۷۹) ان الله يحب أن تؤتى رخصه، كما يحب أن تؤتى عزائمه . (حب)

اللہ پسند کرتا ہے کہ تو اس کی رخصت پر عمل کرے جیسا اس کے فرائض کی ادائیگی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۸۰) ان الله يحب أن يرى أثر نعمته على عبده . (ت)

اللہ پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اور اظہار اپنے بندے پر دیکھے۔

(۱۸۱) ان الله يحب المؤمن اذا كان فقيرا متعففا (ط)

اللہ مومن کو جو فقیر اور نہ مانگنے والا ہو پسند کرتا ہے۔

(۱۸۲) ان الله يحب المتبذل الذى لا يبالي ما لبس . (هق)

اللہ پرانی پوشاک پہننے والے کو جو کسی لباس سے نفرت نہ کرے پسند کرتا ہے۔

(۱۸۳) ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما، ويضع آخرين . (حم)

اللہ اس کتاب (قرآن) کی وجہ سے ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری کو ذلیل۔

(۱۸۴) ان الله يسأل العبد عن فضل عمله . (ط)

اللہ بندے سے اس کی محنت سے زائد کا حساب لے گا۔

(۱۸۵) ان الله يستجيب للمظلومين . (فر)

اللہ مظلوموں کی فریاد سنتا ہے۔

(۱۸۶) ان الله يعذب المصورين بما صوروا . (خط)

اللہ مصوروں کو تصویر کشی کے سبب عذاب دے گا۔

(۱۸۷) ان الله يعطي بالحسنة ألفي ألف حسنة . (ش)

اللہ ایک نیکی کے عوض بیس لاکھ نیکیاں بھی دیتا ہے۔

(۱۸۸) ان اللہ یقبل علی العبد ما لم یلتفت ۔ (ن)

اللہ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

(۱۸۹) ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر ۔ (حم)

اللہ بندے کی توبہ موت کے غرغرہ سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔

(۱۹۰) ان اللہ یکرہ رفع الصوت بالتثاؤب والعطاس ۔ (سن ۔ فر)

اللہ چھینک اور جمائی کے وقت بلند آواز کو مکروہ جانتا ہے۔

(۱۹۱) ان اللہ ینھاکم أن تأتوا النساء فی أدبارھن (ط)

اللہ تمہیں عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع کرتا ہے۔

(۱۹۲) ان اللہ ینزل الصبر علی قدر البلاء ۔ (ل)

اللہ صبر بقدر مصیبت کے نازل کرتا ہے۔

(۱۹۳) ان اللہ ینظر الی عبادہ یوم عرفۃ (فر)

اللہ اپنے بندوں کی طرف نو ذوالحجہ کو دیکھتا ہے۔

(۱۹۴) ان اللہ یوصیکم بالنساء خیراً ۔ (حم)

اللہ تم کو عورتوں سے نیکی کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ (یعنی حسن سلوک کا)

سب کا پیدا کرنے والا میرا مولا میرا مولا — سب سے افضل سب سے اعلیٰ میرا مولا میرا مولا
سب کو وہی دیتا ہے روزی نعمت اس کی دولت اس کی — رازق داتا پالن ہارا میرا مولا میرا مولا
ہم سب اس کے عاجز بندے وہ ہی پالے وہ ہی مارے — خوبی والا سب سے نیارا میرا مولا میرا مولا
اول وآخر غائب حاضر اس پر روشن اس پر ظاہر — عالم دانا واقف کل کا میرا مولا میرا مولا
عزت والا حکمت والا، نعمت والا، رحمت والا — میرا پیارا، میرا آقا میرا مولا میرا مولا
طاعت سجدہ اس کا حق ہے اس کو پوجو وہ ہی رب ہے — اللہ اللہ اللہ میرا مولا میرا مولا

(سید محمد نعیم الدین مرادآبادی)

اللّٰھم (اے میرے اللہ) بزبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

(۱) اللّٰھم انت الاول فلاشیء قلبلک (ط)

یا اللہ تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔

(۲) اللّٰھم انت عضدی ونصیری وبلک أقاتل، (حم)

یا اللہ تو میرا بازو اور مددگار ہے میں تیری امداد سے جہاد کرتا ہوں۔

(۳)اللّٰهم احيينى مسكينا وامتنى مسكينا ۔ (ت)

یا اللہ مجھے مسکینی میں زندہ رکھ اور مسکینی میں موت دے۔

(۴)اللّٰهم اجعله حجالا رياء فيه ولا سمعة ۔ (فر)

یا اللہ اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریا اور غیر کو سنوار نانہ ہو۔

(۵)اللّٰهم اجعل اوسع رزقك عند كبر سنى (ط)

یا اللہ میرے بڑھاپے کے وقت میرا رزق کشادہ کر دے۔

(۶)اللّٰهم اجعل رزق آل محمد قوتا ۔ (ق)

یا اللہ تو آل محمد کو گزارے کی روزی دے۔

(۷)اللّٰهم استرنى بالعافية فى الدنيا والآخرة ۔ (فر)

یا اللہ دنیا اور آخرت میں میری عافیت سے پردہ داری فرما۔

(۸)اللّٰهم استر العباس وولده من النار ۔ (فر)

یا اللہ عباس اور اس کی اولاد کو آگ سے بچا۔

(۹)اللّٰهم أعنى على سكرات الموت ۔ (حم)

یا اللہ سکرات موت پر میری مدد فرما۔

(۱۰)اللّٰهم اغفرلى، وارحمنى، واهدنى الطريق الاقوم ۔ (حم)

یا اللہ مجھ کو بخش اور رحم فرما اور سیدھے راستے کی ہدایت کر۔

(۱۱)اللّٰهم اغفر لقومي، فانهم لا يعلمون ۔ (بز)

یا اللہ تو میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

(۱۲)اللّٰهم البسنى العافية فى الدنيا، واليقين فى الآخرة ۔ (فر)

یا اللہ دنیا میں عافیت عطاء فرما اور آخرت میں یقین۔

(۱۳)اللّٰهم ارزقنى طيبا، واستعملنى صالحا ۔ (حلك)

یا اللہ مجھے پاکیزہ رزق دے اور مجھ سے صالح عمل کرا۔

(۱۴)اللّٰهم أنت العدل فى قضائك ۔ (فر)

یا اللہ تو اپنی قضاء میں عادل ہے۔

(۱۵)اللّٰهم آت نفسى تقواها، وزكها أنت خير من زكاها ۔ (ك)

یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو اسے اچھا پاک کرنے والا ہے۔

(١٦) اللّٰهم أحسنت خلقي، فحسن خلقي ۔ (حم)

یا اللہ تو نے میرا ظاہر عمدہ بنایا ہے پس میرے اخلاق بھی عمدہ بنا دے (آئینہ دیکھنے وقت کی دعا)

(١٧) اللهم ائتني بأحب خلقك يأكل من هذا الطير، فدخل علي ۔ (ت)

یا اللہ تو اپنا پیارا بندہ لا کہ میرے ساتھ مل کر یہ پرندہ کھائے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ آ گئے۔

(١٨) اللّٰهم أجرنا من خزی الدنيا، وعذاب الآخرة ۔ (حم)

یا اللہ مجھے دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

(١٩) اللّٰهم اجعلنا مفلحين ۔ (فر)

یا اللہ ہم کو فلاح پانے والوں میں سے کر دے۔

(٢٠) اللّٰهم ارزقني شهادة في يسر منك وعافية ۔ (فر)

یا اللہ مجھے اپنی طرف سے آسانی و عافیت کے ساتھ شہادت کا مرتبہ عطا فرما۔

(٢١) اللّٰهم ارزق آل محمد كفافا ۔ (م)

یا اللہ آل محمد کو ضرورت کا رزق عطا فرما۔

(٢٢) اللّٰهم اجعل فناء أمتي بالطعن والطاعون ۔ (الماوردی)

یا اللہ میری امت کی (اکثر) موت جہاد اور طاعون میں کر دے۔

(٢٣) اللّٰهم أصلح الراعي والرعية ۔ (غر)

یا اللہ تو حاکم اور رعایا کی اصلاح فرما۔

(٢٤) اللّٰهم انصر العباس وولد العباس ثلاثا ۔ (كر)

یا اللہ تو عباس اور اولاد عباس کی امداد کر (تین دفعہ یہ دعا کی)

(٢٥) اللّٰهم أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك ۔ (حم)

یا اللہ اپنا ذکر و شکر اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر۔

(٢٦) اللّٰهم اغفرلي، وارحمني، والحقني بالرفيق الأعلى ۔ (ق)

یا اللہ مجھے بخش دے اور رحم کر اور رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(٢٧) اللّٰهم اغفر لحذيفة ولأم حذيفة (فر)

یا اللہ حذیفہ اور اس کی والدہ کو بخش دے۔

(٢٨) اللّٰهم اغفر للحاج، ولمن استغفر له الحاج ۔ (ط)

یا اللہ حاجیوں کو بخش دے اور جس کے لئے حاجی بخشش کی دعا کرے۔

(۲۹)اللّٰهم الق طلحة يضحك اليك، وتضحك اليه . (ط)

یااللہ تو طلحہ سے ایسے ملاقات کر کہ وہ تجھے دیکھ کر ہنسے اور تو اس کو دیکھ کر ہنسے۔

(۳۰)اللّٰهم انصر من ينصر عليا . (ط)

یااللہ تو اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے۔

(۳۱)اللّٰهم اخذل من خذل عليا . (ط)

یااللہ تو اس کو ذلیل کر جو علی کو ذلیل کرے۔

(۳۲)اللّٰهم أنت السلام، ومنك السلام، فحينا ربنا بالسلام . (هق)

یااللہ تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہے سو ہم کو اے رب سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(۳۳)اللّٰهم انی اسألك غناى وغنى موالى . (حم)

یااللہ میں تجھ سے اپنی اور اپنے غلاموں کی غنا چاہتا ہوں۔

(۳۴)اللّٰهم انی اعوذبك من شر الأعين . (ط)

یااللہ تیری پناہ لیتا ہوں نگاہوں کی بدنظری سے۔

(۳۵)اللّٰهم انی اعوذبك من البؤس والتباؤس . (ط)

یااللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں خوف سے اور باہم خوف دلانے سے۔

(۳۶)اللّٰهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث . (فر)

یااللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں نر اور مادہ شیاطین سے۔

(۳۷)اللّٰهم ان عثمان يريد رضاى، فارض عنه (فر)

یااللہ عثمان میری رضا چاہتا ہے تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(۳۸)اللّٰهم اهد دوساء، وأت بهم مسلمين . (حم)

یااللہ قبیلہ دوس کو ہدایت کر اور ان کو میرے پاس مسلمان کر کے لا۔

(۳۹)اللّٰهم اقبل بقلبي الى دينك، واحفظني برحمتك .(ع)

یااللہ میرا دل اپنے دین کی طرف متوجہ کر اور اپنی رحمت سے میری حفاظت کر۔

(۴۰)اللّٰهم اقبل بقلوبهم، وبارك لنا في صاعنا ومدنا . (حم)

یااللہ ان کے دل متوجہ کر اور ہمارے (پیمانوں) مد صاع میں برکت دے۔

(۴۱)اللّٰهم أعز الدين بعمر بن الخطاب . (سع)

یااللہ دین کو عمر بن خطاب سے عزت دیدے۔

(۴۲)اللّٰهم أعز الاسلام بعمر خاصة ۔ (ه)

یا اللہ تو دین کو خاص عمر سے عزت دے۔

(۴۳)اللّٰهم أعز الاسلام بأبی جهل أو بعمر ۔ (بغوی)

یا اللہ تو اسلام کو ابوجہل یا عمر سے عزت دے۔

(۴۴)اللّٰهم اکفنی ما أهمنی (فر)

یا اللہ تو میرے ضروری کاموں میں کفایت فرما۔

(۴۵)اللّٰهم اشدد وطأتك علی مضر ۔ (ق)

یا اللہ تو اپنی پائمالی قوم مضر پر سخت کر دے۔

(۴۶)اللّٰهم انی أحبه فأحبه یعنی : الحسین ۔ (ك)

یا اللہ میں اس (حسین) سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

(۴۷)اللّٰهم انی أحبهما فأحبهما یعنی: الحسن والحسین ۔ (ت)

یا اللہ میں ان دونوں (حسنین) سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(۴۸)اللّٰهم انی أستودعکهما وصالح المومنین ۔ (ط)

یا اللہ میں ان دونوں کو تیرے اور صالح مومنوں کے پاس امانت چھوڑتا ہوں۔

(۴۹)اللّٰهم اخلف جعفرا فی أهله ثلاثا ۔ (ط)

یا اللہ تو جعفر کے اہل میں اس کی شہادت کے بعد ذمہ دار ہو جا۔

(۵۰)اللّٰهم اطوله البعید، وهون علیه السفر ۔ (ت)

یا اللہ تو سفر کی مسافت اس کے لئے سمیٹ دے اور سفر اس پر آسان کر دے۔

(۵۱)اللّٰهم اغفر للصحابة، ولمن رأی من رآنی ۔ (ط)

یا اللہ تو میرے اصحاب کو بخش اور جنہوں نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا ان کو بھی۔

(۵۲)اللّٰهم انی أعوذبك من عذاب القبر ۔ (فر)

یا اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۵۳)اللّٰهم أکرم من أکرم علیا ۔ (ط)

یا اللہ تو اس کی عزت کر جو علی کی عزت کرے۔

(۵۴)اللّٰهم انی أعوذبك من نفخة الکبریاء ۔ (غز)

یا اللہ میں تکبر کی اکڑفوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(٥٥)اللّٰهم أنت العدل في قضائك . (فر)

یا اللہ تو اپنی قضا میں عادل ہے۔

(٥٦)اللّٰهم ان تشأ لا تعبد في الأرض . قاله يوم أحد . (حم)

یا اللہ اگر تو چاہے (کہ یہ مسلمان شہید ہو جائیں تو) تیری عبادت زمین پر نہیں کی جائے گی (یہ جنگ احد میں فرمایا)

(٥٧)اللّٰهم اني أعوذبك من شر الأعميين . (فر)

یا اللہ میں اندھوں کی شرارت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(٥٨)اللّٰهم اني أبرأ اليك مما صنع خالد . (حم)

یا اللہ جو خالد (بن ولید) نے کیا میں اس سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔

(٥٩)اللّٰهم ان عثمان يترضاك فارض عنه . (كر)

یا اللہ عثمان تجھ کو راضی کرنا چاہتا ہے تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(٦٠)اللّٰهم اغفر للأنصار ولأبنائها، وأبناء أبنائها . (ط)

یا اللہ تو انصار اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو بخش دے۔

(٦١)اللّٰهم ارزقني، اللّٰهم اهدني . (ض)

یا اللہ تو مجھے رزق دے، اے اللہ تو مجھے ہدایت دے۔

(٦٢)اللّٰهم اعز الاسلام بأحب الرجلين اليك . (ت)

اے اللہ ان دو مردوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اسلام کو اس کے ذریعے عزت دے۔

(٦٣)اللّٰهم أنت ثقتي ورجائي . (فر)

یا اللہ تو میری امید کی جگہ اور بھروسے کی جگہ ہے۔

(٦٤)اللّٰهم أنت خلقته وهديته، وقبضت روحه . (حم)

یا اللہ تو نے اس کو پیدا کیا اور ہدایت کی اور تو نے اس کی روح قبض کی ہے۔

(٦٥)اللّٰهم افتح لي أبواب رحمتك: (م)

یا اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(٦٦)اللّٰهم اني أحب حسينا فاحبه، وأحب من يحبه . (حم)

یا اللہ میں حسین سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس کے ساتھ محبت رکھ اور اس کے محب سے بھی محبت رکھ۔

(٦٧)اللّٰهم اهلّ بيتي، وأنا مستودعهم كل مؤمن . (كر)

یا اللہ میں اپنے اہل بیت کو ہر ایک مومن کے پاس امانت رکھتا ہوں۔

(٦٨) اللّٰهم انی أعوذبك من شرما علمت وما لم أعلم ۔ (م)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے جو جانتا ہوا اور جو نہیں جانتا۔

(٦٩) اللّٰهم استجب لسعد اذا دعاك ۔ (ت)

یا اللہ تو سعد کی دعا قبول کیا کر جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

(٧٠) اللّٰهم انی أعوذبك من فتنة النساء ۔ (خر)

یا اللہ میں عورت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(٧١) اللّٰهم اغفر لعبد القيس ثلاثا ۔ (ط)

یا اللہ تو عبد القیس کو بخش دے۔ تین دفعہ فرمایا۔

(٧٢) اللّٰهم انی أعوذبك من شر سمعی ۔ (ط)

یا اللہ میں اپنی سماعت کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(٧٣) اللّٰهم انی أعوذبك من شر نفسی واسرافها ووسواسها ۔ (فر)

یا اللہ میں اپنے شر نفس اور اس کے اسراف و وسواس سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(٧٤) اللّٰهم انی أسالك علما نافعا، وعملا متقبلا ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے علم نافع اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔

(٧٥) اللّٰهم اغفر ذنبی وخطایای وجهلی ۔ (حم)

یا اللہ تو میرے گناہ اور خطا اور جہالت کو معاف کردے۔

(٧٦) اللّٰهم اجعل حبك أحب الی من نفسی واهلی ۔ (نع)

اے اللہ! اپنی محبت کو میرے نزدیک میرے نفس اور گھر والوں سے بھی زیادہ محبوب کردے۔

(٧٧) اللّٰهم انی أعوذبك من حال أهل النار ۔ (خر)

یا اللہ میں اہل نار کے حال سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(٧٨) اللّٰهم اهد ثقيفا ۔ (حم)

یا اللہ تو ثقیف کو ہدایت کردے۔

(٧٩) اللّٰهم احفظ أبی قتادة كما حفظنی منذ الليل ۔ (ط)

یا اللہ تو ابا قتادہ کی حفاظت کر جیسی رات بھر اس نے میری حفاظت کی ہے۔

(٨٠) اللّٰهم ارحم المتسرولات ۔ (محاملی)

یا اللہ شلوار پہننے والیوں پر رحم فرما۔

(٨١)اللّٰهم اليك لا الى النار أنا واهل بيتى ۔ (ط)

یا اللہ مجھ کو اور میرے اہل بیت کو اپنی طرف کھینچ نہ کہ دوزخ کی طرف۔

(٨٢)اللّٰهم أنت البر الجواد الكريم ۔ (فر)

یا اللہ تو نیک اور سخی اور کریم ہے۔

(٨٣)اللّٰهم انك رب عظيم، لا يسعك شيء مما خلقت ۔ (فر)

یا اللہ تو عظیم رب ہے تجھ کو تیری مخلوقات میں سے کوئی چیز نہیں سما سکتی ۔

(٨٤)اللّٰهم انى أسالك باسمك الأعظم ورضوانك الأكبر ۔ (فر)

یا اللہ میں تجھ سے تیرے اسم اعظم کے اور تیری بڑی رضامندی کے وسیلہ سے مانگتا ہوں۔

(٨٥)اللّٰهم انى أسالك فواتح الخير وخواتمه وجوامعه ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے خیر کے اوائل اور اواخر اور تمام تر خیر کو طلب کرتا ہوں۔

(٨٦)اللّٰهم انى أسالك نفسابك مطمئنة ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے ایسا نفس طلب کرتا ہوں جو تجھ سے ہی قرار پکڑے۔

(٨٧)اللّٰهم انى أسالك الصحة والعفة ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے صحت اور پاک دامنی طلب کرتا ہوں۔

(٨٨)اللّٰهم انى أعوذبك من الضيقة فى السفر، والكابة فى المنقلب ۔ (م)

یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر میں تنگی اور واپسی میں غم سے۔

(٨٩)اللّٰهم انى أعوذبك من امرأة شيبتنى قبل المشيب ۔ (ط)

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے۔

(٩٠)اللّٰهم انى أعوذبك من فتنة الأعور الكذاب ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھینگے کذاب (مرزا قادیانی) کی شرارت سے۔

(٩١)اللّٰهم انى أعوذبك من سوء القضاء وجهد البلاء ۔ (ق)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں بری قضا اور سخت بلا ہے۔

(٩٢)اللّٰهم انى أعوذبك من الشقاق والنفاق وسيء الأخلاق ۔ (ق)

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اختلاف اور نفاق اور برے اخلاق سے۔

(٩٣)اللّٰهم انى أعوذبك من سوء الأخلاق ۔ (د)

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق سے۔

(۹۴) اللّٰهم انی أعوذبك من شر سمعي ومن شر بصری . (حم)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنی سماعت اور بصارت کے شر سے۔

(۹۵) اللّٰهم انی أعوذبك من الكفر والفقر . (ك)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقر سے۔

(۹۶) اللّٰهم انفعني بما علمتني، وعلمني ما ينفعني (ط)

یا اللہ اس علم سے جو تجھ نے مجھے دیا ہے نفع دے اور وہ علم مجھے سکھا جو نافع ہو۔

(۹۷) اللّٰهم اجعل أبابكر معي في درجتي يوم القيامة . (نع)

یا اللہ ابوبکر کو قیامت میں میرے ساتھ ایک درجہ میں شامل کر۔

(۹۸) اللّٰهم آمن روعتي، واحفظ أمانتي، واقض ديني . (ك)

یا اللہ مجھے خوف سے امن دے۔ میری امانت کی حفاظت کر اور میرا قرض ادا کر دے۔

(۹۹) اللّٰهم أصح لي سمعي وبصري . (خ)

یا اللہ تو میرے کان اور میری آنکھ تندرست رکھ۔

(۱۰۰) اللّٰهم انی اسألك الهدى والتقى والعفاف والغنى . (ش)

یا اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکی اور غنا طلب کرتا ہوں۔

(۱۰۱) اللّٰهم انك عفو تحب العفو، فاعف عني . (ه)

یا اللہ تو بڑا معاف کرنے والا معافی پسند ہے مجھے معاف کر دے۔

(۱۰۲) اللّٰهم انی اسألك الجنة التي ظلها عرشك . (فر)

یا اللہ میں وہ جنت تجھ سے مانگتا ہوں جس کا سایہ تیرا عرش ہے۔

(۱۰۳) اللّٰهم انی اسألك أن ترفع ذكري، وتضع وزري . (ط)

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند اور گناہ دور کر دے۔

(۱۰۴) اللّٰهم انی اسألك فعل الخيرات، وترك المنكرات . (ت)

یا اللہ میں تجھ سے نیکیاں کرنے اور برائیاں ترک کرنے کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۰۵) اللّٰهم انی اسألك السداد والهدى . (م)

یا اللہ میں تجھ سے راستی اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۰۶) اللّٰهم انی اسألك النعيم يوم القيامة والأمن يوم الخوف . (فر)

یا اللہ میں تجھ سے قیامت کی نعمت اور خوف والے روز میں امن کا سوال کرتا ہوں۔

(١٠٧)اللّٰهم انی أعوذبك من ضيق الدنيا، وضيق يوم القيامة . (د)

یااللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تنگی دنیا اور تنگی روز قیامت سے۔

(١٠٨)اللّٰهم انی أعوذبك من الشر والوعى . (ط)

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شر اور جنگ سے۔

(١٠٩)اللّٰهم انی أعوذبك من فتنة المحيا والممات . (ط)

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(١١٠)اللّٰهم انی أعوذبك من زوال نعمتك . (طيا)

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے سے۔

(١١١)اللّٰهم انی أعوذبك من صفقة خاسرة . (م)

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں نقصان والے عقد بیع سے۔

(١١٢)اللّٰهم انی أعوذبك من يوم السوء ساعة السوء . (ط)

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن اور برے وقت سے۔

(١١٣)اللّٰهم انی أعوذبك من العجز والكسل . (ق)

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے۔

(١١٤)اللّٰهم انی أعوذبك من الكفر والفقر وعذاب القبر . (حم)

یااللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر فقیری اور عذاب قبر سے۔

(١١٥)اللّٰهم انی أعوذبك من الهدم والتردى والفرق . (د)

یااللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دب کر مرنے اور ہلاکی اور غرق ہو جانے سے۔

(١١٦)اللّٰهم انی استغفرك وأتوب اليك . (طيا)

یااللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(١١٧)اللّٰهم انی أجعلك فی نحورهم، وأعوذبك من شرورهم . (حم)

یااللہ میں تجھ کو ان کے سینہ (مقابلہ) میں کرتا ہوں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(١١٨)اللّٰهم ان العيش عيش الآخرة . (ق)

یااللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(١١٩)اللّٰهم اغننی بحلالك عن حرامك . (حم)

یااللہ تو اپنے حلال کے ساتھ حرام سے بے پرواہ کر دے۔

(۱۲۰)اللّٰهم الطف بی فی تیسیر كل عسير ۔ (ط)

یا اللہ تو ہر ایک مشکل کے آسان کرنے میں مجھ پر مہربانی کر۔

(۱۲۱)اللّٰهم اجعل أبابكر معی يوم القيامة فی درجتی ۔ (حل)

یا اللہ ابوبکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں کر دے۔

(۱۲۲)اللّٰهم اجعل حبك زيادة لی فی كل خير ۔ (م)

یا اللہ اپنی محبت کو میرے لئے ہر خیر میں اضافہ کا سبب بنا دے۔

(۱۲۳)اللّٰهم اجعل سريرتی خيراً من علانيتی ۔ (ت)

یا اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے۔

(۱۲۴)اللّٰهم احفظ العلماء ۔ (فر)

یا اللہ علماء کی حفاظت کر۔

(۱۲۵)اللّٰهم ارحم عظمی الدقيق وجلدی الرقيق ۔ (أبو)

یا اللہ میری باریک ہڈیوں اور نازک چمڑے پر رحم کرے۔

(۱۲۶)اللّٰهم استرنی بالعافية فی الدنيا والآخرة ۔ (فر)

یا اللہ عافیت کے ساتھ دنیا اور آخرت میں میرا پردہ کر۔

(۱۲۷)اللّٰهم اغفر ذنبی، ووسع لی فی خلقی ۔ (حم)

یا اللہ میرا گناہ بخش دے اور میری خصلت میں فراخی کر۔

(۱۲۸)اللّٰهم اغفر لأمتی ثلاثا ۔ (فر)

یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ یہ دعا تین دفعہ فرمائی۔

(۱۲۹)اللّٰهم اغفرلی وارحمنی، والحقنی بالرفيق الأعلى ۔ (ق)

یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(۱۳۰)اللّٰهم بارك لأمتی فی بكورها يوم الخميس ۔ (٥)

یا اللہ تو میری امت میں جمعرات کی صبح سویرے میں برکت دے۔

(۱۳۱)اللّٰهم بارك لأهل المدينة فی مدينتهم ۔ (حم)

یا اللہ تو اہل مدینہ کے شہر میں برکت دے۔

(۱۳۲)اللّٰهم بارك فی الجذامی ۔ (ط)

یا اللہ تو جذامی میں برکت دے (جذامی سرخ رنگ کی کھجور یمامہ میں ہوتی ہے)

(۱۳۳) اللّٰهم بارك لأمتي في سحورها . (قط)

یا اللہ میری امت کی سحری میں برکت دے۔

(۱۳۴) اللّٰهم بارك لنا فيما رزقتنا وقنا عذاب النار . (فر)

یا اللہ جو تو نے ہم کو رزق دیا ہے اس میں برکت کر اور ہم کو آتش دوزخ سے بچا۔

(۱۳۵) اللّٰهم اني أعوذبك من النار ويل لاهل النار . (ق)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ سے، جہنمیوں کے لئے ہلاکی ہے۔

(۱۳۶) اللّٰهم اني أعوذبك أن أشرك بك وأنا أعلم . (ط)

یا اللہ تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ جان بوجھ کر شرک کروں۔

(۱۳۷) اللّٰهم اني ضعيف، فقو برجائك ضعفي . (ط)

یا اللہ میں ضعیف ہوں اپنے متعلق میری امید سے میری ضعیفی قوی کر دے۔

(۱۳۸) اللّٰهم أصلح لي ديني الذى هو عصمة أمرى . (م)

یا اللہ تو میرے دین کو صالح کر جس میں میرے تمام امر کی درستی ہے۔

(۱۳۹) اللّٰهم اغفر للمؤذنين . (سع)

یا اللہ تو مؤذنوں کو بخش دے۔

(۱۴۰) اللّٰهم اجعلها رياحا، اللّٰهم اجعلها رحمة (ه)

یا اللہ اس کو ہوا کر دے یا اللہ اس پر رحم کر دے۔

(۱۴۱) اللّٰهم ارحمني، وتجاوز عني . (فر)

یا اللہ تو مجھ پر رحم کر اور مجھ سے درگزر کر۔

(۱۴۲) اللّٰهم اغفر ذنبي، واخسئ شيطاني . (د)

یا اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو ذلیل کر دے۔

(۱۴۳) اللّٰهم اغفر لأبي سلمة، وارفع درجته . (د)

یا اللہ تو ابی سلمہ کو بخش اور اس کا درجہ بلند کر دے۔

(۱۴۴) اللّٰهم اغفر لأهل بقيع الغرقد . (ع)

یا اللہ اہل مقبرہ بقیع الغرقد (جنت البقیع والوں) کو بخش دے۔

(۱۴۵) اللّٰهم بارك لأمتي في بكورها . (حم)

یا اللہ میری امت کے صبح سویرے میں برکت کر دے۔

(۱۴۶)اللّٰهم بارك لأهل المدينة فى صاعهم ومدهم ۔ (حم)

یااللہ تو اہلِ مدینہ کے صاع اور مد (پیمانوں) میں برکت کر دے۔

(۱۴۷)اللّٰهم بارك على آل فانك كما أووا هذا المصاب ۔ (كر)

یااللہ آلِ فلاں میں برکت کر جیسے کہ انہوں نے اس مصیبت زدہ کو جگہ دی ہے۔

(۱۴۸)اللّٰهم حبب الموت الى من يعلم أني رسولك ۔ (ت)

یااللہ جو مجھے رسول جانے اس کے لئے موت کو پسندیدہ کر دے۔

(۱۴۹)اللّٰهم خذ بنو اصى هذه الأمة الى طاعتك ۔ (ط)

یااللہ اس امت کی پیشانیاں (رخ) اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔

(۱۵۰)اللهم عافنني في بصرى ۔ (د)

یااللہ تو میری آنکھوں میں عافیت رکھ۔

(۱۵۱)اللهم [illegible]ني من بلاء الدنيا، وعذاب الآخرة ۔ (حم)

یااللہ تو مجھے بلائے دنیا اور عذابِ آخرت سے بچانا۔

(۱۵۲)اللّٰهم علم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب ۔ (حم)

یااللہ تو معاویہ کو لکھنا اور حساب سکھا اور اس کو عذاب سے بچانا۔

(۱۵۳)اللّٰهم قد رضيت عن عثمان ، فارض عنه ثلاثا ۔ (كر)

یااللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (تین دفعہ فرمایا)

(۱۵۴)اللّٰهم قنعني بما رزقتني، وبارك لي فيه ۔ (م)

یااللہ تو نے جو رزق مجھے دیا ہے اس پر قناعت عطا کر اور اس میں مجھے برکت دے۔

(۱۵۵)اللّٰهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ۔ (د)

یااللہ مجھے اپنے عذاب سے اس روز بچا کہ جب اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(۱۵۶)اللّٰهم مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك ۔ (حم)

یااللہ دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(۱۵۷)اللّٰهم لا تخزني يوم القيامة ۔ (حم)

یااللہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہ کرنا۔

(۱۵۸)اللّٰهم لا سهل الا ما جعلته سهلا ۔ (فر)

یااللہ کوئی امر آسان نہیں مگر جسے تو آسان کرے۔

(١٥٩)اللّٰهم بنعمتك تتم الصالحات . (فر)

یا اللہ تیری نعمت سے نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

(١٦٠)اللّٰهم جوزه على الصراط . (ك)

یا اللہ تو اس کو پل صراط پر سے گزار دے۔

(١٦١)اللّٰهم صل على المحلقين . ثلاثا . (نع)

یا اللہ (حج میں) سر منڈانے والوں پر رحم کر (یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا)

(١٦٢)اللّٰهم عافني في بدني، اللّٰهم عافني في سمعي . (ش)

یا اللہ مجھ کو بدن کی سلامتی دے یا اللہ میرے کانوں کو سلامت رکھ۔

(١٦٣)اللّٰهم عثمان رضيت عنه . فارض عنه . (كر)

یا اللہ میں عثمان سے راضی ہو گیا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(١٦٤)اللّٰهم قني شر نفسي، واعني على رشد أمرى . (ط)

یا اللہ مجھے شر نفس سے بچا اور میری نفس کی ہدایت پر امداد کر۔

(١٦٥)اللّٰهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت . (ط)

یا اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

(١٦٦)اللّٰهم لا تجعلني مع الأشرار . (فر)

یا اللہ تو مجھ کو شریروں کے ساتھ مت رکھنا۔

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہو

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہو　　　ولا موجود فی الکونین لا مقصود الا ہو
چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غمداری　　　مجواز غیر حق یاری کہ لا فتاح الا ہو
بلا لا لاہمہ لاکن بگو اللہ واللہ جو　　　نظر خود سوئے وحدت کن کہ لا مطلوب الا ہو
ہو الاول ہو الاخر ظہور آمد تجلے او　　　بذاتِ خود ہویدا حق کہ لا فی الکون الا ہو
الا اے یار شوفانی مگو ثالث مگو ثانی　　　ہوالواحد ہو المقصود لا موجود الا ہو
ہو الہو ہو ہو الحق ہو ندانم غیر لا ہو　　　ہو الہو ہو ہو الحق ہو نخوانم غیر الا ہو
یکی گویم یکی جویم دردل چوگل رویم　　　ہموں یکرا بیک بویم نہ پویم غیر الا ہو
بگرد عالم چوگر دیدم ہو پسندیدم　　　یکی خوانم یکی دانم ندانم غیر الا ہو

منم غمخوارِ خود ہستم بجز یا ہو نہ درد ستم   دل وجاں رابہ ہو بستم نہ بستم غیر الا ہو

(حضرت سلطان باھو علیہ الرحمۃ

الحمد لله اوله و الحمد لله اخره

قرآن کی ابتداء الحمد سے کیوں فرمائی۔ اس کی چند توجیہات ہیں۔

1- حضرت آدم علیہ السلام کو جب چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: **الحمد لله رب العالمين** تو معلوم ہوا کہ یہ پہلا کلمہ ہے جو حضرت انسان کے منہ سے نکلا تو اسی مناسبت سے رب تعالیٰ نے اپنا کلام اس سے شروع فرمایا۔

2- اس میں اس بات کی تعلیم ہے کہ اے مسلمانوں اپنے ہر کام کو اللہ کی حمد سے شروع کرو کیوں کہ رب نے اپنے کلام کو اس سے شروع فرمایا ہے۔

3- خصوصا جب اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنی ہو اس سے مدد مانگنی ہو تو اس سے پہلے اللہ کی حمد ضرور کرنی چاہئے کہ حدیث پاک میں بھی ہے۔ **كل كلام لا يبدؤ فيه بالحمد لله فهو اجزم** ۔ (ابوداؤد والنسائی نبراس)

کہ ہر کلام جس کی ابتدا الحمد للہ سے نہ کی جائے وہ نامکمل ہے

اسی طرح حدیث پاک میں ہے "**كل امر ذی بال لا يبدء فيه بسم الله الرحمن الرحيم اقطع**" (نبراس)

"ہر وہ اہم کام جس کی ابتداء بسم **الله الرحمن الرحيم** سے نہ ہو نامکمل ہے۔ **كل كلام لا يبدء فيه بالصلوة على فهو اقطع** . (نبراس)

ہر وہ کلام جس کی ابتداء مجھ پر درود پڑھ کر نہ ہو نامکمل ہے تو ان روایات سے معلوم ہوا کہ ہر کام کو بسم اللہ سے الحمد سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر شروع کرنا چاہئے خواہ دفتر کا کام ہو، گھر کا ہے، دینی ہو، دنیاوی ہو، اذان ہو، دعا ہو، اقامت ہو۔

بعض کہتے ہیں کہ "الحمد للہ" پر الف لام عہدی ہے یعنی مخصوص حمد مراد اس سے وہ حمد ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنی حمد کی اس لئے کہ بندہ اس پاک ذات کی کامل حمد کرنے سے عاجز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

"**لا احصى ثناء عليك انت كم اثنيت على نفسك**"

"مولا میں تیری ویسی حمد نہیں کرسکتا جیسی تو نے خود اپنی حمد کی ہے۔" بعض کہتے ہیں الف لام جنس کا ہے یعنی مطلق جنس حمد اللہ کے لئے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ الف لام استغراق کا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام تعریفیں تمام کرنے والوں کی تمام اوقات اللہ کے لئے خاص ہے۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ الف لام خواہ جنسی ہو یا استغراقی ہو دونوں کا مال یعنی نتیجہ ایک ہے۔

الختصر جب الف لام استغراق کا لیں گے تو مراد حمد کے تمام افراد ہوں گے کہ حمد اللہ کی کی جاتی ہے یا مخلوق خدا کی اگر اللہ کی حمد ہوگی تو یہ بلا واسطہ اللہ کی حمد ہوئی اور اگر مخلوق کی حمد ہوگی تو یہ بھی بالواسطہ حقیقت میں اللہ کی حمد ہوئی کہ مصنوع کی حمد صانع کی حمد ہے کہ اگر کوئی کسی کاریگر کے ہاتھ کی بنی ہوئی کرسی کی تعریف کرلے تو حقیقت میں اس کاریگر کی تعریف ہے۔

جب حمد میں عموم پایا گیا تو حمد کرنے والوں میں بھی عموم آگیا اسی لئے ہم نے کہا کہ تمام حامدین کی تمام تعریفیں اور یہ الف لام

اسم پر داخل ہوتا ہے اسی وجہ سے الحمد للہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دوام استمرار پر دلالت کرتا ہے تو اس لئے ہم نے معنی کئے تمام اوقات میں اللہ کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ اسی لئے قرآن میں ہے: **وان من شیء الا یسبح بحمدہ** ہر چیز اللہ کی حمد کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ تو یہ تمام فائدے اوعلمی جواہر صرف ایک کلمہ الف لام سے حاصل ہو رہے ہیں۔

تسبیح کبھی فعل سے ہوتی ہے کبھی اعتقاد سے کبھی قول سے کبھی اعضاء کے ذریعے، اشاروں سے کبھی دلالت حال سے تسبیح بدلالۃ الحال تسبیح قہری و اضطراری یعنی بغیر اختیار کے تسبیح کو بھی شامل ہے یعنی کائنات کا ذرہ ذرہ یا تو اپنی زبان سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے یا اپنے اعتقاد سے کہ اس ذات واجب الوجود کو تمام عیوب سے پاک سمجھتا ہے یا اپنے اعضاء سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے بلکہ ہر شی کا نفس وجود ہی اس ذات کی کمال حمد و پاکی پر دلالت کرتا ہے کہ اس نے ہر شی کو کس قدر اس طریقے سے پیدا کیا تو وہ پیدا کرنے والی ذات کتنی بے عیب ہوئی۔

لہٰذا فرمایا: **وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم** ۔ گویا کہ یوں کیا جا رہا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ میری پاکی بیان کرتا ہے یہاں تک کہ اے غافل انسان تیرا وجود بھی میری پاکی بیان کرنے میں لگا ہوا ہے مگر تم ہر ایک کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔

یہاں ایک اعتراض کا جواب بھی ہو گیا کہ روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز اللہ کی حمد کرتی درخت اور حیوانات بھی اور جو حیوان اللہ کا ذکر چھوڑتا ہے وہ شکار ہو جاتا ہے اور جو درخت ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے وہ کاٹ دیا جاتا ہے۔

اب وہ جانور مرنے اور درخت کٹنے کے بعد کیسے تسبیح کرتا ہے اور اللہ فرماتا ہے کہ ہر شی میری تسبیح کرتی ہے تو جواب یہ ہوا کہ مرنے اور کٹنے سے ان کی تسبیح اختیاری جاتی رہی مگر تسبیح قہری و اضطراری جو دلالتہ حال سے ہوتی ہے وہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ واللہ اعلم بالحق۔ پھر یاد رہے کہ حمد سے پانچ اسماء وجود میں آتے ہیں

1- حامد حمد کرنے والا
2- محمود۔ جس کی حمد کی جائے
3- احمد۔ سب سے زیادہ حمد کرنے والا
4- حمید۔ بہت زیادہ حمد کرنے والا
5- محمد جس کی بار بار تعریف کی گئی ہو

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ محمد کے معنی میں مبالغہ ہے محمود میں نہیں؟ حالانکہ محمد حضور علیہ السلام کا نام ہے اور محمود اللہ تعالیٰ کا۔ عقل تو کہتی ہے اس کا الٹ ہو۔

اصل میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کی حمد سرکار نے کی اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد اللہ نے اور اللہ کی حمد سرکار کی حمد سے زیادہ ہے اس لئے محمد کے معنی ہیں جس کی بار بار حمد کیا جائے۔

جمعہ کے خطبہ میں حمد پڑھنا واجب ہے دیگر جائز مقامات پہ حمد کرنا مستحب ہے چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنا سنت ہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ سے جواب دینا واجب ہے اور اتنی آواز سے دے کہ چھینک والے کو آواز جائے۔

آج لب پر تو تیری حمد وثناء آئی ہے
تری رحمت کا عطیہ مری گویائی ہے

تری سرکار میں ہر ایک کی شنوائی ہے
کون ہے جس کی تمنا نہیں بر آئی ہے
آئینہ آئینہ ہے جلوۂ پنہاں کا جواب
ما سوا تیرے کسے دعویٰ یکتائی ہے
تو حجابوں میں نہاں ہو کے بھی ہر سُو ہے عیاں
لاکھ پردوں سے ظاہر تری رعنائی ہے
شاملِ حال نہ ہو تیری عنایت جب تک
نہ پذیرائی کسی کی نہ شکیبائی ہے
باعثِ روشنئ دل ہے تجلی تیری
چادرِ نور سے سمٹی ہوئی تنہائی ہے
تری رحمت کا سہارا لئے آیا ہے شریف
ورنہ محشر میں مری کس سے شناسائی ہے

شریف امروہوی

لفظ اللہ کی تفسیر

لفظ ''اللہ'' اس ذات واجب الوجود کا علم ہے جو تمام صفات کمالیہ کو جامع ہے بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ علم ہے اور بعض کہتے ہیں اسم ہے علم مفہوف جزنی کے لئے ہوتا ہے اور اسم مفہوم کلی کے لئے ہوتا ہو راجع یہ ہے کہ یہ علم ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ اللہ کے تین ہزار نام ہیں جن میں سے ایک ہزار ملائکہ کو ایک ہزار انبیاء علیہم السلام کو معلوم ہیں تین سو نام تورات میں تین سو نام انجیل میں ہیں اور تین سو زبور میں ننانوے نام قرآن پاک میں ہیں اور ایک نام کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن بسم اللہ میں حق تعالیٰ کے جو تین نام آئے ہیں ان میں تین ہزار کے معنی پائے جاتے ہیں لہٰذا جس نے ان تین ناموں سے حق تعالیٰ کو یاد کرلیا گویا کہ اس کے تمام ناموں سے یاد کرلیا ان ناموں میں سے صرف اللہ حق تعالیٰ کا ذاتی نام ہے باقی اسما صفاتیہ ہیں۔

جس طرح لوگ اس ذات کو سمجھنے میں حیران ہیں اسی طرح اس کے نام کی حقیقت کو سمجھنے میں بھی حیران ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ مشتق ہے یعنی کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مشتق نہیں۔ پھر مشتق کہنے والوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ الہ سے بنا ہے جس کے معنی سکون اور چین اور قرار کے ہیں' کیونکہ اللہ کے ذکر سے سب کو چین اور قرار آتا ہے اسی لئے اس کا نام اللہ ہے یا اس لئے کہ ممکن چیز واجب پر ختم ہوتی اور قرار پکڑتی ہے تو تمام عالم کے متعلق سوال ہو سکتا ہے کہ اس کو کسی نے بنایا لیکن اللہ کے متعلق یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ اس کو کس نے بنایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ وَلْہٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حیرانی چونکہ تمام مخلوق اس کی ذات وصفات میں حیران ہے محرومین تو جہالت کی تاریکیوں میں پھنسے ہیں (اور واصلین الی اللہ بجز تجلیات نورانی کچھ نہ پاسکے اور اس کی حقیقت کو نہ پہنچ سکے۔

بعض کہتے ہیں کہ لَاہْ سے مشتق ہے جس کے معنی میں بلندی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام ممکنات سے بلند و بالاتر ہے اس لئے اس کو اللہ کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ لَاہْ میں حجاب کا معنی پایا جاتا ہے چونکہ اللہ کی ذات نظر، گمان، وہم وخیال وعقل سب سے وراء ہے اس لئے اس کو اللہ کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ الہ بمعنی عاجزی وزاری کرنا سے بنا ہے چونکہ تمام بندے اس کی بارگاہ میں عاجزی وزاری کرتے ہیں

لہٰذا اسے اللہ کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں یہ لفظ اَلَہَ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں (گھبر کر آنا) چونکہ تمام مخلوق ہر مصیبت میں آخر کار رب کی طرف پناہ پکڑتی ہے اس لئے اس کو اللہ کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی و بیضاوی)

یاد رکھیں کہ بعض اسماء جو اللہ عزوجل کے لئے مخصوص ہیں جیسے اللہ، قدوس، رحمٰن، قیوم وغیرہ ان کا اطلاق غیر پر کفر ہے۔ دیگر اسماء جو اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں ان کا اطلاق غیر پر کفر نہیں جیسے عزیز، رحیم، کریم، عظیم، علیم وغیرہ کیونکہ ان کا اطلاق غیر پر بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف ورحیم کہا گیا ہے مگر پھر بھی ادباً غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہ کیا جائے تو بہتر ہے اور بعض اسماء کے متعلق اختلاف ہے جیسے قدیر، مقتدر وغیرہ۔

مطلب یہ کہ عبد اللہ کو اللہ نہیں بلکہ عبد اللہ ہی کہیں گے عبد الرحمٰن کو رحمٰن نہیں بلکہ عبد الرحمٰن ہی کہیں گے اسی طرح عبد الوحید، عبد الرؤف وغیرہ قیاس کرلیں۔ جیسا کہ یہ بحث مجمع للانہر میں ہے۔

علیٰ المخلوق من الاسماء المختصه نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیره

اللہ توں رحمٰن رحیم ملک قدوس نیارا   توئیں سلام مہیمن مومن جبارا ستارا
توں غفار قہار تے باری توں وہاب مصور   توں عزیز علیم تے فتاح خالق بھی متکبر
خافض قابض رافع باسط توں اوّل توں آخر   توئیں معز مذل مقدم واسع حق مؤخر
ولی حلیم تے عدل حکم توں واجد ماجد والی   علی حکیم عظیم صمد ایں احد سمیع متعالی
برّ لطیف خبیر تے باعث رب تواب تے قادر   غنی حمید تے محصی مبدی توں باطن توں ظاہر
پاک کبیر حفیظ تے جامع نور رقیب الٰہی   مقیت حسیب جلیل تے مالک ہتھ تیرے بادشاہی
مغنی اتے ودود قوی توں حی قیوم تے ہادی   وارث کل کریم تے باقی ہر جاہ تدہ منادی
توں رزاق غفور تے مانع توں شہید تے پیارا   توئیں شکور مجیب تے واحد بدیع رشید پیارا
نافع ضار صبور متین اے بے حدٗ حد نہ تیری   صفت مجید رؤف تیری ہے حل کر مشکل میری
توئیں وکیل معید خدایا نام ہے مقسط تیرا   محی اتے ممیت الٰہی بے پرواہ رب میرا
مقتدر تے منتقم بھی صفت تیری ہر جائیں   فضل کرم تھیں یوسف تائیں سدھے راہ چلائیں

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم
وز ہر چہ گفتہ ایم شنیدیم وخواندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

(حضرت سعدی شیرازی)

عقائد اہلسنّت (توحید باری تعالیٰ)

صانع عالم جل مجدہ واجب الوجود ازلی و ابدی ہے۔ اس کا کوئی مثال نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔ تمام کمالات ممکنات اس کی عظمتِ ذاتی کے ظل و پرتو ہیں۔

وجوبِ وجود، استحقاق عبادت، خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔

حیوۃ، قدرت، علم، کلام، سمع، بصر، ارادہ صفاتِ ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں۔ ان سب سے ازلاً متصف ہے۔ باقی صفات فعلیہ، نفسیہ، سلبیہ اضافیہ ہیں۔

کائنات کو خلعت وجود بخشنے سے پیشتر ویسا ہی کامل تھا جیسا بعد میں۔ (الان کما کان)

شفائے مریض، عطائے رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطور استقلال و خلق اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

طبیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل دعا و ہمتِ انبیاء و اولیاء بہ عطائے الٰہی بطور تسبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے کہ یہ صفات و افعال الٰہیہ در پردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بدلیۃً معلوم ہے کہ بے شمار معاش و تدابیر، مہمات و مدافعت مظاہر رزاقیت وغیرہ صفات قدیمہ کے ہیں، ایسا ہی شرعاً و کشفاً ثابت ہے کہ مقربان درگاہ حق کی دعا و ہمت و برکت و جوداتِ مبارکہ مظہر فیضان عنایت الٰہی ہے۔ صرف اسباب کو مدنظر رکھنا اور مسبب جل شانہٗ کی قدرتِ کاملہ کا نہ ماننا یا قدرتِ کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا کفر ہے اور اسباب کی کلیۃً نفی کرنا، ابطال حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت دین و دنیا سے محروم رہنا ہے اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیاء مقربین) کو جلوہ گاہ صفات الٰہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

جوہر، عرض، جسم، مکان، زمان، جہت، انتقال، تبدیل ذاتی و صفاتی، جہل، کذب، ممکنات سے مختص ہیں۔ ذاتِ حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

استواء علی العرش، ضحک، وجہ، ید وغیرہ صفات منصوصہ کذائی مثل صفات ثمانیہ سمع، بصر، علم، ارادہ، کلام، قدرت، حیوۃ، تکوین، بے چون و بے چگون ہیں۔

ادراک حقیقۃ الٰہیہ میں انبیاء و اولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی نصیب انبیاء و اولیاء حسب مراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔

رؤیت ذاتِ حق آخرت میں اہل جنت کے لئے ثابت ہے لیکن بلا کیف و بلا جہت۔

اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال و اعمال کا خالق اور مرید ہے۔ (یعنی ارادہ فرمانے والا) لیکن راضی بالکفر والمعصیت نہیں ہے۔

تمام خیر و شر، خالق کل جل شانہ کے ارادہ و خلق و تقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے، وہی ظاہر ہوتا ہے لیکن راضی صرف خیر پر ہے۔

تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا راستہ بتا کر اپنے اپنے افعال میں گونہ اختیار دیا ہے۔ جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق بدیہی ہے جسے اصطلاحاً کسب کہتے ہیں۔ اسی کسب کے سبب وہ جزا اور سزا کا مورد ہے۔

جبر جو منافی جزا ہو اور قدر جو شرکت شئے کی خالقیت میں قادر مطلق پیدا کرے باطل ہے۔ زیادہ خوض و بحث اس مسئلے میں ممنوع ہے۔ امور مذکور پر ایمان لانا باعث نجات ہے اور ان کا انکار ہلاکت' پس عقلمندی و سعادت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔

بے نیاز ہے کسی کا اس پر حق نہیں ہے مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔

اس کے تمام افعال' حکمت و مصلحت پر مشتمل ہے۔ لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع عائد بذات مقدس نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شئے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے قبح و ظلم و سفہ و عبث سے اس کے افعال منزہ ہیں۔

افعال کا باعثِ ثواب و عقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے۔ اس میں عقل کو دخل نہیں ہے' بعض کی حکمت کو عقل ادراک کر سکتی ہے اور اکثر میں اخبار انبیاء علیہم السلام کی محتاج ہے۔

مومن کو دین پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے اور کافر کو صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کے ذہن پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جناب ربّ العزت کا عدل ہے۔

صفت عدل و فضل کی چھ صورتیں ہیں۔ جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے۔

1- حق سبحانہ و تعالیٰ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔

2- کسی کے اعمال حسنہ سے ذرہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔

3- کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

4- اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کے لئے اجر رکھتا ہے۔

5- کسی کو طاقت یا معصیت پر جبر نہیں فرماتا۔

6- فوق الطاقت کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

ہر ایک صفت الٰہی بالذات واحد ہے اور بحسب التعلق غیر متناہی' متعلقات حادث ہیں اور اس کی صفات قدیمہ ہیں۔

حق سبحانہ کے بہت سے نام ہیں جن کی خبر اس نے اپنے کلام پاک میں دی ہے۔ اہلسنّت کے نزدیک دعا و ذکر الٰہی انہیں اسماء سے ہونا چاہیے جو شرع مطہرہ میں وارد ہیں یہ سب اسماء کلام الٰہی کی مانند قدیم ازلی و ابدی ہیں اور عباد کا اپنی زبان پر لانا یا لکھنا حادث ہے۔

اہلسنّت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تنقیص شان الوہیت ہو اس کا ذات حق پر بولنا کفر ہے۔

وحدت وجود حسب تقریر محققین حق ہے۔ شریعت حقہ کے کسی اصل کے منافی نہیں ہے فرق مراتب و حفظ احکام ضروری ہیں جو صفات مستلزم مرتبہ الوہیت کے ہیں اور ان کا مراتب سافلہ پر اطلاق کرنا اور بالعکس کفر ہے۔ جس طور پر یہ مسئلہ اکابر پر مکشوف ہوا ہے اور اولیاء متشرعین نے حتیٰ الامکان بیان فرمایا ہے۔ بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل ایمان اور اس کا انکار خسران و حرمان ہے۔

شرک اور اس کی حقیقت:

شرک وکفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں۔ دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔

حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس کے امارات سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالیٰ اور محبوبانِ الٰہی کی ان قابل عظمت وصفات کو جو عام بنی نوع میں مفقود ہیں۔ (مثلاً کشف بلا وشدت، استجاب دعا، تاثیر، تسخیر وغیرہ) صفات جناب باری تعالیٰ (سبحنہ، سبحنہ، سبحنہ) کے برابر خیال کیا جائے (نعوذ باللہ تعالیٰ) اور بنابریں نہایت عجز ونیاز کے افعال ان کے سامنے اسی نیت سے ادا کیے جائیں کہ معاذ اللہ تعالیٰ وہ معبود ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو کسی مخلوق کو کوئی کمال عطا فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ اعتقاد مومن ہونے کے لئے کافی نہیں کہ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اتنی بات تو مشرکین بھی اپنے معبودوں کے حق میں تسلیم کرتے تھے بلکہ مومن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عطائے خداوندی کا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرمایا ہے وہ عطا کے بعد حکم خداوندی، ارادہ اور مشیت ایزدی کے ماتحت ہے۔ ہر آن خدا تعالیٰ کی مشیت اس کے ساتھ معلق ہے اور اس بندے کا ایک آن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً محال اور ممتنع بالذات ہے۔

شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے اور صفات عباد وصفات ربوبیت میں مابہ الامتیاز ظاہر فرمانا بعثت رسل کا مہتم بالشان مقصد ہے۔ خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ اُن کی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہوتا ہے۔

عبادت کے معنی حد درجہ کی عاجزی اور انکساری ہے۔ مفسرین کرام اس کی مثال سجدہ سے دیتے ہیں، حالانکہ صرف سجدہ ہی عبادت نہیں بلکہ حالت نماز میں تمام حرکات وسکنات عبادت ہیں، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ اور اس کے بعد حالت التحیات میں دوزانوں بیٹھنا، سلام، دائیں بائیں منہ پھیرنا یہ سب عبادت ہے۔ اگر عبادت صرف عاجزی وانکساری کے آخری مرتبہ سجدہ ہی ہے تو کیا یہ باقی چیزیں عبادت نہیں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور اگر یہ ساری چیزیں مطلقاً عبادت ہیں تو اگر کوئی شاگرد اپنے استاذ کے سامنے اور بیٹا اپنے باپ کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھتا ہے یا ان کی آمد پر کھڑا ہو جاتا ہے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس نے اپنے استاد یا اپنے باپ کی عبادت کی یا ان کو اپنا معبود بنا لیا۔ حاشا وکلا پھر وہ کون سی چیز ہے جو ان حرکات وسکنات کو اگر یہ نماز میں ہوں تو عبادت بنا دیتی ہے اور یوں کھڑے ہونے کو (ہاتھ باندھے ہوئے یا کھولے ہوئے) اور اس طرح بیٹھنے کو اور دائیں بائیں منہ پھیرنے کو تذلل وانکساری کے آخری مرتبہ تک پہنچا دیتی ہے اور اگر یہی امور نماز سے خارج ہوں تو نہ ان میں غایت خضوع ہے اور نہ ہی عبادت سے متصور ہوتے ہیں۔ تو اس کا حل ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس ذات کے لئے اور جس کے سامنے آپ یہ افعال کر رہے ہیں اس کے متعلق آپ کا عقیدہ کیا ہے، اگر آپ اس کو اللہ اور معبود یقین کرتے ہیں تو یہ سب اعمال عبادت ہیں اور سب میں غایت تذلل خضوع پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس کو عبد اور بندہ سمجھتے ہیں نہ خدا، نہ خدا کا بیٹا نہ اس کی بیوی نہ اس کا اوتار تو یہ اعمال عبادت نہیں کہلائیں گے۔ ہاں آپ ان کو احترام اور اجلال او رتعظیم کہہ سکتے ہیں۔ البتہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں غیر خدا کے لئے سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے۔

نبوت وولایت:

محبوبیت وشفاعت جو کہ تمام ادیان وشرائع میں خواص بشر کے لئے ثابت کی گئی ہے اس کو ایسا منصب خیال کرنا جس سے عبد خودمختار ہو کر تصرفاتِ الٰہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور رضائے الٰہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا ہے اور اس میں درحقیقت عنایت الٰہیہ کا ظہور جاننا عین ایمان وتوحید ہے۔

ایسا ہی خوارق، وکرامات اولیاء واشراق باطنی سے ان کو مغیبات پر بلا ذریعہ عطیہ الٰہی تسلیم کرنا شرک ہے اور بذریعہ قوائے روحانی...... جو انبیاء واولیاء کو عطا ہوتی ہیں ان امور کا بتعلیم اللہ تعالیٰ وبعطا اللہ تعالیٰ مظہر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

صفات عبودیت کو صفات ربوبیت میں شریک کرنے والا مشرک ہے اور ان کا مطلقاً منکر گمراہ اور مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق پر نگاہ رکھنے والا صراطِ مستقیم پر ہے۔

اسلام وایمان کا رکن اعظم جس کے بعد کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہو سکتا حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات ثابتہ بالنص الصریح کی تصدیق قلبی واقرار لسانی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ظاہری وباطنی سے ہر حالت میں متصف رہنا تمام اعمال وعبادات کی قبولیت کا اصل اصول ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیائے کرام سے افضل اور سب کے سردار ہیں۔

میثاق توحید الٰہی وربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا ویسا ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا باخبار الٰہی منصوص ہے۔

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریاتِ دینیہ سے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں۔ اس معنی کو ناسمجھ لوگوں کا خیال بتانا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

(ب) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علم سے اوسع ہے کسی مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ وسیع کہنا کفر ہے۔

(ج) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والسلام وجملہ اٰلین وآخرین کے جمیع علوم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا سارا علم ما کان وما یکون اس کا جزو ہے۔ اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے، قطعاً کافر ہے۔

تمام انبیاء بلحاظ بطون وتربیت روحانی تعین ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیابۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اس کے عہدے پر ممتاز ہوئے ویسے ہی انبیاء کرام باوجود

خلعت نبوۃ وافضیلت مادون الانبیاء کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی شریعت کے نافذ فرمانے والے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اتباع اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کی وعید منصوص ہے۔

1- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور اتباع سنت اقوال وافعال میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر ونواہی کی تعمیل۔

2- زبان اور دل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا۔

3- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پاک کا مشتاق ہونا۔

4- دل، زبان اور بدن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا۔

5- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اور ان سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔

6- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک کو برا سمجھنا...... علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، فضائل اور نام مبارک سنتے وقت لازم اور ضروری ہے۔ ان کا بوقت ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بجالانا تقاضائے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہوگیا ہے پس ان کا انکار روش سلف کا انکار ہے اور بے بنیاد تعصب ہے۔

جو ممکنات ومخلوقات احاطۂ ربوبیت الٰہیہ میں داخل ہیں۔ سب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہیں، پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہوسکتا۔

جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے۔ ویسا ہی بحیثیت عموم دعوت مذکورہ واولیت خلق وختم نبوۃ وافضیلت مطلقہ وخلافت کبریٰ واولیت فی الشفاعۃ وفی دخول الجنۃ واصالت فی کل فضل ووساطت فی کل نعمۃ وغیرہا صفات کثیرہ ناممکن الاشتراک کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر محال اور ممتنع ہے۔

حقیقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ بلحاظ جسمیت معروض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اوصاف بشری سے برتر اور تغیر آفات وعیوب ونقائص بشریٰ سے منزہ اور ضعف انسانی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیہ سے متصف تھی۔ پس آپ کا علم باللہ وصفاتہ قبل بعثت وبعد بعثت تمام عیوب ونقائص، شک وجہل وغیرہ سے مبرا ومنزہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین حیثیتیں ہیں، اوّل ظاہر باعتبار صورت بشری، دوم ملکی سوم وہ مرتبہ جس کو خدا ہی جانتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کردے اور جب چاہے نورانیت کو احوالِ بشری پر غلبہ دے۔

جو بشریت عیوب ونقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے منافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور سے مخلوق فرما کر مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا ہے۔

اس کا معنی یہ نہیں کہ ''معاذ اللہ'' اللہ تعالیٰ کی ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مادہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے؟ جس ناواقف شخص کا یہ اعتقاد ہو تو اسے توبہ کرنا فرض ہے۔ اس لئے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر و شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حسن الوہیت کا ظہور اوّل تھی بغیر اس کے ذاتِ خداوندی نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جز قرار پائے یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے۔ جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن وحدیث کے دیگر متشابہات کا سمجھنا۔

آثار شریفہ و آثار سلف الصالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذریعہ اجابت دعا خیال کرنا صدق ایمان کی نشانی ہے۔

بہ نسبت علوم اوّلین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسمائے حسنہ و آیاتِ کبریٰ و امور آخرت و اشراط ساعت و احوال سعداء شقیاء و علم ماکان و یکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و ملکیہ سے آپ کا علم اشمل و اکمل ہے۔

علم خالق و علم مخلوق:

علم الٰہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

1- علم الٰہی غیر متناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوۃ اور محاط ہے۔

2- علم الٰہی بنا ذرائع و وسائل ازلی و ابدی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، منام و بسط حواس و بصیرت مقدسہ حادث ہے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہ ہم جمیع غیوب غیر متناہیہ کا علم ثابت کرتے ہیں نہ جملہ معلومات الٰہیہ کا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں۔ ذرہ کو آفتاب سے اور قطرہ کو سمندر سے جو نسبت ہے وہ بھی یہاں متصور نہیں۔ کہاں خالق اور کہاں مخلوق، مماثلت و مساوات کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ علم الٰہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہے۔

علم خلق عطائی، علم الٰہی ذاتی، جب خالق و مخلوق، مالک و مملوک، حادث و قدیم، واجب و ممکن، متناہی و غیر متناہی مساوی نہیں تو علم عطائی و ذاتی میں مساوات کیونکر ہو سکتی ہے؟

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لفظ ''کل'' دیکھیں تو اس سے کل غیر متناہی نہ سمجھیں بلکہ کل مخلوقات (جو متناہی ہے) اور اس کے علاوہ معرفت ذات و صفات کا علم کہ وہ بھی بالفعل متناہی ہے جو ہماری مراد ہے ورنہ علم الٰہی کی بہ نسبت ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ''کل'' نہیں کہتے۔ کیونکہ علم الٰہی محیط الکل اور غیر متناہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اخبار و اقوال متعلق دین و دنیا صادق اور حق ہیں۔ شک و وہم و جہل نقائص و مداخلت شیطانی سے منزہ و مبراء ہیں۔

ملک و اختیار:

ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے، اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد کے لئے ثابت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار

اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوط الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا چہ جائیکہ سمجھ دار آدمی اس کا انکار کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں' شان اقدس میں صریح توہین ہے اور تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے خلاف ہے جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی' ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الٰہیہ ماننا' ان مسائل مہمہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوۃ ورسالت سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک نعماء الٰہیہ ہونا ثابت ہے۔

اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الٰہی اور عطا خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزائن نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمانے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہو سکتا۔ شرک جب ہی ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو۔ جیسا کہ عطاء الوہیت ممتنع عقلی اور محال بالذات ہے۔ لیکن اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقعی بلکہ شاہد ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی نفی دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں' انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے خلاف اور مشیت الٰہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً کوئی حکم یا اختیار نہیں ہے اور عطاء الٰہی سے کل اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاصل وثابت ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت وبعد نبوۃ کبائر صغائر سے معصوم اور تمام قبائح بشری سے مبراء ہیں۔

بعض افعال بلاغیہ واحکام شرعیہ میں نسیان وسہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغرض تشریع وافادۂ علم بارادہ الٰہیہ واقع ہوا ہے اور صدورِ نسیان منافی شان نبوت نہیں۔ بلکہ نسیان اور ذہول از ل ناسوت بوجہ استغراق اور لاہوت از قسم کمال ہے جیسا کہ ارباب بصیرت پر ظاہر ہے۔ البتہ ان کے نسیان وسہو کو اپنے سہو ونسیان پر قیاس کرنا اور بقصد تحقیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔

تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف بدنی وغیرہ جو انبیاء کو لاحق ہوتے ہیں۔ ظاہر صورت میں مشابہ عوارض عامہ افراد انسانی ہیں اور بلحاظ نتائج وآثار باطنی وحکمت خفیہ الٰہیہ تمام افراد بشر کے عوارض سے برتر اور اعلیٰ ہیں۔ مثلاً تکالیف امراض انبیاء علیہم السلام سے نتیجہ اظہار احوال عالیہ مثل صبر' رضا' شکر' تسلیم' توکل' تفویض' دعا' تضرع اور موعظت امت بوقت لحوق عوارض کذائیہ بہ تحصیل امور مذکورہ ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کفر ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغیبات پر مطلع ہونا آیات واحادیث سے بالتواتر ثابت ہے منکر اس کا منکر قطعیات ہے۔

عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم روضہ منورہ میں مثل دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ بحیات حقیقۃ دنیاویہ جسمانیہ ہیں۔ خاکساران امت کے

حالات پر مطلع اور عاشقان درگاہ پر ہر لحظہ متوجہ ہیں اور احوال امت پر حاضر و ناظر ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاظر و ناظر ہیں جسمانیت اور بشریت کے ساتھ نہیں بلکہ بایں طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت ونورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ ہے اور روحانیت ونورانیت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے لئے قرب اور بعد مکاں یکساں ہے۔ کیونکہ عالم خلق زمان ومکان کی قید سے مقید ہوتا ہے۔ لیکن عالم امران قیود سے پاک ہے۔ لہٰذا بیک وقت متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف فرما ہونا اور ایک ہی وقت میں دور دراز مقامات کثیرہ اور امکنہ متعددہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل اللہ کا دیکھنا اور اور کھلم کھلا بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا دلائل کی روشنی میں ایسا امر ہے جس کا انکار مسلمان نہیں کرسکتا۔

معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

حق سبحانہ وتعالیٰ نے سیّد المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو معجزات ذیل وغیرہا سے مخصوص فرمایا۔

1- معراج جسمانی بحالت بیداری حرم شریف سے بیت المقدس کی طرف اور امامت انبیاء کرام اور سیر سماوات وآیات کبریٰ وجنت ونار وغیرہ۔
2- اپنا جمال پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچشم ظاہر دکھایا۔
3- شق القمر۔
4- ستون مسجد شریف کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں گریہ وزاری کرنا۔
5- احجار واشجار کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا اور تصدیق نبوت کرنا۔
6- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت ہائے شریفہ سے پانی جاری ہونا اور ایک پیالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا۔
7- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قلیل طعام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزار ہا آدمی سیر ہو جائیں۔
8- بکری مذبوحہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا۔
9- مذکورہ معجزات ودیگر خوارق مثل احیائے اموات جو احادیث سے ثابت ہیں' بلا تاویل حق ونفس الامری ہیں۔

تمام معجزات سے اعلیٰ واقویٰ ودوام قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز ہیں' قرآن مجید کی ترکیب لفظی ومحاسن معنوی واخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔

حضور مظہر اللہ الاتم سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کئی قسم کی ہوئی ہے علاوہ وحی ملکی کے دو قسم اور بھی ہیں جن میں فرشتے کو دخل نہیں اور توسط نہیں ہوتا۔

قرآن شریف کلام نفسی قدیم ازلی وابدی ہے' جو بلباس اصوات وحروف جلوہ گر ہے اور بذریعہ ملک مقرب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور محبوب حق صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

احادیث شریفہ قدسیہ ثابتہ باسناد صحیح وہ وحی ہے جو کبھی بتوسط کذائی اور کبھی بلا توسط کذائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوئی۔

ہر دو وحی سے جو معنی قطعاً ثابت ہیں حق ہیں، کوئی شبہ نہیں، اس میں سے بعد علم و ثبوت قطعی کسی بات کا انکار اگرچہ در پردہ تاویل باطل ہو کفر ہے اور ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کا بلاوجہ انکار بدعت یا فسق ہے۔

امور ذیل کو حق ماننا ضروری ہے

ایمان بالغیب:

1- حشر اجساد و اعادہ روح انہیں اجساد میں جو دنیا میں تھے۔

2- جزائے اعمال خیر و سزائے شر

3- صراط دوزخ پر ممتد ہے جس پر سب کو چلنا ہوگا۔ اہل نار کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔

۴- حساب اعمال، میزان، جنت، نار اور یہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جن کی جگہ اللہ جل شانہ جانتا ہے۔

5- شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحق اہل کبائر حق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مقبول ہے، جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مقید بعدم رضا و اجازت ہے۔

6- عذاب القبر کافر کو اور نعمت و راحت مومن کو قبر میں حق ہے اور عصات مومنین مشیت الٰہی پر ہیں جسے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔

7- سوال منکر نکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔

8- تمام رُسل و انبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔

9- ملائکہ اجسام نوری ہیں عوارض ظلماتی سے منزہ ہیں اور ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں پوری کائنات سماوی و ارضی پر مقرر ہیں اور بعض کتابت اعمال بنی آدم پر، اور بعض عباد کے دل پر خطرات صالحہ القا کرنے پر، اور بعض حفاظت بنی آدم پر، ان کے مقابلے میں مخلوقات الٰہی میں سے شیاطین ہیں جو خیالات فاسد کا القاء کرتے ہیں۔

10- قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور قتل دجال و قتل خنازیر کرنا اور پھر دین واحد کا ہو جانا سب حق ہے۔

11- کل انبیاء علیہم السلام اور جو صحیفے ان پر نازل ہوئے سب حق ہیں۔

صحابہ کرام و اہل بیت عظام:

بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولیاء و الخلفاء امام الصدیقین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الامت ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، و مولی المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بترتیب خلافت افضل ہیں۔

عشرہ مبشرہ، خاتون جنت، ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ و ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت امام حسن و

حضرت امام حسین اصحاب بدر و بیعت الرضوان رضی اللہ عنہم طاہر مطہر قطعی جنتی بلکہ گنہگاران امت کے تکیہ گاہ ہیں۔

(الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر و اہل بیعت الرضوان نجوم ہدایت ہیں۔ ان میں سے کسی پر طعن کرنا رفض و استحقاق دخولِ نار ہے۔ ان سب کی تعظیم و توقیر امت پر فرض اہم ہے۔ یہ سب اولیائے امت کے سردار اور باعث شرف صحبت ولایت خاصہ پر ممتاز ہیں۔ ان سے کرامات ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک ولی سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔

(ب) فتح مکہ کے بعد جو صحابہ رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام افضل ہیں، جو فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے حسنی یعنی بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا رفض و گمراہی ہے۔

حقیقت ولایت یہ ہے کہ علاوہ ایمان و اعمال صالحہ کے یقین و عرفان اسماء و صفات ذات حق بطور وجدان ببرکت ذکر و تلاوت صوم صلوٰۃ وہبی طور پر جب عبد صالح کو عطا ہوتا ہے تو مقامات ذیل اس کے سینہ پاک میں پیدا ہوتے ہیں۔ اخلاق، تواضع، توبہ، زہد، صبر، شکر، خوف، رجا، توکل، رضا، فقر، محبت پس وہ ماسوائے حق سے معرض ہوتا ہے اور خوف و رجائے الٰہی سے مستغرق۔ ان حالات میں ان مقامات کے آثار افراد بشر پر دو طور سے ظاہر ہوتے ہیں۔ خوارق و تربیت مریدین، پس ان کو وحی و عصمت کے بجائے (جو کہ خواص انبیاء میں سے ہے) کشف صادق اور گناہوں سے محفوظیت عطا ہوتی ہے۔ جس کے باعث وارث انبیاء و خلیفہ برحق قرار پاتا ہے اور لفظ ولی کا مصداق ہوتا ہے۔

عبادات بدنی (نوافل) و مالی کا ثواب ہدیہ ارواحِ مقدسہ انبیاء و اولیاء و دیگر اہل ایمان کو کرنا ثابت ہے اور اس کا مطلق انکار بدعت ہے۔

بالخصوص بروز وفات اولیاء کرام ثواب طعام و کلام سے فاتحہ رسانی باعث نزول برکات اور تازگی ایمان ہے۔

تاریخ معین پر مزاراتِ اولیاء پر مسلمانوں کی حاضری و بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور معصیت نہ ہو۔

تیجہ، چالیسواں، گیارہویں شریف کے کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر و ثواب ہے، ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی قرار دینا سخت گناہ اور بدعت و ضلالت ہے۔

(عقائد اہلسنت (بتغیر قلیل)؛ از حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ (المتوفی 3 جولائی 1960)

یاد رہے! تیجہ، دسواں، چالیسواں جو بھی میت کے لئے ایصال ثواب کریں جائز ہے۔ ہاں ایک بات ضرور پیش نظر رہے کہ میت کے ورثاء سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت بھی ہو اگر کچھ ورثاء بالغ ہوں اور بخوشی اجازت بھی دیں تو بھی ان کے حصے سے صدقات و خیرات کرنا جائز ہے۔ قل خوانی یا چہلم جو بھی خیرات کریں ورثاء بالغ ہی کریں اور اپنے حصے سے کریں۔ نابالغوں کا حصہ شامل نہ کریں۔

ذات وصفات میں یکتا ذات

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات میں، صفات میں تنہا ہے، بے مثال ہے، لاجواب ہے۔ اسی کے لئے ہر کمال ہے، اسی کی ذاتِ مقدس کو ہر خوبی شایاں ہے، وہ ربِّ قدیر ہر کمال وخوبی کا جامع ہے، وہی پروردگار عالم ہے، وہی خالق ومالکِ کائنات ہے، تمام اشیاء اسی کے کرم سے موجود ہوئیں، وہی سب کا بنانے والا ہے، اس کے ارادے سے ہی ہر شئی نے وجود پایا، جب تک وہ چاہے گا، زندگی کی رونقیں اشیاءِ کائنات میں جلوہ گر رہیں گی۔ جب وہ چاہے گا، اشیاء عالم کو موت کی آغوش سے ہم دوش کردے گا، انہیں وجود کی دنیا سے نکال کر دوبار ''پردۂ عدم'' میں ڈال دے گا۔

اسی کے زیرِ قدرت کائنات کا نظام بغیر کسی فساد کے رواں دواں ہے، وہی احکم الحاکمین ہے، وہ ذات پاک ہے، وہ تمام عالم سے بے نیاز ہے، وہ اکیلا ہے۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی اس سے، نہ ہی کوئی اس کا ہمسر وبرابر ہے، وہی ذات لائق حمد وثناء ہے۔ تمام جہانوں میں وہی اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے، اسی کو معبود مانا جائے، اسی کو مسجود مانا جائے، اسی کی بارگاہ میں اپنی جبینوں کو جھکایا جائے، اسی سے امداد واستعانت طلب کی جائے، اسی سے اپنے دکھ، درد کا اظہار کرکے اپنے غموں کا مداوا کیا جائے۔ کیونکہ بس! وہی ہے جو اپنے مظلوم بندوں کی صداؤں کو سنتا ہے۔ پھر اپنے فضل وکرم سے مظلوموں کو ظالموں کے ظلم وستم سے رہائی دیتا ہے، اس کی بارگاہ سے کوئی بندہ نامراد ونا کام نہیں لوٹتا، جو بھی اس کا بندہ اسے پکارے تو یہ مالک ومولیٰ اپنی شان کے موافق اسے جواب عنایت فرماتا ہے۔ یعنی کسی کی آہ وبکا، فریاد وگریہ وزاری اس کی بارگاہ سے ناشاد ونا مقبول نہیں ہوتی۔

وہ سب کی سنتا ہے، جانتا ہے اور پھر اپنے خزانۂ غیب سے سائلوں کو نوازتا ہے، نامرادوں کی جھولیوں کو بھر دیتا ہے، حسرت زدوں کی حسرتوں کو پورا کرتا ہے، ہر ایک سائل کو عطا فرماتا ہے کوئی سائل محرمِ بارگاہ نہیں رہتا ہر کوئی اس بارگاہ عالی کی حاضری کے بعد شاد وآباد رہتا ہے۔ وہ ہر ایک کی پکار سنتا ہے لیکن ''مظلوم کی صدا'' و ''دعا'' کو تمام دعاؤں وصداؤں سے قبل اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرماتا ہے یعنی مظلوم کی دعا اور ربّ تعالیٰ کی بارگاہ کے مابین کوئی شئی حائل نہیں ہوتی۔ یہ شکستہ دل دنیا کی نظروں میں اگرچہ وقعت نہیں رکھتے مگر اس ربّ کریم کی بارگاہ میں یہ بہت عظمت والے ہیں۔

تو بچا بچا کے نہ رکھ اُسے تیرا آئینہ وہ ہے آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

(اقبال)

اور ان مظلوموں، شکستہ دلوں کی صداؤں اور دعاؤں کے مابین کوئی شئی حائل ہو بھی تو کیسے ہو۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

''انا عند المنکسرة القلوب'' یعنی میں ان ٹوٹے ہوئے، شکستہ دلوں کے قریب ہی جلوہ فرما ہوں۔

تو اب حجاب ہو تو کیسا ہو، دوری ہو تو کیسی ہو یہاں دعا نکلی، وہاں اُس ربّ کریم کی بارگاہ بے کس پناہ میں جا پہنچی کیوں کہ:

جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

الانواع فی علم التوحید وهذا البحث خاص الاهل العلم

قال العلامة عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام السلمی (المتوفی 660ھ)

اعلم ان حقوق اللّٰه تعالیٰ علی القلوب منقسمة الی المقاصد والوسائل‘ فاما المقاصد فکمعرفة ذات اللّٰه وصفاته، واما الوسائل فکمعرفه احکامه تعالیٰ ، فانما لیست مقوصدة لعینها وانما هی مقصود للعلمل بها .وکذلك الاحوال قسمان:

احدهما : مقصود لنفسه‘ کالمهابة والاجلال

والثانی، وسیلة الی غیره‘ کالخوف والرجاء فان الخوف وازع عن لمخالفات لما رتب علیها من العقوبات‘ والرجاء حاث علی تکثیر الطاعات لما رتب علیها من المثوبات .

والحقوق المتعلقة بالقلوب انواع:

النواع الاوّل:

معرفة ذات اللّٰه بسحانه و تعالیٰ و ما یحب لها‘ من الازلیة‘ والا بدیة‘ والا حدیة‘ وانتفاء الجوهریة‘ والعرضیة‘ والجسمیة‘ والاستغناء عن للموجب‘ والموجد والتوحید بذلك عن سائر الذوات .

النوع الثانی:

معرفة حیاته سبحانه وتعالیٰ بالازلیة‘ والابدیة‘ والاحدیة والاستغناء عن الموجب والموجد والتوحید بذلك عن غیرها من الحیاة .

النوع الثالث:

معرفة علمه سبحانه و تعالیٰ بالازلیة‘ والا بدیة والاحدیة‘ والاستغناء عن الموجب والموجد‘ والتعلق بکل واجب وجائز ومستحیل‘ والتوحید بذلك عن سائر العلوم .

النواع الرابع:

معرفة ارادته سبحانه و تعالیٰ بالازلیة‘ والاحدیة‘ والاستغناء عن الموجب والموجد‘ والتعلق بما تتعلق به القدرة‘ والتوحد بذلك عن سائر الارادت .

النوع الخامس:

معرفة قدرة علی الممکنات بالازلیة‘ والابدیة‘ والا حدیة والاستغناء عن الموجب والموجد والتوحد بذلك عن سائر القدر .

النوع السادس:

معرفة سمعه سبحانه و تعالیٰ بالازلية، والا بدية، والاحدية، والاستغناء عن للموجب وللوجد، والتعلق بكل، مسموع قديم، او حادث والتوحيد بذلك عن سائر الاسماع .

النوع السابع:

معرفة بصره سبحانه و تعالیٰ بالازلية، والابدية، والاحدية، والاستغفناء، عن الموجب والموجد، والتعلق بكل موجود قديم او حادث، والتوحد بذلك عن سائر الابصار .

النوع الثامن:

معرفة كلامه سبحانه و تعالیٰ بالازلية ، والا بدية، والا حدية، والاستغناء عن الموجب والموجد، والتعلق بجميع ما يتعلق به العلم والتوحيد بذلك عن سائر انواع الكلام .

فهذه الصفات كلها قائمة بذات اللّٰه سبحانه وتعالیٰ، وهی منقسمة الی ما يتعلق بغيره كشفا كالعلم والسمع والبصر، والی ما يتعلق بغيره تاثيرا كالقدرة، والی ما يتعلق بغيره من غير كشف ولا تاثير كالكلام، واعمها تعلقا العلم والكلام، واخصها السمع ومتوسطها البصر .

النوع التاسع:

معرفة ما يجب سلبه عن ذاته سبحٰنه و تعالیٰ من كل عيب ونقص ومن كل صفة لا كمال فيها ولا نقصان .

النوع العاشر:

معرفة تفرده بالالهية والاختراع

النوع الحادی عشر:

معرفة صفاته الفعلية الصادرة عن قدرته الخارجة عن ذاته وهی منقسمة الی الجواهر والاعراض، والاعراض انواع، كالخفض، والرفع والعطاء والمنع والاعزاز والاذلال، والاغناء والاقتار، والاماتة والا حياء، والاعادة والا فناء .

النوع الثانی عشر:

معرفة سبحانه وتعالیٰ ماله ان يفعله وان لا يفعله ، كار سال الرسل وانزل الكتب والكتليف والجزاء بالثواب والعقاب .

النوع الثالث عشر:

معرفة حسن افعاله كلها، خيرها وشرها، نفعها وضرها، قليلها وكثير ها، وانه لاحق لاحد عليه، ولا ملجا منه الا اليه، له حق وليس عليه حق ومهما فال فهو الحسن الجميل وكذلك لو عذب اهل السموات والارض واقصاهم لكان عادلا فی ذلك كله ولو اثابهم وادناهم لكان منعما متفضلا بذلك كله .

النوع الرابع عشر:

اعتقاد جميع ما ذكرناه في حق العامة‘ وهو قائم مقام العلم في حق الخاصة لما في تعرف ذلك من المشقة الظاهرة للعامة فان اللّٰه تعالىٰ كلف الخاصة ان يعرفوه بالازلية والابدية‘ والتفرد بالالهية‘ وانه حي عالم‘ قادر‘ مريد‘ سميع‘ بصير‘ متكلم صادق في اخباره وكلف العامة ان يعتقدوا ذلك بغير وقوفهم على ادلة معرفته امنهم باعتقاد ذلك .

النوع الخامس عشر:

من الحقوق المتعلقة بالقلوب

تصديق القلب بجميع ما ذكرناه من الاعتقاد والعرفان .

النوع السادس عشر:

النظر في تعرف ذلك او اعتقاده وهو واجب وجوب الوسائل تمت العقيذة بحمد اللّٰه وحسن توفيقه (الانواع في علم التوحيد)

واني لا استطيع كنه صفاته:

اللهم مالك الملك‘ ربّ الارواح والملائكة‘ بديع السموات والارض‘ علم الغيب والشهادة غافر الذنب وقابل التوب‘ شديد القوة والحول‘ واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل ذالطول‘ لا اله غيرك‘ ولا خير الاخيرك‘ الائك متوالية خارجة عن حد البيان‘ ونعمائك متكاثرة زائدة من عدالانسان‘ انوارحكمتك الباهرة زاهرة من المصنوعات ‘ واثار سلطنتك القاهرة ظاهرة من المقدورات‘ تخشع من خشيتك قلوب الانبياء والمرسلين‘ وتقشعر من رهبتك جنود الاصفياء والمخلصين‘ يخضع دون سرادقات عزتك جباه العظماء ولا يحوم حول خيام‘ عظمتك اذهان الفضلاء‘ العالم كله ناطق بايات وجوبك والخلق باسره مستغرق في بحارجودك‘ ظهر كمال صفاتك فوق ظهور الا شياء‘ وبطن كنه ذاتك عن معرفة الاولياء‘ تقدست ذاتك العظمى عن الاشباه والامثال‘ وتنزهت صفاتك العلياعن الحدوث والزوال‘ طمس نورك ابصار العارفين ‘وازاح كبريائك افكار العالمين‘ عقد قدرتك لا تنحل بانامل الانظار‘ وعجائب صنعتك لا تصل الى كنهها الافكار‘ خلقتنا فكيف يجد المخلوق الى اكتناه الخالق سبيلا وجعلتنا فانى يكون المجعول على ادراك الجاعل دليلا‘ قصرت الفهوم عن وصف كمالك‘ وارتعدت العقول بملاحظة جلالك‘ تعالىٰ شانك العظيم‘ وارتفع سلطانك القديم‘ ربنا انك فائض الجود وغاية المقصود‘ والموجود قبل كل موجود ‘ والباقي بعد كل محدود‘ لك الحقيقة حقا وما سواك المجاز‘ ومنك البداية يقينا واليك المجاز‘ لا احصى ثناء ذاتك وصفاتك ‘ ولنعم قال عبد من عبادك .

واني لا استطيع كنه صفاته ولوان اعضاى جميعا تكلم

الأسئلة المهمة في حياة المسلم

١ **من أين يأخذ المسلم عقيدته؟** يأخذها من كتاب الله ﷻ وصحيح سنة نبيه ﷺ الذي لا ينطق عن الهوى ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾، وذلك وفق فهم الصحابة والسلف الصالح ﵃.

٢ **إذا اختلفنا فإلى أي شيء نرجع؟** نرجع إلى الشرع الحنيف، والحكم في ذلك إلى كتاب الله وسنة رسوله ﷺ، حيث قال الله ﷻ: ﴿فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ وقال النبي ﷺ: « تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ » الموطأ.

٣ **من هي الفرقة الناجية يوم القيامة؟** قال ﷺ: « وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إلا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي » احمد. فالحقُّ ما كان عليه النبي ﷺ وأصحابه، فعليك بالاتّباع وإياك والابتداع إذا كنت تريد النجاة وقبول الأعمال.

٤ **ما شروط قبول العمل الصالح؟** شروطه:١) الإيمان بالله وتوحيده: فلا يقبل العمل من مشرك. ٢) الإخلاص: بأن يُبْتَغَى به وجه الله.٣) متابعة النبي ﷺ فيه: بأن يكون وفق ما جاء به فلا يعبد الله إلا بما شرع، فإن فقد أحدها فالعمل مردود، قال ﷻ: ﴿وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا﴾.

٥ **ماهي مراتب الدين؟** مراتبه ثلاثة: الإسلام، والإيمان، والإحسان.

٦ **ما الإسلام، وكم أركانه؟** الإسلام: هو الاستسلام لله بالتوحيد، والانقياد له بالطاعة، والبراءة من الشرك وأهله. وأركانه: خمسة ذكرها النبي ﷺ في قوله: « بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ » متفق عليه.

٧ **ما الإيمان، وكم أركانه؟** الإيمان: هو اعتقاد القلب، وقول اللسان، وعمل الجوارح، يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية، قال ﷻ: ﴿لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾، وقال ﷺ: « الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ » مسلم.

ويؤكده ما يلحظه المسلم في نفسه من نشاط في الطاعة عند مواسم الخيرات، وفتور فيها عند فعل المعاصي، قال الله ﷻ: ﴿إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾. وأركانه: ستة، ذكرها النبي ﷺ في قوله: « أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، واليوم الآخر، والْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ » البخاري.

٨ **ما معنى (لا إله إلا الله)؟** نفي استحقاق العبادة لغير الله، وإثباتها لله وحده ﷻ.

٩ **هل الله معنا؟** نعم، الله ﷻ معنا بعلمه وسمعه وبصره وحفظه وإحاطته.وقدرته ومشيئته، وأمّا ذاته فلا تخالط ذوات المخلوقين، ولا يحيط به شيء من المخلوقات.

١٠ **هل يمكن أن يرى الله ﷻ بالعين؟** اتفق المسلمون على أن الله لا يُرى في الدنيا، وأن المؤمنين يَرون الله في الآخرة في المَحشَر وفي الجنة، قال ﷻ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾.

١١ **ما فائدة معرفة أسماء الله وصفاته؟** إن أول فرض فرضه الله على خلقه معرفته ﷻ، فإذا عرفه الناس عبدوه حق عبادته، قال ﷻ: ﴿فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ﴾، فذكرُ الله بسعة الرحمة موجِبٌ للرجاء، وبشدة النقمة موجِبٌ للخوف، وبالتفرّد بالإنعام موجبٌ للشكر.

والمقصود بالتعبد بأسماء الله وصفاته: تحقيق العلم بها وفقه معانيها والعمل بها؛ فمن أسماء الله وصفاته ما يُحمد العبد على الاتصاف به كالعلم والرحمة والعدل، ومنها ما يُذم العبد على الاتصاف به كالإلهية والتجبر والتكبر، وللعبد صفات يُحمد عليها ويؤمر بها كالعبودية والافتقار والحاجة والذل والسؤال ونحو ذلك، ولكنْ يمتنع اتصاف الربّ ﷻ بها، وأحبُّ الخلق إلى الله من اتصف بالصفات التي

يحبها، وأبغضهم إليه من اتصف بالصفات التي يكرهها.

١٢ **ما هي أسماء الله الحسنى؟** يقول الله ﷻ: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ وقد ثبت عن رَسُولِ اللهِ ﷺ أنه قال: « إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ » متفق عليه. وإحصاؤها يتضمن ثلاثة أمور :١) إحصاء ألفاظها وعددها. ٢) فهم معانيها ومدلولها والإيمان به، فإذا قال: (الْحَكِيمُ) سلَّم جميع أوامره لله، لأن جميعها على مقتضى حكمته. ٣) دعاء الله بها؛ فيقول مثلاً: يا سِتِّيرُ اسْتُرْنِي، يا كَرِيمُ أَكْرِمْنِي قال ﷻ: ﴿وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾. ومن تتبَّع آيات القرآن والسنة الصحيحة استطاع جمعَهَا، وهي:

الاسم	دلالته
اللهُ	ذو الألوهية والعبودية على خلقه أجمعين، فهو المألوه المعبود الذي يُذَلّ له ويخضع، ويُركع ويُسجد، وله تُصرف جميع أنواع العبادة.
١ الرحمن	اسم دال على سعة رحمته وشمولها لجميع المخلوقات وهو اسم يختص بالله تعالى، ولا يجوز إطلاقه على غيره.
٢ الرحيم	الراحم الغافر للمؤمنين في الدنيا والآخرة فقد هداهم لعبادته، وهو يكرمهم في الآخرة بجنته.
٣ العفو	هو الذي يمحو الذنب ويتجاوز عنه ولا يعاقب عليه مع استحقاق العبد للعقاب.
٤ الغفور	هو الذي يستر الذنب على صاحبه ولا يفضحه ولا يعاقبه عليه.
٥ الغفار	اسم دال على كثرة مغفرة الله لعبده المذنب المستغفر.
٦ الرؤوف	من الرأفة وهي أبلغ الرحمة وأشدها. وهي عامة لجميع الخلق في الدنيا، ولبعضهم في الآخرة؛ وهم أولياؤه المؤمنون.
٧ الحليم	هو الذي لا يُعَجِّل العقوبة على عباده مع قدرته على عقابهم، بل يصفح عنهم ويغفر لهم إذا استغفروه.
٨ التواب	هو الذي يوفق من يشاء من عباده للتوبة، ويقبلها منهم.
٩ السِّتير	هو الذي يستر على عبده فلا يفضحه بين خلقه، وهو المحب من عبده أن يستر على نفسه وعلى غيره وأن يستر عورته كذلك.
١٠ الغني	هو الذي لا يحتاج أبداً إلى أحد من خلقه لكماله المطلق وكمال صفاته، والخلق كلهم محتاجون إليه وفقراء لإنعامه وإعانته.
١١ الكريم	كثير الخير عظيم المنّ والعطاء، يعطي ما يشاء لمن يشاء وكيف يشاء بسؤال وغير سؤال، ويعفو عن الذنوب ويستر العيوب.
١٢ الأكرم	البالغ في الكرم غايته، فلا مثيل له في ذلك أبداً، فالخير كله منه؛ يجازي المؤمنين بفضله، ويمهل المعرضين ويحاسبهم بعدله.
١٣ الوهاب	كثير المواهب يعطي بلا عوض، ويهب بلا غرض، وينعم بغير سؤال.
١٤ الجواد	كثير العطايا والتفضل على خلقه، وللمؤمنين به من جوده وفضله النصيب الأكبر.
١٥ الودود	يحب أولياءه ويتودد إليهم بالمغفرة والنِّعَم فيرضى عنهم ويتقبل أعمالهم، ويجعل لهم القبول في الأرض.
١٦ المعطي	يعطي من شاء من خلقه ما شاء من خزائنه، ولأوليائه النصيب الأوفر من عطائه، وهو الذي أعطى كل شيء خلقه وصورته.
١٧ الواسع	واسع الصفات فلا يُحصي أحد الثناء عليه، واسع العظمة والسلطان، واسع المغفرة والرحمة، واسع الفضل والإحسان.
١٨ المحسن	هو الذي له كمال الحسن في ذاته وفي أسمائه وصفاته وأفعاله، وأحسن كل شيء خلقه، وأحسن إلى خلقه.
١٩ الرازق	هو الذي يرزق الخلائق أجمعين، وقدر أرزاقهم قبل خلق العالمين، وتكفل باستكمالها ولو بعد حين.
٢٠ الرزّاق	اسم دال على كثرة رزقه لخلقه، فهو سبحانه يرزقهم قبل أن يسألوه، بل ويرزقهم حتى مع معصيتهم له.
٢١ اللطيف	هو العالم بدقائق الأمور، فلا تخفى عليه خافية، يوصل الخير والنفع إلى عباده من وجوه خفيّة من حيث لم يحتسبوا.
٢٢ الخبير	هو الذي أحاط علمه ببواطن الأشياء وخفاياها كما أحاط بظواهرها.
٢٣ الفتّاح	هو الذي يفتح من خزائن ملكه ورحمته ورزقه ما يشاء على ما اقتضته حكمته وعلمه.
٢٤ العليم	هو الذي أحاط علمه بالظواهر والبواطن والإسرار والإعلان، والماضي والحاضر والمستقبل، فلا يخفى عليه شيء من الأشياء.
٢٥ البر	هو الواسع في إحسانه لخلقه، يعطي فلا يستطيع أحدٌ عدَّ نعمته أو إحصاءها، وهو الصادق في وعده، الذي يتجاوز عن عبده وينصره ويحميه، ويقبل القليل منه وينميه.
٢٦ الحكيم	هو الذي يضع الأشياء في مواضعها ولا يدخل تدبيره خلل ولا زلل.
٢٧ الحَكَم	هو الذي يحكم بين خلقه بالعدل، فلا يظلم أحداً منهم، وهو الذي أنزل كتابه العزيز ليكون حكماً بين الناس.
٢٨ الشاكر	يمدح من أطاعه ويثني عليه، ويجازي على العمل وإن قلّ، ويقابل شكر النعم بزيادتها في الدنيا، والأجر في الآخرة.
٢٩ الشكور	يزكو عنده القليل من أعمال العباد ويضاعف لهم الجزاء، فشكر الله للعبد إثابته على الشكر وقبول الطاعة منه.
٣٠ الجميل	هو الجميل في ذاته وأسمائه وصفاته وأفعاله جمالاً مطلقاً، وكل جمال في خلقه فهو منه سبحانه وتعالى.
٣١ المجيد	هو الذي له الفخر والكرم والعز والرفعة في السماوات والأرض.
٣٢ الولي	هو القائم على أمور خلقه وتدبير ملكه وهو النصير والظهير لأوليائه.

۳۳ الحميدُ	هو المحمود على أسمائه وصفاته وأفعاله، وهو الذي يُحمد في السراء والضراء، وفي الشدة والرخاء، وهو المستحق للحمد والثناء على الإطلاق لأنه الموصوف بكل كمال.
۳۴ المولى	هو الرب والملك والسيد والناصر والمعين لأوليائه.
۳۵ النصيرُ	هو الذي يؤيد بنصره من يشاء، فلا غالب لمن نصره ولا ناصر لمن خذله.
۳۶ السميعُ	هو الذي أحاط سمعه بكل سرٍّ ونجوى، وكل جهر وإعلان، بل بكل الأصوات مهما دقت أو عظمت، وهو المجيب لمن دعاه.
۳۷ البصيرُ	هو الذي أحاط بصره بجميع الموجودات في عالم الغيب والشهادة، مهما خفيت أو ظهرت، ومهما دقت أو عظمت.
۳۸ الشهيدُ	هو الرقيب على خلقه، شهد لنفسه بالوحدانية والقيام بالقسط، ويشهد بصدق المؤمنين إذا وحدوه، ويشهد لرسله وملائكته.
۳۹ الرقيبُ	هو المُطّلع على خلقه، والمحصي عليهم أعمالهم، فلا تفوته لفتة ناظر، ولا فلتة خاطر.
۴۰ الرفيقُ	هو كثير الرفق في أفعاله ، فهو سبحانه يتأنى ويتدرج في خلقه وأمره ، ويعامل عباده بالرفق واللين فلا يكلفهم مالا يطيقون ، وهو سبحانه يحبّ عبده الرفيق.
۴۱ القريبُ	قريب بعلمه وقدرته لعامّة خلقه، وبلطفه ونصرته لعباده المؤمنين، وهو مع ذلك فوق عرشه لا تخالط ذاته المخلوقات.
۴۲ المُجيبُ	هو الذي يجيب دعوة الداعين وسؤال السائلين على ما يقتضيه علمه وحكمته.
۴۳ المُقيتُ	هو الذي خلق الأقوات والأرزاق وتكفل بإيصالها إلى الخلق، وهو حفيظ عليها وعلى أعمال العباد بلا نقصان.
۴۴ الحَسيبُ	هو الكافي لعباده جميع ما أهمهم من أمر دينهم ودنياهم، وللمؤمنين به النصيب الأكبر من كفايته. وهو سبحانه المحاسب لهم على ما عملوه في الدنيا.
۴۵ المُؤمنُ	المصدق للرسل وأتباعهم بشهادته لهم بالصدق، وبما يقيمه من البراهين على صدقهم، وكل أمن في الدنيا والآخرة فهو واهبه، وهو المُؤمّن للمؤمنين به من أن يظلمهم أو يعذّبهم أو يصيبهم بفزع يوم القيامة.
۴۶ المَنّانُ	كثير العطاء، عظيم الإنعام، وافر الإحسان على خلقه.
۴۷ الطَّيِّبُ	هو الطاهر والسالم من كل عيب ونقص ، وهو الذي له الحسن والكمال المطلق ، وهو كثير الخير على خلقه ولا يقبل سبحانه من الأعمال والصدقات إلاّ ما كان طيّباً حلالاً خالصاً له.
۴۸ الشّافي	الذي يشفي القلوب والأبدان من أمراضها. وليس في يد العباد إلا ما يسّره الله لهم من الدواء، أمّا الشفاء فبيده وحده .
۴۹ الحَفيظُ	هو الذي يحفظ ويصون عباده المؤمنين وأعمالهم بفضله، ويرعى ويحفظ المخلوقات كلها بقدرته.
۵۰ الوَكيلُ	هو الذي توكل بالعالمين وتولاهم خلقاً وتدبيرا، فهو المتوكل بخلقه إيجاداً وإمدادا، وهو وكيل المؤمنين الذين فوّضوا إليه الأمر قبل سعيهم، واستعانوا به حال كسبهم، وحمدوه بالشكر بعد توفيقهم، ورضوا بالمقسوم بعد ابتلائهم.
۵۱ الخَلّاقُ	اسم يدل على كثرة ما يخلق الله تعالى، فهو سبحانه لم يزل يخلق ولا يزال على هذا الوصف العظيم.
۵۲ الخالقُ	هو المبدع لجميع الخلق على غير مثال سابق.
۵۳ البارئُ	هو الذي أوجد ما قدّره وقرّره من المخلوقات وأخرجها إلى الوجود.
۵۴ المُصَوِّرُ	هو الذي جعل خلقه على الصورة التي اختارها لهم بمقتضى حكمته وعلمه ورحمته.
۵۵ الرَّبُّ	هو الذي يربي خلقه بنعمه وينشئهم شيئاً فشيئاً، وهو الذي يربي أولياءه بما يُصلِح قلوبهم، وهو الخالق المالك السيد.
۵۶ العَظيمُ	هو الذي له العظمة المطلقة في ذاته وأسمائه وصفاته، ولذلك وجب على الخلق أن يعظموه ويجلّوه، وأن يعظموا أمره ونهيه.
۵۷ القاهرُ	هو المذلّ عباده، والمستعبد خلقه، العالي عليهم، وهو الغالب الذي خضعت له الرقاب وعنت له الوجوه، والقهار
۵۸ القَهّارُ	مبالغة من القاهر.
۵۹ المُهيمنُ	القائم على الشيء والحافظ له والشاهد عليه والمحيط به.
۶۰ العَزيزُ	له جميع معاني العزة؛ عزة القوة فلا غالب له، وعزة الامتناع فلا يحتاج إلى أحد، وعزة القهر والغلبة فلا يتحرك شيء إلا بإذنه.
۶۱ الجَبّارُ	الذي له المشيئة النافذة، وكل المخلوقات مقهورة له، خاضعة لعظمته، منقادة لحكمه، وهو يجبر الكسير، ويغن الفقير، وييسر العسير، ويجبر المريض والمصاب.
۶۲ المُتَكَبِّرُ	هو العظيم، المتعاظم عن كل سوء ونقص، والمتعالي عن ظلم عباده، القاهر لعتاة خلقه، وهو المتصف بالكبرياء، ومن نازعه في ذلك قصمه وعذّبه.
۶۳ الكَبيرُ	هو العظيم في ذاته وفي أوصافه وفي أفعاله، وليس شيء أكبر منه، بل كل ما سواه صغير أمام جلاله وعظمته.
۶۴ الحَيِيُّ	هو الذي له الحياء الذي يليق بجلال وجهه وعظيم سلطانه، فحياء الله حياء كرم وبرّ وجود وجلال .
۶۵ الحَيُّ	هو الذي له الحياة الدائمة الكاملة، والبقاء الذي لا أول له ولا آخر، وكل حياة في الوجود فإنما هي منه ﷻ.
۶۶ القَيّومُ	هو القائم بنفسه، المستغني عن خلقه، وهو المقيم لكل من في السموات والأرض فهم المفتقرون إليه.
۶۷ الوارثُ	هو الباقي بعد فناء الخلق، وجميع الأشياء ترجع إليه بعد فناء أهلها، وكل ما في أيدينا هو أمانة ستعود يوماً إلى مالكها ﷻ.
۶۸ الدَّيّانُ	هو الذي انقاد الخلق له وخضعوا، المجازي عباده على ما فعلوا؛ فإن كان خيراً ضاعفه، وإن كان شراً عاقب عليه أو عفا عنه.

٦٩ المَلِكُ	الذي له الأمر والنهي والغلبة، وهو المتصرف في خلقه بأمره وفعله؛ فليس لأحد عليه فضل في قيام ملكه أو رعايته.
٧٠ المَالِكُ	مُلكُهُ عن أصالة واستحقاق، فالمُلك له عند إنشاء الخلق فلم يكن لأحد سواه، والملك له في المنتهى عند زوال الخلق.
٧١ المَلِيكُ	اسم يدل على صفة الملك المطلق؛ فهو أبلغ من الملك.
٧٢ السبوح	هو المنزه عن كل عيب ونقص، لأنه الذي له أوصاف الكمال والجمال المطلق.
٧٣ القدوس	المنزه والمطهر عن كل نقص وعيب بأي وجه من الوجوه، وذلك لأنه المنفرد بأوصاف الكمال المطلق فلا تضرب له الأمثال.
٧٤ السَلامُ	السالم من كل نقص وعيب، في ذاته، أو في صفاته وأسمائه وأفعاله. وكل سلام في الدنيا والآخرة فهو منه ﷻ.
٧٥ الحَقّ	هو الذي لا شك فيه ولا ريب، ولا في أسمائه وصفاته، ولا في ألوهيته؛ فهو المعبود بحق ولا معبود بحق سواه.
٧٦ المُبِينُ	هو البيّن أمره في وحدانيته وحكمته ورحمته، وهو الموضح لعباده سبيل الرشاد ليتبعوه، وسُبُلَ الغواية ليحذروها.
٧٧ القَوِيّ	هو الذي له القدرة المطلقة مع كمال المشيئة .
٧٨ المَتِينُ	هو الشديد في قوته وقدرته. ولا يلحقه في أفعاله مشقة ولا كلفة ولا تعب.
٧٩ القَادِرُ	هو القادر على كل شيء، فلا يعجزه شيء في الأرض ولا في السماء، وهو المقدِّر لكل شيء.
٨٠ القَدِيرُ	هو بمعنى القادر إلا أن القدير أبلغ في المدح لله تعالى .
٨١ المُقتَدِرُ	اسم يدل على المبالغة في قدرة الله تعالى في تنفيذ المقادير وخلقها على ما جاء في سابق علم الله.
٨٢ العَلِيُّ ٨٣ الأعلى	هو الذي له علو الشأن وعلو القهر وعلو الذات. وكل شيء تحت قهره وسلطانه، ولا شيء فوقه أبداً.
٨٤ المُتَعَالُ	هو الذي ذلّ أمام عُلُوِّه كل شيء، وليس فوقه شيء على الإطلاق، بل كل شيء تحته، وتحت قهره وسلطانه.
٨٥ المُقَدِّمُ	هو الذي يُقدِّم الأشياء ويَضَعها في مواضعها وفق مشيئته وحكمته، ويقدم بعض خلقه على بعضه وفق علمه وفضله.
٨٦ المُؤخِّرُ	هو الذي ينزِل الأشياء منازلها يقدِمُ ما يشاءُ ويؤخرُ ما يشاءُ بحكمتِهِ، ويؤخر العذاب عن عباده لعلهم يتوبوا ويرجعوا إليه.
٨٧ المُسَعِّرُ	هو الذي يزيد من قيمة الأشياء ومكانتها وتأثيرها أو ينقصها فتغلى الأشياء أو ترخص على ما تقتضيه حكمته وعلمه.
٨٨ القَابِضُ	هو الذي يقبض الأرواح، وهو الذي يمسك الأرزاق عن من شاء من خلقه بحكمته وقدرته ابتلاءً لهم .
٨٩ البَاسِطُ	هو الذي يُوَسِّع الرزق لعباده بجوده ورحمته، فيبتليهم بذلك على ما تقتضيه حكمته، ويبسط يديه بالتوبة لمن أساء.
٩٠ الأوَّلُ	هو الذي لم يكن شيء قبله، بل كل المخلوقات إنما حدثت بخلقه لها، وأما هو سبحانه فلا ابتداء لوجوده.
٩١ الآخِرُ	هو الذي ليس بعده شيء، فهو الباقي، وكل من على الأرض فانٍ ،ثم مرجعهم إليه، ولا انتهاء لوجوده عز وجل.
٩٢ الظَّاهِرُ	هو العالي فوق كل شيء، فلا شيء أعلى منه، وهو القاهر لكل شيء والمحيط به.
٩٣ البَاطِنُ	هو الذي ليس دونه شيء؛ فهو القريب المحيط المحتجب عن أبصار الخلق في الدنيا.
٩٤ الوِتْرُ	هو الواحد الذي لا شريك له، والفرد الذي لا نظير له.
٩٥ السَّيِّدُ	هو الذي له السيادة المطلقة على خلقه فهو مالكهم وربهم، وهم خلقه وعبيده.
٩٦ الصَّمَدُ	هو السيد الذي كَمُل في سؤدده، وهو الذي تقصده الخلائق في حوائجها كلها لعظيم افتقارهم إليه، فهو الذي يُطعِم ولا يُطعَم.
٩٧ الوَاحِدُ ٩٨ الأحَدُ	هو الذي توحّد وتفرّد بجميع الكمالات المطلقة لا يشاركه فيها مشارك، وليس كمثله شيء. وهذا يستوجب إفراده وحده بالعبادة فلا شريك له.
٩٩ الإلَهُ	هو المعبود بحق، المستحق للعبادة وحده دون غيره.

١٣ **ما الفرق بين اسماء الله و صفاته ؟** أسماء الله وصفاته تشترك في جواز (الاستعاذة) و(الحلف) بها. لكن بينهما فروق أهمها: الأول: جواز (التعبيد) و(الدعاء) بأسماء الله دون صفاته. فالتعبيد مثل التسمّي بـ (عبد الكريم) أما اسم (عبد الكرم) فلا يجوز. والدعاء مثل: (يا كريم)، ولا يجوز (يا كرم الله). الثاني: أنَّ أسماء الله يشتق منها صفات: كـ (الرحمن) يشتقُّ منه صفة (الرحمة)، أما صفاته فلا يشتق منها أسماء لم ترد: فصفة (الاستواء) لا يشتقّ منها اسم (المستوي). الثالث: أنَّ أفعال الله لا يُشتقُّ منها أسماء لم تَرِد: فمن أفعال الله (الغضب) فلا يقال: من أسماء الله (الغاضب)، أما صفاته فتُشتقّ من أفعاله: فصفة (الغضب) نثبتها لله لأن الغضب من أفعاله.

شهادةُ: أنْ لا إلهَ إلاَّ اللّهُ

هذه الكلمة مشتملة على ركنين: الأوّل: (لا إله)، وهو نفي الألوهية الحقيقية عن غير الله.

الثّاني: (إلاَّ الله)، وهو إثبات الألوهية الحقيقية له ﷻ وحده. قال ﷻ: ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۝٢٦ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴾. فلا يكفي عبادة الله بل لا بد أن تكون له وحده، ولا يصح التوحيد إلا بالجمع بين إفراد الله بالتوحيد وبين البراءة من الشرك وأهله.

ورُوِيَ في الأثر أن مفتاح الجنة لا إله إلا الله، فهل كلّ من قالها استحق أن تُفتح له الجنة ؟

قيل لوهب بن منبه رحمه الله: أليس (لا إله إلا الله) مفتاح الجنة ؟ قال: بلى، ولكن ما من مفتاح إلا له أسنان، فإن جئت بمفتاح له أسنان فُتح لك، وإلاّ لم يُفتح لك.

وجاء عن نبيّنا ﷺ أحاديث كثيرة تُبيّن بمجموعها أسنان هذا المفتاح؛ كقوله ﷺ: « من قال: لا إله إلا الله مخلصًا...»، « مستيقنًا بها قلبه...»، « يقولها حقًا من قلبه...» وغيرها، حيث علّقت هذه الأحاديث وغيرها دخول الجنة على العلم بمعناها، والثبات عليها حتى الممات، والخضوع لمدلولها، وغير ذلك.

ومن مجموع الأدلة استنبط العلماء شروطًا لابد من توافرها، مع انتفاء الموانع، حتى تكون كلمة (لا إله إلا الله) مفتاحًا للجنة وتنفع صاحبها، وهذه الشروط هي أسنان المفتاح؛ وهي:

العلم	حيث أنّ لكل كلمة معنى، فيجب أن تعلم معنى (لا إله إلا الله) علمًا منافيًا للجهل، فهي: تنفي الألوهية عن غير الله وتثبتها له ﷻ، أي: لا معبود بحقّ إلا الله، قال ﷻ: ﴿ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ وقال ﷺ: « مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا الله دَخَلَ الْجَنَّةَ » مسلم
اليقين	وهو أن تستيقن جازمًا بمدلولها، لأنها لا تَقْبَلُ شكًا، ولا ظنًا، ولا تردُّدًا، ولا ارتيابًا بل يجب أن تقوم على اليقين القاطع الجازم، فقد قال ﷻ يصف المؤمنين: ﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴾، فلا يكفي مجرد التلفظ بها، بل لابد من تيقّن القلب، فإن لم يحصل فهو النفاق المحض، قال ﷺ: « أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا الله وَأَنِّي رَسُولُ الله لا يَلْقَى الله بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلا دَخَلَ الْجَنَّةَ » مسلم.
القبول	فإذا علمتَ وتيقّنت، فينبغي أن يكون لهذا العلم اليقيني أثره، وذلك بقبول ما اقتضته هذه الكلمة بالقلب واللسان، فمن ردَّ دعوة التوحيد ولم يقبلها كان كافرًا، سواء كان ذلك الرد بسبب الكبر أو العناد أو الحسد، وقد قال الله ﷻ عن الكفار الذين ردُّوها استكبارًا: ﴿ إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴾
الانقياد	للتوحيد انقيادًا تامًا، وهذا هو المحكُّ الحقيقي، والمظهر العملي للإيمان، ويتحقق هذا بالعمل بما شرعه الله ﷻ وترك ما نهى عنه، كما قال ﷻ: ﴿ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ وَإِلَى ٱللَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴾ وهذا هو تمام الانقياد.
الصدق	في قولها صدقًا منافيًا للكذب فإن من قالها بلسانه فقط وقلبه مكذب لها فهو منافق، والدليل قوله ﷻ في ذمّه للمنافقين: ﴿ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ﴾.
المحبة	فيحب المؤمن هذه الكلمة، ويحب العمل بمقتضاها، ويحب أهلها العاملين بها، وعلامة حُبِّ العبدَ ربَّهُ هو تقديم محابّ الله وإن خالفت هواه، وموالاة من والى الله ورسوله، ومعاداة من عاداه، واتبّاع رسوله ﷺ، واقتفاء أثره، وقبول هداه.
الإخلاص	بأن لا يريد بقولها إلا وجه الله تعالى قال ﷻ: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ وقال ﷺ: « فَإِنَّ الله قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا الله يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ الله » البخاري.

شهادة: أنْ محمدًا ﷺ رسولُ اللّهُ

المَيِّت في القبر يُبتلى ويُسأل عن ثلاث أسئلة، إن أجاب عنها نجا، وإن لم يُجب عنها هَلك، ومن تلك الأسئلة: من نبيك؟ لا يُجيبُ عنه إلا من وفّقه الله في دنياهُ لتحقيق شروطها، وثبّته وألهمه في قبره، فنفعته في أخراه يوم لا ينفع مال ولا بنون. وهذه الشروط هي:

طاعة النبي محمد ﷺ فيما أمر	حيث أمرنا الله بطاعته فقال ﷻ: ﴿ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ﴾، وقال: ﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ ﴾ ومطلق دخول الجنة متعلق بمطلق طاعته، فقد قال ﷺ: « كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلا مَنْ أَبَى. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ: وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى » البخاري، ومن كان محبًا للنبي ﷺ فلا بد أن يطيعه، لأن الطاعة ثمرة المحبة، وهي الدليل العملي للمحبة.
تصديقه فيما أخبر	فمن كذَّبَ شيئًا قد صح عن النبي ﷺ لشهوة أو لهوى، فقد كذَّب الله ورسوله، لأن النبي ﷺ معصوم عن الخطأ والكذب ، قال ﷻ: ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴾.
اجتناب ا نهى عنه	بدءًا بأعظم الذنوب وهو الشرك، ومرورًا بالكبائر والموبقات، وانتهاء بالصغائر والمكروهات، وعلى قدر محبة المسلم لنبيه ﷺ يزيد إيمانه، وإذا زاد إيمانه حَبَّبَ الله إليه الصالحات، وكَرَّه إليه الكفر والفسوق والعصيان.
ألاّ يُعبَد اللّه إلا بما شرعه على لسان نبيه	فالأصل في العبادة الحظر، فلا يجوز أن يُعبد الله إلا بما جاء عن الرسول. قال ﷺ: « مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » مسلم، أي: مردود عليه.

◀ **فائدة:** اعلم أن محبة النبي ﷺ ومحبة ما جاء به واجبة فمن أبغض شيئاً مما جاء به الرسول ﷺ ولو عمل به كفر، ولا يكفي مجرد المحبة بل لابد أن يكون أحب إليك من كل شيء حتى من نفسك، فإنه من أحب شيئا آثره وآثر موافقته، فالصادق في حب النبي ﷺ من تظهر عليه علامة ذلك بالاقتداء به واتباع سنته قولاً وفعلاً وطاعة أوامره واجتناب نواهيه والتأدب بآدابه في عسره ويسره ومنشطه ومكرهه، فإن الطاعة والإتباع هي ثمرة المحبة وبدونهما لا تصدق المحبة.

ولمحبة النبي ﷺ علامات كثيرة منها: كثرة ذكره والصلاة عليه فمن أحب شيئا أكثر ذكره، ومنها: الشوق إلى لقائه فكل حبيب يشتاق للقاء حبيبه، ومنها: تعظيمه وتوقيره عند ذكره، قال إسحاق ﵀: كان أصحاب النبي ﷺ بعده لا يذكرونه إلا خَشَعُوا واقشعرت جلودهم وبكوا، ومنها: بغض من أبغضه ﷺ ومعاداة من عاداه ومجانبة من خالف سنته وابتدع في دينه من أصحاب البدع والمنافقين، ومنها: محبة من أحبَّه النبي ﷺ من آل بيته وزوجاته وصحابته من المهاجرين والأنصار، وعداوة من عاداهم وبغض من أبغضهم أو سبهم، ومنها: الإقتداء بأخلاقه الكريمة حيث كان أكرم الناس خلقًا حتى قالت عائشة ﵂: كان خلق رسول الله ﷺ القرآن. أي أنه ألزم نفسه ألا يفعل إلا ما أمره به القرآن.

أما صفات النبي ﷺ: فقد كان أشجع الناس وأشجع ما يكون عند شدة الحروب، وكان أكرم الناس وأجودهم وأجود ما يكون في رمضان، وكان أنصح الخلق للخلق، وأحلم الناس، فلم ينتقم لنفسه قط، وكان أشد الناس بأساً في أمر الله، وكان أشد الناس تواضعًا في وقار، وأشد حياءً من العذراء في خدرها، وخير الناس لأهله، وأرحم الخلق بالخلق.... وغيرها كثير.

اللهم صل صلوة كاملة وسلم سلاماتا ما على سيّدنا ومولانا محمد ن الذى تنحل به العقد وتنفرج به الكرب وتقضىٰ به الوائج وتنال به الرغائب وحسن الخواتيم ويستسقى الغمام بوجهه الكريم وعلى اله واصحابه فى كل لمحةٍ ونفس بعد د كل معلوم لك يا اللّٰه يا اللّٰه يا اللّٰه ۔

نغماتِ توحید و رسالت

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

دل مرا گدگداتی رہی آرزو ۔ آنکھیں پھر پھر کے کرتی رہیں جستجو
عرش فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو نکلا اقرب زجبل ورید گلو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

طائرانِ چمن کی چہک وحدہ نغمۂ بلبل کا ہے لا شریک لہ
قمریوں کا ترانہ ہے لا غیرہ زمزمہ طوطی کا ھُوَہٗ ھُوَہٗ
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

شاہدانِ چمن نے لب آبِ جو آبِ گل سے نہا کر کے تازہ وضو
حلقۂ ذکر گل کے کیا رُو برو اور لگانے لگے دمبدم ضربِ ہو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

مجھ کو دَر دَر پھراتی رہی آرزو ٹوٹے پائے طلب، تھک رہی جستجو
ڈھونڈتا میں پھرا کوبکو چار سو تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

یا الٰہی! دکھا ہم کو وہ دن بھی تو آبِ زمزم سے کر کے حرم میں وضو
بااَدب شوق سے بیٹھ کر قبلہ رُو مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہو بہو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

کون تھا جس نے سبحانی فرما دیا اور ما اَعظم شانی کس نے کہا
بایزید اور بسطام میں کون تھا کب انا الحق تھی منصور کی گفتگو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

میں نے مانا کہ حامد گنہگار ہے معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولا مگر تو تو غفار ہے کہتی رحمت ہے مجرم سے لا تقنطوا
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

(حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی)

پیارا پیارا اسی کا ہے نام اَللّٰہُ

اے گل خوش ادا تجھ میں ہے کس کی بو   کس نے بخشا ترے حسن کو یہ نمو
جلوہ گر تجھ میں ہے کون سا خوب رُو   ہنس کے بولا مجھے اس نے دی آبرو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
سوزِ اُلفت ہے، پروانے کے دل میں تو   جلوۂ دلربا۔ شمع محفل میں تو
غنچہ وگل میں، بلبل کے نغمے میں تو   تو ہے پردے میں۔ جلوہ ترا چار سو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
جذبۂ عاشق نیم بسمل میں تو   شوخی حسن لیلیٰ ہے محمل میں تو
مہر انور میں تو، ماہِ کامل میں تو   تو ہے پردے میں جلوہ ترا چار سو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
بارشیں رحمتوں کی برسنے لگیں   دل کی مرجھائی کلیاں مہکنے لگیں
لغزشیں وجد مستانہ کرنے لگیں   سن لیا جب ترا حکم لا تقنطوا
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
چشم دل کھول کر اے خطیب حزیں   دیکھ دل میں ترے ہے وہی جاگزیں
جس سے رہتی ہے تسکین قلب حزیں   پیارا پیارا اسی کا ہے نام اللہ
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

(مولانا قاری غلام محی الدین قادری پیلی بھیتی)

اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو

قلب کو اس کی رؤیت کی ہے آرزو   جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ   عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو
سارے عالم کو ہے تری ہی جستجو   جن وانس ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو   بن میں وحشی لگاتے ہیں ضر بات ہو
اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو، اللّٰہ ہو

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو   تو منزہ مکاں سے مبراء سو
علم قدرت سے ہر جا ہے تو کوبکو   تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اَے عفو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

عرش وفرش، زمان وجہت اَے خدا   جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرّہ ذرّہ کی آنکھوں میں تو ہی ضیا   قطرہ قطرہ کی تو ہی تو ہے آبرو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا تیرا   چہچہے ذکر حق کے ہیں صبح ومسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا   سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

طائرانِ جناں میں تری گفتگو   گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہو   اور سب کہتے ہیں لا شریک لہ
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

بلبلِ خوش نوا طوطی خوش گلو   زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغماتِ ہو
قمریٔ خوش لقابولی حق سرہٗ   فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

صبح دم کرکے شبنم سے غسل وضو   شاہدانِ چمن بستہ صف روبرو
ورد کرتے ہیں تسبیح سبحانہ   ھو ولا غیرہ ھو ولا غیرہ
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

ہر نہال چمن ذکر سے ہے نہال   ذکر حق ہی اسے کرتا ہے مالا مال
ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال   ذکر ہی ہے ترا اس کی وجہ نمو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اشتغال   جو نہیں رکھتا منہ اور لسانِ مقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال   اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

ہے زبانِ جہاں حمد باری میں لال   دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تابہ امکان ہم رکھتے ہیں قیل وقال   اس کو مقبول فرما لے رحمت سے تو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذالجلال اس کی غفلت سے اس پر وبالِ نکال
قعرِ غفلت سے ہم کو خدایا نکال ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

بھر دے اُلفت کی مے سے ہمارا سبو دل میں تو آنکھوں میں تو ہو، لب پہ ہو تو
کیف میں وجد کرتے پھریں کو بکو اور گایا کریں پے بہ پے سو بسو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

شوق وتوفیق نیکی کی دے ہم کو تو عادتِ بدبدل اور کر نیک خو
عفو فرما خطائیں مری اے عفو جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ہو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

بدہوں مولا مرے مجھ کو کر دے نکو رخت اعمال ہے چاک فرما رفو
تری رحمت کی اُمید ہے اَے عفو یہ ہے ارشادِ قرآن لا تقنطوا
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

داخلِ خلد ہم کو جو فرمائے تو ہم ہوں اور حور وغلماں لب آبِ جو
اور جام طہور اور مینا سبو دیکھیں اعداء تو رہ جائیں پی کر لہو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب فتنوں کی دُھول سے پاک ہو اب عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب تیری رحمت کے بادل گھریں چار سو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں پر ہے بے باک جو اور گرا بجلیاں قہر کی برعدو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

نور کی تیرے ہیں اِک جھلک خوب رو دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو من رآنی رأی الحق ہے حق مو بہ مو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدہ
جگمگا اُٹھے دل چہرہ ہو پر ضیاء نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

(مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری)

الا اللہ، الا اللہ

طیبہ ہی سے ملتی ہے سب کو، وہ راہِ صواب الا اللہ جو سیدھی گئی ہے بے کھٹکے تا بابِ جنابِ الا اللہ
پائے گا وہی کل روزِ جزا، دراصل ثوابِ الا اللہ پڑھتا ہے زبانِ دل سے جو ہر لحظہ کتابِ الا اللہ
ہر تارِ نفس سے سنتا ہوں، سن سن کے میں سر کو دھنتا ہوں اک درد بھری دلکش لے میں، آوازِ رُبابِ الا اللہ
جو محو جمالِ حق کر دے، مستی سے مرے دل کو بھر دے مجھ کو بھی پلا دے اے ساقی، وہ جامِ شرابِ الا اللہ
بے ہوش ہوئے موسیٰ جس سے، ایمن کے جلائے پر جس نے مجھ کو بھی دکھا دے وہ جلوہ سرکا کے رقابِ الا اللہ
اپنی ہی نہیں ہے مجھ کو خبر، کیسی خیر اور کیسا شر ہوں روزِ ازل سے میں ایسا، مدہوش شرابِ الا اللہ
جب چشمِ حقیقت سے دیکھا، کچھ غور ذرا جب دل میں کیا آیا یہ نظر مجھ کو گویا، میں خود ہوں حجابِ الا اللہ
اس مرشدِ برحق کے قرباں، یہ جان و دل، دین و ایماں جس نے کہ مجھے تلقین کیا، یہ لُبِّ لبابِ الا اللہ
کیوں عمر حبیب یہ کھوتا ہے برباد عبث تو ہوتا ہے آ مکتبِ حسن و عشق میں چل پڑھ درسِ کتابِ الا اللہ

(سید حبیب احمد)

لا الٰہ الا اللہ

دیکھتے کیا ہو اہلِ صفا
لا الٰہ الا اللہ
آ پہنچے محبوبِ خدا
لا الٰہ الا اللہ
یعنی ہو چکے جلوہ نما
لا الٰہ الا اللہ
شاہِ حق شاہِ بطحا
امنا برسول اللہ

خلق کے رہبر آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ
حق کے پیمبر آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ
شافعِ محشر آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ
ساقیِ کوثر آ پہنچے
امنا برسول اللہ

ساقیٔ کوثر بہرِ خدا
لا الٰہ الا اللہ
آج تو ایسا جام پلا
لا الٰہ الا اللہ
اٹھ جائے پردہ غفلت کا
لا الٰہ الا اللہ
رند کہیں میخانے میں آ
امنا برسول اللہ

جسم سے ہو جب جان جدا
لا الٰہ الا اللہ
ہم کو ملے فردوس میں جا
لا الٰہ الا اللہ
لوٹیں ہم قربت کا مزا
لا الٰہ الا اللہ
تیری اے محبوبِ خدا
امنا برسول اللہ

جنت کی جب سیر کریں
لا الٰہ الا اللہ
ہم بھی سب ہمراہ چلیں
لا الٰہ الا اللہ
حوضِ کوثر پر آئیں
لا الٰہ الا اللہ
ہاتھ سے آپ کے جام پئیں
امنا برسول اللہ

جو اس بزم میں شامل ہو
لا الٰہ الا اللہ
اس پہ رحمت نازل ہو
لا الٰہ الا اللہ
جس گھر میں یہ محفل ہو
لا الٰہ الا اللہ
برکت ایزد داخل ہو
امنا برسول اللہ

بخش میرے ماں باپ کو بھی اور مرے احباب کو بھی اہل کرم اصحاب کو بھی اہل وفا ارباب کو بھی
لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
داورِ کل اے ربّ علا صدقہ ذاتِ محمد کا جاری رہے تا روزِ جزا مذہب اہل سنت کا
لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

لاموجود الا اللہ

لا موجود الا اللہ لا مشہود الا اللہ لیس کمثلہ شیء لیس لہ کفوا احد
لا مقصود الا اللہ لا معبود الا اللہ اس سے بُن ہے وہ نہیں بن البصر، السمع دیکھ اور سن
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ہے موجود حقیقی وہ ہے مشہود حقیقی وہ لیس الہادی الا ہو کہتا ہے یہ بن مو
ہے مقصود حقیقی وہ ہے معبود حقیقی وہ سنتا ہوں میں از ہر سو لیس سواک یا من ہو
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ہو ہو ہو ہو ہو اللہ ہو اللہ بن کو بنایا ہے اس نے بن کو جمایا ہے اس نے
تیرا جلوہ ہے ہر سو تو ہی تو ہے تو ہی تو بن کو اُگایا ہے اس نے باغ کھلایا ہے اس نے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
حق ہو حق ہو حق ہو حق ربّ ناس وربّ فلق اللہ الہ ورب واحد فرد وواحد وتر صمد
غیر نہیں تیرا مطلق بھولوں گا میں یہ نہ سبق جس کا والد ہے نہ ولد ذات وصفات میں بیحد وعد
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
انت الہادی انت الحق رنگ باطل اس سے فق ایک حقیقی وہ احد ایک نہیں وہ جو ہے عدد
قلب مبطل سن کر شق قلب مسلم کی رونق پاک ہے وہ از صورت وحد کیف یصور وکیف یحد
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ربی حسبی جل اللہ ما فی قلبی الا اللہ منعم وحق وسمیع بصیر باقی باری برو خبیر
حق حق حق اللہ اللہ رب رب رب سبحان اللہ جامع مانع ضار کبیر رافع نافع حی وقدیر
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
حکم وعدل وعلی وعظیم دیان ورحمٰن ورحیم مبدی یمل وحفیظ ومجید معطی وکیل وسلام ومعید
قدوس وحنان وحلیم فتاح ومنان وکریم وہ ہے لطیف، ودود وحید اور شہید وحمید ورشید

لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
والی ولی متعالی حکیم   وہاب ورزاق وعلیم   وہ ہے جواد وعفو عطوف   ازلی ابدی ہے معروف
مالک یوم دین وجحیم   ملک ملک خلد ونعیم   یصرف عنا جمیع صروف   مولی الکل وہو رؤف
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
وہ ہے عزیز ومجیب وشکور   وہ ہے بدیع وقریب صبور   وہ ہے محیط انس وجاں   وہ ہے محیط جسم وجاں
وہ ہے متین وحسیب وغفور   وہ ہے معین ورقیب ضرور   وہ ہے محیط کل ازماں   وہ ہے محیط کون ومکاں
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
وہ ہے مقدم اور غفار   وہ ہے مہیمن اور جبار   وہ ہے مقیت ومعز ومذل   وہ ہے حفیظ ونصیر اے دل
وہ ہے مؤخر اور قہار   وہ ہے باسط اور ستار   بادو آتش وآب وگل   سب کا ہے وہی جاعل
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
نور۔ مصور اور ظاہر   باطن اوّل اور آخر   مادّے اس نے پیدا کئے   اس کے امر کن سے بنے
واجد ماجد اور قادر   مومن، متکبر، قاہر   دور وتسلسل کے جھگڑے   امرِ حق سے قطع ہوئے
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
تواب ومغنی وہادی   مقسط۔ محی وممیت غنی   قابض وباعث خالق ہے   حافظ ووارث ورازق ہے
منتقم وقیوم وقوی   مقتدر وواسع، محصی   جو ہے اس کا عاشق ہے   غیر از نطق بھی ناطق ہے
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
ساجھی نہ اس کا کوئی شریک   وہی ملک ہے وہی ملیک   ایک نہ ہوتا گر اللہ   کیسے رہتے ارض وسما
پاک مکاں سے اور نزدیک   دیکھے سنے پست وباریک   ہوتا نہ اک محتاج اک کا   کس لئے یہ اس سے ملتا
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
وہ ہے منزہ شرکت سے   پاک سکون وحرکت سے   سوتا پیتا کھاتا نہیں   اس کا رشتہ ناتا نہیں
کام ہیں اسکے حکمت سے   کرتا ہے سب کو قدرت سے   اس کا پتا اور ماتا نہیں   اس کے جورو جاتا نہیں
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
ایک وجود حقیقی تھا   غیر سراسر فانی تھا   جہل وظلم وکذب وزنا   خواری میخواری سرقہ
حق بیں نظر سے جب دیکھا   برملا کہہ اٹھے عقلا   اس سے ممکن جس نے کہا   لاریب اس نے کفر بکا
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
باقی وجودِ حقیقت تھا   باقی یکسر منفی ہوا   روح نہیں وہ اور نہ جسیم   مقسم ہے نہ قسم وقسیم

کہہ اٹھے بعضے عرفاء   مافی جبتی الا اللہ   اس کے صفات واسما قدیم   یہ ہے اپنا دین قویم
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
ہر ہر ذرہ ہر قطرہ   شاہد ہے ہر ہر لمحہ   ہے وہ زمان وجہات سے پاک   ہے وہ ذمیم صفات سے پاک
اس کی قدرت وصنعت کا   یکتائی ووحدت کا   وہ سارے محالات سے پاک   وہ ہے سب حالات سے پاک
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
اللہ واحد ویکتا ہے   ایک خدا بس تنہا ہے   پاک ہے عیبوں سے مولیٰ   عیب کو اس سے علاقہ کیا
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے   ایک ہی سب کی سنتا ہے   عیب کا یہ حصہ نہ ہوا   ہو متعلق قدرت کا
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا بر سول اللہ
روشن ہے یہ جیسے دن   اس کا تلوث ناممکن   آنکھ میں وہ ہے سر میں وہ   دل میں وہ ہے جگر میں وہ
واقع کہتا ہے مومن   اور پھر بنتا ہے مومن   سمع میں وہ ہے بصر میں وہ   طبع میں وہ ہے فکر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
من اصدق منہ قیلا   من اصدق منہ حدیثا   نور میں وہ ہے نظر میں وہ   شمس میں وہ ہے قمر میں وہ
کیسا کیسا رب نے کہا   منکر ایک نہیں سنتا   ابر میں وہ ہے کہر میں وہ   کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
صدقِ رب جب واجب ہے   کذب محال اے خائب ہے   پروانہ میں پر میں وہ   شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
جمع دوضد کب صائب ہے   عقل کہاں تری غائب ہے   داء ودواء واثر میں وہ   نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
اس کا کھائے اور منکر   اور غرائے او کافر   تخم میں وہ ہے شجر میں وہ   شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
کون ہے دیتا اوغادر   اس کے سوا ہاں او فاجر   ماء میں وہ ہے، مدر میں وہ   بحر میں وہ ہے بر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
میں ہوں بندہ وہ مولیٰ   کون ہے اپنا اس کے سوا   سوز میں وہ ہے ساز میں وہ   ناز میں وہ انداز میں وہ
میں ہوں اس کا وہ میرا   جس نے بنایا اور پالا   حسن بت طناز میں وہ   عشق کے راز ونیاز میں وہ
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ
چار عناصر پیدا کئے   جو سب آپس میں ضد تھے   تو میں وہ ہے میں میں وہ   جان میں وہ ہے تن میں وہ
ایک گرہ میں کیسے بندھے   یکجا کیسے جمع ہوئے   آبادی میں بن میں وہ   سر میں وہ ہے علن میں وہ
لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ   لا الٰہ الا اللہ   امنا برسول اللہ

جز میں وہ ہے کل میں وہ رنگ و بوئے گل میں وہ جلوے اس کے ہیں ہر جا ذات ہے اس کی جا سے ورا
افغانِ بلبل میں وہ نغمات قلقل میں وہ قدرت سے وہ ان میں ہوا ذات میں ہے وہ سب سے جدا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
قرب و بقا و وصل میں وہ بعد و فراق و فصل میں وہ نت نئے جلوے ہیں ہر آں کل یوم ہو فی شاں
فرض میں وہ ہے نفل میں وہ اصل میں وہ ہے نقل میں وہ خود ہی درد و خود درماں خود ہی دشت و خود داماں
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
فتح و ضم و جر میں وہ پیش و زیر و زبر میں وہ ہر دل میں ہے اس کی لگن آنکھوں میں وہ نور افگن
این و آن و گر میں وہ اس میں اس میں ہر میں وہ کیا صحرا اور کیا گلشن مہر وجود کی ایک کرن
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
بلبل طوطی پروانہ ہر اک اس کا دیوانہ سرو و سنبل اور سمن شمشاد و صنوبر اور سوسن
قمری کس کا مستانہ کون چکور کا جانا نہ نرگس نسریں سارا چمن اس کی ثنا میں نغمہ زن
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
شمع و گل، سرور و مرأت ہیں مرآت لحاظِ ذات مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جلا
ورنہ ہیہات و ہیہات پوچھتا کون ان کی بات دل کو کر دے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
خود گل کوزہ و کوزہ گر خود کوزہ و خود کوزہ بر قولِ رومی کر باور ایماں ہے اے کور و کر
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

(مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری)

امنا برسول اللہ

خالق کل اے رب العلےٰ شکر ترا کیوں کر ہو ادا
ہم کو وہ محبوب دیا رتبہ جس کا سب سے سوا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ
کیوں خاموش ہو اہل صفا ہے یہ وقت مسرت کا
یعنی آج ہوئے پیدا شاہِ ہدیٰ محبوب خدا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

قاسم نعمت آ پہنچے مالک جنت آ پہنچے
والئے اُمت آ پہنچے رب کی رحمت آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ
جن کی خلیل دعا مانگیں جن کی مسیح بشارت دیں
جن کی گواہی پتھر دیں جن سے سب دکھ درد کہیں
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ
آمنہ بی کو مبارک ہو اور حلیمہ دائی کو
ہم کو مبارک اور تم کو شاہ کی ساری اُمت کو
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ
سالک خستہ کی آقا پوری ہو ہر ایک دُعا
جو اس محفل میں آیا ہو اس پر بھی فضل خدا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

(مفتی احمد یار خاں سالک)

امنا برسول اللہ

اپنے کرم سے ربّ کریم ہم پر کیا احسانِ عظیم موجِ اول بحر قدم موج آخر بحر کرم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم بحر کرم کا درِ یتیم سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو جن کو بنایا اپنے لئے سب کو بنایا جن کے لئے
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو کب انہیں دے کے ان سے لئے پر سب چھوڑے تیرے لئے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
وہ جنہیں انفس فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا نور سے اپنے پیدا کیا نورِ حبیب ربّ علا
وہ رُتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پا سکتا پھر اس نور کو حصے کیا ان سے بنایا ہے جو بنا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثل امکاں میں نہیں ذات کا اپنی آئینہ بے مثل ونظیر و بے ہمتا
روحِ روانِ خلد بریں نخل جہاں کے اصل متیں خلق کیا قبل از اشیاء اور نبوت کر دی عطا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
نائب حضرت حق متیں شاہنشاہ چرخ وزمیں جب حق کو ہوا یہ منظور عالم پر فرمائے ظہور
والیٔ تخت عرش بریں راحت جان وقلب حزیں ہو خود معروف ومذکور جلباب خفا کر دے دور
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
قالب آدم خلق کیا روح در آئے حکم ہوا واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت انساں قبلہ بنا
روح در آئی جب دیکھا پتلے میں ہے نورِ خدا سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صفی اللہ کیا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
آدم وعالم پیدا ہوئے نور سے سارے ہویدا ہوئے پاک گروہِ مقدس کا ایک علامہ معلم تھا
جو جو اس پر شیدا ہوئے رب کے وہی گرویدہ ہوئے قوم جن سے تھا پیدا تھا اسے غرا عبادت کا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
لوحِ جبینِ ماہِ دنیٰ آدم میں وہ نور خدا جب سجدے کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا
جب طالع ہوا تو ان کا طالع قسمت اور چمکا اور متکبر نے یہ بکا یہ مٹی میں انگارا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
نور خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی اس کو آب وگل سوجھا منکر ہو کر شیطان بنا
ندرتِ دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی جس کے سبب وہ حکم ہوا اس نے وہ نور نہیں دیکھا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
حق نے علم اسماء کا دیا جو نہ ملائک کو بخشا یاری جو نور نہیں کرتا دیکھتے کیسے فوق سا
وہ ملکہ فرمایا عطا ان پر ان کو دیا غلبہ نام حبیب ونام خدا ساقِ عرش پہ لکھا ہوا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
آدم کو اوج ایسا ملا آدمی اشرف خلق ہوا مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جلا
ان کو خلیفہ حق نے کہا تاجِ کرامت سر پہ رکھا دل کو کر دے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

کہو لا الٰہ الا اللہ

پڑھ کلمہ پاک شریعت دا پھڑ کامل پیر طریقت دا جہڑا دسے راہ حقیقت دا
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

پڑھ کلمہ کرکے ہوش میاں مارے رحمت ربدی جوش میاں کیوں بیٹھے او خاموش میاں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
کجھ کر لے وقت وہاندا اے ہن بہت تھوڑا دن رہندا اے جدوں ڈھلدا فوراً لہندا اے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
ایس دم دا کی بھروسہ اے جیویں پانی وچ پتاسہ اے ایہہ دنیا اک تماشہ اے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
تینوں کلیاں گھر تھیں کڈن گے وچ جنگل دے جا چھڈن گے اتے وچ قبر دے دبن گے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
ایتھے جو آیا مُر جائے گا سب دولت مال لٹائے گا پھر مڑ کے کدی نہ آئے گا
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
کئی یار پیاریاں یاراں دے دلدار اپنے دلداراں دے جا لیٹے وچ مزاراں دے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
ایہہ پنجرا بہت پرانا ایں ایس پنچھی نے اُڈ جانا ایں جا جنگل ڈیرا لانا ایں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
ایہہ کلمہ نور ونور میاں کرے عیب کفر سب دور میاں سوہناں دسیا ورد ظہور میاں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
ایہو افضل ذکر پچھان دِلا آیا وِچ حدیث بیان دِلا ایہو مطلب خاص قرآن دلا
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
ایس کلمے دے راز نیارے نے ایس ڈبدے بیڑے تارے نے سانوں دسیاً نبی پیارے نے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
جو شان ہے احمد پیارے دا نہیں شان اوہ عالم سارے دا نہیں کوئی مثل اوس راج دُلارے دا
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
اوہدی دو جگ دے وچ شاہی اے اوہدا حکم ہمیشہ جاری اے اوہدی ملک ایہہ خلقت ساری اے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
سر صدقے کلمے والے توں اُس اُمت دے رکھوالے توں بنی نوری تاجاں والے توں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

سوہنا گنبد سبز سہاوے نی   پیا دوروں نظری آوے نی   ویکھ عاشق صدقے جاوے نی
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
کی صفت کراں چوہاں یاراں دی   اونہاں ربدے فرمان برداراندی   جہڑا منکر لائق ناراں دی
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
جہڑا چونہہ یاراں دا یار نہیں   اوہدا پنجتن نال پیار نہیں   اوہدے کلمے دا اعتبار نہیں
کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

اللہ اللہ اللہ ہو لا الٰہ الا ہو

اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار   پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج درو دیوار
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
بارہ ربیع الاول کو وہ آیا دریتیم   ماہِ نبوت، مہر رسالت صاحب خلق عظیم
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
حامد محمود اور محمد دو جگ کا سردار   جان سے پیارا، راج دُلارا، رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
یٰسین وطٰہٰ کملی والا قرآں کی تفسیر   حاضر وناظر، شاہد وقاسم آیا سراج منیر
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
اوّل وآخر سب کچھ جانے دیکھے بعید وقریب   غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
درد مندوں کی سننے والا بے کس کا غمخوار   دکھیا دلوں کا ہے وہ سہارا حامی روز شمار
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
دور بلائیں کرنے والا اُمت کا غم خوار   حافظ وحامی، شافع ونافع رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
پیاری صورت ہنستا چہرہ، منہ سے جھڑتے پھول   نور کا پتلا، چاند سا ٹکڑا حق کا پیارا رسول
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو
کفر وشرک کی کالی گھٹائیں ہو گئیں ساری دور   مشرق ومغرب دنیا اندر ہو گیا نور ہی نور
نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

بارہ ربیع الاول آیا کیتا کرم کریم

نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ   باراں ربیع الاول آیا کیتا کرم کریم
آمنہ بی بی دی وچہ گودی آیا درِ یتیم   نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ
اوہ آیا ہر اک دی ویکھو ہتھ ہے جس دے لاج   مشرق مغرب تے راج ہے جس دا نبیاں دا سرتاج
نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ   آیا والی دو جگ دا تے اللہ دا مقبول
شافع محشر ساقی کوثر ساڈا پاک رسول   نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ
حوراں رَل مل آئیاں عرشوں لے جنت دے ہار   پایا گل وچہ آکھن پیاں تیرے اسیں نثار
نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ   کفر دیاں تاریکیاں جو سن ہو گیاں سب دور
چڑھدے لہندے وچ دنیا دے ہو یا نور و نور   نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ
بیوہ اُتے یتیماں تائیں چڑھیاں خوشیاں آن   آیا بن کے رحمت سوہنا دوجگ دا سلطان
نبی جی اللہ اللہ اللہ، لا الٰہ الا اللہ .

ہردم از ما صد درود و صد سلام

بعد ازیں گوئیم نعت مصطفیٰ   آنکہ عالم یافت از نورش صفا
اتھیں بعد بیان کراں میں صفت نبی دی بھائی
جس دے نور مبارک پاروں پائی جگ صفائی
سید الکونین ختم المرسلین   آخر آمد بود فخر الاوّلین
دو جگ دے سردار بلا شک خاتم کل رسولاں
آخر آئے فخر اولِ دے ہادی سب جھولاں
آں کہ آمد نہ فلک معراج او   انبیاؑ و اولیاء محتاج او
زینہ پاک نبی سرور دا نو آسمان گرامی
نبی ولی محتاج انہاندے ادبوں کرن غلامی
شد وجودش رحمتہ للعالمین   مسجد او شد ہمہ روئے زمین
رحمت سب جہانیاں کارن پاک وجود نبی دا
ہو گئی مسجد حضرت کارن سارا طبق زمی دا
صد ہزاران رحمت جاں آفرین   بروی و بر آل پاک طاہرین

لکھ ہزاراں رحمت ربدی اوپر نبی ربانے
آل اصحاباں پاکاں اوپر عالی شان گھرانے
آں کہ شد یارش ابوبکر وعمر از سر انگشت اوشق شد قمر
دیکھو عالی شان نبی ﷺ دے جس دم حکم سنایا
ہو دو ٹکڑے چن آسمانوں جھولی دیوچہ آیا
آن یکے اورا رفیق غار بود وان دگرلشکر کش ابرار بود
یار نبی ﷺ دا غار وچالے سی صدیق سہارا
دوجاشاہ لشکر اسلامی عادل عمر پیارا
صاحبش بودند عثمان وعلی بہرآں گشتند در عالم ولی
تیجا یار غنی متوالا چوتھا شیر خدائی
حضرت دے طفیلوں انہاں دوجگ عزت پائی
آن یکے کان حیا وحلم بود واں دگرباب مدینہ علم بود
کان حیا حلم دی آہی شاہ عثمان نورانی
شہر علم داسی دروازہ صفدر شیر حقانی
آن رسولِ حق کہ خیر الناس بود عم پاکش حمزہ وعباس بود
سب جگ نالوں افضل اکرم ہیسن نبی ﷺ تہامی
حمزہ تے عباس انہاندے چاچے پاک گرامی
ہر دم از ما صد درود وصد سلام بر رسول وآل واصحابش تمام
دم دم سو صلوٰۃ سلاماں بھیجاں اسیں گناہیں
حضرت آل صحاباں اوپر ادبوں شام صباہیں

اللّٰهم لك الحمد على الكمال والتمام واجعله لی ذخرانا فعا وخيرا باقيا ما دام اختلاف الليالی والايام ۔ اللّٰهم احرسنی بعينك التی لا تنام وبركنك الذی لا يرام وعافنی عن جميع الآلام والاسقام واجعلنی ممن صلح قلبه وحسن حاله يا ذالجلال والاكرام بحرمة سيد الانام، صلوات الله وسلامه عليه وعلى اله وصحبه العظام برحمتك يا ارحم الراحمين ويا اكرم الاكرمين امين ۔

دعائے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

امام غزالی علیہ الرحمہ کے ایک تلمیذ نے آپ علیہ الرحمہ سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے صحیح احادیث سے ماخوذ ایک دعا کی تلقین فرمائی اور اس دعا کو اپنے قیمتی اوقات میں بالخصوص ہر نماز کے بعد کرنے کا حکم دیا۔ بمعہ ترجمہ لکھی جا رہی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ النِّعْمَةِ تَمَامَهَا وَمِنَ الْعِصْمَةِ دَوَامَهَا وَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلَهَا وَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلَهَا وَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الْعُمُرِ اَسْعَدَهٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهٗ وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَعَمَّهٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَهٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَهٗ . اَللّٰهُمَّ كُنْ لَّنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ آجَالَنَا وَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ آمَالَنَا وَاقْرِنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوَّنَا وَآصَالَنَا وَاجْعَلْ اِلٰى رَحْمَتِكَ مَصِيْرَنَا وَمَآلَنَا وَاصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِكَ عَلٰى ذُنُوْبِنَا وَمُنَّ عَلَيْنَا بِاِصْلَاحِ عُيُوْبِنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَنَا وَفِيْ دِيْنِكَ اِجْتِهَادَنَا وَعَلَيْكَ تَوَكُّلَنَا وَاعْتِمَادَنَا . اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى نَهْجِ الْاِسْتِقَامَةِ وَاَعِذْنَا فِى الدُّنْيَا مِنْ مُّوْجِبَاتِ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَفِّفْ عَنَّا ثِقْلَ الْاَوْزَارِ وَارْزُقْنَا عِيْشَةَ الْاَبْرَارِ وَاكْفِنَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَمَشَآئِخِنَا مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا حَلِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَا آخِرَ الْاٰخِرِيْنَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ وَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ .

ترجمہ: اے عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کامل نعمت...... دائمی عصمت (یعنی ہمیشہ کی پاکدامنی)...... اور ایسی رحمت کا جو میرے تمام امور و معاملات کو شامل ہو...... اور تجھ سے دائمی خیر و عافیت...... خوشحال زندگی...... سعادتوں سے بھرپور لمبی طویل عمر...... کامل و مکمل احسان...... ہر حال میں انعام و اکرام...... فضل و کرم...... اور ایسا لطف و عطا مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ کے مزید قریب کر دے۔

☆...... اے اللہ عزوجل! ہماری مدد فرما...... ہر نقصان سے محفوظ و مامون فرما...... ہمیں سعادت و عافیت کی موت عطا ہو...... ہماری اُمیدیں پوری فرما بلکہ اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما د ہماری صبح و شام کو عافیت سے ہم کنار فرما...... ہمارا انجام و اختتام اپنی رحمت کی جانب فرما...... ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنی مغفرت کی بارش برسا دے...... ہمارے عیبوں کی اصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما...... تقویٰ و پرہیزگاری ہمارا زادِ راہ بنا دے...... اپنے دین کی سربلندی کے لئے ہماری ہر کوشش قبول فرما...... تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے...... اور تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

☆...... اے اللہ عزوجل! ہمیں راہِ استقامت پر ثابت قدم رکھنا...... روزِ حشر شرمندگی کا باعث بننے والے اعمال سے بچا...... گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما...... نیک لوگوں جیسی زندگی عطا فرما...... اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا...... برے لوگوں کے شر سے بچا۔

☆……اے اللہ عزوجل! ہمیں ہمارے آباؤ اجداد ہماری ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ہمارے مشائخ عظام واساتذہ کرام کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما……**یا عزیز یا غفار …… یا کریم یا ستار …… یا علیم یا جبار …… یا اللہ یا اللہ یا اللہ! …… برحمتك یا ارحم الراحمین۔**

☆……اے ہر اول سے پہلے!……اے ہر آخر کے بعد موجود رہنے والے!……اے طاقت وقوت والے!……اے مسکینوں پر عنایتیں کرنے والے!……اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے!……**لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین**……

وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین ۔

فریاد ہے تجھ سے اے میرے پروردگار: اختتامی دعا

فریاد ہے تجھ سے اے میرے پروردگار! ہمیں جہنم کی آگ سے خلاصی دے دے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے وسیلے سے دعا کر رہا ہوں۔ اے اللہ، اے مہربان، اے نہایت رحم کرنے والے، اے صاحب کرم، اے ہمیشہ رہنے والے، اے صاحب عظمت، اے ازل سے موجود، اے علیم ودانا، اے حلیم وبردبار، اے صاحب حکمت، پاک ہے تو، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ فریاد ہے تجھ سے، اے میرے پروردگار ہمیں جہنم کی آگ سے خلاصی دے دے۔ اے آقاؤں کے آقا، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے، اے درجات کو بلند کرنے والے، اے نیکیوں کے مالک، اے خطاؤں کے بخشنے والے، اے طلب سے بڑھ مطابق عطا کرنے والے، اے توبہ قبول کرنے والے، اے آوازوں کے سننے والے، اے پوشیدہ امور کے جاننے والے، اے بلاؤں کے دفع کرنے والے، اے بہترین بخشنے والے، اے بہترین مدد کرنے والے، اے بہترین فیصلہ کرنے والے، اے بہترین رزق دینے والے، اے بہترین ذمہ دار، اے بہترین توصیف کرنے والے، اے بہترین یاد رکھنے والے، اے بہترین میزبان، اے بہترین احسان کرنے والے، اے وہ جو صاحب عزت وجمال، اے وہ جو صاحب قدرت وکمال، اے وہ جو صاحب حکومت وجلال، اے وہ جو بڑی شان والا اور بلند وبالا، اے وہ جو بوجھل بادلوں کو پیدا کرنے والا ہے، اے وہ جو شدید طاقتوں والا ہے، اے وہ جس کے پاس بہترین ثواب ہے، اے وہ جس کے پاس اُم الکتاب ہے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے واسطے سے دعا کر رہا ہوں!!! اے انتہائی مہربان، اے صاحب احسان، اے جزا دینے والے، اے حاکم مطلق، اے راضی ہو جانے والے، اے مغفرت کرنے والے، اے پاکیزہ صفات والے، اے معین ومددگار، اے صاحب احسان وبیان، اے وہ جس کی عظمت کے حضور ہر شے سرنگوں ہے، اے وہ جس کی قدرت کے سامنے ہر شے سراپا تسلیم ہے، اے وہ جس کی عزت کے مقابل میں ہر شے مطیع ومنقاد ہے، اے وہ جس کی ہیبت کے سبب ہر شے سر جھکائے ہوئے ہے، اے وہ جس کے خوف سے ہر شے اس کی اطاعت وبندگی میں محو ہے، اے وہ جس کے ڈر سے پہاڑ شگافتہ ہو جاتے ہیں، اے وہ جس کے حکم سے آسمان قائم ہیں، اے وہ اس کی اذن سے

زمین برقرار ہے اے وہ کہ رعد اس کی حمد کی تسبیح کر رہی ہے، اے وہ جو اپنی حکومت میں رہنے والوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں ڈھاتا، اے غلطیوں کے درگزر کرنے والے، اے بلاؤں کے دور کرنے والے، اے امیدوں کی آخری منزل، اے عطیات میں فیاضی کرنے والے، اے ہدیہ اور تحائف کے عطا کرنے والے، اے مخلوقات کے روزی رساں، اے تقدیر کا فیصلہ کرنے والے، اے شکوہ و شکایت سننے والے، اے مخلوقات کو دوبارہ زندہ کرنے والے، اے قیدیوں کو آزادی بخشنے والے، اے لائق حمد و ثناء، اے صاحب شان و شوکت، اے بزرگ و عالی مرتبت، اے صاحب عہد وفا، اے صاحب عفو و رضا، اے صاحب احسان و عطا، اے صاحب فضل و قضا، اے صاحب عزت و بقا، اے صاحب جود و سخا، اے عنایتوں اور نعمتوں کے مالک۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے واسطے سے دعا مانگ رہا ہوں!! اے آفتوں کو روکنے والے، اے بلاؤں کو دور کرنے والے، اے رفعت عطا کرنے والے، اے ایجاد کرنے والے، اے منفعت بخشش، اے دعاؤں کو سننے والے، اے جمع کرنے والے، اے شفاعت قبول کرنے والے، اے سب کو گھیرے ہوئے، اے غنی اور تونگر، اے ہر مصنوع کے صانع، اے ہر مخلوق کے خالق، اے ہر ایک کو رزق دینے والے رازق، اے ہر غلام کے مالک، اے ہر مصیبت زدہ کی پریشانی کو دور کرنے والے، اے ہر غمگین کے غم کو زائل کرنے والے، اے قابل رحم پر رحم کرنے والے، اے بے سہارہ کی مدد کرنے والے، اے ہر عیب دار کی پردہ پوشی کرنے والے، اے ہر ٹھکرائے ہوئے کی پناہ گاہ، اے سختیوں کے وقت میرا سہارا، اے مصیبت کے وقت میری امید، اے وحشت کے عالم میں میرے مونس، اے تنہائی کے ہنگامہ میں میرے ہمدم، اے نعمتوں کے وقت میرے مالک، اے کرب و اضطراب میں میرے فریاد رس، اے حیرت و استعجاب کے وقت میرے رہنما، فقر و احتیاج کے موقع پر میرے حاجت روا، اے مجبوری کے وقت میری پناہ گاہ، اے خوف کے عالم میں میرے مددگار، اے غیب کے جاننے والے، اے گناہوں کی مغفرت کرنے والے، اے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے، اے ہر مصیبت کے دور کرنے والے، اے دلوں کو منقلب کرنے والے، اے دلوں کا مداوا کرنے والے، اے دلوں کو منور کرنے والے، اے دلوں کے مونس و ہمدم، اے دکھ و غم کے دور کرنے والے، اے رنج و الم سے رہائی دینے والے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہوں!! اے بزرگ و برتر، اے صاحب جمال، اے ذمہ دار، اے کفالت کرنے والے، اے راہنما، اے ضمانت دینے والے، اے زمانے کو پلٹانے والے، اے لغزشوں سے بچانے والے، اے طاقت دینے والے، اے متحیر افراد کے راہنما، اے فریادیوں کے فریاد رس، اے نالہ و شیون کرنے والوں کو انصاف دینے والے، اے پناہ چاہنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدہ کو امان دینے والے، اے مومنین کے معین و مددگار، اے مسکینوں پر رحم کرنے والے، اے عاصیوں کے ملجا و ماویٰ، اے گناہگاروں کو بخشنے والے، اے مضطر و پریشان حال کی دعا کو قبول کرنے والے، اے سخاوت اور احسان کرنے والے، اے فضل و کرم کرنے

والے، اے امن وامان دینے والے، اے بابرکت اور پاکیزگی کے مالک، اے علم اور بیان کے مالک، اے رحمت اور خوشنودی کے مالک، اے دلیل وبرہان کے مالک، اے عظمت اور سلطنت کے مالک، اے مہربانی اور معاونت کرنے والے، اے عفو ودرگزر کرنے والے، اے وہ جو ہر شے کا پالنہار ہے، اے وہ جو ہر شے کا معبود ہے، اے وہ جو ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے، اے وہ جو ہر شے کا بنانے والا ہے، اے وہ جو ہر شے سے پہلے موجود تھے، اے وہ جو ہر شے کے بعد باقی رہیں گے، اے وہ جو ہر شے سے بلند وبالا ہیں، اے وہ جو ہر شے کا جاننے والا ہے، اے وہ جو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے وہ جس کے لئے بقا ہے اور ہر شے کے لئے فنا ہے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے واسطے سے دعا کر رہا ہوں!! اے سلامتی والے اے حفاظت کرنے والے، اے بنانے والے، اے سمجھانے والے، اے واضح کرنے والے، اے آسان کر دینے والے، اے طاقت عطا کرنے والے، اے زینت دینے والے، اے اعلان کرنے والے، اے تقسیم کرنے والے، اے ہمارے پروردگار، اے ہمارے معبود، اے ہمارے سردار، اے ہمارے مولا، اے ہمارے ناصر، اے ہمارے محافظ، اے ہمارے رہنما، اے ہمارے مددگار، اے ہمارے محبوب، اے ہمارے حکیم: تو پاک ہے تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں، تجھی سے فریاد ہے، ہمیں دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرما اور عذاب قبر ودوزخ سے نجات دلا۔

اے صاحب احسان وعطا، اے صاحب الطاف وکرم
اے صاحب قوت جزا، اے صاحب احسان وکرم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

(دعاگو طالب دعا)

غلام حسن قادری

☆☆☆☆☆